نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم — پارہ: ۱۱-۱۵ — باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ — حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبیاء علیهم السلام، کتاب المناقب

ناشر

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجهاد، کتاب بدء الخلق،

کتاب الانبیاء علیهم السلام، کتاب المناقب

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵ ۔ فون: 021-34935493

نام .... نصر الباری شرح اردو صحیح البخاری ﴿جلد ہفتم﴾

مؤلف .... حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

﴿انتباہ﴾

اسٹاکسٹ

مکتبہ خلیلیہ

دکان نمبر-19، سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی

موبائل: 0321-2098691

مکتبہ زکریا

دکان نمبر ۵ قرآن محل، اردو بازار کراچی۔

موبائل: 0321-2277910

قدیمی کتب خانہ، کراچی

کتب خانہ اشرفیہ، اردو بازار، کراچی

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبۃ العلوم، بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ قاسمیہ، لاہور

مکتبہ حقانیہ، ملتان

مکتبۃ العارفی، فیصل آباد

سید احمد شہید، اکوڑہ خٹک

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی

مکتبہ ندوہ، اردو بازار، کراچی

مکتبہ رحمانیہ، لاہور

مکتبہ حرمین، لاہور

ادارہ تالیفات، ملتان

مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ

مکتبہ علمیہ، پشاور

نور محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی

مکتبہ انعامیہ، اردو بازار، کراچی

مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

زم زم پبلشرز، اردو بازار، کراچی

المیزان، لاہور

مکتبہ امدادیہ، ملتان

مکتبہ عثمانیہ، راولپنڈی

ادارہ اسلامیات، لاہور

﴿ہر دینی کتب خانہ پر دستیاب ہے﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ الجِهَادِ

(جہاد کا بیان)

﴿بخاری شریف ص ۳۹۰/ (پ ۱۱)﴾

جہاد کی تحقیق وتشریح جہاد بکسر الجیم مصدر ہے از مفاعلت، جَاهَدَ يُجَاهِدُ مجاهَدةً وجِهادًا، مشقت اٹھانا، جَهد بفتح الجیم وبضمها دونوں کے دو معنی آتے ہیں: ۱ طاقت، مشقت، نیز جَهد مصدر از باب فتح کے ایک معنی ہیں پورے طور پر کوشش کرنا، کمافی القرآن الکریم:

"اَقسَموا بِاللّٰهِ جَهدَ اَيمَانِهِم". (پ ۷، ع ۱۲)

(انہوں نے پوری کوشش سے (پکی) قسمیں کھائیں)

اصطلاحی معنی اصطلاح شرع میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے دشمن یا کافر کے ساتھ قتال کی مشقت اٹھانا، یعنی اعلاء کلمۃ اللہ (اللہ کا بول بالا کرنے) کے لئے مشقت اٹھانا، اپنی طاقت کو پانی کی طرح بہا دینا، اس کو اصطلاح شریعت میں جہاد کہتے ہیں۔

اگر قتال ولڑائی سے مال ودولت مطلوب ہو یا اپنی شجاعت اور بہادری کا اظہار مقصود ہو یا بلالحاظ اسلام قوم ووطن مقصود ہو تو شریعت میں وہ جہاد نہیں بلکہ ایک قسم کی جنگ ہے۔

علامہ قسطلانیؒ شارح بخاری فرماتے ہیں: "وهو في الاصطلاح قتال الكفار لنصرة الاسلام واعلاء كلمة الله" ويطلق ايضا على جهاد النفس والشيطان وهو من اعظم الجهاد یعنی اصطلاح شرع میں اللہ کا

بول بالا کرنے اور اسلام کی نصرت و مدد کے لئے کافروں سے جنگ کرنا جہاد ہے۔ (چاہے جنگ کی یہ صورت ہو کہ دشمن نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم اس کے حملے کا دفاع کر رہے ہیں، یا خود ہم کسی دشمن پر جا کر حملہ آور ہو رہے ہیں اول دفاعی ہے اور ثانی اقدامی، یہ دونوں صورتیں جہاد میں داخل ہیں اور یہ دونوں صورتیں مشروع ہیں)

جہاد کی مزید دو قسمیں

ویطلق ایضًا الخ اور جہاد کا اطلاق نفس کے ساتھ جہاد کرنے اور شیطان کے ساتھ مقابلہ کرنے پر بھی ہوتا ہے اور نفس و شیطان سے جہاد کرنا بہ نسبت ظاہری دشمن کفار سے جہاد کے عظیم تر ہے، جس کی وجہ ظاہر ہے کہ دشمنان اسلام کفار سے مقابلہ، جنگ و جدال کی نوبت ہمیشہ نہیں آتی ہے بخلاف اس کے نفس و شیطان سے مقابلہ دن رات چوبیس گھنٹے کرنا پڑتا ہے۔

ولذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد رجع من غزاۃ، "رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر" الخ. ویدل علیہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرہ فی الفضیلۃ عن الصلوۃ علی وقتھا فی حدیث ابن مسعود قلت یارسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلوۃ علی میقاتھا قلت ثم ایّ قال بر الوالدین قلت ثم ایّ قال الجھاد فی سبیل اللہ ولو استزدتہ لزادنی. رواہ البخاری (شامی ج ۳ رص ۲۱۷)

جہاد کی مشروعیت

جہاد کے احکام تدریجاً کئی مرحلوں میں آئے ہیں: ۱ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے حکم تھا کہ کفار کی سختیوں پر مسلمان صبر کریں اور یہ حکم تھا کہ اگر کوئی شخص تمہیں تکلیف پہنچا رہا ہے تو اس کے جواب میں تم کوئی انتقامی کارروائی نہ کرو، چنانچہ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں پر کفار کے مظالم کا یہ حال تھا کہ کوئی دن خالی نہ جاتا تھا کہ کوئی مسلمان ان کے دست ستم سے زخمی اور چوٹ کھایا ہوا نہ آتا ہو، مسلمان کفار کے ظلم و جور کی شکایت اور ان کے مقابلے میں قتل و قتال کی اجازت مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرماتے: کہ صبر کرو مجھے ابھی تک قتال کی اجازت نہیں دی گئی یہ سلسلہ دس سال تک اسی طرح جاری رہا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق تھے مکہ سے نکلتے وقت حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: "اخرجوا نبیّھم لیھلکنّ" یعنی قریش مکہ نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے بلاشبہ یہ لوگ تباہ ہوں گے۔ ترمذی ثانی کتاب التفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے فانزل اللہ تعالی:

﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. الآیہ﴾ (سورہ حج، آیت ۳۹)

یعنی مدینہ طیبہ پہونچنے کے بعد سن ۲ھ میں یہ آیت مذکورہ یعنی ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. الآیہ﴾ (سورہ حج، آیت ۳۹) یہ سب سے پہلی آیت ہے جو جہاد یعنی قتال کفار کے معاملہ میں نازل ہوئی (ماہ صفر سن ۲ھ میں) جبکہ اس سے پہلے ستر سے زیادہ آیتوں میں قتال کو ممنوع قرار دیا گیا تھا۔

ترجمہ آیت اب لڑنے کی ان لوگوں کو اجازت دیدی گئی جن سے (کافروں کی طرف سے) لڑائی کی جاتی ہے، اس وجہ سے کہ ان پر بہت ظلم کیا گیا ہے، (یہ علت ہے مشروعیت جہاد کی) اور بلاشبہ اللہ انکی مدد پر قادر ہے۔

جہاد کی دو قسمیں: دفاعی جہاد اور اقدامی جہاد یہ بات ذہن نشیں رہے کہ آیت مذکورہ میں جس جہاد کا ذکر ہے یہ دفاعی جہاد ہے، یعنی جہاد کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی گئی ہے جب دشمن تم پر ظلم کرے یا قتال کرے اس کے جواب میں تمہارے لئے قتال کی اجازت ہے۔

اس کے بعد اور بھی آیتیں ایسی نازل ہوئیں جن کا تعلق دفاعی جہاد سے ہے مثلاً: ﴿ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ. الآیہ﴾ (سورہ بقرہ، آیت ۱۹۰) (یعنی اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں۔الخ) مطلب یہ ہے کہ اگر کفار کی طرف سے پہل ہو تب قتال کی اجازت ہے۔ معلوم ہوا کہ اس میں دفاعی جہاد کا ذکر ہے۔

اس کے بعد علی العموم کفار سے مقاتلہ کی اجازت ہوگئی: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ (الایہ بقرہ آیت ۲۱۶) اس آیت کے ذریعہ جہاد مطلقاً فرض ہو گیا یعنی اب صرف دفاع کی حد تک قتال محدود نہیں۔

اس کے بعد سورہ توبہ کی یہ آیات جہاد نازل ہوئیں:

﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ. الآیہ﴾ (توبہ آیت ۵)

ترجمہ پھر جب اشہر حرم گزر جائیں تو (اس وقت) ان مشرکین (جماعت اول) کو جہاں پاؤ مارو، پکڑو، باندھو اور داؤ گھات کے موقعوں میں ان کی تاک میں بیٹھو (یعنی لڑائی میں جو ہوتا ہے سب کی اجازت ہے) پھر اگر (کفر سے) توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں، زکوۃ دینے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو (یعنی قتل وقید مت کرو کیونکہ) واقعی اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت کرنے والے بڑی رحمت کرنے والے ہیں (اس واسطے ایسے شخص کا کفر بخش دیا۔الخ)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وكان قبل الهجرة محرمًا ثم امر صلى الله عليه وسلم بعدها بقتال من قاتله ثم ابيح الابتداء به في غير الاشهر الحرم ثم امر به مطلقًا. (قس)

جہاد کا حکم یعنی جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟ ثم ان الجهاد قديكون فرض عين، وقديكون فرض كفاية لان الكفار ان دخلوا بلادنا اواسروا مسلمًا يتوقع فكه ففرض عين وان كان بلادهم ففرض كفاية. (قس)

﴿بَابُ^[۱۷۴۴] فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ﴾

﴿وقولِ اللّٰهِ تعالىٰ: "إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

يُقَاتِلُونَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِى بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ" اِلٰى قَوْلِهٖ "وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ" قال ابنُ عباسٍ الحُدودُ الطاعَةُ. ﴾

جہاد کی فضیلت اور سیرت طیبہ کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى" الآية (توبہ آیت ۱۱۱-۱۱۲)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے انکے جان و مال خرید لئے ہیں جنت کے عوض، وہ اللہ کی راہ میں (کافروں سے) لڑتے ہیں پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے توراۃ، انجیل اور قرآن (تین کتابوں) میں اور اللہ سے بڑھ کر کون قول کا پکا ہے؟ اے مسلمانو! یہ جو تم نے معاملہ کیا ہے اسکی خوشی مناؤ، اخیر آیت وبشر المؤمنین تک۔

حضرت ابن عباسؓ نے کہا اس آیت میں حدود اللہ سے مراد احکام الٰہی کی اطاعت ہے۔

السِّیَر کے معنی و مطلب السِّيَر: وهو بكسر السين المهملة وفتح الياء التحتية جمع سيرة وهى الطريقة، یعنی سیرت کے معنی ہیں حالت، طریقہ۔ اور جب مطلق لفظ سیرت بولا جاتا ہے تو عموماً اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مراد ہوتی ہے۔

ابتدار میں جب لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھنی شروع کی تو اس میں چونکہ غالب حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور سرایا وغیرہ کا تھا اس لئے لفظ سیر کا اطلاق مغازی اور جہاد پر ہونے لگا۔ اسی مناسبت سے امام بخاریؒ نے "باب فضل الجهاد والسِّير" سے مراد باب فضل الجهاد والمغازى لیا ہے۔

۲۶۰۲﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ مِغْوَلٍ قال سَمِعْتُ الوَلِيْدَ بْنَ العَيْزَارِ ذَكَرَ عن اَبِى عَمْرٍو الشَّيْبَانِىِّ قال قال عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْعُودٍ سَاَلْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قلتُ يارسولَ الله اَىُّ العَمَلِ اَفْضَلُ قال الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيقَاتِهَا قلتُ ثُمَّ اَىٌّ قال ثُمَّ بِرُّ الوَالِدَيْنِ قلتُ ثُمَّ اَىٌّ قال الجِهادُ فى سَبِيلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَوِاسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِى. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اعمال میں سب سے افضل کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل؟ ارشاد فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا، میں نے پوچھا پھر کونسا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر میں خاموش ہو گیا اور اگر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھتا تو آپ بیان فرماتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "الجهاد فی سبيل الله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۳۹۰، ومر الحديث ص۶۷، ويأتی ص۸۸۲، وص۱۱۲۴۔

۲۶۰۳ ﴿ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنا يَحيىَ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا سُفيانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عن مُجاهِدٍ عن طاؤسٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى اللهِ عليه وسلم لاهِجْرَةَ بَعْدَ الفَتحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِنْ اسْتُنفِرْتُمْ فَانْفِرُوا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد مکہ سے ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ کافروں سے جہاد کرنا اور نیت بخیر رکھنا باقی ہے (قیامت تک جہاد فرض رہے گا) اور اگر تم کو کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو نکل کھڑے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ولكن جهاد ونية" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۳۹۰، ومر الحديث ص۲۴۷، ويأتی ص۳۹۶، وص۴۳۳، وص۴۵۲۔

۲۶۰۴ ﴿ حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا خالِدٌ حَدَّثَنا حَبِيبُ بنُ اَبِي عَمْرَةَ عن عائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عن عائِشَةَ اَنَّها قالتْ يارسولَ اللهِ نَرَى الجِهَادَ اَفْضَلَ العَمَلِ اَفَلا نُجاهِدُ قال لٰكِنَّ اَفْضَلَ الجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام عملوں سے افضل ہے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (یعنی وہ حج جس میں گناہ نہ ہو یعنی مقبول حج)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "نرى الجهاد افضل العمل" من حيث انّه صلى الله عليه وسلم لم يرد عليها افضلية الجهاد من حيث هو جهاد ولكنّه جعل الحجّ المبرور من افضل الجهاد ومع هذا كون الحج افضل الجهاد فی حقهن.

مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کو سب عملوں سے افضل کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۳۹۰، ومر الحديث ص۲۰۶، وص۲۵۰ ويأتی ص۴۰۲، وص۴۰۳۔

۲۶۰۵ ﴿ حَدَّثَنا اِسْحاقُ بنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنا عَفّانُ حَدَّثَنا هَمَّامٌ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ جُحَادَةَ قال اَخْبَرَنِي اَبُوحَصِينٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَه اَنَّ اَباهُرَيْرَةَ حَدَّثَه قال جاءَ رجلٌ اِلٰى رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الجِهَادَ قال لااَجِدُهُ

قال هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فتقومَ وَلَاتَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَاتُفْطِرَ قال وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِى طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا مجھے ایسا عمل بتایئے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا پھر فرمایا کیا تو یہ کرسکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے (تو مجاہد کے واپس لوٹنے تک) تو اپنی مسجد میں جا کر برابر نماز میں کھڑا رہے ذرا بھی دم نہ لے اور متواتر روزے رکھے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا یہ کون کرسکتا ہے؟ (آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کے لئے نکلتا ہے تو اس کا چلنا پھرنا، بیٹھنا سونا، اور گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہے تو جہاد کے برابر دوسری کونسی عبادت ہوسکتی ہے، البتہ اگر کوئی برابر عبادت میں مصروف رہے ذرا دیر کے لئے بھی بند نہ کرے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہوسکتا ہے)۔

قال ابوهريرة: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۳۹۰، تا ص ۳۹۱، وهذا الحديث اخرجه النسائى فى الجهاد.

مقصد | ان احادیث سے مقصد جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم ترین فضیلت بیان کرنا ہے۔

تحقیق وتشریح | فى طوله بكسر الطاء المهملة وفتح الواؤ وهو الحبل الذى تشدّ به الدابّة ويمسك طرفه ويرسل فى المرعى.

فيكتب له حسنات اى فيكتب له استنانه حسنات فالضمير راجع الى المصدر الذى دلّ عليه ليستن فهو مثل اعدلوا هو أقرب للتقوى. وحسنات نصب على أنه مفعول ثانٍ.

﴿بابٌ ۱۷۴۵ اَفْضَلُ النّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

﴿ وَقَوْلُهُ تَعَالَى "يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ. ﴾

سب لوگوں میں افضل وہ مؤمن ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! کیا میں رہنمائی کروں تم کو ایک ایسی تجارت کی طرف جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچادے (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو تم اللہ کی راہ میں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے، اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے، اللہ تمہارے گناہوں کو بخشدے گا اور داخل کرے گا تم کو ایسے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور نہایت صاف ستھرے مکانات ہوں گے ہمیشہ رہنے والے باغوں میں یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔

تشریح قوله بالرفع عطف على قوله افضل الناس لانه مرفوع بالابتداء وخبره قوله مؤمن.

۲۶۰۶﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَاسَعِيْدٍ حَدَّثَهُ قال قِيْلَ يارسولَ اللّٰهِ اَيُّ الناسِ اَفْضَلُ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قالوا ثُمَّ مَنْ قال مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کون شخص سب لوگوں میں افضل ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے لوگوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں ہو (یعنی غیر آباد جگہ میں ہو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۱، ويأتي ص۹۶۱، واخرجه مسلم في الجهاد وابوداؤد، والترمذي، والنسائي في الجهاد.

۲۶۰۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِهِ بِاَنْ يَتَوَفَّاهُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال، اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن کو

روزہ دار ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہے اور اللہ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ذمہ لیا ہے کہ اگر اس کو وفات دے گا تو (بلا حساب وکتاب) جنت میں داخل کرے گا یا اجر یا غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس لوٹائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۳۹۱، ويأتى ص ۴۴۰۔

مقصد مقصد حدیث الباب سے واضح ہے کہ مجاہد فی سبیل اللہ دوسرے سارے مسلمانوں سے افضل ہوگا کیونکہ ہر انسان کو اپنی جان اور مال دنیا کی ساری چیزوں سے محبوب ہے اور محبوب چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا افضل ہوگا۔

في شعب من الشعاب: گھاٹی کا ذکر بطور مثال ہے مقصد یہ ہے کہ جو شخص لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت وعبادت میں رہتا ہے تو اس خلوت وعزلت نشینی کی وجہ سے غیبت وایذا رسانی سے محفوظ ہے۔ مگر یہ فضیلت اس وقت ہے جبکہ اس کو غالب اندیشہ ہو کہ جلوت میں جھوٹ، غیبت وفتنہ سے محفوظ نہیں رہے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص عالم دین اور مصلح امت ہے اس سے لوگوں کی اصلاح متعلق ہے تو جلوت واختلاط افضل ہے تفصیل گذر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جلوت وخلوت کا مدار اختلاف اشخاص واحوال پر ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ (۱۷۴۶) الدُّعَاءِ بِالجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ﴾

وَقَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِى بَلَدِ رَسُولِكَ.

مردوں اور عورتوں کیلئے جہاد اور شہادت کی دعاء کرنا

اور حضرت عمرؓ نے کہا "اے اللہ! مجھ کو اپنے پیغمبر کے شہر (مدینہ منورہ) میں شہادت نصیب فرما۔

۲۶۰۸﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ عن مَالِكٍ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَاْسَهُ فَنَامَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يارسولَ اللّٰهِ! قال نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِى سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هذا البَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ المُلُوكِ عَلَى الاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِى مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ

ثُمَّ استَيقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فقلتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يارسولَ اللّٰهِ! قال ناسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً في سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الاَوَّلِ قالتْ فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الاَوَّلِيْنَ فرَكِبَتِ البَحْرَ في زمانِ مُعَاوِيَةَ بنِ اَبِي سُفْيَانَ فصُرِعَتْ عنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ فهَلَكَتْ. ﴾

ترجمہ | اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام حضرت عبادہ بن صامتؓ کی زوجیت میں تھیں، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور وہ آپ ﷺ کے سر میں جوئیں تلاش کرنے لگیں (اور مارنے لگیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، کچھ دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے کہا کہ میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے پیش ہوئے کہ وہ اس سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ ہیں تخت پر (یعنی تخت نشیں بادشاہ ہیں) یا جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی نے کیا۔

ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کردے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا سر اقدس رکھا پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کئے گئے جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائے کہ اللہ مجھ کو بھی ان میں سے کردے، آپ ﷺ نے فرمایا تو پہلے والے لوگوں میں ہے، پھر ام حرام حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے زمانے میں (اپنے خاوند حضرت عبادہؓ کے ساتھ) سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری پر سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقلت يارسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعالها رسول الله صلى الله عليه وسلم.

مطلب یہ ہے کہ ترجمۃ الباب میں جہاد و شہادت کی دعا یعنی تمنا کرنا ہے، تو جہاد کے لئے دعا، کی درخواست تو ظاہر ہے اور چونکہ جہاد و غزوہ کا عظیم تر اور بڑا ثمرہ شہادت ہے اس لئے ضمناً شہادت بھی داخل ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۳۹۱، ویاتی ص ۳۹۲، وص ۴۰۳، وص ۴۰۵ وص ۴۰۹ تا ص ۴۱۰، وص ۹۲۹ تا ص ۹۳۰، وص ۱۰۳۶ تا ص ۱۰۳۷، واخرجه مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی في الجهاد.

مقصد | جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں شہید ہونے کی عظیم ترین فضیلت بیان کرنا مقصود ہے، کما فی القرآن

الحکیم "جَاهِدُوا فِي سبيله لعلّكم تفلحون". (سورہ مائدہ ۳۵)

اُمّ حَرَام: بفتح الحاء والراء المهملتين. مِلْحَان: بكسر الميم وسكون اللام.

حضرت امّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت انسؓ کی والدہ امّ سلیم کی بہن اور حضرت انسؓ کی خالہ تھیں اور حضرت عبادہ بن صامتؓ کی زوجہ تھیں یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں اس بنا پر حضور ﷺ امّ حرام کے یہاں تشریف لیجاتے تھے، رشتہ کیا تھا؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں: ابوعمرو نے کہا ام حرام اور ان کی بہن حضرت ام سلیم دونوں نے حضور اقدس ﷺ کو دودھ پلایا تھا (عمدہ) لے آپ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ (قس)

قال ابن عبدالبر فاى ذلك كان فامّ حرام محرم منه (قس) ونقل النووى الاجماع على ذلك قال: وانما اختلفوا هل ذلك من النسب اوالرضاع. الخ (قس)

بہر حال ابن عبدالبر اور امام نوویؒ کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ امّ حرام کسی بھی رشتہ کی بنا پر حضور اقدس ﷺ کی محرم تھیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اس کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ سرِ اقدس میں جوئیں تلاش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس میں جوئیں نہیں تھیں محض غایت محبت میں اس خیال سے کہ سر کے بالوں میں انگلیاں کرنے سے نیند جلد آجاتی ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۷۴۷ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

يُقَالُ هٰذِهِ سَبِيْلِى وَهٰذَا سَبِيْلِى.

قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ غُزًّى وَاحِدُهَا غازٍ هُم دَرَجاتٌ لَهُمْ دَرَجاتٌ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات کا بیان

سبیل کا لفظ عربی زبان میں مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے **هذه سبيلى، وهذا سبيلى.**

ابوعبداللہ امام بخاریؒ نے کہا غُزًّى جمع ہے اور اس کا واحد غازٍ ہے، **هم درجات** بمعنی **لهم درجات** ہے یعنی ان کے لئے درجات ہیں۔

۲۶۰۹﴿ حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ صالِحٍ حَدَّثَنا فُلَيْحٌ عن هِلالِ بنِ عَلِيٍ عن عَطاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ رضى اللّٰه عنه قال قال النبىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وبِرَسُولِهِ وَاَقامَ الصَّلٰوةَ وصَامَ رَمَضَانَ كان حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ جاهَدَ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْجَلَسَ فى اَرْضِهِ الَّتِى وُلِدَ فِيْهَا قالوا يارسولَ اللّٰه! اَفَلا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قال اِنَّ فى

الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الفِرْدَوْسَ فَاِنَّه اَوْسَطُ الجَنَّةِ وَاَعْلَى الجَنَّةِ اُرَاهُ قال وَفَوقَهُ عَرْشُ الرَّحمٰنِ وِمِنْه تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الجَنَّةِ وقال محمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عن اَبِيْهِ وَفَوقَهُ عَرْشُ الرَّحمٰنِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے (بطریق الفضل والکرم لابطریق الوجوب) کہ اس کو جنت میں داخل فرمائے خواہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اپنی اس زمین میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو خوش خبری نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ہر دو درجے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے تو جب تم اللہ سے (جنت کی) درخواست کرو تو فردوس کا سوال کرو اس لئے کہ یہ (فردوس) جنت کے بیچ کا حصہ اور سب سے اعلیٰ ہے۔

اراہ قال: یحییٰ بن صالح نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کہا اس کے اوپر رحمان (پروردگار عالم) کا عرش ہے اور اسی (فردوس) سے جنت کی نہریں نکلی ہیں، اور محمد بن فلیح نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہا وفوقه عوش الرحمن. (مطلب یہ ہے کہ محمد بن فلیح کی روایت میں شک نہیں ہے جیسے یحییٰ بن صالح کی روایت میں ہے۔ اراہ میں سمجھتا ہوں، میرا خیال ہے)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان في الجنة مائة درجة الى قوله مابين الدرجتين.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۳۹۱، ويأتي في التوحيد ص ۱۱۰۴۔

۲۶۱۰﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُورَجَاءٍ عن سَمُرَةَ قال قال النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلّم رأيتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قالا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت سمرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک درخت پر چڑھا لے گئے اور مجھ کو ایک گھر میں داخل کیا جس سے بڑھ کر عمدہ اور خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، ان دونوں نے کہا یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "هي أحسن وافضل" الى آخره.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۳۹۱ تا ص ۳۹۲، ومر الحديث مختصرًا ص ۱۱۷ وص ۱۸۵، وص ۲۸۰، وص ۴۵۹،

وص۴۷۳، وص۴۷۶، وص۹۰۰، وص۱۰۴۳۔

مقصد | اس باب سے مقصد راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کی خصوصی فضیلت بیان کرنا ہے کہ منازل الشهداء ارفع المنازل.

﴿باب ۱۷۴۸ الغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَابُ قَوسِ اَحَدِکُمْ مِنَ الجَنَّةِ﴾

اللہ کے راستے میں صبح وشام چلنے اور جنت میں ایک کمان برابر جگہ کی فضیلت کا بیان

۲۶۱۱﴿ حَدَّثَنا مُعَلّی بنُ اَسَدٍ حَدَّثنا وُهَیبٌ حَدَّثَنا حُمَیْلٌ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لَغَدْوَةٌ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خیرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو (دوپہر تک) یا شام کو (دوپہر سے غروب تک) چلنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۳۹۲، وهذا الحدیث قطعة حدیث یاتی بتمامه فی الباب الذی یلی هذا ص۳۹۲، وفی الرقاب ص۹۷۲۔

۲۶۱۲﴿ حَدَّثَنا اِبراهِیْمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثنا محمَّدُ بنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنِی اَبِی عن هِلَالِ بنِ عَلِیٍّ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِی عَمْرَةَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لَقابُ قَوسٍ فی الجَنَّةِ خیرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ خیرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار (ایک ہاتھ برابر) جگہ ان سب (دنیا کی) چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح (دوپہر تک) یا شام کو چلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للجزء الاول من الترجمة فی قوله "لغدوة اوروحة فی سبیل اللّٰه" وللجزء الثانی فی قوله "لقاب قوس فی الجنة خیر ممّاتطلع الشمس وتغرب".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۳۹۲، ویاتی الطرف الاول ص۴۶۱۔

۲۶۱۳﴿ حَدَّثَنا قَبِیْصَةُ حَدَّثَنا سُفیانُ عن اَبِی حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ عن النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال الرَّوْحَةُ وَالغَدْوَةُ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک اور دوپہر سے شام تک چلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۳۹۲، و باقی الحدیث ص۴۰۵، و ص۴۶۰، و ص۹۴۹۔

مقصد مقصد راہ خدا میں چلنے کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے اور ظاہر ہے کہ دنیا و ما فیہا سب فانی ہے اور آخرت و ما فی الآخرت باقی ہے اور فانی چیز کیسی ہی عمدہ ہو باقی چیز کے برابر نہیں ہو سکتی۔

﴿بابُ ۱۷۴۹ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَصِفَتِهِنَّ﴾

يَحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ.
﴿ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴾ اَنْكَحْنَاهُمْ.

حور عین اور ان کی صفت کا بیان

جنہیں دیکھ کر آنکھ حیران رہ جائے گی انکی آنکھ کی سیاہی بھی بہت تیز ہوگی اور سفیدی بھی بہت تیز ہوگی۔ (اور ارشاد الٰہی سورہ دخان میں) "وزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ" میں زَوَّجْنٰهُمْ کے معنی ہیں: ہم نے انکا نکاح کر دیا (حور عین سے)

تحقیق و تشریح حُوْر بضم الحاء حَوْراء کی جمع ہے، حورا نہایت گوری عورت کو کہتے ہیں۔ مجاہدؒ کا بیان ہے کہ ان کے گورے پن اور رنگ کی صفائی کے سبب ان پر نگاہ کام نہ کر سکے گی۔ ابو عبیدہؒ کہتے ہیں حوریں وہ ہیں جن کی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت گہری ہو۔

عِيْن بکسر العین و سکون الیاء فراخ چشم، بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی عورتیں، یہ عَیناء کی جمع ہے جس کے معنی ہیں بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی۔

ابوذر کے نسخہ میں یہاں لفظ باب نہیں ہے فعلی ھذا یکون الحور مرفوع بانہ مبتداء خبرہ محذوف تقدیرہ الحور العین وصفتھن ماںذکرہ والعین مرفوع ایضًا علی الوصفیۃ قولہ "وصفتھن" ایضًا مرفوع عطف علی الحور.

۲۶۱۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عن حُمَيْدٍ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلاَّ الشَّهِيْدَ لِمَايَرى مِنَ

فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرىٰ قال وسَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم لَرَوْحَةٌ فى سَبِيْلِ اللهِ اَوْغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا وَلَقَابُ قَوسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ اَوْمَوضِعُ قِيْدٍ يَعْنِى سَوطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَو اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى اهلِ الاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مابَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا.﴾

ترجمہ حمید طویل نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مرجائے اور اللہ کے پاس اس کی کچھ بھی نیکی جمع ہو، وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو پوری دنیا و مافیہا مل جائے مگر شہید پھر دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت (ثواب) کو دیکھے گا اور اسے یہ پسند ہوگا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹے اور دوبارہ شہید کیا جائے۔ حمید نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کمان کی جگہ یا ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانکے (ان کی طرف رخ کرے) تو زمین سے آسمان تک روشن ہوجائے اور خوشبو سے بھر جائے اور حور کی اوڑھنی (دوپٹہ) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ولو ان امرأة من اهل الجنة" الى آخر الحديث. لانه قال فى الترجمة الحور العين وصفتهن والمذكور فيه صفتان عظيمتان من صفات الحور العين احداهما قوله "ولو ان امرأة من اهل الجنة اطلعت الى اهل الارض لأضاءت، والاخرىٰ قوله "ولنصيفها" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۲، ويأتى الحديث ص۳۹۵، قوله قال وسمعت انس بن مالكؓ عن النبى ﷺ لروحة فى سبيل الله اوغدوة خير من الدنيا ومافيها هنا مختصرًا ويأتى ص۹۷۲۔

مقصد جنت کی حوریں جو جنتی مردوں کو بطور اعزاز و اکرام دی جائیں گی ان جنتی عورتوں کی تعریف مقصود ہے۔

حور عین کی تحقیق باب کے تحت مذکور ہوچکی۔

افادہ: بعض ملحدین بے دین اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں کا انکار کرتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد پیدا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر حور کے چہرے میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہوجائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین و آسمان معطر و مہک جائے تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی پس ایسی روشنی اور ایسی خوشبو میں انسان کیسے ٹھہر سکتا ہے؟

جواب: جنت وبہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہوسکتا، نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے، بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے، دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب آدمی دنیا میں نہیں اٹھا سکتا، پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی کہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل کرے گا اور پھر زندہ رہے گا۔

﴿بَابُ ۱۷۵۰ تَمَنِّی الشَّهَادَةِ﴾

شہادت کی آرزو کرنے کا بیان

۲۶۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاتَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا اَجِدُ مَااَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَاتَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس سے رنج نہ ہوتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جہاد کیلئے نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا (یعنی ہر سریہ کے ساتھ نکلتا) جو اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے نکلتا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث فان فيه تمنى الشهادة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۲، وهذا الحديث هى الطرف الثانى من حديث ابى هريرة المار فى ص۱۰، وياتى ص۱۷، ۴۱۷، وص۱۰۷۳۔

۲۶۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَايَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوبُ اَوْقَالَ مَايَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا تو فرمایا (غزوہ موتہ میں) پہلے زید بن حارثہؓ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے پھر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے جھنڈا لیا اور شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوئے اس کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے جھنڈا لیا بغیر سرداری کے (یعنی میں نے ان کو امیر نہیں بنایا تھا بلکہ میں نے یہ اختیار دیا تھا کہ مسلمان جس کو چاہیں امیر بنا لیں) اللہ نے ان کو فتح دی اور فرمایا کہ ہم کو ان کا ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا (یعنی وہ ایسے عیش و آرام میں ہیں) یا یوں فرمایا کہ ان کو ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

غزوۂ موتہ غزوہ موتہ کی مفصل تشریح کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد ص۳۲۰ تا ص۳۲۱ کا مطالعہ کیجئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله مايسرّهم انهم عندنا، وذلك انهم لما رأوا من الكرامة بالشهادة فلايعجبهم ان يعودوا الى الدنيا كما كانوا من غير ان يستشهدوا مرة اخرىٰ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۲، ومر الحديث ص ۱۶۷، ويأتي ص ۴۲۱، ۵۱۴، ۵۳۱، وص ۶۱۱۔

مقصد اس باب سے مقصد جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم ترین فضیلت بیان کرنا اور مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب ہے جیسا کہ حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ مجاہدین فی سبیل اللہ جب قیامت میں اپنی شہادت کے اجر و ثواب و کرامت وعظمت کو دیکھیں گے تو دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا و آرزو کریں گے کہ پھر دنیا میں جا کر بار بار اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر شہادت کی تمنا جائز ہے، البتہ دنیاوی تکالیف و امراض سے گھبرا کر موت کی تمنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابٌ۱۷۵۱ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ﴾ وَقَعَ وَجَبَ.

اگر کوئی جہاد فی سبیل اللہ میں سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا بھی شمار مجاہدین میں سے ہوگا اسکی فضیلت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ومن يخرج من بيته الآية (سورہ نساء آیت ۱۰۰) اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اسکے رسول کی طرف نکلے اور پھر (راستہ میں) اس کو موت آجائے تو تحقیق اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا یعنی واجب ہو گیا۔

شانِ نزول وقد روى الطبرى من طريق سعيد بن جبير والسدى وغيرهما ان الآية نزلت فى رجل كان مسلماً مقيماً بمكة فلمّا سمع قوله تعالىٰ "الم تكن ارض اللّٰه واسعة فتهاجروا

فیها" قال لاهله وهو مریض اخرجونی الی جهة المدینة فاخرجوه فمات فی الطریق فنزلت واسمه ضمره علی الصحیح. (فتح) نیز عمدۃ القاری وقسطلانی نے بھی نام ذکر کیا ہے۔

۲۶۱۷﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِی یَحْیٰی عن محمَّدِ بن یَحْیَی بنِ حَبَّانَ عن اَنَسِ بنِ مالِکٍ عن خالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قالَتْ نامَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یومًا قریبًا مِنِّی ثُمَّ اسْتَیْقَظَ یَتَبَسَّمُ فقلتُ مَااَضْحَکَکَ قالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِی عُرِضُوا عَلَیَّ یَرْکَبُونَ هٰذَا البَحْرَ الاَخْضَرَ کالمُلُوکِ عَلَی الاَسِرَّةِ قالَتْ فادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِی مِنهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نامَ الثَّانِیَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فقالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا فقالَتْ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِی مِنهُم فقالَ اَنْتِ مِنَ الاَوَّلِینَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بنِ الصَّامِتِ غَازِیًا اَوَّلَ مارَکِبَ المُسْلِمُونَ البَحْرَ مَعَ مُعَاوِیَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِینَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَیْهَا دَابَّةٌ لِتَرْکَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے روایت کی کہ ام حرامؓ نے فرمایا کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے پوچھا کہ ہنسے کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سبز دریا میں اس طرح سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں، ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائے کہ اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے تو آپ ﷺ نے ام حرام کے لئے دعا فرمائی پھر آپ ﷺ دوسری بار سوئے پھر اسی طرح مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے اور ام حرامؓ نے اپنے پہلے قول کی طرح پوچھا (یعنی مسکرائے کیوں؟) تو آپ ﷺ نے وہی جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ بڑی شان وشوکت کے ساتھ بادشاہوں کی طرح سمندر پر سوار ہو رہے ہیں) تو ام حرامؓ (یعنی میں نے) عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی، چنانچہ ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ جب مسلمان پہلی بار سمندر پر معاویہؓ کے ساتھ سوار ہوئے جہاد کے لئے نکلیں پھر جب جہاد سے لوٹ کر واپس آرہے تھے تو شام کے ملک میں اترے تو ام حرامؓ کی سواری کے لئے ان کے پاس ایک جانور لایا گیا اس جانور نے ان کو گرا دیا اور وہ مر گئیں۔

(حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: کان ذلک فی سنة ثمان وعشرین فی خلافة عثمان بن عفانؓ. (فتح)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فصرعتها فماتت" لانها صرعت فی سبیل الله تعالی.

مطلب یہ ہے کہ حضرت ام حرامؓ باوجودیکہ جانور سے گر کر مریں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا کہ فرمایا: "انت من الاولین".

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۳۹۲ تا ص۳۹۳، و مر الحدیث ص۳۹۱، و یاتی ص۴۰۳، ۹۲۹، ۱۰۳۶۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جو شخص خالص جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے نکلے تو دشمن کے قتل سے شہید ہو یا واپس آنے یا واپسی میں جانور سے گر کر مرے ہر حال میں عند اللہ مجاہدین میں سے شمار ہوگا۔

روری ابن وھب حدیث عقبة بن عامر مرفوعًا "من صرع عن دابته فی سبیل اللہ فمات فھو شھید. (عمدہ)

﴿بابٌ ۱۷۵۲ مَنْ یُنْکَبُ اَوْیُطْعَنُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾

اللہ کی راہ میں جس کا کوئی عضو زخمی ہو یا اسکو نیزہ مارا گیا ہو

۲۶۱۸﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن اِسْحَاقَ عن اَنَسٍؓ قال بَعَثَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَقْوَامًا مِنْ بَنِی سُلَیْمٍ اِلٰی بَنِی عامِرٍ فی سَبْعِیْنَ رَجُلاً فَلَمَّا قَدِمُوا قال لَهُمْ خالِی اَتَقَدَّمُکُمْ فاِنْ اَمَّنُونِی حتّٰی اُبَلِّغَهُمْ عن رَسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلّم وَاِلاَّ کُنْتُمْ مِنِّی قَرِیبًا فَتَقَدَّمَ فَاَمَّنُوهُ فَبَیْنَمَا هُوَ یُحَدِّثُهُمْ عَنِ النبیِّ ﷺ اِذْ اَوْمَؤُا اِلٰی رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَاَنْفَذَهُ فقال اَللّٰہُ اَکْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا علٰی بَقِیَّةِ اَصْحَابِهٖ فَقَتَلُوهُمْ اِلاَّ رَجُلاً اَعْرَجَ صَعِدَ الجَبَلَ قالَ هَمَّام وَاُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَاَخْبَرَ جِبْرَئِیلُ النبیَّ صلی اللّٰہُ علیه وسلم اَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِیَ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ فَکُنَّا نَقْرَأُ اَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَبَنِی لِحْیَانَ وَبَنِی عُصَیَّةَ الَّذِیْنَ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُولَهٗ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کے ستر لوگوں کو (جو قاری تھے) بنی عامر کی طرف بھیجا جب یہ لوگ (حضرات قراءؓ) وہاں پہونچے تو میرے ماموں نے ان حضرات سے کہا (تم لوگ ٹھہرو) میں آگے جارہا ہوں اگر ان لوگوں نے مجھ کو امن دے دیا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام انہیں پہنچادوں (تو بہتر ہے) ورنہ تم لوگ مجھ سے قریب رہنا (میری خبر رکھنا) وہ حرام بن ملحانؓ آگے بڑھ کر ان کے پاس گئے بنو عامر نے ان کو امن دیا، وہ (حضرت حرامؓ) ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بات کر ہی رہے تھے کہ انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس نے ان کو ایسا نیزہ مارا کہ آر پار کر دیا حضرت حرام نے کہا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا (شہادت نصیب ہوگئی) پھر ان کے بقیہ ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے اور ان سب کو قتل کر ڈالا سوائے ایک لنگڑے

شخص (کعب بن یزید انصاری) کے جو پہاڑ پر چڑھ گئے تھے۔ راوی حدیث ہمام نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی (عمرو بن امیہ ضمری) تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہ حضرات قراء اپنے رب سے جا ملے اور ان کا رب ان سے راضی ہو گیا اور ان کو راضی کر دیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قرآن مجید میں) یہ آیت تلاوت کرتے تھے: "ان بَلِّغوا قومَنا قد لَقِينا ربَّنا فرَضِيَ عَنَّا وَارْضَانا" پھر بعد میں اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن صبح کے وقت رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ پر بددعا فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

روایت پر تبصرہ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: روایت میں ہے بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقوامًا من بنی سُلیم الیٰ" قال الدمیاطی هو وهم فان بنی سلیم مبعوث الیهم والمبعوث هم القراء وهم من الانصار (قلت) التحقیق ان المبعوث الیهم بنوعامر واما بنوسلیم فغدروا بالقراء المذکورین والوهم فی هذا السیاق من حفص بن عمر شیخ البخاری، (فتح)

یعنی اس میں حفص بن عمر امام بخاریؒ کے شیخ نے غلطی کی ہے صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی حرام بن ملحان کو ستر قراء میں بھیجا جو سب کے سب انصار میں سے تھے اور بنی سلیم کی جانب بھیجے گئے رعل ذکوان، بنی عصیہ یہ سب بنی سلیم کی شاخیں ہیں۔

یہ واقعہ سریہ بیر معونہ کا ہے جو غزوہ احد کے چار ماہ بعد ۴ھ صفر میں ہوا تھا۔

پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم (کتاب المغازی) ص ۱۳۸۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی كون هذا البعث المذكور قد نكبوا فی سبيل الله بالقتل.

تعدد موضعہ والحدیث ههنا ص ۳۹۴، ومر الحدیث ص ۱۳۶ و ص ۱۷۳، ویاتی ص ۳۹۵، ۴۴۹، فی المغازی ۵۸۶، وص ۵۸۶ تا ۵۸۷، ررص ۹۴۶، وص ۱۰۹۰۔

۲۶۱۹ حَدَّثَنا مُوسَى بنُ إسْمَاعِيلَ حَدَّثَنا أبوعَوَانَةَ عَنِ الأسْوَدِ هُوَ ابنُ قَيْسٍ عن جُنْدَبِ بنِ سُفيانَ أنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كانَ فى بَعْضِ المَشَاهِدِ وقد دَمِيَتْ إصْبَعُهُ فقال (شعر)۔

هَلْ أنْتِ إلَّا إصْبَعٌ دَمِيتِ ● وَفِى سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ

ترجمہ حضرت جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ (غزوہ اُحد) میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کی انگشت مبارک زخمی ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "تو تو ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی، اور تجھے جو کچھ پہنچا

راہ خدا میں پہنچا۔ (یعنی اے انگلی تیرا زخم اور خون آلود ہونا لغو ورائیگاں نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ زخم اللہ کے راستے میں اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وقد دميت اصبعه" لانه نكب في اصبعه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۳، ويأتي ص۹۰۱، واخرجه مسلم في المغازي والترمذي في التفسير والنسائي في اليوم والليلة.

مقصد اس باب سے مقصد یہ ہے کہ جس کو راہ خدا میں کوئی زخم لگے کسی عضو کو کوئی تکلیف پہونچے تو اس کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے کہ یہ زخم ہدر نہ ہوگا بلکہ عظیم اجر کا سبب ہوگا۔

مشاهد بمعنی مغازی ہے وسميت بها لانها مكان الشهادة.

اصبع فيها عشر لغات تثليث الهمزة مع تثليث الباء والعاشرة اصبوع. (عمدہ)

اشکال: علامہ کرمانیؒ نے اعتراض نقل کر کے پھر جوابات نقل فرمائے ہیں۔

اعتراض: فان قلت هذا شعر وقد نفى الله عنه ان يكون شاعرًا بقوله تعالى "وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ" الخ یعنی یہ شعر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کی ہے ارشاد الٰہی: اور ہم نے ان کو (حضور اقدس ﷺ کو) شعر کہنے کی تعلیم نہیں دی اور شعر کہنا (یعنی شاعری) آپ ﷺ کے شایان شان بھی نہیں۔

جواب: ایک جواب یہ ہے کہ یہ رجز ہے شعر نہیں۔

۲۔ شعر میں شاعر کا قصد ضروری ہے اگر بلا قصد واختیار ایک دو کلام ایسا نکل جائے جو شعر کی طرح موزون ہو تو وہ درحقیقت شعر کہنا نہیں اور نہ اس پر کسی کو شاعر کہا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ (۱۷۵۳) مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

اس شخص کی فضیلت کا بیان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہو

۲۶۲۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں

میری جان ہے اللہ کی راہ میں جو بھی زخمی ہوگا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون خالص اس کی رضامندی کے لئے جہاد کرتا ہے اور اس میں ریاء اور ناموری کا شائبہ ہے یا نہیں؟) وہ قیامت کے دن اسی طرح زخمی آئے گا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی سی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "لایکلم احد فی سبیل اللّٰہ" الی آخرہ لان الکلم ھو الجرح.

تعدد موضع | والحدیث ھنا ص۳۹۳، ومر الحدیث ص۳۷، وبلفی ص۸۳۰۔

مقصد | جو شخص اللہ کی راہ میں خالص نیت سے زخمی ہوگا اس کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے اور "واللّٰہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ" جملۂ معترضہ ہے جس سے مقصد اس پر تنبیہ ہے کہ اس عظیم ثواب کو حاصل کرنے کے لئے اخلاص شرط ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو۔

۱۷۵۴ ﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ" وَالْحَرْبُ سِجَالٌ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ ... کے بیان میں

آپ فرما دیجئے تم تو ہمارے حق میں دو بہتریوں (یعنی شہادت یا فتح) میں سے ایک بہتری کے منتظر رہتے ہو۔ الآیہ (سورۂ توبہ آیت ۵۲) اور لڑائی ڈول ہے (کبھی ادھر کبھی ادھر)

۲۶۶۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ.﴾

ترجمہ | ابو سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا کہ تمہاری لڑائی اس پیغمبر ﷺ سے کیسی رہتی ہے؟ تو تم نے کہا کہ ہماری اور ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح ہے کبھی ادھر کبھی ادھر تو اسی طرح اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو آزماتا ہے پھر نیک انجام انہی کے لئے ہوتا ہے۔ (یعنی اخیر میں کامیابی پیغمبروں ہی کی ہوتی ہے اور پیغمبر ﷺ کے مخالفین ذلیل و خوار ہوتے ہیں)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فزعمت ان الحرب سجال".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۳۹۳، ومر مفصلاً مطولاً ص۴، باقی مواضع کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص ۱۵۵۔

مقصد | آیت مذکورہ کی تفسیر ہے جو سورہ توبہ کی آیت ۵۲ کا ایک ٹکڑا ہے۔

﴿باب[1755] قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ...﴾

صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد من المؤمنین رجالٌ – الآیہ کے بیان میں

ان مؤمنین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اس بات کو جس کا انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا (جیسے حضرت انس بن نضرؓ اور ان کے رفقاء جو اتفاق سے غزوہ بدر میں شریک نہیں ہونے پائے تھے تو ان کو بہت افسوس ہوا اور عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے پھر کافروں سے جہاد کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں اسکی راہ میں کیا کرتا ہوں) پھر ان (معاہدین) میں بعضے تو وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے (یعنی شہید ہو گئے جیسے انس بن نضر، اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہم) اور بعضے ان میں سے وہ ہیں جو (اسکے ایفاء کے آخری اثر یعنی شہادت کے) مشتاق ہیں (ابھی شہید نہیں ہوئے) اور انہوں نے (اس میں) ذرہ برابر تغیر و تبدل نہیں کیا۔ (یعنی اپنے عہد پر قائم ہیں) (احزاب آیت ۲۳)۔

۲۶۲۲﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا ح وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَاسَعْدُ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ فَقَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاصَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْطَعْنَةً بِالرُّمْحِ اَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ وَقَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُرٰى اَوْنَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ

اُخْتُهٗ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْاَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ.﴾

ترجمہ| حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے اس پر انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے مشرکین سے جو پہلی لڑائی لڑی اس میں میں شریک نہیں ہو سکا اگر اللہ نے مشرکین کی لڑائی میں مجھے حاضر رکھا تو اللہ خود ملاحظہ فرمالے گا کہ میں کیا کرتا ہوں، جب احد کا دن ہوا اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضرؓ کہنے لگے اے اللہ! ان لوگوں نے یعنی ان کے ساتھیوں نے جو کچھ کیا اس سے تو میں تیری بارگاہ میں معذرت کرتا ہوں اور ان مشرکین نے جو کچھ کیا اس سے میں بیزار ہوں (مطلب یہ ہے کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں مشرکین تو بدبخت ناپاک کافر ہیں جو حق کے خلاف لڑ رہے ہیں میں ان سے تو دل سے بیزار ہوں، اور مسلمان جو اللہ کے لئے لڑ رہے تھے وہ میدان سے بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں ان میں شریک نہیں ہوں)۔

ثم تقدم الخ: پھر جنگ کے لئے آگے بڑھے تو ان کے سامنے سعد بن معاذؓ آئے تو انسؓ کہنے لگے اے سعد بن معاذ! میں تو جنت میں جانا چاہتا ہوں رب نضر کی قسم میں تو اُحد (پہاڑ) کے پاس سے جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں، حضرت سعدؓ نے کہا یارسول اللہ! انس بن نضر نے جو مردانگی کی میں ویسی نہ کر سکا، حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ہم نے (جنگ کے بعد) انس بن نضرؓ کو اس حال میں پایا کہ اسی سے اوپر زخم تلوار کے اور نیزے کے اور تیر کے لگے تھے، اور وہ شہید کردیئے گئے، مشرکین نے ان کی صورت بگاڑ دی تھی (یعنی ان کے ناک، کان اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے) کوئی ان کو پہچان نہیں سکا صرف ان کی بہن نے ان کی انگلیوں سے پہچان لیا۔ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا ہمارا گمان یہ ہے کہ یہ آیت "من المؤمنین رجال صدقوا" الآیۃ ان ہی (انس بن نضرؓ) کے حق میں اور ان جیسے دوسرے شہیدوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

وقال ان اختہ الخ: اور حضرت انسؓ نے کہا کہ حضرت انس بن نضرؓ کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے اگلے دانت توڑ دیئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا تو انس بن نضرؓ نے کہا یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا پھر (خدا کی قدرت) کہ عورت کے ورثہ دیت پر راضی ہو گئے اور قصاص چھوڑ دیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ کے بعضے بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو ضرور پوری فرمادیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية التي هي ترجمة من حيث انها نزلت في المذكورين فيه وهو ظاهر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۳۹۳ تا ص۳۹۴، ویاتي في المغازي ص۵۷۹، وفي التفسير ص۷۰۵.

وقال ان اخته وهي تسمى الربيع كسرت ثنية امرأة الخ هو حديث مستقل مر مفردًا في ص۳۷۲، ویاتي كذلك في ص۶۴۶، وص۶۶۴، وص۱۰۱۸.

۲۶۲۳﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ اُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ"﴾

ترجمہ | حضرت زید بن ثابتؓ نے بیان کیا کہ میں مختلف چیزوں پر لکھے ہوئے قرآن کو ایک مصحف (قرآن) میں لکھنے لگا تو سورہ احزاب کی ایک آیت (لکھی ہوئی) مجھ کو کہیں نہیں ملی جس کو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے میں سنتا تھا پھر میں نے اس آیت کو صرف حضرت خزیمہ انصاریؓ کے پاس پایا جن کی تنہا ایک گواہی کو رسول اللہ نے دو مردوں کی گواہی کے برابر کر دیا تھا، اور وہ ارشاد الٰہی (یعنی وہ آیت) یہ ہے "من المؤمنين رجال صدقوا ماعاهدوا الله عليه".

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۳۹۴، ویاتي في المغازي ص۵۸۰، وفي التفسير ص۶۷۶، وص۷۰۵، وص۷۴۵، وص۷۴۶، ،، وص۱۰۶۷، وص۱۱۰۴، ،، و الترمذي و النسائي في التفسير.

مقصد | حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ: "المراد بالمعاهدة المذكورة ماتقدم ذكره من قوله تعالى "وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ" (احزاب آیت ۱۵) (یعنی اور اللہ سے پہلے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے الخ)

تشریح | قرآن مجید کی تدوین کی تفصیل فضائل قرآن میں آئے گی انشاء اللہ الرحمٰن۔

اشکال: آج جو قرآن مسلمانوں کے پاس ہے اس میں جتنی سورتیں اور آیات ہیں سب کی سب حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق تواتر منقول ہیں لیکن یہاں سورہ احزاب کی یہ آیت جو حضرت خزیمہؓ کے پاس ملی تھی، اگرچہ تنہا حضرت خزیمہ کی گواہی دو مردوں کی گواہی کے برابر ہے مگر دو کی گواہی سے بھی تو اتر نہ ہوگا؟

جواب: جواب یہ ہے کہ حضرت خزیمہؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت لکھی ہوئی صرف خزیمہؓ کے پاس ملی،

زبانی طور پر کثیر صحابہؓ کو یاد تھی خود حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو سنا کرتا تھا۔ فلا اشکال۔

حضرت خزیمہؓ کی شہادت بمنزلہ دو شاہد | اسکی پوری تفصیل گذر چکی ہے مفصل واقعہ کیلئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۵۰۷ تا ص ۵۰۸۔

﴿باب ۱۷۵۶ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ﴾

وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ "اِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِاَعْمَالِكُمْ"، وَقَوْلُهُ "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَالَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ" اِلَى قَوْلِهِ "بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ".

جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل کرنے کا بیان

اور حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا "جو تم جنگ کرتے ہو تو اپنے نیک اعمال کی بدولت (یعنی نیک اعمال کو جہاد میں بڑا دخل ہے نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے اور قلب میں قوت اور ہمت) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یاایھا الذین آمنوا" الآیۃ (سورہ الصف ۲/۴-۳-۲) اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو ایسی بات جو تم کرتے نہیں ہو، بڑی ہی ناراضگی کی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ چیز کہو جو نہیں کرتے ہو بیشک اللہ پسند کرتا ہے ان لوگوں کو جو جہاد کرتے ہیں اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح گویا وہ ایک دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی۔

۲۶۲۳﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عن اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يقولُ اَتَى النبيَّ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فقالَ يارسولَ اللهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا.﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک شخص لوہے سے ڈھکے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں پہلے کافروں سے لڑوں یا اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اسلام قبول کر پھر لڑ" چنانچہ اس نے اسلام قبول کیا (مسلمان ہو گیا) پھر لڑا اور شہید ہو گیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا اور ثواب بہت پایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اَسْلِمْ ثم قَاتِلْ فاسلم ثم قاتل" وقد اتى بالعمل الصالح بل بافضل الاعمال واقواها صلاحا وهو الاسلام ثم قاتل بعد ان اسلم.

مطلب یہ ہے کہ جہاد و قتال سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا جو تمام اعمال صالحہ سے افضل ترین عمل ہے بلکہ مدار اعمال ہے۔

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۳۹۴۔

مقصد | مقصد یہ بتانا ہے کہ عمل صالح سے جہاد فی سبیل اللہ میں قوت پیدا ہوتی ہے، اخلاص پیدا ہوتا ہے جس سے مردانگی و بہادری پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ نیک اعمال والے عمل کا اجر و ثواب زیادہ پاتے ہیں بہ مقابلہ فاسق و فاجر کے۔

رجل مقنع بالحدید: لوہے سے ڈھکا ہوا شخص کون تھا؟ **قال الکرمانی قیل اسمه الاصرم بالمهملة عمرو بن ثابت الاشهلی** (عمدہ) یعنی صاحب عمرو بن ثابت انصاری تھے جو اصرم بن عبدالاشہل سے معروف و مشہور تھے۔ یہ قصہ غزوہ اُحد کا ہے کچھ تفصیل کتاب المغازی ص۹۱ ر میں گذر چکی ہے اس کی سعادت و خوش بختی قابل رشک ہے کہ ایک وقت کی نماز نہیں پڑھی اور جنت میں داخل ہو گئے ان کا اجر کثیر یہ ہے کہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے۔

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں "**قد اخرج ابن اسحاق فی المغازی قصة عمرو بن ثابت باسناد صحیح عن ابی هریرةؓ انه کان یقول الخ**" (فتح) یعنی حضرت ابو ہریرۃؓ لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتلاؤ تو کہ وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہونچ گیا پھر کہتے تھے کہ یہ شخص عمرو بن ثابت ہے۔ (فتح)

﴿بَابٌ (۱۷۵۷) مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ﴾

کسی کو اچانک تیر آ لگے (معلوم نہ ہو کس نے مارا) اور مر جائے

۲۶۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ام ربیع براء کی بیٹی جو حارثہ بن سراقہ کی ماں تھیں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے اللہ کے نبی! حارثہ کے متعلق مجھ سے بیان فرمائیے (کہ وہ کہاں ہے؟) اور حارثہ بدر کے دن شہید ہو گئے تھے ان کو ناگہانی تیر لگا (یہ معلوم نہیں کہ کس نے مارا؟) اب اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کر لوں گی (چلو آرام

میں تو ہے) اور اگر اس کے علاوہ ہے تو میں اس پر خوب روؤں گی، آپ ﷺ نے فرمایا اے ام حارثہ! جنت میں درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ باغ فردوس میں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۳۹۴، و ياتی فی المغازی ص ۵٦۷، وص ۹۷۰، وص ۹۷۲۔

مقصد | امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ جو شخص بھی میدان جہاد میں مارا جائے وہ ہر حال میں شہید ہے خواہ یہ معلوم ہو یا نہ ہو کہ مارنے والا کون ہے؟ بالفرض اگر کسی مسلمان ہی کا تیر بلا قصد و ارادہ لگ جائے اور مر جائے تو بھی شہید ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۱۷۵۸ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا﴾

اس شخص (کی فضیلت) کا بیان جو اسلئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو

۲٦۲٦﴿ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو عن اَبِي وَائِلٍ عن اَبِي مُوسٰى قال جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النبيِّ ﷺ فقالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قال مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص (لاحق بن ضمیرہ) نبی اکرم علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کوئی مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لئے، اور کوئی اپنی بہادری بتلانے کے لئے لڑتا ہے تو اللہ کی راہ میں کون لڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس نیت سے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہو (یعنی توحید پھیلے اور شرک کا خاتمہ ہو) وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو فی سبيل الله"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۳۹۴، و مر الحديث ص ۲۳، و ياتی ص ۴۴۰، وص ۱۱۱۱۔

مقصد | مدار نیت پر ہے کہ اصل نیت توحید کی اشاعت و اعلاء کی ہے تو مقاتل فی سبیل اللہ ہے نہ مال غنیمت کیلئے اور نہ ناموری و شہرت کے لئے۔ البتہ اگر دین اسلام کی ترقی کی نیت ہو پھر ضمناً ان امور کا خیال آ جائے تو لا باس بہ۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۱۷۵۹ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عن

رسولِ اللّٰهِ" الى قوله "اِنَّ اللّٰهَ لايُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں غبار آلود ہو جائیں (اسکی فضیلت وثواب کا بیان)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ توبہ میں) مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی ان کے گرد وپیش میں رہتے ہیں ان کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھے رہیں... الی قولہ... بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا حق ضائع نہیں کرتے۔

۲۶۲۷﴿ حَدَّثَنا اِسْحَاقُ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنِي عَبَايَةُ بنُ رِفَاعَةَ بنِ رَافِعِ بنِ خَدِيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُوعَبْسٍ هُوَ عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ جَبْرٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال مَااغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ فتَمَسَّهُ النَّارُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جس بندے کے پاؤں غبار آلود ہوں اس کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۳۹۴، ومر الحديث فى ص۱۲۴۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ جسکے پاؤں راہ خدا میں گرد آلود ہوں اس کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے نیز معلوم ہو گیا کہ اللہ کی راہ میں پاؤں کے گرد آلود ہونے پر یہ فضیلت ہے کہ دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی تو وہ لوگ دوزخ میں کیسے جائیں گے جنہوں نے اپنی جان راہ خدا میں لگا دی، اس حدیث سے مجاہدین کی عظمت وفضیلت واضح ہوتی ہے۔

وقال ابن بطال والمراد فى سبيل الله جميع طاعاته.(فتح) قال الحافظ وهو كماقال الا ان المتبادر عند الاطلاق من لفظ سبيل الله الجهاد.

﴿بَابُ ۱۷۶۰ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ الرَّأْسِ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ کی راہ میں جو گرد سر پر پڑی ہو سر سے گرد پوچھنے کا بیان

(یعنی گرد وغبار صاف کرنا منع نہیں)

۲۶۲۸﴿حَدَّثَنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عبدُ الوَهَّابِ حَدَّثَنا خَالِدٌ عن عِكْرِمَةَ اَنَّ ابنَ عبَّاسٍ

قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَاسَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَمَسَحَ عَنْ رَاْسِهِ الْغُبَارَ فَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهُ اِلَى النَّارِ ﴾

ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے (یعنی عکرمہ سے) اور (اپنے بیٹے) علی بن عبداللہ سے کہا تم دونوں ابوسعید خدریؓ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو، عکرمہ اور علی کہتے ہیں کہ ہم دونوں ان کے پاس پہونچے اور وہ (ابوسعید خدریؓ) اور ان کا ایک (رضاعی) بھائی دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے تو جب ابوسعیدؓ نے ہم کو دیکھا تو آئے (چادر اوڑھ کر) گوٹھ مار کر بیٹھے اور فرمانے لگے (یعنی حدیث بیان کرنے لگے) کہ ہم مسجد نبوی بنتے وقت ایک ایک اینٹ لا رہے تھے اور عمار دو دو اینٹیں لاتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ ان کے سامنے گذرے اور ان کے سر سے گرد پونچھی اور فرمایا ہائے عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے عمار ان کو اللہ کی اطاعت کی طرف بلائے گا اور وہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومسح عن راسه الغبار".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۳۹۴، ومر الحديث ص ۶۴۔

مقصد اس باب سے اور آئندہ باب سے مقصد یہ ہے کہ مجاہد کے سر سے گرد وغبار کو پونچھنا اور دھونا بلا کراہت جائز ہے۔

الفئة الباغية: پوری تفصیل کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۱۶۵ر کا عنوان ''جنگ صفین'' ملاحظہ فرمایئے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں: "قال العلماء هذا الحديث حجة ظاهرة في ان عليًا رضي الله كان محقًا مصيبًا والطائفة الاخرى بغاة لكنهم مجتهدون فلا اثم عليهم. (شرح نووی، جلد ثانی ص ۳۹۶)

﴿بَابُ(۱۷۶۱) الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ﴾

لڑائی اور گرد وغبار کے بعد غسل کرنا

۲۶۲۹ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ

رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَیْنَ قالَ ھٰھُنَا وَاَوْمَأَ اِلٰی بَنِی قُرَیْظَۃَ قالتْ فخرَجَ اِلَیْھِمْ رَسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتار دیئے اور غسل فرمالیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور ان کے سر پر گرد جم گئی تھی کہنے لگے آپ نے ہتھیار اتار دیا ہے خدا کی قسم میں نے تو نہیں اتارا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہاں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا وہاں، اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف نکل پڑے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "لما رجع یوم الخندق و وضع السلاح و اغتسل فاتاہ جبرئیل وقد عصب راسہ الغبار".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۳۹۴ تاص ۳۹۵، ویاتی الحدیث فی المغازی ص۵۹۰۔

مقصد | اوپر باب سابق کے تحت مذکور ہو چکا، ملاحظہ فرمالیجئے۔

﴿بابٌ [۱۷۶۲] فَضْلِ قولِ اللّٰہِ تعالٰی "وَلاَ تَحْسَبَنَّ...."﴾

اَیْ ھٰذَا بابُ فی بیانِ فضلِ من وَرَدَ فِیْہِ قولُ اللّٰہِ تعالٰی.

ان لوگوں کی فضیلت کا بیان جنکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

﴿"... الَّذِیْنَ قُتِلُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا آتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہِ" اِلٰی قولِہٖ "وَاَنَّ اللّٰہَ لَایُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ"﴾

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ ہرگز نہ سمجھنا بلکہ وہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں انہیں (بہشت سے) روزی ملتی ہے اور اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس پر خوش ہیں۔ الی قولہ "اور بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

۲۶۳۰﴿ حَدَّثَنا اِسْمَاعِیلُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِی مالکٌ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی طَلْحَۃَ عن اَنَسِ بنِ مالِکٍ قال دَعَا رسولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الَّذِیْنَ قَتَلُوا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ ثَلاثِیْنَ غَدَاۃً عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وعُصَیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قال اَنَسٌ اُنْزِلَ فی الَّذِیْنَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُوْنَۃَ قُرْآنٌ قَرَأنَاہُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تیس دن صبح کو ان لوگوں پر بددعا کی جنہوں نے بیئر معونہ والوں (ستر قاریوں) کو مارڈالا تھا یعنی رعل، ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، انسؓ نے کہا جو مسلمان بیئر معونہ میں شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت نازل ہوئی تھی جس کو ہم لوگوں نے (کچھ دنوں) پڑھا پھر اس کے بعد اس کی تلاوت (یعنی پڑھنا منسوخ ہو گیا وہ آیت یہ تھی "بلغوا قومنا ان قدلقينا ربنا فرضي عنّا ورضينا عنه".

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انها هي قوله تعالى "ولا تحسبن الذين قتلوا" الى آخره نزلت في حق اصحاب بئر معونة كما ذكره ابن جرير. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۵، ومر الحديث ص۱۳۶،۳،۱۷۳، ويأتي ص۴۳۱، وص۴۴۹، وص۵۸۶، وص۵۸۷، وص۹۴۶، وص۱۰۹۰۔

۲۶۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ اصْطَبَحَ نَاسٌ الخَمْرَ يَومَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ اليَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيهِ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ کچھ لوگوں نے اُحد کے دن صبح کو شراب پی لی تھی پھر شہید کر دیئے گئے، سفیان سے پوچھا گیا اس دن کے آخر میں؟ انہوں نے کہا یہ تو اس حدیث میں نہیں ہے۔ (یعنی اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اس دن شام کو پیا تھا بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "شهداء".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۵، ويأتي الحديث في المغازي ص۵۷۹، وفي التفسير ص۶۶۴۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتلانا ہے کہ آیت مذکورہ فی الباب شہداء احد کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس سے ان شہیدوں کی عظیم فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ ترمذی جلد ثانی کتاب التفسیر ص ۱۲۵ میں حضرت جابرؓ ہی سے مروی ہے۔

﴿بابُ ۱۷۶۳ ظِلِّ المَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ﴾

شہید پر فرشتوں کے سایہ کرنے کا بیان

۲۶۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ قال اَخْبَرَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بنَ المُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ جِيْءَ بِاَبِي اِلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ

وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي. فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْاُختُ عَمْرٍو فقالَ لِمَ تَبْكِي اَوْلاتَبْكِي مَازَالَتِ المَلائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا قلتُ لِصَدَقَةَ أَفِيْهِ حتى رُفِعَ قالَ رُبَمَا قَالَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے تھے کہ (اُحد کے دن) میرے باپ کی لاش نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائی گئی ان کے کان، ناک کاٹ لئے گئے تھے اور جنازہ آپ ﷺ کے سامنے رکھا گیا (اور ایک کپڑا اڑھادیا گیا) تو میں اپنے والد کے چہرے سے کپڑا اٹھانے لگا تو میری قوم کے لوگوں نے مجھ کو منع کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سنی تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یہ عمرو کی بیٹی (مقتول کی بہن) ہے یا عمرو کی بہن (مقتول کی پھوپھی) ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں روتی ہے؟ یا فرمایا مت رو اس عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کئے رہے۔ امام بخاریؒ نے کہا میں نے صدقہ بن فضل سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے حتی رفع یعنی جنازہ اٹھائے جانے تک؟ صدقہ نے کہا کہ کبھی سفیان نے یوں بھی کہا ہے، (یعنی حتی رفع زیادہ کیا ہے جیسا کہ علی بن عبداللہ نے سفیان سے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے حدیث ۱۲۲۳ نصر الباری جلد نمبر ۴۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "مازالت الملائكة تظله باجنحتها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۳۹۵، ومر الحديث ص ۱۶۶، ۱۷۲، ويأتي ص ۵۸۴۔

مقصد | مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ شہید کی عظمت وفضیلت مقصود ہے۔

﴿بَابُ ۱۷۶۴ تَمَنِّى المُجَاهِدِ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا﴾

شہید کا دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کرنے کا بیان

۲۶۴۳﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال مَااَحَدٌ يَدْخُلُ الجَنَّةَ تُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَاعَلَى الاَرْضِ مِنْ شيءٍ اِلاَّ الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشرَ مَرَّاتٍ لِمَايَرٰى مِنَ الكَرَامَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پھر دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا گو اس کو ساری زمین کی دولت ملے مگر شہید دنیا میں آنے کی اور دس بار راہ خدا میں قتل ہونے کی آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۳۹۵، ومر الحديث ص ۳۹۲۔

مقصد راہ خدا میں شہادت کی عظیم ترین فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔ هذا الحديث اجل ماجاء فی فضل الشهادة قاله ابن بطال.

﴿بابُ[۱۷۶۵] الجَنَّةُ تَحْتَ بارِقَةِ السُّيُوفِ﴾

بہشت تلواروں کے تلے (یا تلواروں کی چمک کے تلے) ہے

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ اَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صلى الله عليه وسلم "مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَى الجَنَّةِ". وقالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَلَيْسَ قَتْلانا فى الجَنَّةِ وَقَتْلاهُمْ فى النَّارِ قالَ بَلىٰ.

اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا ہم سے ہمارے نبی ﷺ نے بیان کیا کہ مسلمانوں میں سے جو کوئی اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ جنت میں جائے گا، اور حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا "کیا ہم میں سے جو قتل ہوں وہ جنت میں نہیں جائیں گے؟ اور ان کافروں میں جو قتل ہوں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں۔

۲۶۳۴﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا مُعاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنا اَبُواِسْحاقَ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن سالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلَىٰ عُمَرَ بنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كاتِبَهُ قالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عبدُ اللهِ بنُ اَبِي اَوْفَىٰؓ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال وَاعْلَمُوا اَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ. تابَعَهُ الاُوَيْسِيُّ عنِ ابنِ اَبِي الزِّنَادِ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ.﴾

ترجمہ سالم ابوالنضر سے روایت ہے جو عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ (غلام) تھے اور ان کے منشی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ نے عمر بن عبید اللہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (لوگو!) یہ جان لو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ اس حدیث کو معاویہ بن عمرو کے ساتھ عبد العزیز اویسی نے بھی ابن ابی الزناد سے، انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان السيوف لما كانت لها بارقة شعاع كان لها ايضا ظل تحتها.

یعنی بارقة السیوف کے معنی ہیں تلواروں کی چمک تو ظاہر ہے کہ اس کے نیچے سایہ بھی ہوگا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۳۹۵، ویاتی الحدیث ص ۳۹۷ مقطعًا، وص ۴۱۶ بطولہ، وص ۴۲۴، وص ۱۰۷۵، واخرجہ مسلم فی المغازی وابوداؤد فی الجھاد.

مقصد مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے بہشت لازم ہے یعنی جو کوئی بھی جہاد کرے ضرور جنت کا مستحق ہوگا اور چونکہ جہاد کے لئے سب سے عظیم ہتھیار تلوار ہے اس لئے اس کے ذکر پر اکتفار کیا مگر جو شخص دوسرے ہتھیاروں سے مثلاً بندوق، توپ سے جہاد کرے گا وہ بھی جنت کا مستحق ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ [۱۷۶۶] مَنْ طَلَبَ الوَلَدَ لِلْجِهَادِ﴾

جس نے جہاد کیلئے لڑکے کی خواہش کی

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ عنْ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسعٍ وتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاتِي بفارِسٍ يُجَاهِدُ في سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ تحمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ جاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ محمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فی سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ.

حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا میں آج رات (اپنی) سو عورتوں یا ننانوے عورتوں کے پاس جاؤں گا (اور سب سے صحبت کروں گا) ہر ایک عورت ایک بیٹا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اس پر ان کے ساتھی نے کہا ان شاء اللہ کہہ لیجئے، لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا (بھول گئے) پھر ان (سو عورتوں یا ننانوے عورتوں) میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی ادھورا بچہ جنی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب عورتوں کے بچے ہوتے اور سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ازواج کی تعداد حضرت سلیمان علیہ السلام کے ازواج کے متعلق کل پانچ طرح کی روایات ہیں: اس کے متعلق علامہ کرمانی فرماتے ہیں **لیس حدیث فی الصحیح اکثر اختلافًا فی العدد من حدیث سلیمان فیہ مائۃ، وتسعۃ وتسعون، وستون ولامنافاۃ اذلا اعتبار لمفھوم العدد.** (حاشیہ بخاری، ج۲، ص ۹۹۴)

وجوہ تطبیق ان مختلف روایات میں وجوہ تطبیق تین ہیں: ۱۔ عدم اعتبار مفہوم العدد یعنی عدد کثیر عدد قلیل کے منافی نہیں کیونکہ جمہور اہل اصول کے یہاں عدد میں مفہوم مخالف معتبر نہیں لہٰذا عدد قلیل کے بیان کرنے سے عدد کثیر کی نفی لازم نہیں آتی، مطلب یہ ہے تخصیص بالعدد نفی زائد پر دلالت نہیں کرتی۔ (عمدہ)

وجہ دوم اختلاف حیثیات زوجات وامار، یعنی حضرت سلمان علیہ السلام کے حرم محترم میں بعض ازواج مطہرات تھیں اور باقی باندیاں تھیں جس کی صورت غالبًا یہ ہے کہ ساٹھ سے کچھ زائد تقریبًا انہتر (۶۹) ازواج حرائر تھیں جنہیں بعض روایات میں حذف کسر کے طور پر صرف ساٹھ سے، اور بعض روایات میں جبر کسر کے طور پر ستر سے تعبیر کر دیا ہے، اور باقی تیس کے قریب باندیاں تھیں اس طرح کل مجموعی تعداد ننانوے ہوگئی جس کو بعض روایت میں حذف کسر کے لحاظ سے صرف نوے اور بعض روایت میں جبر کسر کے اعتبار سے پورے سو کر دیا ہے۔

اور ممکن ہے کہ ازواج مطہرات باندیوں کا معاملہ اس بیان کے برعکس ہو۔ (قسطلانی)

وجہ سوم ترجیح تسعین یعنی امام بخاریؒ کی رائے پر تسعون والی روایت صحیح تر ہے چنانچہ فرماتے ہیں قال شعیب وابن ابی الزناد تسعین وھو اصح. (بخاری ص ۴۸۷)

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق یہ روایت کہ میں اس ایک رات میں اپنے کل حرم کے ساتھ (جس کی تعداد

امکانِ مجامعت بمائۃ امرأۃ سو تک منقول ہیں) ازدواجی فریضہ ادا کروں گا، بظاہر یہ صورت عقلاً مستبعد معلوم ہوتی ہے، لیکن چونکہ یہاں ان خصوصیات کا بیان ہے جن کے ساتھ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مخصوص کیے گیے ہیں کہ وہ ایک ہی شب میں اس قدر کثیر ازواج سے فریضۂ ازدواجی ادا کر سکتے ہیں۔

پوری تفصیل کے لئے نصر المنعم ص ۲۹۶ / کا مطالعہ کیجئے۔

مختصر یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا معاملہ جسمانی اور روحانی طاقتوں میں عوام سے کہیں اونچا ہوتا ہے جیسا کہ غزوہ خندق میں آنحضرت ﷺ کا چٹان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کرنا، اور رکانہ جیسے مشہور پہلوان سے کشتی لڑ کر مسلسل تین بار زیر کرنا، یہ سب حضور اقدس ﷺ کے جسمانی قوت کا کرشمہ تھا۔

﴿باب ۱۶۶۷ الشَّجَاعَةِ فِی الحَرْبِ وَالجُبْنِ﴾

لڑائی میں بہادری اور بزدلی کا بیان

۲۶۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ عَبْدِ المَلِكِ بنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن ثَابِتٍ عن اَنَسٍ قَالَ كَانَ النبیُّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ

اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ النبىُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ قال وَجَدْنَاهُ بَحْرًا. ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے، (ایک بار ایسا ہوا کہ) مدینہ والے (رات کو کچھ آواز سن کر) گھبرا گئے، (کچھ لوگ ادھر گئے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے ایک گھوڑے پر تشریف لے گئے اور فرمانے لگے اس گھوڑے کو ہم نے سمندر پایا۔

(یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکتا یا اڑتا نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بنفس نفیس تنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ خوف نہ کیا، سبحان اللہ شجاعت ایسی، سخاوت ایسی کہ جو مال آتا سب تقسیم کر دیتے، ظاہری حسن و جمال بے نظیر، باطنی کمالات بے مثال، قوت و طاقت ایسی کہ نو بیویوں کے پاس ایک ہی شب میں ہو آتے وہ بھی ایسے وقت جبکہ عمر مبارک ساٹھ کے لگ بھگ تھی)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "واشجع الناس" اى فى الحرب وفسر ذلك بقوله ولقد فزع اهل المدينة الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۵ تا ص۳۹۶، ومر الحديث ص ۳۵۸، وياتى ص۴۰۰، وص۴۰۱، وص۴۰۱ تا ص۴۰۲، وص ۴۰۷، وص ۴۱۷، وص ۴۲۶، وص ۸۹۱، وص ۹۷۱۔

۲۶۳۶﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بنُ محمَّدِ بنِ جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ اَنَّ محمَّدَ بنَ جُبَيْرٍ قالَ اَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بنُ مُطْعِمٍ اَنَّه بَيْنَما هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم وَمَعَهُ النّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النّاسُ يَسْأَلُونَه حتّى اضْطَرُّوهُ اِلٰى شَجَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النبىُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم فقالَ اَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لاتَجِدُونِي بَخِيْلاً وَلاَ كَذُوبًا وَلاَجَبَانًا. ﴾

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے آپ ﷺ جنگ حنین سے لوٹ کر آرہے تھے (دیہاتی) لوگ آپ ﷺ سے لپٹ گئے وہ لوگ حضور ﷺ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ حضور ﷺ کو ایک درخت (ببول) کی طرف دھکیل دیا اور حضور ﷺ کی چادر لے لی، نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دیدو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کے شمار میں اونٹ ہوتے تو میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم لوگ مجھے نہ بخیل پاؤ گے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔

تشریح بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ثم لاتجدونى بخيلا" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۳۹۶، ویاتی ص۹۴۶۔

مقصد | شجاعت (بہادری) کی مدح و بزدلی کی مذمت مقصود ہے۔

﴿بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ﴾ ۱۷۶۸

بزدلی سے پناہ مانگنے کا بیان

۲۶۳۷﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.﴾

ترجمہ | عمرو بن میمون اودی نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ (دعائیہ) کلمات اس طرح سکھلاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور سعدؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں نکمی (خراب) عمر کی طرف لوٹایا جاؤں (یعنی اس قدر بوڑھا ضعیف ہونے سے پناہ مانگتا ہوں کہ عقل اور حواس میں فتور آجائے، عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچپن میں ضعیف اور نادان ہوتا ہے اسی طرح بہت بوڑھا ہو کر بھی اسی حالت میں عود کرتا ہے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

عبدالملک نے کہا میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اني اعوذ بك من الجبن".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۳۹۶، ویاتی ص۹۴۲، ،،، وص۹۴۳، وص۹۴۵۔

۲۶۳۸﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے "یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے، (یعنی بے طاقتی سے) اور سستی (کاہلی) سے، اور بزدلی سے، اور بڑھاپے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں

زندگی اور موت کے فتنے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وَالْجُبْنِ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۳۹۶، ويأتى فى التفسير ص ۶۸۳، وص ۹۴۲، وص ۹۴۲، وص ۹۴۳، ومسلم فى الدعوات وابو داؤد فى الصلوة، والنسائى فى الاستعاذة.

مقصد | مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ بزدلی سے پناہ مقصود ہے جو شجاعت اور بہادری کی ضد ہے۔

﴿بَابُ ۱۷۶۹ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِى الْحَرْبِ﴾

قَالَهُ اَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ.

جو شخص اپنی لڑائی کے کارنامے بیان کرے

اس باب میں ابوعثمان نے حضرت سعد سے روایت کی۔

۲۶۳۹﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِلَّا اَنِّى سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ.﴾

ترجمہ | حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہا، میں نے ان میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا، صرف حضرت طلحہؓ سے سنا کہ وہ غزوہ اُحد کا حال بیان کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "سمعت طلحة يحدث عن يوم أحد".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۳۹۶، ويأتى فى المغازى ص ۵۸۱۔

مقصد | اپنے جنگی کارناموں کو اس نیت سے بیان کرنا جائز ہے کہ دوسروں کو ترغیب ہو لیکن اپنی شہرت و نام نمود کے لئے بیان کرنا جائز نہیں۔ (تشریح اور تفصیل کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۱۰۷ کا مطالعہ ضروری ہے)

﴿بَابُ ۱۷۷۰ وُجُوْبِ النَّفِيْرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ﴾

جہاد کیلئے نکلنے اور نیک نیت رکھنے کے وجوب کا بیان

وَقَوْلِهِ "اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ

خيرٌ لكُمْ إنْ كُنتُمْ تعلَمُونَ لو كانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قاصِدًا" الى قوله "وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ" وَقولِهِ "يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَالَكُمْ إذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فى سَبِيلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إلَى الْاَرْضِ اَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فى الْآخِرَةِ إلَّا قَلِيلٌ" وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ وَيُقَالُ وَاحِدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: انفروا خفافا وثقالا الآیۃ (سورہ توبہ) مسلمانو! نکل پڑو ہلکے اور بوجھل، اور اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال سے جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو (کہ جہاد کرنے کا کیا ثواب ہے) اگر مال ہوتا قریب اور سفر ہوتا درمیانہ (یعنی اگر غنیمت کا مال سہل الحصول ہوتا اور سفر بھی ہلکا اور آسان ہوتا) تو یہ منافقین ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے۔ الی قولہ "واللّٰہ یعلم انھم لکٰذبون".

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لئے نکلو تو تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم زمین کی طرف گرے جا رہے ہو (یعنی اٹھتے اور چلتے نہیں) کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر لی سو دنیاوی زندگی کا نفع تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں مگر تھوڑا۔ (بہت ہیچ ہے)

ویذکر عن ابن عباس الخ: اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے "فانفروا ثباتٍ" (جو سورہ نساء میں ہے اس) کے معنی متفرق سرایا ہیں (یعنی جدا جدا ٹکڑیاں بن کر نکلو) اور ثبات کا واحد ثُبَۃ ہے۔

تشریح انفروا خفافا وثقالا: اس کی تفسیر میں اقوال مختلف ہیں مطلب یہ ہے کہ جوان ہو یا بوڑھا، مفلس ہو یا مالدار، مجرد ہو یا عیال دار، پیادہ ہو یا سوار، سب نکل پڑو۔

یہ غزوہ تبوک کا موقعہ تھا اس کیلئے نصر الباری جلد۸ غزوہ تبوک کا مطالعہ کیجئے۔

۲۶۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عن مُجَاهِدٍ عن طَاوسٍ عن ابنِ عبّاسٍ اَنَّ النبىَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال يومَ الفَتْحِ لاهِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ ولٰكِنْ جِهادٌ وَنِيَّةٌ وَإذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: "لاھجرۃ بعد الفتح" اب (مکہ سے) ہجرت نہیں رہی، لیکن جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے (اور وہ قیامت تک باقی رہے گی) اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو (فورا) نکل پڑو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ولکن جہاد ونیۃ" الخ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۳۹۶، ومر الحدیث ص ۱۸۰، وص ۲۱۶، وص ۲۴۷، وص ۲۸۰، وص ۳۹۰۔ ویاتی ص ۴۳۳، وص ۴۵۲، وص ۶۱۷۔

مقصد | دین الٰہی کے لئے جہاد کی ترغیب مقصود ہے۔
باقی تفصیل کتاب الجہاد کے شروع میں گذر چکی ہے دیکھ لیجئے۔

﴿بابٌ [۱۷۷۱] الکَافِرُ یَقتُلُ المُسْلِمَ ثُمَّ یُسلِمُ فَیُسَدِّدُ بَعْدُ وَیُقتَلُ﴾

کافر مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو جائے اور ٹھیک رہے

(یعنی قتل مسلم کے بعد اسلام پر مضبوط رہے) اور اللہ کی راہ میں مارا جائے (یعنی شہید ہو جائے)

۲۶۴۱﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنَا مالِکٌ عن اَبِی الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ ﷺ قال یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقتُلُ اَحَدُھُما الآخَرَ یَدْخُلانِ الجَنَّةَ یُقاتِلُ ھٰذا فی سَبِیلِ اللّٰہِ فیُقتَلُ ثُمَّ یَتوبُ اللّٰہُ عَلَی القاتِلِ فَیُسْتَشْھَدُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دے گا (یعنی راضی اور خوش ہو جائے گا) ان دونوں میں سے ایک نے (دنیا میں) دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور دونوں بہشت میں جائیں گے پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا۔ اور دوسرا (جو قاتل تھا) اس لئے کہ اللہ نے اس کو توبہ کی توفیق دی (وہ مسلمان ہوا) پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان الترجمة کالشرح لمعنی الحدیث وذلک ان المذکور فیھا فیسدد وفی الحدیث فیستشھد والشھادة انما تعتبر علی وجه التسدید وھو الاستقامة فیھا. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۳۹۶۔

۲۶۴۲﴿ حَدَّثَنَا الحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفیَانُ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِی عَنْبَسَةُ بنُ سَعِیْدٍ عن اَبِی ھُرَیْرَةَ قال اَتَیْتُ رَسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیه وسلم وَھُوَ بِخَیْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوھَا فَقُلْتُ یارسولَ اللّٰہ اَسْھِمْ لِی فقالَ بَعْضُ بَنِی سَعِیْدِ بنِ العاصِ لاتُسْھِمْ لَهُ یارسولَ اللّٰہِ فقالَ اَبوھُرَیْرَةَ ھٰذا قاتِلُ ابنِ قَوقَلٍ فقالَ ابنُ سَعِیْدِ بنِ العَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰی عَلَیْنَا من قَدُومِ ضَانٍ یَنعٰی عَلَیَّ قَتلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَکْرَمَهُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیَّ وَلَمْ یُھِنِّی عَلٰی

يَدَيْهِ قال فلاأَدْرِى اَسْهَمَ لَهُ اَوْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قال سُفيانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عن جَدِّهِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيدِىُّ هُوَ عَمْرُو بنُ يَحْيَى بنِ سَعِيدِ بنِ عَمْرِو بنِ سَعِيدِ بنِ العَاصِ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ خیبر میں تھے مسلمان خیبر فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی (مال غنیمت میں) حصہ دیجئے تو بنی سعید بن العاص کے ایک شخص (ابان بن سعید) نے کہا یا رسول اللہ! اس کو حصہ نہ دیجئے اس پر ابو ہریرہؓ نے کہا یہ (ابان بن سعید) تو نعمان بن قوقل کا قاتل ہے (جس کو جنگ احد میں ابان نے قتل کیا تھا ابان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا) یہ سن کر ابان بن سعید بن العاص نے کہا تعجب ہے اس جانور پر (یعنی حضرت ابو ہریرہؓ پر) جو ابھی قدوم ضان (یعنی پہاڑی) سے اترا ہے اور مجھے ایک ایسے مسلمان کے قتل کرنے کا طعن دیتا ہے جس کو اللہ نے میرے ہاتھ سے عزت دی (شہادت سے سرفراز فرمایا) اور مجھ کو اس کے ہاتھ سے ذلیل نہیں کیا۔ (یعنی اگر میں اس وقت اس کے ہاتھ مارا جاتا تو دوزخی ہوتا کیونکہ حضرت ابان صلح حدیبیہ کے بعد خیبر سے پہلے مسلمان ہوئے)

قال فلاأدرى الخ : عنبسہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضور اقدس ﷺ نے ابو ہریرہؓ کو حصہ دیا یا نہیں؟ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ حدیث مجھ سے سعیدی نے بیان کی انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے۔ ابو عبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا سعیدی کا نام عمرو بن یحیٰی بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ **مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قول ابن سعيد بن العاص وهو ابان بن سعيد اكرمه الله على يدى واراد بذلك ان ابن قوقل وهو النعمان استشهد بيد ابان فاكرمه الله بالشهادة ولم يقتل ابان على كفر فيدخل النار بل عاش حتى تاب واسلم وكان اسلامه قبل خيبر وبعد الحديبية وهذا هو عين الترجمة.**

تعدد موضعہ **والحديث هنا ص۳۹۶ تا ص۳۹۷، ويأتى فى المغازى ص ۶۰۸۔**

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس ترجمہ سے مفہوم حدیث کی شرح ہے کہ شہادت کے لئے استقامت فی الاسلام شرط ہے جیسا کہ ترجمہ کے الفاظ یسلم فیسدد سے ظاہر ہے۔

قاتل ابن قوقل: قوقل بقافين مفتوحتين، قوقل حضرت نعمان بن مالک بن ثعلبہ صحابی کے دادا تھے ثعلبہ کا لقب قوقل تھا، حضرت نعمان جنگ احد میں ابان بن سعید کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے علامہ قسطلانیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت نعمان نے احد کے دن یہ دعا کی تھی کہ یا اللہ میں سورج ڈوبنے سے پہلے جنت میں چلتا پھروں، یہ دعا قبول ہوئی اور وہ شہید ہو گئے۔

وَبَر: بفتح الواؤ وسکون الباء الموحدة، علامہ دمیری کی تحقیق ہے کہ وَبَر ایک جانور ہے بلی سے کچھ چھوٹا اس کی دم لمبی نہیں ہوتی اس کا کھانا حلال ہے اہل عرب اس کو غنم بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابٌ[۱۷۷۲] مَنِ اخْتَارَ الغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ﴾

جس نے غزوے کو (نفلی) روزے پر ترجیح دی

۲۶۴۳﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ البُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ قال كَانَ اَبُوطَلْحَةَ لايَصُومُ عَلَى عَهْدِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِنْ اَجْلِ الغَزْوِ فلمَّا قُبِضَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لَمْ اَرَهُ يُفْطِرُ اِلاَّ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْاَضْحَى. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے ابوطلحہؓ روزہ نہیں رکھتے تھے (تاکہ طاقت کم نہ ہو) پھر جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوگیا تو یوم فطر اور یوم اضحیٰ کے علاوہ میں نے ان کو روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا (یعنی ایام ممنوعہ کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۳۹۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ نفل روزے نہیں رکھتے تھے تاکہ طاقت باقی رہے جب آنحضرت ﷺ کے بعد پورے عرب میں اسلام پھیل گیا اور مجاہدین کی کثرت ہوگئی تو وہ مسلسل روزہ رکھتے تھے سوائے ایام ممنوعہ کے۔

﴿بابٌ[۱۷۷۳] الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ﴾

راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ شہادت کی اور سات صورتیں ہیں

۲۶۴۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مالِكٌ عن سُمَيٍّ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ المَطْعُونُ وَالمَبْطُونُ وَالغَرِقُ وَصَاحِبُ الهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِى سَبِيْلِ اللهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید پانچ شخص ہیں (۱) جو طاعون سے مرے، (۲) اور جو پیٹ کے عارضہ سے مرے، (۳) اور جو ڈوب کر مرے، (۴) جو دب کر مرے، (۵) اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ قیل لامطابقة بین الحدیث والترجمة لان الترجمة سبع وفی الحدیث خمسة الخ.
یعنی بظاہر مطابقت نہیں ہے کیونکہ جو حدیث باب کے تحت لائے ہیں اس میں سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن امام بخاری نے ترجمہ سے اشارہ کیا ہے اس روایت کی طرف جو موطا امام مالک میں حضرت جابر بن عتیک سے مروی ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں لیکن چونکہ یہ حدیث علی شرط البخاری نہ تھی اس لئے بخاری نے اپنی عادت کے مطابق اشارہ کردیا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۳۹۷، ومر الحدیث ص ۹۰، وص ۱۰۰، ویاتی ص ۸۵۳۔

۲۶۴۵﴿ حَدَّثَنا بِشرُ بنُ محمَّدٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰہِ اَخبَرَنا عاصِمٌ عن حَفصَةَ بنتِ سِیرِینَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال الطَّاعُونُ شَهادَةٌ لِکُلِّ مُسلِمٍ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان احد السبعة التی هی الترجمة واحد الخمسة التی فی الحدیث السابق. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۳۹۷، ویاتی ص ۸۵۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ شہادت قتل فی سبیل اللہ میں منحصر نہیں، بلکہ قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ اور مزید صورتیں بھی ہیں جیسا کہ دوسری روایتوں میں ہے کہ جو جل کر مرجائے یا عورت زچگی میں مرجائے وغیرہ۔

﴿باب ۱۷۷۴ قَولِ اللّٰہِ تعالٰی "لَایَستَوِی القَاعِدُونَ ...﴾

... مِنَ المُؤمِنِینَ غَیرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالمُجاهِدُونَ فی سَبِیلِ اللّٰہِ بِاَموالِهِم وَاَنفُسِهِم" اِلٰی قوله "غَفُورًا رَّحِیمًا".

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لَایَستَوِی القَاعِدُونَ الخ کے بیان میں

"معذور لوگوں کے سوا جو مسلمان (جہاد سے) گھر میں بیٹھے رہیں وہ (رتبہ میں) ان مسلمانوں کے برابر نہیں ہوسکتے جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں" آخیر آیت غفورًا رحیمًا تک۔ (سورہ نساء)

۲۶۴۶﴿ حَدَّثَنا اَبُو الوَلِیدِ حَدَّثَنا شُعبَةُ عن اَبِی اِسحاقَ قال سَمِعتُ البَراءَ یقولُ لَمَّا نَزَلَت "لَایَستَوِی القَاعِدُونَ مِنَ المُؤمِنِینَ" دَعَا رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم زَیدًا فَجاءَ بِکَتِفٍ فَکَتَبَها وشَکٰی ابنُ اُمِّ مَکتومٍ ضَرارَتَه فَنَزَلَت لَایَستَوِی القَاعِدُونَ مِن

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ.﴾

ترجمہ حضرت براءؓ فرماتے تھے جب (سورہ نساء کی) یہ آیت "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید (ابن ثابت انصاریؓ) کو بلایا وہ ہڈی لے کر آئے اور یہ آیت لکھی، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم (جو نابینا تھے) آئے اور اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ"۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يبين سبب نزول قوله "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ" الى آخره.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۳۹۷، ويأتي الحديث ص ۶۶۱، وص ۷۴۶۔

۲۶۴۷﴿ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ قال حَدَّثَنِي صَالِحُ بنُ كَيْسَانَ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ قالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بنَ الحَكَمِ جالِسًا فى المَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حتى جَلَسْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بنَ ثابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمْلٰى عَلَيْهِ لايَسْتَوِى القَاعِدُوْنَ مِنَ المُؤْمِنِيْنَ وَالمُجَاهِدُوْنَ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ قال فَجَاءَهُ ابنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قال يارسولَ اللّٰهِ لَواسْتَطِيْعُ الجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رسولِه صلى الله عليه وسلم وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِى فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حتى خِفْتُ اَنْ تَرُضَّ فَخِذِى ثُمَّ سُرِّيَ عنهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ اُولِى الضَّرَرِ.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے فرمایا کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں جا کر اسکے پہلو میں بیٹھ گیا تو اس نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ آیت لکھوائی "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ" حضور ﷺ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (میں معذور ہوں) اگر میں جہاد کی استطاعت رکھتا تو ضرور کرتا اور وہ (ابن ام مکتوم) نابینا تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا "غير اولى الضرر" اس وقت حضور ﷺ کی ران میری ران پر تھی مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میری ران ٹوٹ نہ جائے پھر حضور ﷺ سے نزول وحی کی کیفیت ختم ہوگئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۳۹۷، ويأتي ص ۶۶۰۔

مقصد مقصد آیت کریمہ کا شان نزول بیان کرنا ہے۔

﴿باب[1775] الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ﴾

کافروں سے لڑتے وقت صبر کرنے کا بیان

۲۶۴۸﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمّدٍ حَدَّثَنا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنا اَبُواِسْحَاق عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن سَالِمٍ اَبِى النَّضْرِ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ اَبِى اَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا.﴾

ترجمہ سالم ابوالنضر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے عمر بن عبید اللہ کو ایک خط لکھا میں نے اس خط کو پڑھا (اس میں یہ لکھا تھا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو صبر کرو۔

(یعنی مقابلہ سے منہ نہ موڑو بشرطیکہ کافر دوگنا سے زیادہ نہ ہوں، اگر کفار دوگنا سے زائد ہوں تو اگرچہ بھاگنا جائز ہے مگر اس صورت میں بھی جمے رہنا اور مقابلہ کرنا افضل ہے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فاصبروا" يعنى عند ملاقاة الكفار.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۳۹۷، ومر الحديث ص۳۹۵، ويأتى ص۴۱۶، وص۴۲۴، وص۱۰۷۵۔

مقصد کافروں سے قتال کے وقت صبر کرنے یعنی جمے رہنے کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔

﴿باب[1776] التَّحْرِيْضِ عَلَى الْقِتَالِ﴾

مسلمانوں کو جہاد (کافروں سے لڑنے) کی رغبت دلانے کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تعالىٰ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے پیغمبر! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔

۲۶۴۹﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمّدٍ حَدَّثَنا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنا اَبُواِسْحَاق عن حُمَيْدٍ قال سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ خَرَجَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فى غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قال اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ

لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ، فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ (شعر)

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا ❁ عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدَا

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف تشریف لے گئے (جو مدینے کی گرد کھودی جارہی تھی) آپ ﷺ نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار جاڑے میں صبح کے وقت خندق کھود رہے ہیں اور ان کے پاس غلام نہیں تھے جو ان کا یہ کام کر لیتے، تو جب حضور اکرم ﷺ نے ان پر تکان اور بھوک کا اثر دیکھا تو فرمایا اے اللہ! بلاشبہ زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس مہاجرین وانصار کو بخش دے۔

توان لوگوں نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔ نحن الذین الخ

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہمیشہ ہمیش کے لئے جب تک زندہ رہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في قوله صلى الله عليه وسلم اللّٰهم ان العيش عيش الآخرة تحريضهم على ماهم فيه لكونه من الجهاد.

تعدد موضعہ ذ الحديث هنا ص ۳۹۷۔ ويأتي الحديث ص ۳۹۸، وص ۴۱۵، وص ۵۳۵۔ في المغازی ص ۵۸۸، وص ۹۴۹، وص ۱۰۶۹۔

مقصد جہاد کی ترغیب ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے پھر حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے تشریف لیجا کر جو ایمان افروز شعر پڑھا بلاشبہ اعلیٰ درجہ کی تحریض ہے۔

غزوۂ خندق پوری تفصیل وتشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۱۴۹۔

﴿بَابُ ۱۷۷۷ حَفْرِ الْخَنْدَقِ﴾

خندق کھودنے کا بیان

غزوہ خندق کا واقعہ شوال سن ۵ھ، مطابق ۶۲۷ء میں پیش آیا۔

۲۶۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ (شعر)

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا ❁ عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم يُجِيْبُهُمْ:

اللّٰهُمَّ اِنَّه لاخَيْرَ اِلاَّ خَيْرُ الآخِرَة　٭　فبَارِكْ فِى الاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا مہاجرین اور انصار مدینہ کے گرد خندق کھود رہے تھے اور اپنے پیٹھ پر مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جاتے "ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی (یا جہاد پر) جب تک زندہ رہیں گے، اور نبی اکرم ﷺ ان کا جواب دیتے (یعنی یہ شعر پڑھ کر جواب دیتے)

اے اللہ! بلاشبہ حقیقی بھلائی آخرت ہی کی بھلائی ہے　٭　پس برکت عطا فرما انصار اور مہاجرین میں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۸، ومر الحديث ص۳۹۷، ويأتى ص۴۱۵، وص۵۳۵، وص۵۸۸، وص ۹۴۹، وص۱۰۶۹۔

۲۶۵۱﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاق قَالَ سَمِعْتُ البَرَاءَ قَالَ كَانَ النبىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَنْقُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلاَ اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا.﴾

ترجمہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ خود مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ پڑھتے جاتے: تو ہدایت نہ کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يعلم من قوله "وينقلون التراب" کیونکہ جب خندق کھودی گئی تو حضور اقدس ﷺ بذات خود بھی مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ صحابہ کے لئے ہمت افزائی کے علاوہ ترغیب وتحریض بھی تھی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۸، ويأتى ص۳۹۸، وص۴۲۵، وفى المغازى ص۵۸۹، وص۹۷۹، وص۱۰۷۴۔

۲۶۵۲﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاق عَنِ البَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النبىَّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم يومَ الاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَىٰ التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ۔

لَوْلاَ اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا　٭　وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا　٭　وَثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاَقَيْنَا
اِنَّ الاُولٰى قَدْ بَغَوا عَلَيْنَا　٭　اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا﴾

ترجمہ حضرت براءؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ احزاب میں دیکھا کہ آپ خود اپنی ذات (بابرکت) سے مٹی ڈھو رہے تھے اور مٹی نے آپ ﷺ کے شکم پاک کی سفیدی کو (یعنی گورے پیٹ کو) چھپالیا تھا اور آپ ﷺ پڑھتے تھے (اے اللہ!) اگر تو نہ ہوتا (تیری ہدایت نہ ہوتی) تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، ہم پر سکون نازل فرما، اگر دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو قدموں کو ثابت رکھئے (ہمارے قدموں کو جمادے) ان لوگوں نے ہم پر

زیادتی کی ہے جب یہ لوگ فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کریں گے تو ہم انکار کردیں گے۔
(یعنی جب یہ مشرکین ہم کو شرک و بت پرستی میں پھنسانا چاہتے ہیں تو ہم انکار کردیتے ہیں)

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر عن البراء باتم من الطريق الثابت.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۳۹۸، ومر الحديث ص ۳۹۸، ويأتي ص ۴۲۵، و۵۸۹، و۹۷۹، و۱۰۷۴۔

مقصد غزوہ خندق ہی کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے مقصد یہ ہے کہ حفاظت کے لئے صحابہؓ جو مدینہ کے گرد حضور ﷺ کے حکم سے خندق کھودرہے تھے اسی کا تذکرہ مقصود ہے۔
پوری تفصیل وتشریح مع وجوہ تسمیہ کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۱۴۹ر کا مطالعہ کیجئے: باب غزوة الخندق وهي الاحزاب''.

﴿باب مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الغَزْوِ﴾

اس شخص کا بیان جسے عذر نے غزوہ سے روک دیا

۲۶۵۳﴿ حَدَّثَنا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ حَدَّثَنا زُهَيْرٌ حَدَّثَنا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قالَ رَجَعْنا عن غَزْوَةِ تبوكَ مَعَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم ح وَحَدَّثَنا سُلَيْمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا حَمَّادٌ هُوَ ابنُ زَيْدٍ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ في غَزاةٍ فقالَ اِنَّ اَقْوامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنا مَاسَلَكْنا شِعْبًا وَلاَ وَادِيًا اِلاَّ وَهُمْ مَعَنا فِيهِ حَبَسَهُمُ العُذْرُ وقالَ مُوسٰى حَدَّثَنا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عن موسَى بنِ اَنَسٍ عن اَبِيهِ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ الاَوَّلُ عندِي اَصَحّ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم غزوہ تبوک سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے۔ دوسری سند کے ساتھ یوں ہے کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ میں تھے (یعنی غزوہ تبوک میں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (یعنی ہمارے ساتھ جہاد میں نہیں آسکے) ہم جس گھاٹی یا میدان میں چلے وہ ہمارے ساتھ تھے ان کو عذر نے روک لیا (چونکہ عذر کی وجہ سے رک گئے اس لئے جہاد کا ثواب ان کو مل گیا) اور موسیٰ بن اسماعیل (ہو شیخ البخاری) نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے حمید سے، انہوں نے موسیٰ بن انسؓ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی، قال ابو عبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا کہ پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں ہے صحیح ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس دوسری سند میں حمید طویل اور حضرت انسؓ کے درمیان

موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن امام بخاریؒ نے اول سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "حبسهم العذر".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۳۹۸، ویاتی الحدیث ح ص ۳۹۸، وفی المغازی ص ۶۳۷۔

مقصد | اس باب سے مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کی نیت درست ہو لیکن مریض ومعذور ہونے کی وجہ سے شریک غزوہ نہ ہو سکے تو اس کو بھی غازی کی طرح ثواب ملے گا۔

﴿باب ۱۷۷۹ فَضْلِ الصَّوْمِ فی سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

(وقال القرطبی سبیل اللّٰه طاعة اللّٰه، والمراد به الصّوم مبتغیًا وجه الله.) (عمدہ)

۲۶۵۴﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی يَحْيَی بنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بنُ اَبِی صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بنَ اَبِی عَيَّاشٍ عن اَبِی سَعِيْدِ الخُدْرِیِّ قال سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰه عليه وسلم يقولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فی سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے ایک دن راہ خدا میں روزہ رکھا تو اللہ قیامت کے دن اس کا منہ دوزخ سے ستر برس کی راہ دور رکھے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "من صام يومًا فی سبيل الله" الخ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۳۹۸۔

مقصد | فی سبیل اللہ سے مراد جہاد تو ہے ہی لیکن اس میں ہر وہ سفر داخل ہے جو اللہ کی طاعت میں اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے کیا جائے مثلاً علم دین کی طلب کے لئے۔

سبعین خریفًا | خریفًا ای سنة، ستر سال کنایہ ہے دوری سے، مقصد یہ ہے کہ جہنم کے قریب بھی نہیں لے جائے گا اس لئے کہ بعض روایت میں مائة عام ہے بعض میں خمس مائة عام، اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں اس لئے مراد بہت زیادہ دوری ہے۔

بعّد اللّٰه وجهه | ای ذاته کلها کما فی قوله تعالیٰ "کل شیٔ هالك الا وجهه.

﴿باب ۱۷۸۰ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

۲۶۵۵﴿ حَدَّثَنَا سَعْدُ بنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عن يَحْيٰى عن اَبِى سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بابٍ اَىْ فُلُ هَلُمَّ قالَ اَبُوبَكْرٍ يارسولَ اللّٰه! ذَاكَ الَّذِى لاتَوٰى عَلَيْهِ فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنِّى لَاَرْجُو اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک جوڑا اللہ کے راستہ میں خرچ کرے گا اس کو (قیامت کے دن) جنت کے ہر دروازے کے چوکیدار بلائیں گے اے فلاں! ادھر آؤ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی (یعنی ایسا شخص کسی دروازے سے بھی جائے اس کو نقصان نہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہوگے۔ (جو جنت کے ہر دروازے سے بلائے جائیں گے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۳۹۸، و مر الحديث ص ۲۵۴ تا ص ۲۵۵، و ياتى ص ۴۵۷، و ص ۵۱۷۔

۲۶۵۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِى سَعِيْدِ الخُدْرِىِّ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَامَ عَلَى المِنْبَرِ فقالَ اِنَّما اَخْشٰى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِى مايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الاَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِاِحْدَاهُمَا وَثَنّٰى بِالْاُخْرٰى فقامَ رَجُلٌ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ اَوَيَاتِى الخَيْرُ بالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم قُلْنَا يُوحٰى اِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ اِنَّهُ مَسَحَ عن وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فقالَ اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا اَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلاثًا اِنَّ الخَيْرَ لايَاتِى اِلَّا بالخَيْرِ وَاِنَّهُ كُلُّ مَايُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مايَقْتُلُ حَبَطًا اَوْيُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الخَضِرِ اَكَلَتْ حتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا المَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ونِعْمَ صاحِبُ المُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاليَتَامٰى وَالمَسَاكِيْنِ وابنِ السَّبِيْلِ وَمَنْ لَمْ يَاخُذْهَا بِحَقِّهِ فَهُوَ كَالآكِلِ الَّذِى

لا یَشْبَعُ وَیَکُونُ عَلَیْهِ شَهِیْدًا یومَ القِیامَةِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں اپنے بعد جس بات سے تم پر بہت ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ زمین کی برکتیں (مال و دولت، اناج وغیرہ) تم پر کھل جائیں گی (مالدار ہو جاؤ گے) پھر آپ ﷺ نے دنیا کی تر و تازگی کا بیان شروع فرمایا ایک بات بیان کی پھر دوسری، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! کیا خیر شر لائے گا؟ (کیا اچھی چیز سے برائی بھی پیدا ہوگی؟ یعنی مال و دولت تو اللہ کی نعمت ہے وہ شر اور عذاب کا سبب کیونکر ہوگی؟) یہ سن کر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ ﷺ پر وحی آرہی ہے اور لوگ بھی ایسے خاموش تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرہ انور سے پسینہ پونچھا پھر فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ مال بھلائی ہے تین بار فرمایا بلا شبہ خیر تو خیر ہی لاتا ہے (مگر بے موقع استعمال برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو بہار جو گھاس اگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے جب کوکھیں بھرتی ہیں تو سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے لید و پیشاب کرتا ہے پھر اس کے ہضم ہو جانے کے بعد اور چرتا ہے۔ اور یہ دنیا کا مال سرسبز و شیریں ہے تو اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنا حق لے لے (اپنی ضرورت پوری کرے) پھر اس مال کو اللہ کی راہ (جہاد) میں اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرے اور جو شخص حق نال نہ لے یعنی ناحق کسی کا مال اڑا لے اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فجعله فی سبیل الله".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۳۹۸، و مر الحدیث ص ۱۹۷ تا ص ۱۹۸، و مسلم ص ۳۳۶۔

مقصد ان لوگوں کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے جو اللہ کی راہ یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں ایک جوڑا تکوار خرچ کرے یا ایک جوڑا گھوڑے یا جوڑا اونٹ۔ نیز فی سبیل اللہ سے مراد یہ بھی ہے کہ اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے کسی نیک کام میں دو اشرفی یا دو روپے خرچ کرے۔ واللہ اعلم

تشریح دنیا کا مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو وہ باعث آزمائش و امتحان خداوندی ہے اکثر لوگ اس کی وجہ سے احکام الٰہی سے غافل ہو جاتے ہیں اور اس صورت میں مال و دولت آفت ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

﴿بابٌ ۱۷۸۱ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْخَلَفَهُ بِخَيْرٍ﴾

جوشخص غازی کا سامان تیار کردے یا اسکے پیچھے اسکے اہل وعیال کی خبر رکھے اسکی فضیلت کا بیان

۲۶۵۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنِي

اَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.﴾

ترجمہ حضرت زید بن خالدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی غازی کا جہاد فی سبیل اللہ کے لئے سامان کردے بلاشبہ اس نے جہاد کیا (اس کو بھی جہاد کا ثواب ملے گا) اور جس نے غازی کے گھر کی اس کے پیچھے خبر گیری کی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فقوله من جهز غازيًا يطابق الجزء الاول للترجمة، وقوله من خلف غازيًا يطابق الجزء الثاني لها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۳۹۸ تا ص ۳۹۹۔

۲۶۵۸﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن اِسْحَاقَ بن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي طَلْحَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِ فَقِيْلَ لَهُ فقال اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِي.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنی ازواج کے سوا کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہیں رکھتے مگر امّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس جایا کرتے، اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو فرمایا میں اس پر مہربانی کرتا ہوں (مجھے اس پر رحم آتا ہے) اس کا بھائی (حرام بن ملحانؓ) میرے ساتھ (یعنی میرے کام میں) شہید کیا گیا۔

تشریح اوپر قصہ گذر چکا ہے کہ حرام بن ملحانؓ ان ستر لوگوں میں جو بیرٔ معونہ میں شہید ہوئے تھے شریک تھے یہ امّ سلیمؓ کے بھائی تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ حرام بن ملحانؓ اللہ کی راہ میں حضور ﷺ کے حکم سے گئے تھے اور حضور اکرم ﷺ نے ان کے گھر بار عزیز و اقارب کی خبر رکھی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۳۹۹۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے بالکل واضح ہے کہ جو شخص غازی فی سبیل اللہ کا سامان سفر تیار کرے یا غازی فی سبیل اللہ کے غزوہ و جہاد میں جانے کے بعد جو اس کے گھر کی خبر گیری کرے اس کو شریک غزوہ کا ثواب ملے گا۔

اشکال: علامہ کرمانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "كيف صار قتل الاخ سببا للدخول على الاجنبية؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں کہ امّ سلیمؓ اجنبیہ نہیں تھیں بلکہ امّ سلیم حضور ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ فلا اشکال

﴿بابٌ ۱۷۸۲ التَحَنُّطِ عِنْدَ القِتَالِ﴾

لڑائی کے وقت خوشبو لگانا

۲۶۵۹﴿ حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ حدَّثنا خالِدُ بنُ الحَارِثِ حدَّثنا ابنُ عَوْنٍ عن مُوسَى بنِ أنسٍ قال وَذَكَرَ يومَ اليَمامَةِ قالَ أتى أنسٌ ثابتَ بنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عن فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فقال يا عمِّ مَايَحْبِسُكَ أنْ لاتَجِيءَ قال الآنَ يَاابنَ أخِي وَجَعَلَ يَتحنَّطُ يَعْنِي مِنَ الحنُوطِ ثم جاءَ فجلَسَ فَذَكَرَ في الحَدِيْثِ انْكِشافًا مِنَ النَّاسِ فقال هكَذا عن وُجوهِنَا حتّى نُضارِبَ القومَ ماهكَذا كُنَّا نَفعَلُ مَعَ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِئْسَ مَاعَوَّدْتُمْ أقْرانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عن ثَابتٍ عنْ أنَسٍ. ﴾

ترجمہ موسیٰ بن انس نے جنگ یمامہ کا تذکرہ کیا تو کہا (میرے والد) انس بن مالکؓ حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس آئے اور وہ اپنی رانوں کو کھولے ہوئے خوشبو لگا رہے تھے، حضرت انسؓ نے ان سے کہا اے چچا! آپ کو جہاد میں آنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ (یعنی آپ کیوں نہیں آتے؟) انہوں نے کہا اے بھتیجے! ابھی چلتا ہوں اور خوشبو لگانے لگے پھر آئے اور مجاہدین کی صف میں بیٹھے پھر حضرت انسؓ نے حدیث میں لوگوں (مسلمانوں) کے منتشر ہونے کا ذکر کیا تو حضرت ثابتؓ نے لوگوں سے کہا سامنے سے ہٹ جاؤ (ہم کو جگہ دو) ہم کافروں سے لڑیں گے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی صف سے سرکتے نہیں تھے بلکہ جم کر لڑتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈالدی۔ (تم ان سے بھاگنے لگے وہ حملہ کرنے لگے)۔

اس حدیث کو حماد نے ثابت سے روایت کیا، انہوں نے انسؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وجعل يتحنط يعني من الحنوط".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۳۹۹۔

مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے وقت خوشبو لگانا صحابہ سے ثابت ہے کہ شہادت کے بعد بھی خوشبو باقی رہے دیدار الٰہی کا موقع ہے نیز خوشبو لگا کر جہاد کے لئے نکلنے میں شہادت کا شوق ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

جنگ یمامہ یَمامہ بفتح الياء وتخفيف الميم وهي مدينة من اليمن على مرحلتين من الطائف. (عمدہ) یعنی یمامہ یمن کا ایک شہر تھا جو طائف سے دو منزل پر واقع ہے۔ جنگ یمامہ جو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت ۱۲ھ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے ہوئی تھی۔

وقيل كانت في اواخر سنة احدى عشرة والجمع بين القولين ان ابتدائها كان في السنة الحادية عشرة وانتهاءها في السنة الثانية عشرة. (عمدہ)

یعنی اگر قیل کا اعتبار کرلیا جائے تو تطبیق کی صورت یہ ہوگی کہ ۱۱ھ کے اواخر میں جنگ شروع ہوگئی اور ۱۲ھ میں ختم ہوئی یہ جنگ بہت سخت اور خونریز ہوئی بالآخر مسیلمہ کذاب مارا گیا اس کے ساتھیوں کو شکست فاش ہوئی اکیس ہزار بنوحنیفہ مارے گئے۔ مسلمانوں کا بھی کافی نقصان ہوا تقریباً ساڑھے چار سو صحابہ حفاظ اس جنگ میں شہید ہوئے۔

﴿بَابُ [۱۷۸۳] فَضْلِ الطَّلِيعَةِ﴾

جاسوس کی فضیلت کا بیان

طليعة: بفتح الطاء المهملة وكسر اللام اسم جنس يشمل الواحد فاكثر وهو من يبعث الى العدو ليطلع على احوالهم. (قس)

۲۶۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن محمَّدِ بنِ الْمُنْكَدِرِ عن جابرٍ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ يَاتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الاَحْزَاب فقالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قالَ مَنْ يَاتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ فقالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. ﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب (غزوہ خندق) کے دن فرمایا کون ہے کہ قوم کفار کی خبر میرے پاس لائے گا؟ تو زبیرؓ نے کہا میں تیار ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو قوم کفار کی خبر لائے گا تو زبیرؓ نے کہا میں، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ ہر نبی کے لئے ایک حواری (مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان قوله عليه الصلوة والسلام من ياتيني بخبر القوم انتداب لاحد ياتيه بخبر العدو فانتدب له الزبير فاستحق الفضل بذلك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۹، وياتي متصلاً ص۳۹۹، وص۴۲۰، وص۵۲۷، وفي المغازى ص۵۹۰، وص۱۰۷۸۔ واخرجه مسلم في الفضائل والترمذى في المناقب.

مقصد جاسوس؟ وہ مختصر جماعت جیسے دشمن کے نقل وحرکت احوال وکوائف معلوم کرنے کے لئے بھیجا جائے ان کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے جیسا کہ ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے۔

مختصر تشریح علامہ عینیؒ نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ یہاں قوم سے مراد بنو قریظہ ہے کہ اس قوم نے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے کفار قریش کا ساتھ دیا۔

اور حضرت حذیفہؓ کو جو حضور ﷺ نے قوم کفار کی خبر لانے بھیجا وہ اور ہے کہ جب طوفان شدید سے کفار بدحواس ہو گئے تھے اس وقت کی خبر لانے کے لئے حضرت حذیفہؓ کو بھیجا تھا۔

﴿باب[۱۷۸۴] هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيْعَةُ وَحْدَهُ﴾

کیا جاسوسی کیلئے ایک آدمی بھیجا جاسکتا ہے؟

۲۶۶۱﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قال نَدَبَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم النَّاسَ قالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهُ يَوْمَ الخَنْدَقِ فانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثمَّ نَدَبَ النَّاسَ فانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فقال النبيُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوارِيًّا وإنَّ حَوارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ العَوّام.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو متوجہ کیا (بلایا) صدقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ خندق کے دن کا ذکر ہے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بلاوا قبول کیا (یعنی خبر لانے کا ذمہ لیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قبول کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ذمہ داری لی (کہ بنی قریظہ کی خبر لاؤں گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ ہر نبی کے لئے ایک حواری (مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا هو الحديث الذى مضى فى الباب السابق الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۹، ومر الحديث ص۳۹۹، وياتى ص۴۲۰، وص۵۲۷، فى المغازى ص۵۹۰، وص۱۰۷۸۔

مقصد قال العينى وجواب هل الاستفهامية محذوف والتقدير يبعث اويجوز بعثه وحده.

مقصد یہ ہے کہ جہاد میں جاسوس کا استعمال کرنا اور جاسوسی کرنا جائز ہے۔ نیز جاسوس کا تنہا سفر کرنا جنگی مصلحت کے لئے جائز ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی منقبت وشجاعت ثابت ہوتی ہے۔

❁ ❁ ❁

﴿بابُ ۱۷۸۵ سَفَرِ الاِثْنَیْنِ﴾

دو آدمیوں کے مل کر سفر کرنے کا بیان

۲۶۶۲﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُوشِہَاب عن خالِدِ الحَذَّاءِ عن اَبِی قِلابَةَ عن مالِكِ بنِ الحُوَیْرِثِ قال انْصَرَفتُ مِنْ عندِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال لَنا اَنَا وَصَاحِبٌ لِی اَذِنَا وَاَقِیمَا وَلیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا.﴾

ترجمہ حضرت مالک بن حویرثؓ نے فرمایا میں جب نبی اکرم ﷺ کے پاس سے (اپنے وطن کی طرف) لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا راستے میں تم دونوں میں سے کوئی اذان دینا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۳۹۹، ومر الحديث ص۸۷، و۸۸، و۹۰، و۹۵، و۱۱۳، و۸۸۸، و۱۰۷۶۔

مقصد مقصد اس باب کا یہ ہے کہ ضرورت کے وقت دو آدمی کا سفر جائز ہے اور جس روایت سے ایک آدمی کا تنہا یا دو آدمی سفر کرنے والے کا دو شیطان ہونا معلوم ہوتا ہے حضرت امام بخاریؒ نے اس حدیث کو لاکر بتایا کہ وہ حدیث بلاضرورت سفر پر محمول ہے۔

﴿بابٌ ۱۷۸۶ الْخَیْلُ مَعْقُودٌ فی نَوَاصِیْهَا الخَیْرُ اِلٰی یَومِ القِیَامَةِ﴾

گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی (برکت) قیامت تک وابستہ ہے

۲۶۶۳﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الخَیْلُ فی نَوَاصِیْهَا الخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ القِیَامَةِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر (وبرکت) ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث ہنا ص۳۹۹، ویاتی ص۵۱۴۔

۲۶۶۴﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن حُصَيْنٍ وَابنِ اَبِی السَّفَرِ عنِ الشَّعْبِیِّ عن عُرْوَةَ بنِ الجَعْدِ عنِ النبیِّ صلی اللہ علیه وسلم قالَ الخَیْلُ مَعْقُودٌ فی نَوَاصِیْهَا الخَیْرُ اِلٰی یومِ القِیَامَةِ قال سُلَیْمَانُ عن شُعْبَةَ عن عُرْوَةَ بن اَبی الجَعْدِ، وَتابَعَهُ مُسَدَّدٌ عن هُشَیْمٍ عن حُصَیْنٍ عنِ الشَّعْبِیِّ عن عُرْوَةَ بنِ اَبی الجَعْدِ.﴾

ترجمہ | عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر وابستہ کردیا گیا ہے۔ سلیمان بن حرب نے اس حدیث کو شعبہ سے، انہوں نے عروہ بن ابی جعد سے۔

قال سلیمان الخ: اس کے ذکر سے امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سلیمان نے حفص بن عمر کی مخالفت کی ہے عروہ کے باپ کے نام میں کہ سلیمان عن شعبہ کی روایت میں عروہ کے باپ کا نام ابوالجعد ہے یعنی لفظ اب کا اضافہ ہے بخلاف حفص بن عمر کے کہ حفص کی روایت میں عروہ بن الجعد ہے۔ اسی طرح مسدد کی روایت میں بھی عروہ بن ابی الجعد ہے۔ وصوبه ابن المدینی وقال الاسماعیلی اکثر الرواة عن شعبة عروة بن الجعد الا سلیمان وابن عدی کذا فی الفتح. (حاشیہ بخاری)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث ہنا ص۳۹۹، ویاتی ص۳۹۹ تا ص۴۰۰، وص۴۴۰، وص۵۱۴۔

۲۶۶۵﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عن شُعْبَةَ عن اَبِی التَّیَّاحِ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم البَرَكَةُ فی نَوَاصِی الخَیْلِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة تؤخذ من قوله "البرکة" لانها عین الخیر.

تعدد موضعہ | و الحدیث ہنا ص۳۹۹، ویاتی الحدیث ص۵۱۴۔

مقصد | مقصد گھوڑے کی فضیلت بیان کرنا ہے بشرطیکہ نیت بخیر ہو بالخصوص جہاد فی سبیل اللہ کیلئے جو گھوڑا رکھا جائے اسکی فضیلت مقصود ہے کہ سراپا خیر و برکت ہے، گھوڑا بڑا شریف جانور ہے انسان کے بعد تمام جانوروں سے اسکا درجہ زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ برکت گھوڑے کیلئے لازمی ہے اور جو شخص گھوڑا پالے گا پروردگار عالم اس کو خیر و برکت دے گا۔

﴿بابٌ ۱۷۸۷ الجِهَادُ مَاضٍ مَعَ البَرِّ وَالفَاجِرِ﴾

لِقَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلّم الخَیْلُ مَعْقُودٌ فِی نَوَاصِیْهَا الخَیْرُ اِلٰی یومِ القِیَامَةِ.

جہاد ہمیشہ رہنے والا ہے نیک اور بد کے ساتھ

(یعنی حاکم عادل ہو یا ظالم بشرطیکہ مسلمان ہو اس کے ساتھ ہو کر جہاد قیامت تک قائم رہے گا)

اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت ہے۔

۲۶۶۲﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْمٍ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ عن عامِرٍ حَدَّثَنِی عُرْوَۃُ البَارِقِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فی نَوَاصِیْھَا الخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ القِیَامَۃِ الاَجْرُ وَالمَغْنَمُ. ﴾

ترجمہ عروہ بارقی (یعنی عروہ بن ابی الجعد) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر وابستہ ہے (لازم ہے) اجر اور غنیمت، یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ "فی نواصیھا الخیر" الی آخرہ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۳۹۹ تا ص۴۰۰، ویاتی وص۴۴۰، وص۵۱۴۔

مقصد گھوڑے کا بابرکت اور متبرک ہونا اسی وجہ سے ہے کہ وہ آلۂ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الجھاد واجب علیکم مع کل امیر برًا کان او فاجرًا. الخ (ابوداؤد اول رص۳۴۳)

ایک حدیث حضرت انسؓ سے مروی ہے ثلاث من اصل الایمان الخ (ابوداؤد اول رص۳۴۳) یعنی تین چیزیں اسلام کے اندر اساسی اور بنیادی ہیں ان میں ایک الجھاد ماض الخ ہے مطلب یہ ہے کہ جہاد جب سے اللہ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا اخیر میں میری امت دجال سے لڑے گی۔ چونکہ یہ حدیثیں علی شرط البخاری نہ تھیں اس لئے بخاری میں ذکر نہیں فرمایا مگر ترجمۃ الباب سے ان حدیثوں کی طرف اشارہ فرما دیا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ[۱۷۸۸] مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فی سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾

لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی "وَمِن رِّبَاطِ الخَیْلِ".

جس نے راہ خدا میں (جہاد کیلئے) گھوڑا رکھا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور گھوڑے باندھنے سے"۔

(پوری آیت ہے "واَعِدُّوا لَھُم مَااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ وَمِن رِّبَاطِ الخَیْلِ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ" الآیہ (انفال ر۶۰) اور ان کافروں کے مقابلہ کے لئے جو قوت اور طاقت تم سے بن پڑے وہ مہیا کرو اور گھوڑے باندھنے سے بھی الخ)۔

۲۶۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ حَفصٍ حَدَّثَنَا ابنُ المُبَارَكِ اَخبَرَنا طَلحَةُ بنُ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ سَمِعتُ سَعِیدًا المَقبُرِیَّ یُحَدِّثُ اَنَّه سَمِعَ اَبَاهُرَیرَةَ یقولُ قال النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم مَنِ احتَبَسَ فَرَسًا فی سَبِیلِ اللّٰهِ اِیمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصدِیقًا بِوَعدِهِ فان شِبعَهُ وَرِیَّهُ وَرَوثَهُ وَبَولَهُ فی مِیزَانِه یوم القِیامَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھوڑا پالا اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اللہ کے وعدے کو (جو اس نے مجاہدین کیلئے کیا ہے) سچا جانتے ہوئے، تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اور اسکی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔ (یعنی سب کا ثواب ملے گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۰، واخرجه النسائي في الخيل عن الحارث بن مسكين، ورواه الامام احمدؒ في مسنده.

مقصد مقصد اس گھوڑے کی فضیلت بیان کرنا ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے رکھا اور پالا جائے نہ کہ فخر و ناموری، شہرت اور ریاء کے لئے۔

روثہ اراد به ثواب ذلك لا ان الارواث توزن بعينها. (عمدہ)

﴿بَابُ ۱۷۸۹ اسمِ الفَرَسِ وَالحِمَارِ﴾

گھوڑے اور گدھے کے نام کا بیان

۲۶۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ اَبِی بَکرٍ حَدَّثَنَا فُضَیلُ بنُ سُلَیمَانَ عن اَبِی حَازِمٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی قَتَادَةَ عن اَبِیهِ اَنَّه خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فتَخَلَّفَ اَبُوقَتَادَةَ مَعَ بَعضِ اَصحَابِه وَهُم مُحرِمُونَ وَهُوَ غیرُ مُحرِمٍ فَرَاَوا حِمَارًا وَحشِیًّا قَبلَ اَن یَرَاهُ فَلَمَّا رَاَوهُ تَرَکُوهُ حتی رَآهُ اَبُوقَتَادَةُ فرَکِبَ فَرَسًا لَهُ یُقَالُ لَهُ الجَرَادَةُ فسَاَلَهُم اَن یُنَاوِلُوهُ سَوطَهُ فَاَبَوا فَتَنَاوَلَهُ فحَمَلَ فعَقَرَهُ ثُمَّ اَکَلَ وَاَکَلُوا فقَدِمُوا فلمَّا اَدرَکُوا قال هَل مَعَکُم مِنهُ شَیءٌ قالوا مَعَنَا رِجلُهُ فَاَخَذَهَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَکَلَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) نکلے پھر ابو قتادہؓ اپنے چند ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے اور وہ اصحاب محرم یعنی احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابو قتادہؓ احرام نہیں باندھے تھے ان کے

ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا ابوقتادہؓ نے اس کو نہیں دیکھا، ابوقتادہؓ کے ساتھیوں نے جب دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا (چونکہ یہ اصحاب محرم تھے نیز ابوقتادہؓ کو بتلایا بھی نہیں بلکہ خاموشی سے گورخر کو چھوڑ دیا) یہاں تک کہ ابوقتادہؓ نے اس کو دیکھ لیا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے جس کا نام جرادہ تھا اور ابوقتادہؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا میرا کوڑا دیدو، ساتھیوں نے انکار کیا (کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے) آخر انہوں نے خود اتر کر لے لیا اور گورخر پر حملہ کردیا اور اس کو زخمی کر کے گرادیا پھر ابوقتادہؓ نے اس میں سے کھایا اور ان کے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو احرام باندھے ہوئے تھے کیونکہ ان کے ساتھیوں نے کسی طرح کی کچھ مدد نہیں کی تھی) پھر یہ لوگ حضور اقدس ﷺ کے پاس آئے اور ملے تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم لوگوں کے ساتھ اس میں سے کچھ گوشت ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ایک ران ہے تو آپ ﷺ نے وہ لے لی اور کھایا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فركب فرسًا له يقال له الجرادة".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۰۰، ومر الحديث ص۲۴۵، وص۲۴۶، وص۳۴۹، ويأتي ص۴۰۸، وص۵۹۷، وص۸۱۴، وص۸۲۵۔

۲۶۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا عليُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ جعفرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا اُبَيُّ بنُ عبّاسِ بنِ سَهْلٍ عن اَبِيهِ عن جَدِّهِ قال كان لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى حَائِطِنَا فَرَسٌ يقالُ لَهُ اللُّحَيْفُ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ وقال بَعْضُهُم اللُّخَيْفُ بِالخَاءِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا جس کا نام لحیف تھا۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ بعضوں نے کہا اس کا نام لخیف بالخاء المعجمہ تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرس يقال له اللحيف".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۰۰۔

۲۶۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بنَ آدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عن اَبِى اِسْحَاقَ عن عَمْرِو بنِ مَيْمُونٍ عن مُعَاذٍ قال كُنْتُ رِدْفَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم على حِمَارٍ يقالُ لَهُ عُفَيْرٌ فقال يامُعَاذُ هَلْ تَدْرِى مَاحَقُّ اللّٰهِ على عِبَادِهِ وَمَاحَقُّ العِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قلتُ اللّٰهُ وَرسولُه اَعْلَمُ قال فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى العِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللّٰهِ ان لايُعَذِّبَ مَنْ لايُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قال لاتُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا. ﴾

ترجمہ | حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ میں ایک گدھے پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر (بضم العین) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا "اے معاذ! کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے؟ اور بندوں کا حق اللہ

پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا بیشک اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اللہ اس کو عذاب نہ کرے (ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہ رکھے) اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ (یعنی اور اعمال صالحہ میں کوتاہی اور کمی کردیں گے ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کردی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "على حمار يقال له عفير".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۰۰، و یاتی ص ۸۸۲، وص ۹۲۷، وص ۹۶۲، وص ۱۰۹۷۔

كيف اخبر معاذ؟ اشکال یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو عام خوشخبری سے منع کردیا تھا جیسا کہ اذا یتکلوا سے ظاہر ہے پھر حضرت معاذؓ نے عند الموت اس بشارت کو کیوں سنائی؟

جواب: حضرت معاذؓ نے علم و تفقہ سے کام لیا اور حضور ﷺ کے ارشاد گرامی من كتم علمًا فالجم بلجام من النار سے کتمان علم کی ممانعت و حرمت ظاہر ہے تو حضرت معاذؓ نے ارشاد نبوی اذا يتكلوا کو مخصوص سمجھا کہ جو لوگ اتنے کمزور ہیں کہ عمل میں سستی کریں گے یا نو مسلم ہیں دین میں پورا رسوخ نہیں ہوا ہے تو اس وقت بشارت سنانے سے اعمال چھوڑ دیں گے اس کو تو نہ بتایا جائے لیکن خاص خاص حضرات جو پختہ کار و صاحب علم و معرفت ہیں ان کے لئے اجازت ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی صاف ہے کہ جو شخص صدق دل سے ایمانی کلمہ کی شہادت دے فبشره بالجنة.

خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت معاذؓ نے ممانعت کو عموم پر محمول کیا کہ عام خوشخبری نہ دی جائے اور کتمان علم کے خوف سے اپنے آخری وقت میں خاص خاص حضرات سے بیان کردیا۔

دوسرا جواب: یہ ہے کہ معاذ بن جبلؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ممانعت کو مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ پر محمول کیا اور تبلیغ کی ضرورت بحکم بلغوا عني ولو آية اور کتمان علم کی ممانعت ظاہر ہے اس وجہ سے بخوف گناہ خاص خاص حضرات سے بیان فرمادیا۔

تیسرا جواب: یہ ہے کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں یہ بشارت سنادی تو اب معاذ کا بتانا اخبار تھا نہ کہ تبشیر۔ فلا اشکال

۲۶۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ كانَ فَزَعٌ بِالمَدِينَةِ فاسْتَعَارَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا لَنا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فقالَ مَارَأَيْنَا مِن فَزَعٍ وَإنْ وَجَدْنَاهُ لبَحْرًا. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی (کہ دشمن آپہونچا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جس کو مندوب کہا جاتا تھا (یعنی اس کا نام مندوب تھا) آپ ﷺ (جب لوٹ کر آئے) تو فرمایا ہم نے تو کوئی خوف وڈر کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو ہم نے دریا پایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فرسًا لنا يقال له مندوب".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۰، ومر الحديث ص۳۵۸، وص۳۹۵ تا ص۳۹۶، ويأتى ص۴۰۱، وص۴۰۷، وص۴۱۷، وص۴۲۶، وص۴۹۱، وص۹۱۷۔

مقصد | اس باب سے مقصد یہ ہے کہ گھوڑے، گدھے اور دوسرے جانوروں کا نام رکھنا مشروع وجائز ہے اور احادیث سے مشروعیت ثابت ہے۔

﴿بابُ[۱۷۹۰] مَايُذْكَرُ مِنْ شُؤمِ الفَرَسِ﴾

گھوڑے کی نحوست کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے

۲۶۷۲﴿ حَدَّثَنا اَبُو اليَمانِ حَدَّثَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ قال سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اِنَّما الشُّؤمُ فى ثَلاثَةٍ فى الفَرَسِ وَالمَرْاَةِ وَالدَّارِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فى الفرس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۰، ويأتى ص۷۶۳، وص۸۵۶ بطوله، وص۸۵۹۔

۲۶۷۳﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن اَبِى حَازِمِ بنِ دِيْنَارٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اِنْ كانَ فى شَيءٍ فَفِي المَرْاَةِ وَالفَرَسِ وَالمَسْكَنِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۰۰، ویاتی فی النکاح ص۷۶۳۔

مقصد نحوست کے سلسلے میں امام بخاریؒ نے دونوں طرح کی روایت نقل کردی دوسری روایت اخیر میں لاکر بخاریؒ نے مقصد کی وضاحت کردی کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی: ۱ عورت، ۲ گھوڑا، ۳ مکان۔ فی نفسہ کوئی چیز منحوس نہیں ہے، خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ص۷۶۳ میں ہے: ذکروا الشؤم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنی لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک نحوست کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی، تو صاف معلوم ہوگیا فی نفسہ کوئی چیز منحوس نہیں ہے۔

﴿بَابٌ الخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ﴾ ۱۷۹۱

وقولُ اللّٰهِ تعالٰى "وَالْخَيْلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِيْنَةً.

گھوڑا پالنے والے تین طرح کے ہیں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کئے تاکہ ان پر سوار ہو اور نیز زینت کیلئے بھی۔

(سورہ نحل، آیت ۸)

(زینت سے مراد وہی شان وشوکت ہے جو عرفاً ان جانوروں کے مالکان کو دنیا میں حاصل ہوتی ہے)

تنبیہ: عرب کے گدھے نہایت قیمتی تیز رفتار اور خوبصورت ہوتے ہیں بعض گدھوں کے سامنے گھوڑوں کی کچھ حقیقت نہیں رہتی ایک زندہ دل ہندی نے خوب کہا تھا "کہ حجاز میں گدھا نہیں حمار ہوتا ہے"۔ (فوائد عثمانی)

۲۶۷۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالكٍ عن زيدِ بنِ إسلَمَ عن ابى صالحِ السَّمَّانِ عن ابى هُرَيْرَةَ انَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال الخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فامَّا الّذِى لَهُ اَجْرٌ فرَجُلٌ رَبَطَهَا فى سَبِيْلِ اللّٰهِ فاطَالَ لها فى مَرْجٍ اَوْرَوضَةٍ فما اَصَابَتْ فى طِيَلِها ذٰلك مِنَ المَرْجِ اَوِالرَّوضَةِ كانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَو انَّها قَطَعَتْ طِيَلَهَا فاستَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كانَتْ اَرْوَاثُها وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَو انَّها مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كانَ ذٰلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الإسْلامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم عَنِ الحُمُرِ فَقَالَ مَااُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ "فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑا رکھنے والے تین طرح کے ہیں گھوڑا ایک شخص کے لئے اجر وثواب ہے، اور ایک شخص کے لئے پردہ (یعنی بچاؤ) ہے اور ایک شخص پر وبال ہے۔ بہرحال وہ شخص جس کے لئے ثواب ہے وہ تو وہ شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لئے) باندھ رکھا ہے چنانچہ چراگاہ میں یا باغ میں اس کی رسی دراز کردی ہے تو وہ گھوڑا چراگاہ میں یا باغ میں اپنی رسی کی لمبائی میں جو کچھ کھائے پئے اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر ان کی رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایک دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے تو ان کے نشانات قدم (جو زمین پر پڑیں) اور ان کی لید سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی اور اگر وہ کسی ندی پر گذریں اور اس سے پانی پی لیں گو اس کے مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو تب بھی اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی (اور اگر پلانے کا ارادہ ہو تو بطریق اولیٰ نیکیاں ہوں گی) اور ایک وہ شخص ہے جس نے گھوڑا باندھا ہے فخر اور ریار (یعنی اترانے اور دکھانے) کے لئے اور مسلمانوں کی بدخواہی (نقصان پہنچانے) کے لئے تو اس پر وبال وعذاب ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کوئی خاص حکم مجھ پر نازل نہیں فرمایا مگر یہ اکیلی آیت (سورہ اذا زلزلت کی) جو جامع ہے (یعنی عام ہے اور گدھوں کو بھی شامل ہے) یعنی جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا اسے بھی دیکھ لے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الخيل لثلاثة".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۰۰ تا ص۴۰۱، ومر الحديث ص۳۱۹، ويأتي ص۵۱۴، وص۷۴۱، وص۱۰۹۳۔

مقصد | سابق باب کی ایک روایت سے جو نحوست کا وہم ہو سکتا تھا اس باب سے بخاریؒ نے اس وہم کو دور کردیا کہ گھوڑے میں نحوست نہیں ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْغَزْوِ﴾ ۱۷۹۲

جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنے کا بیان

۲۶۷۵﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَقِيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فقلتُ لَهٗ حَدِّثْنِي مَاسَمِعْتَ مِنْ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ سَافَرْتُ مَعَهٗ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قال اَبُوْعَقِيْلٍ لَااَدْرِيْ غَزْوَةً اَوْعُمْرَةً فلَمَّا اَنْ اَقْبَلْنَا قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَلْيَتَعَجَّلْ قال جابرٌ فَاَقْبَلْنَا وَاَنَا عَلٰى جَمَلٍ لِي اَرْمَكَ لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فبينا انا

كَذٰلِكَ اِذْ قَامَ عَلَيَّ فقالَ لِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَاجَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَه بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَه فقال اَتَبِيْعُ الجَمَلَ قلتُ نَعَمْ فلمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَدَخَلَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفَ اَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَعَقَلْتُ الجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ البَلَاطِ فقلتُ لَهُ هٰذا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يطيفُ بِالجَمَلِ وَيقولُ لِي الجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَوَاقِيَ مِنْ ذَهَبٍ فقال اَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قال اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قلتُ نَعَمْ قال الثَّمَنُ وَالجَمَلُ لَكَ.﴾

ترجمہ ابوالتوکل (علی بن داود) ناجی نے کہا کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا ہے وہ مجھ سے بیان فرمایئے انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوہ تبوک) میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا، ابوعقیل راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد کا تھا یا عمرے کا؟ (لیکن اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا) پھر جب ہم مدینہ آنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے پاس جلدی پہونچ جائے، جابرؓ نے فرمایا یہ سن کر ہم جلدی چلے اور ہم اپنے ایک کالے سرخ (یعنی مخلوط) اونٹ پر سوار تھے جس میں کوئی داغ نہ تھا اور لوگ میرے پیچھے رہے میں اسی طرح جا رہا تھا اچانک اونٹ (تھک کر) کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر! اپنے اونٹ کو روک لے پھر آپ ﷺ نے اس کو ایک کوڑا مارا وہ کود کر چل نکلا (اور اونٹوں سے آگے بڑھ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں، پھر جب ہم مدینہ آئے اور نبی اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے ایک کونے میں باندھ دیا۔

(بلاط: بفتح الموحدة الحجارة المفروشة عند باب المسجد (قس) یعنی پتھر کا وہ فرش جو مسجد کے دروازے کے پاس تھا) اور میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ حاضر ہے آپ ﷺ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے اور مجھ سے فرمانے لگے یہ ہمارا اونٹ ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے (اونٹ کی قیمت میں) سونے کے کئی اوقئے بھیجے اور فرمایا کہ یہ جابر کو دیدو پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تو نے پوری قیمت پالی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔ (یعنی دونوں تیرے ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فضربه بسوطه ضربة" فالضارب رسول الله صلى الله عليه وسلم والمضروب دابة غيره وهو جمل جابرؓ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۱، ومر الحديث ص ۶۳، وص ۲۸۲، وص ۳۰۹، وص ۳۲۱، وص ۳۲۲، وص ۳۲۴، وص ۳۵۵، وص ۳۳۵، وص ۳۷۵، ويأتي ص ۴۱۶۔

مقصد غیر کی اعانت اور اس پر مہربانی مقصود ہو تو اسکے جانور کو مارنا جائز و درست ہے جیسا کہ حدیث پاک سے ظاہر ہے۔

﴿بابُ ۱۷۹۳ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالفُحُولَةِ مِنَ الخَيْلِ﴾

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سوار ہونے کا بیان

وَقَالَ رَاشِدُ بنُ سَعْدٍ كانَ السَّلفُ يَسْتَحِبُّونَ الفُحُولَةَ لِأَنَّها أَجْرىٰ وَأَجْسَر.

اور راشد بن سعد (تابعی) نے کہا صحابہؓ نر گھوڑے پر سوار ہونا پسند کرتے تھے اس لئے کہ وہ تیز رو اور زیادہ جری (بہادر) ہوتا ہے۔

۲۶۷۶﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ مُحَمَّدٍ حدَّثنا عبدُ اللهِ حدَّثنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ قالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ قالَ كانَ بِالمَدِينَةِ فَزَعٌ فاسْتَعَارَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مارَأَيْنَاهُ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ مدینہ میں لوگوں کو ڈر پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ کا ایک گھوڑا جس کا نام مندوب تھا مانگ کر لیا اور آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والفحولة من الخيل".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۱، ومر الحديث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵، وص ۴۰۰، ويأتي ص ۴۰۱ تا ص ۴۰۲، وص ۴۰۷، وص ۴۱۷، وص ۴۲۶، وص ۸۹۱، وص ۹۱۷۔

مقصد مقصد نر گھوڑے پر سوار ہونے کی ترغیب ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے اثبات مقصد کے لئے راشد بن سعد تابعی کا اثر ذکر فرمایا نیز شریر گھوڑے پر سوار ہونا دلیل مہارت ہے۔

﴿بابُ ۱۷۹۴ سِهَامِ الفَرَسِ﴾

گھوڑے کے حصے کا بیان

(یعنی مال غنیمت میں سے گھوڑے کو کیا حصہ ملے گا؟)

وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ "وَالخَيْلَ وَالبِغَالَ وَالحَمِيرَ

لِتَرْكَبُوهَا" ولا يُسْهِمُ لِاَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ عربی گھوڑے اور ترکی گھوڑے کیلئے حصہ دیا جائے گا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "والخیل والبغال الآیۃ (سورۂ نحل آیت ۸) گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کیلئے بنایا" (اس میں عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں فرمائی اس لئے عربی گھوڑے اور ترکی گھوڑے سب کے حصے برابر ہونگے) اور ایک گھوڑے سے زیادہ حصہ نہیں دیا جائیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ ہر سوار کو صرف ایک گھوڑے کا حصہ دیا جائیگا اگرچہ اسکے پاس متعدد گھوڑے ہوں)

۲۶۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عن اَبِى اُسَامَةَ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ عن ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ لگایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث انه بین فیه سهام الفرس بقوله جعل للفرس سهمین:

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص ۴۰۱، ویاتی فی المغازی ص ۶۰۷۔

مقصد | مال غنیمت میں گھوڑ اسوار مجاہد کا استحقاق مقصود ہے اور یہ مسئلہ اختلافیہ ہے امام اعظمؒ کے نزدیک سوار کے دو حصے ہونگے ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ سوار کا۔ ۲ ائمہ ثلاثؒ کے نزدیک سوار کے تین حصے ہوں گے دو حصے گھوڑے کے اور ایک سوار کا۔ پوری تفصیل وتشریح کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۲۸۸ ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بَابُ ۱۷۹۵ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِى الْحَرْبِ﴾

جو شخص لڑائی میں دوسرے کا جانور (سواری) کھینچ کر چلائے

۲۶۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عن شُعْبَةَ عن اَبِى اِسْحَاقَ قال قالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ اَفَرَرْتُمْ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ قال لٰكِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كانُوا قومًا رُمَاةً وَاِنَّ لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَد رَاَيْتُهُ وَاِنَّه لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَاسُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ۔

اَنَا النَّبِىُّ لَاكَذِبْ ❋ اَنَا ابنُ عبدِ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ | ابو اسحاق (عمرو بن عبداللہ السبیعی) سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازبؓ سے

کہا گیا تم لوگ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا "ہاں" لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے، ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا) بڑے تیرانداز تھے جب ہمارا ان کا آمنا سامنا ہوا تو ہم نے ان پر حملہ کیا اور وہ بھاگ گئے، مسلمان غنیمت پر ٹوٹ پڑے (ان کو موقع ملا) اور ہوازن نے ہم پر تیر برسانا شروع کیا (اس وقت تیروں کی تاب نہ لاکر مسلمان منتشر ہو گئے) لیکن رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم رہے میں نے اس وقت آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلبؓ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ فرمارہے تھے "میں نبی برحق ہوں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان اباسفيان آخذ بلجامها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۱، ویاتی ص۴۰۲، وص۴۱۰، وص۴۲۷، وفي المغازي ص۶۱۷ ۲/۔

مقصد | جو شخص غازی کی مدد و اعانت کی غرض سے اس کی سواری کو پکڑے اور کھینچے اس کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے کہ اس کو ثواب ملے گا۔

تشریح | غزوۂ حنین کی مفصل تشریح کیلئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص۳۷۴ تا ص۳۷۶ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۱۷۹۶ الرِّكَابِ وَالغَرْزِ لِلدَّابَّةِ﴾

جانور پر رکاب اور غرز لگانے کا بیان

تحقیق وتشریح | رکاب: بکسر الراء زین کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے۔ غرز: بالغين المعجمة المفتوحة وتقديم الراء الساكنة على الزاء، غرز بھی وہی رکاب ہے۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: وهو الركاب الذي يركب به الابل اذا كان من جلد، والفرق بينهما ان الركاب يكون من الحديد والخشب والغرز لايكون الا من الجلد وقيل هما مترادفان والغرز للجمل والركاب للفرس. (عمدہ)

۲۶۷۹﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عن اَبِي اُسَامَةَ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نافِعٍ عن ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم انَّه كانَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِن عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الحُلَيْفَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنا پاؤں اونٹنی کے رکاب پر رکھتے اور اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوتی تو آپ ﷺ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے۔ (یعنی لبیک پکارتے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "اذا ادخل رجلہ فی الغرز".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۰۱، ومر الحدیث ص ۲۰۵، وص ۲۱۰۔

مقصد | ابن بطال کانہ اشار الی ان ماجاء عن عمر انہ قال اقطعوا الرکب ولبوا علی الخیل وثبا لیس علی منع اتخاذ الرکب اصلاً وانما اراد تدریبھم علی الخیل. (فتح)

یعنی امام بخاریؒ نے بتلایا کہ حضرت عمرؓ کا مقصد صرف یہ ہے کہ گھوڑے کی سواری کا مشق کرو، عادت بناؤ۔

﴿بابُ ۱۶۹۷ رُکُوبِ الفَرَسِ العُرْیِ﴾

ننگے گھوڑے (یعنی گھوڑے کی ننگی پیٹھ) پر سوار ہونا (جس پر زین وغیرہ کچھ نہ ہو)

۲۶۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ عَونٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن ثَابِتٍ عن اَنَسٍ قال اسْتَقْبَلَهُمْ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ فَرَسٍ عُرْیٍ مَاعَلَیْهِ سَرْجٌ فی عُنُقِهِ سَیْفٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا (جس رات کو مدینہ والے ڈر گئے) نبی اکرم ﷺ سامنے سے ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار تشریف لائے اس پر زین نہ تھا اور آپ ﷺ کے گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۰۱، ومر الحدیث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵، وص ۴۰۰، ویاتی ص ۴۰۷، وص ۴۱۷، وص ۴۲۶، وص ۸۹۱، وص ۹۱۷۔

مقصد | ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنا انتہائی بہادری اور بڑے ماہر شہسواروں کا کام ہے تو اس باب سے مقصد آنحضرت ﷺ کی شجاعت وبہادری بتانا مقصود ہے۔ واللہ اعلم

تحقیق | العری: بضم العین المھملۃ وسکون الراء وھو ان لایکون علیہ سرج. (عمدہ)

﴿بابُ ۱۶۹۸ الفَرَسِ القَطُوفِ﴾

سست رفتار گھوڑے کا بیان

قطوف: بفتح القاف وضم الطاء ای البطی المشی مع تقارب الخطا. (قس)

۲۶۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰی بنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عن قَتَادَۃَ عن اَنَسٍ

بن مالكٍ انّ اهلَ المدينةِ فزِعوا مرّةً فرَكِبَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فرسًا لِأبي طلْحةَ كان يقْطِفُ اوْكانَ فِيْهِ قِطَافٌ فلمّا رَجعَ قالَ وَجَدْنَا فرَسَكُمْ هذا بَحْرًا فكانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لايُجارىٰ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک بار مدینہ والے گھبرا گئے (ڈر پیدا ہوا) تو نبی اکرم ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے وہ سست رفتار تھا یا اس میں سستی تھی پھر جب حضور اقدس ﷺ لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو تمہارے اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلتے پایا، پھر اس گھوڑے کے برابر کوئی گھوڑا نہیں چل سکتا تھا۔

(مطلب یہ ہے کہ فی نفسہ گھوڑا سست رفتار تھا لیکن جب حضور اقدس ﷺ سوار ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کی برکت سے ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كان يقطف او كان فيه قطاف".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۰۱ تا ص ۴۰۲۔

مقصد | باب سابق میں آنحضرت ﷺ کی شجاعت اور بہادری کو بتایا تھا کہ آپ ﷺ ماہر اور اعلیٰ درجہ کے شہسوار تھے بغیر زین اور بغیر رکاب کے بھی سواری کر لیتے تھے اس باب سے مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سست رفتار گھوڑے پر سوار ہوجاتے تو وہ گھوڑا آپ ﷺ کی برکت سے تیز رفتار ہوجاتا۔

﴿بابُ السَّبْقِ بيْنَ الخَيْلِ﴾ ۱۷۹۹

گھوڑ دوڑ کا بیان

۲۶۸۲﴿ حدَّثَنا قَبِيْصَةُ حدَّثَنا سُفيانُ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ اَجْرَى النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَاضُمِّرَ مِنَ الخَيْلِ مِنَ الحَفْيَاءِ اِلىٰ ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ وَاَجْرىٰ مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلىٰ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قال ابنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَجْرىٰ وَقالَ عبدُ اللّٰهِ حدَّثنا سُفيانُ قالَ حدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ قالَ سُفيانُ بَيْنَ الحَفْيَاءِ اِلَى الثَّنِيَّةِ خَمْسَةُ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ الثَّنِيَّةِ اِلىٰ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيْلٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جو گھوڑے (جہاد کے لئے) تیار کئے گئے تھے نبی اکرم ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے انہیں ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اور میں ان لوگوں میں شریک تھا جن لوگوں نے گھوڑا دوڑایا (یعنی میں نے بھی گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا) اور عبداللہ بن ولید نے

کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے عبیداللہ نے بیان کیا کہ سفیان ثوریؒ نے کہا حفیاء اور ثنیۃ الوداع میں پانچ میل یا چھ میل کا فاصلہ ہے، اور ثنیۃ اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله اجرى فى الموضعين لان الاجراء فيه معنى السبق.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص ۵۹، ويأتى ص ۴۰۲، وص ۱۰۹۰۔

مقصد گھوڑ دوڑ کی مشروعیت بتانا مقصود ہے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے اور حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

تحقیق وتشریح السبق: بفتح السين المهملة وسكون الباء الموحدة مصدر من سبق يسبق من باب ضرب يضرب سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔ حفياء بفتح الحاء وسكون الفاء ایک جگہ کا نام ہے۔ ثنية الوداع بھی جگہ کا نام ہے۔

باقی اضمار وغیرہ کی مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد دوم ص ۴۴۴۔

۱۸۰۰ ﴿بَابُ اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ﴾

دوڑنے کیلئے (دوڑ میں سبقت کیلئے) گھوڑے کو تیار کرنا

۲۶۸۳﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ حدثنا اللَّيْثُ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم سَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ الَّتِى لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِى زُرَيْقٍ وَاَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا قالَ اَبُوعَبدِ اللّٰهِ اَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان جو اضمار (تیار) نہیں کئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ٹھہرائی اور بیشک عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس گھوڑ دوڑ میں شرکت کی۔ (یعنی حصہ لیا) قال ابوعبداللہ امام بخاریؒ نے کہا اس حدیث میں امد سے مراد حد اور انتہاء ہے اور سورہ حدید آیت ۱۹ ر میں جو آیا ہے "فطال عليهم الامد" وہاں بھی امد سے یہی مراد ہے یعنی مدت، غایت۔

مطابقتہ للترجمۃ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ سے مشکل ہے کیونکہ ترجمۃ الباب میں اضمار شدہ گھوڑوں کا ذکر ہے اور حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا؟ جواب ظاہر ہے کہ اضمار شدہ گھوڑوں کا ذکر باب سابق کی حدیث میں گذر چکا ہے بخاری نے اپنی عادت کے مطابق اشارہ کر دیا ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص ۵۹، وص ۴۰۲، ويأتى ص ۱۰۹۰۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ مسابقت کے لئے پہلے گھوڑے کا اضمار ہو، تیار کیا جائے۔
اضمار کی تشریح وتفصیل کے لئے نصر الباری جلد دوم ص ۴۴۵ پر دیکھئے۔

﴿بابٌ ۱۸۰۱ غايةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ﴾

جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے انکو کہاں تک دوڑایا جائے

۲۶۸۴﴿ حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثنا مُعَاوِيَةُ قال حدَّثنا اَبُواسحاق عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ سَابَقَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَ الخَيْلَ التِي قَدْاُضْمِرَتْ فَاَرْسَلَهَا مِنَ الحَفْيَاءِ وكانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ فقُلْتُ لِمُوسٰى وَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قالَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ اَوْسَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الخَيْلِ التِي لَمْ تُضَمَّرْ فَاَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ قلتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قالَ مِيْلٌ اَوْنَحْوُهُ وَكَانَ ابنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيْهَا.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان دوڑ کرائی جن کا اضمار کیا ہوا تھا (یعنی جنھیں تیار کیا گیا تھا) چنانچہ انہیں حفیاء سے چھوڑا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع پر رکھی، ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا ان میں کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا چھ یا سات میل کا۔ اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں ہوا تھا انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا اور دوڑنے کی حد مسجد بنی زریق رکھی۔ ابواسحاق نے کہا میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے کہا ایک میل یا کچھ ایسا ہی، اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بھی گھوڑا دوڑایا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. وهو طريق آخر لحديث ابن عمر.

تعدموضعہ | والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص۵۹، ويأتي ص۱۰۹۰۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ گھوڑے کا اضمار عبث نہیں ہے بلکہ قابل تعریف اور نفع بخش ریاضت ہے جو جہاد ودیگر ضروریات کے لئے مفید ہے۔

﴿بابٌ ۱۸۰۲ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

وَقَالَ ابنُ عُمَرَ اَرْدَفَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اُسَامَةَ عَلَى القَصْوَاءِ وقال المِسْوَرُ قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم ماخَلَأَتِ القَصْوَاءُ.

نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا بیان

اور عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ کو قصواء پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور حضرت مسورؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قصواء اَڑی نہیں۔ (یعنی اس کے اندر اڑنے کی عادت نہیں ہے یہ اونٹنی بیٹھتی نہیں ہے)

۲۶۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمّدٍ حدَّثنا مُعَاوِيَةُ حدَّثنا ابواسحَاق عن حُمَيْدٍ قالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ كانَتْ نَاقَةُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم يُقالُ لَهَا العَضْبَاءُ، مِن هٰهنا طوّلَهُ مُوسٰى عن حمّادٍ عن ثابتٍ عن اَنَسٍ. ﴾

ترجمہ | حمید طویل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا۔ یہاں سے موسیٰ نے اس حدیث کو مطول بیان کیا ہے حماد سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انسؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان ذكر الناقة يشمل العضباء وغيرها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص۳۷۷ تا ص۳۷۸ مفصلاً۔

۲۶۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ اِسمَاعِيلَ حدَّثَنا زُهَيْرٌ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قال كان لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَاقَةٌ تُسَمَّى العَضْبَاءَ لاتُسْبَقُ قالَ حُمَيْدٌ اَوْلاَ تكادُ تُسْبَقُ فجاءَ اَعْرابِيٌّ على قَعُودٍ فسبَقَهَا فشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى المُسْلِمِيْنَ حتى عَرَفَهُ فقالَ حَقٌّ عَلَى اللهِ اَنْ لاَيَرْتَفِعَ شَيٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلاَّ وَضَعَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا جس سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی۔ حمید نے کہا یا (علی الشک) آگے بڑھنے کے قریب بھی نہیں ہوتی تھی آخر ایک اعرابی ایک جوان اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں پر یہ شاق گذرا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کو پہچان لیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے (یعنی اللہ یہ ضرور کرتا ہے) کہ دنیا میں جب کوئی بلند ہوتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا دکھائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة لماذكره من حيث ان ذكر الناقة يشمل القصواء وغيرها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص۴۰۲، ويأتي ص۹۶۲۔

مقصد | حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں "كذا افرد الناقة فى الترجمة اشارة الى ان العضباء والقصواء واحدة". (فتح)

پھر آگے چل کر اختلاف نقل کیا ہے فرماتے ہیں واختلف هل العضباء هي القصواء اوغيرها الخ بہرحال

مسئلہ مختلف فیہ ہے۔
علامہ عینیؒ فرماتے ہیں وفی بعض النسخ "باب ناقة النبی ﷺ القصواء والعضباء".

﴿باب ۱۸۰۳ بَغْلَةِ النبیِّ ﷺ البَیْضَاءِ﴾

نبی اکرم ﷺ کے سفید خچر کا بیان

قَالَهُ اَنَسٌ وَقَالَ اَبُوحُمَیْدٍ اَهْدٰی مَلِكُ اَیْلَةَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیه وسلم بَغْلَةً بَیْضَاءَ.

اس کا ذکر حضرت انسؓ نے اپنی حدیث میں کیا۔ (اس کو امام بخاریؒ نے قصہ حنین میں وصل کیا ہے) وقال ابوحمید اور ابوحمید (بضم الحاء هو عبدالرحمن بن سعد بن المنذر الساعدی الصحابیؓ) نے کہا ایلہ کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا تھا۔

۲۶۸۷﴿ حدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِیٍّ حدَّثَنا یَحْیٰی حَدَّثَنا سُفْیَانُ حدَّثَنِی اَبُواِسْحَاق قالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بنَ الحَارِثِ قالَ مَاتَرَكَ النبیُّ صلی اللہ علیه وسلم اِلَّا بَغْلَتَهُ البَیْضَاءَ وَسِلاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.﴾

ترجمہ | عمرو بن حارث نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا مگر ایک سفید خچر اور اپنا ہتھیار اور کچھ زمین، ان کو بھی آپ ﷺ خیرات کر گئے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۴۰۲، ومر الحدیث ص۳۸۲، ویاتی ص۴۰۸، وص۴۳۷، وص۶۴۱۔

۲۶۸۸﴿ حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی حدَّثَنا یَحْیٰی بنُ سَعِیْدٍ عن سُفیانَ حدَّثَنِی اَبُواِسْحاق عنِ البَرَاءِ قالَ قالَ لَهُ رَجُلٌ یَااَبَاعُمَارَةَ وَلَّیْتُم یومَ حُنَیْنٍ قالَ لاوَاللّٰهِ مَاوَلَّی النبیُّ صلی اللہ علیه وسلم وَلٰکِن وَلّٰی سَرَعَانُ النّاسِ فَلَقِیَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنبیُّ صلی اللہ علیه وسلم عَلٰی بَغْلَةٍ بَیْضَاءَ وَاَبُوسُفْیَانَ بنُ الحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنبیُّ صلی اللہ علیه وسلم یقولُ۔

اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِبْ ❁ اَنَا ابنُ عبدِ المُطَّلِبْ

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعمارہ! (کنیت براء بن عازبؓ) تم لوگ حنین کے دن بھاگ نکلے تھے؟ براءؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی (یعنی آپ ﷺ نہیں

بھاگے اور لوگ منتشر ہوئے) لیکن جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری (مال غنیمت پر لگ گئے) ہوازن کے کافروں نے ان پر تیر برسائے اور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارثؓ (آپ ﷺ کے چچازاد بھائی) اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور نبی اکرم ﷺ فرمارہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِبْ ❁ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والنبى ﷺ على بغلة بيضاء"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۲، ومر الحديث ص۴۰۱، ويأتى ص۴۱۰، وص۴۲۷، وص۶۱۷۔

تشریح باب | ملك ايله: ايله بفتح الهمزه وسكون الياء آخر الحروف وفتح اللام وفى آخره هاء.
یہ ایلہ ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصر اور مکہ کے درمیان وہاں پر حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلے پر یہ شہر واقع تھا ایلہ کے بادشاہ کا نام یوحنا بن روبہ تھا۔

مقصد | بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں جس سفید خچر کا ذکر ہے وہ غزوہ حنین کا خچر ہے اور حضرت ابوحمید نے جو فرمایا ہے کہ ایلہ کے بادشاہ نے سفید خچر تحفہ بھیجا تھا یہ غزوہ تبوک کا خچر ہے جو غزوہ حنین کے بعد کا غزوہ ہے۔

❁بَابُ(۱۸۰۴) جِهَادِ النِّسَاءِ❁

عورتوں کے جہاد کا بیان (کہ عورتوں کا جہاد کیا ہے؟)

۲۶۸۹﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اسْتَاذَنْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم عورتوں کا جہاد حج کرنا ہے۔ (اسی میں تم کو جہاد کا ثواب ملے گا)

اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے معاویہ سے یہی حدیث نقل کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه ﷺ بين ان جهاد النساء الحج.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۲ تا ص۴۰۳، ومر الحديث ص۲۰۶، وص۳۹۰، ويأتى ص۴۰۳۔

۲۶۹۰﴿ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِی عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم سَاَلَهُ نِسَاءُهُ عَنِ

الجهَادِ فقالَ نِعمَ الجِهَادُ الحَجُّ. ﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے آپ ﷺ سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بہترین جہاد حج ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "نعم الجهاد الحج".

تعدد موضعه و الحديث هنا ص۴۰۳، و مر الحديث ص۴۰۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے کیونکہ عورتوں سے پردہ اور مردوں سے علیحدگی مطلوب ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ آیت مبارکہ "انفروا خفافا و ثقالا" میں عورتیں داخل نہیں ہیں البتہ بطور تطوع و نفل شریک جہاد ہو سکتی ہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابُ۱۸۰۵ غَزْوَةِ المَرْأَةِ فى البَحْرِ﴾

سمندر میں سفر کر کے عورت کا جہاد کرنا

۲۶۹۱﴿ حدَّثَنَا عبْدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثَنا مُعاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو وحدَّثَنا اَبُواِسْحاقَ هُوَ الفزارِيُّ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ الانْصارِيِّ قال سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ دخل رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم علىٰ بِنْتِ مِلْحَانَ فاتَّكَاَ عِنْدَهَا ثمَّ ضَحِكَ فقالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يارسولَ اللّٰهِ! فقال ناسٌ مِنْ اُمَّتِي يَرْكَبُونَ البَحْرَ الاَخْضَرَ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ المُلُوكِ عَلَى الاَسِرَّةِ فقالَتْ يارسولَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قال اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنهُمْ ثمَّ عَادَ فضَحِكَ فقالَتْ لَهُ مِثْلَ اَوْمِمَّ ذٰلِكَ فقالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فقالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قالَ اَنْتِ مِنَ الاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الآخِرِيْنَ قال قال اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ فرَكِبَتِ البَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فلمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فوَقَصَتْ بِها فسَقَطَتْ عَنْهَا فماتَتْ. ﴾

ترجمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ملحان کی بیٹی (ام حرام) کے پاس تشریف لے گئے (جو حضرت انسؓ کی خالہ تھیں) وہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ! آپ ہنستے کیوں ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لئے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال ان بادشاہوں جیسی ہے جو تخت پر بیٹھیں، ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ

کو بھی ان لوگوں میں کر دے، آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ! اس کو بھی ان لوگوں میں کر دے۔ اس کے بعد دوبارہ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے ام حرام نے آپ ﷺ سے ویسا ہی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں؟ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا ام حرامؓ نے عرض کیا دعا، فرمایئے! اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا تو اگلے لوگوں میں ہے ان پیچھے والوں میں نہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں پھر ام حرام نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نکاح کیا اور بنت قرظہ (بالقاف والراء والظاء المعجمة المفتوحات فاختہ زوجه معاوية بن ابی سفیان) کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں پھر جب لوٹ کر واپس آرہی تھیں تو اپنے جانور پر چڑھنے لگیں جانور نے ان کی گردن توڑ ڈالی وہ گر کر مر گئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۳، ومر الحديث ص ۳۹۱، ۳۹۲، ويأتي ص ۴۰۵، وص ۹۲۹، وص ۱۰۳۶۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں عورتوں کی شرکت جائز ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے اگر چہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

﴿بابُ ۱۸۰۶ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِی الغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ﴾

آدمی جہاد میں ایک بیوی کو لیجائے اور ایک کو نہ لے جائے (یہ درست ہے)

۲۶۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنهالٍ حدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ النُّمَیرِیُّ حَدَّثَنا یُونُسُ قالَ سَمِعْتُ الزُّهرِیَّ قالَ سَمِعْتُ عُروَةَ بنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیدَ بنَ المُسَیَّبِ وَعَلقَمَةَ بنَ وَقَّاصٍ وَعُبَیدَ اللّٰهِ بنَ عَبدِ اللّٰهِ عن حَدِیثِ عائِشَةَ کُلٌّ حَدَّثَنِی طَائِفَةً مِنَ الحَدِیثِ قالَتْ کانَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم إذا اَرادَ اَنْ یَخرُجَ اَقرَعَ بَینَ نِسائِهِ فَاَیَّتُهُنَّ یَخرُجُ سَهمُهَا خَرَجَ بِهَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَقرَعَ بَینَنا فی غَزوَةٍ غَزاهَا فَخَرَجَ فِیهَا سَهمِی فَخَرَجْتُ مَعَ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم بَعدَ مَا اُنزِلَ الحِجَابُ. ﴾

ترجمہ | امام زہری نے کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا ان چاروں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے پھر ان میں سے جس کا نام قرعہ میں نکلتا نبی اکرم ﷺ اس کو ساتھ لے کر نکلتے، چنانچہ اپنے ایک غزوہ (غزوہ بن المصطلق) میں ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس قرعہ میں میرا نام نکلا تو میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلی اور یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج بها وحدها.

(یعنی غزوہ بنی المصطلق کے سفر میں صرف حضرت عائشہؓ کو لے کر نکلے۔ واضح رہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ترجمۃ الباب میں حدیث کے تمام اجزاء ذکر کئے جائیں اس لئے امام بخاری نے قرعہ اندازی کے لئے حدیث پر اکتفاء فرمایا)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۳، ومر الحديث ص۳۵۳، وص۳۵۹، وص۳۶۳، وص۳۷۰، ویاتی ص۵۷۳، وص۵۹۳، وص۶۷۹، وص۶۹۶، وص۶۹۹، وص۹۸۰، وص۹۸۸، وص۱۰۹۶، وص۱۱۱۷، وص۱۱۲۶۔

مقصد | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: اراد انه لما غزا اخذ معه من نسائه واحدة منهن ولكن بعد القرعة بينهن كماصرح به فی حديث الباب. (عمدہ)

تشریح | غزوہ بنی المصطلق کی پوری تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص۱۹۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ ۱۸۰۷ غَزْوِ النِّساءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ﴾

عورتوں کے جنگ کرنے اور مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونے کا بیان

۲۶۹۳﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حدَّثَنا عبدُ الوَارِثِ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيْزِ عن اَنَسٍ قالَ لَمَّا كانَ يومُ اُحُدٍ انْهَزَمَ الناسُ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلقد رَاَيتُ عائِشَةَ بِنْتَ اَبِی بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ القِرَبَ وَقالَ غيرُه تَنْقُلانِ القِرَبَ عَلٰی مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فی اَفْوَاهِ القَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فتَمْلآنِهَا ثم تَجِيْئَانِ فتُفْرِغَانِهِ فی اَفْوَاهِ القَوْمِ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جب جنگ احد کے دن ایسا ہوا کہ لوگ (یعنی صحابہ کرامؓ) نبی اکرم ﷺ کے پاس سے منتشر ہو گئے (یعنی شکست دیکھ کر صحابہ بھاگنے لگے) اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ اور حضرت ام سلیمؓ کو دیکھا وہ دونوں اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں میں ان دونوں کے پازیب دیکھ رہا تھا جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا رہی تھیں پھر واپس لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں اور مسلمانوں کو پلاتیں۔

مطابقة للترجمة | بظاہر حدیث کی مطابقت ترجمہ سے مشکل ہے؟ لیکن بخاریؒ نے بتایا کہ غازیوں کی اعانت غزوہ میں شرکت ہے۔ فلا اشکال

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۳، ویاتی ص۵۳۷ بطوله، وفی المغازی ص۵۸۱۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں نے اگرچہ قتال نہیں کیا ہے مگر مردوں کے ساتھ غزوہ میں گئی ہیں اور

غازیوں کو پانی پلانا، دوا مرہم پٹی کی ہے اس سے مردوں کے ساتھ غزوہ میں شریک ہونا ثابت ہے۔

﴿بابُ ۱۸۰۸ حَمْلِ النِّسَاءِ القِرَبَ اِلَی النَّاسِ فِی الغَزْوِ﴾

جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے پاس لیجانا

۲۶۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخبرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبرَنَا یُونُسُ عنِ ابنِ شِهَابٍ قالَ ثَعْلَبَةُ بنُ اَبِی مَالِكٍ اِنَّ عُمَرَ بنَ الخطّاب قَسَمَ مُرُوطا بَیْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِساءِ المَدِیْنَةِ فَبَقِیَ مِرْطٌ جَیِّدٌ فقال لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَه یَااَمِیرَ المُؤمِنِیْنَ اَعْطِ هٰذا بِنْتَ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم الّتِی عِنْدَكَ یُرِیْدُونَ اُمَّ کُلثُومِ بِنتَ عَلِیٍّ فقال عُمَرُ اُمُّ سَلِیْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سَلِیْطٍ مِنْ نِسَاءِ الاَنْصَارِ مِمَّنْ بَایَعَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال عُمَرُ فاِنَّها کَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا القِرَبَ یومَ اُحُدٍ، قالَ ابوعبدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِیْطُ. ﴾

ترجمہ | ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے مدینہ کی عورتوں میں سے چند عورتوں کو چادریں تقسیم کیں یک عمدہ چادر بچ رہی، جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے کسی نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی نواسی کو دے دیجئے جو آپ کے نکاح میں (یعنی آپ کی بیوی) ہے مراد حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم تھیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہے اور ام سلیط انصاری عورت تھیں یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، حضرت عمرؓ فرمانے لگے یہ ام سلیط جنگ اُحد کے دن مشکیں لا دلا دہمارے لئے لاتیں۔ امام بخاریؒ نے کہا تزفر کا معنی تخیط یعنی سیتی تھی۔ (یہ صحیح نہیں ہے تزفر کے معنی ہیں اٹھا کر لاتی تھیں)

(علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "قال عیاض وهذا غیر معروف فی اللغة ولعل البخاری انما تبع فی ذلك ماروی عن ابی صالح کاتب اللیث. الخ (قس) یعنی امام بخاریؒ نے یہ معنی تخیط لیث کے کاتب ابوصالح کی تقلید سے نقل کردیا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فانها کانت تزفر لنا القرب ای تحمل الیهم.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۴۰۳، ویاتی الحدیث فی المغازی ص۵۸۲۔

مقصد | مقصد اس کی مشروعیت و جواز بتانا ہے اس لئے کہ الضرورة تبیح المحظورات.

تحقیق وتشریح | مروط: بضمتین جمع مِرط بکسر المیم اون یاریشم کی چادر اور ہر بے سلا ہوا کپڑا۔ تزفر: بالزاء والفاء ای تحمل وزنا ومعنًا. سلیط: بفتح السین وکسر اللام وامّ سلیط هی

والدۃ ابی سعید الخدریؓ. ام سلیطؓ پہلے ابوسلیط کے نکاح میں تھیں ہجرت سے پہلے ہی ابوسلیط کا انتقال ہوگیا تھا تو ام سلیط نے مالک بن سنان خدری سے نکاح کیا اور مشہور صحابی حضرت ابوسعید خدریؓ پیدا ہوئے۔

﴿باب ۱۸۰۹ مُدَاوَاةِ النِّسَاءِ الجَرْحٰی فِی الغَزْوِ﴾

عورتیں جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کرسکتی ہیں

۲۶۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ حدَّثنا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ حدَّثنا خالِدُ بنُ ذَکْوَانَ عنِ الرُّبَیِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذٍ قالتْ کنّا مَعَ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نَسْقِی المَاءَ وَنُدَاوِی الجَرْحٰی وَنَرُدُّ القَتْلٰی اِلَی المَدِیْنَةِ. ﴾

ترجمہ ربیع بنت معوذؓ نے کہا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کی لاشیں مدینہ کو لاتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۳، ویاتی ص ۴۰۳ تا ص ۴۰۴، وص ۸۴۸۔

مقصد ضرورت کے وقت اجنبی عورتیں مردوں کا علاج معالجہ مرہم پٹی کرسکتی ہیں، جائز ہے۔ لان الضرورات تبیح المحظورات. البتہ مواضع زخم کے علاوہ ہاتھ نہ لگائے صرف بقدر ضرورت لمس جائز ہے۔

﴿باب ۱۸۱۰ رَدِّ النِّسَاءِ الجَرْحٰی وَالقَتْلٰی﴾

عورتیں شہیدوں اور زخمیوں کو لے کر جاسکتی ہیں

۲۶۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ عن خالِدِ بنِ ذَکْوَانَ عنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قالتْ کُنَّا نَغْزُو مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَنَسْقِی القَومَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الجَرْحٰی وَالقَتْلٰی اِلَی المَدِیْنَةِ. ﴾

ترجمہ ربیع بنت معوذ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے ہم قوم کو (مجاہدین کو) پانی پلاتے اور ان کی خدمت کیا کرتے تھے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ (قبرستان تک) لے آتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۰۳ تا ص۴۰۴، و مر الحدیث ص۴۰۳، و یاتی ص ۸۴۸۔

مقصد قال التین کانوا یوم احد یجمعون الرجلین و الثلاثۃ من الشھداء علی دابۃ و تردھن النساء الی موضع قبورھم. (عمدہ)

﴿بابُ ۱۸۱۱ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ البَدَنِ﴾

بدن سے تیر نکالنے کا بیان

۲۶۹۷﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلَاءِ حدَّثَنا اَبُو اُسَامَةَ عن بُرَيْدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن اَبِی بُرْدَةَ عن اَبِی مُوسٰی قال رُمِیَ اَبُو عَامِرٍ فی رُكْبَتِهِ فانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فقال انْزِعْ هٰذا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فدَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم فَاَخْبَرْتُه فقال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِی عَامِرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا (غزوہ اوطاس میں میرے چچا) ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا اس تیر کو (میرے گھٹنے سے) نکال لے میں نے اس کو کھینچ کر نکالا تو اس سے پانی نکلا (یعنی سارا خون نکلنے کے بعد پانی نکلا) پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خبر کی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! ابو عامر عبید کو بخش دے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۰۴، و یاتی الحدیث فی المغازی ص۶۱۹ بطولہ، و ص۹۴۴۔

مقصد علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "فیہ جواز نزع السھم من البدن و ان کان فی غبۃ الموت و لیس ذلک من الالقاء الی التھلکۃ اذا کان یرجو الانتفاع بذلک قالہ المھلب. (عمدہ)

یعنی بدن سے تیر نکالنا جائز ہے اگرچہ اس کے بعد موت واقع ہو جائے، خلاصہ یہ ہے کہ مشروعیت مقصود ہے۔

﴿بابُ ۱۸۱۲ الحِرَاسَةِ فی الغَزْوِ فی سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

راہ خدا میں جہاد کے موقع پر پہرہ دینا (چوکیداری کرنا)

۲۶۹۸﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ خَلِيْلٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنا يَحْيٰى بنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنا

عَبْدُ اللّٰهِ بنُ عَامِرِ بنِ رَبِيْعَةَ قالَ سَمِعْتُ عائِشَةَ تقولُ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سَهِرَ فلمّا قَدِمَ المَدِيْنَةَ قالَ لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْسَمِعْنَا صَوتَ سِلاحٍ فقالَ مَنْ هٰذا فقالَ اَنَا سَعْدُ بنُ اَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النبيُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم.

ترجمہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ (ایک رات) جاگتے رہے (نیند نہیں آئی) پھر جب مدینہ پہونچے تو فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرا پہرہ دیتا (جاگتا رہے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی، آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا میں ہوں سعد بن ابی وقاص! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کی آپ کے پاس پہرہ دوں اور نبی اکرم ﷺ سوگئے۔

تشریح بخاری کی اس روایت کی تقدیم وتاخیر ہے یعنی ترتیب بدلی ہوئی ہے اس روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کا یہ واقعہ مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے کا ہے حالانکہ حضرت عائشہؓ کا مقصد یہ نہیں ہے بلکہ حضرت عائشہؓ یہ بتانا چاہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو ایک رات یہ قصہ پیش آیا جیسا کہ مسلم میں ہے۔

اس لئے یہ روایت اس طرح ہونی چاہئے تقول عائشة لما قدم سهر. (قس) نیز اس سے مراد مدینہ میں تشریف آوری کے بالکل ابتدائی ایام نہیں اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کی رخصتی ۲ھ میں ہوئی تھی۔

اشکال: اس پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ ارشاد الٰہی "والله يعصمك من الناس" (اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا) پھر پہرے کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: علامہ عینیؒ اشکال کے بعد دو جواب ذکر کرتے ہیں: ۱۔ یہ پہرہ دینا آیت کریمہ کے نزول سے پہلے تھا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد حفاظت سے لوگوں کے فتنے اور شر اور اختلاف سے حفاظت ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "يحرسني الليلة" الى آخره.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۰۴، ویاتی ص ۱۰۷۴۔

۲۶۹۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ عن اَبِي حَصِينٍ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ ﷺ قال تَعِسَ عبدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالقَطِيْفَةِ وَالخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَائِيلُ وَمحمَّدُ بنُ جُحَادَةَ عن اَبِي حَصِينٍ وَزَادَ لَنَا عَمْرٌو قال اَخبرَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنَارٍ عن اَبِيْهِ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال تَعِسَ عبدُ الدِّيْنَارِ وَعبدُ الدِّرْهَمِ

وعبدُ الخَمِيصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلاانْتَقَشَ طُوبىٰ لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ كَانَ فِي الحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ وَاِن اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَتَعْسًا كَاَنَّه يقولُ فَاَتْعَسَهُمُ اللّٰهُ خَيَّبَهُمُ اللّٰهُ طُوبىٰ فُعْلىٰ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ اِلَى الوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيْبُ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دینار و درہم کا غلام اور چادر اور کمبل کا غلام تباہ و برباد ہوئے جس کا حال یہ ہے کہ اگر اسے دیا جائے تو راضی (خوش) ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش، اس حدیث کو اسرائیل اور محمد بن جحادہ ابوحصین سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کیا اور عمرو (ابن مرزوق شیخ بخاری) نے ہم سے بڑھا کر بیان کی انہوں نے کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دینار و درہم کا غلام اور کمبل کا بندہ تباہ ہوا (نامراد رہا) اگر اسے دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناخوش، یہ شخص تباہ اور سرنگوں ہوا اور جب اسے کانٹا چبھے تو (خدا کرے) نہ نکلے خوشی ہے (مبارکبادی ہے) اس بندہ کے لئے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہے سر کا بال پراگندہ (بکھرا ہوا) ہے اور اس کے پاؤں خاک آلود ہیں اگر اس سے کہے پہرہ دے تو پہرہ دے اور اگر کہو پچھلے لشکر میں رہو تو وہاں رہے (یعنی جو حکم ہو اس کی تعمیل کرے) اس بیچارے کا یہ حال ہے کہ وہ اگر اندر آنے کی اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے (اس کی ناداری و غربت کی وجہ سے) فتعسًا کے معنی ہیں اللہ نے اسے نامراد کردیا۔ طوبیٰ، فعلیٰ کے وزن پر بمعنی سب سے اچھی چیز، اصل میں طُیْبیٰ تھا بطاء مضمومة فیاء ساکنة پھر یاء کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واو سے بدل دیا گیا ہے یہ یطیب بفتح اوله و کسر ثانیه سے ماخوذ ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان كان فى الحراسة كان فى الحراسة".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۰۴، ويأتى الحديث ص ۹۵۲۔ واخرجه ابن ماجه فى الزهد.

مقصد اس باب سے جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دینے والے کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔

تشریح عبد الدينار مقصد یہ ہے کہ وہ دینار و درہم کا حریص ہے گویا دینار و درہم کا غلام ہے۔ تعسًا قرآن مجید سورہ محمد کی آیت ۸ میں ہے "والذين كفروا فتعسًا لهم" الآية (جو لوگ منکر ہوئے وہ لوگ منہ کے بل گرے) چونکہ اس حدیث میں تَعِسَ کا لفظ آیا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے حسب عادت اس کی تفسیر فرمادی کہ اس سے مراد ہے اتعسهم الله کے معنی ہیں خيبهم الله یعنی اللہ نے اس کو نامراد (تباہ) کردیا۔ پھر لفظ طوبیٰ کی تشریح کی یہ طاب یطیب سے اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ ہے فعلیٰ کے وزن پر اس کا واو اصل میں یاء تھا ماقبل ضمہ کی وجہ سے یاء کو واو

سے بدل دیا گیا۔

﴿بَابُ ۱۸۱۳ فَضْلِ الخِدْمَةِ فِي الغَزْوِ﴾

غزوہ میں خدمت کرنے کی فضیلت کا بیان

۲۷۰۰﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قالَ حدَّثَنَا شُعْبَةُ عن يُونُسَ بنِ عُبَيْدٍ عن ثابِتٍ البُنَانِيِّ عن انَسِ بنِ مَالِكٍ قالَ صَحِبْتُ جَرِيْرَ بنَ عبدِ اللهِ فكان يَخْدُمُنِي وهُوَ اَكْبَرُ مِن انَسٍ قال جَرِيْرٌ اِنِّي رَأَيْتُ الاَنْصارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لااَجِدُ اَحَدًا مِنهُمْ اِلَّا اَكْرَمْتُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا میں جریر بن عبداللہؓ کے ساتھ (سفر میں) رہا وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ انسؓ سے (یعنی مجھ سے عمر میں) بڑے تھے حضرت جریرؓ نے کہا میں نے انصار کو ایک بات کرتے دیکھا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت کرتے دیکھا) میں تو جہاں کہیں انصار کو پاتا ہوں ان کی تعظیم کرتا ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | بظاہر اس حدیث کی ترجمۃ الباب سے مطابقت میں اشکال ہے لیکن مسلم کی روایت میں ہے عن انس بن مالك قال خرجت مع جرير بن عبدالله في سفر الخ اب مطابقت ہوگئی کہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے غزوہ کے سفر کو بھی شامل ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۰۴۔

۲۷۰۱﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ عن عَمْرِو بنِ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى المُطَّلِبِ بنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يقولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى خَيْبَرَ اَخْدُمُهُ فلمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم رَاجِعًا وَبَدَالَهُ اُحُدٌ قال هذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ اَشارَ بِيَدِهِ اِلَى المَدِيْنَةِ قال اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلا میں غزوہ خیبر میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا، پھر جب نبی اکرم ﷺ وہاں سے واپس لوٹے (مدینہ کے قریب پہونچے) اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ دعا کی: اے اللہ! میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیان (دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان) حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اے اللہ ہمارے لئے

ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر اخدمه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۴، ومر الحديث ص۵۳ تا ص۵۴، ويأتي ص۴۰۵، وص۴۷۷، وص۵۸۵، وص۶۰۶، وص۸۱۶، وص۹۴۱، وص۱۰۹۰، مسلم في المناسك، والترمذي في المناقب.

۲۷۰۲﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ عن اِسْمَاعِيْلَ بنِ زَكَرِيَّاءَ حدَّثَنا عَاصِمٌ عن مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عن اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (سفر میں) تھے ہم میں سب سے زیادہ سایہ میں وہ تھا جو اپنے کمبل سے سایہ کئے ہوئے تھا اور جن لوگوں نے روزہ رکھا انہوں نے کچھ نہیں کیا اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا انہوں نے سواریاں اٹھائیں خدمت کی اور کام کاج کیا (سواریوں کو کھلایا پلایا، روزہ داروں کی خدمت کی، خیمے لگائے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آج تو روزہ نہ رکھنے والے (بڑا) ثواب لے گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فبعثوا الركاب وامتهنوا وعالجوا".

ترجمہ گذر چکا ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۴، واخرجه مسلم في الصوم.

مقصد | مقصد یہ ہے کہ غزوہ میں خدمت کا بڑا ثواب ہے خواہ بڑے کی خدمت ہو، یا چھوٹے کی، یا ہم عمر کی، بہر حال ثواب ملے گا۔

﴿ بَابُ ۱۸۱۴ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ ﴾

جو شخص سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھائے اسکی فضیلت کا بیان

۲۷۰۳﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيْهَا

اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ لازم ہے جو کوئی دوسرے کی مدد کرے اپنے جانور پر چڑھاوے یا اس کا سامان اپنی سواری پر اٹھاوے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اچھی بات کہنا اور ہر قدم پر جو نماز کے لئے چلے ایک صدقہ ہے اور کسی کو راستہ بتلانا یہ بھی صدقہ ہے۔ (یعنی صدقہ کا ثواب ملے گا)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يعين الرجل في دابته الى قوله والكلمة الطيبة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۴، ومر الحديث ص۳۷۳، ويأتي ص۴۱۹۔

مقصد مقصد حدیث پاک سے واضح ہے کہ جب دوسرے کو سواری پر چڑھا دینا یا کسی کا سامان لا د دینا اجر و ثواب کا باعث ہے تو اگر کوئی اپنی سواری پر کسی مسلمان کو لیجائے یا اسکا سامان اپنی سواری پر لا د کر پہنچا دے تو کتنا عظیم ثواب ہوگا۔

﴿بَابُ ۱۸۱۵ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر (مورچہ پر) رہنے کی فضیلت (ثواب) کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا. الآية

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ آل عمران، آیت ۲۰۰) اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوطی دکھلاؤ اور مورچہ پر جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو۔

۲۷۰۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنَارٍ عن اَبِي حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال رِبَاطُ يَومٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا العَبْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ پر رہنا ساری دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے (علیہا بمعنی فیہا ہے) اور تم میں کسی کو ایک کوڑے رکھنے کی جگہ بہشت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور جو آدمی اللہ کی راہ میں شام کو چلے یا صبح کو چلے تو وہ ساری دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

تشریح ظاہر ہے کہ دنیا اور مافیہا فانی اور بے ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "رباط يوم في سبيل الله خير من الدنيا

وماعليها (اى مافيها).

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۵، ومر الحديث ص۴۰۵، وياتى الحديث ص۴۶۰ تا ص۴۶۱ مختصراً، وص۹۴۹، واخرجه الترمذى.

مقصد مسلمانوں کی حفاظت کیلئے سرحد پر (مورچے پر) ڈٹے رہنے، جمے رہنے کی فضیلت وثواب کو بیان کرنا مقصود ہے۔
اس حدیث سے یہ بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کوڑا جو جہاد کا ادنیٰ آلہ ہے جب اس کے عوض جنت میں جگہ ملے گی جو دنیا اور مافیہا سے افضل ہے تو اور آلات جہاد کا کتنا ثواب ملے گا؟ سبحان اللہ

مختصر تشریح رباط بكسر الراء وبالباء الموحدة الخفيفة ملازمة المكان الذى بين المسلمين والكفار لحراسة المسلمين منهم. (عمده) وماعليها اى على الدنيا وفائدة العدول عن قوله ومافيها هو ان معنى الاستعلاء اعم من الظرفية واقوى فقصده زيادة المبالغة. (عمده)

۱۸۱۶ ﴿بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ﴾

جوشخص خدمت کیلئے لڑکے کو لیکر جہاد میں گیا

تشریح اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نابالغ لڑکا جہاد کا مکلف نہیں ہے البتہ تابع وخادم کے طور پر شریک ہوسکتا ہے۔

۲۷۰۵﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عن عَمْرٍو عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قال لِاَبِي طَلْحَةَ التَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حتّى اَخْرُجَ اِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي اَبُوطَلْحَةَ مُرْدِفِي وَاَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم اِذَانَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ كَثِيْرًا يقولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فلمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بنِ اَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فاصْطَفَاهَا رسولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حتّى اِذَا بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فى نِطَعٍ صَغِيْرٍ ثُمَّ قَالَ رسولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فكانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رسولِ اللّهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فرأيْتُ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم يُحَوِّى لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ

فتضعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهٖ حتى تَرْكَبَ فسِرْنَا حتى اِذَا اَشْرَفْنَا عَلَى المدِيْنَةِ نَظَرَ الى اُحُدٍ فقال هٰذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثم نَظَرَ اِلَى المَدِيْنَةِ فقال اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَاحَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فی مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا تلاش کرو (تجویز کرو) تاکہ میں خیبر کا سفر کروں چنانچہ ابوطلحہؓ مجھے لے کر چلے اور مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور میں اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا، رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو میں حضور ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور میں اکثر سنتا تھا کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے:

اللّٰهُمَّ انی اعوذُ بكَ الخ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم وفکر سے اور عاجزی سے، اور سستی سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں (یعنی دشمنوں) کے غلبہ سے، پھر ہم خیبر پہونچے تو جب اللہ نے خیبر کا قلعہ (قموص) فتح کرادیا تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی آپ ﷺ سے بیان کی ان کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا اور صفیہ دلہن تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ان کو چن لیا چنانچہ آپ ﷺ ان کو لے کر روانہ ہوئے جب ہم لوگ سد الصہباء (ایک مقام ہے) پہونچے تو صفیہ حیض سے پاک ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے صحبت کی پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس (کھجور، گھی اور پنیر کا حلوا) بنا کر رکھا پھر رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا جو لوگ تیرے آس پاس ہیں انہیں دعوت دیدو بس یہی کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا جو صفیہؓ کے نکاح میں آپ ﷺ نے کیا (روٹی گوشت نہ تھا) اس کے بعد ہم لوگ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کے لئے اپنے پیچھے عباء سے گھیر دیا (تاکہ پردہ ہوجائے) پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنہ رکھا اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں آنحضرت ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہوئیں پھر ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ کے قریب پہونچے اور آپ ﷺ نے احد پہاڑ دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مدینہ کو دیکھ کر یوں دعا کی اے اللہ! ان دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان جو ہے میں اس کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے صاع اور مد میں (یعنی غلہ اناج میں) برکت عطا فرما۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله التمس لی غلامًا الی قوله فكنت اخدم رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضع | والحديث هنا ص۴۰۵، ومر الحديث ص ۵۳ تا ص ۵۴، وص ۲۹۸، وص ۴۰۴، ويأتی ص ۴۷۷، وص ۵۸۵، وص ۶۰۶، وص ۹۴۱، وص ۱۰۹۰۔

مقصد اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ اگرچہ جہاد کا مکلف نہیں ہے اس لئے مجاہد کی حیثیت سے شریک غزوہ نہیں ہوسکتا لیکن بطور خادم مجاہد لے جاسکتا ہے۔

۲۔ یا یہ کہا جائے کہ امام بخاریؒ اس باب سے ایک شبہ کا ازالہ کررہے ہیں کہ بعض روایات سے ثابت ہے کہ بعض صحابہ نے اپنے آپ کو جہاد کے لئے پیش کیا لیکن حضور اقدس ﷺ نے نابالغ ہونے کی وجہ سے واپس کردیا جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ جنگ احد میں شریک نہیں کئے گئے۔ امام بخاریؒ نے بتادیا کہ ردو واپسی قتال و جہاد کے لئے تھا نہ کہ خدمت کے لئے۔

اشکال: اشکال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ نے انسؓ کو خدمت اقدس میں پیش کردیا تھا چنانچہ خود حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے۔ اور غزوہ خیبر ۷ھ میں واقع ہوا تھا تو اس حدیث سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت انسؓ نے صرف چار سال خدمت کی ہے۔

جواب: حضرت ام سلیمؓ نے جو انسؓ کو خدمت اقدس میں پیش کیا تھا وہ صرف مدینہ منورہ میں رہ کر خدمت کے لئے تھا غزوہ و جہاد کے لئے باہر لے جانے کی تعیین و تصریح نہیں تھی، غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ کے باہر سفر میں خدمت کے لئے کسی بچے کو تلاش کرو۔ فلا اشکال

﴿بَابُ ۱۸۱۷ رُكُوبِ الْبَحْرِ﴾

(جہاد کیلئے) سمندر میں سوار ہونے کا بیان

شارح بخاری علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: ای للجهاد وغيره للرجال والنساء. وكره مالك ركوبه للنساء في الحج خوفا من عدم التستر من الرجال ومنع عمر رضی الله عنه ركوبه مطلقًا فلم يركبه احد طول حياته ولايحتج بالملك لان السنة اباحته للرجال والنساء في الجهاد كمافى حديث الباب وغيره الخ (قس)

۲۷۰۶﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن يَحْيى عن محمّدِ بنِ يَحْيَى بنِ حَبَّانَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال حَدَّثَتْنِى أُمُّ حَرَامٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَوْمًا فى بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قالتْ يارسولَ اللهِ! مايُضْحِكُكَ قال عَجِبْتُ مِنْ قومٍ مِنْ اُمَّتِى يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كالْمُلُوكِ عَلَى الاَسِرَّةِ فقلتُ يارسولَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ

يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا اِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں قیلولہ فرمایا (یعنی سو گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے ام حرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟ فرمایا میں نے اپنی امت میں سے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا کہ وہ سمندر پر اس طرح سوار ہو رہے ہیں (شان وشوکت سے) جیسے بادشاہ تخت پر، ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے، غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار ایسا ہی فرمایا میں نے (یعنی ام حرامؓ نے) عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کردے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں ہو چکی، پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا وہ ان کو جہاد میں لے گئے جب جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں اس وقت سواری کا جانور ان کے سامنے لایا گیا مگر وہ گر پڑیں اور ان کی گردن ٹوٹ گئی۔ (چنانچہ مر گئیں)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۵، ومر الحديث ص۳۹۱، وص۳۹۲، وص۴۰۳، ويأتي الحديث ص۴۰۹ تا ص۴۱۰، وص۱۰۳۶۔

مقصد مقصد حدیث الباب سے ظاہر ہے کہ جہاد کے سفر میں عورت بھی خاوند وغیرہ کے ساتھ سفر کر سکتی ہے خواہ دریائی سفر ہو، یہی جمہور کا مذہب ہے صرف امام مالکؒ سے خلاف منقول ہے۔

یہ روایت کئی بار گذر چکی ہے جیسا کہ بقیہ صفحات کی نشاندہی کر دی گئی ہے نیز روایت آ رہی ہے کہ یہ سفر روم کا تھا۔

﴿۱۸۱۸ بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ﴾

(اى ببركتهم ودعائهم)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِي اَبُوسُفْيَانَ قَالَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَائَهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

جس نے لڑائی میں کمزوروں (بوڑھوں وغیرہ) سے اور صالحین سے مدد طلب کی

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا کہا قیصر روم نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اچھے امیر لوگوں نے اس پیغمبر کی پیروی کی یا کمزور غریب لوگوں نے؟ تو تو نے کہا غریب کمزور لوگوں نے، تو پیغمبروں کے تابعدار شروع شروع میں ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔

تشریح یہ حدیث شروع کتاب باب بدء الوحی میں موصولاً گذر چکی ہے مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۱۵۶ تا ص ۱۷۰ ملاحظہ فرمایئے۔

۲۷۰۷﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عن طَلْحَةَ عن مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ قَالَ رَآى سَعْدٌ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَن دُونَهُ فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم هَلْ تُنصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.﴾

ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ ان کو دوسروں پر فضیلت ہے (شجاعت اور مالداری میں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے کمزوروں ہی کے صدقے میں تمہاری مدد کی جاتی ہے اور روزی دی جاتی ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم اخبر بانهم لاينصرون الا بالضعفاء والصالحين فى كل شئ عملا باطلاق الكلام ولكن اهم ذلك واقواه ان يكون فى الحرب يستعينون بدعائهم ويتبركون بهم. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۰۵۔

تشریح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اپنی شجاعت اور مالداری کی بنا پر یہ خیال ہوا تھا اور یہ خیال ان کا ایک حد تک صحیح بھی تھا کہ سابقین اولین میں سے، اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، جنگ احد کی اس ہوش ربا گھڑی میں جبکہ افراتفری کے عالم میں اکثر مسلمان منتشر ہو گئے تھے یہ ثابت قدم رہے حضور اقدس ﷺ کے قریب رہے اور انتہائی بہادری سے دشمنوں پر تیر چلاتے رہے یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ارم یاسعد فداك ابى وامى ان فضائل کی بناء پر یہ خیال اپنی جگہ درست تھا، حضور اکرم ﷺ نے ان کو تواضع اور کسر نفسی کی تعلیم دینے کے لئے وہ ارشاد فرمایا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نیک اور صالح مسلمانوں کی برکت اور دعاؤں کے صدقہ میں مدد بھی ملتی ہے اور روزی بھی۔

۲۷۰۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو سَمِعَ جابرًا عن اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَاتِي زَمَانٌ يَغزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيْكُم مَنْ

صَحِبَ النبیَّ فیُقَالُ نعم فیُفتَحُ عَلَیہِ ثم یَاتِی زمانٌ فیُقالُ فِیکُم مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ النبیَّ فیُقالُ نعم فیُفتَحُ ثم یَاتِی زَمَانٌ فیُقالُ فِیکُم مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحَابِ النبیِّ صلی اللّٰہ علی وسلم فیُقالُ نعم فیُفتَحُ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جس میں لوگوں کی جماعت جہاد کرے گی ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں وہ شخص بھی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے؟ (یعنی کوئی صحابی بھی ہے؟) تو کہا جائے گا کہ ہاں! صحابی ہے، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ کہا جائے گا تم میں کوئی وہ ہے جس نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو؟ تو کہا جائے گا کہ ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔ اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا تو پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی وہ ہے جس نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ ہاں ہے، (اس وقت اس کے ذریعہ دعاء مانگی جائے گی) پھر فتح حاصل ہوگی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان من صحب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومن صحب اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومن صحب اصحاب اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھم ثلاثۃ الصحابۃ والتابعون واتباع التابعین حصلت بھم النصرۃ لکونھم ضعفاء فیما یتعلق بامر الدنیا اقویاء فیما یتعلق بامر الآخرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۰۵ تا ص ۴۰۶، ویاتی ص ۵۰۷۔

مقصد پیغمبروں کے متبعین (پیروکار) ضعفاء وصلحاء کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے کہ غزوات میں لڑنے والے مجاہدین کے علاوہ انہیں بھی ساتھ لینا چاہئے کہ ان کی برکت اور دعاء سے فائدہ ہوگا۔

تشریح دوسری حدیث سے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی بڑی فضیلت ثابت ہے۔ ایک حدیث میں ہے "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم" یعنی سب زمانوں میں یہی تین زمانے بہتر ہیں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین۔ اس سے روافض کی بداعتقادی وگمراہی بالکل ظاہر ہے جو سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سوائے چند کے سارے صحابہؓ اسلام سے پھر گئے تھے۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

۱۸۱۹ ﴿بابٌ لَایَقُولُ فُلَانٌ شَھِیْدٌ﴾

قالَ اَبوھُرَیرَۃَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُجَاھِدُ فی سَبِیلِہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فی سَبِیلِہ.

یہ نہ کہے کہ فلاں شہید ہے۔

(یعنی قطعی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے، کیونکہ نیت اور خاتمہ کا حال معلوم نہیں)

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔ (یعنی جب تک حدیث سے ثابت نہ ہو قطعی طور پر کسی کو بہشتی نہیں کہہ سکتے، مگر ان لوگوں کو جن کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہیں)۔

۲۷۰۹﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِى حَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىِّ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فلمَّا مالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الآخَرُونَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِى اَصْحَابِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ لايَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فقالَ مَااَجْزَاَ مِنَّا اليَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فقالَ رَجُلٌ مِنَ القَومِ اَنَا صَاحِبُهٗ قالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قال فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ المَوتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رسولُ اللّٰهِ قالَ وَمَا ذَاكَ قالَ الرَّجُلُ الَّذِى ذَكَرْتَ آنِفًا اَنَّه مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فى طَلَبِهٖ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ فى الاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عندَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے لشکر کے ساتھ) مشرکین (یہود خیبر) کے مقابل ہوئے اور دونوں طرف سے لوگوں نے جنگ کی پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے (یعنی اس روز کی لڑائی سے فراغت کے بعد اپنے خیمہ کی طرف واپس ہوئے) اور دوسرے لوگ (یعنی یہود بھی) اپنی فوج (یعنی اپنے خیمہ) کی طرف واپس ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا (قزمان نامی) جو

ان یہود میں سے کسی کو جو جتھے میں سے پھوٹ جاتا یا تنہا ہوتا نہیں چھوڑتا اس کے پیچھے پڑتا اور اپنی تلوار سے اس کو مارتا، تو قوم میں سے ایک شخص (حضرت سہل) نے کہا آج ہم میں سے کسی نے ایسی کفایت نہیں جیسی فلاں (قزمان) نے (یعنی آج تو ہمارے کام کوئی اتنا نہیں آیا جتنا یہ آیا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سن لو کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے" یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون الخزاعی) نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں (دیکھوں تو کہ وہ دوزخ کا کونسا کام کرتا ہے) چنانچہ وہ اس کے ساتھ نکلا جب وہ کہیں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتے اور وہ جہاں دوڑ کر چلتا یہ بھی دوڑنے لگتے، بیان کیا کہ وہ صاحب (جس کے متعلق حضور اقدس ﷺ نے وحی الٰہی سے دوزخی ہونے کا اعلان فرمایا تھا) بہت زیادہ زخمی ہوگیا اور چاہا کی جلدی موت آجائے (یعنی جلدی مرنے کے لئے) اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا (یعنی گاڑ دی) اور اس کی نوک اپنے سینے کے مقابل کر کے اپنی تلوار پر گر پڑا اور خودکشی کر لی، تو وہ صحابی (اکثم بن ابی الجون) جو اس کے ساتھ گئے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ کیا ہوا؟ اس صحابیؓ نے عرض کیا وہ شخص جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے اور لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ ارشاد بڑا شاق گذرا تھا (یعنی لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا) تو میں نے ان سے کہا تھا میں تم کو اس کا حال معلوم کرانے کے لئے اس کے ساتھ رہتا ہوں چنانچہ میں اس کی ٹوہ میں نکلا پھر وہ شدید طور پر زخمی ہوگیا تو اس خواہش میں کہ جلدی موت آجائے تو اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کر کے اس پر گر پڑا اس طرح اس نے اپنی جان کو خود ہلاک کر دیا (خودکشی کر لی) اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں کی نظر میں ایک آدمی (ساری عمر) جنت والوں کا سا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (اس کا خاتمہ خراب ہوجاتا ہے) اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں (ساری عمر) اہل دوزخ کا سا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔ (آخر میں توبہ کی وجہ سے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الصحابة لماشهدوا برجحان هذا الرجل في امر الجهاد كانوا يقولون انه شهيد لوقتل ثم لماظهر منه انه لم يقاتل لله وانه قتل نفسه علم انه لم يطلق على كل مقتول في الجهاد انه شهيد قطعًا لاحتمال ان يكون مثل هذا وان كان يعطى له حكم الشهداء في الاحكام الظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۰۶، وياتي في المغازي ص۶۰۴، وص۶۰۵، وص۹۶۱، وص۹۷۷۔

مقصد باب کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ جو شخص جہاد میں مارا جائے اس کو قطعی طور پر شہید نہیں کہنا چاہئے سوائے وحی الٰہی کے خاتمہ کے حال معلوم نہیں البتہ ظاہری طور چونکہ جہاد میں مارا گیا ہے اس لئے اس پر ظاہری احکام شہادت جاری ہوں گے مثلاً بغیر غسل کے خون آلود کپڑے میں جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن کیا جائے گا۔ البتہ اس طرح کہنا

درست ہے کہ "من قتل فی سبیل اللّٰہ فھو شھید"۔ واللہ اعلم

غزوہ خیبر غزوہ خیبر کی تفصیل کے لئے آٹھویں جلد کتاب المغازی کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۱۸۲۰ التَّحْرِيْضِ عَلَى الرَّمْيِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تعالٰى: "وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ".

تیراندازی پر رغبت دلانے (ابھارنے) کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور کافروں (سے مقابلہ کرنے) کے لئے جس قدر تم سے ہوسکے قوت مہیا کرو اور گھوڑے باندھنے سے بھی (مقابلہ کا سامان تیار کرو) جس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈراؤ۔ (انفال: آیت: ۶۰)

تشریح یہ آیت لاکر امام بخاریؒ نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے کہ قوت اور زور تیراندازی ہے اور یہ عہد رسالت سے متعلق ہے اس زمانے میں تیراندازی بہت مفید اور کارآمد تھی اس زمانے میں بندوق، توپ کی مشق کرنا اور استعمال میں لانا سب سامان جہاد ہے اور آئندہ جو اسلحہ وآلات حرب وجنگ تیار ہوں انشاء اللہ وہ سب آیت کے منشاء میں داخل ہیں۔

۲۷۱۰﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بنُ اِسْمَاعِيْلَ عن يَزِيْدَ بنِ اَبِى عُبَيْدٍ قالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بنَ الْاَكْوَعِ قالَ مَرَّ النبىُّ صلى الله عليه وسلم عَلٰى نَفَرٍ مِن اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فقالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم ارْمُوا بَنِى اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِى فُلَانٍ قالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَالَكُمْ لاتَرْمُوْنَ قالوا كَيْفَ نَرْمِى وَاَنْتَ مَعَهُمْ قالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے ایک گروہ پر گذرے جو آپس میں تیراندازی کی مشق کررہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے بنی اسماعیل! تیر چلاؤ (عرب کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں) اس لئے کہ تمہارے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام تیرانداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوتا ہوں یہ سن کر ایک گروہ (یعنی دوسرے گروہ) نے ہاتھ روک لیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے تم لوگ تیر نہیں چلاتے؟ انہوں نے کہا ہم کیسے تیر چلائیں آپ ان کے (دوسرے فریق کے) ساتھ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"اچھا میں تم سب کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ"۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ارموا بني اسماعيل".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۶، ويأتي ص ۴۷۸، وص ۴۹۷۔

۲۷۱۱﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حدثنا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ الغَسِيْلِ عن حَمْزَةَ بنِ اَبِي اُسَيْدٍ عن اَبِيْهِ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يومَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ اكثبوكم يعني اَكْثَرُوكُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابواُسیدؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے دن جب ہم نے قریش مکہ کے مقابلہ کے لئے صف بندی کرلی اور قریش مکہ نے ہمارے مقابلہ کے لئے صف بندی کرلی تو فرمایا جب وہ تم پر ہجوم کر کے نزدیک آجائیں تو تم لوگ تیر مارو۔ امام بخاریؒ نے کہا اکثبوکم کے معنی ہیں اکثروکم۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فعليكم بالنبل" فانه تحريض على الرمي بالسهام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۶، ويأتي في المغازي ص ۵۶۷، وص ۵۶۸۔

مقصد آیت کریمہ "اعدوا لهم مااستطعتم من قوة" میں قوۃ کی تفسیر کی طرف اشارہ ہے کہ خود حضور اقدس ﷺ نے اس کی تفسیر تیر اندازی فرمائی ہے۔ امام بخاریؒ نے یہ حدیث لاکر اسی کی طرف اشارہ کیا ہے مگر اوپر گذر چکا ہے کہ اس وقت یہی تیر وتلوار اہم ہتھیار تھے جو استعمال ہوتے تھے لیکن اس زمانے میں زمانے کے لحاظ سے بندوق، اور توپ بھی قوت میں داخل وشامل ہوں گے۔ واللہ اعلم

تشریح امام بخاریؒ نے اکثبوکم کی تفسیر اکثروکم نقل فرمائی ہے اس کے متعلق حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ بعض راویوں نے اکثبوکم کی تفسیر کی ہے مگر یہ تفسیر لغوی معنی سے بہت بعید ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: هذا تفسير لايعرفه اهل اللغة. (عمدہ) یعنی لغت میں کثب بمعنی کثرت منقول نہیں ہے۔

﴿بَابُ ۱۸۲۱ اللَّهْوِ بِالحِرَابِ وَنَحْوِهَا﴾

نیزے وغیرہ سے کھیلنا (یعنی مشق کرنا)

۲۷۱۲﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى اَخبَرَنَا هِشَامٌ عن مَعْمَرٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عنِ ابنِ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ بَيْنَا الحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰى اِلَى الحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فقال دَعْهُمْ يَاعُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا

عبدُ الرَّزَّاقِ اَخبَرَنَا معمرٌ فی المَسجِدِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حبشی لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے (مشق کر رہے تھے) اتنے میں حضرت عمرؓ آئے اور جھک کر ایک کنکری لی اور کنکری سے انہیں مارا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر! انہیں چھوڑ دو (یعنی کھیلنے دو) اور علی بن مدینیؒ کی روایت میں اپنی سند سے یہ زیادہ ہے کہ حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۶، واخرجه مسلم فی العيد.

مقصد | مقصد واضح ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نیزے وغیرہ یعنی تلوار و تیر کی مشاقی و کرتب جائز ہے۔

﴿بَابُ المِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهٖ﴾ ۱۸۲۲

ڈھال کا بیان اور جو اپنے ساتھی کے ڈھال سے اپنے کو چھپائے (استعمال کرے جائز ہے)

۲۷۱۳﴿ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ محمَّدٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا الاَوْزَاعِیُّ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قالَ كانَ اَبُوطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم بِتُرْسٍ و كانَ اَبُوطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْیِ فكانَ اِذَا رَمٰی تَشَرَّفَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَيَنظُرُ اِلٰی مَوْقِعِ نَبلِهٖ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ابوطلحہؓ خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ڈھال میں چھپاتے تھے (یعنی اپنی اور نبی ﷺ کی یعنی دونوں کی آڑ ایک ڈھال سے کرتے تھے) اور ابوطلحہؓ اچھے تیر انداز تھے جب وہ تیر چلاتے تو نبی اکرم ﷺ سر اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "كان ابوطلحة يتترس مع النبی صلی اللّٰه عليه وسلم بترس واحد". اور مِجَن بكسر الميم وفتح الجيم وتشديد النون بمعنی ڈھال ہے اور تُرس کے معنی بھی ڈھال ہیں۔

حضرت شیخ الحدیثؒ نے الابواب والتراجم میں فرمایا وفی الفیض المِجن من الجلد والترس من الحدید.

لیکن علامہ عینیؒ فرماتے ہیں الترس الذی يتخذ من الجلود. (عمدہ ج ۱۴/ ص ۱۸۶)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۶، ویاتی ص ۵۳۷، وفی المغازی ص ۵۸۱۔

۲۷۱۴﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ عُفَيرٍ حَدَّثَنا يَعقُوبُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِی حَازِمٍ عن سَهلٍ

بنِ سَعْدٍ قال لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم علٰى رَاسِهٖ وَاُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالمَاءِ فِي المِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغسِلُهُ فَلَمَّا رَاَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى المَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا فَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَرَقَاَ الدَّمُ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا جب (جنگ احد میں) نبی اکرم ﷺ کا خود آپ ﷺ کے سر مبارک پر توڑا گیا اور آپ ﷺ کا چہرہ انور خون آلود ہو گیا اور رباعی دانت توڑا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ (دھونے کے لئے) ڈھال میں بار بار پانی لاتے اور حضرت فاطمہؓ دھوتی تھیں جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون اور زیادہ بڑھتا جا رہا ہے تو ایک چٹائی کا ٹکڑا لیا اور اس کو جلا کر حضور ﷺ کے زخم پر چپکا دیا تو خون بند ہو گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في المجن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۷، ومر الحديث ص۳۸، ويأتي الحديث ص۴۰۸، وص۴۲۶، وص۵۸۴، وص۷۸۹، وص۸۵۲۔

۲۷۱۵﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حدَّثنا سُفيَانُ عن عَمْرٍو عنِ الزُّهْرِيِّ عن مَالِكِ بنِ اَوْسِ بنِ الحَدَثَانِ عن عُمَرَ قالَ كانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ علٰى رسوله مِمَّا لَمْ يُوجِفِ المُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فكانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خاصَّةً وَكانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَابَقِيَ فِي السِّلاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی نضیر کے اموال (باغات وغیرہ) ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا جس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے تو یہ اموال (بحکم شرع) خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے آپ اس میں سے اپنے اہل کا خرچہ سال بھر کا نکال لیتے پھر باقی کو ہتھیار اور گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے سامان میں خرچ فرماتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ثم يجعل مابقي في السلاح الى آخره لان المِجَنّ من جملة آلات السلاح. (یعنی اگرچہ ڈھال کی تصریح نہیں ہے مگر چونکہ ڈھال بھی آلات جہاد میں سے ہے اس لئے عدۃ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۰۷، ويأتي ص۴۳۵، وفي المغازي ص۵۷۵، وص۷۲۵، وص۸۰۶، وص۹۹۶، وص۱۰۸۵، اخرجه مسلم في المغازي، ابوداؤد في الخراج والترمذي في الجهاد.

مقصد مقصد یہ ہے کہ جہاد میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں ہے توکل یعنی خدا پر بھروسہ کرنے کے معنی یہ نہیں کہ اسباب ضروریہ مشروعہ کو ترک کر دیا جائے بالکل نہیں بلکہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ جہاں تک قدرت ہو جہاد کے سامان و اسباب تیار کریں پھر خدا پر بھروسہ کریں۔

تشریح واقعہ بنی نضیر کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۲۷ رملاحظہ فرمایئے۔

﴿بابٌ [۱۸۲۳]﴾ بالتنوین

۲۷۱۶﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يقولُ مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُفَدِّى رَجُلاً بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يقُولُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ.﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بعد کسی کو (جنگ احد کے دن) فداک ابی وامی کہا ہو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (اے سعد) تیر مارو میرے ماں باپ تجھ پر فدا۔

مطابقۃ للترجمۃ یہ باب بلا ترجمہ ہے اس لئے من وجہ باب سابق سے مناسبت کافی ہے کہ باب سابق کی پہلی حدیث یعنی ۲۷۱۳ میں رمی کا ذکر ہے اور اس حدیث میں بھی رمی کا ذکر ہے فهذا القدر كافٍ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۷، ويأتى فى المغازى ص ۵۸۱، وص ۹۱۳، ومسلم فى الفضائل، ترمذى فى المناقب.

مقصد چونکہ باب بلا ترجمہ ہے اس لئے مقصد بھی حسب سابق ہے کہ جہاد کے آلات و اسباب جہاں تک ہو سکے مہیا کرنا چاہئے اور یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے کتاب المغازی غزوہ احد کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ [۱۸۲۴] الدَّرَقِ﴾

ڈھال کا بیان

دَرَق: بفتحتین جمع ہے دَرقة کی، چمڑے کی ڈھال۔

۲۷۱۷﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قال حَدَّثَنِى ابنُ وَهْبٍ قالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِى اَبُوالاَسْوَدِ عن عُرْوَةَ عن عَائِشَةَ قالتْ دَخَلَ عَلَيَّ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وعِنْدِى جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ

بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ اَبُوبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ دَعْهُمَا فلمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَأَلْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاِمَّا قَالَ لِي اَتَشْتَهِينَ اَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فلمَّا غَفَلَ.

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت (انصار کی) دولڑکیاں میرے پاس جنگ بعاث کی نظمیں پڑھ رہی تھیں (اشعار گا رہی تھیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ گئے اور چہرہ پھیر لیا (گانا موقوف نہیں کیا بعض روایت میں ہے کہ دف بجا رہی تھیں) اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھ کو ڈانٹا اور کہا یہ شیطانی باجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا (اے ابوبکر!) ان دونوں (لڑکیوں) کو چھوڑ دو (پڑھنے دو) پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ دوسرے کام میں لگے (بعض روایت میں ہے فلمّا غفل یعنی جب ابوبکر رضی اللہ نے توجہ ہٹائی) تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں نکل گئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ عید کا دن تھا حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھوں سے کھیل رہے تھے اب یا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تو یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر تھا اور آپ حبشیوں سے فرما رہے تھے "بنی ارفدہ کھیلو، تماشا کرو، یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا بس! میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جاؤ۔

قال ابوعبداللّٰه الخ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ احمد نے ابن وہب سے بجائے فلمّا عمل کے فلمّا غفل نقل کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "بالدّرق".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۷، ومر الحديث ص ۱۳۰، وص ۱۳۵، ويأتي ص ۵۰۰، وص ۵۵۹۔

مقصد مقصد حدیث باب سے ظاہر ہے کہ ڈھال کی مشروعیت مقصود ہے کہ ان کا بنانا اور استعمال کرنا جائز ہے بلکہ جہاد کے لئے ضروری ہے۔

جنگ بعاث یہ حدیث بعینہ بخاری ص ۱۳۰ پر گذر چکی ہے اس حدیث پر اشکال وجواب مع تشریح وتفصیل گذر چکی ہے تفصیل وتشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۶۱ و ص ۱۶۲۔

﴿بَابُ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ﴾ ۱۸۲۵

حمائل اور تلوار کا گردن میں لٹکانے کا بیان

حمائل: جمع حِمالة بالكسر وهما علاقة السيف یعنی تلوار کا پڑتلہ، تسمہ۔

۲۷۱۸﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن ثابتٍ عن أَنَسٍ قَالَ كَانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَقَدِاسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وهو يقولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثم قال وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْقَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ بہادر تھے، ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والے (دشمن سے ڈر گئے) گھبرا گئے اور آواز کی طرف نکل پڑے پھر دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سامنے لوٹے آرہے ہیں (لوگوں سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہا نکل پڑے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر کی تحقیق کر لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ پر (یعنی بغیر زین) سوار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں تلوار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کچھ ڈر نہیں کوئی خوف نہیں پھر فرمانے لگے ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا (یعنی سست رفتار نہیں سمندر کی طرح تیز رفتار ہے) یا فرمایا سمندر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وفي عنقه السيف" فان قلت ليس فيه ذكر الحمائل؟ قلت الحمائل من جملة السيف وذكر السيف يدل عليه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۷، ومر الحديث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵ تا ص ۳۹۶، وص ۴۰۰، وص ۴۰۱، ويأتي ص ۴۱۷، وص ۴۲۶ تا ص ۴۲۷، وص ۸۹۱، وص ۹۷۱۔

مقصد مقصد حدیث پاک سے واضح ہے کہ جنگ وجہاد میں تلوار گلے میں لٹکانا جائز ہے اور اس کا ثبوت خود حضور اقدس ﷺ سے ثابت ہے۔ مسئلہ گذر چکا ہے۔

﴿بابُ ۱۸۲۶ ماجاءَ فی حِلْیَةِ السُّیُوفِ﴾

تلواروں پر (چاندی وغیرہ سے) زیبائش کا بیان

۲۷۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ حَدَّثَنا الاَوْزَاعِیُّ سَمِعْتُ سُلیمانَ بنَ حَبِیْبٍ سَمِعْتُ اَبَااُمَامَةَ یَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الفُتُوحَ قومٌ مَاکَانَتْ حِلْیَةُ سُیُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الفِضَّةَ اِنَّما کانَتْ حِلْیَتُهُمُ العَلابِیَّ وَالآنُکَ وَالحَدِیْدَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوامامہؓ فرماتے تھے کہ صحابہؓ فتح پر فتح حاصل کرتے تھے جن کی تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں ہوتا تھا ان کی تلواروں کا زیور اونٹ کی گردن کا پٹھا اور سیسہ اور لوہا ہوتا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۷، وهذا الحديث اخرجه ابن ماجه فی الجهاد.

مقصد تلوار وغیرہ پر سونے چاندی کا کام، سونے چاندی سے مزین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ابتدائی زمانہ غربت وافلاس کا تھا اس لئے تلواروں پر سونے چاندی کا کام نہیں ہوتا تھا بعد میں جب فتوحات سے فراخی ہوئی تو تلواروں پر چاندی کا کام ہونے لگا جیسا کہ روایت سے ثابت ہے کہ حضرت زبیر بن عوامؓ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا جیسا کہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے "کان سیف الزبیر محلی بفضة قال هشام وکان سیف عروة محلی بفضة" (بخاری جلد ثانی/ص ۵۲۶)

مسئلہ: تلوار ہو یا اور کوئی ہتھیار سونے کا کام جائز نہیں مگر اکثر علماء نے چاندی کا کام جائز رکھا ہے، اگرچہ بعضوں نے اس کو بھی منع کیا ہے اس لئے بچنا بہتر ہے۔ واللہ اعلم

تحقیق وتشریح العَلابِی بفتح العین المهملة وتخفیف اللام وکسر الباء الموحدة، اوزاعی نے کہا وہ کچا چمڑا جو مدبوغ نہ ہو، علامہ خطابی نے کہا گردن کا پٹھا۔ آنُک بالمد وضم النون بعدها کاف هو الرصاص.

﴿بابُ ۱۸۲۷ مَنْ عَلَّقَ سَیْفَهُ بِالشَّجَرِ فِی السَّفَرِ عِنْدَ القَائِلَةِ﴾

جس نے سفر میں قیلولہ کے وقت اپنی تلوار درخت میں لٹکادی

۲۷۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِی سِنَانُ بنُ اَبِی سِنَانٍ الدُّؤَلِیُّ

وَاَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ جابرَ بن عبدِ اللّٰهِ اَخبَرَهُ اَنَّه غزا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قِبَلَ نَجدٍ فلمَّا قفَلَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فاَدرَكَتهُمُ القَائِلَةُ فى وَادٍ كثيرِ العضاهِ فنزَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَتفرَّقَ النَّاسُ يَستَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنزَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تحتَ سَمُرَةٍ فعَلَّقَ بِهَا سَيفَهُ ونِمنَا نَومَةً فاِذَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَدعُونَا وَاِذَا عِندَهُ اَعرَابِيٌّ فقال اِنَّ هٰذا اختَرَطَ عَلَيَّ سَيفِي وَاَنَا نَائِمٌ فاستَيقَظتُ وَهُوَ فى يَدِهِ صَلتًا فقالَ مَن يَمنَعُكَ مِنِّي قلتُ اَللّٰهُ اللّٰهُ ثلاثًا وَلَم يُعَاقِبهُ وَجَلَسَ. وَرَوٰى مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ عن اِبرَاهِيمَ بنِ سَعدٍ عنِ الزُّهرِيِّ قالَ فشَامَ السَّيفَ فهَاهُوَ ذَا جَالِسٌ ثمَّ لَم يُعَاقِبهُ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ لوٹے تو وہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے دوپہر کا وقت (یعنی قیلولہ کا وقت) ایک ایسے وادی میں آیا جہاں ببول کے (کانٹے دار) درخت بہت تھے تو رسول اللہ ﷺ اتر پڑے اور لوگ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے منتشر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک ببول کے نیچے قیام کیا اور اپنی تلوار کو اس میں لٹکا دیا۔ جابر نے بیان کیا ہم تھوڑی ہی دیر سوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بلانے لگے ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے پاس ایک دیہاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی (نیام سے کھینچ لی) اور میں سو رہا تھا پھر میں بیدار ہو گیا اور ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے کہنے لگا اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ اللہ تین بار، اور حضور ﷺ نے اس دیہاتی کو کوئی سزا نہیں دی وہ بیٹھا رہا۔

تشریح اس دیہاتی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ بعد میں مسلمان ہو گئے تفصیل کے لئے دیکھئے نصر الباری مغازی رص ۱۸۷ تا ص ۱۸۸۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فنزل تحت سمرة فعلق بها سيفه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۷ تا ص ۴۰۸، ويأتى الحديث ص ۴۰۸، وفى المغازى ص ۵۹۳۔

۱۸۲۸
﴿بابُ لُبسِ البَيضَةِ﴾

خود پہننے کا بیان

۲۷۲۱﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسلَمَةَ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ اَبى حَازِمٍ عن اَبِيهِ عن سَهلٍ اَنَّه

سُئِلَ عن جُرْحِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَوْمَ اُحُدٍ فقال جُرِحَ وَجْهُ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰی رَأْسِهِ فكانَتْ فاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِیٌّ يُمْسِكُ فلمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لايَزِيْدُ اِلاَّ كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حتی صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے مروی ہے کہ ان سے نبی اکرم ﷺ کے زخم کا حال پوچھا گیا جو اُحد کے دن لگا تھا تو حضرت سہل نے کہا نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا اور آپ ﷺ کا رباعی دانت توڑا گیا اور خود توڑا گیا جو آپ ﷺ کے سر مبارک پر تھا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بند کرتے تھے جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون اور بڑھ رہا ہے تو حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا پھر اس کو جلا کر راکھ کیا پھر اس کو زخم میں چپکا دیا (بھر دیا) تو خون بند ہو گیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وهشمت البيضة علی رأسه".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۰۸، ومر الحديث ص ۳۸، وص ۴۰۷، ويأتی الحديث ص ۴۲۶، وص ۵۸۴، وص ۷۸۹، وص ۸۵۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ سر کی حفاظت کے لئے جہاد و جنگ میں خود کا استعمال جائز ہے توکل کے خلاف نہیں ہے۔

تشریح چہرہ مبارک کو ابن قمیہ نے زخمی کیا اور دندان مبارک عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا اور بیضہ بفتح الباء یعنی خود عبداللہ بن ہشام نے۔ (قس)

﴿بابٌ[۱۸۲۹] مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ﴾

مرتے وقت یا مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں

۲۷۲۲﴿ حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ عبّاسٍ حدَّثَنا عبدُ الرَّحمٰنِ عن سُفيانَ عن اَبی اِسْحَاقَ عن عَمْرِو بنِ الحارِثِ قالَ مَاتَرَكَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِلاَّ سِلاَحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.﴾

ترجمہ حضرت عمرو بن حارثؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے (کچھ مال و اسباب میں سے نہیں چھوڑا) صرف ہتھیار اور ایک سفید خچر (وهی الدلدل) اور کچھ زمین اس کو بھی آپ ﷺ صدقہ کر گئے تھے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من الحديث وهو انه صلی اللّٰه علیه وسلم خالف

مافعله اهل الجاهلية من كسر سلاحهم وعقر دوابهم الخ. پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اموال متروکہ کو صدقہ کر دیا تھا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۸، ومر الحديث ص ۳۸۲، وص ۴۰۲، ويأتي ص ۴۳۷، وص ۶۴۱۔

مقصد | جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے ہتھیار توڑ ڈالتے، اس کے اسباب جلا دیتے اور اس کے جانور مار ڈالتے۔ امام بخاریؒ نے اس باب سے اشارہ کر دیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں دیدینا چاہئے۔

﴿بابُ ۱۸۳۰ تَفَرُّقِ النَّاسِ عنِ الإمَامِ عندَ القَائِلَةِ وَالإسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ﴾

قیلولہ کے وقت امام (حاکم) سے لوگوں کے الگ ہونے اور درختوں کا سایہ حاصل کرنے کا بیان

(یعنی اگر حاکم دوپہر کے وقت کہیں اترے، منزل بنائے تو لوگ درختوں کا سایہ حاصل کرنے کیلئے الگ ہو سکتے ہیں، جائز ہے)

۲۷۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ وَاَبُوسَلَمَةَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُمَا ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَرَجُلٌ عِنْدَهُ وَهُوَ لَايَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ وَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اتفاق سے دوپہر کا وقت ایک کانٹے دار جنگل میں آ پہنچا لوگ الگ الگ درختوں کے سایے میں پھیل گئے اور نبی اکرم ﷺ بھی ایک درخت کے نیچے اتر گئے اور اپنی تلوار اس درخت میں لٹکا دی پھر سو گئے اور بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ کی بے خبری میں آ گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ اس شخص نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا "اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا" میں نے کہا اللہ! تو اس نے تلوار میان میں کر لی اور وہ شخص یہ بیٹھا ہوا ہے پھر آپ ﷺ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۸، ويأتي في المغازي ص ۵۹۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے ایک شبہ کا ازالہ ہے کہ بعض روایت میں تفرق اصحاب سے ممانعت معلوم ہوتی ہے، بخاریؒ نے تطبیق کی طرف اشارہ کر دیا کہ ممانعت تفرق کا تعلق دور دور کے تفرق سے ہے عند الضرورت مشورہ مشکل ہو اور جواز تفرق سے قریب قریب رہنے کا ہے کہ صرف ایک آواز سے صحابہؓ حاضر خدمت ہو گئے۔

غورث بن حارث اس شخص کا نام جس نے آپ ﷺ پر تلوار کھینچی تھی غورث بن حارث تھا اور یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا تھا اور اپنی قوم میں آ کر اسلام کی دعوت دی۔ مفصل تشریح کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد ص ۱۸۸ کا مطالعہ کیجئے۔

۱۸۳۱ ﴿بَابُ مَاقِيْلَ فِى الرِّمَاحِ﴾

وَيُذْكَرُ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم جُعِلَ رِزْقِى تحتَ ظِلِّ رُمْحِى وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ اَمْرِىْ.

نیزوں کے بارے میں جو (فضیلت) منقول ہے

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا میری روزی میرے نیزے کے سائے کے نیچے کی گئی ہے اور ذلت وخواری اس کے لئے مقدر کر دی گئی جو میری مخالفت کرے۔ (یعنی میرا دین اسلام قبول نہ کرے)

تشریح صغار کے لغوی معنی ذلت کے ہیں یہاں مراد جزیہ دینا ہے۔ جعل رزقى اى من الغنيمة ارشاد پاک کا حاصل یہ ہے کہ میرا رزق صرف مال غنیمت ہے تجارت وزراعت نہیں۔ (عمدہ)

۲۷۲۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنا مَالِكٌ عن اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بنِ عُبَيْدِ اللهِ عن نافِعٍ مَوْلٰى اَبِى قَتَادَةَ الاَنْصَارِىِّ عن اَبِى قَتَادَةَ اَنَّه كانَ مَعَ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حتى اِذَا كانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَآى حِمَارًا وَحْشِيًّا فاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَن يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوا فَاَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَاَبٰى بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَاَلُوهُ عن ذٰلِكَ فقال اِنَّمَا هِىَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ وعَنْ زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِى قَتَادَةَ فِى الحِمَارِ الوَحْشِىِّ مِثْلَ حديثِ اَبِى النَّضْرِ قَالَ

هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَئٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ وہ (حدیبیہ کے سال) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، مکہ کے ایک راستے میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے حضور ﷺ کے پیچھے رہ گئے ابوقتادہؓ خود محرم نہیں تھے ابوقتادہؓ نے ایک گورخر دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دینا لیکن ان ساتھیوں نے انکار کر دیا (کوڑا اٹھا کر نہیں دیا) پھر ساتھیوں سے کہا ذرا بھالا (نیزہ) اٹھا دو لیکن انہوں نے انکار کر دیا، آخر ابوقتادہؓ نے خود (اتر کر) اپنا بھالا لیا پھر گورخر پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا (یعنی ذبح کر دیا) اب بعض صحابہؓ نے گوشت کھایا اور بعضوں نے (اس خیال سے کہ احرام میں شکار منع ہے) نہیں کھایا پھر جب رسول اللہ ﷺ سے جا کر ملے تو اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو کھانا ہے جو اللہ نے تم کو کھلایا ہے۔ اور زید بن اسلم سے روایت ہے انہوں نے عطار بن یسار سے، انہوں نے ابوقتادہؓ سے گورخر کا یہی قصہ جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''کیا تمہارے ساتھ اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ (بعض روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اس میں بازو لے کر تناول فرمایا۔ (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فسالهم رمحه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۸، ومر الحديث ص ۲۴۵، ۰۰۰۰ وص ۲۴۶، ۰۰۰، ۰۰۰، وص ۳۴۹، ۳۴۹، وص ۴۰۰، ویاتی ص ۵۹۷، وص ۸۱۴، وص ۸۲۵۔

مقصد اس باب سے مقصد یہ ہے کہ نیزہ بھالا بنانا اور اس کو استعمال کرنا جائز و باعث فضیلت ہے۔ بعض روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کی تجارت جہاد ہے۔

تشریح تشریح کے لئے نصر الباری جلد پنجم ص ۴۱۶ ملاحظہ فرمایئے۔

﴿بَابُ [۱۸۳۲] مَاقِيْلَ فِى دِرْعِ النَّبِىِّ ﷺ وَالقَمِيْصِ فِى الحَرْبِ﴾

وقَالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ.

نبی اکرم ﷺ کی زرہ کے بارے میں کیا کہا گیا ہے...

...(ای من ای شیء کانت؟) اور لڑائی میں کرتہ پہننے کا بیان

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''خالد (بن ولید) نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں''۔

۲۷۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى حَدَّثَنَا عبدُ الوَهَّابِ حَدَّثَنَا خالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ

عبّاسٍ قال قال النبیُّ ﷺ وَھُوَ فی قُبَّۃٍ یوم بَدرٍ اَللّٰھُمَّ اِنّی اَنشُدُکَ عَھدَکَ وَوَعدَکَ اَللّٰھُمَّ اِن شِئتَ لَم تُعبَدْ بَعدَ الیومِ فَاَخَذَ اَبُوبکرٍ بِیَدِہٖ فقالَ حَسبُکَ یارسولَ اللّٰہِ فقدْ اَلحَحتَ علٰی رَبِّکَ وَھُوَ فی الدِّرعِ فخرَجَ وَھُوَ یقولُ "سَیُھزَمُ الجَمعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَۃُ مَوعِدُھُم وَالسَّاعَۃُ اَدھٰی وَاَمَرُّ" وقال وُھَیبٌ حدَّثنا خالِدٌ یوم بدرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ بدر کے دن ایک خیمہ میں تھے آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی "اے اللہ! میں آپ کے عہد اور وعدہ کا طلب گار ہوں (جو تو نے اپنے نبی کی مدد اور کفار پر غلبہ کے متعلق کیا ہے) خدایا! اگر تو چاہتا ہے (تیری مرضی یہی ہے) تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہوگی (یعنی اگر ہم لوگ ختم ہو گئے تو تیری عبادت و بندگی ختم ہو جائے گی اور روئے زمین پر صرف بت پرستی ہوگی) یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لئے یہ کافی ہے (یعنی بس کیجئے) آپ نے پروردگار سے دعا میں حد کر دی اور حضور ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ (سورہ قمر کی) یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے "عنقریب جماعت کفار کو شکست ہوگی اور پیٹھ پھیر لیں گے اور ان کے وعدے کا دن قیامت ہے جو نہایت سخت اور کڑوی ہے۔ (سورہ قمر ۴۵-۴۶) اور وہیب نے خالد حذا سے یہی روایت کی اس میں یوم بدر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وهو فی الدرع".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۰۸ تا ص۴۰۹، ویاتی فی المغازی ص۵۶۴، وفی التفسیر ص۷۲۲، وص۷۲۳۔

۲۷۲۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ کَثِیرٍ حدَّثنا سُفیانُ عنِ الاَعمَشِ عن اِبرَاھِیمَ عنِ الاَسوَدِ عن عائِشَۃَ قالَتْ تُوُفِّیَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَدِرعُہٗ مَرھُونَۃٌ عندَ یَھُودِیٍّ بثَلاثِینَ صَاعًا مِن شَعِیرٍ وَقالَ یَعلٰی حَدَّثنا الاَعمَشُ دِرعٌ مِن حَدِیدٍ وَقالَ مُعَلّٰی حَدَّثنا عبدُ الوَاحِدِ حَدَّثنَا الاَعمَشُ وَقالَ رَھَنَہٗ دِرعًا مِن حَدِیدٍ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی (ابو الشحم) کے پاس تیس صاع جو کے عوض گرو تھی، اور یعلی نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ لوہے کی زرہ، اور معلّی نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ودرعه" ای درع النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۰۹، ومر الحدیث ص۲۷۷، وص۲۸۱، وص۲۹۳، وص۳۰۰، وص۳۲۱، وص۳۴۱، ویاتی ص۶۴۱۔

۲۷۲۷﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ حَدَّثنا وُھَیبٌ حدَّثنا ابنُ طَاؤسٍ عن اَبِیہِ عن اَبی ھُرَیرَۃَ

عنِ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قالَ مَثَلُ البَخِیلِ وَالمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَینِ عَلَیهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیدٍ قداضطرَّتْ اَیدِیَهُمَا اِلیٰ تَراقِیهِمَا فکُلَّمَا هَمَّ المُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اتَّسَعَتْ عَلَیهِ حتی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَکُلَّمَا هَمَّ البَخِیلُ بِالصَّدَقَةِ انقَبَضَتْ کُلُّ حَلقَةٍ اِلیٰ صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَیهِ وَانضَمَّتْ یَدَاهُ اِلیٰ تَرَاقِیهِ فَسَمِعَ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ فَیَجتَهِدُ اَنْ یُوَسِّعَهَا فلَا تَتَّسِعُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی (جو زکوۃ نہیں دیتا) اور زکوۃ دینے والے کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو کرتے پہنے ہوں ان دونوں کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں (کرتہ تنگ ہو) تو زکوۃ دینے والا جب زکوۃ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر (چلنے میں) گھسٹتا جاتا ہے اور نشانات قدم کو مٹاتا جاتا ہے۔ (ای تمحو الجبة اثر مشية لسبوغها ومراده ان الصدقة تستر خطایا المتصدق کما یستر الثوب الذی یجر علی الارض اثر مشی لابسه بمرور الذیل علیه. (قس)

وکلما هم البخیل الخ: اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کرتہ سمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ سے بھر جاتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخی کا دل زکوۃ دینے سے خوش اور کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل اول تو زکوۃ دیتا نہیں اگر جبراً اور قہراً کچھ دے بھی تو دل تنگ و رنجیدہ ہو جاتا ہے)

فسمع النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم: پھر ابو ہریرہؓ نے سنا کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے وہ زور لگاتا ہے کہ کسی طرح یہ کرتہ کشادہ (ڈھیلا) ہو وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "علیهما جبتان" وهو المناسب لذکر القمیص فی الترجمة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۰۹، ومر الحدیث ص۱۹۴، ویاتی ص۷۹۸، وص۸۶۲۔

مقصد جنگ و جہاد میں زرہ کا ثبوت اور حکم بیان کرنا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے لئے زرہ کا اثبات مقصود ہے۔

﴿بابُ ۱۸۳۳ الجُبَّةِ فی السَّفَرِ وَالحَربِ﴾

سفر اور جنگ میں جبہ یعنی چغا پہننے کا بیان

۲۷۲۸﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ حَدَّثَنا عبدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنا الاَعمَشُ عن اَبِی الضُّحیٰ مُسلِمٍ هُوَ ابنُ صُبَیحٍ عن مَسرُوقٍ حَدَّثَنِی المُغِیرَةُ بنُ شُعبَةَ قالَ انطَلَقَ رسولُ اللّٰهِ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتُ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ. ﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (غزوہ تبوک میں) اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر لوٹ کر آئے تو میں پانی لیکر حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے وضو شروع کیا آپ ایک شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ انور کو دھویا پھر اپنے ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں تو آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ نکال لئے اور ان دونوں کو دھویا اور اپنے سر اور موزوں پر مسح کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله وعليه جبة شامية و كان في السفر و كان في غزاة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۹، ومر الحديث ص ۵۲، ۵۶، ویاتی ص ۸۶۳۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ سفر میں اور غزوہ میں جبہ پہننا جائز اور ثابت ہے جیسا کہ حدیث الباب سے واضح ہے۔

﴿بَابُ[۱۸۳۴] الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ﴾

لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننے کا بیان

۲۷۲۹﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ کو ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی کھجلی کی وجہ سے جو ان دونوں کو تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رخص لعبد الرحمن" الى آخره.

اس روایت میں اگرچہ صرف حریر کا ذکر ہے مگر حضرت انس بن مالکؓ ہی کی روایت دوسرے طریق سے ہے جس میں صاف ہے "فرأيت عليهما في غزاة اى في الحرب". امام بخاریؒ نے اس روایت کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

فالمناسبة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۰۹، ویاتی ص ۴۰۹، وص ۸۶۸۔

۲۷۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنا محمَّدُ بنُ سِنَانٍ حَدَّثَنا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ شَكَوَا اِلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم يعنى القَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فى الحَرِيْرِ فَرَاَيْتُ عَلَيْهِمَا فى غَزَاةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے جوؤں ں شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی حضرت انسؓ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کو جہاد میں ریشمی کپڑا پہنے دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فى غزاة" وهى للحرب، وهذان طريقان اخران فى حديث انس.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۹، ومر الحديث ص ۴۰۹، //، وياتى ص ۸۶۸۔

۲۷۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا يَحْيٰى عن شُعْبَةَ اَخْبَرَنِى قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ رَخَّصَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عوفٍ وَالزُّبَيْرِ بنِ العَوَّامِ فى حَرِيْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن بن عوامؓ کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فى حرير" اى فى لبس حرير.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۹۔

۲۷۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْرُخِّصَ لَهُمَا لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان دونوں (عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ) کو کھجلی کی وجہ سے اجازت دی۔ (یعنی ریشم کی)

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى حديث انسؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۰۹، ومر مرارًا. مسلم ثانی رص ۱۹۳۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ لڑائی میں ریشمی کپڑے کا استعمال جائز ہے اور احادیث باب سے یہ معلوم ہوا کہ خارش و کھجلی کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے ریشم کی اجازت دی اور مسلم شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجازت غزوہ میں تھی۔

مسئلہ: یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے چونکہ ریشمی لباس کی نوعیت مختلف ہے۔

ریشمی لباس اور ائمہ کے اقوال ① امام شافعیؒ کے نزدیک خارش کی وجہ سے یا جوؤں کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے مردوں کے لئے ریشم کا استعمال جائز ہے اسی طرح جنگ کے اندر بھی ریشم کا استعمال مردوں کے لئے جائز ہے اس لئے کہ ریشم دشمن کے حملے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے کیونکہ اگر خالص ریشم ہو تو تلوار اچٹ جاتی ہے۔ دلیل احادیث الباب کے علاوہ یہ حدیث مسلم شریف میں بھی ہے ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمٰن بن عوف والزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی السفر من حِکۃ کانت بھما او وجع کان بھما. (مسلم جلد ثانی ص ۱۹۳)

امام نوویؒ فرماتے ہیں: والذی قطع بہ جماھیرھم انہ یجوز لبس الحریر للحِکۃ ونحوھا فی السفر والحضر جمیعًا. (شرح مسلم ص ۱۹۳، سطر ۴)

② حنفیہ کے نزدیک خالص حریر پہننا یعنی جس کپڑے کا تانا بانا دونوں ریشم ہو کسی حال میں مردوں کے لئے جائز نہیں!! مخلوط حریر تو پہننا جائز ہے مثلاً اس کپڑے کا تانا حریر ہو اور بانا غیر حریر یعنی سوت ہو تو ایسا کپڑا حنفیہ کے نزدیک عام حالات میں بھی جائز ہے لیکن اگر اس کپڑے کا بانا حریر ہے اور تانا سوت ہے تو نا جائز ہے۔

اور احادیث کو مخلوط کپڑے پر محمول کرتے ہیں صاحب ہدایہ نے صاحبینؒ کا مسلک امام ابو حنیفہؒ کے مسلک سے الگ نقل کیا ہے "لاباس بلبس الحریر والدیباج فی الحرب عندھما. (ہدایہ)

﴿بابُ ۱۸۳۵ مَا یُذْکَرُ فِی السِّکِّیْنِ﴾

چھری کے بارے میں جو مذکور ہے (یعنی اسکا استعمال جائز ہے)

۲۷۳۳﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِیزِ بنُ عبدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِی اِبْرَاھِیْمُ بنُ سَعْدٍ عنِ ابنِ شِھَابٍ عن جَعْفَرِ بنِ عَمْرِو بنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِی عن اَبِیْہِ قالَ رَاَیْتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَاکُلُ مِنْ کَتِفٍ یَحْتَزُ مِنْھَا ثُمَّ دُعِیَ اِلَی الصَّلوٰۃِ فصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأ. حَدَّثَنا اَبُو الیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عنِ الزُّھْرِی وَزَادَ فَاَلْقَی السِّکِّیْنَ.﴾

ترجمہ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ شانہ کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من معنی الحدیث لان احتزازہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کتف الشاۃ کان بالسکین ویشھد لہ الطریق الآخر الذی یاتی وفیہ فالقی السکین.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۰۹، ومر الحدیث ص۳۴، وص۹۳، ویاتی ص۸۱۴، وص۸۱۵، وص۸۲۱، مسلم ص۱۵۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ چھری (چاقو) کا استعمال جائز ہے، کتاب الجہاد سے تعلق یہ ہے کہ یہ بھی آلات حرب میں سے ہے جہاد میں بھی اس کو رکھ سکتے ہیں۔

اشکال: ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا ممنوع ہے۔

جواب: روایت منکر ہے بخاری کی صحیح روایت کے مقابلہ قابل احتجاج نہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۸۳۶ مَاقِیْلَ فِیْ قِتَالِ الرُّوْمِ﴾

روم سے لڑنے (جہاد کرنے) میں کیا فرمایا گیا ہے (یعنی قتال کی فضیلت کا بیان)

۲۷۳۴﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ یَزِیْدَ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِی ثَوْرُ بنُ یَزِیْدَ عن خالِدِ بنِ مَعْدَانَ اَنَّ عُمَیْرَ بنَ الاَسْوَدِ العَنْسِیَّ حَدَّثَهُ اَنَّه اَتٰی عبادَةَ بنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِیْ سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فی بِنَاءٍ لَهٗ وَمَعَهٗ اُمُّ حَرَامٍ قالَ عُمَیْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّها سَمِعَتِ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَقُولُ اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِی یَغْزُوْنَ البَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوا قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قلتُ یارسولَ اللّٰهِ اَنَا فِیْهِمْ قالَ اَنْتِ فِیْهِمْ قالَتْ ثُمَّ قال النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِی یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ فقلتُ اَنَا فِیْهِمْ یارسولَ اللّٰهِ قالَ لَا.﴾

ترجمہ عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبادہؓ حمص کے ساحل پر اپنے گھر میں اترے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ام حرام (ان کی بیوی) بھی تھیں عمیر نے کہا ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر کا سفر کر کے جہاد کرے گا (جنت) واجب کر لی۔ ام حرام نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں بھی ان میں ہوں گی؟ فرمایا تو بھی ان میں ہوگی۔ ام حرام نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملہ کرے گا بخش دیا جائے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ان میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "یغزون البحر" لان المراد من غزو البحر ھو

قتال الروم الساکنین من وراء البحر.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۰۹ تا ص۴۱۰، ومر الحدیث ص۳۹۲، وص۴۰۵۔

مقصد | روم سے لڑنے اور جہاد کرنے کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے۔

مسلمانوں کا قبرص اور قسطنطنیہ پر حملہ | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دو منظر دکھائے گئے جن میں صحابہ کرامؓ جہاد کے لئے سمندر کا سفر کر رہے تھے وھی غزوۃ قبرص فی زمن عثمان بن عفانؓ الخ. (عمدہ)

یعنی پہلا خواب اس طرح پورا ہوا کہ مسلمانوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت ۲۸ھ میں قبرص پر حملہ کیا اس لشکر کے امیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے اس سفر میں ام حرام رضی اللہ عنہا شریک تھیں قبرص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں فتح ہوا تھا جب حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا ساحل پر اتریں تو وہاں اپنے گھوڑے سے گر گئیں اور اسی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

سمندر کے سفر کا دوسرا غزوہ وہ تھا جس میں صحابہ کرام نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اس لشکر کا سردار یزید بن معاویہ تھا اس میں بہت سے صحابہ کرامؓ شریک تھے علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کان اول من غزا مدینۃ قیصر یزید بن معاویۃ ومعہ جماعۃ من سادات الصحابۃ کابن عمر وابن عباس وابن الزبیر وابی ایوب الانصاری وتوفی بھا سنۃ اثنتین وخمسین من الھجرۃ واستدل بہ المھلب علی ثبوت خلافۃ یزید وانہ من اھل الجنۃ لدخولہ فی عموم قولہ مغفور لھم. (قس)

پھر علامہ قسطلانیؒ جواب نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد "مغفور لھم" مشروط بکونہ من اھل المغفرۃ، نیز ۵۸ھ میں حضرت معاویہؓ زندہ تھے ۶۰ھ تک یعنی پوری زندگی ۶۰ھ تک خلیفہ رہے، پھر لشکر کی مغفرت وبخشش سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر ہر فرد کی مغفرت ہوگی بلکہ مغفرت اور جنتی ہونے کے لئے شرط ہے کہ ایمان پر خاتمہ ہو۔

بلاشبہ یزید نے قسطنطنیہ پر حملہ کر کے بڑی نیکی کی اس وقت ومغفور لھم میں یہ بھی شامل تھا لیکن اس کے بعد یزید نے جن جرائم ومعاصی کا ارتکاب کیا ہے کہ اللہ کی پناہ! حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت، اہل بیت کی اہانت، مدینہ منورہ پر چڑھائی اور اہل مدینہ کے مردوں اور عورتوں پر مظالم وغیرہ اس کے بعد یزید کی مغفرت کا فیصلہ نہایت مشکل ہے البتہ یزید کے بارے میں سکوت وتوقف کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے اور قادر ہے کہ جس کو چاہے بہشتی بنادے۔ واللہ اعلم

* * *

﴿بابُ قِتالِ اليَهُودِ﴾ ۱۸۳۷

یہود سے جنگ ہونے کا بیان

۲۷۳۵﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ محمَّدِ الفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال تُقَاتِلُونَ اليَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِىَ اَحَدُهُم وَرَاءَ الحَجَرِ فيقُولُ ياعبدَ اللّٰهِ هٰذا يَهُودِيٌّ وَرَائِى فاقْتُلْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ یہودیوں سے جنگ کرو گے (یعنی جب اخیر زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمان ان کے ساتھ ہوں گے اور یہود کا ناد جال کے ساتھ ہوں گے اس وقت مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے) یہاں تک کہ کچھ یہودی پتھر کے پیچھے چھپ جائیں گے تو پتھر کہے گا اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "تقاتلون اليهود".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۱۰، ويأتى ص ۵۰۷۔

۲۷۳۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن عُمَارَةَ بنِ القَعْقَاعِ عن اَبِى زُرْعَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لاتَقُومُ السَّاعَةُ حتّٰى تُقَاتِلُوا اليَهُودَ حتى يقولَ الحَجَرُ وَرَاءَهُ اليَهُودِيُّ يامُسْلِم هٰذا يَهُودِيٌّ وَرَائِى فَاقْتُلْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہودیوں سے لڑائی نہ کرلو گے یہاں تک کہ وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا کہے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے قتل کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۱۰، ويأتى ص ۵۰۷۔

مقصد | مقصد یہ بتانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آئندہ زمانہ قرب قیامت میں ہونے والی بات کو پہلے بتادیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر یہودیوں سے جنگ کریں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے مطابق ہوگا۔

* * *

﴿بابُ ۱۸۳۸ قِتَالِ التُّرْكِ﴾

ترک سے قتال کا بیان

۲۷۳۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يقولُ حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوا قومًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَاِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ.﴾

ترجمہ | عمرو بن تغلبؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ تم لوگ ایسی قوم سے لڑو گے جو بال والا جوتا پہنتے ہوں گے اور بیشک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم لوگ ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گویا ڈھالیں ہیں تہ بتہ منڈھی ہوئی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "عراض الوجوه" لانه وصف للترك.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۱۰، ویاتی ص ۵۰۷۔

۲۷۳۸﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا يَعْقُوبُ حَدَّثَنا اَبِى عن صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لاتقومُ السَّاعَةُ حتى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْاُنُوفِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَلَاتَقُومُ السَّاعَةُ حتّى تُقَاتِلُوا قومًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے قتال نہیں کرلو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چہرے سرخ ہوں گے ناکیں چپٹی ہوں گی گویا انکے چہرے تہ بتہ منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بال والے ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "حتى تقاتلوا الترك".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۱۰، ویاتی ص ۴۱۰، وص ۵۰۷۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ قرب قیامت میں مسلمانوں کی جنگ ترکوں سے ہوگی۔ واللہ اعلم

تحقیق وتشریح | بنعال الشعر: معناه انهم يصنعون من الشعر حبالا ويصنعون منها نعالا، یعنی بالوں کی رسیوں سے جوتے تیار کرتے ہیں۔ شعر: بفتح العين وكسرها. المَجَانُّ: بفتح الميم

وتشديد النون جمع مِجن بكسر الميم وهو الترس یعنی ڈھال۔ مُطْرَقَة: بضم الميم وسكون الطاء المهملة وفتح الراء. (عمدہ)

﴿بَابُ ۱۸۳۹ قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ﴾

ان لوگوں سے لڑائی کا بیان جو بالوں کی جوتیاں پہنتے ہیں

۲۷۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفيانُ قالَ الزُّهرِيُّ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لاتَقُومُ السَّاعَةُ حتّى تُقَاتِلُوا قومًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تُقَاتِلُوا قومًا كَانَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ قالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ اَبُو الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الاَعْيُنِ ذُلْفَ الاُنُوفِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جن کے چہرے منڈھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہونگے۔ سفیان نے کہا ابوالزناد نے اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا چھوٹی آنکھوں والے چپٹی ناک والے گویا کہ انکے چہرے چمڑے سے منڈھی ہوئی ڈھالیں ہیں۔

تحقیق وتشریح ذُلْفَ الاُنُوف: بضم الذال المعجمة جمع الاذلف. (عمدہ) چھوٹی چپٹی ناک والا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۰، ویاتی ص ۴۱۰، وص ۵۰۷۔

مقصد امام بخاریؒ نے مستقل علیحدہ ترجمہ قائم کرکے اشارہ کیا ہے کہ اس کے مصداق میں علماء کا اختلاف ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں وهذا يدل على ان خروج الترك على المسلمين يتكرر.

﴿بَابُ ۱۸۴۰ مَنْ صَفَّ اَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيْمَةِ﴾

وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ.

جو شخص (یعنی امام) شکست کے وقت اپنی سواری سے اتر کر...

...باقی ماندہ ساتھیوں کی صف بندی کرے اور اللہ سے مدد طلب کرے۔

۲۷۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا اَبَاعُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلٰكِنَّه خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَايَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَايَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوا هُنَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وابنُ عَمِّهٖ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بنِ عبدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ ۔

اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبْ ٭ اَنَا ابنُ عبدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ. ﴾

ترجمہ ابواسحاق (تابعی رحمہ اللہ) نے کہا میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے ایک شخص نے پوچھا اے ابوعمارہ! (کنیت حضرت براء رضی اللہ عنہ) کیا تم لوگ حنین کے دن بھاگ نکلے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں بھاگے۔ لیکن (ہوا یہ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چند نوجوان بے ہتھیار لوگ نہتے (ان کافروں کے) مقابلے میں آئے جو ہوازن اور بنی نصر کے تیرانداز لوگوں میں سے تھے جن کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جنہوں نے خطا نہیں کی اور مسلمان (بھاگ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کی باگ تھامے چلے آرہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر) خچر پر سے اتر پڑے اور اللہ سے مدد مانگی پھر فرمانے لگے:

میں ہوں پیغمبر بلاشک وخطر ٭ اور عبدالمطلب کا ہوں پسر

پھر اپنے اصحاب کی صف بندی کی اور کافروں کو شکست دی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فنزل واستنصر".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۱۰، ومر الحديث ص ۴۰۱، وص ۴۰۲، ويأتي ص ۴۲۷، وص ۶۱۷، ۲۸۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ غزوہ حنین میں بھی مسلمانوں کی شکست نہیں ہوئی، بلکہ ابتداء میں کچھ انتشار ہوا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری سے اتر کر اللہ سے دعا کی، اور ایک مشت مٹی پر دم کر کے کافروں پر ماری، اور شاندار فتح سے نوازے گئے۔

غزوہ حنین کی پوری تفصیل وتشریح کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۴۷ / ۳ ملاحظہ فرمایئے۔

﴿باب ۱۸۴۱ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ﴾

مشرکوں اور کافروں کیلئے بددعا کرنا کہ اے اللہ! انہیں شکست دے اور ہلا دے

۲۷۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى حَدَّثَنا عِيْسٰى حَدَّثَنا هِشَامٌ عن محمَّدٍ عن عَبِيْدَةَ عن عَلِيٍّ قال لَمَّا كانَ يَومُ الاَحزَابِ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَلَأ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عنِ الصَّلوٰةِ الوُسْطٰى حتى غابَتِ الشَّمْسُ. ﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ احزاب (غزوہ خندق) کا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ان کافروں کے گھر (جو زندہ ہیں) آگ سے بھر دے اور (جو مر گئے ہیں) ان کی قبریں آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں صلوۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ملأ الله بيوتهم وقبورهم نارًا" لان في احراق بيوتهم غاية التزلزل في انفسهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۰، ويأتي في المغازي ص ۵۹۰، وفي التفسير ص ۶۵۰، وفي الدعوات ص ۹۴۶۔

۲۷۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عنِ ابنِ ذَكْوَانَ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ كانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَدْعُو فِي القُنُوتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الوَلِيْدَ بنَ الوَلِيْدِ اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بنَ اَبِي رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ قنوت کی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ! سلمہ بن ہشام کو (کافروں کے پنجے) سے نجات دے، یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، یا اللہ! کمزور مسلمانوں (بچوں، عورتوں) کو نجات دے، یا اللہ کفار مضر پر اپنی پکڑ سخت کردے، یا اللہ ان پر ایسا سخت قحط بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔

تشریح کفار مضر اس زمانے میں سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستاتے تھے اور یہ کم بخت حضور اقدس ﷺ کے پاس آنے سے لوگوں کو روکتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "اللّٰهم اشدد وطأتك" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۰ تا ص ۴۱۱، ومر الحديث ص ۱۱۰، وص ۱۳۶، ويأتي ص ۴۷۹، وص ۶۵۵،

وص ۶۶۱، وص ۹۱۵، وص ۹۴۶، وص ۱۰۲۶۔

۲۷۴۳﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ محمَّدٍ حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِی خَالِدٍ اَنَّه سَمِعَ عبدَ اللّٰهِ بنَ اَبِی اَوْفٰی یقولُ دَعَا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یَومَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فقالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے دن مشرکوں پر بددعا کی اور فرمایا اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ احزاب کو شکست دے اے اللہ ان کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ (یعنی بھگا دے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "اللّٰهم اهزمهم وزلزلهم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۱، ويأتی فی المغازی ص ۵۹۰، وص ۹۴۶، وص ۱۱۱۶۔ ومسلم فی المغازی.

۲۷۴۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفيانُ عن اَبِی اِسْحَاقَ عن عَمْرِو بنِ مَيْمُونٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال کانَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم يُصَلِّی فی ظِلِّ الْکَعْبَةِ فقالَ اَبُوجَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ ونُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَکَّةَ فَاَرْسَلُوا فَجَاؤُا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ وَقالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِاَبِی جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بنِ عُتْبَةَ وَاُبَیِّ بنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بنِ اَبِی مُعَيْطٍ قالَ عبدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ فی قَلِيْبِ بَدْرٍ قَتْلٰی قالَ اَبُواِسْحَاقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ قالَ ابوعبدِ اللّٰهِ وقالَ يُوسُفُ بنُ اَبِی اِسْحَاقَ عن اَبِی اِسْحَاقَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وقالَ شُعْبَةُ اُمَيَّةُ اَوْ اُبَیٌّ وَالصَّحِيْحُ اُمَيَّةُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا (ایک مرتبہ ایسا ہوا) کہ نبی اکرم ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے چند لوگوں نے صلاح کی اور ایک اونٹنی مکہ کے ایک جانب کاٹی گئی تھی تو ان لوگوں نے کسی کو بھیج کر اس اونٹنی کی بچہ دانی منگوائی اور آپ ﷺ پر ڈال دی (آپ ﷺ سجدے ہی میں رہے) پھر حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ سے اس کو پھینک ڈالی (جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے، اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے، اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے، یہ بددعا ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے لئے تھی، عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا بلاشبہ میں نے ان سب کو بدر

کے کنویں میں مقتول دیکھا (امام بخاریؒ نے کہا) ابواسحاق راوی نے کہا میں ساتویں شخص کا نام بھول گیا۔ امام بخاریؒ نے کہا اور اس حدیث کو یوسف بن ابی اسحاق نے (اپنے دادا) ابواسحاق سے روایت کیا اس میں ابی بن خلف کے بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ نے شک کے ساتھ کہا امیہ یا ابی ہے اور صحیح امیہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله اللّٰهم عليك بقريش.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۱۱، ومر الحديث ص ۳۷، وص ۷۴، ويأتي ص ۴۵۲، وص ۵۴۳، وص ۵۶۵۔

ابوجہل اس حدیث میں تصریح ہے کہ ابوجہل کافر تھا جنگ بدر میں کفر پر مرا، اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۰ میں ابوجہل کو تابعین میں لکھا گیا ہے غلط ہے کسی طرح صحیح نہیں۔

۲۷۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن اَيُّوبَ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عن عَائِشَةَ اَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم فقالوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فقالَ مالَكِ قالتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَاقالُوا فقالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْ مَاقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ یہودی لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور (بجائے السلام علیک) السام علیک کہنے لگے (یعنی آپ پر موت) تو میں نے ان پر لعنت کی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا؟ عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا جو ان لوگوں نے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا جو میں نے کہا وعلیکم۔ (یعنی تم ہی مرو)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "وعليكم" لان معناه وعليكم السام اى الموت وهو دعاء من النبى صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۱۱، ويأتي ص ۸۹۰، وص ۸۹۱، وص ۹۲۵، وص ۹۴۶، وص ۹۴۷، وص ۱۰۲۳۔

مقصد اس باب سے مقصد یہ ہے کہ کفار و مشرکین پر بددعا کرنا مشروع اور جائز ہے۔

﴿بَابٌ ۱۸۴۲ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ﴾

اَوْيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ.

کیا مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کرسکتا ہے

(دین کی بات بتلا سکتا ہے؟) یا قرآن مجید کی تعلیم دے سکتا ہے؟ (اس مقصد سے کہ اسلام کی طرف راغب ہو جائیں)

۲۷۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابنُ اَخِي ابنِ شِهَابٍ عن عَمِّهِ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عُتْبَةَ بنِ مَسْعُودٍ اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عبّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

رسولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر کے پاس ایک خط لکھا (قیصر لقب ہے، اس بادشاہ روم کا نام ہرقل تھا یعنی حضور اقدس ﷺ نے بادشاہ روم ہرقل کے پاس خط لکھا اس میں اسلام کی دعوت دی) اور فرمایا یعنی اس میں یہ بھی لکھا کہ اگر تو نے روگردانی کی (نہیں مانا) تو تمام رعایا کا وبال و گناہ بھی تجھ پر پڑے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کتب الی قیصر آية من القرآن وهی قوله تعالی "یااهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم" الآیة بتمامها ووجهه ان فیه مطابقة لکل واحد من جزئی الترجمة اما مطابقته للجزء الاول فتوخذ من قوله "فان تولیت" الی آخره لان فیه ارشادًا الی طریق الهدی والحق، واما مطابقته للجزء الثانی فتؤخذ من کتابه الیه علی مالا یخفی علی المتأمل. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۱، وهو طرف من حديث مر ص ۴ بطوله، ویاتی ص ۴۱۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ رشد و ہدایت کی بات اور قرآن مجید کی تعلیم غیر مسلم کو جائز ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے البتہ امام مالکؒ سے عدم جواز منقول ہے اس کو اس صورت پر محمول کرلیا جائے کہ اگر اہل کتاب یا مشرک ایسا ہے کہ قرآن کی آیت بجائے قبول کرنے کے استہزار یا گستاخی کرے گا تو ایسے سرکش کو تعلیم نہ دی جائے، کما قال مالکؒ۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ ۱۸۴۳ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَاَلَّفَهُمْ﴾

مشرکوں کیلئے ہدایت کی دعا کرنا انکی تالیف قلب کیلئے

(یعنی تاکہ ان کے دل میں محبت پیدا ہو)

۲۷۴۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عمرٍو الدَّوْسِيُّ وَاَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالوا يارسولَ اللّٰه! اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وائْتِ بِهِمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ طفیل بن عمرو دوسی اور ان کے اصحاب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا آپ ان پر بددعا کردیجئے! لوگوں نے کہا اب دوس تباہ و ہلاک ہوگئے تو حضور اقدس ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو (مسلمان

بنا کر میرے پاس) لے آ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اهد دوسًا واٰتِ بهم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۱۱، ويأتي في المغازي ص ۶۳۰، وص ۹۴۶۔

مقصد | جن مشرکین وکفار کے متعلق امید ہو اسلام قبول کرنے کی ان کے لئے دعا کرنا مشروع اور ثابت ہے جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے قبیلہ دوس کے لئے دعا فرمائی اور قبیلہ دوس مسلمان ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بھی قبیلہ دوس ہی کے تھے۔

قبیلہ دوس اور حضرت طفیل بن عمرو کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۴۶۸۔

﴿بابُ دَعْوَةِ اليَهُودِ وَالنَّصارٰى﴾ ۱۸۴۴

وعلٰى مَايُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ وَمَاكَتَبَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ القِتَالِ.

یہود اور نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دینے کا بیان

اور کس بات پر ان سے لڑائی کی جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیصر وکسریٰ کے پاس خط لکھنا اور جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینا۔

۲۷۴۸ ﴿ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ الجَعْدِ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يقولُ لَمَّا اَرَادَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ اِنَّهُمْ لايَقْرَؤُنَ كِتَابًا اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فاتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهِ فِى يَدِهِ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ فرماتے تھے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ روم کے لوگ کوئی خط اس وقت تک نہیں پڑھتے (قبول نہیں کرتے) جب تک سر بمہر نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی (مہر کے لئے) گویا کہ (اس وقت) آپ ﷺ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اور اس انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: للترجمة اربعة اجزاء الجزء الاول هو قوله دعوة اليهودى والنصرانى ووجه المطابقة فيه انه صلى الله عليه وسلم دعا هرقل الى الاسلام وهو على دين

النصاری والیهودی ملحق به. الجزء الثانی هو قوله علی مایقاتلون علیه ووجه المطابقة فیه انه صلی الله علیه وسلم اشار فی کتابه ان مراده ان یکونوا مثلنا والا یقاتلون علیه کما فی حدیث علیؓ الآتی بعد هذا الباب فقال نقاتلهم حتی یکونوا مثلنا. الجزء الثالث هو قوله وماکتب الی کسری وقیصر وهذا ظاهر. الجزء الرابع هو قوله والدعوة قبل القتال فانه صلی الله علیه وسلم دعاهم الی الایمان بالله وتصدیق رسوله ولم یکن بینه وبینهم قبل ذلك قتال فافهم فانه فتح لی من الفیض الالهی ولم یسبقنی الی ذلك احد.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۱۱، ومر الحدیث ص۱۵، ویاتی ص۸۷۲، وص۸۷۳، وص۱۰۶۱۔

۲۷۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ حَدَّثَنا اللَّیثُ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عبّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بَعَثَ بِکِتَابِهِ اِلٰی کِسْرٰی فَاَمَرَهُ اَنْ یَدْفَعَهُ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ فَدَفَعَهُ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فلمَّا قَرَاَهُ کِسْرٰی خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ اَنَ سَعِیْدَ بنَ الْمُسَیَّبِ قالَ فَدَعَا عَلَیْهِمُ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنْ یُمَزَّقُوا کُلَّ مُمَزَّقٍ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مکتوب کسریٰ کے پاس بھیجا (آپ ﷺ نے یہ مکتوب حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو دیا) اور آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ کو حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو دے دیں اور بحرین کا گورنر کسریٰ کو پہنچا دے گا (منذر نے ایسا ہی کیا) جب کسریٰ نے مکتوب مبارک کو پڑھا تو اسے پھاڑ ڈالا، ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں (یعنی مجھے یاد ہے) کہ سعید بن میتب نے کہا یہ خبر سن کر نبی اکرم ﷺ نے اس پر بددعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا)۔

کسریٰ کی ہلاکت پوری تفصیل کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۳۸۴ کا مطالعہ کیجئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "بعث بکتابه الی کسریٰ".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۱۱، ومر الحدیث ص۱۵، ویاتی ص۶۳۷، وص۱۰۷۹۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو بھی اسلام کی دعوت دینی چاہئے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ۶ھ میں قیصر و کسریٰ وغیرہ کو مکتوب گرامی سے اسلام کی دعوت دی البتہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ قتال سے پہلے دعوت ضروری ہے یا نہیں؟ تو اگر دعوت نہیں پہونچی ہے تو پہلے دعورت ضروری ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم قتال کریں گے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح یعنی مسلمان ہو جائیں نیز حدیث الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے مکتوب کے ذریعے اسلام کی دعوت دی۔

﴿بَابُ ۱۸۴۵ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ﴾

وَاَنْ لَايَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقولِه تعالٰى مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ اِلٰى آخر الآية.

نبی اکرم ﷺ کا لوگوں کو اسلام اور نبوت (یعنی اپنی پیغمبری ماننے) کی دعوت دینے کا بیان

اور اس بات کی دعوت کہ باہم ایک دوسرے کو اللہ کو چھوڑ کر خدا نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ آل عمران میں) کسی انسان کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کتاب وحکمت عطا فرمائے (تو وہ بجائے اللہ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کے لئے کہے، آخر آیت تک۔

۲۷۵۰﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ حَمْزَةَ حدثنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن صالِحِ بنِ كَيْسَانَ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بن عُتْبَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبّاسٍ اَنَّه اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِي وَاَمَرَهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عنهُ جُنُودَ فارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فلمَّا جاءَ قَيْصَرَ كتابُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَ حِيْنَ قَرَاهُ اِلْتَمِسُوا لِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَ ابنُ عبّاسٍ فَاَخْبَرَنِي اَبُوسُفْيَانَ بنُ حَرْبٍ اَنَّه كانَ بِالشَّامِ فِي رِجالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كانَتْ بَيْنَ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قالَ اَبُوسُفْيَانَ فَوَجَدْنَا رَسُولَ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِي وبِاَصْحَابِي حتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَاءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ فقالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قالَ اَبُوسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قال مَاقَرَابَةُ مَابَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابنُ عَمِّي وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي فقالَ قَيْصَرُ اَدْنُوهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ قالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّه نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ

فَكَذِّبُوهُ قال اَبُوسُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ اَنْ يَاْثُرَ اَصْحَابِى عَنِّى الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِيْنَ سَاَلَنِى عَنْهُ وَلٰكِنْ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّى فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قلتُ هُوَ فِيْنَا ذُونَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قلتُ لا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَه عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَاقَالَ قلتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قلتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قلتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُونَ اَوْيَنْقُصُونَ قلتُ بَلْ يَزِيْدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ قلتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قلتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِى مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَغْدِرَ قَالَ اَبُوسُفْيَانَ وَلَمْ تُمْكِنِّى كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهُ بِهِ لَااَخَافُ اَنْ يُؤثَرَ عَنِّى غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ قلتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قلتُ كَانَتْ دُوَلاً وَسِجَالاً يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ بِهِ قلتُ يَاْمُرُنَا اَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِيْنَ قلتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ اِنِّى سَاَلْتُكَ عن نَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّه ذُونَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِى نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِنْكُمْ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْكَانَ اَحَدٌ مِنْكُم قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قلتُ رَجُلٌ يَاْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَاقَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَعَرَفْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقُلْتُ لَوكَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قلتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَه اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّ ضُعَفَائَهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُونَ اَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُونَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَايَسْخَطُهُ اَحَدٌ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنْ لا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَايَغْدِرُونَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ اَنْ قَدْ فَعَلَ وَاَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ دُوَلاً يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى وكذلك الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُونُ لَهُ الْعَاقِبَةُ وسألتك بماذا

يَامُرُكُمْ فزَعَمتَ اَنَّه يَامُرُكُمْ اَنْ تَعبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعبُدُ آبَاؤُكُمْ وَيَامُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالعَفَافِ وَالوَفَاءِ بِالعَهدِ وَاَدَاءِ الاَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ قَدْ كُنتُ اَعْلَمُ اَنَّه خَارِجٌ وَلٰكِنْ لَمْ اَظُنُّ اَنَّه مِنْكُمْ وَاِنْ يَكُ مَاقُلتَ حَقًّا فيُوشِكُ اَنْ يَملِكَ مَوضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَو اَرْجُو اَنْ اَخْلُصَ اِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَو كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوسُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقُرِئَ فإذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ محمَّدٍ عَبدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فاِنِّى اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فعَلَيْكَ اِثْمُ الاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَااَهْلَ الكِتَابِ تَعَالَوا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فاِنْ تَوَلَّوا فقُولُوا اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُونَ قَالَ اَبُوسُفْيَانَ فلمَّا اَنْ قَضٰى مَقَالَتَهُ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْنَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فلَا اَدْرِى مَاذَا قَالُوا وَاُمِرَ بِنَا فاُخْرِجْنَا فلمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِى وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِى كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِى الاَصْفَرِ تَخَافُهُ قَالَ اَبُوسُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَازِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِى الاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیصر (روم کے بادشاہ) کو ایک خط لکھا جس میں آپ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی آپ ﷺ نے دحیہ کلبیؓ کو مکتوب گرامی کے ساتھ بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے گورنر (حارث بن شمر) کے حوالہ کر دیں وہ اسے قیصر تک پہنچا دے گا، اور قیصر کا یہ حال گذرا کہ جب اللہ نے فارس کی فوج کو اس پر سے سرکا دیا (یعنی فارس کی فوج اس کے مقابلے میں شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی اور اس کے مقبوضہ علاقے اس کو واپس مل گئے) تو اس انعام کے شکرانہ کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے (اس کا ملک اسے واپس دے کر) اس پر کیا تھا قیصر حمص سے ایلیاء (بیت المقدس) تک پیدل چل کر آیا تھا جب قیصر کے پاس رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی (بیت المقدس ہی میں) پہنچا تو اس نے پڑھ کر کہا اگر یہاں آنحضرت ﷺ کی قوم کا کوئی شخص ہو تو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس سے سوالات کروں۔

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حربؓ نے خبر دی کہ وہ اس وقت قریش کے چند لوگوں کے ساتھ شام میں مقیم تھے یہ لوگ اس زمانہ میں تجارت کی غرض سے آئے تھے جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ اور کفار قریش کے

درمیان صلح تھی (یعنی ۶ھ میں حدیبیہ میں صلح ہو چکی تھی) ابوسفیانؓ نے بیان کیا کہ قیصر کے قاصد کی شام کے ایک مقام پر ملاقات ہوئی پھر وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر چلا تو جب ہم بیت المقدس پہونچے تو ہم لوگوں کو قیصر کے پاس لے گئے دیکھا کہ قیصر اپنے دربار میں بیٹھا ہے اور اس کے سر پر تاج ہے اور اس کے اردگرد روم کے امراء جمع ہیں قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا ان لوگوں سے پوچھو کہ جس نے ان کے یہاں نبوت کا دعوی کیا ہے نسب کے اعتبار سے ان سے قریب تر ان میں سے کون شخص ہے؟ ابوسفیانؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں قیصر نے پوچھا تمہاری اور ان کی قرابت کیا ہے؟ میں نے کہا (وہ رشتے میں) میرے چچازاد بھائی ہوتے ہیں اور اتفاق سے اس وقت قافلہ میں میرے سوا بنی عبد مناف کا کوئی فرد شریک نہ تھا تو قیصر نے کہا اس کو (ابوسفیان کو) میرے قریب کردو اور قیصر نے حکم دیا تو میرے ساتھی میرے پیچھے میرے بازو میں کھڑے کردئے گئے پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان کے ساتھیوں سے کہدو کہ میں اس شخص سے ان صاحب کے بارے میں کچھ پوچھوں گا جو نبی ہونے کے مدعی ہیں تو اگر ان کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کہے تو تم لوگ فوراً اس کی تکذیب کردو۔

ابوسفیان نے بیان کیا خدا کی قسم اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور جھوٹ بول جاتا جو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھ سے کئے تھے لیکن مجھے یہ شرم آئی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا کہیں گے اس لئے میں نے سچ سچ بیان کیا پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں ان صاحب (حضور ﷺ) کا نسب کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں ان کا نسب نجیب سمجھا جاتا ہے، قیصر نے پوچھا یہ نبوت کا دعوی اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں، کہنے لگا کیا اس دعوی سے پہلے ان پر کوئی جھوٹ کا الزام تھا؟ میں نے کہا نہیں، اس نے پوچھا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے پوچھا اونچے طبقہ کے لوگ (امراء ورؤسار) ان کی پیروی کررہے ہیں یا کمزور لوگ (کم حیثیت لوگ؟) میں نے کہا کمزور لوگ، اس نے پوچھا اس کے تابعدار روز بروز بڑھ رہے ہیں یا کم ہورہے ہیں؟ میں نے کہا بڑھ رہے ہیں، اس نے پوچھا کیا کوئی ان کے دین سے بیزار ہوکر اسلام لانے کے بعد مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے پوچھا وہ کبھی وعدہ خلافی (عہد شکنی) کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، لیکن آج کل ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے اور ہمیں ان کی طرف سے خلاف ورزی کا خطرہ ہے، ابوسفیان نے بیان کیا کہ پوری گفتگو میں سوائے اس کے اور کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس میں کوئی ایسی بات (جھوٹی) ملادوں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہوتی ہو اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی تکذیب کا خطرہ نہ ہو۔

اس نے پوچھا کیا تم نے ان سے کبھی جنگ کی ہے یا انہوں نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں ہوئی ہے، اس نے پوچھا پھر لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ میں نے کہا ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اس

پر، اس نے پوچھا وہ تم کو حکم کیا دیتے ہیں؟ ابوسفیانؓ نے بتایا کہ میں نے کہا کہ وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں اور ہمیں ان معبودوں کی عبادت (بندگی) سے وہ منع کرتے ہیں جن کی عبادت ہمارے آباء واجداد کرتے تھے اور وہ ہمیں نماز، صدقہ، پاک دامنی، وعدہ وفائی اور امانت داری کا بھی حکم دیتے ہیں، جب قیصر یہ باتیں پوچھ چکا اور میں اسے یہ تمام تفصیلات بتاچکا تو قیصر نے اپنے ترجمان (مترجم) سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے ان (حضور اقدس ﷺ) کے نسب کے متعلق دریافت کی تو تم نے بتایا کہ وہ عظیم المنصب والے اور نجیب سمجھے جاتے ہیں اور انبیاء بھی یوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا یہ نبوت کا دعویٰ اس سے پہلے بھی تم میں سے کسی نے کیا ہے؟ تو تو نے کہا نہیں، اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی نے اس سے پہلے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو میں خیال کرتا کہ یہ اگلی بات کی پیروی کرتا ہے جو اس سے پہلے کہی جاچکی ہے، اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا اس دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان کی طرف جھوٹ منسوب کیا تھا؟ تو تم نے کہا نہیں، تو اس سے میں ان نتیجے پر پہنچا کہ ایسا نہیں ہوسکتا ہے یعنی ممکن نہیں کہ جو شخص لوگوں کے متعلق جھوٹ نہیں بولتا ہے وہ خدا پر جھوٹ بولے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ تو تم نے کہا نہیں، اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں یہ کہہ سکتا تھا کہ (نبوت کا دعویٰ کر کے) وہ اپنے اجداد کی بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اور میں نے تم سے دریافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے بڑے لوگ کرتے ہیں یا کمزور لوگ؟ تم نے بتایا کہ کمزور قسم کے لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں اور پیغمبروں کی پیروی کرنے والے پہلے ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی بھی ہے؟ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ رہے ہیں ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہوجائے، اور میں نے تم سے دریافت کیا کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس کو برا سمجھ کر مرتد (برگشتہ) ہوتا ہے؟ تو نے کہا نہیں، ایمان کا یہی حال ہے کہ جب ایمان کی بشاشت (خوشی) دل میں سماجاتی ہے تو کوئی اس کو برا نہیں جانتا (یعنی ایمان سے نہیں پھرتا ہے) اور میں نے تم سے دریافت کیا کیا وہ وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں؟ تو تو نے کہا نہیں، انبیاء علیہم السلام ایسے ہی ہوتے ہیں کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے، اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم نے کبھی ان سے یا انہوں نے تم سے جنگی کی ہے؟ تو تو نے کہا کہ ایسا ہوا ہے اور لڑائی کا انجام دونوں طرح ہوتا ہے کبھی وہ تم پر اور کبھی تم ان پر غالب ہوتے ہو، اور کبھی انبیاء علیہم السلام بھی (دنیا کی مصیبتیں ڈال کر) امتحان میں ڈالے جاتے ہیں لیکن آخر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے دریافت کیا وہ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو نے کہا وہ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہیں ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے تھے اور وہ تمہیں نماز، صدقہ، پاکدامنی، ایفاء عہد اور ادا امانت کا حکم دیتے ہیں۔

قیصر نے کہا ایک نبی کی یہی صفت ہے میں جانتا تھا کہ وہ نبی مبعوث ہونے والے ہیں لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ نبی تم میں سے ہی مبعوث ہوں گے، اب جو باتیں تم نے بتائیں اگر وہ صحیح ہیں تو وہ دن قریب ہے کہ جب وہ اس ملک کا مالک ہوجائے گا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے (یعنی ملک شام کا) اگر مجھے ان تک پہونچ سکنے کی امید ہوتی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا (خدمت کرتا) ابوسفیانؓ نے کہا پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا اس میں یہ لکھا ہوا تھا (ترجمہ) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اسکے رسول کی طرف سے روم کے بادشاہ کی طرف، سلام اس پر جو ہدایت کو قبول کرے۔ اما بعد! میں تمہیں اسلام کے پیغام کی دعوت دیتا ہوں اسلام قبول کرو تمہیں امن وسلامتی حاصل ہوگی مسلمان ہوجاؤ تو اللہ تمہیں دوہرا ثواب دے گا (ایک تمہارے اپنے اسلام کا اور دوسرا تمہاری قوم کے اسلام کا جو تمہاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوں گے) لیکن اگر تو نے اس دعوت سے اعراض کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تم ہی پر پڑے گا اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ پر آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (مشترک) ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر کسی کو پروردگار بنائے پھر اگر کتاب والے یہ بات نہ مانیں تو مسلمانو! تم کہدو کہ گواہ رہنا ہم تو اللہ کے تابعدار ہیں۔

ابوسفیانؓ نے کہا جب قیصر اپنی بات پوری کر چکا تو روم کے جو سردار اس کے اردگرد تھے سب ایک ساتھ چیخنے لگے اور شوروغل بہت بڑھ گیا مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے پھر ہمیں حکم دیا گیا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا اور اپنے ساتھیوں سے تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے (پیغمبر صاحب ﷺ) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے بنواصفر رومیوں کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا خدا کی قسم میں اس دن سے احساس کمتری میں مبتلا ہوگیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ حضور اقدس ﷺ کا دین غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے میرے دل میں بھی اسلام داخل کردیا حالانکہ پہلے میں اسلام کو برا جانتا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة تؤخذ من الفاظ الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۲۱۲ ۴ تاص ۴۱۳، باقی مواضع کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص ۱۵۵۔

تحقیق وتشریح | مفصل تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص ۱۵۶ تا ص ۱۷۰۔

۲۷۵۱ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنِ اَبِي حازِمٍ عن اَبِيهِ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ سَمِعَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ يومَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ فقامُوا يَرْجُونَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَى فقال اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حتى كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

بِهِ شَئٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حتى يَكُونُوا مِثْلَنَا فقال عَلٰى رِسْلِكَ حتى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ اُدْعُهُمْ اِلَى الإِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَايَجِبُ عَلَيْهِمْ فوَاللّٰهِ لان يُهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ جنگ خیبر کے موقعہ پر فرما رہے تھے کہ میں (کل) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھئے جھنڈا کسے ملتا ہے؟ (قصہ یہ ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا تھا لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہوسکا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دے کر بھیجا مگر قلعہ فتح نہیں ہوا تب آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا "لأعطين الراية رجلا الخ) صبح کو سب (جو سر کردہ تھے) حاضر خدمت ہوئے ہر ایک کو امید تھی کہ مجھ کو جھنڈا ملے گا، آپ ﷺ نے پوچھا علیؓ کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں پھر آپ ﷺ کے حکم سے انہیں بلایا گیا پھر آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا وہ فوراً ہی اچھے ہوگئے جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہوجائیں آپ ﷺ نے فرمایا ابھی توقف کرو پہلے ان کے میدان میں اتر کر اسلام کی دعوت دو اور ان پر جو باتیں ضروری ہیں ان کی خبر کردو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا کی قسم اگر تیری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت ملی تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ثم ادعهم الى الاسلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۳، ويأتى ص۴۲۲، وص۵۲۵، فى المغازى ص۶۰۵۔

۲۷۵۲﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو قالَ حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاقَ عن حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حتى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَايُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہیں فرماتے تھے جب تک صبح نہ ہوجائے (جب صبح ہوجاتی) تو اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے (یعنی حملہ نہیں کرتے کیونکہ وہ مسلمان نکلتے) اور اگر اذان نہیں سنتے تو صبح ہونے کے بعد حملہ کردیتے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم لوگ خیبر رات کو پہونچے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان سمع اذانا امسك" لان الترجمة الدعاء الى الاسلام قبل القتال والاذان يبين حالهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۳، ومر الحديث ص۵۳، وص۸۶، ويأتى ص۶۰۳، وص۶۰۶، وص۶۱،۷،

وص ۵۷۷، وص ۸۱۱۔

۲۷۵۳ ﴿ حَدَّثنا قُتَيبَةُ حدثنا اِسمَاعِيلُ بنُ جَعفَرٍ عن حُمَيدٍ عن انَسٍ انَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا ح وحَدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ مَسلَمَةَ عن مالِكٍ عن حُمَيدٍ عن انَسٍ انَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ اِلَى خَيبَرَ فَجَائَهَا لَيلاً و كَانَ اِذَا جاءَ قَومًا بِلَيلٍ لَايُغِيرُ عَلَيهِم حتى يُصبِحَ فلمَّا اَصبَحَ خَرَجَت يَهُودُ بِمَسَاحِيهِم وَمَكَاتِلِهِم فلمَّا رَاوهُ قَالوا محمَّدٌ وَالخَمِيسُ فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُ اَكبَرُ خَرِبَت خَيبرُ انَّا اِذَا نَزَلنَا بِسَاحَةِ قومٍ فسَاءَ صَبَاحُ المُنذَرِينَ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ خیبر کی طرف نکلے تو وہاں رات کو پہونچے اور آپ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب رات کو کسی قوم پر پہونچتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہیں کرتے پھر جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر باہر (اپنے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے) نکلے جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے یہ محمد (ﷺ) ہیں خدا کی قسم محمد (ﷺ) لشکر کے ساتھ آ گئے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر خیبر (آج) تباہ ہوا کہ ہم لوگ جب کسی قوم کے صحن میں (میدان میں) اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق ثالث لحديث انسؓ.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۱۳ تا ص ۴۱۴۔

۲۷۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ المُسَيِّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اُمِرتُ اَن اُقَاتِلَ النَّاسَ حتى يقولوا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَن قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فقَد عَصَمَ مِنِّي نَفسَهُ وَمَالَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ عُمَرُ و ابنُ عُمَرَ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں (اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پس جس نے اقرار کرلیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو بلاشبہ اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ (یعنی نہ اس کا مال لیا جائے گا اور نہ اس سے قتال کیا جائے گا اقرار کلمہ سے اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جائے گا) مگر کسی حق کے بدل (یعنی اگر اس کے ذمہ جو حق ہوگا وہ بہر حال لیا جائے گا خواہ مالی حق ہو یا جانی حق، مثلاً اگر اس نے کسی کا مال غصب کرلیا تو اس کا مال چھینا جائے گا اگر اس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا، زناکاری، چوری پر حد جاری ہوگی) وحسابہ علی اللہ اور ان کا حساب اللہ تعالی پر ہے (یعنی اگر کسی نے اسلامی کلمہ کا اقرار کرلیا تو ہم اس کو مسلمان تسلیم کرلیں گے اور اس سے جنگ روک دیں گے رہا دل کا حال

کیا ہے؟ دل سے کلمہ کا اقرار کیا ہے یا نہیں؟ اس قلبی حالت کے تجسس کا بار ہم پر نہیں، ہم اس کے مکلف نہیں ہیں اس کو تو اللہ تعالی ہی جان سکتا ہے) اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ (کتاب الایمان ص ۸)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان في قتاله معهم الى ان يقولوا لااله الا الله دعوته اياهم الى الاسلام حتى اذا قالوا لا اله الا الله يرفع القتال لكنه صلى الله عليه وسلم قال هذا الحديث في حال قتاله لاهل الاوثان الخ. (عمدہ) یعنی یہ حکم حالت امن کا نہیں ہے بلکہ جس قوم سے مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ کلمہ ایمان کے اقرار کے بعد کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۴۱۴، مسلم اول ص ۳۷۔

مقصد کفار و مشرکین کو جنگ سے پہلے ایمانی کلمہ کی یعنی توحید و رسالت کی دعوت دینی چاہئے انکار کی صورت میں جنگ ہوگی۔

۱۸۴۶ باب مَنْ اَرَادَ غَزْوَةً فَوَرّٰى بِغَيْرِهَا

وَمَنْ اَحَبَّ الْخُرُوْجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

جس نے کسی غزوہ کا ارادہ کیا اور اس غزوہ کو چھپایا

(یعنی راز میں رکھنے کیلئے ذو معنیین لفظ بول دیا) اور جس نے جمعرات کے دن سفر کرنا پسند کیا

۲۷۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حدثنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ كَعْبِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ كَعْبِ بنِ مالِكٍ وكانَ قائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ قالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بنَ مالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَكُنْ يُرِيْدُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا ح وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ محمَّدٍ اَخْبَرَنَا عبدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عبدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ كَعْبِ بنِ مالِكٍ قالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بنَ مالِكٍ يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حتى كانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم في حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيْرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ

لِيَتَاهَّبُوا اُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيْدُ وعن يُونُسَ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عبدُالرَّحمٰنِ بنُ كَعْبِ بنِ مالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بنَ مالِكٍ كانَ يقولُ لَقَلَّمَا كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَخْرُجُ اِذَا خَرَجَ في سَفَرٍ اِلَّا يَوْمَ الخَمِيْسِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالکؓ جو حضرت کعب کے صاحبزادوں میں سے کعب کی قیادت کرتے تھے (یعنی جب حضرت کعب بن مالکؓ نابینا ہو گئے تو حضرت عبداللہ ہی کعبؓ کو لے کر راستے میں آگے آگے چلتے تھے) حضرت عبداللہ بن کعبؓ نے فرمایا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا جب وہ (غزوہ تبوک میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے رہ گئے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا) کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو (مصلحت کے پیش نظر) اس غزوہ کا اظہار نہ فرماتے بلکہ چھپا لیتے (تاکہ دشمن خبر پا کر چوکنے نہ ہو جائیں) دوسری سند سے یوں ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کم ایسا ہوتا کہ کسی غزوہ کا ارادہ فرمائیں اور وہی مقام بیان فرما کر اس کو نہ چھپائیں جب غزوہ تبوک کا موقعہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی میں یہ غزوہ فرمایا اور سفر بھی طول طویل جنگلات کا اور دشمنوں کی کثیر تعداد کے مقابلے کے لئے نکلے اس لئے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے صاف صاف بیان کر دیا (کہ تبوک جانا ہے) تاکہ وہ اپنے دشمن کے مطابق سامان تیار کر لیں اور انہیں وہ جگہ بتا دی جس کا ارادہ فرمایا تھا۔ اور عبداللہ بن مبارکؒ نے یونس سے روایت کی انہوں نے زہری سے، زہری نے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ نے خبر دی کہ ایسا بہت کم ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں جمعرات کے سوا کسی دن نکلیں۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۴، ومر الحديث مختصراً ص۳۸۶، ويأتي ص۴۳۴، وص۵۰۲، وص۵۵۰، وص۵۶۳، وص۶۳۴، وص۶۷۴، وص۶۷۵، وص۶۷۶، وص۹۲۵، وص۹۹۰، وص۱۰۷۳۔

۲۷۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدثنا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عبدِالرَّحمٰنِ بنِ كَعْبِ بنِ مالِكٍ عن اَبِيْهِ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يَوْمَ الخَمِيْسِ في غَزْوَةِ تَبُوكَ وكانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يومَ الخَمِيْسِ. ﴾

ترجمہ حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ منورہ سے) نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعرات کے دن سفر کرنا (بالخصوص صبح کے وقت) بہتر و مبارک ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان يحب ان يخرج يوم الخميس" یعنی ترجمہ

کے جزء ثانی سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۱۴، ومر الحدیث ص۳۸۶، ویاتی ص۴۳۴۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ غزوات و جہاد میں توریہ جائز ہی نہیں بلکہ بسا اوقات مفید و نفع بخش ہے علامہ عینیؒ نے طبرانی سے ایک روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بورك لامتی فی بکورھا یوم الخمیس. (عمدہ) اور یہ حدیث ضعیف ہے لیکن فضائل میں ضعاف بھی مقبول ہیں۔

﴿بابُ ۱۸۴۷ الخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ﴾

نماز ظہر کے بعد سفر کرنے کا بیان

۲۷۵۷﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن اَبِي قِلَابَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى بِالمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالعَصْرَ بِذِى الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھیں (پھر حجۃ الوداع کے لئے مکہ معظمہ تشریف لیجاتے ہوئے) ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا) اور میں نے لوگوں سے سنا کہ وہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۱۴، ومر الحدیث ص۱۴۸، وص۲۰۹، وص۲۱۰، ،/،/۲۳۱، ویاتی ص۴۱۹۔

مقصد | مقصد یہ بتانا ہے کہ حدیث مذکور بورك لامتی فی بکورھا الخ سے یہ لازم نہیں کہ دوسرے وقت میں سفر جائز نہ ہو حدیث سے بخاریؒ نے بتادیا کہ بعد ظہر بھی سفر ثابت اور درست ہے۔

﴿بابُ ۱۸۴۸ الخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ﴾

مہینہ کے آخری ایام میں سفر کرنے کا بیان

وَقَالَ كُرَيْبٌ عنِ ابنِ عبّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنَ المَدِيْنَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى القَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِى الحِجَّةِ.

کریب نے کہا ان سے حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (حجۃ الوداع کے لئے) مدینہ سے اس وقت چلے جب ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے (یعنی پچیس ذی قعدہ ہفتہ کے دن نکلے) اور مکہ مکرمہ پہونچے جب ذی الحجہ کو چار راتیں گذریں (یعنی ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ بروز یکشنبہ مکہ پہونچے)۔

۲۷۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالكٍ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ عن عَمْرَةَ بِنْتِ عبدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى القَعْدَةِ ولانُرٰى اِلَّا الحَجَّ فلمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ اِذَا طَافَ بِالبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالمَرْوَةِ اَنْ يَحِلَّ قالتْ عائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يومَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فقلتُ ماهٰذا فقالَ نَحَرَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ اَزْوَاجِهِ، قالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذا الحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بنِ محمَّدٍ فقالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجۃ الوداع کے لئے) پچیس ذی قعدہ کو (مدینہ سے) روانہ ہوئے ہمارا قصد حج ہی کا تھا پھر جب ہم مکہ کے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے تو احرام کھول ڈالے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ تو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے۔ (یہ اسی کا گوشت ہے)

یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا خدا کی قسم عمرہ نے تجھ سے ٹھیک ٹھیک حدیث بیان کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لخمس ليال بقين من ذى القعدة فانها آخر الشهر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۴، ومر الحديث ص ۲۴۳، وص ۲۳۱، وص ۲۳۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ مہینے کے آخری ایام میں بھی سفر کرنا جائز اور ثابت ہے اس سے ان لوگوں پر رد ہو گیا جو لوگ مہینے کے آخری دنوں میں سفر کو منحوس و مکروہ جانتے ہیں۔ واللہ اعلم

حجۃ الوداع حجۃ الوداع کی پوری تفصیل و تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم ص ۲۷۲۔

● ● ●

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(بارہواں پارہ)

﴿بابُ ۱۸۴۹ الخُرُوجِ فِي رَمَضَانَ﴾

ماہِ رمضان میں سفر کرنے کا بیان

۲۷۵۹﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ خَرَجَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم في رَمَضَانَ فصَامَ حتّى بَلَغَ الكَدِيْدَ اَفْطَرَ قالَ سُفْيَانُ قالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ وَسَاقَ الحَدِيْثَ قالَ اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ هٰذا قولُ الزُّهْرِيِّ وَاِنَّمَا يُؤخَذُ بالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کیلئے مدینہ سے) رمضان میں نکلے اور روزہ بھی رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (بفتح الکاف ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کیا سفیان نے کہا زہری نے بیان کیا مجھ کو عبید اللہ نے ابن عباس سے خبر دی اور پوری حدیث بیان کی (اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع عبید اللہ سے ثابت ہے اس میں زہری نے اخبرنی عبیداللّٰہ سے تصریح کی ہے) قال ابوعبداللّٰہ الخ امام بخاریؒ نے کہا "ھذا قول الزھری الخ امام زہری کا مذہب یہ تھا کہ رمضان المبارک کے درمیان میں سفر کرنے والے کیلئے افطار درست نہیں، اور صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کو لیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدید پہونچ کر افطار کیا اس سے صاف معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آجائے تو سفر میں افطار درست ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۱۵، و مر الحدیث ص ۲۶۰، وص ۲۶۱، و یاتی ص ۶۱۲، وص ۶۱۳۔

مقصد | مقصد ان حضرات پر رد ہے جنہوں نے رمضان المبارک میں سفر کو مکروہ کہا ہے۔

۱۸۵۰ ﴿بَابُ التَّوْدِيعِ عِنْدَ السَّفَرِ﴾

سفر کے وقت رخصت کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو عن بُكَيْرٍ عن سُلَيْمَانَ بنِ يَسَارٍ عن اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّه قال بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فی بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا اِنْ لَقِيْتُمْ فلانًا وَفُلانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فحَرِّقُوهُمَا بِالنَّار قال ثُمَّ اَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُه حِيْنَ اَرَدْنَا الخُرُوجَ فقالَ اِنِّی كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوا فُلانًا وَفُلانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لايُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فاِنْ اَخَذْتُمُوهُمَا فاقْتُلُوهُمَا.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا اور ہم سے فرمایا کہ اگر فلاں فلاں قریش میں سے دو آدمیوں کا نام لیا مل جائیں تو دونوں کو آگ سے جلا دینا ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر جب ہم نے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو رخصت ہونے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا (لیکن حقیقت یہ ہے کہ) آگ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی سزا نہیں دے گا اس لئے اب اگر تم ان دونوں کو پکڑلو تو دونوں کو قتل کر دینا۔

مقصد سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو۔ حدیث سے پہلا امر ثابت ہے فتودیع المقیم للمسافر بطریق الاولیٰ.

تشریح اس لشکر کا امیر حمزہ بن عمرو اسلمی تھا، اور ان دونوں قریشی مجرم کا واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ جب مکہ سے ہجرت کر کے اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ تشریف لا رہی تھیں تو دو قریشی ہبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس نے حضرت زینب کو اونٹ پر سے گرا دیا جس سے حمل ساقط ہو گیا، ایسے مجرموں کو جو غریب عورتوں پر ظلم و زیادتی کریں سخت سے سخت سزا دینی چاہئے اس لئے آپ ﷺ نے پہلے آگ میں جلانے کا حکم دیا پھر جلانے کا حکم منسوخ کر کے قتل کا حکم دیا ففيه النسخ قبل العمل اوقبل التمكن من العمل به. (قس)

اس سے اسلامی قانون یہی قرار پایا کہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے۔

۱۸۵۱ ﴿بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ مَالَمْ يَامُرْ بِمَعْصِيَةٍ﴾

امام (بادشاہ) جب تک کسی گناہ کا حکم نہ دے تو اسکی بات سننی اور اطاعت کرنی (واجب) ہے

۲۷۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عن عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِی نَافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبیِّ صلی

اللّٰه عليه وسلم ح قَالَ وَحَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيْلُ بنُ زَكَرِيَّاء عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالَمْ يُؤمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فلاسَمْعَ وَلاطَاعَةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسلامی حکومت کے حکام کا حکم) سننا اور بجالانا واجب ہے جب تک خلاف شرع نہ ہو اگر شریعت کے خلاف (گناہ کا حکم) دیا جائے تو نہ سننا چاہئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہئے۔

تشریح ایک حدیث میں صاف وصریح حکم ہے "لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق" یعنی خالق کائنات پروردگار عالم کے حکم کے خلاف کسی کا حکم نہ سننا چاہئے اور نہ عمل۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۵، ويأتي الحديث ص ۱۰۵۷۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ جب تک حاکم کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو تو ہر فرد پر سننا، اور عمل کرنا واجب ہے۔

﴿بَابٌ [۱۸۵۲] يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإمَامِ ويُتَّقٰى بِهِ﴾

امام کی سرپرستی (حمایت) میں لڑا جائے اور اسکے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جائے

(يقاتل على صيغة المجهول والمراد به المقاتلة للدفع عن الامام سواء كان ذلك من خلفه اوقدامه ولفظ وراء يطلق على المعنيين). (عمده).

۲۷۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ الاَعْرَجَ حَدَّثَه اَنَّه سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ اَنَّه سَمِعَ رسولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نَحنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهٰذَا الإسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِي وَاِنَّمَا الإمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ گو (دنیا میں) پیچھے آئے ہیں لیکن (آخرت میں) سب سے آگے ہوں گے۔ اور اسی سند سے روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس

نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور امام ڈھال ہے اس کے پیچھے رہ کر (یعنی اس کے سرپرستی میں) جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جاتا ہے پس اگر امام اللہ کے تقوی کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے سوار (یعنی خلاف) کہے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "وانما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۵، وحديث ابى هريرة انه سمع رسول الله ﷺ يقول نحن الآخرون السابقون هذا طرف من حديث طويل مر فى ص۱۲۰، وص۱۲۳، وياتى ص۴۹۵، ومر هذا الطرف فقط ص۳۷، وياتى ص۱۰۸۰، وغيره وقوله بهذا الاسناد من اطاعنى فقد اطاع الله ياتى ص۱۰۵۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ امام (حاکم) لوگوں کا بچاؤ ہے کہ اسی کی وجہ سے کوئی کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے اس لئے اس بچاؤ کو قائم رکھنے کے لئے اس کی مدافعت کے لئے قتال کرنا چاہئے چاہے امام آگے ہو یا پیچھے جیسا کہ تحت الباب مذکور ہوا۔

﴿بَابُ ۱۸۵۳ البَيْعَةِ فِى الحَرْبِ عَلٰى اَنْ لَّايَفِرُّوا﴾

لڑائی کے موقعہ پر اس بات پر بیعت لینا کہ بھاگیں گے نہیں

وَقَالَ بَعْضُهُم عَلَى المَوتِ لِقَولِ اللّٰهِ تعالىٰ "لَقَدْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ المُؤمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجرَةِ.

اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر بیعت کرنا (یعنی مرجائیں گے لیکن بھاگیں گے نہیں) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے "بیشک اللہ ان مسلمانوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کررہے تھے۔"

۲۷۶۲﴿ حَدَّثَنا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنا جُوَيْرِيَةُ عن نافِعٍ قالَ قالَ ابنُ عُمَرَ رَجَعْنَا مِنَ العَامِ المُقْبِلِ فَمَااجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجرةِ الَّتِى بَايَعْنَا تَحْتَهَا كانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ نافِعًا عَلىٰ اَىِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى المَوتِ قالَ لاَ بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم آئندہ سال (یعنی حدیبیہ کے دوسرے سال) لوٹ کر آئے تو ہم میں سے دو شخص بھی اس درخت پر متفق نہ ہوسکے جس کے نیچے ہم لوگوں نے بیعت کی تھی (یہ جگہ ہم سے مخفی رہی) اور یہ اللہ کی جانب سے ایک بڑی رحمت تھی (کہ اس کے آثار ونشانات ہمارے ذہنوں سے بھلادئے۔ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "بل خفى مكانها او اشتبهت عليهم لئلا يحصل بها افتتان لما وقع تحتها من الخير فلو بقيت لما آمن من تعظيم

الجهال لها حتى ربما يفضي بهم الى اعتقاد انها تضر وتنفع فكان في اخفائها رحمة، والى ذلك اشار ابن عمرؓ بقوله كانت رحمةً من الله.)

فسالت نافعًا: جویریہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی؟ کیا موت پر بیعت لی تھی؟ نافع نے کہا نہیں بلکہ صبر واستقامت پر بیعت لی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "بل بايعهم على الصبر" فان المبايعة على الصبر هو عدم الفرار في الحرب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۵۔

۲۷۶۳﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنا وُهَيْبٌ حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ يَحْيٰى عن عَبَّادِ بنِ تَمِيمٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ زَيْدٍ قالَ لَمَّا كانَ زَمَنَ الحَرَّةِ اَتَاهُ آتٍ فقال لَهُ اِنَّ ابنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى المَوْتِ فقالَ لااُبَايِعُ عَلٰى هٰذا اَحَدًا بَعدَ رسولِ اللّٰهِ ﷺ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ جب حرہ کا زمانہ آیا تو ایک صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ (یزید کے خلاف) لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو انہوں نے (عبداللہ بن زیدؓ نے) فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو موت پر بیعت نہیں کروں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان تكون لقوله وقال بعضهم على الموت لانه من الترجمة والمفهوم من كلام عبدالله بن زيدؓ انه بايع على الموت.

مختصر تشریح واقعہ حرہ ۶۳ھ میں ہوا تھا اس کا سبب علامہ قسطلانی نے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ اور مدینہ کے کچھ اہل الرائے یزید کے پاس گئے تو ان حضرات نے یزید کے ناجائز اعمال خلاف شرع حرکات دیکھے تو اہل مدینہ نے یزید کی بیعت فسخ کردی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی بیعت کر لی۔

واقعہ حرہ پوری تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۲۴۲ر میں ملاحظہ فرمایئے۔

۲۷۶۴﴿ حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا يَزِيْدُ بنُ اَبِي عُبَيْدٍ عن سَلمَةَ قالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صلى اللّٰهِ عليه وسلم ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى ظِلِّ شَجَرَةٍ فلمَّا خَفَّ النَّاسُ قالَ يَاابْنَ الاَكْوَعِ اَلاَ تُبَايِعُ قالَ قلتُ قد بَايَعْتُ يارسولَ اللّٰهِ قالَ وَاَيْضًا فبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فقلتُ لَهُ يَااَبَا مُسْلِمٍ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قالَ عَلَى المَوْتِ. ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے (حدیبیہ کے دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر ایک درخت کے سایہ میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن الاکوع! کیا

تو بیعت نہیں کریگا؟ سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اور بھی، چنانچہ میں نے دوسری مرتبہ پھر آپ ﷺ سے بیعت کی، یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو مسلم! (یہ سلمہؓ کی کنیت ہے) اس دن آپ لوگ کس چیز پر بیعت کر رہے تھے (یعنی کس بات کا عہد کیا تھا) فرمایا موت پر۔

بیعت علی الموت | بیعت علی الموت اور علی الصبر میں کوئی تعارض نہیں بلکہ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے کہ لڑائی میں ثابت قدم رہینگے بھاگیں گے نہیں خواہ مرنے کی نوبت آجائے، موت پر بیعت کا یہی مطلب ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قولها "وقال بعضهم على الموت".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۵ ویاتی فی المغازی ص۵۹۹، وص۱۰۶۹، وص۱۰۷۰۔

۲۷۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ انَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ❁ عَلَى الْجِهَادِ مَاحَيِيْنَا اَبَدًا

فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فقال ۔

اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْآخِرَة ❁ فَاكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ فرماتے تھے کہ انصار غزوہ خندق کے موقعہ پر (خندق کھودتے وقت) یہ پڑھتے تھے "ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ سے جہاد کا عہد کیا ہے ہمیشہ جب تک زندہ رہیں گے۔ یہ سن کر حضور اقدس ﷺ نے یہ جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا "اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، پس آپ (آخرت میں) مہاجرین اور انصار پر کرم فرمایئے۔ (بخش دیجئے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قولهم "على الجهاد ماحيينا ابدا" فان معناه يؤول الى انهم لايفرون منه في الحرب اصلا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۵، ومر الحديث ص۳۹۷، وص۳۹۸، ویاتی الحديث ص۵۳۵، وص۵۸۸، وص۹۴۹، وص۱۰۶۹۔

۲۷۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَنَا وَاَخِي فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ﴾

ترجمہ | حضرت مجاشعؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (فتح مکہ کے بعد) میں اپنے بھائی (مجالد)

کے ساتھ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہجرت تو (فتح مکہ ہونے کے بعد وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہوگئی، میں نے عرض کیا پھر آپ ﷺ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ ارشاد فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "والجهاد لان مبايعتهم على الجهاد لم تكن الا على ان لايفرّوا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۵ تا ص۴۱۶، ويأتي ص۴۳۳، وفي المغازي ص۶۱۶۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ میدانِ جنگ سے عدم فرار یعنی صبر واستقامت پر بیعت اور علی الموت پر بیعت میں کوئی تعارض نہیں، دونوں ایک دوسرے کو مستلزم ہیں مطلب یہ ہے کہ میدانِ جنگ سے بھاگیں گے نہیں خواہ مرنے کی نوبت آجائے موت پر بیعت کا یہی مطلب ہے۔

تشریح | مزید تشریح کے لئے کتاب المغازی نصر الباری ص ۳۶۹ / ردیکھئے۔

﴿بَابُ [۱۸۵۴] عَزْمِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ﴾

لوگوں پر امام (بادشاہ) کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جنکی مقدرت (طاقت) ہو

(يعني وجوب طاعة الامام انما يكون عند الطاقة. (عمدہ) والمعنى وجوب طاعة الامام محله فيما لهم به طاقة. (فتح)

۲۷۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَادَرَيْتُ مَاأَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَانُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَاأَدْرِي مَاأَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَعَسَى أَنْ لَايَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَااتَّقَى اللّٰهَ وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَلَّا تَجِدُوهُ وَالَّذِي لَاإِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَاأَذْكُرُ مَاغَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ آج میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے ایک بات پوچھی میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں اس کا کیا جواب دوں، اس نے کہا ایک شخص مسلح ہو کر ہمارے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لئے نکلتا

ہے اب وہ سردار (امیر) ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جس کی طاقت نہیں (یعنی ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟)
فقلتُ له: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا بخدا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہاری بات کا جواب کیا دوں، مگر اتنا کہتا ہوں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) رہے آپ ﷺ جس کام کے لئے ہم کو صرف ایک بار قطعی طور سے حکم دیتے تو ہم (فوراً) اس کو بجالاتے اور تم میں سے ہر شخص ہمیشہ اچھا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور جب اس کو کسی بات میں شک ہو (کہ جائز ہے یا ناجائز؟) تو کسی شخص (عالم) سے پوچھ لے وہ اس کو تسلی کردے گا اور وہ زمانہ قریب ہے (یعنی ایسا دور عنقریب آنے والا ہے) کہ تم ایسا عالم نہ پاؤ گے (جو صحیح مسئلہ بتادے) قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے اس کی مثال ایسی ہی بیان کرتا ہوں کہ اس تالاب کے پانی کی طرح ہے جس کا صاف اور اچھا تو پیا جاچکا ہے اور گدلا رہ گیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "في اشياء لانحصيها" اى لانطيقها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۶۔

مقصد اس باب کا مقصد یہ ہے کہ امام کی اطاعت وفرمانبرداری واجب ہے حتی المقدور بشرطیکہ امام کسی حرام وناجائز کام کا حکم نہ دے۔ **لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق.**

تشریح **والله مادرى** الخ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حالات کے پیش نظر مبہم اور گول جواب دیا کہ اگر یہ کہدیں کہ امیر (حاکم) کی اطاعت ضروری نہیں تو لوگ اس فتوی کو بہانہ بنا کر اور کاموں میں اپنے امیروں کی نافرمانی شروع کردیں گے اور سارا انتظام درہم برہم ہوجائے گا اور اگر یہ کہدیں کہ امیر وحاکم کی ہر بات ماننا ضروری ہے، ہر حکم کی اطاعت ضروری ہے تو پھر خلاف شرع وناجائز کام کا حکم بھی شامل ہوجائے گا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مقصد یہ تھا کہ ہر وہ حکم جو شریعت کے خلاف نہ ہو اس کی اطاعت لازم اور واجب ہے۔
واذا شك الخ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا یہ حکم کہ اگر شک ہو کہ جائز ہے یا ناجائز؟ تو کسی عالم سے پوچھ کر تسلی حاصل کرے یہ آیت کریمہ سے ماخوذ ہے: "فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون".

﴿بابٌ [۱۸۵۵] كانَ النبيُّ ﷺ اِذا لَم يُقاتِلْ اَوَّلَ النَّهارِ...﴾
اَخَّرَ القِتالَ حتّى تَزُولَ الشَّمسُ.

نبی اکرم ﷺ اگر دن کے اول وقت (یعنی صبح کے وقت) جنگ شروع نہ کرتے
تو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے (یعنی سورج ڈھلنے کے بعد شروع کرتے)

۲۷۶۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عن مُوسٰی بنِ عُقْبَةَ عنْ سالِمٍ اَبِی النَّضْرِ مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِی اَوْفٰى فَقَرَاْتُهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ فی بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِی لَقِیَ فِيْهَا انْتَظَرَ حتی مالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قامَ فِی النَّاسِ فقالَ اَيُّهَا النَّاسُ لاتَتَمَنَّوا لِقَاءَ العَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ العَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.﴾

ترجمہ سالم ابوالنضر سے روایت ہے جو عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ اور ان کے منشی تھے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے عمر بن عبید اللہ کو خط لکھا میں نے اس کو پڑھا (اس میں لکھا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے بعض ان ایام میں (یعنی بعض جہادوں میں) جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا انتظار کیا (یعنی دیر کی) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! دشمن کے مقابلے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے امن وعافیت کی درخواست کرو (دعا مانگو) البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوجائے تو صبر کرو (یعنی صبر واستقامت کا ثبوت دو بھاگو نہیں) اور جان لو کہ بیشک جنت تلواروں کے سائے تلے ہے پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! قرآن کے نازل کرنے والے، بادل چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے ان کافروں کو شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "انتظر حتی مالت الشمس" ای حتی زالت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۶، ومر الحديث ص۳۹۵، وص۳۹۷، ويأتی ص۴۲۴، وص۱۰۷۵۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ٹھنڈے اوقات میں عام طور پر جنگ کرتے اگر کسی وجہ سے صبح کو شروع نہ کرتے تو پھر تیز دھوپ میں مؤخر کردیتے اور سورج ڈھلنے کے بعد یعنی نماز ظہر کے بعد شروع فرماتے کہ نماز میں دعا اور پھر ٹھنڈی ہوا جو نشاط کا سبب ہے آپ ﷺ جنگ کرتے تو معلوم ہوا کہ تاخیر کی اصل حکمت وقت نشاط کا انتظار ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ (۱۸۵۶) اِسْتِيْذَانِ الرَّجُلِ الإمَامَ﴾

لِقَوْلِهٖ "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ".

امام (امیر) سے اجازت لینے کا بیان

امام (امیر) سے اجازت لینا (یعنی اگر کوئی جہاد میں سے لوٹنا چاہے یا کسی وجہ سے جہاد میں نہ جانا چاہے تو امام سے

اجازت حاصل کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے انما المؤمنون الخ (سورہ نور) بیشک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کسی اجتماعی کام (جہاد یا مجلس وعظ ونصیحت) میں مصروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر نہیں جاتے۔

۲۷۶۹ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عن الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عن جَابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قالَ غَزَوْتُ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا قد اَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فقال لِي مَالِبَعِيْرِكَ قالَ قلتُ اَعْيَا قال فَتَخَلَّفَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فزَجَرَهُ وَدَعَالَهُ فَمَازَالَ بَيْنَ يَدَی الاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فقال لِي كَيْفَ تَرٰی بَعِيْرَكَ قال قلتُ بِخَيْرٍ قَدْاَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قال اَفَتَبِيْعُنِيْهِ قال فاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنا ناضِحٌ غَيْرُهُ قالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قال فَبِعْنِي قال فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِی فَقَارَ ظَهْرِهِ حتى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قال فقلتُ يَارسولَ اللّٰهِ اِنِّی عَرُوسٌ فاسْتَاذَنْتُهُ فاذِنَ لِی فتقَدَّمْتُ النَّاسَ الى المدِيْنَةِ حتّى اتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فلَقِيَنِي خَالِي فسالَنِی عن البعِيْرِ فاخْبَرْتُهُ بمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فلامَنِی قال وَقَدْ كانَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال لِی حِيْنَ اسْتَاذَنْتُهُ هَلْ تزوّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فقلتُ تزوّجْتُ ثَيِّبًا فقال فهلاَّ تزوّجْتَ بكرا تُلاعِبُها وتُلاعِبُك قُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ تُوُفِّیَ وَالِدِی اَوِاسْتُشْهِدَ وَلِی اَخَواتٌ صِغَارٌ فكَرِهْتُ اَنْ اَتَزوَّجَ مِثْلَهُنَّ فلَا تُوَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قالَ فلمَّا قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم المدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بالبَعِيْرِ فاعْطَانِی ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَیَّ قالَ الْمُغِيْرَةُ هٰذا فی قَضَائِنَا حَسَنٌ لانَرٰی بِهِ بَأسًا۔

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد (غزوہ تبوک) میں گیا جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے ملے اور میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا چونکہ وہ تھک چکا تھا چلنے کے قریب نہیں تھا (یعنی بہت آہستہ چل رہا تھا) آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیرے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کیلئے دعا کی پھر تو وہ برابر دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا (یعنی بہت تیز رفتار ہو گیا) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا اب اپنے اونٹ کو کیسا دیکھ رہے ہو کہا میں نے عرض کیا اب تو اچھا ہے آپ کی برکت سے اچھا ہو گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کو بیچو گے؟ جابرؓ نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا کیونکہ ہمارے پاس اسکے سوا اور کوئی اونٹ (پانی لانے والا) نہ تھا مگر میں نے عرض کر دیا جی ہاں! بیچتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو

میرے ہاتھ بیچ دو تو میں نے اسکو بیچ دیا اس شرط پر کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کرونگا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری شادی ابھی ہوئی ہے مجھے آگے بڑھ کر گھر جانے کی اجازت دیجئے چنانچہ حضور ﷺ نے اجازت عنایت فرمادی پھر میں مدینہ کی طرف لوگوں سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گیا تو میرے ماموں (ثعلبہ) مجھے ملے اور انہوں نے اونٹ کے متعلق مجھ سے پوچھا تو جو معاملہ میں کر چکا تھا میں نے ان سے بیان کر دیا تو انہوں نے مجھ کو ملامت کی (کہ ایک اونٹ تھا تو نے اسکو بھی بیچ ڈالا اب پانی کس پر لائے گا؟) اور جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھنے کی اجازت لی تھی تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے؟ تو میں نے عرض کیا بیوہ سے، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے یا (یہ کہا کہ) وہ (جنگ احد میں) شہید ہو گئے اور میری چھوٹی بہنیں ہیں اسلئے میں نے یہ اچھا نہیں سمجھا کہ انہیں جیسی لڑکی کو شادی کر کے لاؤں جو نہ انہیں ادب سکھا سکے اور نہ انکی نگرانی کر سکے اسلئے میں نے ثیبہ سے شادی کی تاکہ ان (بہنوں) کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے، حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچے تو صبح کو میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا، تو حضور اقدس ﷺ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت عطا فرمائی اور وہ اونٹ بھی واپس کر دیا مغیرہ راوی نے کہا ہمارے فیصلے میں یہ صورت درست ہے ہم اسمیں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قولها "اني عروس فاستاذنته فاذن لي" مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ اجازت لے کر جدا ہوئے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۶، ومر الحديث ص۶۳، وص۲۸۲، وص۳۰۹ تا ص۳۱۰، وص۳۲۱، وص۳۲۲، وص۳۲۴، وص۳۳۵، وص۳۵۵، وص۳۷۵، وص۴۰۱، ویاتی ص۴۳۴۔

مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ تخلف کے لئے امام یعنی امیر سے اجازت لینا واجب ہے اجازت کے بغیر غیر حاضری اور تخلف جائز نہیں۔

تشریح یہ روایت اوپر کئی مرتبہ گذر چکی ہے۔

﴿بَابٌ ۱۸۵۷ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهِ﴾

فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

تازی شادی کی ہو اور وہ جہاد میں جائے

(یعنی نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جس نے غزوے میں شرکت کی) اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی

حدیث ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ (جو ابھی گذر چکی)

﴿بَابُ ۱۸۵۸ مَنِ اخْتَارَ الغَزْوَ بَعْدَ البِنَاءِ﴾

فِيْهِ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

شبِ زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا

اس باب میں ابو ہریرہؓ کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے
(حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہمام کی سند سے ص ۴۴۰ میں آرہی ہے۔)

﴿بَابُ ۱۸۵۹ مُبَادَرَةِ الإِمَامِ عِنْدَ الفَزَعِ﴾

گھبراہٹ (خوف) کے وقت خود امام کا آگے بڑھنا (حالات معلوم کرنے کیلئے)

۲۷۷۰﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن شُعْبَةَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ایک بار مدینہ والوں کو ڈر پیدا ہوتو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور حالت معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے بڑھے اور واپس آئے) تو فرمایا ہم نے تو خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے سمندر ہے۔

تشریح وان وجدناہ: میں اِنْ مخففہ من المثقلہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث ھنا ص ۴۱۷، ومر الحديث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵ تا ص ۳۹۶، وص ۴۰۰، وص ۴۰۱، رر، وص ۴۰۷، ویاتی ص ۴۲۶، وص ۸۹۱، وص ۹۱۷۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ خوف ودہشت کے وقت خود امام کو سبقت وعجلت کرنی چاہئے سواری کو ایڑ لگا کر تیز کرنا چاہئے۔

* * *

﴿باب ۱۸۶۰ السُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فی الفَزَعِ﴾

خوف کے وقت جلدی کرنا اور گھوڑے کو ایڑ لگانا (یعنی دوڑانا)

۲۷۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا الفَضْلُ بنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بنُ حازِمٍ عن محمَّدٍ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قَالَ فَزِعَ الناسُ فرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَرَسًا لِاَبِی طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فقال لَمْ تُرَاعُوا اِنَّهُ لَبَحْرٌ قالَ فَمَاسُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ اليَوم. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ لوگ (ایک بار) ڈر گئے (کہ دشمن آپہونچا) تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو بہت سست تھا اور آپ ﷺ دوڑاتے ہوئے (بستی سے) باہر نکل گئے پھر لوگ یعنی صحابہؓ بھی آپ ﷺ کے پیچھے سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے آپ ﷺ نے فرمایا خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں یہ گھوڑا تو دریا ہے اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دوڑ وغیرہ کے مواقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا وجه آخر فی حديث انسؓ المذکور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۷، باقی مواضع کے لئے دیکھئے باب سابق کی حدیث ۲۷۷۰۔

﴿باب ۱۸۶۱ الخُرُوجِ فِی الفَزَعِ وَحْدَهُ﴾

خوف و دہشت کے موقعہ پر امام کا تنہا نکلنا (حالت معلوم کرنے کیلئے)

اشکال: یہاں اشکال یہ ہے کہ جب اس ترجمہ کے تحت نہ کوئی حدیث ہے اور نہ کوئی اثر، تو ترجمہ سے کیا فائدہ؟

جواب: ۱۔ امام بخاریؒ کا ارادہ تھا اس ترجمہ کے تحت حدیث ذکر کرنے کا مگر موقع نہ ملا۔

۲۔ امام نے ماقبل کی حدیث پر اکتفار کرلیا۔

﴿باب ۱۸۶۲ الجَعَائِلِ وَالحُمْلَانِ فی السَّبِيْلِ (ای فی سبيل اللّٰه)﴾

راہ خدا میں مال دینا اور سواریاں مہیا کرنا

(مطلب یہ ہے کہ کسی کو اجرت (مال) دے کر اپنی طرف سے جہاد کرانا اور فی سبیل اللہ سواری دینا)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ قلتُ لِابْنِ عُمَرَ الغزْوَ قَالَ اِنّي اُحِبُّ اَنْ اُعِيْنَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قلتُ اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ اِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هٰذَا الوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ نَاسًا يَاخُذُونَ مِنْ هٰذَا المَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَايُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمَالِهِ حتّٰى نَاخُذَ مِنْهُ مَااَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ اِذَا دُفِعَ اِلَيْكَ شَيْئٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَاشِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ اَهْلِكَ.

اور مجاہدؒ نے کہا میں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں (الغزو بالنصب ای ارید الغزو) ابن عمرؓ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کچھ مال سے تیری مدد کروں، میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے وسعت دی ہے (یعنی اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں) ابن عمرؓ نے فرمایا تیری مالداری تیرے لئے ہے (یعنی تجھے مبارک ہو) میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرا بھی کچھ مال اس طرح یعنی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے۔ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ہیں جو بیت المال سے جہاد کے لئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد نہیں کرتے (بلکہ روپیہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں) اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کرے گا تو ہم اس کے مال کے زیادہ مستحق ہیں یہاں تک کہ ہم اس سے وہ مال جو اس نے (بیت المال کا) لیا تھا وصول کرلیں گے اور طاؤسؒ نے اور مجاہدؒ نے کہا جب تجھے کچھ دیا جائے کہ اسے لیکر راہ خدا میں (جہاد میں) نکلو (یعنی اگر کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے کچھ تجھے دے تو وہ تیری ملک ہوگئی) تو تجھے اختیار ہے جو چاہے کر اپنے گھر والوں کو دے سکتا ہے (یعنی گھر کی ضروریات میں بھی لا سکتے ہو مگر صرف جائز مصرف میں)

تشریح قال مجاهد الخ: هذا التعليق وصله البخاري في المغازي في غزوة الفتح بمعناه. (عمدہ)

یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ اگر کسی مجاہد کی مدد فی سبیل اللہ کی جائے تو درست ہے البتہ مجاہد کو کوئی سامان یا سواری اجرت پر دینا مکروہ ہے لیکن جب بیت المال خالی ہو تو درست ہے۔

وقال عمرؓ: اس کو ابن ابی شیبہ نے اور امام بخاریؒ نے تاریخ میں وصل کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر بیت المال کسی کو کسی کام کے لئے کچھ دے اور وہ نہ کرے تو اس سے وہ مال واپس لے لیا جائے گا۔

تحقیق وتشریح جعائل بالجیم والعین المفتوحتین جمع جعیلة بمعنی اجرت، مزدوری۔ حملان: بضم الحاء المهملة وسكون الميم مصدر كالحمل، حمل يحمل حملانًا از باب ضرب اٹھانا۔

اجیر للخدمت اجیر للخدمت یعنی کوئی مجاہد اپنی خدمت کے لئے اپنے ساتھ جہاد میں لے جائے تو حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک مال غنیمت میں اس کو حصہ ملے گا۔

۲۷۷۲﴿ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ النبيَّ ﷺ آشْتَرِيْهِ فقالَ لاتَشْتَرِهِ وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لئے دیا پھر میں نے دیکھا کہ وہ گھوڑا (بازار میں) فروخت کیا جارہا ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اسے خریدلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الفرس الذى حمل عليه فى سبيل الله كان حملانا. (یعنی یہ گھوڑا وقف نہیں تھا اس لئے کہ اگر وقف ہوتا تو اس کی بیع جائز نہ ہوتی۔)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۱۷، ومر الحديث ص ۲۰۲، وص ۳۵۷، وص ۳۵۹، ويأتى ص ۴۲۱۔

۲۷۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخطَّابِ حَمَلَ على فَرَسٍ في سَبِيْلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ لاتَبْتَعْهُ وَلاَ تَعُدْ فى صَدَقَتِكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ سواری کے لئے دیا پھر دیکھا کہ وہ گھوڑا بازار میں بک رہا ہے تو حضرت عمرؓ نے اس گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مت خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا مثل الحديث الذى قبله غير ان الرواة مختلفة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۱۷، ومر مرارًا.

۲۷۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ الاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو صَالِحٍ قالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَولاَ اَنْ اَشُقَّ على اُمَّتِي مَاتَخَلَّفْتُ عن سَرِيَّةٍ ولٰكِنْ لااَجِدُ حَمُولَةً وَلاَ اَجِدُ مَااَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ اَنِّي قَاتَلْتُ فى سَبِيْلِ اللهِ فَقُتِلْتُ ثمَّ اُحْيِيْتُ ثمَّ قُتِلْتُ ثمَّ اُحْيِيْتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سریہ کی شرکت بھی نہ چھوڑتا (یعنی ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کے لئے نکلتا) لیکن سواری کے اونٹ نہیں کہ سب کو سوار کرسکوں اور یہ مجھ پر شاق ہے کہ لوگ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور میری تو یہ خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتال کروں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ولا اجد مااحملهم عليه".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۱۷، ومر الحدیث ص ۱۰، وص ۳۹۲، ویاتی ص ۱۰۷۳، ۱۱۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ کسی وجہ سے اگر کسی کو مال دے کر اپنی طرف سے جہاد کرائے یا کسی مجاہد کو فی سبیل اللہ سواری دے تو بالاتفاق جائز ہے البتہ مجاہد کو کرایہ لے کر سواری دینا مکروہ ہے۔

۱۸۶۳
﴿بابُ الاَجِیْرِ﴾

مزدور کا بیان (یعنی جہاد میں مزدور کا حکم)

وَقَالَ الحَسَنُ وَابنُ سِیْرِیْنَ یُقسَمُ لِلاَجِیْرِ مِنَ المَغنَمِ وَاَخذَ عَطِیَّۃُ بنُ قَیْسٍ فَرَسًا عَلٰی النِّصْفِ فَبَلَغَ سَھْمُ الفَرَسِ اَربَعَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ فَاَخَذَ مِائَتَیْنِ وَاَعطٰی صَاحِبَہُ مِائَتَیْنِ.

اور حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ نے کہا مزدور (نوکر) کو بھی غنیمت سے حصہ دیا جائے گا اور عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا (مال غنیمت کے حصے کے) نصف کی شرط پر لیا، گھوڑے کے حصہ میں فتح کے بعد مال غنیمت سے چار سو دینار آئے تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو سو دینار (نصف) گھوڑے کے مالک کو دیدیئے۔

۲۷۷۵﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا ابنُ جُرَیْجٍ عن عَطاءٍ عن صفوانَ بنِ یَعْلٰی عن اَبِیْہِ قالَ غَزَوْتُ مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غَزْوَۃَ تَبُوکَ فحَمَلْتُ عَلٰی بَکْرٍ فھُوَ اَوْثَقُ اَعمَالِی فی نَفْسِی فاسْتَاجَرْتُ اَجِیْرًا فقَاتَلَ رَجُلاً فعَضَّ اَحَدُھُما الآخَرَ فانْتَزَعَ یَدَہُ مِنْ فِیْہِ وَنَزَعَ ثَنِیَّتَہُ فاتَی النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاَھْدَرَھَا وقالَ اَیَدْفَعُ یَدَہُ اِلَیْکَ فتَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الفَحْلُ.﴾

ترجمہ | حضرت یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گیا اور ایک جوان اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں میرا یہ عمل دوسرے تمام اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا (کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) اور میں نے ایک مزدور اپنے ساتھ لے لیا تھا (ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ میں بوڑھا تھا) پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلی) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت کاٹ لیا دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کا آگے کا دانت نکال لیا پھر کاٹنے والا نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا (کہ میرے دانت کا بدلہ دلوائے) لیکن آپ ﷺ نے اس کے دانت کا اکارت کیا (یعنی ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان عائد نہیں کیا، دانت کا کچھ بدلہ نہیں دلایا) اور فرمایا کیا وہ تمہارے منہ میں اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا تاکہ تم اسے چباڈالتے جیسے اونٹ چباتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "فاستاجرت اجيرًا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۷، ومر الحديث ص ۲۴۹، وص ۳۰۱، وياتى فى المغازى ص ۶۳۴، وص ۱۰۱۸۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر مجاہد نے اپنے ضعف وبوڑھاپے کی وجہ سے جہاد کے سفر میں مزدور لے لیا ہے تو اس کی اجرت ومزدوری مزدور کو ملے گی لیکن مال غنیمت میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ مگر چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی صاف وصریح حکم نہیں بیان کیا۔ واللہ اعلم

تشریح کچھ تشریح کے لئے کتاب المغازی یعنی آٹھویں جلد ص ۴۹۷ ر دیکھئے۔

﴿باب ۱۸۶۴ ماقيل فى لواء النبى صلى الله عليه وسلم﴾

نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے

لواء: بكسر اللام وبالمد جھنڈا، جمع الوية.

امام ترمذیؒ نے مستقل دو باب قائم کئے ہیں: ۱۔ باب ماجاء فى الالوية. ۲۔ باب فى الرايات. (ترمذی ج ۱ ص ۲۰۱) رایات جمع ہے رایۃ کی بمعنی جھنڈا۔

لواء اور رایہ میں اقوال ۱۔ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: اللواء هى الراية. (فتح) اس سے معلوم ہوا کہ کلاهما واحد. علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: والذى صرح به غير واحد من اهل اللغة ترادفهما. (قس) اور اس کو علم بھی کہتے ہیں۔

۲۔ دونوں میں فرق ہے بعض نے صغیر وکبیر کا فرق کہا ہے اور بعض نے نوعیت کا فرق۔ تفصیل کے لئے عمدۃ القاری دیکھئے۔ حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں "وكان الاصل ان يمسكها رئيس الجيش یعنی جھنڈا میں اصل یہ ہے کہ اس کو امیر لشکر سنبھالے اور اس کے ہاتھ میں ہو اور اس کو علم بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ محل امیر کی علامت ہوتی ہے یعنی جس جگہ سے جھنڈا نظر آئے یہ علامت ہے کہ امیر لشکر بھی اسی جگہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا جھنڈا ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کا جھنڈا سفید تھا۔ اور براءؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا جھنڈا سیاہ چوکور تھا یعنی غالب رنگ سیاہ تھا، بعض روایت میں ہے کہ حضور ﷺ کا جھنڈا زرد رنگ کا تھا۔ وجه الاختلاف باختلاف الاوقات فلا اشكال.

۲۷۷۶﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنِى عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِى مَالِكٍ الْقُرَظِىُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِىَّ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ

رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَرَادَ الحجَّ فرَجَّلَ.

ترجمہ حضرت قیس بن سعد انصاریؓ نے حج کا ارادہ فرمایا تو احرام باندھنے سے پہلے کنگھی کی اور یہ رسول اللہ ﷺ کے صاحب لوار تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۱۷۔

۲۷۷۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بنُ اِسْمَاعِيْلَ عن يَزِيْدَ بنِ اَبِى عُبَيْدٍ عن سَلَمَةَ بنِ الْاَكْوَعِ قالَ كانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم فى خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فقالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فلمَّا كانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِى فَتَحَهَا فى صَبَاحِهَا فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْقَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحِ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فقالُوا هٰذا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور انکی آنکھوں میں آشوب تھا (آنکھ میں تکلیف تھی) پھر کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں گا (صرف آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے؟ یہ نہیں ہوسکتا) پھر حضرت علیؓ نکل پڑے اور نبی اکرم ﷺ سے مل گئے جب وہ رات آئی جسکی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا فرمایا ایسا شخص جھنڈا لے گا جس سے اللہ اور اللہ کے رسول محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح کرادے گا پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ آپہنچے ہیں حالانکہ ہم لوگ انکے آنے کی امید نہیں رکھتے تھے (چونکہ آشوب چشم میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا یہ علیؓ آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا ان کو دیدیا اور اللہ نے انکے ہاتھ پر خیبر فتح کرادیا۔

مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "لأعطين الراية".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۱۷ تا ص ۴۱۸، ویاتی ص ۵۲۵، فى المغازى ص ۶۰۵۔

تشریح بعض روایت میں ہے کہ اس جھنڈے پر لکھا ہوا تھا: لا اله الا الله محمد رسول الله.

۲۷۷۸ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن نَافِعِ بنِ جُبَيْرٍ قالَ سَمِعْتُ العَبَّاسَ يقولُ لِلزُّبَيْرِ هٰهُنَا اَمَرَكَ النبيُّ ﷺ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ.

ترجمہ نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عباسؓ کو حضرت زبیرؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کیا نبی اکرم ﷺ نے

آپ کو یہاں جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا ہے؟

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة انما تتاتى على قول من قال اللواء والراية واحدة والصحيح الفرق بينهما كما ذكرنا فعلى هذا وجه المطابقة من حيث الحاق الراية باللواء فى كونهما للنبى صلى الله عليه وسلم. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۱۸، ویاتی فی المغازی مطولاً ص ۶۱۳۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جہاد کے موقع پر جھنڈا مشروع اور مستحب ہے عہد رسالت میں جھنڈا کبھی سیاہ تھا اور کبھی سفید۔

تشریح فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوامؓ کے ہاتھ میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت زبیرؓ نے حَجُون بفتح الحاء وضم الجیم میں جھنڈا گاڑا تھا اور اسی کے متعلق حضرت عباسؓ نے دریافت کیا۔

پوری تفصیل کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی فتح مکہ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ﴾ ۱۸۶۵

نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ ایک مہینہ کی مسافت تک رعب سے میری مدد کی گئی

(یعنی اللہ تعالیٰ نے کافروں کے دلوں میں میرا رعب ڈالکر میری مدد کی کہ کبھی روم وایران کو حملہ کرنیکی ہمت نہ ہوئی)

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "سَنُلْقِي فِي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوا بِاللّٰهِ" قَالَهُ جابرٌ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ کے (مخلوق) کو شریک کیا" (الآیہ سورہ آل عمران) اس باب میں جابرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ (دیکھو کتاب التیمّم)

۲۷۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وقد ذَهَبَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَنْتُم تَنْتَثِلُونَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر فصیح وبلیغ اور معنی بہت وبھر پور ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے (ایک بار) میں سو رہا تھا کہ

زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تو (اپنے رب کے پاس) تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قولها "نصرت بالرعب".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۱۸، ويأتي الحديث ص ۱۰۳۶، وص ۱۰۳۸، وص ۱۰۸۰۔

تحقیق وتشریح بجوامع الكلم من اضافة الصفة الى الموصوف، یعنی اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے یعنی الكلم الجوامع. کلِم جمع ہے کلمة کی اور جوامع جمع ہے جامع کی۔

وجوامع الكلم القرآن فانه تقع فيه المعاني الكثيرة بالالفاظ القليلة وكذلك يقع في الاحاديث النبوية الكثير من ذلك. (فتح) قرآن حکیم تو کلام ربانی ہے پورا قرآن جوامع الکلم ہے نیز احادیث نبویہ میں بھی جوامع الکلم بکثرت ہیں مثلاً "انما الاعمال بالنيات، الدين النصيحة لكل مسلم، المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، كلكم راع وكلكم مسؤل عن رعيته" وغیرہ۔

تنتثلونها: اس کا مادہ نثل ہے از نصر وضرب اور انتثل کنویں سے مٹی نکالنا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ تم لوگ ان خزانوں کو حاصل کر کے خرچ کر رہے ہو۔

۲۷۸۰﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ ابنَ عبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ وَهُوَ بِاِيْلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فلمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابنِ اَبِي كَبْشَةَ اِنَّه يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ انہیں ابوسفیانؓ نے خبر دی کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے انہیں بلا بھیجا اور وہ ہرقل ایلیا یعنی ملک شام میں تھے پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب گرامی منگوایا تو جب مکتوب گرامی پڑھ چکا تو اس کے دربار میں ہنگامہ برپا ہو گیا اور ہر طرف سے آوازیں بلند ہونے لگیں اور ہم لوگ دربار سے نکال دئے گئے، جب ہم باہر کر دئے گئے تو ہم نے اپنے ساتھیوں (مکہ والوں) سے کہا ابن ابی کبشہ (مراد حضور اقدس ﷺ ہیں) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے کہ بنی اصفر کا بادشاہ یعنی قیصر روم بھی ان سے ڈرتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انه يخافه ملك بني الاصفر".

مطلب یہ ہے کہ شام کا ملک جہاں اس وقت ہرقل تھا مدینہ سے ایک مہینہ کی مسافت ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ آنحضرت ﷺ کا رعب ایک مہینے کی مسافت سے ہرقل پر پڑا۔

تفصیل وتشریح | مفصل تشریح کے لئے نصر الباری اول ص ۱۵۳ کا مطالعہ کیجئے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۱۸۔ باقی مواضع کے لئے نصر الباری اول ص ۱۵۵ ملاحظہ فرمائیے۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ سرور کائنات حضور اقدس ﷺ کا رعب چہار دانگ عالم پر پڑا کیونکہ اکثر ممالک اتنے فاصلے پر تھے پھر بعض روایت میں دو مہینے کی مسافت اور بعض میں ہے ایک مہینہ آگے ایک مہینہ پیچھے اور ایک مہینہ دائیں وغیرہ مقصد صاف ہے کہ آپ کا رعب سب پر پڑا کہ اس وقت کی دنیا میں بڑا ملک اور بڑی طاقت روم وایران کی تھی لیکن کبھی حملہ نہیں کیا اور نہ حملہ کو سوچا۔

۱۸۶۶ ﴿بَابُ حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى.

غزوہ میں زادِ راہ (خرچہ) ساتھ لے جانے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”کہ اپنے ساتھ زادراہ (راہ خرچ) نلے جایا کرو بے شک بہترین زادراہ تقوی ہے“۔ (یعنی بھیک مانگنے سے بچو)

۲۷۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ هِشَامٌ وَحَدَّثَتْنِي اَيْضًا فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ اَبِي بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّهَاجِرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهٖ وَلَا لِسِقَائِهٖ مَانَرْبِطُهُمَا بِهٖ فَقُلْتُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَااَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُ بِهٖ اِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِي بِوَاحِدِ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے ابوبکرؓ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے لئے زادراہ (راستہ کا ناشتہ) تیار کیا مگر آپ ﷺ کا زادِ راہ باندھنے کے لئے اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابوبکرؓ سے کہا خدا کی قسم بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو ابوبکرؓ نے کہا پھر اسی کے دو ٹکڑے کرلو ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے زادراہ، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، اس لئے حضرت اسماءؓ کا نام ذات النطاقین پڑ گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلم نجد لسفرته ولالسقائه مانربطهما به فانه يدل على حمل الزاد لاجل السفر.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۱۸، ویاتی ص۵۵۵، وص۸۱۱۔

تحقیق وتشریح | سفرة بضم السین المهملة زادِ سفر، مسافر کا کھانا، دسترخوان۔ سقاء بکسر السین ظرف الماء من الجلد یعنی چمڑے کا مشک۔ نطاق بکسر النون کمر بند، ذات النطاقین یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا لقب تھا حضرت اسماءؓ نے اپنا کمر بند پھاڑ کر اسکے دو ٹکڑے کئے تھے ایک سے مشکیزہ باندھا اور دوسرے سے زادِراہ، بعض نے کہا کہ حضرت اسماءؓ ایک کمر بند پر دوسرا کمر بند رکھتیں اسی وجہ سے ذات النطاقین کہلائیں۔

نقل ہے کہ ہجرت کی رات اس خدمت کے صلے میں خود حضور اقدس ﷺ نے ذات النطاقین کا لقب دیا تھا۔

۲۷۸۲﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفیَانُ قالَ عَمْرٌو اَخبَرَنِی عَطاءٌ سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قالَ کُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الاَضاحِیِّ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ اِلَی المَدِینَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں قربانی کا گوشت مدینہ تک لے جاتے تھے۔ (یعنی مدینہ تک سفرخرچ کرتے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قولها "کنا نتزود" الخ.

(اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا پس مطابقت ثابت ہوگئی)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۱۸، ومر الحدیث ص۲۳۲، ویاتی ص۸۱۶، وص۸۳۹۔

۲۷۸۳﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی حَدَّثَنا عبدُ الوَهَّابِ قالَ سَمِعْتُ یَحْییٰ اَخبَرَنِی بُشَیرُ بنُ یَسارٍ اَنَّ سُوَیْدَ بنَ النُّعْمانِ اَخْبَرَهُ اَنَّه خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم عَامَ خَیْبَرَ حتّٰی اِذَا کانُوا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ خَیْبَرَ وَھِیَ اَدْنٰی خَیْبَرَ فَصَلُّوا العَصْرَ فَدَعَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم بِالاَطْعِمَةِ فَلَمْ یُؤتَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اِلاَّ بسَوِیْقٍ فَلُکْنَا فَاَکَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قامَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّیْنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت سوید بن نعمانؓ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے سال (یعنی جنگ خیبر کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سب صہباء میں پہنچے جو خیبر کا نشیبی مقام ہے خیبر کے نزدیک تو وہاں لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ نے کھانا منگوایا تو نبی اکرم ﷺ کے پاس صرف ستو لایا گیا پھر ہم نے ستو کو پانی میں گھول کر کھایا اور پیا پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے کلی کی اور ہم لوگوں نے بھی کلی کی اور (مغرب کی) نماز پڑھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة تؤخذ من موضعین، الاول من قوله فدعا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بالاطعمة فهذا یدل علی انه کان معهم الزاد. والثانی من قوله الا بسویق وهذا زاد کان معهم وهم بالغزو.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۱۸، و مر الحدیث ص ۳۴، و یاتی فی المغازی ص ۶۰۰، و ص ۶۰۳، و ص ۸۱۱، و ص ۸۱۲، و ص ۸۲۰۔

۲۷۸۴﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حدَّثنا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِی عُبَيْدٍ عن سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَاَمْلَقُو فَاَتَوُ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فی نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فقالَ مَابَقَائُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فدَخلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقال یارسولَ اللّٰه مابَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم نادِ فی النَّاسِ يَاتُونَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فاحْتَثَى النَّاسُ حتی فَرَغُوا ثمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ الاَّ اللّٰهُ وَاَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ایک سفر میں) لوگوں کے زادِ راہ کم ہو گئے (ختم کے قریب) اور محتاج ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے کے لئے آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی پھر حضرت عمرؓ سے ان لوگوں کی ملاقات ہوئی اور ان لوگوں نے اس اجازت کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ان اونٹوں کے (ذبح کرنے کے) بعد تمہارے پاس کیا باقی رہ جائے گا؟ (یعنی اتنی دور دراز کی مسافت کس طرح طے کرو گے؟) پھر حضرت عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچے اور عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کے اونٹ (ذبح کرنے) کے بعد کیا باقی رہے گا؟ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کردو کہ (اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے) اپنے اپنے بچے کھچے زادِ راہ لے کر آجائیں سب لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور برکت کی دعا کی (یعنی برکت ڈالی) اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو ان کے برتنوں کے ساتھ بلایا، لوگوں نے بھر بھر کر لیا (کیونکہ حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے بہت زیادہ برکت ہوگئی تھی) جب سارے لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قولها "خفت ازواد الناس"۔

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۱۸ تا ص ۴۱۹، و مر الحدیث ص ۳۳۷ تا ص ۳۳۸۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ سفر میں زادِ راہ (سفر خرچ) ساتھ لے جانا توکل کے خلاف نہیں ہے بلکہ مستحب اور بہتر ہے تاکہ راستے میں بھیک مانگنے کی نوبت نہ آئے۔ واللہ اعلم

(یہ روایت انہیں الفاظ کے ساتھ ص ۳۸ ر میں گذر چکی ہے)

﴿بابُ ۱۸۶۷ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ﴾

زادراہ اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جانے کا بیان

۲۷۸۵﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن وَهْبِ بنِ كَيْسَانَ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حتى كانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَاكُلُ فِي كُلِّ يومٍ تَمْرَةً قالَ رَجُلٌ يَااَبَاعبدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ كانتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَها حِيْنَ فَقَدْنَاهَا حَتّٰى اَتَيْنَا البَحْرَ فَاِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ البَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا ثَمانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَااَحْبَبْنَا.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا ہم لوگ (ایک سریہ رجب ۸ھ میں) نکلے ہم لوگ تین سو آدمی تھے (ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ تھے) ہم لوگ اپنا اپنا توشہ (زادراہ) اپنے اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے (راستے میں) ہمارا توشہ تقریباً ختم ہوگیا یہاں تک کہ ہم میں کا ہر شخص ہر روز ایک ہی کھجور کھانے لگا ایک شخص نے کہا اے ابوعبداللہ (حضرت جابرؓ کی کنیت ہے) ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی یہاں تک کہ ہم سمندر کے کنارے پہونچے دیکھا کہ ایک بڑی مچھلی ہے جسے دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس کو جتنا دل چاہا (پیٹ بھر کر) اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قولها "ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا على رقابنا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۹، ومر الحديث ص ۳۳۷، وفي المغازى ص ۶۲۵، وص ۶۲۶، وص ۸۲۶۔

مقصد اى عند تعذر حمله على الدواب. (فتح) مطلب یہ ہے کہ جب زادراہ کا جانور پر لادنا مشکل ہو تو کاندھے پر لے کر جانا چاہئے، نیز اس باب سے یہ اشارہ بھی ہوسکتا ہے کہ سفر میں زادراہ مختصر ہی لے جانا چاہئے۔ واللہ اعلم

تشریح اس حدیث میں سریہ سیف البحر کا قصہ ہے اس میں دریا کے کنارے جو بڑی مچھلی ملی تھی اس مچھلی کا نام "عنبر" تھا اس سریہ کی پوری تفصیل کیلئے نصر الباری جلد ہشتم یعنی کتاب المغازی ص ۴۳۱ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بابُ ۱۸۶۸ اِرْدَافِ المَرْأَةِ خَلْفَ اَخِيْهَا﴾

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے ایک اونٹ پر سوار ہونا

۲۷۸۶﴿ حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ حدّثنا ابوعاصم حدّثنا عُثْمانُ بنُ الاَسْوَدِ حدّثنا ابنُ ابى

مُلَيْكَةَ عن عائِشَةَ اَنَّها قالتْ يارسولَ اللّٰهِ! يَرْجِعُ اَصْحابُكَ بِاَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ اَزِدْ عَلَى الحَجِّ فقالَ لَهَا اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عبدُ الرَّحمٰنِ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحمٰنِ اَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فانْتَظَرَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِاَعْلٰى مَكَّةَ حتى جاءَتْ.

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (حجۃ الوداع میں) عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب لے کر لوٹ رہے ہیں اور میرا فقط حج ہوا ہے تو آپ ﷺ نے عائشہؓ سے فرمایا جاؤ (عمرہ کر آؤ) اور عبدالرحمٰن تجھے اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ کو حکم دیا کہ اس کو تنعیم سے (احرام باندھ کر) عمرہ کرالائیں اور آپ ﷺ مکہ کے بالائی علاقہ پر (جہاں سے مدینہ کو جاتے ہیں) حضرت عائشہؓ کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ عمرہ کر کے آگئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قولها "اذهبي وليردفك عبدالرحمٰن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۹، ومر الحديث ص۲۳۹، وص۲۴۰۔

۲۷۸۷ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ حَدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَةَ عن عَمْرٍو وَهُوَ ابنُ دِيْنارٍ عن عَمْرِو بنِ اَوْسٍ عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قالَ اَمَرَنِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ اُرْدِفَ عائِشَةَ فاُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) انہیں عمرہ کرالاؤں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۹، ومر الحديث ص۲۳۹۔

مقصد | مقصد جواز بتانا ہے کہ اپنے بھائی کے پیچھے عورت (یعنی بہن) کا ردیف بننا جائز ہے۔ (یعنی حقیقی بھائی اپنی بہن کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر سفر کر سکتا ہے)

۱۸۶۹ بابُ الاِرْتِدَافِ فِي الغَزْوِ وَالحَجِّ

غزوہ اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنے کا بیان

۲۷۸۸ حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا عبدُ الوَهَّابِ حَدَّثَنا اَيُّوبُ عن اَبِي قِلابَةَ عن اَنَسٍ قالَ كُنْتُ رَدِيفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الحَجِّ وَالعُمْرَةِ.

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں (حج کے سفر میں) ابوطلحہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور تمام صحابہ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے۔ (یعنی قران کر رہے تھے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة ويقاس الغزو على الحج.

(یعنی حدیث الباب میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کو اس پر قیاس کیا کہ دونوں عبادت کے سفر ہیں)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۹، قطعة من بعض طرق حديث انس فى تقصيره صلى الله عليه وسلم الصلوة بذى الحليفة تقدم فى ص ۱۴۸، وص ۲۰۹، وص ۲۱۰، وص ۲۳۱، ،،، ،،، وص ۴۱۴۔

مقصد | امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں حج کے ساتھ غزوہ (جہاد) کا اضافہ کر کے بتا دیا کہ سفر حج کی طرح غزوہ وجہاد کے سفر میں بھی ردیف بنانا جائز ہے۔

تحقیق وتشریح | يصرخون اى يرفعون اصواتهم بهما اى بالحج والعمرة جميعًا.
الحج والعمرة بالجر بدل من الضمير ويجوز النصب على الاختصاص وبالرفع على انه خبر متبداء محذوف والتقدير احدهما الحج والآخر العمرةُ.

﴿بابُ ۱۸۷۰ الرِّدْفِ عَلَى الحِمَارِ﴾

گدھے پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانے کا بیان

۲۷۸۹﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنا اَبُوصَفْوَانَ عن يُونُسَ بنِ يَزِيْدَ عَنِ ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ عن أُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ اَنَّ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى اِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ وَاَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَائَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس کے پالان (زین) پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وهو ركوب النبى صلى الله عليه وسلم الحمار وارادفه اسامة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۱۹، وياتى ص ۸۴۵، وص ۸۸۲، وص ۹۱۶، وص ۹۲۴۔

۲۷۹۰﴿ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنا اللَّيثُ قالَ حَدَّثَنا يُونُسُ اَخْبَرَنِى نَافِعٌ عن عبدِ اللّهِ اَنَّ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم اَقْبَلَ يَومَ الفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَته مُرْدِفًا

أُسَامَةَ بن زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلالٌ وَمَعَهُ عثمانُ بنُ طَلْحَةَ مِنَ الحجبَةِ حتى أَنَاخَ فى المَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ البَيْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلالٌ وعُثمانُ فَمَكَثَ فِيهَا نَهَارًا طَوِيْلاً ثُمَّ خرج فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فكانَ عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلالاً وَرَاءَ البابِ قائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلّٰى رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَأَشَارَ لَهُ إِلَى المَكَانِ الَّذِى صَلّٰى فِيهِ قالَ عبدُ اللّٰهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقے سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھالیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ تھے (جو کعبہ کے کلید بردار تھے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری مسجد حرام کے قریب بٹھادی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کی کنجی لانے کا حکم دیا انہوں نے کنجی لاکر دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہؓ، بلالؓ اور عثمانؓ بھی تھے (یعنی یہ حضرات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندر گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر میں کافی دیر تک ٹھہرے رہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور دعا فرمائی) پھر باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (اندر جانے کیلئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی سب سے پہلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہوئے تو بلالؓ کو دروازے کے پیچھے کھڑا پایا ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "مردفًا اسامة بن زيد".

یہ اعتراض قابل توجہ نہیں ہے کہ ترجمۃ الباب میں گدھے کا ذکر ہے؟ ظاہر ہے کہ گدھا بھی اونٹنی کی طرح ایک جانور ہے تو جب اونٹنی پر دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہوا تو اس پر قیاس کرکے گدھے پر بھی دو آدمیوں کا سوار ہونا جائز و درست ہوگا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۹، ومر الحديث ص ۵۷، وص ۶۷، وص ۷۲، وص ۱۵۶، وص ۲۱۷، ویاتی فی المغازی ص ۶۱۴، وص ۶۳۱۔

مقصد اس باب سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح اونٹنی پر ردیف بنانا (پیچھے بٹھانا) جائز ہے اسی طرح گدھے پر بھی اگر گدھا مضبوط طاقتور ہو تو پیچھے بٹھانا جائز ہے۔

تشریح تشریح کے لئے نصر الباری کتاب المغازی ص ۳۴۹ ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بَابُ ۱۸۷۱ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ﴾

جس نے رکاب وغیرہ پکڑا

۲۷۹۱﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كُلُّ سُلامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِ اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الاَذٰى عنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے (پروردگار کے شکریہ میں) دو انسانوں کے درمیان انصاف کرے یہ بھی صدقہ ہے اور کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچاتا ہے کہ اس پر اسے سوار کرا دیتا ہے یا اس کے سامان کو اٹھا کر اس پر رکھ دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها"۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۱۹، ومر الحديث ص۳۷۳، وص۴۰۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص اگر کسی کو سواری پر چڑھا دے یا کچھ اس طرح کی مدد کرے مثلاً اس کا سامان اٹھا کر سواری پر رکھ دے تو یہ اس کا صدقہ ہے باعث ثواب ہے۔

تحقیق وتشریح سلامٰى بضم المهملة وتخفيف اللام واحده وجمعه سواء وقيل جمعه سلاميات. (فتح) یعنی حافظ عسقلانیؒ کہتے ہیں کہ سلامٰی واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے اور بعض حضرات نے کہا یہ واحد ہے اس کی جمع سلامیات ہے سلامٰی کے معنی مفصل یعنی جوڑ ہیں۔ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ (قس)

علیه صدقة كان القياس فيه ان يقال عليها لان السلامٰى مؤنثة ولكن هنا جاء على وفق لفظ كل او ضمن لفظ سلامٰى معنى العظم او المفصل فاعاد الضمير عليه لذلك. (عمده)

﴿بابُ ۱۸۷۲ كَرَاهِيَةِ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ﴾

دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنے کی کراہت کا بیان

وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عن محمّدِ بنِ بِشْرٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نَافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَتَابَعَهُ ابنُ اِسْحَاقَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ سَافَرَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابُهُ فِى اَرْضِ العَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ القُرْآنَ.

ترجمہ اور ایسا ہی مروی ہے محمد بن بشر سے، انہوں نے عبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔ اور عبید اللہ کے ساتھ اس روایت کو محمد بن اسحاق نے انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے ملک کا سفر کیا ہے حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

۲۷۹۲﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن نافِعٍ عن عَبْدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ العَدُوِّ.﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے ملک (دار الکفر) میں قرآن مجید لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان المراد بالقرآن المصحف.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۴۲۰۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ دشمن کے ملک میں قرآن مجید کو لیجانا علی الاطلاق ممنوع و مکروہ نہیں ہے بلکہ ایسے چھوٹے سرایا میں قرآن مجید کا لے جانا جس میں امن و اطمینان نہ ہو بلکہ دشمن کے چھین لینے کا خطرہ ہو لیکن اسلامی فوج کثیر ہو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو تو قرآن مجید ساتھ لے جانا جائز ہے۔

یعلمون: بفتح الیاء علم سے مضارع کا صیغہ ہے اور بعض نسخہ میں یعلمون تعلیم سے ہے پہلی صورت میں واضح ہے کہ عالم قرآن حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا کسی کے نزدیک منع نہیں۔ رہا حضور اقدس ﷺ کا قیصر وغیرہ کے مکتوب میں آیت کا دشمن کے ملک میں بھیجنا؟ تو ضمنی ہے یعنی خالص قرآن نہیں بلکہ غیر قرآن کے ساتھ مخلوط ہے اور مکروہ و ممنوع پورا قرآن جو مکتوب فی المصاحف ہو اور دشمن کے چھین لینے کا خطرہ ہو یہی حنفیہ کا مسلک ہے یعنی بخاریؒ

نے حنفیہ کی موافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۸۷۳ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الحَرْبِ﴾

جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان

۲۷۹۳﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَنَسٍ قالَ صَبَّحَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالمَسَاحِي عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فلمَّا رَاَوْهُ قالوا هٰذا محمَّدٌ وَالخَمِيْسُ محمَّدٌ وَالخَمِيْسُ فَلَجَاُوا اِلَى الحِصْنِ فرَفَعَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قومٍ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِيْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عن لُحُومِ الحُمُرِ فَاُكْفِيَتِ القُدُورُ بِمَا فِيْهَا، تابَعَهُ عَلِيٌّ عن سُفْيَانَ رَفَعَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَدَيْهِ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے اتنے میں خیبر کے لوگ (یہودی) اپنی گردنوں پر کدالیں لئے ہوئے نکلے، جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے یہ محمد (ﷺ) لشکر سمیت آگئے، یہ محمد (ﷺ) لشکر سمیت آپہنچے آخران لوگوں نے بھاگ کر قلعہ میں پناہ لی تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ خیبر تباہ ہوا، ہم جب کسی قوم کی صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے قوم کی صبح بری ہوجاتی ہے اور (خیبر کے غنیمت میں بہت سے پالتو) گدھے ہمیں ملے جن کو ہم نے (ذبح کر کے کھانے کے لئے) پکایا اتنے میں نبی اکرم ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں چنانچہ جو کچھ ہانڈیوں میں تھا سب انڈیل دیا گیا۔

عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن عبداللہ مدینی نے بھی سفیان سے روایت کی اس میں بھی یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "اللّٰه اكبر خربت خيبر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۰، ومر الحديث ص۵۳ تا ص۵۴، ويأتى الحديث ص۵۱۴، فى المغازى ص۶۰۳، وص۶۰۴، وص۸۳۰۔

مقصد | اس باب سے مقصد یہ بتانا ہے کہ جنگ کے وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر مشروع اور جائز ہے۔

﴿بابُ ۱۸۷۴ مایُکرَہُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فی التَّکْبِیْرِ﴾

تکبیر میں آواز بلند کرنے (خوب چیخ چلا کر اللہ اکبر کہنے) کی کراہت کا بیان

۲۷۹۴﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ یُوسُفَ حَدَّثَنا سُفْیَانُ عن عاصِمٍ عن اَبی عُثمانَ عن اَبی مُوسَی الاَشْعَرِیِّ قالَ کُنَّا مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا وَادٍ ھَلَّلْنَا وَکَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یااَیُّھا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَاتَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غائِبًا اِنَّہ مَعَکُمْ اِنَّہ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو جب بھی ہم کسی وادی (میدان) میں پہونچتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہماری آوازیں بلند ہوجاتیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو (اتنا چلاؤ نہیں) کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو وہ تو تمہارے ساتھ ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من معنی الحدیث لان حاصل المعنی فیہ ان صلی اللّٰہ علیہ وسلم کرہ رفع الصوت بالذکر والدعاء.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۲۰، ویاتی فی المغازی ص۶۰۵، وص۹۴۴، وص۹۶۸، وص۹۷۸، وص۱۰۹۹۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ چیخ چلا کر تکبیر کو نبی اکرم ﷺ نے پسند نہیں فرمایا بالخصوص جب جنگ و جہاد کا موقع ہو تو بھی مصلحت کے خلاف ہوتا ہے کہ دشمن چوکنا ہوجائے گا اس لئے حضور ﷺ نے چلا کر بلند آواز سے منع فرمایا ورنہ باب سابق سے معلوم ہوچکا ہے کہ جب اہل خیبر نے حضور ﷺ کو اور لشکر کو دیکھ لیا اور بھاگنے لگے تو حضور اقدس ﷺ نے اللہ اکبر فرمایا بہرحال نفس تکبیر تو ثابت اور مستحب ہے بعض مقاموں میں تو رفع صوت منقول ہے جیسے اذان میں۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۸۷۵ التَّسْبِیْحِ اِذَا ھَبَطَ وَادِیًا﴾

جب کسی وادی میں اترے تو سبحان اللہ کہنے کا بیان

۲۷۹۵﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عن حُصَیْنِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن سالِمِ بنِ اَبِی الجَعْدِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ قالَ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ ہم (جہاد یا حج کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب

(کسی نشیب میں) اترتے تو تسبیح کہتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "واذا نزلنا سبحنا" والنزول هو الهبوط.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۰، وياتى الحديث فى الباب الذى يليه ص ۴۲۰۔

مقصد مقصد یہ بتانا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ جب سفر میں کسی بلندی پر مثلاً پہاڑ پر یا ٹیلے پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے یعنی اللہ تعالیٰ کی کبریائی و بڑائی کا اظہار فرماتے اور جب نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تسبیح پڑھتے اور اس تسبیح کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے نجات حاصل کی۔

﴿باب ۱۸۷۶ التَّكْبِيرِ اِذَا عَلاَ شَرَفًا﴾

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

۲۷۹۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا ابنُ اَبِى عَدِىٍّ عن شُعْبَةَ عن حُصَيْنِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن سالِمٍ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "اذا صعدنا كبرنا" لان معناه اذا علونا مكانا عاليا مرتفعا كبّرنا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۰۔

۲۷۹۷﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِى عبدُ العَزِيزِ بنُ اَبِى سَلَمَةَ عن صَالِحِ بنِ كَيْسَانَ عن سَالِمِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ كانَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا قَفَلَ مِنَ الحجِّ اَوِ العُمْرَةِ وَلاَ اَعلَمُهُ اِلاَّ قالَ الغَزْوِ يقولُ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوفَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ثم قالَ لااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شيءٍ قَدِيْرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الاَحْزَابَ وَحْدَهُ قالَ صالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ اَلَمْ يَقُلْ عبدُ اللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قالَ لا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے، جہاں تک مجھے یاد ہے آپؐ نے غزوہ (جہاد) کا بھی ذکر کیا تھا، کہ جب آپ ﷺ جہاد سے لوٹتے، تو جب بھی آپ ﷺ کسی بلندی پر چڑھتے یا نشیب

سے چٹیل میدان میں پہنچتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ' الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر کام پر قادر ہے (یعنی سب کچھ کرسکتا ہے وہ فعال لما یرید ہے) ہم واپس ہورہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز اور اپنے مالک کی حمد پڑھتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کردکھایا (مسلمانوں کو فتح دی) اور اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جماعتوں کو شکست دی (جو غزوہ خندق میں جمع ہوئے تھے) صالح نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قولها "كلما اوفى على ثنية اوفدفد كبر ثلاثًا".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۰، ومر الحديث ص۲۴۲، وياتى ص۴۳۳ تا ص۴۳۴، وص۵۹۰، وص۹۴۴۔

مقصد | تقدم الكلام عليه في الباب السابق.

﴿بَابٌ ۱۸۷۷ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ﴾

(سفر کی حالت میں) مسافر کیلئے وہ اعمال (یعنی ثواب) لکھے جاتے ہیں جو اقامت میں کیا کرتا تھا

۲۷۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَابُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَامُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْسَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا. ﴾

ترجمہ | ابو بردہ (ابن ابی موسیٰ اشعریؓ) اور یزید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے تو یزید سفر میں روزہ رکھتے تھے تو ان سے ابو بردہ نے کہا کہ میں نے (اپنے والد) ابو موسیٰؓ سے بارہا سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کیلئے وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں وہ اقامت وصحت کے وقت کیا کرتا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا مرض العبد او سافر كتب له" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۰۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ اگر سفر معصیت نہ ہو بلکہ سفر نیک اور جائز کام کا ہو تو مرض کی طرح یہ بھی عذر ہے دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حد تک مجبور ہوجاتا ہے شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے اور بشارت دی ہے کہ مسافر جن عبادات کا اقامت کی

حالت میں عادی تھا یا مریض صحت کے وقت تو سفر یا مرض کی وجہ سے چھوڑنے کے باوجود ان عبادات کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے بشرطیکہ سفر چوری ڈکیتی یعنی کسی معصیت کا سفر نہ ہو، ابن بطال نے کہا کہ یہ حکم فرائض سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر ومرض کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے۔ لیکن ابن منیرؒ نے تعقب کیا ہے کہ اگر بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو تو اس کو ثواب ملتا ہے جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری کی وجہ سے اگر قیام سے عاجز ہو تو بیٹھ کر پڑھنے پر قیام کا ثواب ملے گا، انشاء اللہ۔ واللہ اعلم

﴿بابُ السَّيرِ وَحْدَهُ﴾ ۱۸۷۸

تنہا سفر کرنے کا بیان

۲۷۹۹﴿ حَدَّثَنا الحُمَيدِيُّ حَدَّثَنا سُفْيَانُ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ المُنكَدِرِ قالَ سَمِعتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ نَدَبَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم النَّاسَ يَومَ الخَندَقِ فانتَدَبَ الزُّبَيرُ ثمَّ نَدَبَهُم فَانتَدَبَ الزُّبَيرُ ثمَّ نَدَبَهُم فَانتَدَبَ الزُّبَيرُ ثَلاثًا قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوارِيًّا وَحَوارِيَّ الزُّبَيرُ قالَ سُفيَانُ الحَوارِيُّ النَّاصِرُ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک کام کے لئے) خندق کے دن صحابہ کو پکارا تو زبیرؓ نے بلاوا قبول کیا (یعنی زبیرؓ نے کہا میں حاضر ہوں) پھر آپ ﷺ نے صحابہؓ کو بلایا تو زبیرؓ نے کہا میں حاضر ہوں، پھر آپ ﷺ نے صحابہ کو بلایا تو زبیرؓ نے کہا میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا، آخر آپ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری (وفادار مددگار) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے، سفیان بن عیینہ نے کہا حواری کے معنی معاون کے ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انتداب الزبير وتوجهه وحده.

تشریح | وہ کام یہ تھا کہ کافروں کی خبر کون لائے گا جو خندق کے باہر گھرے پڑے تھے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تنہا توجہ کی اور سفر کیا۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۲۰ تا ص۴۲۱، ومر الحديث ص۳۹۹، ويأتي ص۵۲۷، وص۵۹۰، وص۱۰۷۸۔

۲۸۰۰﴿ حَدَّثَنا اَبُو الوَلِيدِ حَدَّثَنا عاصِمُ بنُ محمَّدِ بنِ زَيدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي اَبِي محمَّدٌ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم. ح وَحَدَّثَنا اَبُونُعَيمٍ حَدَّثَنا عاصِمُ بنُ محمَّدِ بنِ زَيدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عن اَبِيهِ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لَو يَعلَمُ النَّاسُ مَا فِي الوَحدَةِ ما اَعلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيلٍ وَحدَهُ.﴾

ترجمہ ہم سے ابوالولید (ہشام بن عبدالملک) نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا عاصم نے کہا مجھ سے میرے باپ محمد نے بیان کیا انہوں نے (اپنے دادا) عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دوسری سند: اور ہم سے ابونعیم (الفضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید سے انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اکیلے (سفر کرنے میں) کیا ہے جو میں جانتا ہوں (عن الافات التی تحصل من ذلك الوحدة) تو رات کو کوئی سوار تنہا سفر نہیں کرتا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قولها "لو يعلم الناس ما في الوحدة" الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۱۔

مقصد امام بخاریؒ نے اس باب کے تحت دو حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی حضرت جابر بن عبداللہؓ کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ عندالضرورت تنہا سفر جائز ہے جیسا کہ حضرت زبیرؓ نے حضور ﷺ کے حکم سے کافروں کی خبر لانے کے لئے تنہا سفر کیا۔ دوسری حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی ہے جس سے تنہا سفر کی ممانعت معلوم ہوتی ہے۔

تطبیق اجازت وجواز بوقت ضرورت پر اور حالت امن پر محمول ہے۔ اور ممانعت وکراہت بلاضرورت اور عندالخوف سفر پر محمول ہے کہ اگر تنہا سفر میں خوف وخطرہ ہو تو نہ کرنا چاہئے۔

﴿بابُ السُّرْعَةِ فی السَّیْرِ﴾ ۱۸۶۹

سفر میں جلد چلنے کا بیان

وقالَ اَبُو حُمَیْدٍ قالَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلّم اِنِّی مُتَعَجِّلٌ اِلَی المَدِیْنَةِ فَمَنْ اَرادَ اَنْ یَتَعَجَّلَ مَعِی فَلْیَتَعَجَّلْ.

اور ابوحمید ساعدی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک سفر میں) فرمایا میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے۔

۲۸۰۱﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْییٰ عن هِشَامٍ قالَ اَخْبَرَنِی اَبِی قالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بنُ زَیْدٍ کانَ یَحْییٰ یقولُ وَاَنَا اَسْمَعُ فسَقَطَ عَنِّی عن مَسِیْرِ النَّبِیِّ ﷺ فی حَجَّةِ الوَدَاعِ فقالَ کانَ یَسِیْرُ العَنَقَ فاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فوقَ العَنَقِ.﴾

ترجمہ | عروہ نے بیان کیا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا گیا نبی اکرم ﷺ کے حجۃ الوداع کے سفر (کی رفتار) کے متعلق، یحییٰ راوی کہتے تھے کہ عروہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں سن رہا تھا (یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہؓ سے پوچھا تھا میں سن رہا تھا) فَسَقَطَ عَنِّی (یحییٰ نے کہا کہ) پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے رہ گیا (اور بعد میں جب یاد آیا تو پھر اس کا بھی ذکر کیا) اسامہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اوسط چال چلتے تھے پھر جب کشادگی پاتے تو رفتار تیز کر دیتے اور نص عنق سے فائق ہے یعنی عنق سے تیز رفتار۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "نص" لان النصّ هى السير الشديد.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۱، ومرّ الحديث ص۲۲۶، وياتى ص۶۳۳۔

۲۸۰۲﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ اَبِي مَرْيَمَ اَنْبَأَنَا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِى زَيْدٌ هُوَ ابنُ اَسْلَمَ عن اَبِيْهِ قالَ كُنْتُ مَعَ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عن صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حتى اِذَا كانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى المَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وقالَ اِنِّى رَاَيْتُ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَخَّرَ المَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.﴾

ترجمہ | اسلم (مخضرمی) نے بیان کیا کہ میں مکہ کے راستے میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اتنے میں (ان کی بیوی) صفیہ بنت ابی عبیدؓ کی سخت بیماری کی خبر پہونچی چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ (غروب آفتاب کے بعد) شفق (احمر) جب غروب ہو گیا تو آپ اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی ان دونوں کے درمیان جمع (صوری) کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کو جلد چلنے کی (تیزی کے ساتھ سفر طے کرنے کی) ضرورت ہوتی تو مغرب میں دیر کر کے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "اذا جد به السير".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۱، ومرّ الحديث ص۱۴۸، وص۱۴۹، وص۲۴۳۔

۲۸۰۳﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عن سُمَيٍّ مولى اَبِي بَكْرٍ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ العَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر بھی عذاب کا ایک ٹکڑا ہے آدمی کی نیند اور کھانے، پینے سب میں خلل انداز ہوتا ہے اس لئے جب کوئی اپنا کام (جس کے لئے سفر کیا) پورا کر چکے تو جلدی اپنے گھر واپس آجانا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولھا "فلیعجل الی اھلہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۲۱، ومرّ الحدیث ص۲۴۲، ویاتی ص۸۱۶۔

مقصد | اس باب سے مقصد یہ ہے کہ مسافر جب اپنی ضرورت پوری کرے تو اسے گھر جلد واپس آجانا چاہئے تاکہ اپنے آپ کو راحت پہنچائے اور گھر والوں کو بھی فرحت وخوشی ہو۔

﴿بابٌ ۱۸۸۰ اِذَا حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فَرَآھَا تُبَاعُ﴾

اگر ایک گھوڑا (اللہ کی راہ میں) سواری کیلئے دیدیا پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے

۲۸۰۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ اَخبَرَنا مالکٌ عن نافعٍ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخطَّابِ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فی سَبِیْلِ اللّٰہِ فوَجَدَہٗ یُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَبْتَاعَہٗ فسَاَلَ رَسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالَ لَاتَبْتَعْہُ وَلَا تَعُدْ فی صَدَقَتِکَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا پھر اس کو (بازار میں) بکتا ہوا پایا تو عمرؓ نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۲۱، ومرّ الحدیث ص۲۰۱، وص۳۸۹، وص۴۱۷۔

۲۸۰۵﴿ حَدَّثَنَا اِسمَاعِیلُ حَدَّثَنی مالکٌ عن زَیْدِ بنِ اَسْلَمَ عن اَبِیْہِ قالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بنَ الخطَّابِ یقولُ حمَلْتُ علٰی فرسٍ فی سبیلِ اللّٰہِ فابتاعَہٗ اَوْ فاضاعَہُ الَّذی کانَ عِنْدَہٗ فارَدْتُ اَنْ اَشْتَرِیَہٗ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ بائِعُہٗ بِرُخْصٍ فسأَلْتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالَ لَاتَشْتَرِہٖ وَاِنْ بِدِرْھَمٍ فاِنَّ العَائِدَ فی ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُودُ فی قَیْئِہٖ.﴾

ترجمہ | اسلم نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا آپؓ فرمارہے تھے کہ میں نے اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا وہ اسے بیچنے لگا یا فرمایا اس نے اسے برباد کردیا جس کے پاس وہ گھوڑا تھا (یعنی جس کو میں نے دیا تھا اس نے کھلانے پلانے میں کوتاہی کی اور بالکل لاغر وکمزور کردیا) تو میں نے چاہا کہ اسے خریدلوں اور میں نے خیال کیا کہ وہ سستے داموں میں بیچ دے گا تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے مت خریدو اگرچہ ایک ہی درہم میں دیدے کیونکہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنے ہی قی کو چاٹ لیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة وفيه بيان ماابهمه في الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۱، ومرّ الحديث ص۲۰۳، وص۳۵۷، وص۳۵۹، وص۴۱۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے کوئی گھوڑا یا اور کوئی سواری صدقہ کیا تو اپنا صدقہ خرید سکتا ہے یا نہیں؟ مسئلہ چونکہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی صریح حکم نہیں بیان کیا۔

جمہور امام اعظمؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک صدقہ کیا ہوا مال خریدنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔ کراہت کی وجہ یہ ہے کہ متصدق علیہ قدیمی احسان کی وجہ سے قیمت مقرر کرنے میں مسامحت کرے گا تو چونکہ اس کی مقدار کے اندر عود لازم آئے گا اس لئے کراہت ہے۔

پوری تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ششم اور نصر المنعم ص۲۷۳/ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۸۸۱
﴿بابُ الجِهَادِ بِاِذْنِ الاَبَوَيْنِ﴾

والدین کی اجازت سے جہاد میں جانے کا بیان

۲۸۰۲﴿ حَدَّثَنا آدَمُ حَدَّثَنا شُعْبَةُ حَدَّثَنا حَبِيْبُ بنُ اَبِى ثَابِتٍ قالَ سَمِعْتُ اَبَاالعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لايُتَّهَمُ فى حَدِيْثِهِ قالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عَمْرٍو يقولُ جاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم فاسْتَاذَنَهُ فى الجِهَادِ فقالَ اَحَىٌّ وَالِدَاكَ قالَ نَعَمْ قالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.﴾

ترجمہ حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابو العباس شاعر سے سنا اور ابو العباس (شاعر ہونے کے باوجود روایت حدیث میں) متہم نہیں تھے (بلکہ حدیث میں ثقہ اور قابل اعتماد تھے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک شخص (هوجاهمة بن العباس بن مرداس كما عند النسائى واحمد اومعاوية بن جاهمة كما عند البيهقى) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، ارشاد فرمایا تو انہیں دونوں کے حقوق کی ادائیگی میں جہاد کر۔ (یعنی ان ہی دونوں کی خدمت کر یہی تیرا جہاد ہے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة مستنبطة من قوله "ففيهما فجاهد" لان امره بالمجاهدة فيهما يقتضى رضاهما عليه ومن رضاهما الاذن له عند الاستئذان.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۱، ويأتى ص۸۸۳۔

مقصد ماں باپ اگر زندہ ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر جہاد میں جانا جائز نہیں کیونکہ ماں باپ کی اطاعت وخدمت

میں فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے اس لئے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہوں اور وہ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دیں تو جہاد میں جانا جائز نہیں اور یہ حکم عام حالات میں ہے لیکن اگر دشمن ہجوم کر آئیں اور مسلمان حاکم نفیر عام کا اعلان کر دے تو اس صورت میں جہاد میں شرکت فرض عین ہے اب والدین اجازت دیں یا نہ دیں جہاد میں شرکت لازم وواجب ہے۔ واللہ اعلم۔ اور دادا، دادی، نانا، نانی کا حکم بھی مثل والدین ہے۔

﴿بابٌ ۱۸۸۲ ماقِيْلَ فِي الجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي اَعْنَاقِ الْاِبِلِ﴾

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ (جس سے آواز نکلے) باندھنے کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

۲۸۰۷﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنَا مَالِكٌ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي بَكرٍ عن عَبَّادِ بنِ تَمِيمٍ اَنَّ اَبَابَشِيرٍ الاَنْصَارِيَّ اَخبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فى بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ عبدُ اللّٰهِ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيْتِهِم فَارْسَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَسُولاً اَنْ لَايَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْقِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو بشیر انصاریؓ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عبد اللہ (عبد اللہ بن ابی بکر الراوی) نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابو بشیرؓ نے کہا اور لوگ اپنی خوابگاہوں میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد (زید بن حارثہؓ) کو یہ پیغام کہلا بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ہو یا کسی قسم کا قلادہ ہو سب کاٹ دیا جائے کوئی باقی نہ رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ بخاریؒ کی اس روایت میں جرس (گھنٹی) کا ذکر نہیں ہے لیکن امام بخاریؒ کی عادت ہے کہ باب کے تحت کسی حدیث کا ایک ٹکڑا ذکر کرتے ہیں جسے باب سے مناسبت نہیں ہوتی مگر اسی حدیث کے دوسرے طرق میں باب کے مناسب کلمات ہوتے ہیں چنانچہ دارقطنی وغیرہ کی روایت میں یہ ہے ولا جرس فی عنق بعیر الا قطع. علامہ خطابی نے مطابقت کی تقریر یوں کی ہے کہ گھنٹی تانت یارسی میں لٹکا کر باندھی جاتی ہے جب تانت کے قلادہ اور مطلقاً ہر قلادہ کے کاٹنے کا حکم دیا تو گھنٹی کا کاٹنا بھی ثابت ہے۔ گھنٹی باندھنے کی ممانعت اس بناء پر ہے کہ روایت ہے فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں جرس یعنی گھنٹی ہو، اس کے علاوہ ایک روایت میں ہے الجرس مزمار الشیطان جرس شیطان کا باجہ ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ ناقوس کے مشابہ ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۲۱، اخرجه مسلم فی اللباس وابو داؤد فی الجهاد والنسائی فی السیر. (قس)

مقصد اس باب سے جرس یعنی گھنٹی باندھنے کی کراہت بیان کرنا مقصود ہے، جمہور کے نزدیک کراہت تنزیہی ہے اور یہ

کراہت صرف اونٹ کے ساتھ خاص نہیں ہے ہر جانور کو عام ہے۔

﴿بابُ ۱۸۸۳ مَنِ اكْتُتِبَ فِى جَيْشٍ﴾

فَخَرَجَتْ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً اَوْكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ.

جس شخص نے اپنا نام فوج میں لکھوالیا

پھر اس کی بیوی حج کیلئے جانے لگی اور کوئی عذر پیش آ گیا تو کیا اس کو اجازت دی جاسکتی ہے؟ (کہ جہاد میں نہ جائے)

۲۸۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو عن اَبِى مَعْبَدٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ لايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاةٍ وَلاَ تُسافِرَنَّ اِمْرَاَةٌ اِلاَّ وَمَعهَا مَحْرَمٌ فقامَ رَجُلٌ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ اُكْتُتِبْتُ فى غَزْوَةِ كَذا وَكَذا وَخَرَجَتْ امْرَاَتِى حَاجَّةً قالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کوئی مرد کسی (غیر) عورت سے تنہائی نہ کرے اور نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے، یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! فلاں فلاں غزوے میں میرا نام لکھا گیا (یعنی میں نے نام لکھوایا تھا) اور ادھر میری بیوی حج کو جارہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "اذهب فاحجج مع امراتك" لانه اكتتب فى جيش وارادت امراته ان تحج الفرض فاذن له صلى الله عليه وسلم ان يحج مع امراته.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۱، ومرّ الحديث ص۲۵۰، وياتى ص۴۳۰، وص۷۸۷۔

مقصد فرض حج کی ادائیگی کو جہاد پر ترجیح ہے کیونکہ اس کی بیوی کے ساتھ دوسرا مرد جانہیں سکتا اور جہاد میں اس کے عوض دوسرا شخص شریک ہوسکتا ہے تو آپ ﷺ نے ضروری کام کو غیر ضروری پر ترجیح دی۔

﴿بابُ ۱۸۸۴ الجَاسُوسِ، وَالتَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ﴾

جاسوس کا بیان، اور تجسس کے معنی تلاش و تفتیش کے ہیں

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "لَاتَتَّخِذُوا عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ".

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۲۸۰۹﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ قالَ عَمْرُو بنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قالَ اَخْبَرَنِي حَسَنُ بنُ محمَّدٍ قالَ اَخبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي رَافِعٍ قالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يقولُ بَعَثَنِي رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالمِقْدَادَ بنَ الاَسْوَدِ وَقالَ انْطَلِقُوا حتى تَاْتُوا رَوْضَةَ خاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنهَا فَانْطَلَقْنا تَعادٰى بِنا خَيْلُنا حتى انْتَهَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الكِتَابَ فَقالَتْ مَامَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الكِتَابَ اَوْلَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى اُنَاسٍ مِنَ المُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَاحَاطِبُ مَاهٰذَا قالَ يارسولَ اللّٰهِ لاتَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ المُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَافَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الاِسْلَامِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قَدْ صَدَقَكُمْ قالَ عُمَرُ يَارسولَ اللّٰهِ! دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا المُنَافِقِ قالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَايُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فقالَ اعْمَلُوا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فقالَ سُفْيَانُ اَيُّ اِسْنَادٍ هٰذَا. ﴾

ترجمہ | عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا میں نے حضرت علیؓ سے سنا آپؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا اور فرمایا تم لوگ روضہ خاخ میں جاؤ (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) وہاں تم کو ایک عورت (سارہ) اونٹ پر سوار ملے گی اور اسکے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لے جارہے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے تو دیکھا کہ واقعی ایک عورت (اونٹ پر سوار) جارہی ہے ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا تم خط ضرور نکالو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے (یعنی تلاشی کیلئے ننگا کردیں گے) اس پر اس نے مجبور ہو کر اپنی چوٹی سے نکال کر دیا ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا تو اسمیں یہ لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کے نام، اس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا اے حاطب! یہ کیا ہے؟ (تو نے یہ کیا کیا ہے؟) حاطبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے (پہلے میرا حال سن لیجئے) میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش میں آکر رل گیا (یعنی میں اصل میں قریش میں

سے نہیں ہوں صرف میں نے مکہ میں بودو باش اختیار کر لی تھی ان سے میرا رشتہ ناتہ کچھ بھی نہ تھا) اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان سب کی مکہ والوں سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے مکہ والے انکے عزیزوں اور انکے اموال کی حفاظت کریں گے (چونکہ مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے) تو میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے متاثر ہو کر وہ میرے بھی عزیزوں کی حفاظت وحمایت کریں، میں نے یہ کام کفر یا ارتداد کی وجہ سے ہرگز نہیں کیا تھا اور نہ اس وجہ سے کہ اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حاطب نے صحیح صحیح بات بتادی، حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے (یعنی بدری صحابی ہے) اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ مجاہدین کے بعد کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا وہ خود ہی فرماچکا ہے تم جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا ہوں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث کی سند کیا عمدہ سند ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان تلك الظعينة التي معها كتاب كان حكمها حكمَ الجاسوس.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۲، ویاتی الحدیث ص۴۳۳، ویاتی فی المغازی ص۵۶۷، وص۶۱۲، وص۷۲۶، وص۹۲۵، وص۱۰۲۵۔

مقصد مقصد جاسوس کا حکم اور اس کی مشروعیت بتلانا ہے کہ اگر مسلمان کی جانب سے جاسوسی کے لئے کسی کو بھیجا جائے تو یہ جائز ومشروع ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ظعینہ کی تفتیش کے لئے بھیجا۔ اور اگر کافر کا جاسوس ہو اور مسلمان کو معلوم ہو تو فوراً امیر کو اطلاع کرے تا کہ وہ کوئی رائے قائم کر سکے۔

تشریح اشکال وجواب وغیرہ کی تشریح کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد ص ۳۹ ر ملاحظہ فرمایئے۔

افادہ: حضرت عمرؓ نے شرعی قانون اور ملکی سیاست کے مطابق رائے دی کہ جو شخص اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنوں کو خبر پہنچائے وہ سزائے موت کے قابل ہے، لیکن آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے غیب کی بات یعنی حاطب کی نیت وعقیدہ بتادیا جس کا علم حضرت عمرؓ کو نہ تھا۔

لَعَلَّ: یعنی شاید کا لفظ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمرؓ کے علم کے موافق فرمایا ورنہ حضور ﷺ کو تو اس کا یقین تھا۔

﴿بَابُ الْکِسْوَةِ لِلْاُسَارٰی﴾ ۱۸۸۵

قیدیوں کے لئے لباس کا بیان

۲۸۱۰﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمدٍ حَدَّثَنا ابنُ عُیَیْنَةَ عن عمرٍو سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللهِ قال

لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اُتِیَ بِاُسَارٰی وَاُتِیَ بِالعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَهُ قَمِيْصًا فَوَجَدُوا قَمِيْصَ عبدِ اللّٰهِ بنِ اُبَیٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَمِيْصَهُ الَّذِی اَلْبَسَهُ قَالَ ابنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النبیِّ ﷺ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُكَافِئَهُ.

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب بدر کا دن ہوا اور (کافروں کے) قیدی حاضر کئے گئے، حضرت عباسؓ (آنحضرت ﷺ کے چچا) بھی لائے گئے انکے بدن پر کپڑا نہیں تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کیلئے (انکے بدن کے موافق) کوئی کرتا تلاش کیا، دیکھا تو عبداللہ بن ابی (منافق) کا کرتا ان کے بدن پر ٹھیک تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہی کرتا ان کو پہنادیا اور یہی سبب تھا جو نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتا اتار کر عبداللہ بن ابی کو (اس کی موت کے بعد) پہنادیا، سفیان بن عیینہ نے کہا نبی اکرم ﷺ پر عبداللہ بن ابی کا ایک احسان تھا آپ ﷺ نے اس کا بدلہ کر دینا چاہا تا کہ منافق کا احسان نہ رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "فكساه النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اياه" وذلك لان العباس بن عبدالمطلب عم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم كان فی جملة الاساری يوم بدر وكان عريانا فكساه النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۲، ومرّ الحديث ص۱۶۹، وص۱۸۰، ويأتی ص۸۶۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ ستر چھپانا ضروری ہے اس لئے اس کی طرف نظر یعنی دیکھنا جائز نہیں۔

﴿بابُ ۱۸۸۶ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی يَدَيْهِ رَجُلٌ﴾

اس شخص کی فضیلت کا بیان جس کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہوا

۲۸۱۱﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَبْدٍ القَارِیُّ عن اَبِی حَازِمٍ اَخْبَرَنِی سَهْلٌ يعنی ابنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰی يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰی فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِیٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِی عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِی عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ

يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیبر کے موقعہ پر فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات بھر اس خیال میں رہے کہ دیکھو جھنڈا کس کو ملتا ہے پھر صبح کو سب آئے اور ہر شخص جھنڈے کے امیدوار تھے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا علیؓ کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہوگیا ہے (آنکھیں دکھ رہی ہیں) حضور اقدس ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی وہ بالکل اچھے ہوگئے جیسے کوئی عارضہ ہی نہ تھا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا تو حضرت علیؓ نے کہا میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے (مسلمان) نہ ہوجائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا یوں ہی چلے جاؤ جب اس کے میدان میں اترلو تو انہیں اسلام کی دعوت دو، اور اسلام میں جو جو باتیں ضروری ہیں (ارکان اسلام) وہ انہیں بتلادو، خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ ایک شخص کو ہدایت دے (ایمان کی توفیق دے) تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لان يهدى الله بك" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۲، ومرّ الحديث ص۴۱۳، ويأتى ص۶۰۵۔

مقصد حدیث پاک سے مقصد بالکل واضح ہے کہ جس کی کوشش سے جس کے ذریعہ کوئی ایک شخص بھی ایمان سے مشرف ہوگا اس کی بڑی فضیلت ہے۔

بَابُ ۱۸۸۷ الْأُسَارىٰ فِى السَّلَاسِلِ

قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنے کا بیان

۲۸۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِى السَّلَاسِلِ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بیڑیوں میں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ (یعنی مسلمان ہوتے ہیں جنت سے مراد اسلام ہے)

مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا جو جنت میں داخل ہوں گے حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے وہ بیڑیوں میں تھے پھر بعد میں ایمان لائے اور داخل جنت ہوئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قولها "يدخلون الجنة فى السلاسل".

معلوم ہوا کہ جنت سے مراد اسلام ہے یعنی مسبب بول کر سبب مراد ہے۔ لان الاسلام سبب الجنة.

۲ وقال المهلب المعنى يدخلون في الاسلام مكرهين، وسمى الاسلام بالجنة لان سببها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۲، ويأتي من وجه آخر بغير هذا اللفظ عن ابي هريرة موقوفا في تفسير آل عمران في باب قوله كنتم خير امة اخرجت للناس ص۶۵۴، ترجمہ وتشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد ۹، ص ۱۱۹۔

مقصد | مشروعیت وجواز بتانا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے آیت کریمہ کنتم خیر امة الآیہ کی تفسیر منقول ہے، خير الناس للناس ياتون بهم في السلاسل في اعناقهم حتى يدخلوا في الاسلام.

۲ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ کفار ومشرکین نے مسلمانوں کو زنجیروں میں باندھا اور اسی حال میں ان کا انتقال ہوگیا اور وہ جنت میں داخل ہوگئے۔

﴿بَابُ ۱۸۸۸ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ﴾

اہل کتاب (یہود ونصاری) میں سے کسی شخص کے اسلام لانے کی فضیلت کا بیان

۲۸۱۳﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ اَبُوحَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُوبُرْدَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهُ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَاَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي اَهْوَنَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِينَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دہرا ثواب ملتا ہے، ایک تو وہ شخص جس کی کوئی لونڈی (باندی) ہو وہ اس کی اچھی تعلیم وتربیت کرے، ادب وتمیز سکھائے پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے، دوسرا وہ مؤمن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے ہی سے ایمان لائے ہوئے تھا (اپنے نبی پر جیسے یہود ونصاری) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے (مسلمان ہوجائے) تو اسے بھی دہرا ثواب ملے گا۔ تیسرا وہ غلام جو اللہ تعالی کا حق بھی ادا کرتا ہے (یعنی خدا کی عبادت اچھی طرح سے کرتا ہے) اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دل سوزی سے بجالاتا ہے۔ اس کے بعد (یعنی یہ

حدیث بیان کر کے) شعبی نے صالح سے کہا میں نے تمہیں یہ حدیث بلا محنت و مشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ منورہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ومؤمن اهل الكتاب الى قوله فله اجران.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۲۲ تا ص۴۲۳، ومرّ الحديث ص۲۰، وص۳۴۶، ويأتي ص۴۹۰، وص۷۶۱۔

مقصد | مقصد یہ بتانا ہے کہ جس عمل میں مشقت زیادہ ہوگی اس پر اجر و ثواب بھی زیادہ ہوگا مقولہ مشہور ہے العطايا على قدر البلايا.

تشریح | اشکال وجواب و مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص۴۴۷ تا ص۴۵۲۔

﴿بَابُ [۱۸۸۹] اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ﴾

فَيُصَابُ الوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلاً لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلاً بَيَّتَ لَيْلاً.

اگر دارالحرب پر (کافروں پر) رات کے وقت چھاپہ ماریں (حملہ کریں)

اور بچے اور عورتیں بھی زخمی یا قتل ہو جائیں؟ (تو کوئی حرج نہیں)

بياتاً ليلاً (سورہ اعراف آیت (۴) میں ہے فجاءها باسنا بياتاً" بياتاً کے معنی ہیں رات کے وقت آپڑنا، شبخون مارنا۔ لنبيتنه سورہ نمل میں ہے قالوا تقاسموا بالله لنبيتنه واهله. الآیہ (۴۹) معنی ہے ہم رات کو جاپڑیں اس پر اور اس کے گھر پر۔ بيت ليلاً اس نے رات میں مشورت کی، بیّت سورہ نساء آیت (۸۱)۔

۲۸۱۴﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عباسٍ عنِ الصَّعْبِ بنِ جَثَّامَةَ قالَ مَرَّ بِيَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بِالاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عن اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لاحِمَى اِلاَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وعنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ في الذَّرَارِيِّ كانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنا عنِ ابنِ شِهَابٍ عن النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عنِ ابنِ عباسٍ عنِ الصَّعْبِ قالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.﴾

ترجمہ | حضرت صعب بن جثامہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گذرے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شبخون مارا جائے گا اور شبخون میں ان کی عورتیں اور بچے مارے جائیں؟ (تو کیسا

ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی انہیں میں سے ہیں، اور میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے محفوظ چراہ گاہ اللہ اور اس کے رسول کے سوار کسی کی نہیں ہو سکتی (جس کی حفاظت ضروری ہو)۔ وعن الزهری الخ ای بالسند السابق (قس) یعنی سفیان بن عیینہ نے امام زہری سے روایت کی انہوں نے عبید اللہ سے سنا انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم سے حضرت صعبؓ نے حدیث بیان کی ذراری المشرکین کے بارے میں (یعنی اس میں عورتوں کی تصریح نہیں ہے صرف بچوں کا ذکر ہے یعنی ایک جزء پر اکتفار ہے) (سفیان نے بیان کیا کہ) ہم سے عمرو بن دینار حدیث بیان کرتے تھے وہ ابن شہاب سے، وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً بیان کرتے تھے پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا انہوں نے کہا کہ مجھ کو عبید اللہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے صعب بن جثامہؓ سے (یعنی متصلاً) بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا آخر عورتیں اور بچے ان ہی میں سے ہیں اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں کہا کہ آخر عورتیں اور بچے اپنے باپ دادا ہی کی اولاد ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وسئل عن اهل الدار الی قوله وسمعته.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۳، قوله سمعته يقول لاحمیٰ الا للّٰه ولرسوله مرت هذه القطعة ص۳۱۹۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ کفار و مشرکین کی عورتیں اور بچے لڑائی میں بلا قصد مارے جائیں تو کوئی گناہ نہیں مثلاً رات کی لڑائی میں عورتوں اور بچوں کی تمیز نہ ہو سکے یا کافروں نے عورتوں اور بچوں کو جنگ میں آگے کر دیا کہ ان کو مارے بغیر مردوں تک نہیں پہنچ سکتے اور یہ عورتیں اسلامی لشکر کو مارتی ہیں ان حالات میں عورتوں اور بچوں کا مارا جانا گناہ کا باعث نہیں، ہاں بالقصد والارادہ عورتوں اور بچوں کو مارنا جائز نہیں، باعث گناہ ہے جیسا کہ حدیثوں سے ممانعت ثابت ہے۔

تشریح ابواء: بفتح الهمزة وسكون الباء الموحدة مدینہ سے تئیس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تھا۔

او بوَدّان: شك من الراوی وهی بفتح الواو وتشديد الدال المهملة یہ جگہ ابوار سے آٹھ میل کے فاصلہ پر جحفہ کے قریب ہے۔

﴿باب قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِی الْحَرْبِ﴾ (۱۸۹۰)

جنگ میں بچوں کو قتل کرنے کا بیان

۲۸۱۵﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِی بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه عليه

وسلم قتلَ الصِّبيانِ وَالنِّساء.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے بچوں اور عورتوں کے قتل کو ناپسند فرمایا۔ (منع فرمایا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والصبيان" اى وقتل الصبيان فى الحرب.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۳، ویاتی بعدہٗ ص ۴۲۳۔

مقصد | اس باب کا مقصد اور باب لاحق کا مقصد یہ ہے کہ بالقصد والارادہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں جیسا کہ اس باب میں انکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آئندہ باب میں نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لیکن شبخون میں مردوں اور لڑنے والے کفار کے ساتھ بلا قصد بچے اور عورتیں مارے جائیں تو گناہ نہیں۔

﴿بابُ ۱۸۹۱ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الحَرْبِ﴾

جنگ میں عورتوں کو قتل کرنے کا بیان

۲۸۱۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ قالَ قُلْتُ لِاَبِى اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ وُجِدَتْ امْرَأَةٌ مقتولَةٌ فِى بَعْضِ مَغَازِى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَنَهٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عن قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوے میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ (ابواسامہ نے اقرار کیا کہ ہاں!)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "عن قتل النساء".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۳، ومرّ الحديث ص ۴۲۳۔

مقصد | مقصد باب سابق میں گذر چکا ہے۔

﴿بابُ ۱۸۹۲ لايُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ﴾

اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے

۲۸۱۷﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن بُكَيْرٍ عن سُلَيْمَانَ بنِ يَسَارٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ

اَنّه قالَ بَعَثَنَا رسولُ اللّٰهِ ﷺ في بَعْثٍ فقالَ اِنْ وَجَدْتُم فُلانًا وَفُلانًا فَاَحْرِقُوهُمَا بالنَّارِ ثُمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوجَ اِنِّي اَمَرْتُكُم اَنْ تُحْرِقُوا فُلانًا وفُلانًا وَاِنَّ النَّارَ لايُعَذِّبُ بِهَا اِلاَّ اللّٰهُ فاِنْ وَجَدتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور آپ ﷺ نے (پہلے) یہ فرمایا کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا پھر جب (مدینہ سے) نکلنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص کو جلا دینا، مگر آگ سے اللہ کے سوا اور کوئی سزا نہیں دے سکتا ہے کہ آگ سے سزا صرف اللہ ہی دے سکتا ہے اس لئے اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو قتل کر دو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وان النار لايعذب بها الا الله".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۲۳، ومرّ الحديث ص ۴۱۵۔

۲۸۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن اَيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّ حَرَّقَ قومًا فَبَلَغَ ابنَ عبّاسٍ فقالَ لَوكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِاَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قالَ لاتُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قالَ النبيُّ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فاقْتُلُوهُ. ﴾

ترجمہ | عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو جلا دیا تھا یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر (حضرت علیؓ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہیں جلاتا اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) کی سزا کسی کو نہ دو، البتہ میں انہیں قتل ضرور کر دیتا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین بدلے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لاتعذبوا بعذاب الله".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۲۳، ويأتى ص ۱۰۲۳۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے یہی ظاہر ہے کہ کسی بھی مجرم کو آگ میں نہ جلایا جائے بلکہ قتل کر دیا جائے جیسا کہ تحت الباب کی دونوں حدیثوں سے یہی ظاہر ہے۔

تشریح | حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو جلایا تھا وہ کون تھے؟ اسی بخاری ص ۱۰۲۳ کی روایت میں ہے اُتِيَ عَلِيٌّ بزنادقة فاحرقهم الخ (زنادقہ جمع ہے زندیق کی، جس کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں: ۱ بے دین، منافق) علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں یہ لوگ سبائی یعنی عبد اللہ بن سبا کے تابعدار تھے جو مسلمانوں کے اندر گمراہی پھیلانے کے لئے ظاہر میں مسلمان ہو گئے تھے اور حضرت علیؓ کو خدا کہتے تھے۔ مرقات میں ہے کہ حضرت علیؓ نے پہلے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا انکار پر حضرت علیؓ نے ایک گڑھے میں ان کو جلا دیا۔

باب ۱۸۹۳ قَوْلِهٖ "فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً ......"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ محمد میں قیدیوں کے بارے میں)

.....حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا (سورہ محمد آیت ۴) فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ. وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ "مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ" (سورہ انفال ۶۷) يعني يغلب في الارض "تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا". الآیہ۔

اس کے بعد ان پر احسان کر کے (بغیر کسی فدیہ و معاوضہ کے) یا فدیہ لے کر چھوڑ دو (مطلب یہ ہے کہ حق و باطل کا مقابلہ تو رہتا ہی ہے جس وقت مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہو جائے تو مسلمانوں کو پوری مضبوطی اور بہادری سے کام لینا چاہئے، باطل کا زور جب ہی ٹوٹے گا کہ بڑے بڑے شریر مارے جائیں اور ان کے جتھے توڑ دیئے جائیں، اس لئے ہنگامۂ کارزار میں سستی بزدلی اور توقف و تردد کو راہ نہ دو، اور دشمنان خدا کی گردنیں مارنے میں کچھ باک نہ کرو، کافی خونریزی کے بعد جب تمہاری دھاک بیٹھ جائے اور ان کا زور ٹوٹ جائے اس وقت قید کرنا بھی کفایت کرتا ہے قال تعالیٰ ماکان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض (انفال رکوع ۹) یہ قید و بند ممکن ہے ان کے لئے تازیانۂ عبرت کا کام دے اور مسلمانوں کے پاس رہ کر ان کو اپنی اور تمہاری حالت جانچنے اور اسلامی تعلیمات میں غور کرنے کا موقع بہم پہنچائے شدہ شدہ وہ لوگ حق و صداقت کا راستہ اختیار کرلیں۔ یا مصلحت سمجھو تو بدون کسی معاوضہ کے ان پر احسان کر کے قید سے رہا کر دو اس صورت میں بہت سے افراد ممکن ہے تمہارے احسان اور خوبیٔ اخلاق سے متاثر ہو کر تمہاری طرف راغب ہوں اور تمہارے دین سے محبت کرنے لگیں۔

اور یہ بھی کر سکتے ہو کہ زر فدیہ لے کر یا مسلمان قیدیوں کے مبادلہ میں ان قیدیوں کو چھوڑ دو، اس میں کئی طرح کے فائدے ہیں، بہرحال اگر ان اسیران جنگ کو ان کے وطن کی طرف واپس کرو تو دو ہی صورتیں ہیں، معاوضہ میں چھوڑنا یا بلا معاوضہ رہا کرنا۔ ان میں جو صورت امام کے نزدیک اصلح ہو اختیار کر سکتا ہے۔ حنفیہ کے ہاں بھی فتح القدیر اور شامی وغیرہ میں اس طرح کی روایات موجود ہیں۔ ہاں اگر قیدیوں کو ان کے وطن کی طرف واپس کرنا مصلحت نہ ہو تو پھر تین صورتیں ہیں ذمی بنا کر بطور رعیت کے رکھنا، یا غلام بنا لینا یا قتل کر دینا، احادیث سے قیدی کو قتل کرنے کا ثبوت صرف خاص خاص حالات میں ملتا ہے جبکہ وہ کسی ایسے سنگین جرم کا مرتکب ہوا ہو جس کی سزا قتل سے کم نہیں ہو سکتی تھی البتہ غلام یا رعیت بنا کر رکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ (فوائد عثمانی)

فیه حدیث ثمامة: اس سلسلے میں ثمامہ کی حدیث ہے (اس حدیث کو امام بخاریؒ نے بخاری میں کئی جگہ ذکر فرمایا

ہے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: نبی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ قیدیوں کو اپنے پاس رکھے جب تک کہ خوب خونریزی نہ کر لے ملک میں یعنی غلبہ حاصل ہو جائے (کافروں کا زور ٹوٹ جائے) تم دنیا کے اسباب چاہتے ہو؟ آخر آیت تک۔

﴿باب ۱۸۹۴ هَلْ لِلْاَسِيْرِ اَنْ يَقْتُلَ اَوْيَخْدَعَ الَّذِيْنَ اَسَرُوْهُ﴾

حتى يَنْجُوَ مِنَ الكَفَرَةِ فِيْهِ المِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

کیا مسلمان قیدی کفار سے نجات حاصل کرنے کیلئے قتل کر سکتا ہے یا دھوکہ دے سکتا ہے؟

اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے نبی اکرم ﷺ سے۔

تشریح تفصیل واقعہ کے لئے نصر الباری جلد ہشتم صلح حدیبیہ پڑھئے بالخصوص اس واقعہ کے لئے ص ۲۲۸ دیکھئے۔

﴿باب ۱۸۹۵ اِذَا حَرَّقَ المُشْرِكُ المُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ﴾

اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو (آگ سے) جلا دے تو کیا اسے جلایا جا سکتا ہے؟

۲۸۱۹﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عن اَبِي قِلَابَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاجْتَوَوُا المَدِيْنَةَ فقالوا يارسولَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا فقالَ مَااَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فانطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حتى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حتى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حتى مَاتُوا قَالَ اَبُوقِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَوْا فِي الاَرْضِ فَسَادًا.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی کی جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور مسلمان ہو گئے) لیکن مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئے (تاکہ صحت ٹھیک ہو جائے یہ ہماری دوا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے لئے یہاں انتظام نہیں کر سکتا ہوں مگر تم ایسا کرو کہ صدقے کے اونٹوں میں چلے جاؤ چنانچہ وہ لوگ گئے اور ان کا

دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے تازے ہو گئے، اور چرواہے (یسار) کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لیکر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے، ایک فریادی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش کے لئے سواروں کو بھیجا، ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ پکڑ کر لائے گئے پھر آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آپ ﷺ کے حکم سے لوہے کی سلائیاں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دی گئیں اور انہیں حرہ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں ڈال دیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دئے جاتے یہاں تک کہ سب مر گئے۔ ابو قلابہ نے کہا ان لوگوں نے قتل کیا، چوری کی تھی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کی (مرتد ہو گئے) اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة؟ بعض حضرات نے تو کہہ دیا ليس فيه مطابقة للترجمة. الخ (عمدہ)
لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے بعض روایت میں ہے کہ ان شریر پاجیوں نے چرواہے یسار کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی، اس سے آگ سے جلانا ثابت ہو گیا، علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں "ان النبي صلى الله عليه وسلم فعل بالعرنيين مثل مافعلوه بالراعي من سمل العين ونحوه. (کرمانی)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۳۔ باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۶۷۔

تشریح تشریح و تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے جلد ہشتم مغازی ص ۲۵۴ تا ص ۲۵۵۔

مقصد سنگین جرائم کے مجرموں کو بطور تعزیر سخت سے سخت سزائیں دی جا سکتی ہیں تاکہ دوسرے کو عبرت ہو۔ واللہ اعلم

۱۸۹۶
باب

بغير ترجمة وهو كالفصل من الباب السابق

۲۸۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الاُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰهَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر (حضرت موسیٰ یا حضرت عزیر علیہما الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا چیونٹی کے گھر کے بارے میں پھر چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلا دئے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو تم نے امتوں میں سے ایسی امت کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ یہ باب بلا ترجمہ ہے باب سابق سے مناسبت یہ ہے کہ جس چیونٹی نے کاٹا تھا صرف اس کو سزا دینی چاہئے تھی جیسا کہ بدء الخلق کی روایت میں فھلا نملۃ واحدۃ کیوں نہیں تم نے ایک چیونٹی کو جلایا، یعنی حضرت پیغمبر نے صرف کاٹنے والی چیونٹی کے جلانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ چیونٹی کے پورے جتھے کو جلا دیا اس لئے عتاب ہوا۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وقد روی ان لھذہ القصۃ سببا وھو ان ھذا النبی مرّ الخ (قس) یعنی یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گذرے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالکل تباہ کر دیا تھا، انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بستی میں تو بچے اور جانور بھی تھے جو بے قصور تھے تو نے سب کو ہلاک کر دیا؟ پھر درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا انہوں نے غصے میں آکر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کے معروضہ کا جواب دیا کہ تو نے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کیا؟ معلوم ہوا کہ یہ عتاب نہیں بلکہ پیغمبر کے تعجب کا جواب دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۸۹۷ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيْلِ﴾

گھروں اور کھجور کے درختوں کو جلانے کا بیان

۲۸۲۱﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عن اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيْرٌ قَالَ لِي رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تُرِيْحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ وكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمّٰى الكَعْبَةَ اليَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوا اَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حتى رَأَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلَى رسولِ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رسولُ جَرِيْرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَاجِئْتُكَ حتى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو (ذوالخلصہ کو برباد کر کے) ذوالخصلہ سے مجھے راحت نہیں پہنچائے گا؟ اور یہ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بت خانہ تھا جس کو کعبۃ الیمانیہ (یمن کا کعبہ) کہتے تھے، جریرؓ نے بیان کیا کہ میں قبیلہ احمس کے (یعنی اپنے قبیلے کے) ایک سو پچاس (۱۵۰) سواروں کے ساتھ چلا، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر بیٹھ نہیں پاتا تھا تو آنحضور ﷺ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے انگشتہائے مبارک کا نشان اپنے سینے میں دیکھا اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! گھوڑے پر اس کو ثبات عطا فرمائے (اس کو جما دیجئے) اور اس کو ہادی (دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے والا) اور

خود ہدایت یافتہ بنائے، اس کے بعد جریرؓ وہاں گئے اور ذوالخلصہ (بت خانہ) کو توڑ کر اس کو جلا دیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی (ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ) کو بھیجا خبر دینے کے لئے، جریرؓ کے قاصد نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جب تک وہ (ذوالخلصہ) کھوکھلے اونٹ یا خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ و ویران) نہیں ہو گیا۔

(مطلب یہ ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ وہ بت خانہ جل کر سیاہ ہو گیا جیسے خارش والے اونٹ پر قطران ملتے ہیں تو کالے سیاہ ہو جاتے ہیں اسی طرح ذوالخلصہ جل بھن کر سیاہ ہو گیا۔

اجوف: یعنی کھوکھلا مراد یہ ہے کہ اس کے اندر جتنے بت تھے سب کو توڑ تاڑ کر باہر پھینک دیا گیا ہے صرف عمارت رہ گئی ہے پھر اس عمارت کو توڑ کر آگ لگا دی)۔

قال فبارك الخ: حضرت جریرؓ نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے سواروں اور پیدال والوں سب کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وحرّقها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۴، ويأتي الحديث ص۴۲۶، وص۴۳۳، وص۵۳۹، ويأتي في المغازي ص۶۲۴، وص۹۰۰، وص۹۳۷۔

۲۸۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبَرَنا سُفيَانُ عن مُوسى بنِ عُقبة عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم نَخلَ بَنِي النَّضِيرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر (یہود) کے کھجور کے درخت جلوا دیے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۴، ومرّ الحديث ص۳۱۲، ويأتي ص۵۷۵، وص۷۲۵۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ اگر مصلحت ہو تو جنگ کے وقت کافروں کے باغ و بستی کو جلا دینا درست ہے یہی جمہور کا مذہب ہے۔ البتہ اوزاعی اور لیث وغیرہ سے کراہت منقول ہے۔ واللہ اعلم

تشریح | تفصیل و تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائے نصر الباری جلد ہشتم مغازی ص۴۲۳ باب غزوة ذی الخلصة.

﴿بابُ[۱۸۹۸] قَتلِ النَّائِمِ المُشرِكِ﴾

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنے کا بیان

(یعنی جس مشرک کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو پھر بھی وہ کفر و شرک اور اسلام دشمنی پر اڑا رہے اسکو قتل کرنا درست ہے)

۲۸۲۳﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنا يحيى بن زَكَرِيَّاءَ بنِ اَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي اَبِي عن اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ البَرَاءِ بنِ عازِبٍ قالَ بَعَثَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَهطًا مِنَ الاَنصَارِ اِلٰى اَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فانطَلَقَ رَجُلٌ مِنهُم فَدَخلَ حِصنَهُم قالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قالَ وَاَغلَقُوا بابَ الحِصْنِ ثُمَّ اِنَّهُم فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَه فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ اُرِيهِمْ اَنِّي اَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَاَغلَقُوا بابَ الحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا المَفَاتِيحَ فِي كَوَّةٍ حيثُ اَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوا اَخَذْتُ المَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بابَ الحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَااَبَا رَافِعٍ فَاَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَاَنِّي مُغِيثٌ فَقُلْتُ يَااَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوتِي فقالَ مَالَكَ لِاُمِّكَ الوَيْلُ قُلتُ مَاشَاْنُكَ قالَ لاَاَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قالَ فَوَضَعْتُ سَيفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حتى قَرَعَ العَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِاَنزِلَ مِنهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ اِلٰى اَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حتى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَابَرِحْتُ حتى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ اَهلِ الحِجَازِ قالَ فَقُمْتُ وَمَابِي قَلَبَةٌ حتى اَتَيْنَا النبيَّ ﷺ فَاَخْبَرْنَاهُ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند افراد کو ابورافع (سلام بن ابی الحقیق یہودی) کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ان میں سے ایک شخص (حضرت عبداللہ بن عتیکؓ) آگے بڑھے اور اس کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے، عبداللہ بن عتیکؓ نے بیان کیا کہ اندر جانے کے بعد میں اس گھر میں گھس گیا جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ ابورافع کے لوگوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا پھر ان لوگوں نے اپنے (جانوروں میں سے) ایک گدھا گم پایا تو اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے، اس خیال سے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر نکل گیا میں ان پر یہ ظاہر کرتا رہا کہ میں بھی ان کے ساتھ تلاش کرنے والوں میں ہوں، آخر گدھا ان کو مل گیا تو وہ لوگ قلعہ کے اندر داخل ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ اندر آ گیا اور ان لوگوں نے قلعہ کا دروازہ رات کے وقت بند کر دیا اور کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا، جب سب سو گئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا لیا اور قلعہ کا دروازہ کھولا اس کے بعد ابورافع کے پاس پہنچا اور میں نے آواز دی اے ابورافع! تو اس نے جواب دیا تو میں اس کی آواز کی طرف بڑھا اور میں نے اس کی آواز پر تلوار کا وار کیا تو اس نے چیخ ماری میں باہر نکل آیا، پھر میں دوبارہ اس کے کمرہ میں داخل ہوا جیسے میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں میں نے پھر آواز دی اے ابورافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی ابورافع نے کہا کیا کر رہا ہے تیری ماں برباد ہو (ابورافع نے سمجھا کہ یہ میرا کوئی نوکر چاکر ہے) میں نے پوچھا کیا بات

پیش آئی؟ ابورافع نے کہا معلوم نہیں کون شخص میرے کمرے کے اندر آیا اور اس نے مجھ پر وار کیا یہ سن کر میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی اور سارے بدن کا اس پر زور لگایا کہ ہڈی توڑ ڈالی، اس کے بعد میں باہر نکل آیا اور میں بہت خوفزدہ تھا، میں ان کی سیڑھی کے پاس آیا تا کہ اس سے نیچے اتروں (اور چل دوں) لیکن میں (گھبراہٹ میں) گر پڑا اور میرے پاؤں میں موچ آگئی، پھر میں قلعہ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا تو میں نے کہا میں تو اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں چنانچہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ میں نے حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کے اعلانات بلند آواز سے سنے۔ حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے اٹھا اور اس وقت مجھے کچھ بھی درد معلوم نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة بانه انما قصد ابارافع وهو نائم وانما ايقظه ليعلم مكانه بصوته فكان حكمه حكم النائم الخ. (قس)

مطلب یہ ہے کہ گرچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابورافع کو جگا دیا مگر یہ جگانا صرف ابورافع کے سونے کی جگہ معلوم کرنے کیلئے تھا معلوم ہوا کہ ابورافع سویا ہوا تھا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آواز پر بھی وہیں پڑا رہا تو گویا سوتا ہی رہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نائم کو مارا۔ ۲۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے فقتله وهو نائم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۴، ويأتي ص۴۲۴، وفي المغازي ص ۵۷۷۔

۲۸۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ مُحمَّدٍ حَدَّثنا يَحْيى بنُ آدمَ حَدَّثَنا يَحْيى بنُ أبِي زائِدَةَ عن أبيهِ عن أبِي إسْحاقَ عنِ البَراءِ بنِ عازِبٍ قالَ بَعَثَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَهْطًا مِنَ الأنْصارِ إلى أبِي رافِعٍ فدَخَلَ عَلَيْهِ عبدُ اللهِ بنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نائِمٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابورافع کے پاس (قتل کرنے کے لئے) بھیجا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ رات کو اسکے گھر (قلعہ کے اندر) داخل ہوئے اور ابورافع کو سوتے ہوئے قتل کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقتله وهو نائم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۲۴، ومرّ الحديث ص۴۲۴، ويأتي في المغازي ص ۵۷۷۔

مقصد | جس مشرک کی اسلام دشمنی حد سے تجاوز کر جائے اور اس کے ایمان سے قطعی مایوسی ہو تو ایسے سرکش مشرک کو قتل کرنا جائز ہے خواہ بیدار ہو یا نائم۔ واللہ اعلم

تشریح | پوری تفصیل وتشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۸۳۔

باب ۱۸۹۹ لاتمنوا لقاء العدو

دشمن سے مڈبھیڑ (جنگ) کی آرزو نہ کرو

۲۸۲۵ حدثنا یوسف بن موسیٰ حدثنا عاصم بن یوسف الیربوعی حدثنا ابواسحاق الفزاری عن موسیٰ بن عقبۃ حدثنی سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ کنت کاتبا لہ قال کتب الیہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ حین خرج الی الحروریۃ فقرأتہ فاذا فیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال ایہا الناس لاتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللھم منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم وقال موسیٰ بن عقبۃ حدثنی سالم ابوالنضر قال کنت کاتبا لعمر بن عبیداللہ فاتاہ کتاب عبداللہ بن ابی اوفیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتمنوا لقاء العدو وقال ابوعامر حدثنا المغیرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتمنوا لقاء العدو واذا لقیتموھم فاصبروا۔

ترجمہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا سالم نے بیان کیا کہ جب وہ (عمر بن عبیداللہ) خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا خط ملا، میں نے اسے پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان ایام میں جن میں آپ ﷺ کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوگئی تو (یعنی ایک غزوہ کے موقعہ پر) انتظار فرمایا پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے امن وعافیت کی دعا کرو اور جب تم دشمن سے بھڑ جاؤ (یعنی جب جنگ چھڑ جائے) تو صبر وثبات کا ثبوت دو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے (یعنی دخول جنت کا راستہ اور سبب ہے) پھر آپ ﷺ نے یوں دعا کی اے اللہ! کتاب (قرآن مجید یا آسمانی کتابوں) کے نازل کرنے والے، اے بادل کے ہانکنے والے، اے کفار کی جماعتوں کو شکست دینے والے انہیں شکست دیجئے (بھگا دیجئے) اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا ان کے پاس حضرت

عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ دشمن سے مڈ بھیڑ کی تمنا نہ کرو، اور ابو عامر (عبد الملک بن عمرو) نے بیان کیا کہ ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو الزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دشمن سے مڈ بھیڑ کی تمنا نہ کرو اور جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر وثبات کا ثبوت دو۔ (بھاگو نہیں)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۴ تا ص ۴۲۵، ومرّ الحديث ص ۳۹۵، وص ۳۹۷، وص ۴۱۶، ويأتى ص ۱۰۷۵۔

مقصد | چونکہ جنگ کا انجام معلوم نہیں ہوتا اس لئے اس کی آرزو نہ کرنی چاہئے بلکہ فتنوں سے امن وعافیت کی دعا کرنی چاہئے البتہ اگر جنگ شروع ہو جائے تو میدان جنگ سے بھاگنا عظیم ترین جرم ہے۔ نیز تمنا وآرزو سے ممانعت اس وجہ سے ہے کہ اس میں اعجاب اور اپنی قوت پر وثوق واعتماد کا شائبہ ہے مزید برآں بلا ومصیبت پر صبر کرنا ہر ایک کا کام نہیں، سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھے عافیت ملے اور میں شکر کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ بلا میں مبتلا ہوں اور صبر کروں۔

﴿بابٌ[۱۹۰۰] الحَرْبُ خُدْعَةٌ﴾

لڑائی مکر وفریب (خفیہ تدبیر) کا نام ہے

۲۸۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النبىِّ صلى الله عليه وسلم قالَ هَلَكَ كِسرٰى ثمَّ لايَكُونُ كِسرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثمَّ لايكونُ قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُما فى سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الحَرْبَ خُدْعَةً. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہو گیا پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا، اور قیصر (روم کا بادشاہ) ضرور ہلاک ہوگا پھر اس کے بعد دوسرا قیصر نہ ہوگا، (یعنی روم وایران دونوں تم لے لوگے) اور ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں تقسیم کر دئے جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو مکر وفریب بتایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۵، ويأتى ص ۴۴۰، وص ۵۱۱، وص ۹۸۱، قوله سمى الحرب خدعة حديث

مستقل الفردہ فیما بعدہ ص ۴۲۵، رر۔

۲۸۲۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عبدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ سَمَّى النبيُّ صلى الله عليه وسلّم الحَرْبَ خُدْعَةً قالَ ابوعبدِ اللّٰهِ اَبُوبَكْر هو بُوْرِ بن اَصْرَمَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لڑائی فریب (دھوکا) ہے امام بخاریؒ نے کہا ابوبکر کا نام بور (بضم الباء الموحدة وسكون الواء وفی آخره راء) ابن اصرم ہے ابوبکر کنیت ہے۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر عن ابی هريرةؓ.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۴۲۵۔

۲۸۲۸﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ عن عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قالَ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم الحَرْبُ خُدْعَةٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لڑائی تو چال (دھوکا) ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۴۲۵۔

مقصد | کفار سے جنگ ولڑائی میں مکروفریب جائز ہے۔

﴿ بَابُ ۱۹۰۱ الكَذِبِ فی الحَرْبِ ﴾

لڑائی میں جھوٹ بولنا (مصلحت کے وقت) درست ہے

۲۸۲۹﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عَمْرِو بنِ دِيْنَارٍ عن جَابِرِ بن عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قالَ مَنْ لِكَعْبِ بنِ الاَشْرَفِ فاِنَّهُ قدآذى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قالَ محمَّدُ بنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ يارسولَ اللّٰهِ! قالَ نَعَمْ قالَ فاَتَاهُ فقالَ اِنَّ هذا يعنى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَدْعَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قالَ فاِنَّا قَدِاتَّبَعْنَاهُ فنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حتى نَنْظُرَ اِلَى مَايَصِيْرُ اَمْرُهُ قالَ فلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حتى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعب بن اشرف (یہودی)

کے قتل کے لئے کون تیار ہوگا؟ بلاشبہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے، محمد بن مسلمہؓ (انصاری) نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ یہ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہؓ کعب کے پاس آئے اور کہنے لگے (یعنی حضور اقدس ﷺ کی شکایت کرنے لگے) اس نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو تھکا مارا ہے (کہتے ہیں نماز پڑھو، روزے رکھو) اور ہم سے زکوۃ مانگتے ہیں۔ کعب نے کہا "بخدا اور بھی کہ تم کبیدہ خاطر ہو جاؤ گے (یعنی ابھی کیا ہوا اور بھی مصیبت میں پڑو گے۔ ابتداء عشق ہے روتا ہے کیا ٭ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا) محمد بن مسلمہؓ نے کہا (یار کریں کیا) ہم نے ان کی اتباع کرلی ہے اس لئے اس وقت تک ان کو چھوڑنا ہم مناسب نہیں سمجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام سامنے نہ آجائے۔ راوی نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہؓ اس سے باتیں کرتے رہے پھر اس پر قابو پا کر اسے قتل کردیا۔

مطابقتہ للترجمۃ بعض حضرات نے کہدیا کہ اس حدیث میں ترجمۃ الباب کی مطابقت نہیں کیونکہ حضرت محمد بن مسلمہؓ کا کوئی جھوٹ اس میں مذکور نہیں ہے۔

لیکن شارح بخاری علامہ قسطلانیؒ وغیرہ نے مطابقت ذکر کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ محمد بن مسلمہؓ نے چلتے وقت حضور ﷺ سے اجازت لے لی تھی جیسا کہ متصلاً آئندہ باب میں ہے "**فاذن لی فاقول**" مجھے اجازت دیجئے کہ جو چاہوں کہوں (جھوٹ سچ کہوں) حضور ﷺ نے فرمایا **قد فعلت** میں نے اجازت دی۔

نیز ترمذی میں اس کی تصریح ہے **لایحل الکذب الا فی ثلاث یحدث الرجل امراتہ لیرضیھا و الکذب فی الحرب وفی الاصلاح بین الناس. وقال النووی الظاھر اباحۃ حقیقۃ الکذب فی الامور الثلاثۃ لکن التعریض اولٰی.** (عمدہ)

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۴۲۵۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ لڑائی میں اگر تعریض سے کام نہ ہو تو مصلحت کے وقت جھوٹ کی اجازت ہے۔

تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۸۰/ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۹۰۲ ﴿بَابُ الفَتْكِ بِاَهْلِ الحَرْبِ﴾

حربی کافروں کو اچانک دھوکے سے قتل کرنے کا بیان

۲۸۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثَنا سُفيانُ عن عَمْرٍو عن جابِرٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ

علیه وسلم قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بنِ الأَشْرَفِ فقالَ محمَّدُ بنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قالَ نَعَمْ قالَ فأذَنْ لِي فَأَقُولَ قالَ قَدْ فَعَلْتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل کیلئے کون تیار ہوگا؟ تو محمد بن مسلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ پسند فرمائینگے کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! تو محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں جو چاہوں (جھوٹ سچ) کہوں حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يؤخذ من معناه لان محمد بن مسلمة غر كعبا فاستغفله فشد عليه فقتله وهو الفتك بعينه الخ (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۵، ومرّ الحديث ص ۳۴۱، وص ۴۲۵، ويأتي ص ۵۷۶۔

مقصد | مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ حربی کافر کو قتل کرنا جائز ہے۔

﴿بابُ ۱۹۰۳ مایَجُوزُ مِنَ الاِحْتِیَالِ وَالحَذَرِ مَعَ مَنْ یَخْشٰی مَعَرَّتَهُ﴾

جس سے فساد اور برائی کا اندیشہ ہو تو اس سے مکر و فریب (خفیہ تدبیر) جائز ہے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عن ابنِ شِهابٍ عن سَالِمِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ انطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمَعَهُ أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابنِ صَيَّادٍ فحُدِّثَ بِهِ فی نَخلٍ فلمَّا دَخلَ عَلَيْهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم النَّخلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ وابنُ صَيَّادٍ فی قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فرَأَتْ أُمُّ ابنِ صَيَّادٍ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالتْ يا صَافِ هٰذا مُحمَّدٌ فوَثَبَ ابنُ صيَّادٍ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.

اور لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ابن صیاد (یہودی لڑکے) کی طرف جا رہے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ابی بن کعبؓ بھی تھے (ابن صیاد کے عجیب و غریب احوال کی وجہ سے آپ ﷺ کو گمان تھا کہ شاید یہی اخیر زمانے کا دجال ہے اس لئے اس کے متعلق آپ ﷺ تحقیق کرنا چاہتے تھے) آپ ﷺ کو اس کے متعلق اطلاع دی گئی کہ وہ نخلستان میں (یعنی کھجوروں کے درخت میں) ہے جب رسول اللہ ﷺ نخلستان میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ خود کو کھجور کے تنوں سے چھپاتے ہوئے چلنے لگے (تا کہ وہ دیکھ نہ سکے) اس وقت ابن صیاد اپنی چادر میں لپٹا ہوا تھا اور اور کچھ گنگنا رہا

تھا اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور پکار اٹھی کہ اے صاف! (یعنی اے ابن صیاد) یہ محمد ﷺ آگئے یہ سنتے ہی ابن صیاد کود پڑا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ چھوڑ دیتی (اس کو خبر نہ کرتی) تو حقیقت حال واضح ہو جاتی (اور معلوم ہو جاتا کہ درحقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا اور کوئی شخص ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان تؤخذ من قوله طفق يتقي بجذوع النخل الخ
یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حسن تدبیر سے اپنے آپ کو چھپا کر اس کے پاس گئے تا کہ اس کی باتیں سن لیں اور حقیقت حال معلوم ہو یہی احتیال وحذر ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۵، وهذا تعليق وصله ص ۱۸۰، وص ۳۵۹، وص ۴۲۹، وص ۹۱۲۔

مقصد | مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ جس سے شر وفساد کا اندیشہ ہو تو خفیہ تدابیر جائز ہیں۔

﴿بَابُ [۱۹۰۴] الرَّجْزِ فِى الحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِى حَفْرِ الخَنْدَقِ﴾

جنگ میں رجز پڑھنے اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنے کا بیان

فِيهِ سَهْلٌ وَاَنَسٌ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَفِيهِ يَزِيْدُ عن سَلَمَةَ.

اور اس سلسلے میں حضرت سہلؓ اور حضرت انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اور اس میں یزید کی روایت حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے ہے۔

(حضرت سہلؓ کی روایت غزوہ خندق میں اور حضرت انسؓ کی روایت حفر خندق اور حضرت سلمہؓ کی غزوہ خیبر میں خود امام بخاریؒ نے وصل کی ہے)۔

۲۸۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوالاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُواِسْحَاق عنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قالَ رَاَيْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يومَ الخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حتى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلاً كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجْزِ عبدِ اللهِ بنِ رَوَاحَةَ ويقولُ۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلاَ اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا ● وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَن سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ● وَثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاَقَيْنَا
اِنَّ الاَعْدَاءَ قَدْ بَغَوا عَلَيْنَا ● اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خندق کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ خود مٹی اٹھا رہے

تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سینۂ مبارک کے بال گرد سے چھپ گئے تھے حضور ﷺ کے بال (بدن کے بعض اعضاء پر) بہت گھنے تھے (آپ ﷺ کے سینے پر ایک پتلی سی لکیر بالوں کی تھی) اور آنحضور ﷺ اس وقت عبداللہ بن رواحہؓ کا یہ رجز (شعر) پڑھ رہے تھے۔

(ترجمہ) اے اللہ! اگر آپ کی ذات (یعنی توفیق ہدایت) نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے، اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ اب اے اللہ! ہم پر سکون (قلبی اطمینان) نازل فرما، اور قدموں کو ثابت قدم رکھئے اگر (دشمن سے) ہماری مڈبھیڑ ہو جائے۔ بلاشبہ دشمنوں نے ہم پر زیادتی کی ہے (ظلم کیا ہے) جب یہ لوگ فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کریں تو ہم انکار کریں گے۔ آپ ﷺ یہ رجز بلند آواز سے پڑھتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وهو يرتجز برجز عبدالله بن رواحة" وفي قوله "يرفع بها صوته".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۵ تا ص۴۲۶، ومرّ الحديث ص۳۹۸، ويأتي الحديث ص۵۸۹، ،،، وص۹۷۹، وص۱۰۷۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ نیک عمل میں نشاط اور ہمت بڑھانے، جوش دلانے کے لئے رفع صوت جائز و درست ہے جیسا کہ دشمن کے حملہ سے بچنے کے لئے خندق کھودتے وقت حدیث سے ثابت ہے۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص۱۴۹ ر کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ (۱۹۰۵) مَنْ لَايَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ﴾

جو شخص گھوڑے پر اچھی طرح نہ جمتا ہو (یعنی اچھی طرح سواری نہ کر سکے)

۲۸۳۲﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَاحَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَااَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے گھر آنے سے نہیں روکا (یعنی پردہ کر کے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا دئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جمتا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر دست مبارک سے

مارا اور دعا فرمائی اے اللہ اس کو (گھوڑے پر) جمادے اور اسے ہادی (یعنی دوسروں کو سیدھی راہ بتانے والا) بنادے اور خود اسے بھی ہدایت یاب بنادے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انى لا البت على الخيل".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۶، ومرّ الحديث ص۴۲۴، ويأتي الحديث ص۴۳۳، وص۵۳۹، وص۶۲۴، ،، وص۹۰۰، وص۹۳۷۔

مقصد قال الحافظ "اى ينبغي لاهل الخير ان يدعوا له بالثبات، وفيه اشارة الى فضيلة ركوب الخيل والثبات عليها. (فتح)

﴿بَابُ ۱۹۰۶ دَوَاءِ الجَرْحِ بِاِحْرَاقِ الحَصِيْرِ﴾

وَغسلِ المَرْأةِ عن ابيها الدَّم عن وَجْهِهِ وَحَمْلِ المَاءِ فى التُرْسِ.

چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا

اور عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور (اس کام کے لئے) ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا۔

۲۸۳۳﴿ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنا سُفيَانُ حَدَّثَنا ابوحَازِمٍ قالَ سَألُوا سَهْلَ بنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ بِاَيِّ شَيٍ دُووِىَ جُرْحُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ مَابَقِىَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّى كانَ عَلِيٌّ يَجِئُ بِالماءِ فى تُرسِهِ و كانَتْ يَعْنِى فاطمَةَ تَغسِلُ الدَّمَ عن وَجْهِهِ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فاُحْرِقَ ثمَّ حُشِىَ بِهِ جُرْحُ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کو (جنگ احد میں) جو زخم لگا تھا اس کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ سہلؓ نے کہا اب لوگوں میں کوئی شخص بھی ایسا زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو (کیونکہ دوسرے سب صحابہ گذر گئے تھے) حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون دھو رہی تھیں اور ایک چٹائی لے کر جلائی گئی تھی پھر اس کو رسول اللہ ﷺ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۲۶، ومرّ الحديث ص۳۸، وص۴۰۷، وص۴۰۸، ويأتي ص۵۸۴، وص۷۸۹، وص۸۵۲۔

مقصد مقصد باب سے ظاہر ہے کہ بیماری میں علاج کرنا جائز ہے، علاج کرنا توکل کے خلاف نہیں وغیرہ۔
تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری ہشتم ص ۱۲۲/ر دیکھئے۔

﴿بابُ ۱۹۰۷ مایُکْرَہُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِی الحَرْبِ﴾

وَعُقُوبَۃِ مِنْ عَصٰی اِمَامَہٗ.

جنگ میں تنازع اور اختلاف کی کراہت کا بیان

اور جو اپنے امام کی نافرمانی کرے اس کی سزا۔

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وتعالٰی "وَلَاتَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ" یَعْنِی الحَرْبَ.

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے (سورہ انفال میں) فرمایا کہ نزاع نہ پیدا کرو (آپس میں نہ جھگڑو) کہ تم میں بزدلی پیدا ہوجائے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے۔ قتادہ نے کہا کہ ریح سے مراد لڑائی ہے۔
(مطلب یہ ہے کہ آپس میں اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہوجائے گی اور دشمن تم پر غالب ہوجائیں گے)۔

۲۸۳۴﴿ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عن شُعْبَۃَ عن سَعِیْدِ بنِ اَبِی بُرْدَۃَ عن اَبِیْہِ عن جَدِّہٖ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَامُوسٰی اِلَی الیَمَنِ فقالَ یَسِّرا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا (یعنی اس موقعہ پر یہ ہدایت کی تھی) کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا اور لوگوں پر سختی نہ کرنا، ان کو خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اور تم دونوں باہم میل ومحبت رکھنا اختلاف ونزاع نہ پیدا کرنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ولا تختلفا".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۲۶، ھذا الحدیث طرف من حدیث طویل یاتی ص۶۲۲، ۶۲۲/ر، وص ۱۰۲۳، وغیرہ۔

۲۸۳۵﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ خالِدٍ حَدَّثَنا زُھَیْرٌ حَدَّثَنا اَبُوإسْحَاقَ قالَ سَمِعْتُ البَرَاءَ بنَ عازِبٍ یُحَدِّثُ قالَ جَعَلَ النبیُّ ﷺ عَلَی الرَّجَّالَۃِ یومَ اُحُدٍ وَکانُوا خَمْسِیْنَ رَجُلًا عبدَ اللّٰہِ بنَ جُبَیْرٍ فقالَ اِنْ رَاَیْتُمونا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ فلا تَبْرَحُوا مَکَانَکُمْ ھذا حتی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَاَیْتُمونَا ھَزَمْنَا القَوْمَ وَاَوْطَاْنَاھُمْ فلا تَبْرَحُوا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ

فهزمهم قال فانا والله رأيت النساء يشتددن قد بدت خلاخلهن واسوقهن رافعات ثيابهن فقال اصحاب عبد الله بن جبير الغنيمة اى قوم الغنيمة ظهر اصحابكم فما تنتظرون وقال عبد الله بن جبير انسيتم ماقال لكم رسول الله ﷺ قالوا والله لنأتين الناس فلنصيبن من الغنيمة فلما اتوهم صرفت وجوههم فاقبلوا منهزمين فذاك اذ يدعوهم الرسول في اخراهم فلم يبق مع النبي ﷺ غير اثنى عشر رجلا فاصابوا منا سبعين وكان النبي ﷺ واصحابه اصابوا من المشركين يوم بدر اربعين ومائة سبعين اسيرا وسبعين قتيلا فقال ابوسفيان افي القوم محمد ثلاث مرات فنهاهم النبي ﷺ ان يجيبوه ثم قال افي القوم ابن ابي قحافة ثلاث مرات ثم قال افي القوم ابن الخطاب ثلاث مرات ثم رجع الى اصحابه فقال اما هؤلاء فقد قتلوا فماملك عمر نفسه فقال كذبت والله ياعدو الله ان الذين عددت لاحياء كلهم وقد بقي لك مايسوئك قال يوم بيوم بدر والحرب سجال انكم ستجدون في القوم مثلة لم آمر بها ولم تسؤني ثم اخذ يرتجز اعل هبل اعل هبل فقال النبي ﷺ الا تجيبونه قالوا يارسول الله مانقول قال قولوا الله اعلى واجل قال ان لنا العزى ولا عزى لكم فقال النبي ﷺ الا تجيبونه قالوا يارسول الله مانقول قال قولوا الله مولانا ولا مولى لكم.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے (تیراندازوں کے) ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیرؓ کو بنایا تھا اس میں پچاس افراد تھے اور آپ ﷺ نے تاکید کردی کہ اگر تم دیکھ لو کہ (ہم قتل ہوگئے اور) پرندے ہمیں اچک لے جارہے ہیں پھر بھی تم اپنی جگہ سے مت ہٹنا جب تک میں تم لوگوں کو بلانہ بھیجوں، اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے کفار کو شکست دے دی ہے اور ہم نے انہیں کچل دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا جب تک کہ میں تمہیں بلانہ بھیجوں، (جنگ شروع ہوئی) تو اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی، براءؓ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کفار کے ساتھ جنگ میں انکی ہمت بڑھانے کیلئے آئی تھیں کہ) اپنے کپڑے اٹھائے اس تیزی کے ساتھ بھاگ رہی ہیں کہ انکے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں (یہ حال دیکھ کر) عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہا غنیمت اے لوگو! غنیمت (یعنی مال غنیمت لو) تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں اب کس بات کا انتظار ہے، اس پر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے کہا کیا تم رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بھول گئے (حضور ﷺ نے تم سے جو فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ سے مت ہٹنا جب تک میرا حکم نہ پہنچے) لیکن ان لوگوں نے کہا خدا کی قسم! ہم لوگوں کے پاس جا کر مال غنیمت حاصل کرینگے پس جب وہ لوگ (اکثر اپنا

مورچہ چھوڑ کر) چلے آئے تو انکے چہرے پھیر دئے گئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے آئے یہی وہ ہے (جو آل عمران میں ارشاد الٰہی ہے) اذیدعوھم الرسول الخ جب رسول انہیں پیچھے سے پکار رہے تھے (کہ اے اللہ کے بندو! میرے پاس آجاؤ میں اللہ کا رسول ہوں) اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بارہ صحابہ کے سوا، اور کوئی باقی نہ رہا آخر کافروں نے ہمارے ستر آدمی شہید کئے اور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے بدر کے دن ایک سو چالیس کافروں کو پایا (نقصان پہنچایا) ستر کو قید کر کے اور ستر کو قتل۔ (جب جنگ ختم ہوئی تو) ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا کیا قوم میں محمد (ﷺ زندہ) ہیں نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو جواب دینے سے منع فرمادیا پھر ابوسفیان نے کہا کیا ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) اپنی قوم (مسلمانوں) میں موجود ہیں؟ یہ سوال بھی تین مرتبہ کہا، پھر ابوسفیان نے کہا کیا قوم میں ابن خطاب (عمرؓ) موجود ہیں؟ یہ بھی تین مرتبہ پوچھا پھر ابوسفیان اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا یہ سب تو قتل ہو چکے ہیں اس وقت حضرت عمرؓ ضبط نہ کر سکے اور فرمایا ''اے دشمن خدا! خدا کی قسم تم جھوٹ بول رہے ہو یہ سب جن کا تو نے نام لیا ہے زندہ ہیں اور بلاشبہ جو تجھے برا لگے وہ باقی ہیں (جنکے نام سے تم کو بخار چڑھتا ہے وہ موجود ہیں) ابوسفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ڈول کی طرح ہے (کبھی ادھر کبھی ادھر) تم اپنی قوم کے لوگوں میں (مردوں میں) مثلہ (ناک کان کٹے ہوئے) پاؤگے میں نے اسکا حکم نہیں دیا تھا لیکن میں نے اس کو برا بھی نہیں سمجھا، اسکے بعد وہ رجز پڑھنے لگے اُعلُ ھُبل اُعلُ ھبل اے ہبل بلند ہو، اے ہبل اونچا ہوجا، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اسکا جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم کیا جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم کہو اللہ اعلیٰ واجل (اللہ سب سے بلند و بالا اور بزرگ تر ہے) ابوسفیان نے کہا ان لنا العزی ولا عزی لکم (ہمارے لئے مددگار وحامی عزیٰ ہے اور تمہارے عزیٰ (بت) نہیں ہے) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسکا جوب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ! ہم کیا جواب دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہو اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم. (اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله ''اصحاب عبدالله بن جبير'' فان الهزيمة وقعت بسبب مخالفتهم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۲۶، ویاتی الحدیث فی المغازی ص ۵۶۸، وص ۵۷۹، وص ۵۸۲، ویاتی فی التفسیر ص ۶۵۵۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جنگ احد میں جو ہزیمت پیش آئی اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا اس کا اصل سبب آنحضرت ﷺ کی نافرمانی ومخالفت ہے حضور اقدس ﷺ نے صاف صاف حکم دیا تھا لاتبرحوا من مکانکم یعنی تم لوگ ہرگز ہرگز مورچہ نہ چھوڑنا لیکن تیراندازوں نے نافرمانی کی اور مورچہ چھوڑ کر الغنیمۃ الغنیمۃ میں لگ گئے جس کا نتیجہ دیکھ لیا۔ واللہ اعلم

تشریح پوری تشریح وتوضیح کے لئے ملاحظہ فرمائے جلد ہشتم ص ۹۵ تا ص ۹۶۔

﴿باب ۱۹۰۸ اِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ﴾

اگر رات کو لوگ خوفزدہ ہوجائیں؟ (تو حاکم خبر لے)

۲۸۳۶﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن ثابِتٍ عن اَنَسٍ قالَ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قالَ وَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قالَ فَتَلَقَّاهُمُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِى طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فقالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِى الفَرَسَ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں سے زیادہ حسین وجمیل اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک رات مدینہ والے ایک آواز سن کر ڈر گئے (لوگ خبر لینے کے لئے نکلے) دیکھا تو سامنے سے نبی اکرم ﷺ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار جن کی پیٹھ ننگی (زین سے خالی) تھی تلوار لٹکائے ہوئے چلے آرہے ہیں (معلوم ہوا کہ حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے حضور اکرم ﷺ سب سے پہلے نکل چکے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا ڈرنے کی کوئی بات نہیں تم لوگ مت ڈرو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا۔ (یعنی گھوڑا تیز دوڑنے میں سمندر کی طرح ہے۔)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۶ تا ص ۴۲۷، ومرّ الحديث ص ۳۵۸، وص ۳۹۵ تا ص ۳۹۶، وص ۴۰۰، وص ۴۰۱، وص ۴۰۷، وص ۴۱۷، ويأتي ص ۸۹۱، وص ۹۱۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر لوگ خوفزدہ ہوں اور گھبرائیں تو امیر وحاکم کو خبر لینی چاہئے خواہ تنہا ہو یا اپنے ساتھ ساتھیوں کو لیکر خبر لیں۔

تشریح حضرت ابوطلحہؓ کے اس گھوڑے کا نام مندوب تھا جیسا کہ ص ۴۰۰ ر اور ۴۰۱ ر میں تصریح ہے۔

﴿باب ۱۹۰۹ مَنْ رَاَى العَدُوَّ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَاصَبَاحَاهُ حتّٰى يُسْمِعَ النَّاسَ﴾

جس نے دشمن کو دیکھا تو بلند آواز سے پکارا "یَاصَبَاحَاہُ" یہانتک کہ لوگوں کو سنادے

(اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی آفت وحادثہ دیکھتے تو زور سے پکارتے "یاصباحاہ" یعنی یہ صبح مصیبت کی

ہے جلد آؤ اور ہماری مدد کرو)

۲۸۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عن سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحوَ الغَابَةِ حتى اِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ قلتُ وَيْحَكَ مَابِكَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطْفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثلاثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يَاصَبَاحَاهُ يَاصَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حتى اَلْقَاهُمْ وَقَدْ اَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَقُولُ اَنَا ابنُ الاَكْوَعِ وَالْيَومُ يَومُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبُوا فَاَقْبَلْتُ بِهَا اَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النبيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ القَومَ عِطَاشٌ وَاِنِّي اَعْجَلْتُهُمْ اَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي اِثْرِهِمْ فَقَالَ يَاابْنَ الاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ القَومَ يُقْرَوْنَ فِي قَومِهِمْ. ﴾

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جانے کے لئے نکلا (غابہ مدینہ منورہ سے کئی میل پر شام کے راستہ میں ایک مقام کا نام ہے یہیں کے جھاؤ کی لکڑی سے منبر نبوی تیار کیا گیا تھا) یہاں تک کہ جب میں غابہ کی گھاٹی پر پہنچا تو مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام (رباح) ملا میں نے کہا ارے تو یہاں کیسے؟ اس نے کہا نبی اکرم ﷺ کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے لیا؟ اس نے کہا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ، یہ سن کر میں نے تین مرتبہ زور سے چیخ کر یا صباحاہ یا صباحاہ کہا کہ مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان جتنے لوگ تھے سب کو آواز سنادی پھر میں بہت تیزی کے ساتھ دوڑتا چلا یہاں تک کہ ان ڈاکوؤں کو پالیا ان لوگوں نے اونٹنیاں پکڑ رکھی تھیں میں ان کو تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا (میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور آج کے دن معلوم ہو جائے گا کہ کس نے کتنا ماں کا دودھ پیا ہے۔ (وہ لوگ پانی پی رہے تھے) ان کے پانی پینے سے پہلے ہی میں نے ان سے تمام اونٹنیاں چھڑالیں اور انہیں ہانکتا ہوا واپس ہوا کہ مجھ کو نبی اکرم ﷺ (سواروں کے ساتھ) ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ڈاکو لوگ پیاسے ہیں میں نے انہیں (مارے تیروں کے) پانی بھی نہیں پینے دیا اس لئے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیج دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن الاکوع تو مالک ہو گیا (ان پر غالب ہو چکا) اب نرمی کر وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے (یہ ارشاد بطور معجزہ تھا بعد میں خبر آئی کہ واقعی وہ اپنے قبیلے یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے)۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۲۷، وياتي في المغازي ص ۶۰۳۔

تشریح | یہ غزوہ ذات القرد کے ساتھ موسوم ہے مفصل واقعہ کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۲۵۹/ "باب غزوة ذات القرد".

﴿بَابُ ۱۹۱۰ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ فُلَانٍ﴾

وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ.

جس نے (دشمن سے ملاقات کے وقت دشمن پر تیر مارااور) کہالواور میں فلاں کا بیٹاہوں

اور حضرت سلمہؓ نے (جب غطفانی ڈاکوکو تیر مارا) اور کہالو میں اکوع کا بیٹاہوں۔ (یہ حدیث سابق کا ایک ٹکڑا ہے مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پروار کرے تو یہ کہنا جائز ہے یہ اس فخر وتکبر میں داخل نہیں جوممنوع ہے)

۲۸۳۸﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عن اِسْرَائِيلَ عن اَبِى اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رضى الله عنه فقالَ يَااَبَاعُمَارَةَ اَوَلَّيْتُمْ يومَ حُنَيْنٍ قالَ الْبَرَاءُ وَاَنَااَسْمَعُ اَمَّا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فلَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كانَ اَبُوسُفيَانَ بنُ الحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فجعَلَ يَقُولُ ؎

اَنَا النَّبِىُّ لَا كَذِبْ ❁ اَنَا ابْنُ عبدِ المُطَّلِبْ

قالَ فَمَا رُئِىَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ.﴾

ترجمہ ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ السبیعی جد اسرائیل) نے بیان کیا کہ (قبیلہ قیس کے) ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہنے لگا اے ابوعمارہ (کنیت براء بن عازب رضی اللہ عنہ) کیا آپ حضرات حنین کی جنگ میں فرار ہوگئے تھے؟ ابواسحاق نے کہا میں سن رہا تھا، حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دن اپنی جگہ سے نہیں ہٹے، ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جب مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور فرمانے لگے میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹاہوں، حضرت براءؓ نے فرمایا کہ اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمن کے مقابلے میں زیادہ سخت (بہادر) کوئی نہ تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "انا النبى لا كذب، انا ابن عبدالمطلب".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۷، ومرّ الحديث ص ۴۰۱، وص ۴۰۲، وص ۴۱۰، ويأتى فى المغازى ص ۶۱۷۔

مقصد مقصد جنگ وجہاد میں اس طرح کا فخریہ کلمہ جائز ہے بشرطیکہ نیت دشمنوں کو مرعوب کرنا ہو۔

تشریح پوری تفصیل کے لئے جلد ہشتم ص ۳۷۴ کا مطالعہ کیجئے۔

❁ ❁ ❁

﴿باب ۱۹۱۱ إذَا نَزَلَ العَدُوُّ عَلٰى حُكْمِ رَجُلٍ﴾

جب دشمن (کافر) کسی مسلمان کے فیصلے پر اتر آئیں

(یعنی اگر ایک مسلمان کے فیصلے پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئیں تو امام اس کو نافذ کرسکتا ہے)

۲۸۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سَعْدِ بنِ إبْرَاهِيمَ عن أبِي أُمَامَةَ هُوَ ابنُ سَهْلِ بنِ حُنَيْفٍ عن أبِي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ قالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فلمَّا دَنَا قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قُومُوا إلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ لَهُ إنَّ هٰؤُلاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ قالَ فإنِّي أحْكُمُ أنْ تُقْتَلَ المُقَاتِلَةُ وَأنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ المَلِكِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب بنو قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر (اور ان کے فیصلے پر رضامند ہو کر اپنے قلعہ سے) اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے (آدمی بھیج کر) سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور وہ (سعدؓ) حضور ﷺ کے قریب ہی قیام پذیر تھے (کیونکہ زخمی تھے) چنانچہ حضرت سعدؓ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب حضور اقدس ﷺ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے (حاضرین سے) فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (ان کو سواری سے اتارو) حضرت سعدؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے آپ ﷺ نے سعدؓ سے فرمایا یہ بنو قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے ہیں (اسلئے ان کا فیصلہ کردو) حضرت سعدؓ نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے کے قابل (جوان) ہیں وہ تو قتل کردیئے جائیں اور ان کی ذریت (یعنی عورتیں اور بچے) قید کرلئے جائیں آپ ﷺ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تفهم من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۷، ويأتي الحديث ص ۵۳۶، وفي المغازي ص ۵۹۱، وص ۹۲۶۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جب کسی لڑائی یا اختلاف میں جانبین کسی فیصلے پر راضی ہو جائیں تو امام اس فیصلہ کو نافذ کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم

تشریح غزوہ بنی قریظہ کی تفصیل وتشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم دیکھئے ص ۱۷۱۔

﴿بابٌ ۱۹۱۲ قَتْلِ الاَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ﴾

قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا

۲۸۴۰﴿ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَامَ الفَتْحِ وَعَلٰى رَاسِهِ المِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر جب مکہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا آپ ﷺ خود اتار رہے تھے تو ایک شخص نے آکر آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ ابن خطل (یعنی عبداللہ بن خطل) کعبہ کے پردے (غلاف کعبہ) سے لگا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے قتل کردو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم امر بقتل عبدالله بن خطل صبرًا الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۷، ومرّ الحديث ص ۲۴۹، ويأتي في المغازي ص ۶۱۴، وص ۸۶۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ امام وقت اگر کسی سنگین مجرم کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم دے تو قتل جائز ہے۔ یہ عبداللہ بن خطل کمبخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کر کے کافروں میں مل گیا اور حضور اقدس ﷺ اور اسلام کے خلاف بہت بکواس کرتا تھا اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتا تھا۔

تشریح تشریح کے لئے جلد ہشتم ص ۳۴۶ پر دیکھئے "ابن خطل"۔

﴿بابٌ ۱۹۱۳ هَلْ يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ﴾

وَمَنْ لَمْ يَسْتَاسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ القَتْلِ.

کیا کوئی شخص اپنے آپ کو قید کرا سکتا ہے؟

اور جو شخص قید نہ کرائے (اس کا حکم؟) اور جس نے قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۸۴۱﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخْبَرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

بَعَثَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَشْرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بنَ ثابتٍ الاَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بنِ عُمَرَ بنَ الخطابِ انْطَلَقُوا حتى اِذَا كَانُوا بِالْهَدَاةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يقالُ لَهُمْ بَنُولِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَي رَجُلٍ كُلُّهُمْ رامٍ فَاقْتَصُّوا آثارَهُمْ حتى وَجَدُوا مَاْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ المَدِينَةِ فقالوا هٰذا تَمْرُيَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثارَهُمْ فلمَّا رآهُم عاصِمٌ وَاَصْحَابُهُ لَجَاُوا اِلٰى فَدْفَدٍ وَاَحَاطَ بِهِمُ القَوْمُ فقالوا لَهُمْ انزِلُوا فاعْطُونا بِاَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ العَهْدُ وَالمِيْثَاقُ وَنَقْتُلُ مِنكُمْ اَحَدًا فقالَ عَاصِمُ بنُ ثابتٍ اَمِيرَ السَّرِيَّةِ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ لاَانزِلُ اليَومَ في ذِمَّةِ كافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوهُمْ بِالنَّبْلِ فقتلُوا عاصِمًا في سَبْعَةٍ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثلاثَةُ رَهْطٍ بِالعَهْدِ وَالمِيثَاقِ مِنهُمْ خُبَيْبٌ الانصارِيُّ وَابنُ الدَّثِنَة وَرجُل آخَرُ فلمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنهُمْ اَطْلَقُوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَاَوْثَقُوهُمْ فقالَ الرَّجُلُ الثَالِثُ هٰذا اَوَّلُ الغَدرِ وَاللّٰهِ لاَاَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِي في هٰؤلاءِ لَاُسْوَةً يُرِيدُ القَتْلٰى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ علٰى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَاَبٰى فقتلُوهُ فانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وابنِ الدَّثِنَةَ حتى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بعد وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابتَاعَ خُبَيْبًا بَنوالحارِثِ بنِ عَامِرِ بنِ نَوْفَلِ بن عَبدِ مَنافٍ وكانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الحَارِثَ بنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِندَهُم اَسِيرًافَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عِيَاضٍ اَنَّ بِنتَ الحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنهَا مُوسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ ابنًا لِي وَاَنَا غافِلَةٌ حتى اَتَاهُ قالَتْ فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ علٰى فَخِذِهِ وَالمُوسٰى بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ في وَجْهِي فقالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ مَاكُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ اَسِيرًا قَطُّ خيرًا مِنْ خُبَيْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يومًا يَاكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ في يَدِهِ وَاِنَّهُ لَمُوثَقٌ في الحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ اِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فلمَّا خَرَجُوا مِنَ الحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ في الحِلِّ قال لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي اَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قالَ لَولاَ اَنْ تَظُنُّوا اَنَّ مابِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَقالَ ؎

وَلَسْتُ اُبَالِي حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ٭ عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَشَاْ ٭ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابنُ الحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا

فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتُوا بِشَيْءٍ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلِ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رَسُولِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کی ایک جماعت کو جاسوسی کے لئے بھیجا اور ان پر عاصم بن ثابت انصاریؓ کو امیر بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے، یہ لوگ چلے جب یہ حضرات مقام ھَدْأة پر پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان میں واقع ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان سے ان کا تذکرہ کیا گیا تو اس قبیلے کے تقریباً دوسو آدمی ان کی تلاش میں نکلے جو سب کے سب تیر انداز تھے، یہ سب صحابہ کے نشانات قدم تلاش کرتے چلے آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صحابہؓ نے بیٹھ کر وہ کھجور کھائی تھی جو مدینہ منورہ سے زادراہ لے کر چلے تھے (بنی لحیان نے کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر پہچان لیا) کہنے لگے یہ مدینے کی کھجوریں ہیں اب صحابہ کے نشانات قدم پر آگے بڑھے، جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے انہیں دیکھا تو ایک اونچے ٹیلے پر پناہ لی (یعنی پہاڑی پر چڑھ گئے) کافروں نے ان کو گھیر لیا اور صحابہؓ سے کہنے لگے تم لوگ پہاڑی پر سے اتر آؤ اور اپنے تئیں ہمارے سپرد کردو، تم سے ہمارا عہد و پیمان ہے (ہم پختہ اقرار کرتے ہیں) کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے یہ سن حضرت عاصم بن ثابت امیر سریہ نے کہا خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اے اللہ! ہماری حالت سے اپنے نبی کو مطلع کر دیجئے، اس پر انہوں نے تیروں کی بارش شروع کردی اور حضرت عاصمؓ سمیت سات صحابہؓ کو شہید کر دیا اور بقیہ تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے ان میں خبیب انصاری ابن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارقؓ) تھے جب بنولحیان نے ان پر قابو پالیا تو انہوں نے کمانوں کی تانت کھول کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا اس پر تیسرے صاحب (عبداللہ بن طارقؓ) نے کہا یہ پہلی بدعہدی ہے خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا میں ان شہید ہونے والوں کی پیروی کروں گا، کافروں نے انہیں کھینچا اور اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی مگر وہ آمادہ نہیں ہوئے تو ان کو بھی شہید کر دیا اب وہ لوگ حضرت خبیب اور زید بن دثنہؓ کو ساتھ لے کر چلے اور ان دونوں حضرات کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا اور یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے حضرت خبیبؓ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خریدا، اور حضرت خبیبؓ نے ہی غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا حضرت خبیب ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے، (امام زہری نے بیان کیا کہ) مجھ سے عبید اللہ ابن عیاض نے بیان کیا کہ حارث کی بیٹی (زینب) نے بتایا کہ جب لوگ جمع ہوئے (حضرت خبیب کو قتل کرنے کے لئے تو خبیب نے زینب سے استرا مانگا تا کہ اس سے موئے زیر ناف صاف کرلیں، زینب نے استرا دیدیا پھر خبیب نے میرے ایک بچہ کو لے لیا میری غفلت میں وہ بچہ ان کے پاس آگیا میں نے دیکھا کہ وہ آپ کی ران پر بیٹھا ہے اور

استرہ ان کے ہاتھ میں ہے میں بہت گھبرا گئی، خبیب نے میرا چہرہ دیکھ کر پہچان لیا کہ میں گھبرا رہی ہوں تو خبیب نے فرمایا کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس بچہ کو قتل کر دوں گا میں ہرگز یہ نہیں کروں گا (زینب کا بیان ہے کہ) خدا کی قسم میں نے کبھی کسی قیدی کو خبیب سے بہتر نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ (گچھا) ہے جیسے وہ کھا رہے ہیں حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، ان دنوں مکہ میں پھل بالکل نہیں تھا، زینب (حارث کی بیٹی) کہتی تھی یہ اللہ کی طرف سے روزی تھی جو اللہ نے خبیب کو دی تھی (اس سے اولیاء اللہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے) پھر جب وہ لوگ حرم سے باہر نکلے تا کہ حضرت خبیب کو حل میں قتل کریں تو خبیبؓ نے ان سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو کہ (قتل سے پہلے) میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، مشرکین نے انہیں چھوڑ دیا (اجازت دیدی) تو خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا اگر تم لوگ یہ گمان نہ کرتے کہ میں قتل سے گھبرا رہا ہوں تو میں نماز کو طول دیتا، یا اللہ ان میں سے ایک ایک کو ہلاک کردے اور (یہ بددعا کرنے کے بعد) آپؓ نے یہ اشعار پڑھے: جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی پرواہ نہیں ہے، کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں میرا پچھڑنا ہوگا۔ اور یہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے اگر وہ چاہے تو ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے عضو کے ہر جوڑ میں برکت دے سکتا ہے۔ پھر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے آپؓ کو شہید کر دیا، حضرت خبیبؓ ہی وہ ہیں جنہوں نے ہر مسلمان شخص کے لئے جسے قید کر کے قتل کیا جائے دو رکعت کی سنت جاری کی، حضرت عاصم بن ثابتؓ نے شہید ہونے کے دن جو دعا کی تھی اللہ نے اسے قبول فرمالی (کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے حال کی خبر کر دی) اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کے حالات اور شہادت کی خبر دی (کیونکہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہوگئی تھی) کفار قریش کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید کر دیئے گئے تو ان لوگوں نے کچھ لوگوں کو حضرت عاصمؓ کے پاس بھیجا تا کہ ان کے جسم کا کچھ حصہ کاٹ لائیں جس سے شناخت ہو جائے جیسے سر (اور اطمینان ہو جائے کہ وہ شہید کر دیئے گئے) اور حضرت عاصمؓ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار (عقبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصمؓ کے جسم کے پاس بھڑوں (زنبوروں) کا ایک دل (جھنڈ) بھیج دیا جس نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جا سکیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاول وهو قوله هل يستاسر الرجل في قوله فنزل اليهم ثلاثة رهط بالعهد والميثاق. وللجزء الثاني وهو قوله ومن لم يستاسر في قوله قال عاصم بن ثابت امير السرية اما انا فوالله لاانزل اليوم في ذمة كافر وللجزء الثالث وهو قوله ومن صلى ركعتين عند القتل في قوله قال لهم خبيب ذروني اركع ركعتين فتركوه فركع ركعتين.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۷ تا ص ۴۲۸، وياتي في المغازي ص ۵۶۸، وص ۵۸۵، وفي التوحيد ص ۱۱۰۰، واخرجه ابو داؤد في الجهاد والنسائي في السير.

تشریح مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمایئے جلد ہشتم کتاب المغازی واقعہ رجیع ص ۱۳۳۔

﴿باب ۱۹۱۴ فِكَاكِ الاَسِيْرِ﴾

مسلمان قیدی کو چھڑانے کا بیان (رہا کرانا)

۲۸۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن مَنْصُورٍ عن اَبِى وَائِلٍ عن اَبِى مُوسٰى قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ فُكُّو العَانِيَ يَعْنِى الاَسِيْرَ وَاَطْعِمُوا الجَائِعَ وَعُودُوا المَرِيْضَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فُكُّوا العانى" وهو الاسير.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۸، ويأتى الحديث ص ۷۷۷، وص ۸۰۹، وص ۸۴۳، وص ۱۰۶۳۔

۲۸۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عن اَبِى جُحَيْفَةَ قالَ قلتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ شَىْءٌ مِنَ الوَحْيِ اِلاَّ مَافِى كتابِ اللّٰهِ قالَ لا وَالَّذِى فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ مَااَعْلَمُهُ اِلاَّ فَهما يُعْطِيْهِ اللّٰه رَجُلا فى القرآنِ وَمَا فِى هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قلتُ وَمَا فى هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قالَ العَقْلُ وَفِكاكُ الاَسِيْرِ وَاَلاَّ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكافِرٍ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہؓ) نے فرمایا کہ میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں؟ (جن کو آنحضرت ﷺ نے ظاہر نہیں کیا جیسا کہ شیعان علیؓ خیال کرتے ہیں کہ معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی آیتیں تھیں جن کو آنحضرت ﷺ نے ظاہر نہیں کیا بلکہ خاص حضرت علیؓ اور اپنے اہل بیت کو بتلائیں) حضرت علیؓ نے جواب دیا نہیں قسم اس ذات کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جس نے روح پیدا کی مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں (جو قرآن مجید میں نہ ہو) البتہ سمجھ جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے (قرآن سے طرح طرح کے مطالب نکالے) اور جو اس صحیفہ میں لکھی ہوئی) ہے میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دیت کے احکام اور قیدی (مسلمان) کو چھڑانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وفكاك الاسير".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۸، ومرّ الحديث ص ۲۱، ويأتى ص ۱۰۲۰، وص ۱۰۲۱۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی باغی یا کافر کسی مسلمان کو قید کر لیں تو مسلمانوں پر اس قیدی مسلمان کو رہا کرانا ضروری ہے یعنی مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ واللہ اعلم

تشریح تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص ۴۸۱۔

﴿بَابُ ۱۹۱۵ فِدَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ﴾

مشرکین کا فدیہ

۲۸۴۴﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ بنِ عُقْبَةَ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالاً مِنَ الاَنْصَارِ اسْتَاذَنُوا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالوا يارسولَ اللّٰهِ ائذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابنِ اُخْتِنَا عبّاسٍ فِدَاءَهُ فقالَ لاتَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا وَقَالَ ابْرَاهِيْمُ عن عبدِ العَزِيْزِ ابنِ صُهَيْبٍ عن اَنَسٍ اُتِيَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بمالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ فجَاءَهُ العباسُ فقال يارسولَ اللّٰهِ اَعْطِنِي فَاِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً فقالَ خُذْ فَاَعْطَاهُ فى ثَوبِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو (پورا فدیہ لو) اور ابراہیم بن طہمان نے عبد العزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے حضرت انسؓ سے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بحرین سے مال (خراج) آیا تو عباسؓ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمایئے کیونکہ (بدر کے موقعہ پر) اپنا بھی فدیہ دیا اور (اپنے بھتیجے) عقیل کا بھی فدیہ دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا لے لیجئے پھر آپ ﷺ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "الذن الى لاتدعون منه درهمًا".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۲۸، ومرّ الحديث ص ۳۴۴، ويأتى ص ۵۷۲۔

۲۸۴۵﴿ حَدَّثَنَا محمودٌ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن مُحَمَّدِ بنِ جُبَيْرٍ عن اَبِيْهِ وكانَ جاءَ فى اُسَارى بَدْرٍ قالَ سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فى المَغْرِبِ بالطُّوْرِ. ﴾

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے اور حضرت جبیر بن مطعم (جب کافر تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے

آنحضرت ﷺ کے پاس آئے کہتے تھے میں نے سنا نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھ رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وكان جاء في اسارى بدر". اى في طلب فداء اسارى بدر. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۸، ومرّ الحديث ص ۱۰۵، ويأتي ص ۵۷۳، وص ۷۲۰۔

مقصد فدیہ وہ مال جو کافروں سے لیا جائے حضور اقدس ﷺ نے بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا تھا۔

تشریح تفصیل کیلئے جلد ہشتم کتاب المغازی کی تشریحات کا مطالعہ کیجئے۔ بالخصوص ص ۶۴ رکا مطالعہ ضرور کیجئے۔

۱۹۱۶ ﴿بَابُ الحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الإِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ﴾

اگر حربی کافر دارالاسلام (مسلمانوں کے ملک) میں بغیر امان کے داخل ہو جائے

(اسکو مار ڈالنا جائز ہے)

۲۸۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيم حَدَّثَنَا اَبُوالْعُمَيْسِ عن إِيَاسِ بنِ سَلَمَةَ بنِ الأَكْوَعِ عن اَبِيهِ قالَ اَتَى النبيَّ صلى الله عليه وسلم عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ في سَفَرٍ فَجَلَسَ عِندَ اَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ يعني اَعْطَاهُ. ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا اور آپ ﷺ (ہوازن کے) سفر میں تھے پھر وہ جاسوس آپ ﷺ کے صحابہ کے پاس بیٹھا اور باتیں کرنے لگا پھر کھسک گیا (یعنی واپس چلا گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے تلاش کر کے قتل کر دو چنانچہ میں نے (یعنی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) نے اسے قتل کر دیا، آپ ﷺ نے ان ہی کو اس کا سامان (ہتھیار وغیرہ) دیدیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتى النبي صلى الله عليه وسلم عين من المشركين. مطلب یہ ہے کہ جب صحابہ کرامؓ سے باتیں کر کے تیزی سے اپنی سواری کی طرف بھاگا تو معلوم ہوا کہ یہ حربی جاسوس ہے جو بغیر امان آیا ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۸ تا ۴۲۹، وهذا الحديث اخرجه ابوداؤد في الجهاد والنسائي في السير.

مقصد مقصد باب کے تحت گذر چکا ہے کہ اگر حربی کافر بغیر امان کے دارالاسلام میں داخل ہو جائے تو اسکا قتل درست ہے۔

تشریح مسلم شریف جلد ثانی ص ۸۸ تا ص ۸۹ میں مفصل روایت ہے مطالعہ فرمایئے مفید ہوگا۔

باب ۱۹۱۷ يُقَاتَلُ عن اَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَايُسْتَرَقُّوْنَ

ذمیوں کی حفاظت میں جنگ کی جائیگی اور انہیں غلام نہیں بنایا جاسکتا

(ذمی وہ غیر مسلم جو دارالاسلام میں جزیہ ادا کر کے رہتے ہیں ایسے غیر مسلموں کی جان مال، عزت وآبرو مسلمانوں کی طرح ہے اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آنچ آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت وحفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ کرنی پڑے تو گریز نہ کریں)۔

۲۸۴۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن حُصَيْنٍ عن عَمْرِو بنِ مَيْمُونٍ عن عُمَرَ قَالَ وَاُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ اَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَاَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَّرَاءِهِمْ وَلَايُكَلَّفُوا اِلَّا طَاقَتَهُمْ.

ترجمہ حضرت عمرؓ نے (زخمی ہونے کے بعد وفات سے تھوڑی دیر پہلے) فرمایا کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا جو عہد ہے (ذمیوں سے) اس عہد کو وہ پورا کرے اور یہ کہ ان کی حفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے۔ (یعنی جتنا ہو سکے اتنا ہی جزیہ ان سے لے)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان يقاتل من ورائهم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۲۹، وهذه قطعة من قصة قتل عمر مرت ص۱۸۶ تا ص۱۸۷، وتاتي ص۵۲۳ مبسوطة، وفي ص۷۲۵۔

مقصد ایک شرعی مسئلہ کی وضاحت مقصود ہے کہ ذمی وغیرہ کی جان ومال، عزت وآبرو مسلمانوں کی طرح ہے انکی حمایت وحفاظت لازم ہے، البتہ اگر وہ عہد توڑ ڈالیں اور مسلمانوں سے دغا کریں تو پھر مارنا اور غلام بنانا درست ہے۔ واللہ اعلم

باب ۱۹۱۸ هَلْ يُسْتَشْفَعُ اِلَى اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ

کیا ذمیوں کی سفارش کی جاسکتی ہے اور ان سے معاملات کرنا (کیسے کیا جائے؟)

باب ۱۹۱۹ جَوَائِزِ الْوَفْدِ

وفد کے عطیات کا بیان

جوائز جمع جائزة وهي العطية والوفد الجماعة يردون. (قس)

۲۸۴۸﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ عن سُلَيْمَانَ الاَحْوَلِ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ انَّه قالَ يومُ الخَمِيْسِ وَمَا يومُ الخَمِيْسِ ثمَّ بَكَى حتى خَضَبَ دَمْعُهُ الحَصْبَاءَ فقالَ اشْتَدَّ بِرَسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَجَعُهُ يومَ الخَمِيْسِ فقالَ ائتُونِي بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُم كِتابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلاَ يَنْبَغِي عندَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فقالوا اَهَجَرَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ دَعُونِي فالَّذِي اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي اِلَيْهِ واَوْصٰى عِندَ مَوتِهِ بِثَلاثٍ اَخرِجُوا المُشرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ العَرَبِ وَاَجِيْزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَاكُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثالِثَةَ قالَ ابوعبدِ اللّٰهِ وقالَ اَبُويَعْقُوبَ بنُ محمَّدٍ سالتُ المُغيرَةَ بنَ عبدِ الرحمٰنِ عن جَزِيْرَةِ العَرَبِ فقالَ مَكَّةُ وَالمَدِيْنَةُ وَاليَمَامَةُ وَاليَمَنُ وَقالَ يَعْقُوبُ وَالعَرْجُ اوَّلُ تِهَامَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''جمعرات کا دن، اور کیا ہے جمعرات کا دن؟ (عظمت شدت کی وجہ سے اظہار تعجب ہے) پھر رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہوگئی (مرض بڑھ گیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حاضرین سے) فرمایا لکھنے کا سامان (قلم دوات) لاؤ تا کہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوسکو، یہ سن کر اہل مجلس جھگڑنے لگے (اختلاف کرنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں مبتلا ہیں ایسے وقت میں لکھنے لکھوانے کی تکلیف دینی مناسب نہیں، اور بعض حضرات نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے قلم دوات دو اس پر اختلاف پیدا ہوگیا) حالانکہ نبی کے سامنے جھگڑنا مناسب نہیں، اس پر کچھ لوگوں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑ دیا؟ (خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سمجھ لو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں (یعنی مراقبہ فی اللہ اور لقاء باری تعالیٰ کی تیاری) وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو (تم مجھ سے کرانا چاہتے ہو) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی: ۱۔ مشرکین کو جزیرہ عرب سے باہر کر دینا۔ ۲۔ اور وفود کو اسی طرح عطیات دیتے رہنا جس طرح میں دیتا تھا (یعنی خاطرداری اور ضیافت وغیرہ) اور تیسری بات میں بھول گیا۔ (وہ یہ تھی کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا)

قال ابوعبداللہ الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور ابویعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرہ عرب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن، اور یعقوب نے کہا عرج تہامہ کا ابتدائی حصہ ہے۔ (عرج بفتح العین وسکون الراء مدینہ منورہ سے اٹھتر (۷۸) میل کے فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے)

مطابقۃ للترجمۃ یہاں دو باب ہیں پہلا باب ذمی کے لئے سفارش؟ تو اس کے لئے بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے ذکر کیا ہے "اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب" معلوم ہوا کہ اب ان کی سفارش کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرے باب کی مطابقت "اجیزوا الوفد الخ" سے واضح ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۲۹، ومرّ الحدیث ص۲۲، ویاتی ص۴۴۹، وص ۶۳۸، وص ۸۴۶، وص ۱۰۹۵، مسلم شریف جلد ثانی ص۴۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ آنے والے وفود کی مہمان نوازی کی جائے اور عطیات وہدایا سے نوازا جائے۔

تشریح اس حدیث پر احقر نے کئی جگہ مفصل بحث کی ہے ملاحظہ فرمایئے نصر المنعم ص ۲۸۴ اور نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۲۲ / واقعہ قرطاس۔

﴿بَابُ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُودِ﴾ ۱۹۲۰

وفود سے ملاقات کیلئے ظاہری زیبائش (یعنی لباس کے ذریعہ)

۲۸۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيلٍ عن ابنِ شِهابٍ عن سالِمِ بنِ عبدِ اللّٰهِ انَّ ابنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَاَتٰى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ يارسولَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوَفْدِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّما هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاخَلاقَ لَهُ اَوْ اِنَّما يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حتى اَتٰى بِهَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ يارسولَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَاخَلَاقَ لَهُ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فقالَ تَبِيْعُهَا اَوْتُصِيْبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ (چادر اور تہبند) بازار میں فروخت ہو رہا ہے پھر اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ حلہ آپ خرید لیجئے اور عید اور وفود کی آمد کے مواقع پر زیبائش کریں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں یا (آپ ﷺ نے یہ جملہ فرمایا) اسے تو وہی پہن سکتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں، پھر چند روز جتنے دنوں اللہ نے چاہا حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے (یعنی حضرت عمرؓ اپنے اعمال ومشاغل میں رہے) پھر ایسا ہوا کہ خود نبی اکرم

ﷺ نے ایک ریشمی جبہ حضرت عمرؓ کے پاس (بطور ہدیہ) بھیجا تو حضرت عمرؓ اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، یا یہ تو وہی لوگ پہن سکتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ جبہ میرے پاس ارسال فرمایا؟ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا (میرے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ) اسے بیچ لو یا (فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کرلو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ابتع هذه الحلة فتجمل بها للعيد وللوفود".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۲۹، ومرّ الحديث ص ۱۲۱ تا ص ۱۲۲، وص ۱۳۰، وص ۲۸۳، وص ۳۵۶، وص ۳۵۷، ویاتی ص ۸۶۸، وص ۸۸۵، وص ۸۹۸۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ عید وغیرہ کے موقعہ پر تجمل (زیبائش) درست ہے کیونکہ حضور ﷺ نے تجمل پر نکیر نہیں فرمائی۔

﴿بابٌ [۱۹۲۱] كَيْفَ يُعْرَضُ الإسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ﴾

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا؟

۲۸۵۰﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِى سالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّه اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فى رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النبيِّ ﷺ مَعَ النبيِّ ﷺ قِبَلَ ابنِ صَيَّادٍ حتى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الغِلْمَانِ عندَ اُطُمِ بَنِى مَغَالَةَ وقد قَارَبَ يومَئِذٍ ابنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَيءٍ حتى ضَرَبَ النبيُّ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثم قالَ النبيُّ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّى رسولُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابنُ صَيَّادٍ فقالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رسولُ الاُمِّيِّيْنَ فقالَ ابنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّى رسولُ اللّٰهِ قالَ لَهُ النبيُّ ﷺ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ قالَ النبيُّ ﷺ مَاذَا تَرىٰ قالَ ابنُ صَيَّادٍ يَاتِيْنِى صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قالَ النبيُّ ﷺ لُبِسَ عليكَ الاَمْرُ قالَ النبيُّ ﷺ اِنِّى قدخَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا قالَ ابنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قالَ النبيُّ ﷺ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قالَ عُمَرُ يارسولَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِى فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ قالَ النبيُّ ﷺ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فلاخَيْرَ لَكَ فى قَتْلِهِ قالَ ابنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النبيُّ ﷺ وَاُبَيُّ بنُ كَعْبٍ يَاتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِى فِيْهِ ابنُ صَيَّادٍ حتى اِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النبيُّ ﷺ يَتَّقِى بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلىٰ فِرَاشِهِ فى قَطِيفَةٍ لَهُ

فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابنِ صَيَّادٍ النبيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ فَقَالَتْ لابنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابنُ صَيَّادٍ فقالَ النبيُّ ﷺ لَوتَرَكَتْهُ بَيَّنَ وقالَ سَالِمٌ قالَ ابنُ عُمَرَ ثمَّ قامَ النبيُّ ﷺ في النَّاسِ فاثنىٰ عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فقالَ إنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَومَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نوحٌ قومَهُ وَلكِن سَاَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قولاً لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَومِهِ تَعلَمُونَ أَنَّه اَعْوَرُ وَاَنَّ اللهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد (یہودی لڑکا) کی طرف گئے آخر دیکھا کہ وہ (ابن صیاد) بن مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے ٹیلے کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد (جوان نہیں ہوا تھا) جوانی کے قریب تھا اس کو نبی اکرم ﷺ کی آمد کا احساس نہیں ہوا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں (یعنی آپ عربوں) کے نبی ہیں پھر ابن صیاد نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آپ ﷺ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا (سبحان اللہ کلام الملوك ملوك الكلام آپ ﷺ کو ابن صیاد سے چند باتیں کرنا مقصود تھیں، آپ ﷺ نے یہ خیال فرمایا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو؟ ابن صیاد نے کہا میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری خبر جھوٹی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حقیقت حال تم پر مشتبہ ہوگئی ہے؟ (کاہنوں کی طرح کہ ایک بات سچ ہوتی ہے تو دو بات جھوٹ) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد نے کہا وہ درخ ہے، (ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے لئے اس آیت کا تصور کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کمبخت خاموش رہ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہے) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن ماردوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (کیا فائدہ؟) اگر یہ واقعی دجال ہے تو تو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں (ناحق خون کرنے میں) تیرے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔

قال ابن عمر ای بالسند السابق: (یعنی حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت ہے اسی سند سے) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ اور ابی بن کعبؓ دونوں اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا جب حضور ﷺ باغ میں داخل ہوگئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ میں چلنے لگے حضور اقدس ﷺ چاہتے یہ تھے کہ ابن صیاد کی کچھ

باتیں سن لیں (کہ وہ خود اپنے سے کس قسم کی باتیں کرتا ہے) اور وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھے، ابن صیاد اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ ﷺ کھجوروں کی آڑ میں چھپ کر آرہے ہیں تو اس نے ابن صیاد کو متنبہ کر دیا کہ اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا، یہ سنتے ہی ابن صیاد اچھل پڑا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی (یعنی نہ بولتی) تو وہ اپنا حال کھولتا۔

اور سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں میں (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ کی تعریف کی جو اس کی شان کے لائق تھی پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا میں تمہیں اس دجال (کے فتنوں) سے ڈراتا ہوں، کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس (کے فتنوں) سے نہ ڈرایا ہو بلاشبہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایک ایسی بات کہوں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے (وہ بات یہ ہے تم جانتے ہو) دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اتشهد انى رسول الله" وهو عرض الاسلام على الصبى لان ابن صياد اذ ذاك لم يحتلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۲۹ تا ص ۴۳۰، ومرّ الحديث ص ۱۸۰ تا ص ۱۸۱، اخرجه مسلم ثانى ص ۳۹۸، والترمذى ثانى ص ۴۸ تا ص ۴۹۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ نابالغ اگر صبی ممیز ہے اس پر اسلام پیش کیا جائے گا، اور اس کا اسلام معتبر ہے۔ اور یہی جمہور فرماتے ہیں۔

تشریح نصر الباری جلد پنجم ص ۲۴ رکا مطالعہ کیجئے خلاصہ قدذكر فى هذا الحديث ثلاث قصص اقتصر منها فى الشهادات على الثانية وفى الفتن على الثالثة وقد اختلف فى امر ابن صياد اختلافًا كثيرا ياتى انشاء الله تعالىٰ فى كتاب الاعتصام بعون الله ومنّه.

۱۹۲۲ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْيَهُودِ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد یہودیوں سے: اسلام لاؤ سلامتی پاؤ گے

(مسلمان ہو جاؤ دنیا میں قتل اور جزیہ سے اور آخرت میں دائمی عذاب سے بچے رہو گے)

قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

یہ سعید مقبری (بفتح الميم وضم الموحدة) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ (ياتى موصولاً فى

الجزیہ ان شاء اللہ تعالیٰ)

﴿بَابٌ ۱۹۲۳ اِذَا اَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَارْضُونَ فَهِيَ لَهُمْ﴾

اگر کچھ لوگ (کچھ کافر) دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہو جائیں

اوران کے پاس مال وجائیداد ہے تو ان کی ملکیت باقی رہے گی (اموال منقولہ اور غیر منقولہ سب ان کی ملکیت میں باقی رہیں گے)۔

۲۸۵۱﴿ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بنِ حُسَيْنٍ عن عَمْرِو بنِ عُثْمانَ بنِ عفَّانَ عن اُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ قالَ قُلتُ يارسولَ اللهِ! اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قالَ نحنُ نازِلُونَ غدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلٰى بَنِي هاشِمٍ اَنْ لايُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الوَادِي.﴾

ترجمہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرض کیا یارسول اللہ! کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے؟ (سب بیچ کر کھا گیا کوئی نہیں چھوڑا) پھر فرمایا کہ کل ہمارا قیام بنی کنانہ کے خیف محصب میں ہوگا جہاں پر قریش کے لوگوں نے کفر پر قسم کھائی تھی، واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ اور قریش نے (یہیں پر) بنی ہاشم کے خلاف یہ عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید وفروخت کیا جائے اور نہ انہیں گھر آنے دیا جائے (جب تک وہ آنحضرت ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے) زہریؒ نے کہا خیف وادی کو کہتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لعقيل تصرفه قبل اسلامه فما بعد الاسلام بالطريق الاولى. (عمدہ)

(یعنی جب آنحضور ﷺ نے عقیل کی ملکیت تسلیم کرلی اور عقیل کے تصرفات اسلام سے پہلے نافذ ہوئے تو اسلام کے بعد بطریق اولیٰ نافذ رہیں گے۔

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۳۰، ومرّ الحديث ص ۲۱۶، ويأتى ص ۶۱۴، وص ۱۰۰۱۔

تشریح ہوا یہ تھا کہ ابو طالب عبد المطلب کے بڑے بیٹے تھے انکی وفات کے بعد رسم جاہلیت کے موافق سارے املاک پر ابو طالب نے قبضہ کرلیا جب ابو طالب مرے تو انکے انتقال کے کچھ دن بعد آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ تو مدینہ منورہ ہجرت کر آئے، عقیل اس وقت ایمان نہ لائے تھے وہ مکہ میں رہے انہوں نے تمام مکانات بیچ کر کھا لئے۔

۲۸۵۲﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخطابِ اسْتَعْمَلَ مولًى لَهُ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلٰى الحِمٰى فقالَ يَاهُنَيُّ اضْمُمْ جنَاحَكَ عنِ المُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ فاِنَّ دَعْوَةَ المَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابنِ عَوفٍ وَنَعَمَ ابنِ عَفَّانَ فَاِنَّهُمَا اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ اِلٰى زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَاِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الغُنَيْمَةِ اِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَاْتِنِي بِبَنِيْهِ فيقولُ يااَمِيرَ المُؤمِنِيْنَ يَااَمِيرَ المُؤمِنِيْنَ اَفَتَارِكُهُمْ اَنَا لَااَبَالَكَ فالمَاءُ وَالكَلَأُ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالوَرِقِ وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ اَنْ قَدْ ظَلَمْتُهُمْ اِنَّها لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الاِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا المَالُ الَّذِي اَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاحَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا. ﴾

ترجمہ حضرت اسلم (مولیٰ عمر بن خطابؓ) سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے ایک مولیٰ (آزاد کردہ غلام) کو جس کو ھُنیًّا کہتے تھے شاہی چراہ گاہ پر عامل مقرر کیا تو انہیں یہ ہدایت کی کہ اے ھُنی! مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رکھنا (یعنی ان پر ظلم نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے، اور تھوڑے اونٹ والوں اور تھوڑی بکریوں والوں کو چراہ گاہ میں آنے دو (یعنی جو غریب ہیں انہیں چرانے دو) البتہ عبد الرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو نہ چرنے دے (چونکہ یہ حضرات مالدار ہیں، مطلب یہ ہے کہ غریبوں، محتاجوں کے جانوروں کو مالداروں کے جانوروں پر ترجیح دو، مقدم رکھو) کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو گئے (مرگئے) تو کھیت اور کھجور کے باغ پر گذارہ کرلیں گے، اور اگر تھوڑے اونٹ اور تھوڑی بکریوں والے کے جانور مر گئے تو اپنا گھر (یعنی اپنے بال بچوں کو) لے کر میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! (یاامیر المؤمنین انا فقیر یاامیر المؤمنین انا احق) (فتح) کیا میں انہیں چھوڑ دوں گا تیرا باپ نہ ہو، پھر پانی اور گھاس دینا میرے لئے آسان ہے سونا چاندی دینے سے، (یعنی اگر ان غریبوں کے جانور مرجائیں گے تو بیت المال سے نقد روپیہ دینا ہوگا) اور خدا کی قسم (اگر انہیں سرکاری چراگاہ سے روکا گیا تو) وہ یہی سمجھیں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے یہ ان ہی کا شہر ہے اس کو بچانے کے لئے جاہلیت میں لڑے ہیں اور اس پر قابض رہتے ہوئے اسلام لائے ہیں (یعنی اسلام کے زمانہ میں بھی ان ہی کی ملکیت رہی) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ایسے مال (یعنی جانور گھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے جس پر مجاہدین کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کی سرزمین ایک بالشت بھی شاہی چراگاہ نہ بناتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انها لبلادهم فقاتلوا عليها في الجاهلية واسلموا عليها في الاسلام" (مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی ان

ہی کی رہی، اس سے معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد غیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اسی کی ملکیت میں رہتی ہے اگر چہ وہ دار الحرب ہی میں رہتے ہوں)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۳۰۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: اشار بذلک الی الرد علی من قال من الحنفیۃ ان الحربی اذا اسلم فی دار الحرب واقام بھا حتی غلب المسلمون علیھا فھو احق بجمیع مالہ الا ارضہ وعقارہ فانھا تکون فیا للمسلمین الخ. (فتح)

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "وفیہ خلاف" پھر ائمہ کرامؒ کے مذاہب کی تفصیل کی فارجع لو شئت.
وفی الفیض "ای اذا اسلم قوم طوعا بدون جھاد وقتال فی دار الحرب ثم ظھر المسلمون علی تلک الدار فانھم یستقرون علی املاکھم فی الاراضی وغیرھا عند الشافعی، وعندنا یستقرون علی املاکھم فی المنقولات دون الاراضی الخ یعنی غیر منقولہ جائیداد مجاہدین اسلام کا ہے، مال غنیمت ہے۔
امام بخاریؒ نے حضرات شوافع کی تائید وموافقت کی ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ [۱۹۲۴] کِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ﴾

سلطان اسلام کالوگوں کے نام لکھنا

۲۸۵۳﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اکْتُبُوا لِی مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَکَتَبْنَا لَہٗ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ اَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا ابْتُلِیْنَا حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّی وَحْدَہٗ وَھُوَ خَائِفٌ.﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے جن لوگوں نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو (اپنے کو مسلمان کہتا ہو) اس کا نام لکھو، چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے اور ہم کہنے لگے کیا اب بھی ہم کو ڈر ہے حالانکہ ہم ڈیڑھ ہزار ہیں؟ لیکن ہم نے اپنے آپ کو (آنحضور ﷺ کے بعد) دیکھا کہ ہم آزمائش میں ڈالے گئے ہیں یہاں تک کہ ایک شخص ڈرتے ڈرتے تنہا نماز پڑھ لیتا ہے۔

(حضرت حذیفہؓ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورا ہونے پر بے خوف ہو گئے تھے اور اب جب کہ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں بعض تو ڈر کے

مارے وقت پر اپنی نماز تنہا پڑھ لیتا ہے اور زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتا ہے یہ حضرت حذیفہؓ نے اس زمانے میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمانؓ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز میں اتنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ آخر بعض متقی اول وقت تنہا نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہوجاتے مگر یہ ہمت نہیں کہ ولید کو اول وقت نماز پڑھنے پر مجبور کریں)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۰۔

۲۸۵۴﴿ حَدَّثَنَا عبْدَانُ عن اَبِى حَمْزَةَ عنِ الْاَعْمَشِ فوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قالَ اَبُومُعَاوِيَةَ مابينَ سِتِّ مِائَةٍ اِلَى سَبْعِ مِائَةٍ. ﴾

ترجمہ ہم سے عبدان نے بیان کیا اُن سے ابوحمزہ نے، اور ان سے اعمش نے، (مذکورہ بالاسند کے ساتھ ای عن ابی وائل عن حذیفةؓ) کہ ہم نے مسلمانوں کی تعداد پانچ سو لکھی (اس میں ہزار کا ذکر نہیں ہوا) ابومعاویہ نے (اپنی روایت میں) کہا چھ سو سے سات سو تک۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر فى الحديث السابق.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۰، وهذا الحديث اخرجه مسلم فى الايمان والنسائى فى السير (قس)

۲۸۵۵﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنا سُفيانُ عنِ ابنِ جُرَيْجٍ عن عَمْرِو بنِ دِيْنَارٍ عن اَبِى مَعْبَدٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ جاءَ رَجُلٌ اِلَى النبىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَ يارسولَ اللّٰه! اِنِّى كُتِبْتُ فى غَزْوَةِ كَذَا وَكَذا وامْرَاَتِى حَاجَّةٌ قالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأتِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں جانے کے لئے لکھا گیا ہے ادھر میری بیوی حج کرنے جارہی ہے (اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟) آپ ﷺ نے فرمایا تو لوٹ جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرلے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "انى كتبت فى غزوة كذا وكذا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۰، ومرّ الحديث ص ۲۵۰، وص ۴۲۱، ويأتى ص ۷۸۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ فوج ولشکر کے لئے رجسٹر تیار کرنا اور نام لکھنا جائز ہے۔

تشریح یہ حدیث سلیمان اعمش سے ان کے تین تلامذہ نے روایت کی ہے ایک سفیان ثوریؒ نے، ان کی روایت یہ ہے کہ کل ڈیڑھ ہزار ہوئے۔ دوسرے ابوحمزہ محمد بن میمونؒ نے، ان کی روایت میں ہے کہ پانچ سو تھے، تیسرے ابومعاویہ محمد بن خازم نے، ان کی روایت میں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک تھے۔

امام بخاریؒ نے سفیان ثوری کی روایت کو ترجیح اس لئے دی کہ سفیان ثوریؒ علی الاطلاق احفظ اور ثقہ ہیں ان کی

روایت میں زیادتی ہے اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہے اگرچہ ابو معاویہ خاص کر اعمش کے تلامذہ میں احفظ ہیں چنانچہ امام مسلمؒ نے ابو معاویہ کے طریق کو ترجیح دی۔

تطبیق ان تینوں روایات میں تطبیق یہ ہے کہ کل مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی جن میں مرد، عورت اور بچے سب ہی شامل تھے، اور صرف مردوں کی تعداد چھ سو سے سات سو تک تھی ان میں لڑنے والے جہاد کے قابل پانچ سو تھے۔

﴿بَابُ ۱۹۲۵ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ﴾

بیشک اللہ دین کی مدد کبھی فاجر انسان سے کرالیتا ہے

۲۸۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَارسولَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ لَهُ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (یعنی غزوہ خیبر) میں موجود تھے تو آپ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے، جب جنگ کا وقت ہوا (لڑائی شروع ہوگئی) تو اس شخص نے (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ خوب جنگ کی اور زخمی ہوگیا تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ شخص جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے اس نے آج بہت زوردار لڑائی لڑی ہے اور (زخمی ہوکر) مرگیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں گیا حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا قریب تھا کہ کچھ لوگ (حقیقت حال سے ناواقف اور اس شخص کے ظاہر کو دیکھ کر) شک میں پڑجاتے اسی اثناء میں (کہ لوگ ان ہی باتوں میں مصروف تھے) خبر آئی کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے لیکن اس کو زخم سخت پہنچا تھا جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہیں کرسکا اور اپنے

آپ کو مار ڈالا (خودکشی کرلی) نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں پھر آپ ﷺ نے بلالؓ کو حکم دیا تو بلالؓ نے لوگوں میں یہ اعلان کردیا کہ مسلمان کے سوار جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا، اور بیشک اللہ تعالیٰ (کبھی) اس دین کی فاجر انسان سے مدد کرالیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۰ تا ص۴۳۱، ويأتي الحديث في المغازي ص۶۰۴، وص۹۷۷، واخرجه مسلم في الايمان.

مقصد | ۱ امام بخاریؒ کا مقصد ایک اشکال کو دفع کرنا ہے، مسلم شریف میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "انا لانستعين بمشرك" (عمدہ) ہم مشرک سے مدد نہیں لیں گے، امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ کوئی تعارض نہیں ہے اس لئے کہ مسلم کی روایت ایک خاص موقعہ سے متعلق ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں صفوان بن امیہ شریک تھے اور وہ مشرک تھے۔ نیز یہ شخص قزمان بظاہر تو مسلمان تھا مشرک نہ تھا مگر آپ ﷺ کو وحی سے معلوم ہوگیا کہ یہ منافق ہے اور اس کا خاتمہ برا ہوگا۔

۲ خودکشی اگر استحلالاً نہ ہو تو گنہگار یعنی مومن فاسق ہوگا اس صورت میں ارشاد نبوی "هذا من اهل النار" کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ دخول نار ہوگا جو خلود نار کو مستلزم نہیں۔ واللہ اعلم

۳ نیز امام بخاریؒ کا مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان حاکم، امیر غیر عادل ہو تو خروج و بغاوت نہ کیا جائے جب تک ایمان کا انکار ثابت نہ ہو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فاجر سے کام لے لے۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ (۱۹۲۶) مَنْ تَاَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ﴾

جو شخص میدان جنگ میں جبکہ دشمن کا خوف ہو امام کے حکم کے بغیر امیر لشکر بن جائے (جائز ہے)

۲۸۵۷﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابنُ عُلَيَّةَ عن اَيُّوبَ عن حُمَيْدِ بنِ هِلَالٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عبدُ اللّٰهِ بنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بنُ الوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَايَسُرُّنِي اَوْقَالَ مَايَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ (جنگ موتہ میں) جھنڈا زید بن

حارثہؓ نے لیا اور شہید ہو گئے پھر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے جھنڈا لیا اور شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید ہو گئے (ان تینوں کا حکم تو آنحضرت ﷺ نے یکے بعد دیگرے دیدیا تھا) پھر حضرت خالد بن ولیدؓ نے بغیر حکم کے جھنڈا سنبھالا اور اللہ نے ان کو فتح دی۔ اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ (شہداء) ہمارے پاس ہوتے (والشك من الراوی) (کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے پاس انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدر جہا بہتر ہے فرضی اللہ عنہم) اور حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ثم اخذها خالد بن الوليد من غير امرة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۱، ومرّ الحديث ص ۱۶۷، وص ۳۹۲، ويأتی الحديث ص ۵۱۲، وص ۵۳۱، وفی المغازی ص ۶۱۱۔

مقصد مقصد یہ بتانا ہے کہ جب دشمن کا خوف ہو اور ضرورت کے وقت کوئی شخص امام کے حکم کے بغیر فوج کی سرداری کرے تو جائز ہے۔

﴿بابٌ ۱۹۲۷ العَوْنِ بِالمَدَدِ﴾

مرکز سے فوجی امداد کا بیان

۲۸۵۸﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا ابنُ اَبِی عَدِیٍّ وَسَهْلُ بنُ يُوسُفَ عن سَعِيْدٍ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیه وسلم اَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُولِحْيَانَ فزَعَمُوا اَنَّهُمْ قَدْ اَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَی قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النبیُّ صلی اللہ علیه وسلم بِسَبْعِيْنَ مِنَ الاَنْصَارِ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمِ القُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حتى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِی لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا اَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان (قبیلے) کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور کہا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور ان لوگوں نے آپ ﷺ سے اپنی قوم پر مدد چاہی (یعنی جو لوگ مسلمان نہیں ہوئے اب تک کافر ہیں ان پر مدد چاہی) تو نبی اکرم ﷺ نے ستر انصاریوں کے ذریعہ ان کی مدد کی (یعنی ستر

انصار کوان کی مدد کے لئے بھیجا) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری (یعنی قرآن کے عالم وحافظ اور بکثرت قرآن تلاوت کرنے والے) کہا کرتے تھے یہ حضرات قرار، دن کو (جنگل سے) لکڑیاں جمع کرتے تھے (اہل صفہ کے لئے معاش حاصل کرنے کے لئے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے جب بیرِ معونہ پر پہنچے (جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے) تو ان لوگوں نے صحابہ کے ساتھ غداری کی اور انہیں شہید کر ڈالا، تو حضور اکرم ﷺ نے ایک مہینہ (نماز میں) قنوت پڑھی رعل وذکوان اور بنی لحیان کے لئے بددعا کرتے رہے۔ قتادہؓ نے بیان کیا اور ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ صحابہؓ نے ان شہداء کے بارے میں قرآن کی یہ آیت ایک مدت تک پڑھی (ترجمہ آیت) ہاں ہماری قوم (مسلم) کو بتادو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے وہ ہم سے خوش ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے، پھر بعد میں یہ آیت (یعنی اس کی تلاوت) منسوخ ہو گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "واستمدوه على قومهم فامدهم النبي صلى الله عليه وسلم بسبعين من الانصار".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۱، ومرّ الحديث ص ۱۳۶، ۱۷۳،٫٫، ۳۹۳، ۳۹۵، ويأتي ص ۴۴۰، وص ۵۸۶، وص ۵۸۷،٫٫، وص ۹۴۶، وص ۱۰۹۰۔

مقصد ضرورت کے وقت مرکز سے فوجی امداد درست ہے۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۱۳۸ ر"واقعہ بیرِ معونہ"۔

قال قتادة: اس کے بیان سے بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ قتادہ کا سماع حضرت انسؓ سے معلوم ہو جائے۔

﴿بَابُ[۱۹۲۸] مَنْ غَلَبَ العَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلاثًا﴾

جس نے دشمن پر فتح پائی پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا

۲۸۵۹﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ عبدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنا رَوْحُ بنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ قالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بنُ مالِكٍ عن اَبِي طَلْحَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ كانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قومٍ اَقامَ بِالعَرْصَةِ ثلاثَ لَيالٍ تابَعَهُ مُعاذٌ وعبدُ الاَعْلٰى قالا حَدَّثَنا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ عن اَبِي طَلْحَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ قتادہؓ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالکؓ نے حضرت ابوطلحہؓ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں آپ ﷺ تین رات قیام فرماتے۔ اس حدیث کو معاذ اور عبدالاعلیٰ نے بھی

روایت کیا ان دونوں نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا انہوں نے قتادہؒ سے، انہوں سے حضرت انسؓ سے، انہوں نے حضرت ابوطلحہؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۱، ويأتي الحديث في المغازي في باب قتل ابي جهل ص۵۶۶، باتم من هذا السياق.

مقصد | مقصد یہ ہے کہ فتح اور غلبہ کا اظہار علی وجہ الکمال ہو جائے اور یہ قیام بطور چیلنج ہے کہ اگر کچھ طاقت ہو تو آ جاؤ۔

۲ نیز تین دن اقامت سے اس سرزمین کی ضیافت بذکر اللہ ہو کہ جس سرزمین میں اب تک اللہ کی نافرمانی ہوتی تھی اب اللہ کی طاعت وعبادت ہو اور تین دن کی اقامت اس لئے کہ ضیافت کی مدت تین دن ہے۔

﴿باب (۱۹۲۹) مَنْ قَسَمَ الغَنِيْمَةَ فِي غَزْوِهِ وَسَفَرِهِ﴾

جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی

وقال رافع كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى اللهِ عليه وسلم بِذِى الحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلاً فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيْرٍ.

اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے بکریاں اور اونٹ پائیں (یعنی غنیمت میں ملے تھے) تو آپ ﷺ نے (تقسیم میں) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

۲۸۶۰﴿ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهُ قالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنَ الجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا جہاں آپ ﷺ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۱، ومرّ الحديث ص۲۳۹، ويأتي ص۵۹۷۔

مقصد | حافظ عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علماء کوفہ پر رد مقصود ہے۔ دراصل اس میں اختلاف ہے کہ مال غنیمت دار الاسلام منتقل کرنے سے پہلے یعنی دار الحرب میں تقسیم جائز ہے یا نہیں؟ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک دار الحرب میں تقسیم جائز ہے۔

وقال ابو حنيفة لاتقسم حتى يخرجها الى دار الاسلام. علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ حافظ کا رد مردود ہے اسلئے کہ باب میں دو حدیثیں ہیں کسی سے دار الحرب میں تقسیم ثابت نہیں اما حديث رافع فيدل على انها كانت بذى الحليفة واما حديث انس فيدل انها كانت فى الجعرانة وكل من ذى الحليفة والجعرانة من دار الاسلام ففى الحقيقة الحديثان حجة للكوفيين لانه لم يقسم الا فى دار الاسلام. (عمدہ ج ۱۴ ص ۳۱۱)

﴿بَابٌ ۱۹۳۰ اِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ﴾

ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ.

اگر کسی مسلمان کا مال مشرکین لوٹ کر لے گئے

پھر مسلمانوں کے غلبہ کے بعد پھر وہ مسلمان اپنا مال پائے؟

(یعنی کیا حکم ہے هل يأخذه لانه احق به أويكون من الغنيمة ففيه خلاف نذكره الان فلذلك لم يذكر البخارى جواب اذا)۔

وقالَ ابنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهُ العَدُوُّ فظَهَرَ عَلَيْهِ المُسْلِمُونَ فرُدَّ عَلَيْهِ فى زَمَنِ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَاَبَقَ عَبدٌ لَهُ فلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عليهِمُ المُسْلِمُونَ فرَدَّهُ عَلَيْهِ خالدُ بنُ الوَلِيْدِ بعدَ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم.

وقال ابن نمير: اور عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا بھاگ گیا اور دشمن (کافر) نے اس کو لے لیا پھر مسلمان اس پر غالب ہوئے (حضرت عبداللہؓ کا گھوڑا ملا) تو ان کا گھوڑا انہیں واپس دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور عبداللہ ابن عمرؓ کا ایک غلام (یرموک کی لڑائی میں) بھاگ کر روم چلا گیا پھر ان پر مسلمان غالب ہوئے (یعنی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور امیر لشکر حضرت خالدؓ تھے) تو وہ غلام حضرت خالدؓ نے حضرت عبداللہؓ کو واپس کر دیا اور یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا ہے۔

۲۸۶۱﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا يَحْيٰى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِى نَافِعٌ اَنَّ عَبْدًا لِابنِ عُمَرَ اَبَقَ فلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خالِدُ بنُ الوَلِيْدِ فرَدَّهُ عَلٰى عبدِ اللّٰهِ وَاَنَّ فَرَسًا لِابنِ عُمَرَ عارَ فلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلٰى عبدِ اللّٰهِ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ عَارَ مُشْتَقٌّ مِن

الْعَيْرِ وَهُوَ حِمَارُ الْوَحْشِ اَىْ هَرَبَ. ﴾

ترجمہ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم کے کافروں میں مل گیا پھر خالد بن ولیدؓ ان کافروں پر غالب ہوئے (یعنی خالدؓ کی سرکردگی میں اسلامی لشکر نے فتح پائی) تو خالدؓ نے وہ غلام عبد اللہؓ کو واپس کر دیا، اور (اسی طرح) ابن عمرؓ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا پھر خالدؓ ان پر غالب ہوئے تو وہ گھوڑا عبد اللہؓ کو واپس کر دیا۔

امام بخاریؒ نے کہا کہ عار مشتق ہے عیر سے، اور وہ جنگلی گدھا ہے یعنی بھاگ نکلا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان عبدا لابن عمر ابق فلحق بالروم" وايضا فى قوله " وان فرسًا لابن عمر عار" الخ.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۳۱، ويأتى ص ۴۳۱ تا ص ۴۳۲۔

۲۸۶۲﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ عَلَىٰ فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَاَمِيْرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعَثَهُ اَبُوبَكْرٍ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ. ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک گھوڑے پر سوار تھے جس دن مسلمانوں کی (روم کے کافروں سے) جنگ ہوئی ان دنوں مسلمانوں کے امیر (سالارِ لشکر) حضرت خالد بن ولیدؓ تھے جن کو حضرت ابوبکرؓ نے مامور کیا تھا پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا لیکن جب دشمنوں کو شکست ہوئی تو حضرت خالدؓ نے گھوڑا آپ کو واپس کر دیا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فاخذه العدوّ" الى آخره.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۳۱، ومرّ الحديث ص ۴۳۱۔

مقصد مقصد مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاریؒ نے حسب معمول کوئی حکم نہیں لگایا۔

تفصیل یہ ہے کہ حضرات شافعیہ کے نزدیک کافر مسلمان کے مال کا مالک نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ اپنے ملک دار الحرب لے جائیں جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو اور اس قسم کا مال مال غنیمت میں ملے تو اگر تقسیم غنیمت سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ اس میں فلاں چیز فلاں مسلمان کی ہے تو وہ چیز اس مسلمان کو دیدی جائے گی یعنی مال غنیمت میں داخل نہیں ہوگی۔

اور اگر اس بات کا علم تقسیم غنیمت کے بعد ہو تو حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک رد نہیں کیا جائے گا چونکہ داخل غنیمت ہو کر تقسیم ہو گئی، اور شافعیہ کے نزدیک چونکہ اس کو مال غنیمت قرار دینا صحیح نہیں اس لئے صاحب مال کو لوٹا دیا جائے گا۔

اب اگر کسی حدیث میں اس قسم کے مال کے بارے میں اس کا رد الی المالک وارد ہو تو اس کو حنفیہ و مالکیہ تقسیم غنیمت سے قبل پر محمول کرتے ہیں، لیکن اگر کسی حدیث میں تقسیم کی تصریح ہو اور پھر بھی اس مال کو رد کیا گیا ہو تو حنفیہ وغیرہ اس صورت میں تاویل کرتے ہیں کہ وہ رد بالعوض ہوگا یعنی اس مسلمان سے اس کا عوض لے کر مال واپس دیا گیا۔ واللہ اعلم

﴿باب ۱۹۳۱ مَنْ تَكَلَّمَ بِالفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ﴾

جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو کی

وقولِهِ تعالىٰ "وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ" (الروم۲۲) وقال "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ". (سورہ ابراہیم، آیت۴)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا الگ الگ ہونا ہے۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ابراہیم میں) اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی قوم کا ہم زبان۔

وكان البخارى اشار الى ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يعرف الالسنة لانه ارسل الى الامم كلها على اختلاف السنتهم وجميع الامم قومه بالنسبة الى عموم رسالته فاقتضىٰ ان يعرف السنتهم ليفهم عنه ويفهموا عنه والدليل على عموم رسالته قوله تعالىٰ "قل ياايها الناس انى رسول الله اليكم جميعًا". (عمدہ، ج۱۵، ص۴)

۲۸۶۳﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنا اَبُوعَاصِمٍ حَدَّثَنا حَنْظَلَةُ بنُ اَبِى سُفْيَانَ اَخْبَرَنا سَعِيْدُ بنُ مِيْنَاءَ قالَ سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قالَ قلتُ يارسولَ اللّٰه! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فتعالَ اَنت وَنفرٌ فصَاحَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فقالَ يااَهْلَ الخَنْدَقِ اِنَّ جابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فحَيَّ هَلاً بِكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا (حضرت جابرؓ نے غزوہ خندق میں حضور اقدس ﷺ کو بھوکا دیکھ کر چپکے سے عرض کیا) یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیس لیا ہے اس لئے آپ اور دو چار آدمی اور تشریف لے چلیں (اور کھانا کھالیں، کیونکہ کھانا تھوڑا ہے سب کے لئے کافی نہ ہوگا) لیکن نبی اکرم ﷺ نے باآواز بلند فرمایا اے خندق کھودنے والو! جابر نے تم لوگوں کے لئے دعوت کا کھانا تیار کیا ہے اس لئے تم لوگ آؤ جلدی چلو۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ان جابرًا قدصنع لكم سورا فحيّ هلا بكم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۳۲، ويأتى الحديث بتمامه فى المغازى ص۵۸۸، ۱/۲۔

۲۸۶۴﴿ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ مُوسىٰ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ عن خالِدِ بنِ سَعِيْدٍ عن اَبِيْهِ عن اُمِّ خالِدٍ بِنْتِ خالِدِ بنِ سَعِيْدٍ قالتْ اَتَيْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَعَ اَبِى وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَنَهْ سَنَهْ قالَ عبدُ اللّٰهِ وَهِيَ

بِالحَبشِيَّةِ حَسَنَةٌ قالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بخاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِی اَبِی قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم دَعْهَا ثمَّ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَبْلِی وَاَخْلِقِی ثمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی ثمَّ اَبْلِی وَاَخْلِقِی قالَ عبدُ اللّٰهِ فبَقِيَتْ حتی ذُكِرَتْ ﴾

ترجمہ | امّ خالد بنت خالد بن سعید نے بیان کیا کہ میں اپنے والد خالد بن سعیدؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سَنَہْ سَنَہْ، عبد اللہ بن مبارک نے کہا یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا یہ قمیص اچھی ہے اچھی) امّ خالد نے بیان کیا پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پشت پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو (یعنی بچی ہے کھیلنے دے) پھر رسول اللہ ﷺ نے (درازی عمر کے لئے) دعا دی اَبْلِی وَاَخْلِقِی (بهمزة قطع مفتوحه و کسر اللام) پرانا کر اور بوسیدہ کر، پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر (دوسرا کپڑا پہن کر بوسیدہ کر) پھر پرانا کر اور بوسیدہ کر (یعنی تیری عمر دراز ہو) عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا امّ خالد اتنا زندہ رہیں کہ ان کا ذکر مذکور ہونے لگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "سَنَہْ سَنَہْ" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی یعنی عجمی زبان ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۲، ویاتی الحديث ص ۵۴۷، وص ۸۶۶، وص ۸۶۹، وص ۸۸۶۔ اخرجه ابو داؤد فی اللباس.

۲۸۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا غُندَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ زِيَادٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ الحَسَنَ بنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِن تَمرِ الصَّدَقَةِ فجَعَلَهَا فی فِيْهِ فقالَ النبیُّ ﷺ بالفَارِسِيَّةِ كَخْ كَخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لانَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قالَ عِكرِمَةُ سَنَهْ الحَسَنَةُ بالحَبَشِيَّةِ. قالَ ابو عبدِ اللّٰهِ لَمْ تَعِشْ امْرَاَةٌ مِثْلَ مَاعَاشَتْ هٰذِهِ يعنی اُمُّ خالِدٍ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے صدقہ کے کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھالی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لی تو نبی اکرم ﷺ نے فارسی زبان میں فرمایا کخ کخ (یعنی چھی چھی) تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ (بنی ہاشم) صدقہ (زکوۃ) کا مال نہیں کھاتے۔

قال عکرمه: عکرمہ نے کہا سَنَہْ حبشی زبان میں بمعنی حسنہ ہے۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ کوئی عورت اس کے مانند یعنی ام خالد کے مانند زندہ نہیں رہیں۔ (یعنی ام خالد نے دعا کی برکت سے بڑی عمر پائی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "كَخْ كَخْ".

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۳۲، و مرّ الحدیث ص۲۰۱، وص۲۰۲۔

مقصد اس باب سے مقصد یہ ہے کہ ہر زبان کا سیکھنا اور بولنا جائز و درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں۔

﴿بابُ الغُلُولِ﴾ ۱۹۳۲

وَقَولِ اللّٰهِ تَعَالٰی "وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَاغَلَّ يَومَ الْقِيَامَةِ".

خیانت (یعنی تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ چرالینا)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (آل عمران/۱۶۱) اور جو کوئی مال غنیمت میں چوری کرے گا وہ اسے (چوری کی چیز) قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

تشریح غلول مصدر ہے از باب نصر ینصر خیانت کرنا، مال غنیمت تقسیم سے پہلے چرالینا۔

۲۸۶۶﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا يَحْيٰی عن اَبِی حَيَّانَ حَدَّثَنِی اَبُوزُرْعَةَ حَدَّثَنِی اَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وعَظَّمَ اَمْرَهُ قَالَ لاَاُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَومَ الْقِيَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ علٰی رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يقولُ يارسولَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فاقولُ لاَاَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قدابْلَغْتُكَ وَعَلٰی رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يقولُ يارسولَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فاقولُ لااَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰی رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فيقولُ يارسولَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فاقولُ لَااَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قد اَبْلَغْتُكَ وعلٰی رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فيقولُ يارسولَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فاقولُ لااَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قد اَبْلَغْتُكَ وقالَ ايوبُ السَّخْتِيَانِی عن اَبِی حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں خطاب فرمایا اور غلول (یعنی خیانت) کا ذکر فرمایا اور اسے بڑا گناہ قرار دیا اور اس کی سزا بڑی فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا (دیکھو) میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور میں میں کر رہی ہو، یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے عرض کرے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے اور میں یہ جواب دے دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو (دنیا میں اللہ کا حکم) تجھ کو پہنچا دیا تھا، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو جو بلبلا رہا ہو وہ عرض کرے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے اور میں جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو (خدا کا پیغام) تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے کہ) اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے عرض کرے یارسول اللہ میری مدد فرمایئے اور میں جواب دوں کہ میں تیرے

لئے آج کچھ نہیں کرسکتا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اور اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے ہوں اور (ہوا سے) حرکت کررہے ہوں اور وہ عرض کرے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے پھر میں جواب دوں کہ میں تیری کچھ بھی مدد نہیں کرسکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔

اور ایوب سختیانیؒ نے بیان کیا اور ان سے ابوحیان نے کہا "فرس له حمحمة" مسلم نے اس کو وصل کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ غلول یعنی تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں خیانت عظیم ترین جرم ہے کبیرہ گناہ ہے۔

تحقیق وتشریح لاأُلفِينَّ: بضم الهمزة وبالفاء المكسورة اى لااجدن. ثغاء: بضم الثاء المثلثة وتخفيف الغين المعجمة بکری کی آواز۔ حَمْحَمَة: بفتح الحائين المهملتين بينهما ميم ساكنة وبعد الاخيرة ميم اخرى مفتوحة صوت الفرس اذا طلب علفه الخ یعنی گھاس کی طلب پر گھوڑے کا ہنہنانا۔ رغاء: بضم الراء وتخفيف الغين اونٹ کی بلبلاہٹ، آواز، لااملك لك شيئاً من المغفرة یہ زجر وتوبیخ پر محمول ہے ورنہ حضور اقدس ﷺ شفیع المذنبین ہیں اپنی امت کے گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے شفاعتی لاهل الكبائر من امتی. (ترمذی ثانی ص ۶۶/ ابن ماجہ/)

﴿بابُ ۱۹۳۳ القَلِيلِ مِنَ الغُلُولِ﴾

معمولی خیانت (یعنی مال غنیمت میں سے تھوڑی سی چوری کرنا)

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بنُ عَمْرٍو عنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّه حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ.

اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کے سامان کو جلا دیا اور یہی صحیح تر روایت ہے۔ (اشارہ ہے ابوداؤد کی ایک روایت کی طرف "اذا وجدتم الرجل قد غلّ فاحرقوا متاعه" امام بخاریؒ نے تاریخ میں کہا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ ليس له اصل وراويه لايعتمد عليه)

۲۸۶۷﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو عن سالِمِ بنِ اَبِی الجَعْدِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قالَ كانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ يُقالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فقالَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هو فی النَّارِ فذَهَبُوا يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ

فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قدغلَّهَا، قَالَ اَبُوعبدِ اللّٰهِ قَالَ ابنُ سَلامٍ كَرْكَرَةُ يعنى بِفتحِ الكَافِ وَهُوَ مظبُوطٌ كَذا.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان واسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو جہنم میں گیا یہ سن کر لوگ اس کا سامان دیکھنے لگے تو ایک عبار پائی جو اس نے مال غنیمت سے چرائی تھی۔ ابوعبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے کہا کہ ابن سلام نے کرکرہ یعنی کاف کے فتحہ کے ساتھ کہا اور یہی محفوظ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان تؤخذ من قوله "فوجدوا عباءة".

عبار کی خیانت اگرچہ ایک معمولی خیانت تھی لیکن یہ بھی جرم اور باعث سزا ہے چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۲۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ خیانت قلیل بھی جرم ہے اور عظیم گناہ ہے یعنی قلیل ہو یا کثیر خیانت حرام ہے۔

﴿بابٌ ۱۹۳۴ مايُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْاِبِلِ وَالغَنَمِ فِى المَغَانِمِ﴾

مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں (تقسیم سے پہلے یا بلا اجازت امیر) ذبح کرنا مکروہ ہے

۲۸۶۸﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن سَعِيدِ بنِ مَسْرُوقٍ عن عَبَايَةَ بنِ رِفَاعَةَ عن جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِذِى الحُلَيْفَةِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَاَصَبْنَا اِبِلاً وَغَنَمًا وكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِى اُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا القُدُورَ فَاَمَرَ بِالقُدُورِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنهَا بَعِيرٌ وفِى القَومِ خَيلٌ يَسِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَاَعْيَاهُمْ فَاَهْوَى اِلَيهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فقَالَ هٰذِهِ البَهَائِمُ لَهَا اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فقَالَ جَدِّى اِنَّا نَرْجُوا اَونَخَافُ اَنْ نَلْقَى العَدُوَّ غَدًا وَلَيسَ مَعَنا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالقَصَبِ فقَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسمُ اللّٰهِ عَلَيهِ فكُلْ لَيسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عن ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الحَبَشَةِ.﴾

ترجمہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے لوگ

بھوکے تھے (کھانے کی چیزیں ختم ہوگئی تھیں) اور ہم نے غنیمت میں اونٹ بکریاں حاصل کی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے پیچھے تھے لوگوں نے (بھوک کے مارے) جلدی کی اور (مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کرکے پکنے کے لئے) ہانڈیاں چڑھادیں پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہانڈیاں الٹ دی گئیں (یعنی شوربا بہادیا گیا اور اضاعت مال سے بچنے کیلئے گوشت نکال کر مجاہدین کو دیدیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کی تقسیم کی (تقسیم میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کے برابر ایک اونٹ کو رکھا اتفاق سے ایک اونٹ بھاگ نکلا، لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ اس اونٹ کا تعاقب کرتے) لوگ اس کے پکڑنے کیلئے دوڑے مگر اس اونٹ نے سب کو تھکادیا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک صحابی (خود حضرت رافع رضی اللہ عنہ) نے اسے تیر مارا تو اللہ نے اس کو روک دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے اسلئے جب کوئی جانور بھاگ نکلے (اور قابو میں نہ آئے) تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (تیر مار کر گرادو)

(عبایہ کہتے ہیں) میرے دادا رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمیں توقع ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہوجائے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ تلوار سے ہم جانوروں کو اس لئے ذبح نہیں کرسکتے کہ کل پرسوں جنگ کا اندیشہ ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تلواریں کند ہوجائیں) تو کیا ہم بانس سے ذبح کرسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور (ذبح کے وقت) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو ایسا جانور کھالو، مگر وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہو (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے) اسکی وجہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں، دانت تو ہڈی ہے (جو جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے ناپاک ہوجائے گی) اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ (حبشی اس وقت کافر تھے تو آپ ﷺ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من امره صلى الله عليه وسلم باكفاء القدور فانه يقتضي كراهة ماذبحوا بغير امر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۲، ومرّ الحديث ص۳۳۸، وص۳۴۱، وياتي ص۸۲۶، وص۸۲۷، ۸۲۷، وص۸۲۸، وص۸۳۱۔

مقصد مقصد باب کے تحت ذکر کردیا گیا ہے کہ تقسیم سے پہلے امیر کی اجازت کے بغیر کسی بھی جانور کو اونٹ ہو یا بکری ذبح کرنا مکروہ ہے۔ دارالاسلام و دارالحرب کا فرق عنقریب آرہا ہے۔

مختصر تشریح یہ واقعہ غزوہ حنین سنہ ۸ھ کا ہے۔ بذی الحليفة هي ميقات اهل المدينة. (عمدہ) علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "وليس ميقات اهل المدينة بہر حال محدثین کبار کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ ذوالحلیفہ کونسا ہے۔ امام نوویؒ کا رجحان مثل علامہ عینیؒ ہے تفصیل کیلئے بخاری اول رص ۳۳۸ ر کا حاشیہ پڑھئے۔

﴿باب ۱۹۳۵ البَشَارَةِ فى الفُتُوحِ﴾

فتح کی خوشخبری دینے کا بیان

۲۸۶۹﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحيٰى حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيسٌ قالَ قالَ لِي جَرِيرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قالَ لِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الخَلَصَةِ وَكَانَ بَيتًا فِيهِ خثعمُ يُسَمّٰى كَعبَةَ اليَمَانِيَةِ فانطَلَقتُ فى خَمسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ اَحمَسَ وَكَانُوا اَصحَابَ خَيلٍ فاَخبَرتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم اَنّى لاَاَثْبُتُ عَلَى الخَيلِ فَضَرَبَ فى صَدرِى حتى رَاَيتُ اَثَرَ اَصَابِعِهِ فى صَدرِى فقالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجعَلْهُ هَادِيًا مَهدِيًّا فانطَلَقَ اِلَيهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يُبَشِّرُهُ فقالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَارسولَ اللّٰهِ! وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالحَقِّ ماجِئتُكَ حتى تَرَكتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجرَبُ فبَارَكَ عَلٰى خَيلِ اَحمَسَ وَرِجَالِهَا خَمسَ مَرَّاتٍ قالَ مُسَدَّدٌ بَيتٌ فِى خَثعَمَ.﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے ذوالخلصہ سے؟ (یعنی ذوالخلصہ کو منہدم کر کے کیوں نہیں مجھ کو بے فکر کر دیتے ہو؟) اور ذوالخلصہ (یمن کے قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ (مندر) تھا (مغازی کی روایت کے الفاظ ہیں کان بیتًا فی خثعم) جسے کعبۂ یمانیہ کہتے تھے (اس گھر کو خثعم قبیلے نے خانہ کعبہ کے مقابل بنایا تھا) چنانچہ میں اپنے قبیلے کے ایک سو پچاس (۱۵۰) آدمیوں کو لے کر گیا یہ سب شہسوار تھے پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا (یعنی گھوڑے کی اچھی سواری کر نہیں پاتا) تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی ''یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمادے (یعنی گھوڑے کا اچھا سوار بنادے) اور اسے صحیح راستہ دکھانے والا اور ہدایت یاب کر دیجئے پھر جریرؓ گئے اور ذوالخلصہ کو توڑ کر جلا دیا پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس خوش خبری کہلا بھیجی چنانچہ جریرؓ کے قاصد (ابوارطاۃ حصین بن ربیعہؓ) نے عرض کیا یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جب تک وہ بتکدہ ایسا (سیاہ) نہیں ہو گیا جیسا خارش زدہ اونٹ ہوا کرتا ہے (خارش زدہ اونٹ کے بال جھڑ جانے کے باعث کالا اور لاغر ہو جاتا ہے اسی طرح ذوالخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ گر کر کالا ہو گیا) یہ خوش خبری سن کر حضور اکرم ﷺ نے احمس کے سواروں اور پیدل کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

مسدد نے اپنی روایت میں بیت فی خثعم کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فارسل الی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم یبشرہ".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۳۳، ومرّ ص ۴۲۴، وص ۴۲۶، و یاتی ص ۵۳۹، وص ۶۲۴، ۶۲۴، ۹۰۰، ۹۳۷۔

مقصد مقصد بشارت کی مشروعیت ہے۔

﴿بَابٌ [۱۹۳۶] مَا يُعْطَى الْبَشِيْرُ﴾

خوش خبری سنانے والے کو انعام دینا

وَاَعْطٰى كَعْبُ بنُ مَالِكٍ ثَوبَيْنِ حِيْنَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ.

اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوش خبری سنائی گئی تو (خوش ہوکر) دو کپڑے انعام میں دیئے۔

تشریح اس حدیث کو امام بخاریؒ نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے۔

﴿بَابٌ [۱۹۳۷] لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ﴾

فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی

تشریح مطلب یہ ہے کہ مکہ جب دار الحرب تھا مسلمانوں کو احکام اسلام کے بجالانے کی آزادی نہیں تھی تو مکہ سے ہجرت واجب تھی لیکن اب جب مکہ فتح ہوگیا اور مکہ مکرمہ دار الاسلام ہوگیا تو اب مکہ سے ہجرت کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہا۔

اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہوگیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور اسلام و کفر کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں مسلمانوں کو احکام اسلام پر عمل کی آزادی نہ ہو ہجرت فرض ہے الا بعذر۔

اگر کوئی ملک دار الحرب ہو، کافروں کا تسلط و غلبہ ہو، لیکن مسلمانوں کو احکام اسلام پر عمل سے روکا نہ جاتا ہو بلکہ آزادی ہو تو ایسے دار الحرب سے ہجرت واجب و ضروری نہیں ہے بلکہ مباح ہے۔

۲۸۷۰﴿ حَدَّثَنَا آدمُ بنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عن مَنْصُورٍ عن مُجاهِدٍ عن طاؤسٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لاهِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ ولٰكِنْ جِهادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت (مکہ سے) باقی نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت (کطلب العلم والفرار من الفتن) سے ہجرت کرنا باقی ہے (اس لئے) اور جب تم سے کہا جائے جہاد کے لئے نکلو تو فوراً نکل پڑو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۳۳، ومرّ الحدیث ص۳۹۰، وص۳۹۶، ویاتی ص۴۵۲، وص۶۱۷۔

۲۸۷۱﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بنُ مُوسٰی اَنْبَانَا یَزِیدُ بنُ زُرَیْعٍ عن خالِدٍ عن اَبِی عُثمانَ النَّهدِیِّ عن مُجَاشِعِ بنِ مَسْعُودٍ قالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِیْهِ مُجَالِدِ بنِ مَسْعُودٍ اِلَی النَّبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقالَ هٰذا مُجَالِدٌ یُبَایِعُكَ عَلَی الهِجْرَةِ فقالَ لاهِجْرَةَ بَعْدَ فَتحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ اُبَایِعُهُ عَلَی الإسْلَامِ.﴾

ترجمہ حضرت مجاشع بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ مجاشع رضی اللہ عنہ اپنے بھائی مجالد بن مسعودؓ کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہیں آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی ہاں میں اسلام پر ان سے بیعت لوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۳۳، ومرّ الحدیث ص۴۱۵ تا ص۴۱۶، ویاتی ص۶۱۶۔

۲۸۷۲﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قالَ عَمْرٌو وابنُ جُرَیْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ یَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَیْدِ بنِ عُمَیْرٍ اِلٰی عَائِشَةَ وَهِیَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِیْرٍ فقالتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صلی اللّٰه علیه وسلم مَكَّةَ.﴾

ترجمہ حضرت عطاء بن ابی رباحؒ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت ثبیر پہاڑ کے قریب (جو مزدلفہ میں ہے) قیام فرما تھیں آپؓ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مکہ پر فتح دی اسی وقت سے ہجرت موقوف ہوگئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۳۳۔

مقصد امام بخاری کا مقصد اس باب سے یہ ہے کہ مکہ فتح ہونے کے بعد مکہ سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہوگیا یہی حکم ہر ملک اور ہر شہر کا ہے کہ جس شہر کو مسلمان فتح کرلیں وہاں سے ہجرت فرض نہ رہے گی۔ اب رہا دار الحرب جو کافروں کا ملک ہے اور مسلمان اپنے دین کے فرائض وواجبات آزادی سے ادا نہ کرسکیں اور ہجرت پر قادر ہوں تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب۔

﴿باب ۱۹۳۸ اِذَااضْطَرَّ الرَّجُلُ اِلَى النَّظَرِ...﴾

...فِي شُعُورِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ.

جب ضرورت پیش آجائے تو ذمی عورت یا مسلمان عورت کے بالوں کو دیکھنا

(یعنی درست ہے) اسی طرح ان کا ننگا کرنا جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

۲۸۷۳﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ حَوشَبِ الطَّائِفِيُّ حَدَّثنا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنا حُصَيْنٌ عن سَعْدِ بنِ عُبَيْدَةَ عن اَبِي عبدِ الرَّحمٰنِ وكانَ عُثمانِيًّا فقالَ لِابنِ عَطِيَّةَ وَكانَ عَلَوِيًّا اِنِّي لَاَعْلَمُ مَاالَّذِي جَرَّ اَصاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يقولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَكَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً اَعْطَاهَا حاطِبٌ كِتَابًا فَاَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الكِتَابَ قالتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ اَوْلَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَاَرْسَلَ اِلَى حاطِبٍ فقالَ لاتَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَاكَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْاِسْلامِ اِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ اِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عن اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي اَحَدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فقالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَاِنَّه قد نَافَقَ فقالَ وَمَايُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ علىٰ اَهْلِ بَدْرٍ فقالَ اعملُوا مَاشِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِي جَرَّاَهُ.﴾

ترجمہ ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے جو عثمانی تھے انہوں نے حبان بن عطیہ سے کہا جو علوی تھے (سلف میں جو لوگ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں عثمانی کہتے تھے اور جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی پھر ختم ہوگئی) میں جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب (حضرت علیؓ) کو کس چیز نے خونریزی پر جری بنادیا۔ (ابوعبدالرحمٰن کا یہ کلام صریح بے ادبی ہے حضرت علیؓ کی شان میں، حضرت علیؓ نے خوارج اور باغیوں کو قتل کیا حضرت علیؓ عدل وانصاف کے پیکر تھے آپؓ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا۔ اللّٰھم اغفر لابی عبدالرحمن)

سمعتہ یقول: میں نے خود ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور زبیر بن عوام کو بھیجا اور فرمایا کہ تم فلاں باغ (یعنی روضہ خاخ) میں جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت (ذمی کافر سارہ نامی) ملے گی جسے حاطب نے ایک خط دیا ہے، (وہ خط لے آؤ) چنانچہ ہم روضۂ خاخ میں پہنچے (وہ عورت ہمیں ملی) ہم نے کہا خط لاؤ کہنے لگی حاطبؓ نے کوئی خط مجھ

کونہیں دیا ہے تو ہم نے کہا تو خط نکال کردے ورنہ ہم تجھ کو (تلاشی کے لئے) ننگا کریں گے آخر اس نے اپنے نیفہ (ازار باندھنے کی جگہ) سے نکال کر دیا (جب وہ خط رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا) تو آپ ﷺ نے حاطبؓ کو بلا بھیجا تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! جلدی نہ فرمایئے خدا کی قسم میں کافر نہیں ہوا اور اسلام کی محبت تو میرے دل میں اور بڑھ گئی (صرف خاندان کی محبت نے اس پر مجبور کیا تھا) بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب (مہاجرین) میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے حمایتی مکہ میں موجود نہ ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اور اموال کی حفاظت نہ کراتا ہو لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں اس لئے میں نے چاہا کہ مکہ کے کافروں پر کوئی احسان ہی کر کے اپنا گھر بار بچالوں اس پر نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق کی (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ حاطبؓ نے سچی بات بتادی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماردوں اس لئے کہ اس نے نفاق کا کام کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا عمر! تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ بدروالوں سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود بدروالوں کے متعلق فرما چکا ہے "تم جو چاہو کرو" (تمہاری مغفرت ہو چکی) یہی اعملوا ماشئتم وہ ارشاد ہے کہ (تم جو چاہو کرو) انہیں اس کی جرأت ہوئی هو الذی جرا حاطبًا. (عمدہ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "او لاجرّدنك" او بمعنى الاّ، وهذا مطابق لما في الترجمة من قوله "وتجريدهنّ".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۳، ومرّ الحديث ص۴۲۲، ويأتي الحديث ص۵۶۷، وص۶۱۲، وص۷۲۶، وص۹۲۵، وص۱۰۲۵۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ ضرورت کے وقت عورت کا بال دیکھنا درست ہے یہاں تک کہ ان کا ننگا کرنا بھی درست ہے جب اللہ کی نافرمانی کریں۔

تشریح مزید تشریح اور اشکال وجواب کے لئے آٹھویں جلد کتاب المغازی ص۳۹ ملاحظہ فرمایئے۔

﴿بَابُ ۱۹۳۹ اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ﴾

غازیوں کا استقبال جب وہ جہاد سے لوٹ کر آئیں

۲۸۷۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي الاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بنُ الاَسْوَدِ عن حَبِيْبِ بنِ الشَّهِيْدِ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابنُ الزُّبَيْرِ لِابنِ جَعْفَرٍ اَتَذْكُرُ اِذْتَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَم فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.﴾

ترجمہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ نے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہا کیا تم کو وہ قصہ یاد

ہے جب میں اور تم اور عبداللہ بن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لئے نکلے تھے (غزوے سے واپسی پر) عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا ہاں یاد ہے حضور ﷺ نے مجھ کو اور ابن عباسؓ کو سوار کرلیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "اذتلقينا رسول الله ﷺ".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۳، واخرجه مسلم ثانی ص ۲۸۳۔

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے فحملنا وتركك کے قائل عبداللہ بن جعفرؓ ہیں اور اسی کو امام نوویؒ نے ترجیح دی ہے صوابه ماذكرناه ان القائل فحملنا وتركك ابن جعفرؓ. (شرح مسلم ج ۲ ص ۲۸۳)

۲۸۷۵﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بنُ يَزِيدَ ذَهَبنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبيَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الوَدَاعِ.﴾

ترجمہ حضرت سائب بن یزیدؓ نے فرمایا (جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ ﷺ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۳، ویاتی فی المغازی ص ۶۳۷۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ جب مجاہدین غزوے سے واپس آئیں تو ان کا استقبال کیا جائے۔

﴿بَابٌ ۱۹۴۰ مَايَقُولُ اِذَا رَجَعَ مِنَ الغَزوِ﴾

جب غزوے سے لوٹتے تو کیا دعا پڑھتے

۲۸۷۶﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيرِيَةُ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلاثًا قَالَ آيِبُونَ اِن شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعدَهُ وَنَصَرَ عَبدَهُ وَهَزَمَ الاَحزَابَ وَحدَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب (جہاد سے) لوٹتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "ہم انشاء اللہ (اللہ کے پاس) واپس جانے والے ہیں ہم توبہ کرنے والے ہیں ہم اپنے رب کے عبادت گذار ہیں ہم اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ (فتح ونصرت کا) سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا کافروں کے تمام جماعتوں کو شکست دی۔

(ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کرشمے ہیں، وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ سامان

سے کچھ ہوتا ہے نہ اسباب سے اور نہ کثرت فوج سے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اذا قفل" الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۳ تا ص۴۳۴، ومرّ الحديث ص۲۴۲، وص۴۲۰، ویاتی ص۶۹۰، وص۹۴۴۔

۲۸۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عبدُ الوارثِ قالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ اَبِي اسْحَاقَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ ورسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رَاحِلَتِهِ وقداَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فصُرِعَا جَمِيْعًا فاقْتَحَمَ اَبُوطَلْحَةَ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قالَ عَلَيْكَ المَرْأَةَ فقَلَبَ ثوبًا على وَجْهِهِ وَاَتَاهَا فالقاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُما فرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى المَدِيْنَةِ قالَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فلَمْ يَزَلْ يقولُ ذٰلِكَ حتى دَخَلَ المَدِيْنَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہم عسفان سے لوٹتے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر تھے اور آپ ﷺ نے صفیہ بنت حیی (رضی اللہ عنہا) کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھا لیا تھا، اتفاق سے آپ ﷺ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے یہ دیکھ کر ابوطلحہؓ فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے (آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی؟) آپ ﷺ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے، ابوطلحہؓ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے قریب آئے اور وہی کپڑا صفیہؓ پر ڈال دیا (تاکہ حضرت صفیہؓ پر نظر نہ پڑے) پھر دونوں کے لئے سواری درست کی چنانچہ دونوں سوار ہو گئے اور ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے چاروں طرف آگئے پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آنحضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی "ہم (اللہ کے پاس) لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں آنحضور ﷺ یہ دعا برابر پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۴، ویاتی متصلاً ص۴۳۴، وص۸۸۲، وص۹۱۳۔

تشریح | من عسفان یہ راوی کا تسامح ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قال الحافظ الدمياطى هذا وهم وانما هو عند مقفله من خيبر (عمدہ) صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ خیبر سے واپسی میں پیش آیا تھا کیونکہ حضرت صفیہؓ آپ ﷺ کو جنگ خیبر میں ملیں جو ۷ھ میں ہوئی اور عسفان کا غزوہ بنی لحیان کی طرف ۶ھ میں ہوا اور غزوہ خیبر ۷ھ میں، اس لئے ۶ھ میں حضرت صفیہؓ کا ہمرکاب حضور ﷺ ہونا صحیح نہیں۔

۲۸۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ اَبِي اسْحَاقَ عن اَنَسِ بنِ

مالكٍ انّه اقْبَلَ هُوَ وَابوطَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُها عَلٰى رَاحِلَتِهِ فلمّا كانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَرْأَةُ وِإنَّ اَبَاطَلْحَةَ قالَ اَحْسِبُ قالَ اقْتَحَمَ عن بَعِيرِهِ فَاَتَى رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ يانَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شيءٍ قالَ لَا ولكِنْ عَلَيْكَ بالمَرْأَةِ فَاَلْقَى اَبُوطَلْحَةَ ثَوبَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقَى ثَوبَهُ عَلَيْهَا فقامَتِ المَرأَةُ فشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فرَكِبَا فسَارُوا حتى إذَا كانُوا بِظَهْرِ المَدِيْنَةِ اَوْقالَ اَشْرَفُوا عَلَى المَدِيْنَةِ قالَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تائِبُونَ عابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فلَمْ يَزَلْ يقولُها حتى دَخَلَ المَدِيْنَةَ.

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہؓ (جنگ خیبر سے لوٹتے وقت) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آئے اور نبی اکرم کے ساتھ حضرت صفیہؓ بھی تھیں آپ ﷺ ان کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے راستے میں ایسا اتفاق ہوا کہ اونٹنی پھسل گئی اور نبی اکرم ﷺ اور حضرت صفیہؓ دونوں گر گئے، ابوطلحہؓ نے فرمایا انسؓ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابوطلحہؓ نے فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ مجھ کو آپ پر فدا کرے کیا کچھ چوٹ تو نہیں آئی؟ ارشاد فرمایا "نہیں لیکن تم عورت کی خبر لو چنانچہ ابوطلحہؓ نے اپنے چہرے پر ایک کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کی طرف گئے اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا اب حضرت صفیہ کھڑی ہوگئیں تو ابوطلحہؓ نے دونوں کے لئے سواری درست کی پھر دونوں سوار ہوگئے اور چلے یہاں تک کہ جب مدینہ کے سامنے پہنچے یا کہا (شک راوی) جب مدینہ دیکھنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا پڑھی: آئبون تائبون الی آخرہ.

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة؟ هذا وجه آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۴، ومرّ الحديث ص۴۳۴، ویاتی ص۸۸۲، وص۹۱۳۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ آپ ﷺ غزوے سے واپسی پر یہ دعا پڑھتے "آئبون تائبون" الی آخرہ.

۱۹۴۱ بابُ الصَّلٰوةِ إذا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

جب سفر سے لوٹ کر آئے تو پہلے (مسجد میں جاکر) نماز پڑھے

(یعنی دوگانہ شکریہ کا کہ اللہ تعالیٰ سفر سے مع الخیر واپس لایا)

۲۸۷۹ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن مُحارِبِ بنِ دِثَارٍ قالَ سَمِعتُ جابرَ بنَ

عبدِ اللّٰهِ قالَ كنتُ مَعَ النبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في سَفَرٍ فلمَّا قدِمنا المَدِيْنَةَ قالَ لِي ادْخُلِ المَسْجِدَ فصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا پہلے مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۴، ومرّ الحديث ص۶۳، وص۲۸۲، وص۳۰۹، وص۳۲۱، وص۳۲۲، ويأتى ص۷۶۰، وص۷۸۹۔

۲۸۸۰﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ كعبٍ عن أَبِيْهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ كعبٍ عن كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ المَسْجِدَ فصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ. ﴾

ترجمہ | حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاشت کے وقت سفر سے لوٹ کر آتے تو (پہلے) مسجد میں داخل ہوتے اور بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں نفل پڑھتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۴، ومرّ الحديث ص۴۱۴، قال القسطلانى اخرجه المؤلف فى نحو عشرين موضعًا مطولا ومختصرًا.

مقصد | تحت الباب گذر چکا ہے کہ سفر سے واپسی پر بجائے گھر کے مسجد جا کر نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔

﴿بابُ الطَّعامِ عِندَ القُدُومِ﴾ ۱۹۴۲

سفر سے واپسی پر کھانا کھلانے کی مشروعیت

(یعنی جب سفر سے لوٹ کر آئے تو لوگوں کو کھانا کھلائے)

وَكانَ ابنُ عُمَرَ يُفطِرُ لِمَنْ يَغشَاهُ.

حضرت ابن عمرؓ جب سفر سے واپس آتے تو مزاج پرسی کیلئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

۲۸۸۱﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ أَخبَرَنا وَكِيعٌ عن شُعْبَةَ عن مُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ أَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ المَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً وَزَادَ مُعاذٌ

عن شُعْبَةَ عن مُحارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ اشْتَرىٰ مِنِّى النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْدِرْهَمَيْنِ فلمَّا قَدِمَ صِرارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فاَكَلُوا مِنْهَا فلمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِى اَنْ آتِىَ الْمَسْجِدَ فأُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِى ثَمَنَ الْبَعِيْرِ.

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (غزوہ تبوک یا ذات الرقاع سے) لوٹ کر مدینہ تشریف لائے تو ایک اونٹ نحر کیا یا ایک گائے ذبح کی (شک راوی) معاذ نے شعبہ سے روایت کی ہے اس میں یہ زائد ہے شعبہ نے محارب سے، انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خرید العوض دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم، پھر جب آپ ﷺ مقام صرار پر پہنچے تو آپ ﷺ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا پھر جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ اور آپ ﷺ نے مجھے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "امر ببقرة فذبحت فاكلوا منها".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۳۴، ومرّ الحديث ص ۶۳، ويأتى ص ۴۳۴۔

۲۸۸۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن مُحارِبِ بْنِ دِثارٍ عن جابرٍ قالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فقالَ النبىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرارٌ مَوْضِعٌ ناحِيَةَ الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں سفر سے (مدینہ) پہنچا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ۔

صرار: (بكسر المهمله) مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے۔

مطابقة للترجمة یہ حدیث سابق حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۳۴۔

• • •

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿بَابُ ۱۹۴۳ فَرْضِ الخُمُسِ﴾

مال غنیمت میں سے بیت المال کیلئے خمس کی فرضیت

(خمس سے مراد مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے) جس کی تفصیل سورہ انفال میں ہے "وَاعْلَمُوا اَنَّما غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ" (آیت ۴۱) اور اسی آیت سے اس کی فرضیت ہوئی۔ (قس)

۲۸۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بنُ الحُسَيْنِ اَنَّ حُسَيْنَ بنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا قالَ كانَتْ لِي شارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ المَغْنَمِ يَومَ بَدْرٍ وَكانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِي شارِفًا مِنَ الخُمُسِ فلمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بفاطِمَةَ بنْتِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلاً صَوَّاغًا مِن بَنِي قَيْنُقَاعَ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فنَاتِي بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ مِن الصَّوَّاغِيْنَ وَاسْتَعِيْنَ به في وَلِيْمَةِ عُرْسِي فبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الاَقْتَابِ وَالغَرَائِرِ وَالحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الانصارِ فرَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ ماجَمَعْتُ فاِذَا شَارِفَايَ قداُجِبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ المَنْظَرَ مِنْهُمَا فقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذا فقالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ بنُ عبدِ المُطَّلِبِ وهو في هٰذا البَيْتِ في شَرْبٍ مِنَ الاَنْصَارِ فانْطَلَقْتُ حتى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعِنْدَهُ زَيْدُ بنُ حارِثَةَ فعَرَفَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في وَجْهِي الَّذِي لَقِيْتُ فقالَ النَّبِيُّ ﷺ مالَكَ فقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ مارَاَيْتُ كاليَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا في بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فدَعَا النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بنُ حارِثَةَ حتى جاءَ البَيْتَ الَّذِي فِيْهِ حَمْزَةُ فاسْتَاذَنَ فاَذِنُوا لَهُمْ فاِذَا

هُم شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسولُ اللهِ ﷺ يَلُومُ حَمزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمزَةُ قَدثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمزَةُ إِلَى رسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمزَةُ هَلْ أَنتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدثَمِلَ فَنَكَصَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ القَهْقَرَى فَخَرَجْنَا مَعَهُ.

ترجمہ حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک جوان اونٹنی آئی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی، جب میں نے یہ چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے صحبت کروں (اور رخصتی کرا کے لاؤں) تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ معاملہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر گھاس (جنگل سے) لائیں، میری نیت یہ تھی کہ وہ گھاس سناروں کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت نکاح کے ولیمہ میں صرف کروں گا، ابھی میں اپنی اونٹنیوں کا سامان یعنی کجاوے، بوریاں اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھیں، تو جب میں نے سامان جمع کرلیا تو لوٹا تو دیکھتا ہوں کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لئے گئے ہیں اور کوکھیں پھاڑ کر ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں پاسکا (یعنی بے اختیار رو پڑا) میں نے پوچھا یہ سب کس نے کیا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلبؓ نے، اور وہ اس گھر میں انصار کی مجلس شراب میں موجود ہیں، پھر میں وہاں سے چلا اور (سیدھا) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حضرت زید بن حارثہؓ موجود تھے، نبی اکرم ﷺ نے میرے صدمے کو میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا حضرت حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کوکھے چیر ڈالے اور وہ ابھی اسی گھر میں شراب کی مجلس میں موجود ہیں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر پاپیادہ چلے، میں اور زید بن حارثہؓ بھی پیچھے ہولئے اس گھر پر پہنچے جہاں حضرت حمزہؓ تھے آپ ﷺ نے اندر جانے کی اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لوگ شراب پی رہے ہیں، حضرت حمزہؓ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہؓ کو ملامت کرنے لگے دیکھا کہ حضرت حمزہؓ نشے میں ہیں ان کی آنکھیں سرخ ہیں حضرت حمزہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور پھر نگاہ اٹھا کر آپ ﷺ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نظر اور اوپر کی اور ناف کو دیکھا پھر اور نظر اٹھا کر چہرہ انور کو دیکھا پھر حضرت حمزہؓ نے کہا تم لوگ میرے باپ کے غلام ہو، یہ حال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے پہچان لیا کہ حضرت حمزہؓ بالکل مست ہیں (ان کو ہوش نہیں ہے) تو رسول اللہ ﷺ الٹے قدم لوٹ آئے اور ہم لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ لوٹ آئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اعطانى شارفًا من الخمس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۴ تا ص۴۳۵، ومرّ الحديث ص۲۸۰، وص۳۱۹ تا ص۳۲۰، ویاتی ص۵۷۰ تا ص۵۷۱، وص۸۶۲۔

۲۸۸۴﴿ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا اِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن صَالِحٍ عنِ ابنِ شِهَاب اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عائِشَةَ اُمَّ الْمُؤمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَتْ اَبَابَكرِ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وفاةِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا ماتَرَكَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا افاءَ اللّٰه عليه فقالَ لَهَا اَبُوبَكرٍ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لانُورَثُ مَاتَرَكْنا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فاطِمَةُ بِنْتُ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلَمْ تَزَلْ مُهاجِرَتَه حتى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قالتْ وكانَتْ فاطِمَةُ تَسْاَلُ اَبَابَكرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وقالَ لَسْتُ تارِكًا شَيْئًا كانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلتُ بِهِ فَاِنِّي اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فامْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقالَ هُمَا صَدَقَةُ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوائِبِهِ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى اليَوم قالَ اَبُوعبدِ اللّٰهِ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ اَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي.﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ سے مطالبہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ میں سے ان کی میراث کا حصہ دیدیں جو اللہ نے آنحضور ﷺ کو فَی کی صورت میں دیا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی حیات میں) فرمایا تھا ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ ناراض ہوگئیں اور حضرت ابوبکرؓ سے بولنا چھوڑ دیا (یعنی ابوبکرؓ سے تعلقات منقطع کر لئے) اور یہ انقطاع وفات تک رہا اور حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ مہینے زندہ رہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت فاطمہؓ اپنا حصہ اس مال میں سے مانگتی تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا یعنی خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے، ابوبکرؓ نے انکار کر دیا اور فرمایا میں کوئی ایسا عمل نہیں چھوڑ سکتا جیسے حضور ﷺ کرتے رہے ہوں میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا، مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ ﷺ

کے عمل میں سے کوئی عمل چھوڑا تو گمراہ ہو جاؤں گا، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمرؓ نے (اپنے دور خلافت میں) حضرت علی اور عباسؓ کو دے دیا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے روک رکھا اور کہا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا یہ جائدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ (حاکم) ہو۔ امام زہری نے کہا کہ آج تک اسی پر عمل ہے کہ یہ دونوں جائدادیں حاکم کے قبضے میں رہتی ہیں۔

قال ابوعبدالله الخ: امام بخاریؒ نے کہا اعتراك جو قرآن مجید میں (سورہ ہود میں) آیا ہے وہ باب افتعال سے ہے اس کا مجرد عروتہ یعنی میں نے اس کو پالیا اور اسی سے یعروہ اور اعترانی ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة قدجاء في بعض طرق الحديث في كتاب المغازي فيه "وما بقي من خمس خيبر".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۳۵، ویاتی ص۵۲۶، وفي المغازي ص۵۷۶، وص۶۰۹۔

۲۸۸۵﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ محمَّدٍ الفَرْوِيُّ قالَ حَدثَنا مالِكُ بنُ اَنَسٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن مَالِكِ بنِ اَوسِ بنِ الحَدَثَانِ وكان محمدُ بنُ جُبَيْرٍ ذَكَرلي ذِكرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فانطَلَقْتُ حتى اَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بنِ اَوسٍ فَسَالْتُهُ عن ذٰلِكَ الحَدِيثِ فقالَ مالِكٌ بَيْنَما اَنَا جالِسٌ فِي اَهْلِي حِيْنَ مَتَعَ النَّهارُ اِذا رسولُ عُمَرَ بنِ الخطاب ياتِيْنِي فقالَ اَجِبْ اَمِيرَ المُؤمِنِيْنَ فانطَلَقْتُ مَعَهُ حتى اَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فاِذَا هُوَ جالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِراشٌ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ ادَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فقالَ ياَمالُ اِنَّه قَدِمَ علينا مِنْ قومِكَ اَهْلُ اَبْياتٍ وقد اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فاقْبِضْهُ فاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فقلتُ ياَاَمِيرَ المؤمِنِيْنَ لَوْاَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قالَ فَاقْبِضْهُ اَيُّها المَرْءُ فَبَيْنَما اَنَا جالِسٌ عَنْدَهُ اَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فقالَ هَلْ لَكَ فِي عثمانَ وعبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بنِ اَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَاذِنُونَ قالَ نَعَمْ فاَذِنَ لَهُم فدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيْرا ثُمَّ قالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وعباسٍ قال نَعَمْ فاَذِنَ لَهُمَا فدَخَلاَ فَسَلَّمَا فجَلَسَا فقالَ عَبَّاسٌ يَااَمِيرَ المُؤمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ مَالِ بَنِي النَّضِيرِ فقالَ الرَّهْطُ عثمانُ وَاَصْحَابُهُ يااَمِيرَ المُؤمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَاَرِحْ اَحَدَهُمَا مِنَ الآخَرِ فقالَ عُمَرُ تَيْدَكُمْ اَنْشُدُكُم بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالارضُ هَلْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لانُورَثُ مَاتَرَكْنا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ قالَ الرَّهْطُ قدقالَ ذٰلِكَ فاقبلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وعبَّاسٍ فقالَ اَنْشُدُكُما بِاللّٰهِ هَلْ تَعلمانِ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد قالَ ذلك قالا قد قالَ ذٰلِك قالَ عُمَرُ فانِّى اُحَدِّثُكُمْ عن هٰذا الامر اِنَّ اللّٰهَ قد خصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى هٰذا الفَيْئِ بِشَيْئٍ لم يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَه ثم قرأ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَااَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكاب وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قدير فكَانَتْ هٰذِهِ خالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَاللّٰهِ مَااحْتازَها دُونَكُمْ وَلَا اسْتَاثَرَ بها عَلَيْكُمْ قَدْ اَعْطاكُمُوهُ وَبَثَّها فِيْكُمْ حتى بَقِىَ مِنهَا هٰذا المَالُ فكانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذا المالِ ثُمَّ يَاخُذُ مَابَقِىَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَه اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِك قالوا نَعَمْ ثُمَّ قالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُما بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِك قالَ عُمَرُ ثُمَّ توفَّى اللّٰهُ نبيَّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ ابُوبكرٍ اَنا وَلِيُّ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقبضها ابوبكرٍ فعَمِلَ فيها بما عَمِلَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّه فِيها لَصادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ توفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فكُنْتُ اَنا وَلِيَّ ابى بكرٍ فَقَبَضْتُها سَنَتَيْنِ مِنْ اِمارَتى اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَاعَمِلَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبما عَمِلَ فيها ابوبكرٍ واللّٰهُ يَعْلَمُ اِنّى فِيْهَا لَصادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِى تُكَلِّمَانِى وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدٌ وامْرُكُما وَاحِدٌ جِئْتَنِى يَاعَبَّاسُ تَسْاَلُنِى نَصِيْبَكَ مِنْ ابنِ اَخِيْكَ وَجَائَنِى هٰذَا يُرِيْدُ عَلِيًّا يُرِيْدُ نَصِيْبَ امْرَاَتِهِ مِنْ اَبِيْهَا فقلتُ لَكُمَا اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لانُورَثُ مَاتَرَكْنا صَدَقَةٌ فلمَّا بَدَالِى اَنْ اَدْفَعَهُ اِلَيْكُمَا قلتُ اِنْ شِئْتُما دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمْ عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُما عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثاقَهُ لَتَعْمَلانِ فِيْهَا بما عَمِلَ فِيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوبَكْرٍ وبما عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُها فقُلْتُما ادْفَعْهَا اِلَيْنا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُها اِلَيْكُما فانشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دفعتُها اِلَيْهِما بِذٰلِك قالَ الرَّهْطُ نعَمْ ثمَّ اقبلَ عَلٰى علِيٍّ وعبَّاسٍ فقالَ اَنْشُدُكُما بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قالا نعَمْ قالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّى قضاءً غيرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِى بِاِذْنِهِ تقومُ السَّمَاءُ والارضُ لااَقْضِى فِيْهَا قضاءً غيرَ ذٰلِك فان

عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا.﴾

ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے (ابن شہاب زہریؒ نے بیان کیا کہ) پہلے محمد بن جبیر نے مالک بن اوس کی یہ حدیث مجھ سے کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس حدیث کے متعلق ان سے پوچھا تو مالک نے کہا کہ میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا تھا جب دن چڑھ چکا تھا اتنے میں حضرت عمر بن خطابؓ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا امیر المؤمنین بلا رہے ہیں چلو چنانچہ میں قاصد کے ساتھ چلا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت عمرؓ کھجور سے بنی ہوئی چارپائی پر تشریف فرما ہیں جس پر کوئی بچھونا نہیں تھا اور ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا، آپؓ نے فرمایا اے مالک! تمہاری قوم میں سے چند گھر والے میرے پاس (مدینہ میں) آئے تھے (اور قحط وفقر وفاقہ کی شکایت کر رہے تھے) میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیدیا ہے تم اسے لے جاؤ اور ان کے درمیان تقسیم کردو، اس پر میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اگر یہ کام میرے علاوہ کسی اور کے سپرد کرتے تو بہتر ہوتا، فرمایا اے شخص! اسے لے جا۔ (اور تقسیم کردے)

ابھی میں ان ہی کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ان کا دربان یرفا آیا اور عرض کیا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زبیر بن عوامؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں (اجازت ہے) دربان نے ان بزرگوں کو اطلاع دی اور وہ حضرات اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، یرفا تھوڑی دیر بیٹھے رہے پھر اندر آکر عرض کیا کیا حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ فرمایا ہاں! پھر یرفا نے ان دونوں کو اجازت کی اطلاع دی تو دونوں اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، حضرت عباسؓ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میرے اور ان کے (حضرت علیؓ کے) درمیان فیصلہ کر دیجئے، دونوں صاحب اس جائداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بنی نضیر کے مال میں بطور فئی عنایت فرمائی تھی پھر پوری گروہ حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں نے کہا یا امیر المؤمنین ان دونوں کے درمیان تصفیہ کردیں اور ایک کو دوسرے سے راحت دیدیجئے (بے فکر کردیجئے) اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا ٹھہرو میں تم لوگوں سے اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے لا نورث یعنی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات مراد لی تھی، سب نے کہا بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں صاحبان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ دونوں یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ فرمایا ہے؟ ان دونوں صاحبان نے کہا بیشک فرمایا ہے، حضرت عمرؓ نے کہا میں اس معاملے کو آپ لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرتا ہوں (واقعہ یہ ہے کہ) بیشک اللہ نے اپنے رسول ﷺ کیلئے اس فئی کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا کہ انکے علاوہ کسی کو نہیں عطا فرمایا پھر سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی **وما افاء اللہ علی**

رسوله منهم سے ارشادالٰہی ''علی کل شیء قدیر تک (اور جو اللہ نے اپنے رسول کو ان سے مال غنیمت عطا فرمائی تو تم نے ان پر نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے قابو دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

تو یہ جائدادیں (بنی نضیر، خیبر اور فدک وغیرہ) خاص رسول اللہ ﷺ کی تھیں، مگر قسم خدا کی تم کو چھوڑ کر آنحضور ﷺ نے یہ جائدادیں اپنے لئے جمع نہیں رکھیں اور نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں یہاں تک کہ ان جائدادوں میں سے یہ مال باقی بچ رہتا تو رسول اللہ ﷺ اس مال میں سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دیدیا کرتے، پھر اس کے بعد جو باقی رہتا اس کو اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (رفاہ عام، جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرز عمل رکھا، حاضرین! میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ حضرات (حضرت عثمانؓ وغیرہ) سے پوچھتا ہوں کیا اس کے متعلق آپ کو معلوم ہے؟ سب نے کہا جی ہاں معلوم ہے، پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ دونوں حضرات سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کو اس کے متعلق معلوم ہے؟ (دونوں نے اثبات میں جواب دیا) حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا تو حضرت ابو بکرؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشیں (خلیفہ) ہوں اور ابو بکرؓ نے یہ جائدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جس طرح رسول اللہ ﷺ ان میں تصرفات کرتے تھے ابو بکرؓ نے بالکل وہی طرز عمل اختیار کیا اور اللہ جانتا ہے کہ ابو بکر سچے، نیکوکار سیدھی راہ پر حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کو اپنے پاس بلالیا پھر میں ابو بکرؓ کا جانشیں بنا اور اپنی امارت کے شروع میں دو برس اپنے قبضے میں رکھا اور اس طرح عمل کرتا رہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل فرمایا اور ابو بکرؓ نے عمل کیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں ان جائدادوں کے معاملے میں سچا، نیکوکار، سیدھی راہ پر اور حق کی پیروی کرنے والا رہا۔

پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور مجھ سے گفتگو کرنے لگے تم دونوں کی بات ایک اور معاملہ ایک، اے عباس! آپ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے بھتیجے ﷺ کے مال میں سے اپنے حصے کا سوال کر رہے تھے اور یہ یعنی حضرت علیؓ میرے پاس آئے کہ ان کی بیوی (حضرت فاطمہؓ) کا حصہ ان کے باپ ﷺ کے مال میں سے مجھ کو دیجئے تو میں نے آپ دونوں سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائدادوں کو آپ دونوں کے حوالے کر دوں تو میں نے کہا کہ اگر دونوں چاہیں تو یہ جائدادیں آپ دونوں کو دے دوں اس شرط پر کہ آپ دونوں پر اللہ کا عہد و پیمان لازم ہے کہ آپ دونوں ان جائدادوں میں وہی عمل کریں گے جو عمل رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جو عمل ابو بکرؓ نے کیا اور جو عمل میں اپنی حکومت کی ابتدار سے کرتا رہا، تو آپ دونوں نے (یہ شرط قبول کر کے) کہا کہ یہ جائدادیں ہم لوگوں کو دیدیجئے چنانچہ میں نے اسی شرط پر آپ دونوں کے انتظام میں دیا۔

حاضرین کرام! اب میں اللہ کا واسطہ دیکر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کہ میں نے یہ جائدادیں اسی شرط پر ان دونوں کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ سب نے کہا جی ہاں! پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میں نے یہ جائدادیں اسی شرط پر آپ دونوں کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ دونوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا اب آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی فیصلہ چاہتے ہیں (کیا جائدادیں تقسیم کرانا چاہتے ہو؟) اس خدا کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہے میں تو اس کے سوا اس معاملے میں اور کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، اب اگر آپ دونوں (شرط کے مطابق) ان جائدادوں کے انتظام سے عاجز ہیں (قادر نہیں) تو جائدادیں مجھے واپس کردیجئے میں خود اس کا انتظام کرلوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ان الله قد خص رسوله" الى قوله فكانت هذه خالصة لرسول الله صلى الله عليه وسلم. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۵ تا ص۴۳۶، ومرّ الحديث ص ۴۰۷، ويأتي ص ۵۷۵، وص۷۲۵، وص۸۰۶، وص۹۹۶، وص ۱۰۸۵۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ بتانا ہے کہ خمس کی فرضیت سورہ انفال کی اکتالیسوں آیت سے ہوئی۔ قال الحافظ "والجمهور على ان ابتداء فرض الخمس كان بقوله تعالى واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله خمسه وللرسول" الآيه (فتح ج۶ ص۱۴۷)

تشریح | ملاحظہ فرمائیے جلد ہشتم مغازی ص ۳۰۲ میں "عہد فاروقی میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کا مطالبہ"۔

﴿بَابُ[۱۹۴۴] اَدَاءُ الخُمسِ مِنَ الدِّيْنِ﴾

خمس کی ادائیگی دین کا جزء ہے

یعنی مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا دین (وایمان) میں داخل ہے۔

۲۸۸۶﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابنَ عباسٍ يقولُ قَدِمَ وَفْدُ عبدِ القَيسِ فقالوا يارسولَ اللّٰه! اِنَّا هٰذا الحيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا في الشهرِ الحَرامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَاخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُو اِلَيْهِ مَنْ وَرَائَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنهاكُمْ عن اَرْبَعٍ الايمانِ باللّٰهِ شهادَةِ ان لااله الاّ اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهِ وَاِقامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتاءِ الزكٰوةِ وصِيَامِ رَمَضَانَ واَنْ تُؤَدُّوا لِلّٰهِ خُمُسَ

مَاغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ. ﴾

ترجمہ ابو جمرہ ضبعی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد (خدمت نبوی میں) حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہم لوگ ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان پڑتے ہیں اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ صرف حرمت والے مہینوں میں (جن میں لوٹ مار نہیں ہوتی) آپ تک پہنچ سکتے ہیں پس آنحضور ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرمادیں جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں حکم دیتا ہوں اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے شمار کیا اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) اللہ کے لئے ادا کرنا اور تمہیں منع کرتا ہوں دبّاء، نقیر، حنتم اور مزفت سے۔

(اس کی تشریح گذر چکی ہے ملاحظہ فرمایئے جلد اول ص ۳۵۲ تا ص ۳۵۵۔)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان تؤدّوا لله خمس ماغنمتم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۳۶ تا ص ۴۳۷، باقی کے لئے دیکھئے جلد اول ص ۳۵۳۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ خمس کی ادائیگی داخل ایمان ہے، دین کا جزء ہے۔

﴿بَابُ (۱۹۴۵) نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَعْدَ وَفَاتِهِ﴾

نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے نفقے (خرچ) کا بیان

۲۸۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنا مالِكٌ عن اَبِي الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لاتَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَاتَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ورثہ (میرے بعد) ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں (میراث کہ تقسیم نہ کریں) میں جو کچھ چھوڑوں میری ازواج اور عاملوں کے اخراجات کے بعد جو بچ جائے وہ صدقہ ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحدیث ھنا ص ۴۳۷، و مرّ الحدیث ص ۳۸۹، و یاتی ص ۹۹۶۔

۲۸۸۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنا اَبُواُسَامَةَ حدَّثَنا ھِشَامٌ عن اَبِیْهِ عن عائِشَةَ قالتْ تُوُفِّیَ رسولُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِی بَیْتِی مِنْ شَیْئٍ یاکُلُهُ ذُو کَبِدٍ اِلاّ شَطْرَ شَعِیْرٍ فِی رَفٍّ لِی فاکلتُ مِنْهُ حتی طالَ علیّ فکِلْتُهُ فَفَنِیَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگروالا (جاندار) کھا (کر بسر کر) سکے سوائے نصف وسق جو کے جو طاق میں تھا میں اسی سے کھاتی رہی یہاں تک کہ ایک مدت گذرگئی پھر میں نے اس کو ناپا تو وہ جلدی ختم ہو گئے۔

(مطلب یہ ہے کہ اس جو میں اللہ نے برکت دی تھی لیکن جب حضرت عائشہؓ نے ناپا تو توکل میں فرق آگیا اور برکت جاتی رہی۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فاکلت منه" یعنی یہ جو حضرت عائشہؓ کو ترکہ میں نہیں ملا تھا بلکہ یہ بیت المال سے نفقہ (خرچہ) ملا تھا کیونکہ اگر یہ جو نفقہ بیت المال نہ ہوتا تو حضور اقدس ﷺ کی وفات کے بعد یہ جو عائشہؓ سے لے لئے جاتے چونکہ اور حقدار اور ورثہ موجود تھے بغیر تقسیم ایک کا قبضہ جائز نہ تھا۔

تعدد موضعه | و الحدیث ھنا ص ۴۳۷، و یاتی ص ۹۵۵۔

اشکال: ایک روایت میں ہے "کیلوا طعامکم یبارك لکم فیه" بظاہر تعارض ہے۔

جواب: مراد اس روایت سے یہ ہے کہ غلہ خریدتے وقت یا عند الضرورت لیتے وقت ناپ لو باقی سب کو مت ناپو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ فلا اشکال

۲۸۸۹﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدَّثَنا یَحْیٰی عن سُفیانَ حدَّثَنِی اَبُواسْحَاقَ قالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بنَ الحارِثِ قالَ مَاتَرَكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ سِلاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَیْضَاءَ وَاَرْضًا تَرَکَهَا صَدَقَةً. ﴾

ترجمہ | عمرو بن الحارثؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے (اپنی وفات کے بعد) اپنے ہتھیار اور ایک سفید خچر اور زمین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا۔ (یعنی درہم، دینار روپیہ پیسہ نہیں چھوڑا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة تؤخذ من قوله "وارضًا ترکها صدقه" لان نفقة نسائه صلی الله علیه وسلم بعد موته کانت مما خصه الله به من الفیئ ومنه فدك وسهمه من خیبر.

تعدد موضعه | و الحدیث ھنا ص ۴۳۷، و مرّ الحدیث ص ۳۸۲، وص ۴۰۲، وص ۴۰۸، و یاتی ص ۶۴۱۔

مقصد | ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں نیز دیگر خصوصی فضیلت کی بناء پر ان کا نفقہ بذمہ بیت المال ہے۔

﴿باب ۱۹۴۶ ماجاءَ فی بُیُوتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کے بارے میں جو کچھ وارد ہے

وَمَانُسِبَ مِنَ البُیُوبِ اِلَیْهِنَّ وقولِ اللّٰہِ "وَقَرْنَ فِی بُیُوتِکُنَّ وَلاَ تَدْخُلُوا بُیُوتَ النَّبِیِّ اِلاَّ اَنْ یُؤْذَنَ لَکُمْ".

اور جو گھر ان کی طرف منسوب ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ احزاب ۳۳/ میں) وَقَرْنَ فی بُیُوتِکُنَّ (یعنی قرار پکڑو (ٹھہری رہو) اپنے گھروں میں (اور اسی سورہ احزاب آیت ۵۳/ میں فرمایا) مسلمانو! پیغمبر کے گھروں میں بلا اجازت نہ داخل ہو۔

۲۸۹۰﴿ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ مُوسٰی وَمحمَّدٌ قالا اَخبَرَنا عبدُ اللّٰہِ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ ویُونُسُ عنِ الزُّهرِیِّ اَخبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ عبدِ اللّٰہِ بنِ عُتبَةَ بنِ مَسْعُودٍ اَنَّ عائِشَةَ زوجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ یُمَرَّضَ فی بَیْتِی فاَذِنَّ لَهُ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ (مرض الوفات میں) جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج سے اس بات کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ ﷺ میرے گھر گذاریں، سب نے آپ ﷺ کو اجازت دی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فی بیتی".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۳۷، ومرّ ص ۳۲، وص ۹۱، وص ۹۵، وص ۳۵۲، ویاتی فی ص ۶۳۹، وص ۸۵۱۔

۲۸۹۱﴿ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی مَرْیَمَ حدَّثَنا نافِعٌ قالَ سَمِعْتُ ابنَ اَبِی مُلَیْکَةَ قالَ قالَتْ عائِشَةُ تُوُفِّیَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی بَیْتِی وَفِی نَوْبَتِی وَبَیْنَ سَحْرِی وَنَحْرِی وَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَ رِیْقِی وَرِیْقِهِ قالَتْ دَخَلَ عبدُ الرحمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عنه فَاَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات میرے گھر میں، میری باری کے دن میں، اور میرے حلق اور سینے کے درمیان میں ہوئی اور اللہ نے (انتقال کے وقت) میرے تھوک اور آپ ﷺ کے تھوک کو جمع کر دیا تھا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (وہ اس طرح ہوا کہ) عبدالرحمٰنؓ (عائشہؓ کے بھائی) مسواک لئے ہوئے اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ

اسے چبانہ سکے (بیماری کے ضعف سے اسے چبانہ سکے) اس لئے میں نے اس کو لیا اور چبا کر آپ ﷺ کے دانتوں پر ملی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فى بيتى".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۳۷، و مرّ الحديث ص ۱۲۲، وص ۱۸۶، و يأتى ص ۵۳۲، وص ۶۳۸، وص ۶۳۹، وص ۶۴۰، وص ۷۸۵، وص ۹۶۴۔

۲۸۹۲﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ خالِدٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عَلِيِّ بنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّها جاءَتْ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُه وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فى المَسْجِدِ فى العَشْرِ الاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قامَتْ تَنْقَلِبُ فقامَ مَعَها رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى اِذَا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنْ بابِ المَسْجِدِ عندَ بابِ اُمِّ سَلَمَةَ زوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الاَنْصارِ فَسَلَّمَا على رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فقالَ لَهُمَا رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رِسْلِكُما قالا سُبْحَانَ اللّٰهِ يارسولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِك فقالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيطانَ يَبْلُغُ مِنَ الاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وِاِنِّى خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فى قُلُوبِكُمَا شَيْئًا. ﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں اور آنحضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے پھر جب واپس لوٹنے کے لئے اٹھیں تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ ان کو گھر پہنچانے کے لئے اٹھے یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے جہاں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ام سلمہؓ کا دروازہ تھا تو دو انصاری صحابی (اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما) وہاں سے گذرے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا ذرا ٹھہرو (یہ عورت میری بیوی ہے) ان دونوں حضرات نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد ان دونوں پر شاق گذرا (کہ آنحضور ﷺ ہماری طرف سے وہ بھی اپنی ذات کے متعلق اس طرح کے شبہ کی امید رکھ سکتے ہیں) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بات یہ ہے) کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں (ہر رگ و پے میں) پہنچتا ہے مجھے یہی خطرہ ہوا کہ تمہارے دلوں میں کچھ وسوسہ نہ ڈال دے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "عند باب ام سلمةؓ".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۳۷، و مرّ الحديث ص ۲۷۲، وص ۲۷۳، و يأتى ص ۴۶۴، وص ۹۱۸، وص ۱۰۶۳۔

۲۸۹۳﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بنُ عِيَاضٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن محمَّدِ بنِ يَحْيَى

بنِ حَبَّانَ عن وَاسِعِ بنِ حَبَّانَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ ارْتَقَيْتُ فوقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فرَأَيْتُ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ القِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں (اپنی بہن) ام المومنین حضرت حفصہؓ کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کر رہے تھے پشت مبارک قبلہ کی طرف اور چہرہ مبارک شام کی طرف تھا۔ (پھر ابن عمرؓ جلدی سے اتر گئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في بيت حفصة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۷، ومرّ الحديث ص ۲۶، وص ۲۷۔

۲۸۹۴ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بنُ عِيَاضٍ عن هشامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ رضي الله عنها قالتْ كانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي العَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی۔ (اوپر دیواروں پر نہ چڑھتی)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من حجرتها" لان الحجرة بيت.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۷، ومرّ الحديث ص ۷۵، وص ۷۷، وص ۷۸۔

۲۸۹۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عن نَافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ قامَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فاَشَارَ نحوَ مَسْكَنِ عائِشَةَ فقالَ هُنَا الفِتْنَةُ ثلاثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطانِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہیں سے (مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔ (طلوع آفتاب کے ساتھ)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "نحو مسكن عائشة" لان مسكنها بيتها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۷ تا ص ۴۳۸، وياتي ص ۴۶۳، وص ۴۹۸، وص ۴۹۸، وص ۱۰۵۰۔

۲۸۹۶ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مالِكٌ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي بَكْرٍ عن عَمْرَةَ بِنْتِ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صوتَ اِنسانٍ يَسْتَاذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ

فقلتُ یارسولَ اللّٰهِ هٰذا رَجُلٌ یَستَاذِنُ فی بَیْتِكَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فلانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مایُحَرِّمُ مِنَ الوِلادَةِ.

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس (عائشہؓ کے گھر) تشریف فرما تھے اتنے میں عائشہؓ نے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ ایک مرد ہے جو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فلاں صاحب ہیں حفصہؓ کے رضاعی چچا، بلاشبہ رضاعت بھی ان چیزوں کو حرام کردیتی ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "في بيت حفصة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۳۸، ومرّ الحديث ص ۳۶۱، ويأتي ص ۷۶۴۔

مقصد قال ابن المنير غرضه بهذه الترجمة ان يبين ان هذه النسبة تحقق دوام استحقاقهن للبيوت مابقين لان نفقتهن وسكناهن من خصائص النبي صلى الله عليه وسلم والسر فيه حبسهن عليه. (فتح)

مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کے لئے نفقہ (خرچہ) کا حق تھا اور پوری زندگی کے لئے حق تھا اسی طرح سکنی کا بھی حق تھا چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام مسلمانوں کی مائیں قرار دیا اور کسی اور سے ان کا نکاح حرام قرار دیا۔

﴿بابُ [۱۹۴۷] ماذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ.

نبی اکرم ﷺ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور آپ ﷺ کی انگوٹھی کا بیان

وَمَا استَعمَلَ الخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ تُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعَرِهِ وَنَعْلِهِ وآنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ فِيْهِ اَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور آپ ﷺ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء راشدینؓ نے آپ ﷺ کے بعد استعمال کیا جنہیں تقسیم نہیں کیا گیا اور آپ ﷺ کے موئے مبارک اور نعل مبارک اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے صحابہؓ اور دوسرے لوگ برکت حاصل کرتے تھے۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام چیزیں متبرک تھیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام، اولیاء عظام کی

چیزوں سے برکت حاصل کر سکتے ہیں۔

ہمارے ہندوستانی نسخے میں یعنی ابوذرؓ کی روایت کے الفاظ ہیں: مماشرك فيه اصحابه جن میں حضور ﷺ کے بعد صحابہؓ وغیرہ شریک رہے)۔

۲۸۹۷﴿ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ الانصاريُّ حدَّثني ابي عن ثُمامَةَ عن انَسٍ انَّ ابابكرٍ لَمَّا استُخلِفَ بَعَثَهُ اِلَى البَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذا الكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكانَ نَقْشُ الخاتَمِ ثَلاثَةَ اَسْطُرٍ محمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللّٰه سَطْرٌ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو ان کو (انسؓ کو) بحرین کی طرف (زکوۃ وصول کرنے کے لئے) بھیجا اور ایک مکتوب (پروانہ) لکھ کر ان کو دیا (جس کا ذکر کتاب الزکوۃ کی طویل روایت فی باب زکوۃ الغنم میں گذر چکا ہے) اور اس پر نبی اکرم ﷺ کی انگوٹھی کی مہر لگائی مہر مبارک پر تین سطریں نقش تھیں ایک سطر میں محمد اور ایک میں (دوسری سطر میں) رسول اور ایک سطر (تیسری سطر) میں اللہ کندہ تھا۔

(یہ مہر آنحضرت ﷺ کی تھی اس کا نقش اس طرح تھا: (اللہ رسول محمد))

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وختمه بخاتم النبي صلى الله عليه وسلم".

معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ کی مہر حضرت ابوبکر صدیقؓ استعمال کرتے رہے حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہی۔ حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے بئیر اریس (اریس کنویں) میں گر پڑی اور تلاشِ بسیار کے بعد بھی ہاتھ نہ آئی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۳۸، ومرّ الحديث ص ۱۹۴، وص ۱۹۵، ،، ،، وص ۱۹۶، وص ۳۳۸، ويأتي ص ۸۷۳، وص ۱۰۲۹۔

۲۸۹۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ الاَسَدِيُّ حدَّثَنا عِيسَى بنُ طَهْمَانَ قالَ اَخرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبالانِ فَحَدَّثَنِي ثابِتٌ البُنَانِيُّ بَعْدُ عن انَسٍ انَّهُمَا نَعلا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے بے بال کے دو پرانے چپل نکال کر دکھائے جن کے دو تسمے تھے پھر بعد میں ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ دونوں چپل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انهما نعلا النبي صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۳۸، و یاتی ص ۸۷۱۔

۲۸۹۹﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ بَشّارٍ حدَّثَنا عبدُ الوَهَّابِ حَدَّثَنا اَيُّوبُ عن حُمَيْدِ بنِ هِلالٍ عن اَبِي بُرْدَةَ قالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنا عائِشَةُ كِسَاءً مَلَبَّدًا وقالتْ في هٰذا نُزِعَ رُوحُ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وزادَ سُليمانُ عن حُمَيْدٍ عن اَبِي بُرْدَةَ اَخْرَجَتْ اِلينا عائِشَةُ إزارًا غَلِيظًا مِمَّا يَصْنَعُ باليَمَنِ وَكِسَاءً مِن هٰذه التي تَدْعُونَها المَلَبَّدَةَ: ﴾

ترجمہ | ابو بردہ بن ابی موسیٰؒ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی کپڑے میں نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہوئی تھی، اور سلیمان بن مغیرہ نے حمید کے واسطہ سے ایوب کی روایت پر انہوں نے ابو بردہ سے اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہؓ نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنا جاتا ہے اور ایک کمبل اسی قسم کا (انہی کمبلوں میں سے) جسے تم لوگ ملبدہ (موٹا یا پیوندار) کہتے ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث لجزء من الترجمة يمكن ان تكون لقوله وما استعمل الخلفاء بعده.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۳۸، و یاتی ص ۸۶۵۔

۲۹۰۰﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عن اَبِي حَمْزَةَ عن عاصِمٍ عن ابنِ سِيرِيْنَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فاتَّخذَ مَكانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قالَ عاصِمٌ رَأيتُ القَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا (پانی پینے کا) پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے ٹوٹی ہوئی جگہ کو چاندی کی زنجیر سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور (تبرکاً) میں نے اس میں پیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان قدح النبي صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۳۸، و یاتی ص ۸۴۲۔

۲۹۰۱﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ محمّدٍ الجَرْمِيُّ حَدَّثَنا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا اَبِي اَنَّ الوَلِيْدَ بنَ كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ عن محمّدِ بنِ عَمْرِو بنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَه اَنَّ ابنَ شِهابٍ حَدَّثَه اَنَّ عَلِيَّ بنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُم حِيْنَ قَدِمُوا المَدِيْنَةَ مِنْ عندِ يَزِيْدَ بنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ المِسْوَرُ بنُ مَخْرَمَةَ فقالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَيَّ مِنْ حاجَةٍ تَامُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لا فقالَ لَهُ هَلْ انتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اَخافُ اَنْ يَغْلِبَكَ القومُ عليهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِن اَعْطَيْتَنِيهِ لايُخْلَصُ اِلَيْهِمْ اَبدًا حتى تُبْلَغَ نَفْسِي اِنَّ عَلِيَّ بنَ اَبِي طالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ لَمُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَاتَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا.﴾

ترجمہ علی بن حسین (بن علی بن ابی طالب زین العابدینؒ) نے بیان کیا کہ جب آپ حضرات امام حسین بن علیؓ کی شہادت کے سال یزید بن معاویہ کے یہاں سے (رہائی پا کر) مدینہ آئے تو حضرت مسور بن مخرمہؓ نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ اگر آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے امام زین العابدینؒ نے بیان کیا کہ میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر مسورؓ نے آپ سے کہا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھے عنایت فرمائیں گے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قوم (بنی امیہ) زبردستی آپ سے چھین نہ لیں اور خدا کی قسم اگر مجھے دیدیں گے تو جب تک میرے دم میں دم ہے کوئی شخص بھی مجھ سے نہیں لے سکے گا۔

(پھر مسورؓ نے ایک قصہ بیان کیا کہ) حضرت علی بن ابی طالبؓ نے (حضرت فاطمہؓ کی موجودگی میں) ابوجہل کی بیٹی (جویریہ وقیل جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا تو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ اس بارے میں اپنے اسی منبر پر لوگوں سے فرمارہے تھے اور میں اس وقت بالغ تھا آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے (یعنی میرے بدن کا ٹکڑا ہے) مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (سوتن کے ساتھ غیرت کی وجہ سے) اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے اس کے بعد آپ ﷺ نے بنی عبد شمس سے اپنے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور اس کے رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی جو وعدہ کیا اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا (یعنی نکاح ثانی جو حلال وجائز ہے اسے حرام نہیں کرتا) اور نہ کسی حرام کو حلال کرتا لیکن خدا کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ (ایک مرد کے پاس) جمع نہیں ہو سکتیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۳۸، ومرّ مختصرًا ص۱۳۷، ويأتي ص۵۲۶، ويأتي مفصلا ص۵۲۸، وص۵۳۲، وص۷۹۵۔

۲۹۰۲﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ذَاكِرًا عُثْمَانَ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ اِلٰى عُثْمَانَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوا بِهَا

فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ اَغْنِهَا عَنَّا فَاَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُه فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ اَخَذْتَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہؒ نے کہا (ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے والد حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا) اگر حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کو برا کہنے والے ہوتے تو اس روز کہتے جس روز حضرت علیؓ کے پاس کچھ لوگ آئے اور حضرت عثمانؓ کے عاملوں (حکومت کی طرف سے زکوۃ وغیرہ وصول کرنے والے) کی شکایت کی (مگر اس دن بھی حضرت علیؓ نے کچھ نہیں کہا) حضرت علیؓ نے مجھے ایک مکتوب (صحیفہ) دے کر فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بتادو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا مکتوب ہے اس میں صدقات (زکوۃ) کے احکام درج ہیں اپنے عاملوں کو حکم دو کہ اس مکتوب کے مطابق عمل کریں چنانچہ میں اس مکتوب کو لے کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا ہمیں اس کی ضرورت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) پھر میں اسے حضرت علیؓ کے پاس واپس لایا اور انہیں بتایا تو فرمایا کہ جہاں سے لیا تھا وہیں رکھ دو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله "اخبرته انها صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم" واراد به الصحيفة التي كانت فيها احكام الصدقات ويكون هذا مطابقا لقوله في الترجمة وما استعمل الخلفاء بعده.

(یعنی حضور اقدس ﷺ کا مکتوب حضرت علیؓ کے پاس رہا حضرت علیؓ نے اس سے کام لیا)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۳۸۔

۲۹۰۳﴿ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ اَرْسَلَنِي اَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ اِلٰى عُثْمَانَ فَاِنَّ فِيْهِ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ. ﴾

ترجمہ | محمد بن حنفیہؒ نے کہا کہ میرے والد حضرت علیؓ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ (مکتوب) حضرت عثمانؓ کے پاس لے جاؤ اس میں صدقہ سے متعلق نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ احکام ہیں۔

(اس حدیث کے نقل سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے، اور محمد کا سماع منذر ثوری سے بصراحت معلوم ہوجائے)

مقصد | امام بخاریؒ نے اس باب میں چند مختلف چیزوں کا ذکر فرمایا مثلاً زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی وغیرہ۔ اور باب کے تحت چھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں، پہلی حدیث میں انگوٹھی، دوسری حدیث میں چپل اور تیسری میں چادر اور چوتھی میں پیالہ وغیرہ۔ لیکن زرہ، عصا اور موئے مبارک کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کیں حالانکہ ترجمۃ الباب میں ان کا ذکر ہے ممکن ہے کہ امام نے دوسرے ابواب کی حدیثوں کی طرف اشارہ پر اکتفا فرمایا مثلاً حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ حضور اقدس ﷺ

کی وفات کے وقت آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروتھی، حضرت ابن عباسؓ کی حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ حجر اسود کو ایک لکڑی یعنی عصا سے بوسہ دیتے تھے وغیرہ۔

﴿باب ۱۹۴۸ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ....﴾

.... وَالمَسَاكِيْنِ وَاِيْثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الصُّفَّةِ وَالاَرَامِلَ حِيْنَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ اِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحٰى اَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا اِلَى اللّٰهِ.

اس بات کی دلیل کہ خمس (غنیمت کا پانچواں حصہ) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں....

.... پیش آنے والی مہمات وحوادث اور محتاجوں کے لئے تھا اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل صفہ اور بیواؤں کو ترجیح دی جبکہ حضرت فاطمہؓ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی شکایت کی اور حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی قیدیوں میں سے کوئی خدمتگار عطا ہو، حضور ﷺ نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا۔

۲۹۰۴﴿ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ المُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي الحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَاتَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا لِلّٰهِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ.﴾

ترجمہ حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی پیسنے کی اپنی دشواریوں کی شکایت کی پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں وہ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں ایک خادم آپ سے خدمت کے لئے مانگتی تھیں اتفاق سے آپ ﷺ نہ ملے تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے بیان کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہؓ نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی، حضور ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اٹھنا چاہا آپ ﷺ نے فرمایا لیٹے رہو (آپ میرے اور حضرت فاطمہؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپ ﷺ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی، آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی (یعنی خادم) جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر کہو اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار

سبحان اللہ، یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے جو تم مانگتے ہو۔
(یعنی ان کلمات کی وجہ سے اللہ تم کو ایسی طاقت دے گا کہ تم کو طاقت کی احتیاج نہ رہے گی اپنا کام خود کر لوگی)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم اختار اهل الصفة على فاطمةؓ وان لم يكن فيه ذكر الخمس لكنه يفهم من معنى الحديث. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹، ويأتي الحديث ص۵۲۵، وص۸۰۷، وص۸۰۸، وص۹۳۵۔

مقصد | اس باب سے مقصد یہ بتانا ہے کہ مال غنیمت کے خمس (پانچواں حصہ) میں حضور اقدس ﷺ مختار تھے اور حضور ﷺ کے بعد امام وقت کو اختیار ہے کہ جن محتاجوں کو چاہیں دیں نیز بعض کو بعض پر ترجیح بھی دے سکتے ہیں باقی کے لئے باب کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

﴿بابُ[۱۹۴۹] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ"....﴾

....يَعْنِي لِلرَّسُوْلِ قَسْمُ ذٰلِكَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّما اَنَا قَاسِمٌ وخازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ انفال میں) بیشک مال غنیمت کا خمس (پانچواں حصہ) اللہ اور رسول کیلئے ہے

یعنی اسکے تقسیم کا اختیار رسول ﷺ کو ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قاسم اور خازن ہوں اور دیتا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۹۰۵﴿ حَدَّثَنا اَبُو الوَلِيْدِ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن سُلَيْمانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتادَةَ سَمِعُوا سالِمَ بنَ اَبِي الجَعْدِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الاَنْصارِ غُلامٌ فَاَرادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيْثِ مَنْصُورٍ اِنَّ الاَنْصارِيَّ قالَ حَمَلْتُهُ عَلٰى عُنُقِي فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حديثِ سُلَيْمانَ وُلِدَ لَهُ غُلامٌ فَاَرادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلاتَكَنَّوا بِكُنْيَتِي فَاِنِّي اِنَّما جُعِلْتُ قاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وقالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنا شُعْبَةُ عن قَتادَةَ قالَ. سَمِعْتُ سالِمًا عن جابِرٍ اَرادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ القاسِمَ فَقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ ہم انصار میں سے ایک صاحب کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اسکا نام محمد رکھیں، شعبہ نے کہا کہ منصور کی حدیث میں ہے کہ انصاری نے کہا کہ میں اس لڑکے کو اپنی گردن پر لاد

کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور سلیمان کی حدیث میں ہے کہ اس انصاری کے ایک لڑکا پیدا ہوا تو اس نے ارادہ کیا کہ اس کا نام محمد رکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ میں اللہ کی طرف سے قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہوں (اسلئے میری کنیت ابوالقاسم ہے) میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں، اور حصین نے کہا (یعنی حصین کی روایت میں یوں ہے) میں قاسم بنا کر بھیجا گیا کہ میں تمہارے درمیان تقسیم کروں، اور عمرو بن مرزوق نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ قتادہؒ نے کہا میں نے سالم سے سنا انہوں نے حضرت جابرؓ سے کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "انما جعلت قاسمًا اقسم بينكم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹، ویاتی ص۴۳۹، وص۵۰۱، وص۹۱۴، وص۹۱۴، وص۹۱۴، وص۹۱۵۔

۲۹۰۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفيانُ عنِ الاَعمَشِ عن سَالِمِ بنِ اَبِى الجَعدِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ الاَنصَارِيِّ قالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلامٌ فَسَمَّاهُ القاسِمَ فقالتِ الاَنصَارُ لانُكَنِّيكَ اَبَالقَاسِمِ وَلاَ نُنعِمُكَ عَينًا فاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِى غُلامٌ فَسَمَّيتُهُ قاسِمًا فقالتِ الاَنصَارُ لانُكَنِّيكَ اَبَا القَاسِمِ وَلاَ نُنعِمُكَ عَينا فقالَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَحسَنَتِ الاَنصَارُ تَسَمَّوا بِاسمِى وَلاَ تَكَنَّوا بِكُنيَتِى فاِنَّما اَنَا قاسِمٌ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اسکا نام قاسم رکھا (اب قاعدہ کے لحاظ سے ان کی کنیت ابوالقاسم ہوتی تھی) لیکن انصار نے کہا ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم رکھ کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے اسکا نام قاسم رکھا ہے اس پر انصار نے کہا ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کرینگے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار نے ٹھیک کہا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فانما انا قاسم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹، ومرّ الحديث ص۴۳۹۔

۲۹۰۷﴿ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ مُوسٰى اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهرِيِّ عن حُمَيدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَن يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّينِ وَاللّٰهُ المُعطِى وَاَنَا القَاسِمُ وَلاَ تَزَالُ هٰذِهِ الاُمَّةُ ظاهِرِينَ عَلٰى

مَنْ خَالَفَهُمْ حتى يَاتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ. ﴾

ترجمہ | حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا (یعنی قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وانا القاسم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹، ومرّ الحديث في ص۱۶، ويأتي ص۵۱۴، وص۱۰۸۷، وص۱۱۱۱۔

۲۹۰۸﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنَانٍ حدَّثنا فُلَيْحٌ حدَّثنا هِلالٌ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِي عَمْرَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ مَاأُعْطِيكُمْ وَلاَ اَمْنَعُكُمْ اِنَّما اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہ تم کو دیتا ہوں اور نہ روک سکتا ہوں میں تو صرف بانٹنے والا ہوں جہاں حکم دیا جاتا ہوں وہاں رکھتا ہوں۔ (جس کے لئے حکم ہوتا ہے اس کو دیتا ہوں)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما انا قاسم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹۔

۲۹۰۹﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يَزِيْدَ حدَّثنا سَعِيْدُ بنُ اَبِي اَيُّوبَ حدَّثَنِي اَبُوالاَسْوَدِ عنِ ابنِ اَبِي عَيَّاشٍ وَاسمُهُ النُّعْمَانُ عن خَوْلَةَ الاَنْصَارِيَةِ قالتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقُولُ اِنَّ رِجَالا يَتَخَوَّضُونَ فِي مالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَومَ القِيَامَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت خولہ انصاریہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: لامطابقة بين الحديث والترجمة بحسب الظاهر ولكن قال الكرماني قوله "بغير حق" اى بغير قسمة حق واللفظ وان كان اعم من ذلك لكن خصصناه بالقسمة ليفهم منه الترجمة صريحًا. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۳۹۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ خمس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف محض تعظیم وتبرک کیلئے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق حاکم وقت لے گا لیکن مالک کے طور پر نہیں بلکہ قاسم کی حیثیت سے، جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قاسم (تقسیم کے مالک) تھے۔ واللہ اعلم

﴿باب۱۹۵۰ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اُحِلَّتْ لَكُمُ الغَنَائِمُ﴾

وقالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ" الآية (سورہ فتح) فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حتى يُبَيِّنَهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور اللہ نے تم سے بہت زیادہ غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جسے تم حاصل کرو گے پس اللہ نے جلد ہی تم کو عطا فرمادیا''۔ پس یہ غنیمت (قرآن کی رو سے) سب لوگوں کا حق ہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادیا کہ کون کون مستحق ہیں۔

فعجّل لكم هٰذه: یعنی غنائم خیبر۔

تشریح آیت قرآنی عام ہے، اس سے تو مال غنیمت میں سارے مسلمانوں کا حصہ ثابت ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ غنیمت کا مستحق ہر شخص نہیں بلکہ غنیمت کے مستحق صرف مجاہدین ہیں گویا آیت میں جو اجمال تھا حدیث شریف نے اس کی وضاحت کردی۔

۲۹۱۰﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدَّثنا خالِدٌ حدَّثنا حُصَيْنٌ عن عَامِرٍ عن عُرْوَةَ البَارِقِيِّ عنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ الأَجْرُ وَالمَغْنَمُ اِلٰى يَوْمِ القِيَامَةِ.﴾

ترجمہ عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر وابستہ ہے اجر اور غنیمت قیامت تک لازم ہے۔ (یعنی آخرت میں اجر وثواب اور دنیا میں مال غنیمت)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمغنم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۴۰، ومرّ الحديث ص۳۹۹ تا ص۴۰۰، ويأتي ص۵۱۴۔

۲۹۱۱﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حدَّثنا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ پر بربادی آئے گی (عراق وایران کا مجوسی بادشاہ مرے گا) تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہیں بیٹھے گا (بلکہ اس کی سلطنت تم لے لوگے) اور جب قیصر پر بربادی آئے گی تو کوئی قیصر نہیں بیٹھے گا (روم اور شام پر تمہاری حکومت ہوگی) قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم

ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ (یعنی مجاہدین پر یہ خزانے خرچ ہوئے اور مسلمان عراق وایران اور روم وشام کے مالک بنے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله لتنفقن كنوزهما في سبيل الله لان كنوزهما كانت مغانم. (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۴۰، ومرّ الحديث ص۴۲۵، ویاتی ص۵۱۱، وص۹۸۱۔

۲۹۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عن عبدِ المَلِكِ عن جابرِ بن سَمُرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فلا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فلا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُما فى سَبِيْلِ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة مثل مطابقة الذى قبله.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۴۰، ویاتی ص۵۱۱، وص۹۸۱۔

۲۹۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنَانٍ حدَّثَنا هُشَيْمٌ حدَّثَنا سَيَّارٌ حدَّثَنا يَزِيْدُ الفَقِيْرُ حدَّثَنا جابِرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الغَنَائِمُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے (میری امت کے لئے) غنیمت جائز کردی گئی۔ (اگلی امتوں کے لئے حلال نہ تھی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۴۰، ومرّ الحديث ص۴۸، وص۶۲۔

۲۹۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِى مالِكٌ عن اَبِى الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فى سَبِيْلِهِ لايُخْرِجُهُ اِلَّا الجِهَادُ فى سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهِ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِى خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں صرف جہاد ہی کی نیت سے نکلے اللہ کے کلام (اس کے وعدے کو) سچ جان کر تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ یا تو اس کو (شہید کرکے) بہشت میں داخل

کرے گا (یعنی بلاحساب وکتاب اور بلاموازنہ اعمال یہ شہید فی سبیل اللہ کی خصوصیت ہے) یا اس کو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اس کے گھر لوٹائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اوغنيمة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۴۰، ومرّ الحديث ص۱۰، وتقدم بمعناه في ص۳۹۱، شطرًا من حديث ويأتي ص۱۱۱۱، وص۱۱۱۲۔

۲۹۱۵﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بْنُ العَلاءِ حَدَّثَنا ابنُ المُبَارَكِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ النَّبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غزَا نَبيٌّ مِنَ الاَنْبِيَاءِ فقالَ لِقَومِهِ لايَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امرَاةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلاَ اَحدٌ بَنٰى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا ولاَ اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْخَلِفاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلادَهَا فغزَا فَدَنَا مِنَ القَرْيَةِ صَلٰوةَ العَصْرِ اَوْقَرِيبًا مِن ذٰلِكَ فقالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَامُورَةٌ وَاَنا مَامُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فحُبِسَتْ حتى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فجمَعَ الغَنَائِمَ فجَائَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فقالَ اِنَّ فِيكُمْ غُلُولا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فقالَ فِيكُمُ الغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثلاثَةٍ بِيَدِهِ فقالَ فِيْكُمُ الغُلُولُ فجَاؤُا بِرَاسٍ مِثْلَ رَاسِ بَقَرةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فجَائَتِ النَّارُ فاَكَلَتْهَا ثمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنا وَعَجْزَنَا فاَحَلَّهَا لَنَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت یوشع بن نون علیہ السلام) نے جہاد کا ارادہ فرمایا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا میرے ساتھ ایسا شخص (جہاد کے لئے) نہ چلے جس نے کسی عورت سے شادی کی ہو اور اس سے صحبت کرنا چاہتا ہو مگر ابھی کیا نہیں اور نہ وہ شخص چلے جس نے گھر بنائے ہوں اور ابھی چھت نہیں ڈالی ہے اور نہ وہ شخص چلے جس نے بکریاں یا اونٹنیاں (حاملہ) خریدی ہوں اور وہ ان کی پیدائش کا انتظار کر رہا ہو، اس کے بعد وہ جہاد کے لئے نکلے اور ایک گاؤں (اریحا) اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا یا نزدیک تھا انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے کہا تو بھی خدا کا تابع فرمان ہے اور میں بھی اس کا تابعدار ہوں (پھر یوں دعا کی) اے اللہ! سورج کو روک دے! وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے فتح عطا فرمائی تو غنیمتوں کو جمع فرمایا، اسے جلانے کے لئے (آسمان سے) آگ آئی لیکن ان کو نہ جلا سکی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں کوئی ہے جس نے مال غنیمت میں چوری کی ہے اب تم میں ہر قبیلے سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے (ہاتھ ملائے) ایک شخص کا ہاتھ ان کے دست مبارک سے چمٹ گیا انہوں نے فرمایا خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے اب

تمہارے قبیلے والے آکر مجھ سے بیعت کریں چنانچہ دو یا تین شخصوں کے ہاتھ ان کے دست مبارک سے چمٹ گئے تو فرمایا خیانت تم ہی لوگوں نے کی ہے آخروہ گائے کے سر کے برابر سونا لے کر آئے اور اس کو رکھا اب آگ آئی اور سب کو جلا گئی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے غنیمت ہمارے لئے حلال فرمادی اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو ملاحظہ فرمایا اور ہمارے لئے حلال فرمادیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ثم احلّ الله لنا الغنائم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۰، ويأتى ص ۷۷۵۔

مقصد | اس باب سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہے کہ مال غنیمت کو حلال اور جائز قرار دیا ہے جبکہ اگلی امتوں کے لئے مال غنیمت حلال نہیں تھی بلکہ غنیمت کے تمام مالوں کو اونچی جگہ پر رکھ دیا جاتا اور آسمان سے آگ آکر جلا دیتی، اگر آسمانی آگ نے نہیں جلایا تو جہاد کی عدم مقبولیت سمجھی جاتی تھی۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ الغَنِيْمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الوَقْعَةَ﴾ ۱۹۵۱

غنیمت اس کو ملے گی جو جنگ میں موجود رہا ہو

(اى لا لمن غاب عنها)

۲۹۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عبدُ الرَّحمٰنِ عن مالكٍ عن زيدِ بنِ اَسْلَمَ عن اَبِيْهِ قالَ قالَ عُمَرُ لولاَ آخِرُ المُسْلِمِيْنَ مَافَتَحْتُ قَرْيَةً اِلاَّ قَسَمْتُهَا بينَ اَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ﴾

ترجمہ | حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بستی فتح کرتا فتح کرنے والوں کو تقسیم کر دیتا جیسے نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی تقسیم کی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "الاّ قسمتها بين اهلها".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۰، ومرّ الحديث ص ۳۱۴، ويأتى ص ۶۰۸۔

مقصد | بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ اموال غنیمت کے حقدار اور مستحق وہی حضرات ہوں گے جو شریک جنگ وجہاد ہوں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کو اختیار ہے کہ ممالک مفتوحہ مجاہدین میں تقسیم کر دے یا وقف کر دے یہی مذہب حنفیہ وحنابلہ کا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے تقسیم نہیں کیا اور فرمایا اگر میں مفتوحہ ممالک کو تقسیم کر دوں تو آئندہ بہت سے لوگ مسلمان ہوں گے جو محتاج ہوں گے وہ محروم رہ جائیں گے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۹۵۲ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ﴾

جو شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑے

(مگر ترقی دین کی نیت بھی ہو) تو کیا اسکا ثواب کم ہو جائیگا؟

۲۹۱۷﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حدَّثَنا غُنْدَرٌ حدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو قالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ حَدَّثَنا اَبُومُوسَى الاَشْعَرِيُّ قالَ قالَ اَعْرَابِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ مَنْ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ فقالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ العُلْيَا فهُوَ فى سَبِيْلِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ ایک شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے، ایک شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی بہادری کا چرچا کیا جائے (یعنی نام وری کے لئے لڑتا ہے) اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے کہ لوگوں کو اپنی بہادری دکھائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہو (دین کی ترقی ہو) تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "الرجل يقاتل للمغنم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۰، ومرّ الحديث ص ۲۳، وص ۳۹۴، ويأتی ص ۱۱۱۱۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی اعلاء کلمۃ اللہ کی نیت سے جہاد کرے اور اسی کے ساتھ مال غنیمت کے حصول کی نیت بھی ہو تو ثواب میں نقصان نہ ہوگا لیکن اگر صرف مال غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے جہاد میں شریک ہوگا تو جہاد کا ثواب نہیں ہوگا۔ من قاتل لاجل حصول الغنيمة هل ينقص اجره؟ وجوابه انه ليس له اجر فضلا عن النقصان لان المجاهد الذی يجاهد فی سبيل اللّٰه هو الذی يجاهد لاعلاء كلمة اللّٰه. (عمدہ)

﴿بابُ ۱۹۵۳ قِسْمَةِ الإِمَامِ مايُقْدَمُ عَلَيْهِ﴾

وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ اَوْغَابَ عَنْهُ.

کافروں کی طرف سے جو ہدایا وتحائف امام کے پاس آئے ان کی تقسیم

اور جو لوگ موجود نہ ہوں ان کا حصہ چھپا کر رکھنا (یعنی محفوظ رکھنا)

۲۹۱۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ حَدَّثَنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ

اَبِی مُلَیْکَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَهٗ اَقْبِیَةٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِی نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهٗ اِبْنُهٗ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ اُدْعُهٗ لِی فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ فَاَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهٖ وَاسْتَقْبَلَهٗ بِاَزْرَارِهٖ فَقَالَ یَااَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ یَااَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِی خُلُقِهٖ شِدَّةٌ رَوَاهُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَةٌ، تَابَعَهُ اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ.

ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ (تابعیؒ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دیبا کی (ریشمی) قبائیں آئیں جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں انہیں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب میں تقسیم کردیا اور ایک قبا مخرمہ بن نوفلؓ کے لئے رکھ لی پھر مخرمہؓ آئے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسور بن مخرمہؓ بھی تھے چنانچہ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور (مسورؓ سے) کہا (اندر جاؤ) اور میرا نام لے کر نبی اکرم ﷺ کو بلاؤ، نبی اکرم ﷺ نے مخرمہؓ کی آواز سن لی تو قبا لے کر باہر تشریف لائے اور اس کی گھنڈیاں ان کے سامنے کردیں (تاکہ مخرمہ ان کو دیکھ کر خوش ہوں) پھر فرمایا اے ابومسور! میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی، اے ابومسور! میں نے یہ قبا تیرے لئے چھپا رکھی تھی، اور مخرمہؓ کے مزاج میں کچھ تیزی تھی۔ اس روایت کو اسماعیل بن علیہ نے بھی ایوب سختیانیؒ سے روایت کیا ہے اور حاتم بن وردان نے کہا ہم سے ایوب سختیانیؒ نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے، انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئیں (پھر یہی حدیث ذکر کی) ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اس کو ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۰ تا ص۴۴۱، ومرّ ص۳۵۴، وص۳۶۳، ويأتي ص۸۶۳، وتعليقا ص۸۷۱۔

مقصد امام یا بادشاہ اسلام کے پاس کافروں کی طرف سے تحائف آئیں تو قبول کرنا جائز و درست ہے اور امام کو اختیار ہے کہ جو چاہے خود رکھے اور جو چاہے تقسیم کردے۔

۲ نیز امام پر یہ لازم نہیں کہ صرف حاضرین مجلس ہی کو دے بلکہ جو حاضر مجلس نہیں ہے بلکہ غائب ہے امام اس کے لئے بھی رکھ سکتا ہے۔ قال ابن المنير فيه رد لما اشتهر بين الناس ان الهدية لمن حضر.

باب ۱۹۵۴ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ

وَمَا اَعْطٰى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَائِبِهٖ.

بنی قریظہ اور بنی نضیر کے اموال نبی اکرم ﷺ نے کیسے تقسیم فرمایا

اور جو کچھ اس میں سے اپنے حوادثات کے لئے دیا۔

۲۹۱۹﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ اَبِی الاَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عن اَبِيهِ قالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يقُولُ كانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخلاتِ حتّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وكانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِم.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے تھے کہ لوگ کھجوروں کے کچھ درخت نبی اکرم ﷺ کے لئے خاص کر دیتے تھے یہاں تک کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح فرمایا، اور اس کے بعد یہ درخت واپس پھیرنے لگے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتّرجمةِ تؤخَذُ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۱، ويأتي في المغازي ص ۵۷۵، وص ۵۹۱۔

مقصد امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اور صحابہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو حضرات انصارؓ نے بڑی محبت کا اظہار کیا اور کھجور کھانے کے لئے چند درخت مخصوص کر دئے خود مالک اس درخت کا پھل نہیں لیتا اور ظاہر ہے کہ انصار کا یہ ہدیہ تھا نہ کہ صدقہ پھر جب بنی نضیر و بنی قریظہ کی جائدادیں حاصل ہوئیں تو حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا تم لوگ اپنی مرضی بتاؤ اگر تمہارے انصار و مہاجرین دونوں کو دوں تو مہاجرین اپنے حال پر رہیں گے اور اگر صرف مہاجرین کو دینے کے لئے کہتے ہو تو مہاجرین تمہاری دونوں چیزیں چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں گے حضرات انصارؓ نے انتہائی خوشی میں کہا کہ ہماری چیز ہمیں واپس مل جائیں اور حضرات مہاجرین کو دے دیں۔

مزید تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ہشتم کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب[1955] بَرَكَةِ الغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَوُلاةِ الأمْرِ﴾

نبی اکرم ﷺ اور خلفاء کیساتھ جہاد کرنیوالے کے مال میں برکت زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی

۲۹۲۰﴿ حَدَّثَنَا اِسحَاقُ بنُ اِبراهِيمَ قالَ قلتُ لِاَبِی اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُم هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عبدِ اللهِ بنِ الزُّبَيْرِ قالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يومَ الجَمَلِ دَعَانِي فقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فقالَ يابُنَيَّ اِنَّهُ لايُقْتَلُ اليومَ اِلَّا ظالِمٌ اَومَظلُومٌ وَاِنِّي لااُرانِي اِلَّا سَاُقْتَلُ اليومَ مَظلُومًا وَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي اَفَتَرٰى دَيْنُنا يُبْقِي مِنْ مالِنا شَيْئًا فقالَ يابُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِي

وَاَوْصٰی بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهٖ لِبَنِيْهِ يعني لِبَنِي عبدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ يقولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ اَثْلاثًا فَاِنْ
فَضَلَ مِنْ مالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهٗ لِوَلَدِكَ قالَ هِشَامٌ وكانَ بَعْضُ وَلَدِ عبدِ
اللّٰهِ قَد وَازٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قالَ
عبدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوصِيْنِي بِدَيْنِهٖ وَيَقُولُ يَابُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عن شيءٍ مِنْهُ فاستَعِنْ عَلَيْهِ
مَوْلايَ قالَ فَوَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ مَااَرَادَ حتى قُلْتُ يااَبَتِ مَنْ مَولاكَ قالَ اللّٰهُ قالَ فَوَاللّٰهِ
مَاوَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهٖ اِلاَّ قُلْتُ يامَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ فَيَقْضِيْهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ
وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَلاَ دِرْهَمًا اِلاَّ اَرَضِيْنَ مِنْهَا الغَابَةُ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالمَدِيْنَةِ
وَدَارَيْنِ بِالبَصْرَةِ وَدَارًا بِالكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قالَ وَاِنَّمَا كانَ دَيْنُهُ الذي عَلَيْهِ اَنَّ
الرَّجُلَ كانَ يَاتِيْهِ بِالمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ فيقولُ الزُّبَيْرُ لا وَلٰكِنَّهٗ سَلَفٌ فَاِنِّي اَخْشٰى
عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلاَ شَيْئًا اِلاَّ اَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعثمانَ قالَ عبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَيْرِ
فَحَسِبْتُ مَاعَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَمِائَتَيْ اَلْفٍ قالَ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بنُ حِزَامٍ
عبدَ اللّٰهِ بنَ الزُّبَيْرِ فقالَ يَاابنَ اَخِي كَمْ عَلٰى اَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهٗ وَقالَ مِائَةُ اَلْفٍ
فقالَ حَكِيْمٌ وَاللّٰهِ مااُرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ فقالَ لَهٗ عبدُ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَكَ اِنْ كانَتْ
اَلْفَيْ الفٍ وَمِائَتَيْ اَلْفٍ قالَ مااُرَاكُمْ تُطِيْقُونَ هٰذا فَاِنْ عَجَزْتُمْ عن شيءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِيْنُوا
بِي قالَ وكانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ فَبَاعَهَا عبدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ
وَسِتِّمِائَةِ الفٍ ثُمَّ قَامَ فقالَ مَنْ كانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالغَابَةِ فَاَتَاهُ عبدُ اللّٰهِ
بنُ جَعْفَرٍ وكانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ اَرْبَعُمِائَةِ الفٍ فقالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قالَ
عبدُ اللّٰهِ لاَ قالَ فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُونَ اِنْ اَخَّرْتُمْ فقالَ عبدُ اللّٰهِ لاَ قالَ
فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فقالَ عبدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰى هٰهُنَا قالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضٰى دَيْنَهٗ
فَاَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بنُ عُثمانَ
وَالمُنْذِرُ بنُ الزُّبَيْرِ وَابنُ زَمْعَةَ فقالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الغَابَةُ قالَ كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ
اَلْفٍ قالَ كَمْ بَقِيَ قالَ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصفٌ فقالَ المُنْذِرُ بنُ الزُّبَيْرِ قد اَخَذْتُ سَهْمًا
بِمِائَةِ الفٍ وَقالَ عَمْرُو بنُ عُثمانَ قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ وقالَ ابنُ زَمْعَةَ
قداَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فقالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ قالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قالَ قَدْ اَخَذْتُهٗ

بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَهُمْ وَاللّٰهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا جب جمل کے دن حضرت زبیرؓ (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا تو میں ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپؓ نے فرمایا اے پیارے بیٹے! آج جو بھی مارا جائے گا وہ ظالم ہوگا یا مظلوم اور میں یہ جان رہا ہوں (میرا وجدان یہ کہتا ہے) کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، ادھر سب سے زیادہ فکر مجھے اپنے قرض کی ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا قرض میرے مال میں سے کچھ بھی باقی چھوڑے گا؟ پھر فرمایا اے پیارے بیٹے! میرا مال فروخت کر کے میرے قرض کو ادا کر دینا اور انہوں نے ایک تہائی کی وصیت کی اور اس ثلث کے ثلث کی وصیت کی ان کے بیٹوں یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کے بیٹوں (یعنی اپنے پوتوں) کے لئے کی (چونکہ عبداللہ کثیر الاولاد تھے) فرماتے تھے کہ کل مال کی تہائی کے تین حصے کرنا، اور قرض ادا کرنے کے بعد میرے مال سے جو کچھ بچے تو اس کی تہائی تیری اولاد کے لئے ہے۔ ہشام نے بیان کیا کہ عبداللہؓ کے بعض بیٹے حضرت زبیرؓ کے بعض لڑکوں کے برابر (یعنی ہم عمر) تھے خبیب اور عباد، اور ان کے (یعنی زبیرؓ کے) اس وقت (یعنی مرتے وقت) نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں، عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ زبیرؓ مجھ کو اپنے قرض کے بارے میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے اے پیارے بیٹے! اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر بھی دشواری پیش آئے تو میرے مولیٰ مالک سے مدد طلب کرنا، عبداللہ نے کہا بخدا میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے مولیٰ سے ان کی کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ میں نے پوچھا اے ابا جان آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا اللہ، عبداللہؓ نے بیان کیا کہ پھر خدا کی قسم جب بھی میں حضرت زبیرؓ کا قرض ادا کرنے میں کسی دشواری میں پھنسا تو میں نے یہی کہا اے زبیرؓ کے مولیٰ! ان کے قرض کو ادا فرما دے تو اللہ ادا کرا دیتا، پھر حضرت زبیرؓ (اسی موقعہ پر) شہید ہو گئے۔

(قصہ یہ ہوا کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کو آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث یاد دلائی کہ زبیر ایک دن ایسا ہوگا تم حضرت علیؓ سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے، یہ حدیث سنتے ہی حضرت زبیرؓ میدان جنگ سے واپس لوٹ گئے اور راستے میں ایک مقام وادی السباع میں سو گئے عمرو بن جرموز مردود نے ان کو قتل کر دیا اور ان کا سر حضرت علیؓ کے پاس لایا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے حضرت زبیرؓ کا قاتل جہنمی ہے، ایک قول یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ نماز پڑھ رہے تھے کہ عمرو بن جرموز نے پیچھے سے نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ واللہ اعلم)

ولم یدع دینارًا الخ: اور حضرت زبیرؓ نے ترکے میں دینار و درہم نہیں چھوڑا تھا سوائے زمینوں کے جن میں سے غابہ کی زمین تھی اور گیارہ گھر مدینے میں اور دو گھر بصرہ میں اور ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں تھا عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضرت زبیرؓ پر جو اتنا سارا قرض ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے کہ لوگ ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے مال لاتے تو حضرت زبیرؓ فرماتے امانت نہیں (یعنی بطور امانت میں اپنے پاس نہیں رکھوں گا) لیکن قرض ہے (حضرت زبیرؓ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اگر یہ مال امانت کے طور پر میرے پاس رکھ دیا تو یہ بیکار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کے خطرہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع ہو گا اور میں بھی اس سے کوئی نفع نہ اٹھا سکوں گا) کیونکہ میں اس کے ضائع ہو جانے سے ڈرتا ہوں۔

وماولی امارۃ قط الخ: اور حضرت زبیرؓ کسی کے علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے اور نہ وہ خراج کی وصول یابی پر کبھی مقرر ہوئے تھے اور نہ کوئی عہدہ قبول فرمایا، البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ غزوات میں شریک رہتے، عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ حضرت زبیرؓ پر جو قرض تھا میں نے اس کا حساب لگایا تو وہ بائیس لاکھ نکلا، بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملے اور کہا اے میرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ (یعنی میرے چچا زاد بھائی زبیر پر کتنا قرض ہے؟) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (کسی مصلحت کے تحت) چھپایا (یعنی بعض قرض ظاہر کیا) اور کہا ایک لاکھ۔

(قال ابن بطال لیس فی قولہ مائۃ الف وکتمانہ الزائد کذب لانہ اخبر ببعض ماعلیہ وھو صادق. (فتح))

اس پر حکیمؓ نے فرمایا بخدا میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود سرمایہ سے یہ قرض ادا ہو سکے گا، عبداللہؓ نے کہا اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی؟ تو آپ کی کیا رائے ہوگی؟ حکیمؓ نے کہا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تم اتنا قرض ادا کر سکو گے پس اگر تم قرض ادا کرنے سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد طلب کرنا، عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضرت زبیرؓ نے غابہ ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا اور عبداللہ نے اس کو سولہ لاکھ میں بیچا پھر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس کا زبیرؓ کے ذمے کچھ حق ہو وہ غابہ میں آ کر ہم سے ملے، یہ سن کر عبداللہ بن جعفر ان کے پاس آئے اور ان کا زبیرؓ پر چار لاکھ قرض تھا عبداللہ بن جعفر نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں معاف کر دوں (عبداللہ بن جعفر بے حد سخی تھے) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا نہیں (یعنی ہم معاف کرانا نہیں چاہتے) عبداللہ بن جعفر نے کہا اگر تم لوگ چاہو تو تمہیں مہلت دیتا ہوں اگر ابھی نہ ادا کرنا چاہو (یعنی سارے قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا) اس پر عبداللہؓ نے کہا نہیں تب عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا تو (میرے قرض کے عوض) غابہ کا ایک قطعہ میرے لئے متعین کر دو، تو عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا تمہارے لئے یہاں سے یہاں تک ہے، بیان کیا کہ عبداللہ نے غابہ کی زمین میں سے اور وہاں کے گھر سب فروخت کر دیئے اور پورا قرض ادا کر دیا اور غابہ میں سے ساڑھے چار حصے

باقی بچ رہے، پھر عبداللہ بن زبیرؓ حضرت معاویہؓ کے پاس (دمشق) آئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور عبداللہ بن زمعہ موجود تھے، معاویہؓ نے ان سے دریافت کیا کہ غابہ کی کل قیمت کتنی طے ہوئی؟ عبداللہ نے کہا ہر حصہ کی ایک لاکھ، انہوں نے پوچھا اب کتنے باقی ہیں؟ عبداللہ نے کہا ساڑھے چار حصے، اس پر منذر بن زبیر نے کہا میں نے ایک حصہ ایک لاکھ میں لیا اور عمرو بن عثمان نے کہا میں نے بھی ایک حصہ ایک لاکھ سے لیا، اور عبداللہ بن زمعہ نے کہا میں نے بھی ایک حصہ ایک لاکھ میں لیا، اب معاویہؓ نے پوچھا کتنا باقی رہا؟ عبداللہ نے کہا ڈیڑھ حصہ باقی رہ گیا معاویہؓ نے کہا میں نے اس کو بعوض ڈیڑھ لاکھ لیا، بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر نے بعد میں اپنا حصہ معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں فروخت کیا، جب ابن زبیرؓ حضرت زبیرؓ کے قرض کی ادائیگی سے فارغ ہوگئے تو زبیرؓ کے بیٹوں نے کہا اب ہماری میراث ہمارے درمیان تقسیم کردیجئے، لیکن عبداللہؓ نے فرمایا ابھی میں تمہاری میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کرسکتا جب تک حج کے ایام میں چار سال تک یہ اعلان نہ کرالوں کہ جس شخص کا بھی حضرت زبیرؓ پر قرض ہے وہ ہمارے پاس آئے ہم ادا کریں گے بیان کیا کہ وہ ہر سال ایام حج میں اعلان کرتے رہے جب چار سال گذر گئے (اور کوئی قرض خواہ نہیں آیا) تو ان میں میراث تقسیم کی، بیان کیا کہ زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں قرض ادا کرنے کے بعد جو بچا اس میں سے (وصیت کے مطابق) ثلث نکالا گیا، تو ہر عورت کو بارہ بارہ لاکھ ملا، ان کا کل مال باون لاکھ ہوا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ تؤخذ من قوله وما ولی امارة قطّ ولاجبایة خراج الی قوله وعثمان رضی اللّٰہ عنه، وذلك ان البرکة التی کانت فی مال الزبیر من کونه غازیا مع النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالی عنهم وکون البرکة فی حیاته وبعد موته تظهر عند التامل فی قصته. (عمدہ)

مقصد مجاہدین اسلام کے مال میں برکت کا بیان مقصود ہے بالخصوص حضرت زبیر بن عوامؓ کے مال میں برکت اور کثیر برکت مال غنیمت کی وجہ سے ہوئی اور وفات کے بعد کی برکت کا سبب یہ ہوا کہ ترکہ کی تقسیم میں برسہابرس تاخیر ہوئی اس تاخیر کی مدت کے منافع سے برکت ظاہر ہے۔ واللہ اعلم

مختصر تشریح یوم الجمل: یہ ناخوشگوار جنگ ۳۶ھ میں ہوئی تھی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۱۵۔

الفی الف ومائتی الف: بائیس لاکھ، اہل عرب ہزار سے اوپر شمار کے لئے اضافت سے کام لیتے ہیں اس طرح کہ مضاف کو مضاف الیہ میں ضرب دیتے ہیں مثلاً لاکھ کے لئے مائة الف سو ہزار اور کروڑ کے لئے عشر الف الف علی هذا القیاس. الفی الف یعنی دو ہزار کو ہزار میں ضرب دینے سے بیس لاکھ ہوئے اور مائتی الف کے دو لاکھ مجموعہ بائیس لاکھ ہوئے۔

﴿باب ۱۹۵۶ اِذا بعث الِامامُ رَسُولاً فی حاجةٍ﴾

اَوْ اَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ.

اگر امام کسی شخص کو کسی ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے

یا کسی خاص جگہ (خواہ اپنے گھر ہی میں) ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اس کا بھی حصہ (مال غنیمت میں) ہوگا؟

۲۹۲۱﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثمانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثمانُ عن بَدْرٍ فَاِنَّه كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رسولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و كَانَتْ مَرِيْضَةً فقالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ بدر کی لڑائی میں صرف اس وجہ سے شریک نہ ہو سکے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں اور وہ (اس وقت) بیمار تھیں اس لئے ان سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بدر میں شریک ہونے والوں کے برابر تم کو ثواب بھی ملے گا اور مال غنیمت سے حصہ بھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ تؤخذ من قوله "انّ لك اجر رجل" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۲، ويأتى مطولاً ص ۵۲۳، وص ۵۸۱، واخرجه الترمذى فى المناقب.

مقصد مسئلہ مختلف فیہ ہے امام بخاریؒ کا مقصد و میلان یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا ٹھہر گیا ہو تو اس کو شریک غزوہ کی طرح مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا یہی امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مسلک ہے، علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: واحتج ابوحنيفة بهذا على ان من بعثه الامام لحاجة يسهم له وقال الشافعى ومالك واحمد لايسهم من الغنيمة الا لمن حضر الوقعة واجابوا عن هذا الحديث بانه خاص بعثمان الخ (قس)

تشریح حضور اقدس ﷺ کی جس صاحبزادی کا ذکر اس حدیث میں ہے وہ حضرت رقیہؓ تھیں وہ حضرت عثمان ذوالنورین کے نکاح میں تھیں غزوہ بدر کے موقعہ پر سخت بیمار تھیں حتی کہ اسی میں وصال فرما گئیں، حضرت رقیہؓ کی تیمارداری کیلئے حضرت عثمانؓ کو حکم ہوا کہ گھر ہی رہو اسی وجہ سے حضرت عثمانؓ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے مگر حصہ ملا۔

﴿باب ۱۹۵۷ مَنْ قَالَ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

مَاسَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيْهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ اَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الفَيْءِ وَالاَنْفَالِ مِنَ الخُمُسِ وَاَعْطَى الاَنْصَارَ وَمَا اَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبدِ اللّٰهِ مِنْ تَمْرِ خَيْبَرَ.

جس نے کہا اس بات کی دلیل کہ خمس (پانچواں حصہ) مسلمانوں کی ضروریات کیلئے ہے

یہ واقعہ ہے کہ قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے رضاعی رشتہ کا واسطہ دے کر درخواست کی تھی (کہ ان کے قیدی واپس ہوں) تو حضور ﷺ نے مسلمانوں سے انہیں دلا دیا، اور وہ بھی دلیل ہے جو نبی اکرم ﷺ لوگوں سے وعدہ فرماتے کہ فئی اور خمس میں سے بطور عطیہ انہیں دیں گے اور یہ بھی دلیل ہے کہ جو آپ ﷺ نے انصار کو دیا اور حضرت جابر کو خیبر کی کھجوروں میں سے عنایت فرمایا۔

۲۹۲۲﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ عُفَيرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ قالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ بنَ الحَكَمِ وَمِسْوَرَ بنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ اَن يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فقالَ لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا المالَ وَقَدْ كُنْتُ اِسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قالوا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فقامَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المُسْلِمِيْنَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قد جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنكُمْ اَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حتى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فقالَ النَّاسُ قَد طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يارسولَ اللّٰهِ! لَهُمْ فقالَ لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَانَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاذَنْ فَارْجِعُوا حتى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا اِلَى رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَاَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عن سَبْيِ هَوَازِنَ. ﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ ان سے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے ان لوگوں نے یہ درخواست کی کہ ان کے

مال اور قیدی (دونوں) واپس کردئے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے تم دونوں میں سے ایک اختیار کرو یا تو اپنے قیدی واپس لے لو یا مال اسباب لے لو، اور میں نے تو ہوازن کے لوگوں کا انتظار کیا تھا اور بلاشبہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے واپسی پر دس دن سے زیادہ ان کے (مسلمان ہوکر آنے کے) منتظر رہے (قیدی تقسیم نہیں کئے) پھر جب ان لوگوں پر یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ دونوں چیزوں میں سے صرف ایک ہی چیز (قیدی یا مال) واپس کرسکتے ہیں تو (مجبور ہوکر) کہنے لگے ہم اپنے قیدی واپس چاہتے ہیں، اب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی اسکی شان کے مطابق تعریف کی پھر فرمایا اما بعد! (مسلمانو!) تمہارے یہ بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کرکے ہمارے پاس آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کردوں اس لئے جو شخص اپنی خوشی سے (اپنے حصے کے قیدی) واپس کرنا چاہے وہ ایسا کرے، اور جو شخص تم میں سے اپنا حصہ برقرار ہی رکھنا چاہتا ہو یہاں تک کہ سب سے پہلے جو غنیمت کا مال اللہ تعالیٰ عنایت کرے گا ہم اس میں سے اس کو معاوضہ دیں گے تو وہ بھی اپنے قیدی واپس کردے، اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے انہیں واپس کرتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہوسکا کہ کن لوگوں نے تم میں سے بخوشی اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے؟ اس لئے تم لوگ (اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور تمہارے چودھری (امیر) تمہارے رجحان کی ترجمانی ہمارے سامنے پیش کریں، سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے گفتگو کی پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیان کیا کہ سب لوگ بخوشی اجازت دیتے ہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتے) امام زہری نے بیان کیا کہ یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں ہم کو پہنچی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَرجمةِ ظاهرة من مفهوم الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۲، ومرّ الحديث ص ۳۰۹، وص ۳۴۵، وص ۳۵۱، وص ۳۵۵، ويأتي الحديث ص ۶۱۸، وص ۱۰۶۴۔

۲۹۲۴ حَدَّثَنَا عَبدُ اللهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عن اَبِي قِلَابَةَ ح قالَ ايوبُ وَحَدَّثَنِي القَاسِمُ بنُ عاصِمِ الكُلَيْبِيُّ وَاَنَا لِحَدِيثِ القاسِمِ بنِ عاصِمٍ اَحْفَظُ عن زَهْدَمٍ قالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوسٰى فَاُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وعِندَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهُ مِنَ المَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فقالَ اِنِّي رَاَيْتُهُ يَاكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لا آكُلَ فقالَ هَلُمَّ فَلْاُحَدِّثْكُمْ عن ذٰلِكَ اِنِّي اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الاَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فقالَ وَاللهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا اَحْمِلُكُمْ فَاُتِيَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَاَلَ عَنَّا فقالَ اَيْنَ النَّفَرُ الاَشْعَرِيُّونَ فَاَمَرَ لَنَا

بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی فلمّا انطَلَقْنَا قُلنا مَاصَنَعْنَا لَايُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فقُلْنَا اِنَّا سَأَلْنَاكَ اَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَاتَحْمِلَنا اَفَنَسِيْتَ قالَ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّي وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

ترجمہ ایوب سختیانیؒ نے کہا اور مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے بھی بیان کیا اور (کہا کہ) قاسم بن عاصم کی حدیث (ابوقلابہ کی حدیث کی بہ نسبت) مجھے زیادہ اچھی طرح سے یاد ہے زہدم کے واسطہ سے، زہدم نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعریؓ کے یہاں تھے کہ مرغی کا ذکر آیا (یا کھانے میں مرغ سامنے آیا) اور ان کے پاس قبیلہ تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ کا (یعنی گورا سرخی مائل) تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موالی (روم کے قیدیوں) میں سے تھا، ابوموسیٰ اشعریؓ نے اسے کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کہا (کھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا) میں نے اس کو (مرغی کو) کچھ غلیظ کھاتے دیکھا ہے تو مجھ کو اس سے نفرت آئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہیں کھاؤں گا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا قریب آجاؤ میں تم سے اس سلسلے (یعنی قسم سے باہر آنے اور قسم کے خلاف کرنے کے طریق کے سلسلے) حدیث بیان کرتا ہوں، میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہم (غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے) سواری مانگتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم لوگوں کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس تم لوگوں کے لئے سواری نہیں ہے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ پیش کئے گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں دریافت فرمایا اور فرمایا اشعری لوگ کہاں ہیں؟ (ہم حاضر ہوئے) اور آپ ﷺ نے ہمارے لئے سفید کوہان والے پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا جب ہم وہاں سے چلے تو ہم نے آپس میں کہا، یہ ہم نے کیا کیا؟ (یعنی ہم نے اچھا نہیں کیا) ہمیں برکت نہیں ہوگی (ابوموسیٰ اشعریؓ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضور اکرم ﷺ کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ واللہ میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور ہم نے آپ ﷺ کو یاد نہیں دلایا گویا فریب سے ہم یہ اونٹ لے آئے ایسی صورت میں بھلائی کیونکر ہوگی؟) چنانچہ ہم خدمت اقدس میں واپس لوٹے اور ہم نے عرض کیا ہم نے حضور سے سواری مانگی تھی تو حضور نے قسم کھائی تھی کہ سواری نہیں دوں گا کیا حضور بھول گئے؟ فرمایا (نہیں میں بھولا نہیں ہوں) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ نے تم کو دی اور واللہ انشاء اللہ میں کسی بات پر قسم کھالوں گا اور پھر دیکھوں کہ اس کا غیر بہتر ہے تو اسی غیر کو کروں گا اور قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَولِهٖ "واتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بنهب ابل" الى آخره یعنی حضور اکرم ﷺ نے اشعریوں کو اپنے حصے یعنی خمس میں سے یہ اونٹ دیئے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۴۲ تا ص ۴۴۳، ویاتی فی المغازی ص ۶۲۹، وص ۶۳۳، وص ۸۲۹، وص ۹۸۰،

وص ۹۸۳، وص ۹۸۸، وص ۹۹۴، وص ۹۹۵، وص ۱۱۲۷۔

۲۹۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسفَ اَخبَرَنا مالِكٌ عنْ نافِعٍ عن ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُم اثنَى عَشَرَ بَعِيرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) نجد کی طرف بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی تھے انہیں مال غنیمت میں بکثرت اونٹ ملے کہ ان میں سے ہر ایک کے حصے میں بارہ اونٹ یا گیارہ اونٹ ہوئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ فِي قَولِهٖ "ونفلوا بعيرًا بعيرًا" اور ظاہر ہے کہ یہ انعام امیر لشکر نے خمس میں سے دیا ہوگا اور چونکہ یہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہوا آپ ﷺ نے سن کر سکوت فرمایا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۴۳، ويأتي في المغازي ص۶۲۲۔

۲۹۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حدَّثنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن سالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايا لِاَنفُسِهِمْ خاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عامَّةِ الجَيْشِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض سرایا میں جس کو روانہ فرماتے تو بعض افراد کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر عنایت فرمایا کرتے۔ (خمس وغیرہ میں سے)

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۴۳، مسلم مغازی، ابوداؤد جہاد۔

۲۹۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ حدَّثنا اَبُو اُسامَةَ حدَّثنا بُرَيْدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِي مُوسٰى قالَ بَلَغَنا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاليَمَنِ فَخَرَجْنا مُهاجِرِينَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوانِ لِي اَنَا اَصْغَرُهُمْ اَحَدُهُما اَبُو بُرْدَةَ وَالآخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قالَ فِي بِضْعٍ اِمَّا قالَ فِي ثَلاثَةٍ وَخَمْسِينَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنا سَفِينَةً فَاَلْقَتْنا سَفِينَتُنا اِلَى النَّجاشِيِّ بِالحَبَشَةِ وَوافَقْنا جَعْفَرَ بنَ اَبِي طالِبٍ وَاَصْحابَهُ عِنْدَهُ فَقالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنا هٰهُنا وَاَمَرَنا بِالاِقامَةِ فَاَقِيمُوا مَعَنا فَاَقَمْنا مَعَهُ حتّى قَدِمْنا جَمِيعًا فَوافَقْنا النَّبِيَّ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنا اَوْ قالَ فَاَعْطانا مِنْها وَما قَسَمَ لِاَحَدٍ غابَ عن فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْها شَيْئًا اِلَّا

لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلاَّ اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے مکہ سے نکلنے کی (یعنی ہجرت کی) ہمیں خبر پہنچی درانحالیکہ ہم یمن میں تھے پھر ہم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے میں تھا اور میرے دو بھائی اور میں ان سب میں چھوٹا تھا (دونوں بھائیوں میں) ایک ابوبردہؓ (عامر بن قیس) اور دوسرا ابورہمؓ (مَجْدِی بفتح المیم وسکون الجیم ابن قیس).

اِمَّا قَالَ فِی بِضعٍ الخ: (اب راوی کوشک ہے کہ) ابوموسیٰؓ نے یا تو یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چندافراد کے ساتھ یا یہ کہا کہ ترپین یا باون افراد کے ساتھ روانہ ہوئے اور ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاق سے کشتی نے ہم کونجاشی کے ملک حبشہ میں ڈال دیا اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ہمراہی ملے، جعفرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ یہیں ٹھہرے رہو اسلئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ ٹھہر جایئے چنانچہ ہم بھی انکے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ ہم سب ایک ساتھ آئے اور نبی اکرم ﷺ کو خیبر میں خیبر فتح ہونے کے بعد پایا حضور ﷺ نے ہمیں بھی حصہ دیا یا فرمایا کہ غنیمت میں سے ہمیں بھی دیا اور آپ ﷺ نے کسی ایسے شخص کا حصہ نہیں لگایا جو خیبر کی جنگ میں نہ تھا صرف ان ہی کو دیا جو جنگ میں حاضر تھے مگر ہمارے کشتی والوں کو حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں سمیت سب کو حصہ دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الْحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ تؤخذ من قوله "فاسهم لنا" الی آخره.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۴۳، ویاتی ص۵۴۷، فی المغازی ص۶۰۷، وص۶۰۸۔

تشریح | قال ابن المنیر وظاهر هذا الحدیث عدم المطابقة لماترجم به الخ. (قس) خلاصہ یہ ہے کہ اصحاب سفینہ کو آپ ﷺ نے مال غنیمت سے عنایت فرمایا خمس میں سے نہ تھا اور باب کا تعلق خمس سے ہے؟

جواب ۱: جب امام کو غنیمت کے عام اموال میں دینا جائز ہوا جو صرف مجاہدین کا حق تھا تو خمس میں سے دینا بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔ ۲: یحتمل ان یکون اعطاهم برضا بقية الجيش. (قس)

۲۹۲۷﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْعِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِي ثَلاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُوا بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هٰكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَاَتَيْتُ اَبَابَكْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ اَتَيْتُهُ

الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَامَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَى لِي حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا اگر بحرین سے میرے پاس مال آئے گا تو میں تمہیں اس طرح اس طرح اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب بحرین کا مال آیا (ابو بکرؓ کی خلافت میں) تو حضرت ابو بکرؓ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی اکرم ﷺ پر کوئی قرض ہو یا آپ ﷺ کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے، میں ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا (یعنی مجھ سے اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا) چنانچہ ابو بکرؓ نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے۔ اور سفیان بن عیینہؒ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بھر بتایا پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ابن منکدر نے ہم سے اسی طرح بیان کیا اور ایک مرتبہ سفیان نے بیان کیا کہ جابرؓ نے کہا میں ابو بکرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے نہیں دیا پھر میں حاضر خدمت ہوا اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا تو آپ نے مجھے نہیں دیا پھر میں نے دوبارہ آپ سے مانگا تو آپ نے نہیں دیا پھر مانگا لیکن آپ نے نہیں دیا اب یا تو آپ مجھے دیدیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے، ابو بکرؓ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ تمہیں دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا تو میرے دل میں یہ بات ہوتی تھی کہ تمہیں دینا ضرور ہے (اور وقتی انکار صرف مصلحت کی وجہ سے ہوتا تھا) سفیان نے بیان کیا اور ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور فرمایا اسے شمار کرلو (کہ تعداد میں کتنی ہے؟) میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی اس کے بعد ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو اور ابن المنکدر نے بیان کیا (کہ ابو بکرؓ نے فرمایا تھا) کہ بخل سے زیادہ بدتر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الْحَدِيثِ لِلتَّرْجَمَةِ تؤخذ من قوله ''من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم دين او عدة. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۳، ومرّ الحديث ص ۳۰۶، وص ۳۵۴، وص ۳۶۹، ويأتي ص ۴۴۸، وص ۶۲۹۔

۲۹۲۸ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ

رَجُلٌ اعدِلْ فقالَ لَهُ شَقِيتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں غنیمت تقسیم فرمارہے تھے اسی اثنار میں ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ ﷺ سے کہا انصاف کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو میں خیر سے محروم ہوں۔ (یا تو بدبخت ہوا)

(شقیت کا لفظ دونوں طرح سے منقول ہے بصیغہ حاضر شقیتَ اور بصیغہ متکلم شقیتُ ثانی صورت کا ترجمہ کیا گیا ہے، پہلی صورت کا ترجمہ ہوگا اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب متبوع اور مرشد عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانہ؟

بالفاظ دیگر | اگر میں انصاف ورنہیں، تو میں نبی نہیں، اور تو نے مجھے نبی مان کر میری پیروی کی ہے تو تو بدبخت ہوا، گمراہ ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | حدیث کی مطابقت مضمون حدیث سے اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم اور کسی کو زیادہ عنایت فرمایا ہوگا جب ہی تو ذوالخویصرہ خارجی نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو مجاہدین میں برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۴۳۔

﴿بَابُ ۱۹۵۸ مَامَنَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْاَسَارٰى مِنْ غَيْرِ اَنْ يُخَمِّسَ﴾

خمس نکالنے سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے قیدیوں پر جو احسان فرمایا

۲۹۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن محمَّدِ بنِ جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ عن اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ فِي اُسَارٰى بَدْرٍ لَو كانَ الْمُطْعِمُ بنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ. ﴾

ترجمہ | جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان گندے (ناپاک) لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کی وجہ سے انہیں (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دیتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحديثِ لِلترجمةِ تفهم من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۴۳، ویاتی فی المغازی ص ۵۷۳۔

مقصد | قال الحافظ اراد بهذه الترجمة انه كان صلى الله عليه وسلم ان يتصرف فى الغنيمة الخ. (فتح)

یعنی حافظ عسقلانیؒ کہتے ہیں کہ اس باب سے یہ بتانا مقصود ہے کہ مال غنیمت میں حضور اقدس ﷺ کو تصرف کرنے کا اختیار تھا، اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر امام چاہے تو تقسیم سے پہلے کسی مصلحت کے پیش نظر کافروں کو واپس کردے یا ان کے قیدیوں کو بلا فدیہ آزاد کردے، یہی مسلک امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کا ہے گویا بخاریؒ حنفیہ کی موافقت کررہے ہیں۔ واللہ اعلم

تشریح یہ مطعم بن عدی جنگ بدر سے پہلے کفر کی حالت میں مرگیا تھا۔ اسلام کی روز افزوں توسیع وترقی دیکھ کر ایک صحیفہ ظالمانہ مرتب کیا گیا کہ بنی ہاشم کا مکمل بائیکاٹ کردیا جائے کہ نہ کوئی ان سے خرید وفروخت کرے اور نہ انہیں کچھ دے جب تک یہ لوگ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کے لئے ہمارے حوالے نہ کردیں۔ یہ ظالمانہ صحیفہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔ مطعم بن عدی نے اس ظالمانہ صحیفہ کے خلاف احتجاج کیا تھا اور سخت مخالفت کی تھی اسی سلوک واحسان کی بناء پر حضور ﷺ نے مطعم کے بارے میں وہ جملہ ارشاد فرمایا، بعضوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے مکہ واپس لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں، بہرحال اس قسم کا کوئی احسان حضور ﷺ پر تھا جس کی وجہ سے یہ فرمایا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا الی آخرہ۔

﴿بَابٌ [۱۹۵۹] وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِلْاِمَامِ﴾

اس بات کی دلیل کہ خمس امام کا ہے (امام کو تصرف کا حق ہے)

وَاَنَّهٗ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ مَاقَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيْبًا دُوْنَ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ الَّذِي اَعْطٰى لِمَا يَشْكُوْ اِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ.

وہ اپنے رشتہ داروں میں سے جسے چاہے دے دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے خمس میں سے بنی مطلب اور بنی ہاشم کو دیا (اور دوسرے قبائل قریش کو نہیں دیا) اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا آنحضور ﷺ نے خمس کو سب کے لئے عام نہیں فرمایا اور نہ سب سے زیادہ حاجت مند کے سوا کسی رشتہ دار کو خاص کیا اور آپ ﷺ نے جسے بھی دیا یہی دیکھ کر کہ وہ محتاجی کا آپ ﷺ سے شکوہ کرتے تھے (یعنی اپنی حاجت وضرورت پیش کرتے تھے (اگرچہ دور کا رشتہ دار ہو) آپ عنایت فرماتے تھے) یا حضور ﷺ کا ساتھ دینے کی بناء پر (اسلام قبول کرنے کی وجہ سے) اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھایا ہو (تکلیفیں پہنچتی تھیں اسے عنایت فرمایا)۔

۲۹۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ حدَّثَنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِہابٍ عنِ ابنِ المُسَیَّبِ عن جُبَیْرِ بنِ مُطْعِمٍ قالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعثمانُ بنُ عَفَّانَ اِلٰی رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلنا یارسولَ اللّٰہ اَعْطَیْتَ بَنِی المُطَّلِبِ وَتَرَکْتَنا ونَحْنُ وَھُمْ مِنْکَ بِمَنْزِلَۃٍ وَاحِدَۃٍ فقالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّمَا بنُوالمُطَّلِبِ وَبَنُوھَاشِمٍ شیٌٔ وَاحِدٌ وقالَ اللَّیْثُ حدَّثَنِی یُونُسُ وَزادَ قالَ جُبَیْرٌ وَلَمْ یَقْسِمِ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لِبَنِی عبدِ شَمْسٍ وَلاَ لِبَنِی نَوْفَلٍ وَقَالَ ابنُ اسْحاقَ عبدُ شَمْسٍ وَھَاشِمٌ وَالمُطَّلِبُ اِخْوَۃٌ لِاُمٍّ وَاُمُّھُمْ عاتِکَۃُ بِنْتُ مُرَّۃَ وکانَ نَوْفَلٌ اَخاھُمْ لِاَبِیْھِمْ. ﴾

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو عطا فرمایا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہم اور وہ حضور ﷺ سے قرابت میں ایک درجے پر ہیں (حضرت عثمانؓ عبدشمس اور حضرت جبیر نوفل کی اولاد میں سے تھے اور عبدشمس اور نوفل اور مطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ہاں یہ صحیح ہے مگر) بنو مطلب اور بنو ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے۔ (وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبدشمس اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن ومخالف رہے)

وقال اللیث: اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا اور اس روایت میں اتنی زیادتی کی کہ جبیر نے کہا نبی اکرم ﷺ نے بنی عبدشمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دیا۔ اور ابن اسحاق نے کہا (یعنی امام المغازی محمد بن اسحاق نے کہا) عبدشمس اور ہاشم اور مطلب حقیقی بھائی تھے ان سب کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھیں اور نوفل ان کا علاتی بھائی تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَۃُ الحَدیثِ لِلتَّرجمۃِ ظاھِرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۴۴، ویاتی ص۴۹۷، وفی المغازی ص۶۰۷۔

مقصد مقصد باب سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا بلکہ صرف بنی مطلب اور بنی ہاشم کو دیا نیز ان میں بھی سب کو نہیں دیا بلکہ حاجت مندوں کو دیا۔

۱۹۶۰ ﴿بابُ مَنْ لَمْ یُخَمِّسِ الاَسْلاَبَ﴾

وَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلاً فَلَہٗ سَلَبُہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُخَمَّسَ وَحُکْمُ الاِمَامِ فِیْہِ.

جس نے مقتول کے ساز وسامان میں سے خمس نہیں لیا

اور جس نے کسی کو لڑائی میں قتل کیا تو مقتول کا سامان اسکو ملے گا بغیر اسمیں سے خمس نکالے ہوئے اور اسکے متعلق امام کا حکم۔

(یعنی مقتول کے ساتھ یا بدن پر جو سامان ہو ہتھیار اور کپڑے وغیرہ وہ تقسیم میں شریک نہیں ہوگا اور نہ ہی اس میں سے خمس نکالا جائے گا بلکہ قاتل کو ملے گا، یہ شافعیہ وحنابلہ کا مسلک ہے، حنفیہ ومالکیہ کے نزدیک سب تقسیم میں شریک ہوگا مگر جبکہ ایسا حکم دیدے)۔

۲۹۳۱﴿ حدَّثنا مُسَدَّدٌ حدَّثنا يُوسُفُ بنُ الْمَاجِشُونِ عن صالِحِ بنِ إبْرَاهِيمَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ عن أبِيهِ عن جَدِّهِ قال بَيْنَا أنَا وَاقِفٌ في الصَّفِّ يومَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عن يَمِينِي وعن شِمَالِي فإذَا أنَا بغُلامَيْنِ مِنَ الأنْصارِ حَدِيثَةٍ أسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أنْ أكُونَ بَيْنَ أضْلَعَ مِنْهُمَا فغَمَزَنِي أحَدُهُمَا فقالَ ياعَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أبَاجَهْلٍ قلتُ نَعَمْ ماحاجَتُكَ إلَيْهِ يابنَ أخِي قالَ أُخْبِرْتُ أنَّه يَسُبُّ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأيْتُهُ لايُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حتى يَمُوتَ الأعْجَلُ مِنَّا فتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فغَمَزَنِي الآخَرُ فقالَ لِي مِثْلَهَا فلَمْ أنْشَبْ أنْ نَظَرْتُ إلى أبِي جَهْلٍ يَجُولُ في النَّاسِ فقُلْتُ ألَا إنَّ هٰذا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَألْتُمَانِي عنهُ فابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِما فضَرَبَاهُ حتى قَتَلَاهُ ثُمَّ انصَرَفَا إلى رسولِ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخْبَرَاهُ فقالَ أيُّكُمَا قتَلَهُ قال كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أنَا قَتَلْتُهُ فقالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قالَا لا فنَظَرَ في السَّيْفَيْنِ فقالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بنِ عَمْرِو بنِ الجَمُوحِ وكانَا مُعَاذَ بنَ عَفْرَاءَ ومُعَاذَ بنَ عَمْرِو بنِ الجَمُوحِ. قالَ محمَّدٌ سَمِعَ يُوسُفُ صالِحًا وإبْرَاهِيمُ أبَاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا میں نے جو اپنے دائیں اور بائیں نظر کی تو دیکھا کہ میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے ہیں میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں ان دونوں سے زیادہ طاقتور کے درمیان ہوتا، میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ان دونوں میں سے ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا اے چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں مگر اے بھتیجے تجھے اس کی کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک وہ نہ مرجائے جس کی موت ہم میں سے پہلے ہے، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی (کہ اس نو عمری میں اتنے جرأت مندانہ حوصلے رکھتا ہے) اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) پھر رہا ہے میں نے ان دونوں بچوں سے کہا دیکھو یہی تمہارا مطلوب ہے جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا تھا یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواروں کے ساتھ اس پر جھپٹے اور اسے مار کر قتل کر دیا اور اس کے بعد دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اطلاع

دی تو آپ ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا میں نے اسے قتل کیا ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم دونوں نے اپنی تلواریں صاف کرلی ہیں؟ دونوں نے کہا نہیں، اب حضور ﷺ نے دونوں کی تلواریں ملاحظہ فرمائیں اور ارشاد فرمایا تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے مگر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا، یہ دونوں بچے معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔

قال محمد: امام بخاریؒ نے کہا یوسف نے صالح سے سنا اور ابراہیم نے اپنے باپ عبداللہ بن عوف سے سنا اس سے بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حدیث متصل السند ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ من حيث ان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم لم يخمّس سلب ابی جهل. (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۴۴، ويأتی فی المغازی ص ۵۶۵، وص ۵۶۸۔

۲۹۳۲ ﴿ حدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالكٍ عن يَحْيَى بنِ سَعِيدٍ عن ابنِ اَفْلَحَ عن اَبِی محمَّدٍ مَوْلَی اَبِی قَتَادَةَ عن اَبِی قَتَادَةَ قالَ خرَجْنا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عامَ حُنَيْنٍ فلمَّا التَقَيْنا كانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جوْلَةٌ فرَاَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشرِكِينَ عَلا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فاسْتَدَرْتُ حتی اَتَيْتُهُ مِنْ وَرائِهِ حتی ضَرَبْتُهُ بالسَّيْفِ علی حَبْلِ عاتِقِهِ فاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِی ضَمَّةً حتی وَجَدْتُ مِنها رِيحَ المَوتِ ثمَّ اَدْرَكَهُ المَوتُ فاَرْسَلَنِی فلَحِقْتُ عُمَرَ بنَ الخطابِ فقُلْتُ لَهُ مابَالُ النَّاسِ قالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجلَسَ النَّبیُّ صلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ مَنْ قتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فلَهُ سَلَبُهُ فقُمْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِی ثمَّ جلَسْتُ ثمَّ قالَ مَنْ قتَلَ قَتِيلاً لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فلَهُ سَلَبُهُ فقُمْتُ فقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِی ثمَّ جلَسْتُ ثمَّ قالَ الثالِثَةَ مِثْلَهُ فقُمْتُ فقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ يااَبَا قَتَادَةَ فاَقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ القِصَّةَ فقالَ رَجُلٌ يارسولَ اللّٰهِ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِی فاَرْضِهِ عَنِّی فقالَ اَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لاَيَعْمِدُ اِلَی اَسَدٍ مِن اُسْدِ اللّٰهِ يُقاتِلُ عنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ يُعْطِيكَ سَلَبُهُ فقالَ النَّبیُّ صلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فاَعْطَاهُ فبِعْتُ الدِّرْعَ فابْتَعْتُ مَخْرَفًا فی بَنِی سَلِمَةَ فاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فی الاِسْلَامِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہؓ نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے پھر جب دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو (ابتداء میں) مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی (یعنی شکست ہوئی مگر رسول اللہ ﷺ جو امیر لشکر تھے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے) اتنے میں میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے

اوپر چڑھا ہوا ہے (یعنی اس پر غالب ہو گیا ہے) اس لئے میں گھوم کر اس کے پیچھے سے گیا اور اس کی گردن کی ایک نس پر ایک تلوار ماری تو (اس مسلمان کو چھوڑ کر) مجھ پر آیا اور مجھے اتنی زور سے بھینچا کہ موت کی بو مجھے محسوس ہونے لگی پھر وہ مر گیا اور مجھ کو چھوڑ دیا اس کے بعد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ لوگوں (مسلمانوں) کو کیا ہو گیا (جو اس طرح بھاگ نکلے) انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم، پھر مسلمان پلٹے (یعنی حضرت عباسؓ کی آواز جب مسلمانوں کے کانوں میں پہنچی تو مسلمان پلٹے اور نہایت دلیری سے مقابلہ کر کے اور غیبی امداد سے کافروں کو شکست دی جب جنگ ختم ہوئی) اور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو اور اس کے لئے کوئی گواہ ہو تو اس کا سامان (ہتھیار وغیرہ) اسی کو ملے گا یہ سن کر میں اٹھا اور کہا میرے لئے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا پھر (دوبارہ) آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور گواہ رکھتا ہو اس کا سامان اسی کو ملے گا پھر میں کھڑا ہوا اور کہا میرے لئے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا پھر آپ ﷺ نے تیسری بار اسی طرح فرمایا تو میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا اے ابوقتادہ! کیا حال ہے؟ (بار بار تو کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے؟) میں نے سارا قصہ بیان کیا تو ایک شخص نے بتایا یا رسول اللہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے آپ ابوقتادہؓ کو راضی کر دیجئے (کہ وہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا واہ خدا کی قسم! آنحضور ﷺ کبھی ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے (اور جس کافر کو قتل کرے) اس کا سامان (اس کو نہ دیں) اور تجھ کو دے دیں، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ نے سچ کہا پھر سامان آپ ﷺ نے ابوقتادہؓ کو یعنی مجھ کو دے دیا میں نے اس سامان کی ایک زرہ بیچ کر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا، یہ پہلا مال تھا جو اسلام کے زمانے میں میں نے حاصل کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَّرجمةِ من حیث ان السلب الذی اخذه ابو قتادةؓ لم یخمّس.

تعدد موضعہ و الحدیث هنا ص۴۴۲، و مرّ الحدیث ص۲۸۲، و یاتی فی المغازی ص۶۱۸۔

مقصد بخاریؒ کا مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ مدار امام (امیر) کے حکم پر ہے اگر امام نے حکم دیا من قتل قتیلاً الخ اور خمس کی قید نہیں لگائی تو پورا سامان مجاہد قاتل کو ملے گا اور یہی حنفیہ کا مسلک ہے گویا بخاریؒ حنفیہ کی موافقت کر رہے ہیں۔

تشریح حدیث کے الفاظ کی تحقیق مع اشکال وجواب مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم مغازی ص ۳۸۷۔

﴿باب ۱۹۶۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي المُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ....﴾

...وغَيْرَهُمْ مِنَ الخُمُسِ وَنَحْوِهِ، رَوَاهُ عبدُ اللهِ بنُ زَيْدٍ عنِ النَّبِيِّ ﷺ.

نبی اکرم ﷺ مؤلفۃ القلوب وغیرہ کو جو کچھ خمس وغیرہ سے دیا کرتے تھے

اس کو عبداللہ بن زیدؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

تشریح مؤلفة القلوب سے مراد ضعیف الاسلام نومسلم ہیں اور وہ کفار جن کے اسلام کی امید ہو، ونحوه ای نحو الخمس وهو مال الخراج والجزية والفيء. (عمدہ)

۲۹۴۳﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ حدَّثَنا الاَوْزَاعِيُّ عنِ الزُّهْرِيِّ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بنَ حِزَامٍ قالَ سَالتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاَعْطَانِي ثُمَّ سَالْتُهُ فاَعْطَانِي ثُمَّ قالَ لِي يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذا المالَ خَضِرٌ حُلوٌ فمَنْ اَخذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفسٍ بُورِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ اَخذَهُ بِاِشْرَافِ نَفسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكانَ كَالذِي يَاكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السُّفْلٰى قالَ حَكِيْمٌ فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحقِّ لاأَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حتى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فكانَ اَبُوبَكْرٍ يَدْعُوا حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ العَطَاءَ فيَابٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ فقالَ يَامَعْشَرَ المُسْلِمِيْنَ اِنِّي اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ عزَّ وَجلَّ لَهُ مِن هٰذا الفَيءِ فيَابٰى اَنْ يَاخُذَ فلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتّى تُوُفِّيَ.﴾

ترجمہ حضرت حکیم بن حزامؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کچھ روپیہ) مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا میں نے آپ ﷺ سے پھر مانگا تو آپ ﷺ نے پھر دیا اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے حکیم! یہ مال (دنیا کا روپیہ پیسہ) بڑا شاداب بہت شیریں اور لذیذ ہے جو شخص اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ (بلاحرص) لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور جو شخص حرص ولالچ کے ساتھ اسے لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھاتا ہے (مگر بیماری کی وجہ سے) اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے حکیمؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا کلام (قرآن مجید) دے کر بھیجا میں آپ کے بعد کسی شخص کا مال لے کر کم نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے اٹھ جاؤں چنانچہ (آنحضور ﷺ کے بعد) حضرت ابوبکرؓ (اپنی خلافت میں) حکیمؓ کو ان کا وظیفہ دینے کے لئے بلاتے تھے لیکن وہ اس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کردیتے، پھر حضرت عمرؓ نے بھی (اپنی خلافت کے دور میں) وظیفہ دینے کے لئے بلایا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا، پھر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے) فرمایا اے مسلمانو! (تم گواہ رہنا) میں حکیم کو ان کا حق

دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فیٔ کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ لینے سے انکار کرتے ہیں، چنانچہ حضرت حکیمؓ نے نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے کچھ نہیں لیا یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔ (پوری زندگی کسی سے نہیں مانگا صرف محنت ومشقت سے کما کر زندگی گذاردی)

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِه "سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سالته فاعطاني، وحكيم بن حزام كان من المؤلفة قلوبهم".

مطلب یہ ہے کہ حضرت حکیم بن حزامؓ نئے مشرف باسلام ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تالیف قلب کے لئے دو مرتبہ عنایت فرمایا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۴ تا ص ۴۴۵، ومرّ الحديث ص ۱۹۹، وص ۳۸۴، ويأتي ص ۹۵۳۔

۲۹۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن نافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخطَّابِ قَالَ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّه كانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ في الجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَفِيَ بِهٖ قالَ وَاَصابَ عُمَرُ جارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فوَضَعَهُمَا في بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قالَ فَمَنَّ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على سَبْيِ حُنَيْنٍ فجَعَلُوا يَسْعَوْنَ في السِّكَكِ فقالَ عُمَرُ ياعبدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَاهٰذا فقالَ مَنَّ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قالَ اذْهَبْ فَاَرْسِلِ الجَارِيَتَيْنِ قالَ نافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الجِعِرَّانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عبدِ اللّٰهِ وَزَادَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عن اَيوبَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ وقالَ مِنَ الخُمُسِ قالَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عن ايوبَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ في النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ. ﴾

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت کا مجھ پر ایک دن کا اعتکاف ہے آپ ﷺ نے انہیں اعتکاف پورا کرنے کا حکم دیا، اور حضرت عمرؓ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملی تھیں جنہیں انہوں نے مکے کے کسی گھر میں رکھا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرما کر چھوڑ دیا وہ گلیوں میں دوڑنے لگے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے عبداللہ! دیکھو تو یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان فرما کر انہیں چھوڑ دیا ہے، عمرؓ نے فرمایا جاؤ اور ان لونڈیوں کو چھوڑ دو۔

نافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے کوئی عمرہ نہیں کیا ہے اگر حضور ﷺ نے وہاں سے عمرہ کیا ہوتا تو عبداللہ پر پوشیدہ نہ رہتا۔ اور جریر بن حازم نے جو ایوب سے روایت کی انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، اس میں یہ زائد ہے یہ لونڈیاں حضرت عمرؓ کو خمس میں سے ملی تھیں، اور معمر نے ایوب سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے،

نذر کا قصہ نقل کیا اس میں یوم کا لفظ نہیں ہے۔ (یعنی صرف اتنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اعتکاف کی نذر مانی تھی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتّرجمةِ فِی قَوْلِه "واصاب عمر جاریتین من سبی حنین" (یعنی حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو یہ لونڈیاں خمس میں سے دیں)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۴۵، و مرّ الحدیث ص ۲۷۳، وص ۲۷۴، ویاتی ص ۶۱۸، وص ۶۹۱۔

۲۹۳۵﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسْمَاعِیْلَ حدَّثنا جَرِیْرُ بنُ حازِمٍ حدَّثنا الحَسَنُ حَدَّثَنِی عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ قالَ اَعطَی رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قومًا وَمَنَعَ آخَرِیْنَ فکَاَنَّھُمْ عَتَبُوا عَلَیْہِ فقالَ اِنِّی اُعْطِی قومًا اَخافُ ظَلَعَھُمْ وَجَزَعَھُمْ وَاَکِلُ قومًا اِلٰی ماجَعَلَ اللّٰہُ فی قُلُوبِھِمْ مِنَ الخَیْرِ وَالغِنٰی مِنْھُمْ عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ فقالَ عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ مَااُحِبُّ اَنَّ لِی بِکَلِمَةِ رسولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ زادَ اَبُوعَاصِمٍ عن جَرِیْرٍ قالَ سَمِعْتُ الحَسَنَ یقولُ حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمالٍ اَوْبِسَبْیٍ فقَسَمَهُ بِھٰذَا.﴾

ترجمہ | حضرت عمرو بن تغلبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا (یہ لوگ جنہیں حضور ﷺ نے نہیں دیا تھا وہ اس پر ملول خاطر ہوئے ان لوگوں نے سمجھا کہ حضور ﷺ ہم لوگوں سے اعراض کرتے ہیں) اور آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دل کے مرض (اسلام سے پھر جانے) اور بے صبری کا ڈر ہے، اور کچھ لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے (اسی خیر پر بھروسہ و اعتماد کر کے چھوڑ دیتا ہوں، نہیں دیتا ہوں) عمرو بن تغلبؓ بھی ایسے ہی (عمدہ و بے طمع) لوگوں میں سے ہے، عمرو بن تغلبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے عوض سرخ سرخ اونٹ ملتے تو میں خوش نہ ہوتا۔ ابو عاصم نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے اور ان ہی کی آپ ﷺ نے اس طرح تقسیم کی الی آخرہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتّرجمةِ فِی قَوْلِه "اعطی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قومًا"۔

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۴۵، و مرّ الحدیث ص ۱۲۶، ویاتی ص ۱۱۲۴۔

۲۹۳۶﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِیْدِ حدَّثنا شُعْبَةُ عن قَتادَةَ عن اَنَسٍ قالَ قالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی اُعْطِی قُرَیْشًا اَتَاَلَّفُھُمْ لِاَنَّھُمْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِجَاھِلِیَّةٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں کیونکہ ان کی

جاہلیت (کفر) کا زمانہ ابھی تازہ گذرا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۴۵، ويأتي في المغازي ص ۶۲۰، وص ۶۲۱، ۱۱/ ۱۱/۔

۲۹۳۷ ﴿ حدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخبرَنا شُعَيْبٌ حدَّثَنا الزُّهْرِيُّ قالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بنُ مالِكٍ اَنَّ ناسًا مِنَ الاَنصارِ قالوا لِرَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ على رسولِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوالِ هَوازِنَ مَااَفَاءَ اللّٰهُ فطَفِقَ يُعْطِي رِجالاً مِنْ قُرَيْشٍ المِائَةَ مِنَ الإبِلِ فقالُوا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنا وَسُيُوفُنَا تَقطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قالَ اَنَسٌ فحُدِّثَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِم فاَرْسَلَ اِلَى الاَنْصارِ فجَمَعَهُمْ في قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فلمَّا اجْتَمَعُوا جاءَ هُمْ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ ماكانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قالَ لَهُ فُقَهاؤُهُم اَمَّا ذَوُوا رَاْيِنَا يارسولَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُولوا شَيْئًا وَاَمَّا اُناسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنانُهُمْ فقالُوا يَغفِرُ اللّٰهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الاَنْصارَ وَسُيُوفُنا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اُعْطِي رِجالاً حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ اَمَا تَرضَونَ اَنْ يَذْهَبَ النّاسُ بِالاَمْوالِ وتَرْجِعُونَ اِلَى رِحالِكُم بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوَاللّٰهِ مَاتَنقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قالوا بَلٰى يارسولَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فقالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَرَونَ بَعْدِي اَثَرَةً شَدِيْدَةً فاصْبِرُوا حتى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ عَلَى الحَوضِ قالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال عطا فرمائے جو عطا فرمائے اور آنحضور ﷺ قریش کے کچھ لوگوں کو (جو قریش کے سردار تھے اور حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے جیسے ابوسفیان، معاویہ، حکیم بن حزام، سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہم وغیرہ کو) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے، آنحضور ﷺ قریش کو تو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز فرمارہے ہیں حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ان کی یہ گفتگو رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمے میں ان سب کو جمع کیا اور انصار کے ساتھ انصار کے علاوہ اور کسی کو نہیں آنے دیا جب سارے انصارؓ جمع ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تمہاری طرف سے پہنچی ہے؟ اس پر ان کے دانشمند حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے اصحاب رائے (سمجھداروں)

نے کچھ نہیں کہا لیکن ہم میں سے چند نو عمر لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت کرے کہ آپ ﷺ قریش کو دے رہے ہیں اور انصار کو (یعنی ہمیں) نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خونوں سے ٹپک رہی ہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی گذرا ہے (یعنی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں) کیا تم لوگ اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا کا مال لے کر جائیں اور تم لوگ اپنے گھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاؤ خدا کی قسم! جنہیں تم ساتھ لے کر اپنے گھر واپس ہو گے وہ بہتر ہے اس سے جسے لے کر وہ لوگ واپس لوٹیں گے یہ سن کر سارے انصار کہنے لگے یارسول اللہ! ہم راضی ہیں پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تم لوگ میرے بعد سخت امتیازی سلوک دیکھو گے (کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جارہی ہوگی انہیں حکومتیں اور سرداریاں ملیں گی اور تم محروم رہو گے) تم اس وقت صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے حوض پر ملاقات کرو، حضرت انسؓ نے فرمایا ہم (انصار) صبر نہ کر سکے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۵، ویاتی ص ۵۰۰، وص ۵۳۳، في المغازی ص ۶۲۰، وص ۶۲۱، ،،، ،،، وغیرہ۔

تشریح | اس حدیث کی پوری مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۴۰۰ رکا مطالعہ کیجئے۔

۲۹۳۸﴿ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ حدَّثنا ابراهِيْمُ عن صالحٍ عنِ ابنِ شِهابٍ اَخبرَنی عُمَرُ بنُ محمَّدِ بنِ جُبَيْرِ بنِ مُطْعِمٍ اَنَّ محمَّدَ بنَ جُبَيْرٍ قالَ اَخبرَنی جُبَيْرُ بنُ مُطْعِمٍ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ مَعَ رسولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الناسُ مُقْبلاً مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ بِرَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاَعْرَابُ يَسْأَلُونَه حتى اضْطَرُّوْهُ اِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قالَ اَعْطُونِي رِدَائی فَلَوْ كانَ عَدَدُ هٰذِهِ العِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لاتَجِدُونی بَخِيلاً وَلاَ كَذُوبًا وَلاَ جَبَانًا.﴾

ترجمہ | حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کے ساتھ اور لوگ (مجاہدین) بھی تھے حنین کے غزوے سے واپس آرہے تھے راستے میں کچھ بدو (دیہاتی گنوار) لوگ آپ ﷺ سے لپٹ گئے (مال غنیمت) آپ سے مانگتے تھے ایسے لپٹے (یعنی اتنا اصرار شروع کیا) کہ آپ کو ایک ببول کے سایہ میں آنا پڑا آپ ﷺ کی چادر مبارک ببول کے کانٹوں میں الجھ گئی (اور بدوؤں نے قبضہ کرلیا) اس وقت آپ ﷺ ٹھہر گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا ارے میری چادر تو دیدو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کی تعداد میں مویشی ملیں تو وہ بھی تم میں تقسیم کر دیتا تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِه "لقسمته بينكم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۵ تا ص ۴۴۶، ومرّ الحديث ص ۳۹۶۔

۲۹۳۹﴿ حَدَّثَنا يَحيىٰ بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنا مالِكٌ عن اِسحاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن اَنسِ بنِ مالِكٍ قالَ كُنتُ اَمشِي مَعَ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيهِ بُردٌ نَجرانِيٌّ غَلِيظُ الحاشِيَةِ فَادرَكَهُ اَعرابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذبَةً شَدِيدَةً حتى نظرتُ اِلىٰ صَفحَةِ عاتِقِ النَّبيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَد اَثَّرَت بِهِ حاشِيَةُ الرِداءِ مِن شِدَّةِ جَذبَتِهِ ثُمَّ قالَ مُرلِي مِن مالِ اللّٰهِ الذِي عِندَكَ فالتَفَتَ اِلَيهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطاءٍ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ ﷺ نجران کی بنی ہوئی موٹے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اتنے میں ایک اعرابی (گنوار) نے آپ ﷺ کو گھیر لیا اور زور سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے شانہ مبارک کو دیکھا کہ اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا زور سے کھینچنے کی وجہ سے پھر اس نے کہا اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اسی میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمائیے آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔ (سبحان اللہ اس حسن اخلاق کا کیا کہنا انك لعلٰی خلق عظیم.)

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ ظاهرة لانه صلى اللّٰه عليه وسلم اعطى لهذا الاعرابى مع اسائته صلى اللّٰه عليه وسلم فى حقه تالّفا له. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۶، ویاتی ص۸۶۴، وص۸۹۹۔

۲۹۴۰﴿ حَدَّثَنا عثمانُ بنُ اَبي شَيبَةَ حَدَّثَنا جَرِيرٌ عن مَنصورٍ عن اَبِي وَائِلٍ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ لَمَّا كانَ يَومُ حُنَينٍ آثَرَ النَّبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اُناسًا فِي القِسمَةِ فاعطَى الاَقرَعَ ابنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الاِبِلِ وَاَعطَى عُيَينَةَ مِثلَ ذٰلِكَ وَاَعطَى اُناسًا مِن اَشرافِ العَرَبِ فَآثَرَهُم يَومَئِذٍ فِي القِسمَةِ قالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ القِسمَةَ ماعُدِلَ فِيهَا اَوما اُرِيدَ فِيهَا وَجهُ اللّٰهِ فقلتُ وَاللّٰهِ لَاُخبِرَنَّ النَّبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيتُهُ فَاَخبَرتُهُ فقالَ فَمَن يَعدِلُ اِذَا لَم يَعدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى قَد اُوذِيَ بِاَكثَرَ مِن هٰذا فَصَبَرَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب حنین کی لڑائی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف قلب کیلئے) ترجیحی معاملہ کیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اتنے ہی اونٹ عیینہ کو دئے اسی طرح اس روز بعض دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ ﷺ نے ترجیحی سلوک کیا اس پر ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف نہیں کیا گیا اور نہ اللہ کی خوشنودی مقصود رہی، میں نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) کہا میں تو نبی اکرم ﷺ کو ضرور اس کی خبر کروں گا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ

انہیں اس سے زیادہ ایذاء دی گئی پھر بھی انہوں نے صبر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۶، وياتي الحديث في المغازي ص۶۲۱، وص۶۸۳، وص۸۹۵، وص۹۰۱، وص۹۳۱، وص۹۳۸۔

۲۹۴۱﴿ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بنُ غَيْلَانَ حدَّثَنا اَبُو اُسَامَةَ حدَّثَنا هِشَامٌ اَخبَرَنِي اَبِي عن اَسْمَاءَ بِنتِ اَبِي بكرٍ قالتْ كنتُ اَنقُلُ النوى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي اَقْطَعَهُ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علٰى رَاسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَي فَرسَخٍ وقالَ اَبُوضَمْرةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ اَنّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقطَعَ الزُّبَيْرَ اَرْضًا مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ.﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے زبیرؓ کو جو زمین عنایت فرمائی تھی میں اس میں سے گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی یہ زمین میرے گھر سے فرسخ کے دو تہائی (یعنی دو میل) پر تھی، اور ابوضمرہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے انکے والد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیرؓ کو بنی نضیر کے اموال میں سے ایک قطعہ زمین عنایت فرمایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ وجه المطابقة بينه وبين قوله في الترجمة "وغيرهم" اى وغير المؤلفة الخ (عمدہ)

(یعنی ابوضمرہ کی روایت میں تعیین ہے کہ حضور نے بنی نضیر کی اراضی میں سے عطا فرمایا تھا کیونکہ باب میں مؤلفة القلوب وغيرهم من الخمس ہے اور حضرت زبیرؓ مؤلفۃ القلوب میں نہ تھے اور نہ اموال بنی نضیر مال غنیمت تھا کہ اس میں سے خمس نکالا جاتا یہ فئی تھا جو خاص حضور ﷺ کے لئے تھا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۶، وياتي الحديث في النكاح ص۷۸۶۔

تشریح یہ حدیث کتاب النکاح میں مفصل آرہی ہے انشاء اللہ وہاں بحث ہوگی۔

۲۹۴۲﴿ حدَّثَنا اَحْمَدُ بنُ المِقْدَامِ حدَّثَنا الفُضَيْلُ بنُ سُلَيْمانَ حدَّثَنِي مُوسَى بنُ عُقْبَةَ اَخبَرَنِي نافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ اَجْلَى اليَهُودَ وَالنَّصارٰى مِنْ اَرْضِ الحِجَازِ وكَانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُخرِجَ اليَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَأَلَ اليَهُودُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَترُكَهُم عَلٰى اَنْ يَكْفُوا العَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمرِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُم عَلٰى ذٰلِكَ ماشِئْنَا فَاُقِرُّوا حتى اَجْلاَهُم عُمَرُ فِي اِمَارَتِهِ اِلٰى تَيْمَاءَ اَوْ اَرِيْحَا.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے سرزمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو باہر کر دیا اور جب

رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو آپ ﷺ نے چاہا کہ خیبر سے یہود کو نکال باہر کردیں اور جب آپ ﷺ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور عام مسلمانوں کی ہوگئی تھی پھر یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں (بطور رعیت کے) وہ (کھیتوں اور باغوں میں) کام کیا کریں گے اور آدھی پیداوار لیں گے (اور نصف مسلمانوں کو دیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شرط پر کہ جب تک ہم چاہیں ہم تم کو رکھتے ہیں چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں انہیں تیماء یا اریحا کی طرف نکال دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قیل لامطابقة بين الحديث و الترجمة هنا لانه ليس للعطاء فيه ذكر.

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: وقال ابن المنير احاديث الباب مطابقة للترجمة الا هذا الاخير فليس فيه للعطاء ذكر. پھر جواب کی طرف اشارہ فرماتے ہیں: ولكن فيه ذكر جهات مطابقة للترجمة قد علم من مكان آخر انها كانت جهات عطاء فبهذه الطريق تدخل تحت الترجمة والله اعلم (فتح)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۶، ومرّ الحديث ص۳۰۵، وص۳۱۳، وص۳۱۴ تا ص۳۱۵، وص۳۷۶، ویاتی الحديث ص۶۰۹۔

مقصد باب کے تحت بیان کردیا گیا ہے ملاحظہ فرمالیا جائے۔

﴿باب ۱۹۶۲ مَايُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِى اَرْضِ الحَرْبِ﴾

دارالحرب میں کھانے کی جو چیز ملے؟ (یعنی اسکا حکم کیا ہے؟)

۲۹۴۳﴿ حدَّثنا ابو الوَلِيدِ حدَّثنا شُعبَةُ عن حُمَيدِ بنِ هِلالٍ عن عَبدِ اللهِ بنِ مُغفَّلٍ قالَ كُنّا مُحاصِرِينَ قَصرَ خَيبَرَ فرمىٰ اِنسانٌ بِجرابٍ فِيهِ شَحمٌ فنزَوتُ لآخُذَهُ فالتَفتُّ فاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فاستَحيَيتُ مِنهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے فرمایا کہ ہم خیبر کے محل کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ کسی نے ایک تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی میں اسے لینے کے لئے تیزی سے بڑھا لیکن مڑکر جو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہیں تو میں شرما گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَّرجمةِ من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم رآه ولم ينكر عليه. فان قلت قال فنزوت لاخذه وليس فيه انه اخذه حتى يتاتى عدم الانكار الخ.

جواب یہ ہے کہ بعض روایت میں اس کی تصریح ہے کہ اصبت جرابا من شحم يوم خيبر. (عمدہ) فلا اشکال۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۶، ویاتی الحديث فى المغازى ص۶۰۶، وص۸۲۸۔

۲۹۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن نافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قالَ كُنَّا نُصِيْبُ فى مَغازِيْنا العَسَلَ وَالْعِنَبَ فنأكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم اپنے غزوات میں شہد اور انگور پاتے تھے تو کھا لیتے اور اٹھا کر رکھتے نہیں تھے۔

اى لانرفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم ولانحمله للادخار. (قس)

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۶۔

۲۹۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عبدُ الوَاحِدِ بنِ زِيادٍ حَدَّثَنا الشَّيْبَانِىُّ قالَ سَمِعْتُ ابنَ اَبِى اَوْفَى يقولُ اَصابَتْنَا مَجاعَةٌ لَيالِىَ خَيْبَرَ فلمَّا كانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فى الحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ فانتَحَرنَاهَا فلمَّا غَلَتِ القُدُورُ نادَى مُنادِى رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْفِئُوا القُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الحُمُرِ شَيْئًا قالَ عبدُ اللّٰهِ فقُلْنَا اِنَّما نَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّها لَمْ تُخَمَّسْ قالَ وقالَ آخَرُونَ حَرَّمَها البَتَّةَ وَسَاَلْتُ سَعِيْدَ بنَ جُبَيْرٍ فقالَ حَرَّمَهَا اَلْبَتَّةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہم کو سخت بھوک لگی پھر جب خیبر فتح ہوا تو (مال غنیمت میں) دیسی (پالتو) گدھے بھی ہمیں ملے تھے چنانچہ ہم نے انہیں ذبح کر دیا اور (اور پکانا شروع کیا) جب ہانڈیاں ابلنے لگیں (ہانڈیوں میں جوش آنے لگا) تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی مت کھاؤ (چکھو بھی نہیں)

عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس لئے منع فرمایا ہے کہ ابھی ان کا خمس نہیں نکالا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا حضور ﷺ نے اس کو قطعی طور پر حرام کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَّرجمةِ لان عادتهم جرت بالاسراع الى الماكولات ولولا ذلك ماقدموا بحضرة النبى صلى الله عليه وسلم على ذلك فلما امروا بالاراقة كفوا. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۶، ويأتى الحديث فى المغازى ص ۶۰۶، وص ۶۰۷، وص ۸۳۰۔

مقصد | مسئلہ اختلافیہ ہے اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی صاف حکم نہیں لگایا مگر تحت الباب احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاریؒ جمہور کی موافقت کر رہے ہیں عندالجمہور ضرورت کے وقت کھانے کی چیزیں مجاہدین کے لئے کھانا جائز ہیں اگرچہ امیر کی اجازت کے بغیر ہو البتہ گھر یعنی دارالسلام نہیں لا سکتے ہیں بلکہ غنیمت میں داخل کرنا پڑے گا۔ پوری تفصیل کے لئے آٹھویں جلد غزوہ خیبر کا مطالعہ فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿بَابُ الجِزْيَةِ وَالمُوَادَعَةِ مَعَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالحَرْبِ﴾ ۱۹۶۳

وقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "قَاتِلُوا الّذِيْنَ لايُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِاليَوْمِ الآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ" الٰى قوله "وَهُمْ صَاغِرُونَ" يعني اَذِلَّاءَ وَالمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ المِسْكِيْنِ اَسْكَنُ مِنْ فلانٍ اَحْوَجُ مِنْهُ وَلَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي اَخْذِ الجِزْيَةِ مِنَ اليَهُودِ وَالنَّصَارٰى وَالمَجُوسِ وَالعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَاشَانُ اهلِ الشَّامِ عَلَيْهِم اَرْبَعَةُ دَنَانِيْر واهلُ اليَمَنِ عليهم دِيْنَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ اليَسَارِ.

ذمیوں سے جزیہ لینے اور حربیوں سے (مصلحت کے پیش نظر) معاہدہ کرنے (جنگ نہ کرنے) کا بیان

وقول اللّٰه تعالٰی: اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور جن چیزوں کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا ان کو حرام نہیں مانتے اور دین حق (اسلام) کو قبول نہیں کرتے اہل کتاب میں سے جب تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں۔ (توبہ آیت ۲۹)

يعني اذِلّاء هذا تفسير البخاري لقوله تعالٰی "وهم صاغرون" یعنی آیت میں صاغرون کے معنی ہیں ذلیل۔ **قال ابوعبيده في المجاز الصاغر الذليل الحقير، والمسكنة** اور مسکنۃ مسکین کا مصدر ہے، **يقال اسكن من فلان احوج منه** یعنی فلاں فلاں سے زیادہ محتاج ہے۔

ولم يذهب الى السكون: علامہ فربری کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ اسکن من فلان سکون سے بنا ہے بلکہ یہ مسکنۃ سے بنا ہے اگرچہ اصل مادہ ایک ہے لیکن بخاریؒ نے صاغر کی تفسیر ذلیل سے کی اور اہل کتاب یعنی یہود کے بارے میں ارشاد ربانی ہے "ضربت عليهم الذلة والمسكنة" **وفيه مافيه** اس لئے کہ مسکنہ کے معنی ائمہ لغت کے نزدیک محتاجی اور ذلت کے ہیں۔

وماجاء في اخذ الجزية الخ: اور اس کا بیان جو وارد ہے یہود، نصاریٰ مجوس اور عجمیوں سے جزیہ لینے کے بیان میں، **وقال ابن عيينة الخ** اور صفیان بن عیینہ نے بیان ان سے عبداللہ بن ابی نجیح نے کہ میں نے مجاہدؒ سے پوچھا کیا

وجہ ہے کہ شام والوں پر چار دینار (جزیہ) ہے اور یمن والوں پر صرف ایک دینار؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ (تفاوت) وسعت کے پیش نظر ہے (یعنی اہل شام بہ نسبت اہل یمن کے زیادہ خوش حال مالدار تھے)۔

۲۹۴۶﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدَّثنا سُفيانُ قالَ سَمِعْتُ عَمْرًوا قالَ كُنْتُ جالِسًا مَعَ جابِرِ بنِ زيدٍ وَعَمْرِو بنِ اَوْسٍ فحدَّثهُما بَجالَةُ سَنَةَ سَبْعِيْنَ عامَ حَجَّ مُصْعَبُ بنُ الزُّبَيْرِ بِاَهْلِ البَصْرَةِ عندَ دَرَجِ زَمْزَمَ قالَ كنتُ كاتِبًا لِجَزْءِ بنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الاَحْنَفِ فاتانا كِتابُ عُمَرَ بنِ الخطابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كلِّ ذِى مَحْرَمٍ مِنَ المَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الجِزْيَةَ مِنَ المَجُوسِ حتى شَهِدَ عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عوفٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَخذَها مِنْ مَجُوسِ هَجَرٍ. ﴾

ترجمہ | عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس بیٹھا تھا تو بجالہ (تابعی) نے ان دونوں سے حدیث بیان کی ۷۰ھ میں جس سال مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، بجالہ نے کہا میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کا منشی تھا ہمارے پاس حضرت عمر بن خطابؓ کا ایک خط ان کی وفات سے ایک سال پہلے (۲۲ھ) میں آیا کہ مجوس کے ہر ذی رحم محرم میں جدائی کرا دو (یعنی اپنی محرم عورت کو بیوی بنالیا ہو تو دونوں کو جدا کردو) اور حضرت عمرؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔ (تو لینے لگے)

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِه "والمجوس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۷، اخرجه ابو داؤد فى الخراج، والترمذى فى السير.

۲۹۴۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمانِ اَخبَرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ عَنِ المِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ اَنَّه اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بنَ عوفٍ الاَنْصارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عامِرِ بنِ لُؤَيٍّ وكانَ شَهِدَ بَدْرًا اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بنَ الجَرَّاحِ اِلَى البَحْرَيْنِ يَاْتِي بِجِزْيَتِهَا وكانَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هو صالَحَ اَهْلَ البَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ العَلاءَ بنَ الحَضْرَمِي فَقَدِمَ اَبُوعُبَيْدَةَ بِمالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الاَنْصارُ بِقُدُومِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَوافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلمَّا صَلَّى بِهِمِ الفَجْرَ انصَرَفَ فتعَرَّضُوا لَهُ فتبَسَّمَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ وقالَ اَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَاعُبَيْدَةَ قد جاءَ بِشَيْءٍ قالوا اَجَل يارسولَ اللّٰه قالَ فَاَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَايَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ

وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف انصاریؓ نے انہیں خبر دی جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کیلئے بھیجا آپ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کرلی تھی اور ان پر علاء بن حضرمیؓ کو حاکم بنا دیا تھا، حضرت ابوعبیدہؓ بحرین سے مال لے کر مدینہ واپس آئے اور حضرات انصارؓ نے ابوعبیدہؓ کے آنے کی خبر سنی تو سب انصار نے صبح کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی جب حضور ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے اور ان کی طرف رخ انور کیا تو انصار آنحضور ﷺ کے سامنے آئے، رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرا پڑے اور فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ تم لوگوں نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ (مال) لے کر آئے ہیں، انصار نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس کی امید رکھو جس سے تمہیں خوشی ہوگی خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم محتاج (تنگدست) ہو جاؤ گے مجھے اگر خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیے گئے تھے پھر تم لوگ اسے دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی رغبت کرو گے (منافست میں پڑ جاؤ گے) پھر دنیا تم کو تباہ کردے گی جیسے تم سے پہلے کی امتوں کو تباہ کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمَةِ تؤخذ من قوله بعث اباعبيدة الى البحرين الى قوله فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين و كان اهل البحرين اذذاك مجوسًا. (عمدہ)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۴۷، و ياتى فى المغازى ص ۵۷۲، و ص ۹۵۰۔

۲۹۴۸ حَدَّثَنَا الفَضْلُ بنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ جعفرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنا المُعتَمِرُ بنُ سُلَيمانَ حَدَّثَنا سَعِيدُ بنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنا بَكْرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ المُزَنِيُّ وَزِيَادُ بنُ جُبَيْرٍ عن جُبَيْرِ بنِ حَيَّةَ قالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فى اَفْنَاءِ الاَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ المُشرِكِينَ فَاَسْلَمَ الهُرْمُزَانُ فقالَ اِنِّى مُسْتَشِيرُكَ فى مَغَازِىَّ هٰذِهِ قالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ المُسْلِمِينَ مَثَلُ طائِرٍ لَهُ رَاسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلانِ فَاِنْ كُسِرَ اَحَدُ الجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِجلانِ بِجَناحٍ وَالرَّاسُ وَاِنْ كُسِرَ الجَنَاحُ الآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجلانِ وَالرَّاسُ وَاِنْ شُدِخَ الرَّاسُ ذَهَبَ الرِّجلانِ وَالجَناحَانِ وَالرَّاسُ فالرَّاسُ كِسْرٰى وَالجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ المُسْلِمِينَ فَلْيَنفِرُوا اِلٰى كِسْرٰى وَقالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عن جُبَيْرِ بنِ حَيَّةَ قالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بنَ مُقَرِّنٍ حتى اِذَا كُنَّا بِاَرْضِ العَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عامِلُ كِسْرٰى فى اَرْبَعِينَ اَلْفًا فَقَامَ

تُرْجُمَانٌ لَهُ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالَ نَحْنُ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتّٰى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْدِمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ۔

ترجمہ جبیر بن حیہؒ (تابعی) نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے بڑے بڑے شہروں میں مشرکین سے جنگ کے لئے فوجوں کو بھیجا (جب لشکر قادسیہ پہنچا گھمسان کی لڑائی ہوئی اور مسلمان فتح پر فتح کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے تو ہرمزان جو قادسیہ کی لڑائی میں شریک تھا اور تستر کا حاکم تھا) تو ہرمزان مسلمان ہو گیا (تشریحات میں تفصیل معلوم ہوگی) حضرت عمرؓ نے اس سے فرمایا میں اپنی ان لڑائیوں میں تم سے مشورہ چاہتا ہوں (کہ ان مقامات فارس، اصبہان، وآذربیجان میں کہاں سے لڑائی شروع کی جائے؟) ہرمزان نے کہا جی ہاں ان شہروں اور ان شہروں کے ان باشندوں کی مثال جو مسلمانوں کے دشمن ہیں ایک ایسے پرندے کی سی ہے جس کے ایک سر اور دو بازو ہیں اور اس کے دو پاؤں ہیں اگر دونوں بازوؤں میں سے ایک توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں، ایک بازو اور سر کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا، اور اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے اور اگر سر کچل دیا جائے تو دونوں پاؤں اور دونوں بازو اور سر سب ختم ہو جائیں گے، پس سر تو کسریٰ ہے اور ایک بازو قیصر اور دوسرا بازو فارس ہے اس لئے آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے کسریٰ پر حملہ کریں، اور بکر بن عبداللہ اور زیاد بن جبیر دونوں نے جبیر بن حیہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ (اسی مشورہ کے مطابق) حضرت عمرؓ نے ہمیں جہاد کے لئے بلایا اور نعمان بن مقرنؓ کو ہم پر امیر مقرر کیا یہاں تک کہ ہم جب دشمن کی (کافروں کی) زمین (نہاوند) میں پہنچے تو کسریٰ کا عامل چالیس ہزار فوج لے کر ہماری طرف بڑھا پھر اس کی طرف سے ایک مترجم (جو عربی زبان جانتا تھا) اٹھا اور کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے گفتگو کرے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا ''جو تیرا جی چاہے پوچھ؟ اس نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ تو مغیرہؓ نے کہا ہم لوگ عرب کے رہنے والے ہیں (ایک زمانہ سے) ہم سخت بدنصیبی (کفر) اور سخت مصیبت (افلاس) میں تھے بھوک کے مارے چمڑا اور کھجور کی گٹھلیاں چوسا کرتے تھے، اون اور بال

ہماری پوشاک تھی اور درخت اور پتھر پوجتے تھے، ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جن کے ماں باپ کو ہم پہچانتے ہیں (یعنی ان کے خاندان کی عالی نسبی کو ہم جانتے ہیں) ہمارے نبی ہمارے رب کے رسول نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تم سے جنگ کرتے رہیں یہاں تک کہ تم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو یا جزیہ دو۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے رب کا یہ پیغام ہمیں پہنچایا ہے کہ ہم میں سے جو (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑتے ہوئے) قتل کیا جائے گا وہ جنت کی ایسی نعمت میں جائے گا جس کا مثل کبھی دیکھا نہیں گیا اور جو ہم میں سے باقی زندہ رہے گا وہ تمہارا مالک ہوگا (یعنی فتح حاصل کر کے تم پر حاکم ہوگا تم اس کے غلام بنو گے)۔

فقال النعمان: (مغیرہؓ نے یہ گفتگو تمام کر کے نعمان سے کہا اب فوراً جنگ شروع کر دی جائے) تو اس پر نعمان نے مغیرہؓ سے کہا تم کو تو اللہ اس جیسی لڑائیوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تم کو (لڑائی میں دیر کرنے پر) نہ شرمندہ کیا نہ رسوا، اور میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں، حضور ﷺ کا قاعدہ تھا کہ اگر دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہیں کرتے (اور دن چڑھ جاتا) تو انتظار کرتے (ٹھہرے رہتے) یہاں تک کہ ہوائیں چلیں اور نمازوں کا وقت آجائے (تو آپ ﷺ نماز ظہر سے فارغ ہو کر جنگ شروع کرتے) (بعض روایتوں میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ کی مدد نازل ہو چنانچہ جنگ شروع ہوئی اور کافروں کو شکست ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کا سردار تھا خچر پر سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ في تاخير النعمان بن مقرن عن مقاتلة العدو وانتظار هبوب الرياح وزوال الشمس وهو معنى قوله في آخر الحديث انتظر حتى تهب الارواح وتحضر الصلوات. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۴۷ تا ص۴۴۸، ويأتي الحديث مختصراً ص۱۱۲۳۔

تشریح حضرت عمرؓ کے دور خلافت ۱۴ھ میں اسلامی لشکر ایران کی طرف چلا جب قادسیہ پہنچا تو بادشاہ ایران یزدجرد نے ایک بھاری فوج مقابلہ کے لئے بھیجی، سخت جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کے نامی گرامی اشخاص جیسے طلیحہ اسدی، عمرو بن معدیکرب اور ضرار بن خطاب وغیرہ شہید ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی ان کے سب خیمے اکھڑ گئے ادھر سے مسلمانوں نے حملہ کیا ان کا نامی گرامی پہلوان رستم مارا گیا اور مسلمان فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پہنچی وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس کو حضرت عمرؓ کے پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کو عقلمند اور علاقہ سے واقف کار و صاحب تدبیر پا کر مشورہ لیا۔

باقی حدیث کا ترجمہ دیکھئے اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کیجئے۔

مقصد اہل حرب کافروں کو مصلحت کے پیش نظر مدت معینہ تک لڑائی بند کر کے مہلت دینا درست ہے مگر اس کا مطلب

ہرگز یہ نہیں ہے کہ اس کے کفر سے راضی ہیں بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں سے اختلاط اور مسلمانوں کے حسن اخلاق واعمال کو دیکھ کر اسلام کے طرف مائل ہوں گے اور اسلام قبول کرنا آسان ہوگا۔

﴿بَابُ^۱۹۶۴ اِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ﴾

هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ.

اگر امام کسی شہر کے حاکم سے معاہدہ کرلے

تو کیا شہر کے دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے؟

۲۹۴۹﴿ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عن عَمْرِو بنِ يَحْيٰى عن عبّاسِ السَّاعِدِيِّ عن اَبِى حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ. ﴾

ترجمہ ابوحمید ساعدیؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ (یوحنا بن رویہ) نے نبی اکرم ﷺ کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا (اس خچر کا نام دلدل تھا) اور حضور اکرم ﷺ نے اسے ایک چادر عطا فرمائی اور اس کے لئے ان کا ملک لکھ دیا۔ (یعنی اس کے ملک پر اس کو حاکم باقی رکھا)

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ من حيث ان قبول هديته موذن بموادعته وكتابته ببحرهم موذن بدخولهم فى الموادعة لان موادعة الملك موادعة لرعيته لان قوتهم به ومصالحهم اليه الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۸، ومرّ الحديث ص ۲۰۰، وص ۲۵۲، وص ۵۳۵، مغازی ص ۶۳۷۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ اگر امام کسی ملک کے حاکم سے جنگ بندی پر مصالحت کرے تو شہر کے دوسرے افراد ورعایا بھی اس صلح میں داخل ہوں گے اور یہ معاہدہ سب پر نافذ ہوگا اور یہ مسئلہ اجماعی ہے۔

﴿بَابُ^۱۹۶۵ الْوَصَاةِ بِاَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلّى اللّٰه عليه وسلّم﴾

وَالذِّمَّةُ العَهْدُ وَالإِلُّ القَرَابَةُ.

رسول اللہ ﷺ کے عہد وامان کے پورے کرنے کی وصیت

ذِمّۃ کے معنی عہد ہے اور اِلٌّ کے معنی ہیں قرابت۔

تشریح الوصاة: بفتح الواو والصاد المهملة ای لوصية. قال البخاری الذمة هی العهد، الإلّ بهمزة مكسورة ولام مشدودة هی القرابة. هٰذا تفسیر الضحاك فی قوله تعالی "لَا يَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً. (توبہ، آیت ۱۰)

۲۹۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ بنُ اَبِی اِیَاسٍ حدَّثَنا شُعْبَةُ حَدَّثَنا اَبُوحَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بنَ الخطاب قلنا اَوْصِنا يااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَاِنَّه ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ. ﴾

ترجمہ جویریہ بن قدامہ تمیمی نے کہا ہم نے حضرت عمر بن خطابؓ سے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں کوئی وصیت کیجئے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی (جو تم نے ذمیوں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کہ اسکی حفاظت میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل وعیال کی روزی ہے۔ (جزیہ کے روپے سے تمہارے بال بچے پلتے ہیں)

مطابقته للترجمة مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَرجمةِ فی قوله "فانه ذمة نبيكم".

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۴۸۔

مقصد مقصد ترجمۃ الباب سے واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافروں کو امان دی ان کے امان وعہد کو قائم رکھنا ضروری ہے۔

۱۹۶۶
﴿بَابُ مَااَقْطَعَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الْبَحْرَيْنِ.... ﴾

....وَمَاوَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الفَیْءُ وَالجِزْيَةُ.

نبی اکرم ﷺ نے بحرین کے مال میں سے جو مستحقین کو دیا

اور بحرین سے آنے والے مال اور جزیہ میں سے کسی کو دینے کا وعدہ کیا تھا اور فیٔ (جو بلا جنگ ہاتھ آئے) اور جزیہ کن لوگوں کو تقسیم کیا جائے؟

۲۹۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ حَدَّثَنا زُهَيْرٌ عن يَحْيىٰ بنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالبَحْرَيْنِ فقالوا لا وَاللّٰهِ حتی تَكْتُبَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فقال ذَاكَ لَهُمْ ماشاءَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ يَقُولُوْنَ لَهُ قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِی اُثْرَةً فَاصْبِرُوا حتّٰی تَلْقَوْنِی عَلَی الحَوْضِ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین میں (معاش کے لئے) ان کا حصہ لکھ دیں

لیکن انہوں نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم! (ہمیں اسی وقت حصہ عنایت فرمائیے) یہاں تک کہ ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کے لئے بھی آپ اسی کے مثل حصہ لکھ دیں آپ ﷺ نے فرمایا جب تک اللہ کو منظور ہے یہ حصہ ان کو بھی ملتا رہے گا (یعنی ان کے لئے بھی موقعہ آئے گا) لیکن انصار مصرر ہے کہ مہاجرین کو بھی دیا جائے، تب آپ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ میرے بعد تم لوگ دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی لیکن تم لوگ صبر کئے رہنا (جنگ وعناد نہ کرنا) تا آنکہ تم حوض پر مجھ سے ملو۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتَّرجمةِ من جهة كونه عليه الصلوة والسلام لما اشار على الانصار بماذكر ولم يقبلوا فتركه عليه الصلوة والسلام الخ (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۸، ومرّ الحديث ص ۳۲۰۔

۲۹۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنِي رَوحُ بنُ القاسِمِ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللهِ قالَ كانَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ لِي لَوقَدْ جائَنا مالُ البَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذا وَهٰكَذا وهٰكذا فلمَّا قُبِضَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجاءَ مالُ البحرَيْنِ قالَ اَبُوبَكرٍ مَنْ كانَتْ لَهُ عندَ رسولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فلياْتِنِي فاَتَيْتُهُ فقُلتُ اِنَّ رسولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قدكانَ قالَ لِي لوقَدْ جائَنا مالُ البَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكذا وهٰكذا وهٰكذَا فقالَ لِي اُحثُهُ فحَثوتُ حَثْيَةً فقالَ لِي عُدَّهَا فعَدَدْتُها فاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فاَعْطَانِي اَلفًا وَخَمْسَمِائَةٍ.

وقالَ اِبراهِيمُ بنُ طَهْمَانَ عن عبدِ العَزِيْزِ بنِ صُهَيْبٍ عن اَنَسٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمالٍ مِنَ البَحْرَيْنِ فقالَ انْثُرُوهُ في المَسْجِدِ وَكانَ اَكْثَرَ مالٍ اُتِيَ بِهِ رسولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ العَبَّاسُ فقالَ يارسولَ اللهِ اَعْطِنِي اِنِّي فادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيْلاً فقالَ خُذْ فحَثٰى في ثوبِهِ ثمَّ ذَهَبَ يُقِلُّه فلَمْ يَسْتَطِعْ فقالَ اُؤمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعهُ اِلَيَّ قال لا قالَ فارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قالَ لا فنَثَرَ مِنْهُ ثمَّ احتَمَلَهُ عَلى كاهِلِهِ ثمَّ انْطَلَقَ فمَازَالَ يُتبِعُهُ بَصَرَهُ حتى خَفِيَ عَلَينا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فمَا قامَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وثَمَّ مِنها دِرْهَمٌ ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اتنا دوں گا (یعنی تین لپ) پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر

صدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ میرے پاس آئے (ہم وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے) چنانچہ میں ان کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے پاس آیا تو میں تجھ کو اتنا اتنا اور اتنا دوں گا اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا ایک لپ بھر کرلے لو میں نے ایک لپ لے لیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اب اسے شمار کرو میں نے شمار کیا تو پانچ سو تھا پھر (حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق تین لپ) ایک ہزار پانچ سو عنایت فرمایا۔

اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا ان سے عبد العزیز بن صہیب نے ان سے حضرت انس بن مالکؓ نے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بحرین سے (خراج کا) مال آیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے مسجد میں ڈال دو، بحرین کا یہ مال ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اب تک آچکے تھے، اتنے میں حضرت عباسؓ آئے اور فرمانے لگے یا رسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمایئے کیونکہ میں نے (بدر کے موقعہ پر) اپنا بھی فدیہ ادا کیا تھا اور عُقیل کا فدیہ ادا کیا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لے لیجئے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کسی کو حکم دیجئے کہ یہ مجھ کو اٹھا دے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہوسکتا) تو عباسؓ نے فرمایا تو پھر آپ خود ہی اٹھا دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہوسکتا (آپ جتنا اٹھا کر لے جاسکتے ہیں لے جایئے) پھر عباسؓ نے اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر اسے اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور چلنے لگے آنحضور ﷺ برابر انہیں دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہوگئے آپ ﷺ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا (حضور اکرم ﷺ نے تمام مال وہیں تقسیم کر دیا) اور آپ ﷺ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی رہا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ للجزء الثانی للترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۴۸۔

تشریح | ترجمۃ الباب تین اجزاء پر مشتمل ہے لان لها (ای للترجمة) ثلاثة اجزاء ففی الباب ثلاثة احاديث فلكلّ جزء حديث يطابقه على الترتيب الخ: (عمدہ)

﴿بابُ ۱۶۶۷ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ﴾

کسی ذمی کو بغیر جرم قتل کرنے کا گناہ

۲۹۵۳﴿ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عبدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنا الحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنا مُجَاهِدٌ عن عبدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ

رَائِحَةَ الجَنَّةِ وَاِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ اَرْبَعِينَ عَامًا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی ذمی کو (بغیر کسی جرم کے ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فی قولہٖ "من قتل معاهدًا" وقوله "لم يرح" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۴۸، ويأتي ص ۱۰۲۱۔

مقصد حدیث الباب کی شرح ہے کہ حدیث میں من قتل معاهدا بغیر قید ہے لیکن شرعی قواعد اور دوسری روایت سے قید ثابت ہے اسلئے امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں بغیر جرم کی قید لگا کر حدیث کی شرح کر دی کہ مراد بغیر جرم ہے۔

تشریح کسی ذمی کا قتل کفر نہیں بلکہ مرتکب کبیرہ ہے اور مؤمن ہے اور والمؤمن لایخلد فی النار پس لم یرح رائحة الجنة سے مراد یہ ہے کہ لم یجد اول ما یجدها سائر المسلمین الذین لم یقترفوا الکبائر. واللہ اعلم

اربعین عامًا: مقصود زجر و توبیخ ہے اور تحدید بھی نہیں اشخاص کے اختلاف سے عدم وجدان بھی مختلف ہوگا چنانچہ ایک روایت میں ہے سبعین خریفًا. (ترمذی اول ص ۱۶۸)

﴿بَابُ[۱۹۶۸] اِخْرَاجِ اليَهُودِ مِنْ جَزِيْرَةِ العَرَبِ﴾

یہودیوں کا جزیرہ عرب سے اخراج

وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَااَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ.

حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی۔ (یعنی جب تک اللہ کو منظور ہے۔ یہ تعلیق کتاب المزارعۃ میں موصولاً گذر چکی ہے)۔

۲۹۵۴﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ المَقْبُرِيُّ عن اَبِيهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَما نحنُ في المَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالَ انطَلِقُوا اِلَى يَهُودَ فخرَجْنا حتى جِئْنَا بَيْتَ المِدْرَاسِ فقالَ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الاَرْضِ فَمَنْ يَجِد مِنْكُمْ بِمالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّ الاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم ابھی مسجد (نبوی) میں موجود تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو چنانچہ ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ (یہودیوں کے مدرسہ) بیت المدراس پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اسلام قبول کرلو سلامت رہوگے اور جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تم کو اس زمین (حجاز) سے نکال دوں تو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال کا عوض (قیمت) پائے تو اسے بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَرجمةِ من حيث انه عليه الصلوة والسلام هم باخراج يهود لانه كان يكره ان يكون بارض العرب غير المسلمين الى ان حضرته الوفاة فاوصٰى باجلائهم من جزيرة العرب فاجلاهم عمر رضى الله عنه.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۴۹، ویاتی ص ۱۰۲۷، وص ۱۰۹۱۔

۲۹۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ حدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَةَ عن سُلَيْمانَ بنِ اَبِى مُسلِمِ الاَحْوَلِ اَنَّه سَمِعَ سَعِيْدَ بنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابنَ عَبَّاسٍ يقولُ يَومُ الخَمِيْسِ وَمَا يومُ الخَمِيْسِ ثُمَّ بَكَى حتّى بلّ دَمْعُهُ الحَصٰى قلتُ ياابنَ عبّاسٍ مايومُ الخَمِيْسِ قالَ اشتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فقالَ ائْتُونِى بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتابًا لاتَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا فتنازَعُوا وَلَا يَنْبَغِى عندَ نَبِيٍّ تَنازُعٌ فقالوا مَالَهُ اَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوهُ فقالَ ذَرُونِى الّذِى اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِى اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلاثٍ فقالَ اَخْرِجُوا المُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ العَرَبِ وَاَجِيْزُوا الوَفْدَ بِنَحْوِ مَاكُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ اِمَّا اَنْ سَكَتَ عنها وَاِمَّا اَنْ قالَهَا فَنَسِيْتُهَا قالَ سُفيانُ هٰذا من قولِ سُلَيْمانَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے یہ جمعرات کا دن ہے (یوم الخمیس مبتدا محذوف کی خبر ہے اى هذا يوم الخميس ويجوز العكس) اور جمعرات کے دن کیا ہوا؟ (اظہار تعجب ہے عظمت شدت کی وجہ سے) پھر رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کردیا میں نے پوچھا اے ابن عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا؟ انہوں نے بیان کیا کہ اسی روز رسول اللہ ﷺ کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ ﷺ نے (اسی شدت کے وقت) فرمایا میرے پاس لکھنے کا چمڑا، کاغذ لاؤ میں تمہارے لئے ایک تحریر (وصیت نامہ) لکھ دوں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے (اگر اس پر چلتے رہے) اس پر لوگوں نے (موجود صحابہ نے) جھگڑا شروع کیا (یعنی حاضرین مجلس میں اختلاف ہوا کہ آنحضور ﷺ کو اس تکلیف شدید کی حالت میں لکھنے لکھوانے کی تکلیف دینی چاہئے یا نہیں؟ بعض نے کہا حضور ﷺ کا حکم ہے کاغذ قلم دو، اور بعض نے کہا حضور اقدس ﷺ کی اس وقت تکلیف سخت ہے ایسے وقت لکھنے لکھوانے کی تکلیف مناسب نہیں ہے)۔

ولا ینبغی عند نبی الخ: حالانکہ نبی کے سامنے جھگڑنا مناسب نہیں اس پر کچھ لوگوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا کیا حال ہے؟ کیا آپ ﷺ نے (شدت مرض اور بیہوشی میں) کوئی لغو و ہذیان کی بات کہی ہے؟ خود آپ ﷺ سے دریافت کرلو (کہ آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی جائے یا آپ ﷺ کی تکلیف کے پیش نظر اس کو ملتوی کردیا جائے) آپ ﷺ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں (یعنی مراقبہ فی اللہ اور لقاء باری تعالیٰ کی تیاری) وہ اس سے بہتر ہے جو تم کہہ رہے ہو اس کے بعد آپ ﷺ نے (زبانی) تین باتوں کی وصیت کی ایک یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ دوم یہ کہ وفود کو (جو قبائل عرب کے تمہارے پاس آئیں) اسی طرح جائزہ (تحفہ، ہدیہ) دیا کرو جس طرح میں انہیں دیا کرتا تھا، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ تیسری بات کچھ بھلی سی تھی بیان نہیں کی یا بیان کی ہو میں اسے بھول گیا۔ سفیان نے کہا یہ جملہ (تیسری بات کچھ بھلی سی تھی) سلیمان احول کا قول ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَّرجمةِ فی قوله "اخرجوا المشرکین".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۴۹، باقی مواضع اور مفصل تشریحات کے لئے جلد ۸/ ص ۵۲۲/ دیکھئے۔

مقصد حدیث میں "اخرجوا المشرکین" ہے امام بخاریؒ نے ترجمہ میں صرف یہود کے اخراج پر اکتفاء کرکے بتایا کہ یہود بھی اس میں شامل ہیں اور چونکہ یہود میں اکثر توحید کے قائل تھے البتہ کچھ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے تو جب یہودیوں سے پاک کرنا ثابت ہوا تو مشرکین کا اخراج بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ ۱۹۶۹ اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ﴾

هَلْ يُعْفٰى عَنْهُمْ.

اگر مشرکین (غیر مسلم) مسلمانوں کے ساتھ غداری کریں

(کئے ہوئے عہد کو توڑیں) تو کیا انہیں معاف کیا جاسکتا ہے؟

۲۹۵۶﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ المَقْبُرِيُّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا اِلَيَّ مَنْ كانَ هٰهُنا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فقالَ اِنِّي سائِلُكُمْ عن شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صادِقِيَّ عنهُ فقالوا نعمْ فقالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوكُمْ قالوا فلانٌ فقالَ كَذَبْتُم بَلْ اَبُوكُم فلانٌ قالوا صَدَقْتَ قالَ فَهَلْ انْتُم صادِقِيَّ عن شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُ عَنْهُ فقالوا نَعَمْ يااَبا القاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَما عَرَفْتَهُ فی اَبِينا فقالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قالوا نَكونُ فِيها يَسِيرًا ثُمَّ

تَخْلُفُونا فِيهَا فقالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخسَؤُوا فيها وَاللّٰهِ لانَخْلُفُكُمْ فِيهَا اَبَدًا ثُمَّ قالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عن شَيْءٍ اِنْ سَأَلْتُكُمْ عنه فقالوا نَعَمْ يَااَبَا القاسِمِ قالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فقالوا نَعَمْ قالَ مَاحَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قالوا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيْحُ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا جب خیبر فتح ہوگیا تو (یہودیوں کی طرف سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (بھنی) بکری کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جتنے یہودی ہیں سب کو میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب جمع کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں کیا تم لوگ سچ سچ بتادو گے؟ سب نے کہا جی ہاں! بتادیں گے، اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا فلاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو تمہارے باپ فلاں ہیں انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میں تم سے ایک اور بات پوچھوں گا کیا سچ سچ بتاؤ گے؟ سب نے کہا جی ہاں اے ابوالقاسم! اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو پہچان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے بارے میں آپ نے جان لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے پوچھا ''کون جہنمی ہے؟ ان لوگوں نے کہا ہم جہنم میں چند روز کے لئے جائیں گے پھر آپ مسلمان لوگ وہاں ہماری جگہ لیں گے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں ذلیل دھتکارے رہو گے خدا کی قسم! ہم تمہاری جگہ اس جہنم میں کبھی نہیں جائیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بات اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے؟ ان لوگوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ ان لوگوں نے کہا ہاں ملایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس بناء پر؟ (یعنی تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟) انہوں نے کہا ہم نے سوچا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے ہیں (جھوٹ موٹ پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں) تو ہم آپ سے آرام پا جائیں گے اور اگر نبی ہیں تو آپ کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الحَدِيْثِ لِلتَّرجمةِ من حيث ان المشركين من اهل خيبر غدروا بالنبى صلى اللّٰه عليه وسلم واهدوا له على يد امرأة شاة مسمومة فعفا عنها الخ. یعنی آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کو جس نے زہر ملایا تھا سزا نہ دی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۹، ويأتى فى المغازى ص۶۱۰، وص۸۵۹۔

مقصد اختلاف کی وجہ سے امام بخاریؒ نے کوئی صاف وصریح حکم نہیں لگایا بہر حال خیبر فتح ہونے کے بعد بھی یہودیوں کی کجروی وخفی شرارتیں جاری رہیں سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث نے ایک بکری پکا کر آنحضرت ﷺ کو ہدیہ دی اور اس میں زہر ملا دیا۔ تفصیل کے لئے غزوہ خیبر دیکھئے۔

﴿باب ۱۹۷۰ دُعَاءِ الإِمَامِ عَلٰی مَنْ نَكَثَ عَهْدًا﴾

جو عہد شکنی کرے اس کیلئے امام کی بددعا

۲۹۵۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ اِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُوا عَلٰی اَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ اِلٰی اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَمَا رَاَيْتُهُ وَجَدَ عَلٰی اَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ.﴾

ترجمہ | عاصم احول نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے بارے میں پوچھا (دعاء قنوت کب پڑھنا چاہئے؟) انہوں نے فرمایا رکوع سے پہلے، میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب (محمد بن سیرین) تو کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے اس پر انسؓ نے فرمایا کہ انہوں نے غلط کہا، پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھتے رہے آپ ﷺ بنی سلیم کے قبیلوں پر بددعا کرتے تھے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے چالیس یا ستر (شک راوی) قاریوں کو چند مشرکین کے پاس بھیجا پھر بنی سلیم کے لوگ ان قاریوں کے آڑے آئے اور ان سب کو شہید کر دیا حالانکہ ان لوگوں میں اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان عہد تھا، میں نے آنحضور ﷺ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ وغمگین نہیں دیکھا جتنا آپ ﷺ ان صحابہؓ کی شہادت پر تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الْحَدِيثِ لِلتَّرْجَمَةِ ظَاهِرَةٌ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۴۹، ومرّ الحدیث ص۱۳۶، وص۱۷۳، وص۳۹۳، وص۳۹۵، وص۴۳۱، ویاتی ص۵۸۶، ،،،، ،،،، ۵۸۷، ،،، ۹۴۶، ۱۰۹۰۔

مقصد | عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں بددعا کرنا جائز و درست ہے۔

تفصیل کے لئے آٹھویں جلد ص۱۳۸ ''واقعہ بیر معونہ'' ملاحظہ فرمائیے۔

﴿باب ۱۹۷۱ اَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ﴾

عورتوں کی امان اور عورتوں کی طرف سے کسی کو پناہ دینا

۲۹۵۸﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

اَنَّ اَبَامُرَّةَ مَولٰى امِّ هَانِئٍ ابنةِ ابى طالِبٍ اَخبَرَهُ اَنَّه سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بنتَ اَبى طالِب تقولُ ذَهَبْتُ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفتحِ فوَجَدْتُهُ يغتسِلُ وَفَاطِمَةُ ابنَتُه تَستُرُهُ فسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَنْ هٰذِهِ فقلتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بنتُ اَبى طالب فقالَ مَرحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فلمَّا فرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قامَ فصَلّٰى ثمانَ رَكعاتٍ مُلتَحِفًا فى ثوبٍ وَاحِدٍ فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابنُ اُمِّى عَلِيٌّ اَنَّه قاتِلٌ رجلاً قَدْ اَجَرْتُهُ فلانُ بنُ هُبَيْرَةَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَااُمَّ هَانِئٍ قالتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى.

ترجمہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی تھیں کہ فتح مکہ کے موقعہ پر (مکہ میں) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہؓ حضور ﷺ کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے تھیں میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون صاحبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں آپ ﷺ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی! پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں آپ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں وہ قتل کریں گے یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے ام ہانی نے بیان کیا کہ یہ چاشت کا وقت تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ فى قولِهٖ "قداجرنا من اجرت".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۴۹ تا ص۴۵۰، ومرّ الحديث ص۴۲، وص۵۲، وص۱۴۹، وص۱۵۷، وص۶۱۴، وص۹۰۹۔

مقصد عورت کا پناہ دینا درست ہے بشرطیکہ امام نے رد نہ کیا ہو یہی ائمہ اربعہ کا مسلک ہے بعضوں نے کہا کہ اصل اختیار امام کو ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابُ ۱۹۷۲ ذِمَّةُ المُسْلِمِيْنَ وَجِوارُهُمْ وَاحِدَةٌ﴾

يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ.

مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے

اگر ایک ادنی مسلمان نے کسی کو پناہ دی تو سب مسلمانوں کو قبول کرنا چاہئے۔

۲۹۵﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلامٍ اَخبَرَنا وَكِيعٌ عَنِ الاَعمَشِ عن اِبرَاهِيمَ التَّيمِىِّ عن اَبِيهِ

قَالَ خَطَبَنا عَلِيٌّ فقالَ ماعِنْدَنا كِتابٌ تَقْرَءُهُ اِلَّا كتابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فقالَ فِيْهَا الجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الإبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى كَذا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْها حَدَثًا اَوْ آوٰى فِيْهَا مُحْدِثًا فعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايَقْبَلُ اللّٰهِ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدلاً وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ.

ترجمہ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ یزید بن شریک سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا تو فرمایا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ جس کو ہم پڑھتے ہیں اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کے) نہیں پھر آپ نے فرمایا اس میں زخموں کے قصاص اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کے عمروں کا بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر (پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات (بدعت) نکالی (دین میں داخل کی) یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور سارے انسان سب کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل، اور جو کوئی (لونڈی غلام) اپنے موالی کے سوا کسی دوسرے کو مالک بنائے اس پر اسی طرح لعنت ہے اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے (کسی ایک مسلمان کا عہد اور پناہ کسی غیر مسلم کے لئے یکساں ہے) تو جو کوئی مسلمان کا عہد وذمہ توڑے اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فی قولهٖ "وذمة المسلمين واحدة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۵۰، ویاتی ص ۴۵۱، وص ۱۰۰۰۔

مقصد ترجمۃ الباب سے مقصد ظاہر ہے البتہ نابالغ بچہ اور مجنوں کا ذمہ معتبر نہیں۔

﴿بابٌ [۱۹۷۳] اِذَا قَالُوا صَبَأنا وَلَمْ يُحْسِنُوا اَسْلَمْنَا﴾

وَقالَ ابنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خالِدٌ وقالَ عُمَرُ اِذَا قالَ مَتْرَسْ فقد آمَنَهُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الاَلْسِنَةَ كُلَّها وَقالَ تَكَلَّمْ لابَاسَ.

اگر کافر (لڑائی کے وقت) اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے

بلکہ کہنے لگے۔ صبأنا (ہم نے اپنا دین بدل دیا) (تو کیا حکم ہے؟)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ خالد بن ولیدؓ نے بنی جذیمہ کی جنگ میں کافروں کو مارنا شروع کر دیا (حالانکہ وہ

کہتے تھے کہ ہم نے اپنا دین بدل دیا) نبی اکرم ﷺ نے جب یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ! میں خالد کے کام سے براءت ظاہر کرتا ہوں، اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جب کسی مسلمان نے کسی کافر سے کہا مَتَرس (یعنی مت ڈر) تو اس نے اس کو امان دے دی (اب اس کو مارنا درست نہیں) بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔

وقال تکلم لا باس: اور حضرت عمرؓ نے ہرمزان سے کہا بولو (بات کر) کوئی حرج نہیں۔

گذر چکا ہے کہ صحابہؓ نے جب تستر کا محاصرہ کیا اور ہرمزان دربار خلافت میں حاضر کئے گئے مگر مارے خوف کے کچھ بولتے نہیں تھے بالکل خاموش تھے تب حضرت عمرؓ نے فرمایا تکلم لاباس بس اس جملہ سے امان دینا ٹھہرا یعنی حضرت عمرؓ نے ان کو امان دی، بعد میں ہرمزان نے اسلام قبول کرلیا اور پختہ مسلمان ہوئے، اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

تشریح مزید تشریح کے لئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۴۱۰ کا ضرور مطالعہ کر لیجئے۔

﴿بَابُ ۱۷۴ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ﴾

وَاِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالعَهْدِ، وقولِهِ تعالٰى "وَاِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ".

مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ پر صلح کرنا

(لڑائی چھوڑ دینا) اور عہد شکنی کرنے والوں پر گناہ کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ انفال/۶۱) اور اگر کفار (غیر مسلم) صلح کی طرف مائل ہوں (صلح کے خواستگار ہوں) تو آپ بھی (اگر مصلحت سمجھیں) تو تیار ہو جائیں (اور ان سے معاہدہ کرلیں) اور بھروسہ اللہ پر رکھئے (اسی پر اعتماد کیجئے یعنی صلح کر لینے کے باوجود صلح پر بھروسہ نہ کیجئے) بیشک وہی ہے سننے والا جاننے والا۔

۲۹۶۰﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا بِشْرٌ هُوَ ابنُ المُفَضَّلِ حَدَّثَنا يَحْيٰى عن بُشَيْرِ بنِ يَسَارٍ عن سَهْلِ بنِ اَبِي حَثْمَةَ قالَ انْطَلَقَ عبدُ اللّٰهِ بنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بنُ مَسْعُودِ بنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يومَئِذٍ صُلْحٌ فتَفَرَّقَا فاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عبدِ اللّٰهِ بنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ المَدِيْنَةَ فانْطَلَقَ عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ اِبْنَا مَسْعُودٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عبدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فقالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ القَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فقالَ اَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ

قالوا وَكَيفَ نَحلِفُ وَلَمْ نَشهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتبرِّئُكُم يَهُودُ بِخَمسِينَ يَمِينًا فقالوا كيفَ نَاخُذُ اَيمَانَ قومٍ كُفّارٍ فعقلهُ النَّبيُّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِندِه.

ترجمہ سہل بن ابی حثمہؓ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زیدؓ خیبر کی طرف گئے، ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی، پھر دونوں حضرات (خیبر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں کے لئے) الگ الگ ہو گئے پھر محیصہؓ عبداللہ بن سہلؓ کے پاس آئے دیکھا کہ وہ خون میں لوٹ رہا ہے کسی نے شہید کر دیا ہے محیصہ نے ان کو دفن کیا پھر مدینہ آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل (عبداللہ بن سہل مقتول کے بھائی) اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عبدالرحمٰن نے گفتگو شروع کی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بڑے کو بولنے دے، بڑے کو بات کرنے دے، اور عبدالرحمٰن تینوں میں کم عمر تھے چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہ نے گفتگو کی تو آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگ حلف اٹھا سکتے ہو؟ تاکہ جس شخص کی نشاندہی قاتل کی حیثیت سے کر رہے ہو اس پر اپنا حق ثابت کر سکو، ان حضرات نے عرض کیا ہم کس طرح ایسے معاملے میں قسم کھا سکتے ہیں جس میں موجود نہیں تھے اور نہ ہم نے دیکھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنی براءت کر لیں گے، انہوں نے عرض کیا کہ ہم کافروں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کریں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس سے عبدالرحمٰن کی دیت ادا کی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمة تؤخذ من قوله "وهي يومئذ صلح" وتمام المطابقة تؤخذ من قوله فعقله النبي صلى الله عليه وسلم من عنده لانه مصالحة مع المشركين بالمال.

مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کر کے یہود سے صلح قائم رکھی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۵۰، ومرّ الحديث ص۳۷۲، ويأتي ص۹۰۷، وص۱۰۱۸، وص۱۰۶۷۔

مقصد مقصد یہ بتانا ہے کہ ضرورت کے وقت اگر مصلحت ہو تو کافروں سے مصالحت جائز ہے البتہ قلیل سے قلیل تر مدت ملحوظ رہے اور دس سال سے زیادہ دنوں کی مدت نہ ہو جیسا کہ حضور اقدس ﷺ نے ۶ھ صلح حدیبیہ میں کیا۔

۱۹۷۵ بَابُ فَضْلِ الوَفَاءِ بِالعَهْدِ

عہد پورا کرنے کی فضیلت

۲۹۶۱ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنا اللَّيثُ عن يُونُسَ عن ابنِ شِهَابٍ عن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ اَخبَرَهُ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عبّاسٍ اَخبَرَهُ اَنَّ اَبَاسُفيانَ بنَ حَربِ بنِ اُمَيَّةَ اَخبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرسَلَ اِلَيهِ فى رَكبٍ مِنْ قُرَيشٍ كانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فى المُدَّةِ الَّتى

مَادَّ فیھا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْیَانَ فِی کُفَّارِ قُرَیْشٍ.

ترجمہ ابوسفیان بن حرب بن امیہ نے بیان کیا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے انہیں قریش کے قافلہ کے ساتھ بلا بھیجا یہ لوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے جس زمانے میں رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان سے کفار قریش کے مقدمہ میں صلح کی تھی (یعنی صلح حدیبیہ جو ۶ھ میں ہوئی)

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَۃُ الحَدیثِ لِلتَّرجمۃِ من حیث ان الغدر عند کل امۃ قبیح مذموم ولیس ھو من صفات الرسل وان ھرقل اراد ان یمتحن بذلك اعنی بارسالہ الی ابی سفیان صدق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لان من غدر ولم یف بعھدہ لایجوز ان یکون نبیا الخ (عمدہ)

یہ حدیث مفصل حدیث ہرقل کتاب الوحی میں گذر چکی ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہرقل نے کہا کہ پیغمبروں کا شیوہ عہد شکنی نہیں ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۰، ومرّ الحدیث ص ۳۶۸، وص ۳۹۳، وص۴۱۲، وص۴۱۸، ویاتی الحدیث ص۶۵۳، وغیرہ۔

مقصد ایفاء عہد کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے قال ابن بطال اشار البخاری بھذا الی ان الغدر عند کل امۃ قبیح مذموم ولیس ھو من صفات الرسل. (فتح)

۱۹۷۶
﴿بَابٌ هَلْ یُعْفٰی عَنِ الذِّمِّیِّ اِذَا سَحَرَ﴾

اگر ذمی کافر کسی پر جادو کردے تو کیا اسے معاف کیا جاسکتا ہے؟

(یعنی اسے قتل کرینگے یا نہیں؟)

وقالَ ابنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابنِ شِھابٍ قالَ سُئِلَ اَعَلٰی مَنْ سَحَرَ مِنْ اَھْلِ العَھْدِ قَتْلٌ قالَ بَلَغَنا اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَد صُنِعَ لَہٗ ذٰلِكَ فلَمْ یَقْتُلْ مَنْ صَنَعَہٗ وَکَانَ مِنْ اَھْلِ الکِتابِ.

ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے دریافت کیا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو اسے قتل کیا جائے گا؟ یا نہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا حضور ﷺ نے جادوگر کو قتل نہیں کیا (یہ جادو لبید بن اعصم یہودی نے کیا تھا) اور وہ اہل کتاب میں سے تھا۔

۲۹۶۲﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی حدَّثَنا یَحْییٰ حدَّثَنا ھِشامٌ حدَّثَنا اَبِی عن عائشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ

صلی اللہ علیہ وسلم سُحِرَ حتی کانَ یُخَیَّلُ اِلَیهِ اَنَّهُ صَنَعَ شَیئًا وَلَمْ یَصْنَعْهُ.

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر سحر (جادو) کردیا گیا تھا تو (اس سحر کے اثر کی وجہ سے) بعض اوقات ایسا ہوتا کہ آپ خیال فرماتے کہ فلاں کام کرلیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلترجمةِ من حیث انه عفا عن الیهودی الذی سحره. (قس)

یعنی مطابقت اس حیثیت سے ہے کہ آپ ﷺ نے جادوگر یہودی لبید بن اعصم کو معاف کردیا۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۵۰، ویاتی ص ۴۶۲، وص ۸۵۷، وص ۸۵۸، ،،، وص ۸۹۵، وص ۹۴۵۔

مقصد امام بخاریؒ نے کوئی حکم نہیں لگایا چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا لیکن حدیث الباب مقصد کی طرف اشارہ کرتی ہے قال ابن بطال لایقتل ساحر اهل العهد (ای الذمی) لکن یعاقب الا ان قتل بسحره فیقتل اواحدث حدثا فیؤخذ به وهو قول الجمهور (فتح) وهو قول ابی حنیفة والشافعی. (عمدہ)

تشریح اس پر تفصیل تو کتاب الطب بخاری ص ۸۵۷ پر آئے گی انشاء اللہ یہاں پر یہ ذہن نشیں رہے کہ اس جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف اتنا تھا کہ جماع پر قدرت نہیں تھی ازواج مطہراتؓ کے پاس آنا چاہتے مگر آ نہیں سکتے تھے اور دنیوی کاموں کے بارے میں خیال ہوتا کہ یہ کام کرچکا ہوں حالانکہ اس کام کو کیا نہیں صرف چھ مہینے تک اس کا اثر رہا، اور اس جادو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت وتبلیغ پر کسی طرح کا کوئی اثر نہیں پڑا نمازیں بالکل صحیح وقت پر پڑھتے، تلاوت حسب معمول کرتے تھے۔

بابُ ۱۹۷۷ مَایُحْذَرُ مِنَ الغَدَرِ

عہد شکنی سے بچا جائے

وقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی "وَاِنْ یُّرِیْدُوا اَنْ یَّخْدَعُوكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوبِهِمْ" الآیه (سورہ انفال ۶۲-۶۳)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان "اگر یہ لوگ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں (اگر صلح کرکے وہ لوگ دغابازی اور عہد شکنی کا ارادہ کرلیں تو فکر نہ کیجئے) تو بیشک اللہ آپ (کی مدد) کے لئے کافی ہے وہی ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے (جیسے جنگ بدر میں) اور ان کے دلوں میں محبت پیدا کردی آخر آیت تک۔

۲۹۶۳ حَدَّثَنَا الحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الوَلِیْدُ بنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ العَلاءِ بنِ زَبرٍ قالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِیْسَ قالَ سَمِعْتُ عَوفَ بنَ مالِكٍ قالَ

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَاْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

ترجمہ حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرلو ایک تو میرا انتقال پھر بیت المقدس کی فتح، پھر موت عام، (یعنی طاعون کی وبار) جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے، پھر مال کی کثرت (افراط زر) یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا تو بھی ناراض رہے گا، پھر فتنہ اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آ گیا ہو (یعنی عرب کے ہر گھر میں پہنچے گا) پھر صلح جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم کے نصاریٰ) کے درمیان ہوگی پھر وہ عہد شکنی کریں گے اور تم پر اسی جھنڈے لے کر حملہ کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الْحَدِيثِ لِلتَّرْجَمَةِ فِي قَوْلِهٖ "فيغدرون".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۵۰ تا ص ۴۵۱، اخرجه ابو داؤد في الادب وابن ماجة في الفتن. (عمدہ)

مقصد مقصد یہ ہے کہ غدر یعنی عہد شکنی علامات قیامت میں سے ہے۔

تشریح پہلی اور دوسری علامت تو پوری ہو چکی، تیسری علامت مرگ عام یہ بھی ہو چکی جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام میں ہوا جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں عمواس ایک بستی ہے اس کی تفصیل کے لئے نصر المنعم ص ۶۵ تا ص ۶۶ ر دیکھئے۔ چوتھی نشانی بھی ہو چکی یعنی مال کی کثرت مسلمان روم و ایران کی فتح سے بہت مالدار ہو گئے تھے یعنی حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں۔ چھٹی نشانی قیامت کے قریب ہوگی۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ ۱۹۷۸ كَيْفَ يُنْبَذُ اِلَى اَهْلِ الْعَهْدِ﴾

معاہدہ کو کب فسخ کیا جائے گا؟

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى "وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ" الآيه.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (انفال ۵۸) اور اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے نقض عہد کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد معقول طور

سے (انصاف کے ساتھ) ان کو واپس کر دیں الخ۔

(مطلب یہ ہے کہ اگر کسی قوم نے علانیہ دغابازی (عہد شکنی) نہیں کی مگر آثار وقرائن بتا رہے ہیں کہ عہد شکنی پر آمادہ ہے تو آپ کو اجازت ہے کہ مصلحت سمجھیں تو ان کا عہد واپس کر دیں اور معاہدہ سے دست برداری کی اطلاع کر کے مناسب کارروائی کریں تاکہ فریقین پچھلے معاہدات کی نسبت شک واشتباہ میں نہ رہیں دونوں مساویانہ آگاہ و بیدار ہو کر اپنی تیاری وحفاظت میں مشغول ہوں)۔

۲۹۶۴﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ اَخبَرَنا شُعَیبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخبَرَنا حُمَیْدُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قالَ بَعَثَنِی اَبُوبَکرٍ فِیمَنْ یُؤَذِّنُ یوم النَّحْرِ بِمِنیٰ لایَحُجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِکٌ وَلَایَطُوفُ بالبَیْتِ عُرْیَانٌ وَیومُ الحَجِّ الاَکْبَرِ یَومُ النَّحْرِ وَاِنَّما قِیلَ الاَکْبَرُ مِنْ اَجْلِ قولِ النَّاس الحَجُّ الاَصْغَرُ فَنبَذَ اَبُوبَکرٍ اِلَی النَّاسِ فِی ذٰلِکَ العامِ فَلَمْ یَحُجَّ عامَ حَجَّۃِ الوَدَاعِ الَّذِی حَجَّ فِیْهِ النَّبیُّ صلی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِکٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرۃؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو قربانی کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) منیٰ میں یہ اعلان کرتے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا اور نہ کوئی شخص ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکے گا اور حج اکبر کا دن ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اسے حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ (عمرہ کو) حج اصغر کہتے تھے، اور حضرت ابوبکرؓ نے اسی سال (یعنی ۹ھ میں) کفار کے معاہدہ کو کالعدم قرار دیا چنانچہ حجۃ الوداع کے سال جس میں نبی اکرم ﷺ نے حج کیا تھا کوئی مشرک حج نہ کر سکا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَۃُ الحَدیثِ لِلتَّرجمۃِ فِی قَوْلِه "فنبذ ابوبکر الی الناس".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۱، ومرّ الحدیث ص۵۳، وص۲۲۰، ویاتی ص۶۲۶، وص۶۷۱، ۱۱۱۱۔

مقصد باب کا مقصد ترجمۃ الباب کے ترجمہ میں مذکور ہو چکا کہ اگر کسی قوم سے دغا وفریب کا اندیشہ ہو تو عہد واپس کر سکتے ہیں۔

﴿بابُ ۱۹۷۹ اِثْمِ مَنْ عَاھَدَ ثُمَّ غَدَرَ﴾

معاہدہ کر کے عہد شکنی کرنے کا گناہ

وقَوْلِ اللّٰہِ "اَلَّذِیْنَ عَاھَدْتَ مِنھُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ وَھُمْ لایَتَّقُوْنَ".

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (انفال/۵۶ میں) وہ لوگ جن سے آپ معاہدہ کرتے ہیں پھر وہ ہر مرتبہ عہد شکنی کرتے ہیں اور

وہ اللہ سے ڈرتے نہیں۔

۲۹۶۵﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا جَرِيرٌ عن الاَعْمَشِ عن عبدِ اللّٰهِ بن مُرَّةَ عن مَسْرُوقٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كانَ مُنافِقًا خالِصًا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خاصَمَ فَجَرَ مَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حتى يَدَعَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے وہ شخص جو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوج پر اتر آتا ہے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادات میں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

مطابقته للترجمة مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِه "واذا عاهد غدر".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۵۱، ومرّ الحديث ص۱۰، وص۳۲۲۔

تشریح تفصیل کے لئے جلد اول ص ۲۸۶ رد یکھئے۔

۲۹۶۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخْبَرنا سُفيانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عن اَبِيْهِ عن عَلِيٍّ قالَ مَاكَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِلَّا القُرْآنَ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم المَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَابَيْنَ عَائِرٍ اِلَى كَذا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ آوىٰ مُحْدِثًا فعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لايُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ المُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بها اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلا عَدْلٌ وَمَنْ وَالىٰ قومًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه وَالمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلا عَدْلٌ قالَ وقالَ اَبُومُوسىٰ حَدَّثَنا هاشِمُ بنُ القَاسِمِ حَدَّثَنا اِسْحَاقُ بنُ سَعِيْدٍ عن اَبِيْهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرىٰ ذٰلِكَ كائِنًا يَااَبَاهُرَيْرَةَ قالَ اِيْ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عن قولِ الصَّادِقِ المَصْدُوقِ قالوا عَمَّ ذَاكَ قالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَيَشُدُّ اللّٰهُ قلوبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَافِي اَيْدِيْهِمْ. ﴾

ترجمہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن مجید اور اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں لکھی (منقول ہے

کہ حضرت علیؓ نے یہ صحیفہ (ورق) اپنی تلوار کے غلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا کہ اس ورق میں یہ مضمون لکھا تھا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ عائر (پہاڑی) سے اس پہاڑی تک حرم ہے پس جس نے (دین میں) کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو (یعنی بدعتی کو) پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے (یعنی سارے مسلمان پناہ دینے میں برابر ہیں) ادنیٰ مسلمان (جیسے غلام، یا عورت) بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتے ہیں اور جو شخص بھی کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور انسان سب کی لعنت (پھٹکار) ہے نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض، اور جس نے (یعنی جس غلام اور لونڈی نے) اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولیٰ بنایا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔

قال وقال ابو موسیٰ الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور ابو موسیٰ (بخاریؒ کے شیخ محمد بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے بیان کیا اپنے باپ (سعید بن عمرو) سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب (جزیہ کی آمدنی میں سے) تمہیں نہ دینار ملے گا نہ درہم، اس پر کسی نے ابو ہریرہؓ سے کہا اے ابو ہریرہ! آپ کس بنیاد پر کہتے ہیں کہ ایسا ہوگا ابو ہریرہؓ نے فرمایا ہاں اس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے یہ صادق مصدوق ﷺ کا ارشاد ہے، لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو کہا اللہ اور اس کے رسول کا عہد (جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی جان مال کی حفاظت کے لئے کرے گی توڑا جانے لگے گا یعنی مسلمان دغا بازی کریں گے) تو اللہ تعالیٰ کافروں کے دل مضبوط کر دے گا وہ جزیہ روک دیں گے۔ (اور جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ يمكن ان تؤخذ من قوله "فمن احدث حدثا" الى آخره لان فى احداث الحدث وايواء المحدث والموالات بغير اذن مواليه معنى الغدر فلهذا استحق هؤلاء اللعنة المذكورة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۵۱، ومرّ الحديث ص۲۵۱، ويأتى ص۱۰۰۰، وص۱۰۸۴، ومر ذكر الصحيفة فى صفحة ۲۱/ ايضًا.

مقصد الغدر حرام بالاتفاق سواء كان فى حق المسلم او الذمى.

باب ۱۹۸۰

بغير ترجمة، وهو كالفصل من الباب الذى قبله.

۲۹۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوحَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الاَعْمَشَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَاوَائِلٍ

شَهِدْتَ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يقولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هٰذَا.﴾

ترجمہ سلیمان اعمش نے کہا میں نے ابووائل سے پوچھا کیا آپ صفین میں شریک تھے؟ انہوں نے بتایا ہاں! (میں شریک تھا) اور میں نے سہل بن حنیفؓ کو (جنگ صفین میں شریک نہ ہونے کا عذر بیان کرتے ہوئے) سنا وہ فرماتے تھے تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو (اپنی رائے کو غلط سمجھو کہ آپس میں لڑتے مرتے ہو) میں نے اپنے تئیں دیکھا جس دن ابوجندلؓ (حدیبیہ کے دن مکہ سے) آئے (کوئی مسلمان نہیں چاہتا تھا کہ ابوجندل کو کفار کے حوالہ کردیا جائے) اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کرنے کی استطاعت رکھتا تو رد کردیتا ہم نے کسی بھی خوفناک کام کے لئے جب بھی اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا کام آسان کردیا اور اس کا انجام وہ ہوا جو ہم جانتے تھے سوائے اس معاملے کے (جس میں مسلمان خود باہم دست وگریباں ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ من حيث مآل امر قريش في نقضهم العهد من الغلبة عليهم والقهر بفتح مكة فانه يوضح ان مال الغدر مذموم ومقابل ذلك ممدوح.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۵۱، ///، وياتي في المغازي ص۶۰۲، وفي التفسير ص۷۱۷، وفي الاعتصام ص۱۰۸۷۔

تشریح تفصیل کے لئے آٹھویں جلد غزوہ حدیبیہ دیکھئے بالخصوص ص۲۲۶/ ابوجندلؓ کا واقعہ۔

۲۹۶۸﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثنا يَحْيَى بنُ آدَمَ حَدَّثَنا يَزِيْدُ بنُ عبدِ العَزِيْزِ عن أَبِيْهِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بنُ أَبِي ثَابِتٍ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّيْنَ فَقَامَ سَهْلُ بنُ حُنَيْفٍ فقالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بنُ الخطابِ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الحَقِّ وَهُمْ عَلَى البَاطِلِ فقالَ بَلٰى فقالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلٰى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِيْنِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ يَا ابْنَ الخَطَّابِ إِنِّي رسولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فقالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الفَتْحِ فَقَرَأَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى عُمَرَ إِلٰى آخِرِهَا فقالَ عُمَرُ يارسولَ اللّٰهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.﴾

ترجمہ ابووائل نے کہا کہ ہم صفین میں تھے اتنے میں سہل بن حنیف کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو! تم خود کو الزام دو (یعنی اپنی اپنی رائے کو غلط سمجھو) ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اگر ہم لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (مقابلہ کافروں کا تھا) پھر حضرت عمر بن خطابؓ آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا کیوں نہیں بے شک، پھر حضرت عمرؓ نے کہا کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کافروں کے مقتول دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ ارشاد فرمایا کیوں نہیں بلاشبہ، تو حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارہ کریں؟ کیا ہم (مدینہ) لوٹ جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان اللہ کوئی فیصلہ نہیں کرے گا؟ ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا (میں جو کر رہا ہوں اسی میں مصلحت وخیر ہے) یہ سن کر حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے یہاں گئے اور ان سے بھی اسی طرح گفتگو کی جو نبی اکرم ﷺ سے ابھی کر چکے تھے ابوبکرؓ نے کہا آنحضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ انہیں ہرگز برباد نہیں ہونے دے گا پھر سورہ فتح نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنائی تو عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ (صلح) فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

(تفصیل کے لئے آٹھویں جلد غزوہ حدیبیہ بالخصوص ص ۲۵۲ رکا مطالعہ کیجئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ تعلق هذا الحديث ايضًا بالباب المترجم مثل تعلق الحديث السابق. یعنی جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے انہیں سزادی۔

یعنی اس کا بھی تعلق غدر سے ہے تفصیل کے لئے آٹھویں جلد فتح مکہ کا سبب پڑھیے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۵۱، وفي المغازي ص ۶۰۲، في التفسير ص ۷۱۷، وص ۱۰۸۷۔

۲۹۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن اَسْمَاءَ بِنتِ اَبِي بَكرٍ قالتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْعَاهَدُوا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمُدَّتِهِمْ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالتْ يارسولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قالَ نَعَمْ صِلِيْهَا. ﴾

ترجمہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے فرمایا کہ میری ماں (قُیلہ بفتح القاف وسكون التحتية) جو مشرک تھی اپنے باپ (حارث بن مدرک) کے ساتھ میرے پاس اس زمانے میں آئی جب کفار قریش نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) (عروہ نے بیان کیا کہ) اسماءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ خواہشمند ہے (کہ میں کچھ مال دوں) تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ تعلق هذا الحديث بماقبله من حيث ان عدم الغدر اقتضى جواز صلة القريب ولو كان على غير دينه.

تعددموضعہ والحديث هنا ص۴۵۱ تا ص۴۵۲، ومرّ الحديث ص ۳۵۷، ويأتي ص ۸۸۴۔

مقصد مقصد ظاہر ہے کہ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا اور ان کی مالی اعانت کرنا درست ہے اگرچہ کافر و مشرک ہو۔

﴿بَابُ (۱۹۸۱) الْمُصَالَحَةِ عَلٰى ثَلاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ﴾

تین دن یا ایک معین مدت کیلئے صلح کرنے کا بیان

۲۹۷۰﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ عثمانَ بنِ حَكِيْمٍ حدَّثَنِي شُرَيْحُ بنُ مَسْلَمَةَ حدَّثَنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ يُوْسُفَ بنِ اَبِي اِسْحاقَ حَدَّثَنِي اَبِي عن اَبِي اِسْحاقَ حدَّثَنِي البَرَاءُ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَعْتَمِرَ اَرْسَلَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَاذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ اَنْ لايُقِيْمَ بِها اِلَّا ثَلاثَ لَيالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُم اَحَدًا قالَ فاَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بنُ اَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هٰذَا مَاقاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ قالوا لَوعَلِمْنَا اَنَّكَ رسولُ اللّٰهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذا مَاقاضَى عليه محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ فقالَ اَنا وَاللّٰهِ محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ وَاَنا وَاللّٰهِ رسولُ اللّٰهِ قالَ وَكانَ لايَكْتُبُ قالَ فقالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رسولَ اللّٰهِ فقالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَااَمْحَاهُ اَبَدًا قالَ فَاَرِنِيْهِ فاَرَاهُ اِيَّاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِيَدِهِ فلمَّا دَخَلَ وَمَضَى الاَيَّامُ اَتَوا عَلِيًّا فقالوا مُرْصَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عمرہ کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کیلئے آدمی بھیجا مکہ میں داخلہ کیلئے، ان لوگوں نے یہ شرط لگائی کہ آپ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، اور ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور مکہ والوں میں سے کسی کو (اپنے پاس) نہ بلائیں، بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے لکھنا شروع کیا (اور صلح نامہ کے شروع میں یہ لکھا) یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ کیا، کفار مکہ کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر ہم آپ کو نہیں روکتے اور آپ پر ایمان لاتے اسلئے آپ تو اس طرح لکھئے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم!

میں محمد بن عبداللہ ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس ﷺ لکھنا نہیں جانتے تھے آپ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو، حضرت علیؓ نے عرض کیا خدا کی قسم! میں تو اس کو کبھی نہیں مٹاؤں گا آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر مجھ کو دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے؟ تو علیؓ نے آنحضور ﷺ کو وہ لفظ دکھادیا تو نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس کو مٹادیا، پھر جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر گئے تو قریش مکہ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اب اپنے صاحب (یعنی آنحضرت ﷺ) سے کہو (شرط کے موافق) کوچ کریں تو حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (اب چلنا چاہئے) چنانچہ آپ ﷺ مکہ سے روانہ ہو گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِهِ "ان لايقيم الاّ ثلاث ليال".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۲، ومرّ الحديث ص۲۳۹، وص۲۴۹، وص۳۷۱، ويأتي ص۶۱۰۔

مقصد | مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ معلوم ومتعین مدت کے لئے غیر مسلموں سے مصالحت جائز ہے خواہ تین دن ہو یا دس دن۔ کمامر۔

﴿بابُ ۱۹۸۲ المُوادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ﴾

وَقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اُقِرُّكُمْ عَلٰى مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهِ.

غیر معین مدت کیلئے صلح کرنے کا بیان

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد (خیبر کے یہودیوں سے) میں تمہیں اس وقت تک یہاں رہنے دوں گا جب تک اللہ تمہیں رکھے۔

(یہ حدیث موصولاً گذر چکی ہے ص ۴۴۶۔ ملاحظہ ہو حدیث ۲۹۴۱)

﴿بابُ ۱۹۸۳ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ﴾

وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ.

مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنے کا بیان

اور ان کی لاشوں کی (اگر ان کے ورثاء کے حوالے کیا جائے) قیمت نہیں لی جائے گا۔

۲۹۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ عثمانَ اَخبَرَنِي اَبِي عن شُعبَةَ عن اَبِي اِسحَاقَ عن عَمرِو بنِ

مَيْمُونٍ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ بَيْنَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ساجِدٌ وَحَولَهُ ناسٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ المُشْرِكِيْنَ اِذْ جاءَهُ عُقْبَةُ بنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُورٍ فَقَذَفَه عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَرْفَعْ رَاسَهُ حتى جاءَتْ فاطِمَةُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ علٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِك فقالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ المَلَا مِنْ قُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ اَبَاجَهْلِ بنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بنَ خَلَفٍ اَوْاُبَيَّ بنَ خَلَفٍ فلقَدْ رَاَيْتُهُم قد قُتِلُوا يومَ بَدْرٍ فَاُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيٍّ فَاِنَّه كانَ رَجُلاً ضَخْمًا فلمَّا جَرَّرُوهُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ قَبْلَ اَنْ يُلْقٰى فِي البِئْرِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ (بیت اللہ کے پاس) سجدہ کی حالت میں تھے اور آپ کے قریب ہی قریش کے کچھ مشرکین بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دیا آپ ﷺ سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھا سکے یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اوجھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ کام کیا تھا اس کے لئے بددعا کرنے لگیں پھر نبی اکرم ﷺ نے بھی یوں دعا کی یا اللہ! قریش کے اس گروہ کو پکڑ لے، اے اللہ! ابوجہل بن ہشام عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو پکڑ لے (ہلاک کر) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ان کافروں کو دیکھا کہ یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ایک کنویں میں ڈال دئے گئے سوائے امیہ یا اُبی کے، کہ یہ شخص (امیہ بن خلف) موٹا بھاری تھا جب صحابہؓ نے اسے کھینچا تو کنویں میں ڈالنے سے پہلے اس کے جوڑ الگ الگ ہو گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ ظاهِرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۵۲، وياتي ص۵۴۳ تاص ۵۴۴، وفي المغازي ص ۵۶۵۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ کفار ومشرکین کی لاش بالکل کسی قیمت کے لائق نہیں ہے چنانچہ جب مشرکین نے نوفل بن عبداللہ کی لاش کے عوض جو خندق میں گھس آیا تھا اور خندق ہی میں مارا گیا روپیہ دینے کی کوشش کی لیکن آپ ﷺ نے قیمت نہیں لی اور لاش لینے کی اجازت دیدی۔

﴿بابُ ۱۹۸۴ اِثْمِ الغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالفَاجِرِ﴾

عہد شکنی کرنے والے کا گناہ، عہد نیک کے ساتھ ہو یا بدعمل کے ساتھ

بہر حال عہد شکنی حرام اور اخلاقی پستی ہے۔

۲۹۷۲﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حدَّثَنا شُعْبَةُ عن سُلَيْمانَ الاَعْمَشِ عن اَبِی وَائِلٍ عن عبدِ اللّٰهِ، وعن ثَابِتٍ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يوم القِيَامَةِ قالَ اَحَدُهُما يُنْصَبُ وَقالَ الآخَرُ يُرٰی يَومَ القِيَامَةِ يُعْرَفُ بِه.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا ان میں سے ایک صاحب نے کہا جھنڈا نصب کیا جائے گا اور دوسرے نے کہا اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے اور اس کے ذریعہ پہچانا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۵۲، ويأتی ص۱۰۳۰، وص۱۰۵۳۔

۲۹۷۳﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم يقولُ لِكُلِّ غادِرٍ لِواءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے ہر غدار کے لئے قیامت کے دن اس کی غداری کی وجہ سے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۵۲۔

۲۹۷۴﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا جَرِيْرٌ عن مَنْصُورٍ عن مُجَاهِدٍ عن طاؤسٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَومَ فَتحِ مَكَّةَ لاهِجْرَةَ ولكِنْ جِهادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذا اسْتُنْفِرْتُمْ فانْفِرُوا وقالَ يومَ فتحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذا البَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَومَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ فهو حَرامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يومِ القِيامَةِ واِنَّه لَمْ يَحِلَّ القِتالُ فِيهِ لِاَحَدٍ قَبْلِی وَلَمْ يَحِلَّ لِی اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهارٍ فَهُوَ حَرامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يومِ القِيامَةِ لايُعضَدُ شَوكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ ولَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَها وَلَا يُخْتَلٰی خَلاهُ فقالَ العَبَّاسُ يارسولَ اللّٰهِ اِلَّا الاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ قالَ اِلَّا الاِذْخِرَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب (مکہ سے) ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت (قیامت تک) باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً چل پڑو، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کیا تھا اسی دن اس

شہر(مکہ) کوحرام قرار دیا تھا پس یہ شہر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہی رہے گا مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے قتال جائز نہیں ہوا تھا اور میرے لئے بھی دن کے صرف ایک حصے میں جائز کیا گیا پھر یہ شہر اللہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہوگیا، اس شہر(مکہ) کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس کے شکار بھڑ کائے جائیں، اور کوئی شخص یہاں گری پڑی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس شخص کے جو مالک تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو(کہ جب مالک آئے تو دے دوں گا پانے والا کبھی اس کا مالک نہ ہوگا) اور نہ وہاں کی ہری گھاس کاٹی جائے اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! مگر اذخر (یعنی اذخر کی اجازت دیجئے) اس لئے کہ یہ لوہار کے کام اور گھروں کی چھتوں میں استعمال ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر (یعنی اذخر کی اجازت ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ يمكن اخذه من قوله "فانفروا" اذمعناه لاتغدروهم ولا تخالفوهم اذا يجاب الوفاء بالخروج مستلزم لتحريم الغدر. ووجه آخر هو ان النّبيّ صلى الله عليه وسلم لم يغدر فى استحلال القتال بمكة لانه كان باحلال الله تعالىٰ له ساعة ولولا ذلك لما جاز له. (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ بخاریؒ نے اشارہ کیا ہے کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں قتل وقتال کسی کے لئے درست نہیں مگر چونکہ اہل مکہ نے غدر کیا عہد شکنی کی کہ بنی بکر کی مدد کی اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیف تھا اس پر ظلم کر کے عہد شکنی کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قتال جائز کر دیا یعنی اللہ تعالیٰ کی وحی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کیا۔ فلا اشکال

مقصد عہد شکنی حرام ہے خواہ کسی سے ہو۔

الحمد للہ نصر الباری کا بارہواں بارہ پورا ہوا، ۷ رمضان المبارک بیوم جمعہ ۱۴۲۵ھ۔

❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(تیرھواں پارہ)

﴿کتابُ بَدْءِ الخَلْقِ﴾

مخلوق کی ابتداء کا بیان

﴿بابُ[۱۹۸۵] مَاجَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ "وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ...﴾

....وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ" (الروم/۲۷) وقالَ الرَّبِيْعُ بنُ خُثَيْمٍ وَالحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ وَهَيْنٌ مِثْلُ لَيِّنٍ وَلَيْنٍ وَمَيِّتٍ وَمَيْتٍ وَضَيِّقٍ وضَيْقٍ اَفَعَيِيْنَا اَفَاَعْيٰى عَلَيْنَا حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ لُغُوْبٌ النَّصَبُ اَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ اى قَدْرَهُ.

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں جو وارد ہے "اور اللہ ہی ہے جو مخلوق کو پہلی مرتبہ....

پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور یہ (دوبارہ پیدا کرنا یعنی زندہ کرنا) اس کے لئے زیادہ آسان ہے (سورہ روم/۲۷) اور ربیع بن خثیم اور حسن بصریؒ نے کہا سب اس پر آسان (یعنی پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا) هَيِّن کا لفظ یا کے تشدید اور یاء کے ساکن کے ساتھ دونوں صحیح ہیں جیسے لَيِّن ولَيْن اور مَيِّت ومَيْت اور ضَيِّق وضَيْق. اَفَعَيِيْنَا سورہ قٓ میں آیا ہے اَفَعَيِيْنَا بِالخَلْقِ الاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ (آیت/۱۵) کیا اب ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے (عاجز ہو گئے؟ نہیں) بلکہ وہ نئے بنانے کے بارے میں دھوکہ میں (شبہ میں) ہیں۔ امام بخاریؒ اس کی تفسیر فرماتے ہیں افاعیی علینا کیا ہم پر تھکان طاری ہوگئی جب تم کو پیدا کیا اور تمہارے مادّے کو پیدا کیا۔

لُغوب (سورہ قٓ ۳۸/ میں ہے) اس کے معنی بخاریؒ نے بتایا النصب یعنی تھکن۔ اَطوارا سورہ نوح میں آیت ۱۴/ میں ہے وقد خلقکم اطوارًا (حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے (یعنی مختلف احوال سے پیدا کیا) تفسیر میں فرمایا طورًا کذا وطورًا کذا عدا طورہ ای قدرہ کبھی اس طرح کبھی اس طرح بولتے ہیں عداہ طورہٗ وہ اپنے مرتبے سے بڑھ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ ماں کے پیٹ میں تم نے طرح طرح کے رنگ بدلے پہلے نطفہ تھے پھر علقہ منجمد خون بنے پھر مضغہ گوشت کے لوتھڑے بنے وغیرہ۔

۲۹۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبرَنا سُفيَانُ عن جامِعِ بنِ شَدَّادٍ عن صَفوَانَ بنِ مُحرِزٍ عن عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ قَالَ جاءَ نَفرٌ مِن بَنِي تَمِيمٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فقالَ يابَنِي تَمِيمٍ اَبشِرُوا قالوا بَشَّرتَنا فَاَعطِنا فتَغيَّرَ وَجهُهُ فجاءَهُ اَهلُ اليَمَنِ فقالَ يااَهلَ اليَمَنِ اقبَلُوا البُشرىٰ اِذ لَم يَقبَلهَا بَنُوتَمِيمٍ قالوا قَبِلنَا فاَخذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحدِّثُ بَدءَ الخلقِ وَالعَرشِ فجاءَ رَجُلٌ فقالَ ياعِمرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَت لَيتَنِي لَم اَقُم. ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے بنی تمیم! تمہیں خوشخبری ہو ان لوگوں نے کہا آپ نے ہمیں بشارت دی تو ہمیں کچھ دیجئے اس پر آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا (آپ ﷺ نے انہیں اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوش خبری دی تھی جو بڑی اور عظیم ترین نعمت تھی ان لوگوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اٹھے آپ ﷺ کو یہ کم ظرفی و دنیوی حرص دیکھ کر رنج ہوا) پھر آپ ﷺ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اے یمن والو! بشارت قبول کرلو جب بنوتمیم کے لوگوں نے اس کو قبول نہیں کیا یمن والوں نے عرض کیا ہم نے قبول کیا پھر نبی اکرم ﷺ مخلوق کی ابتداء آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہنے لگے اے عمران! تمہاری اونٹنی بھاگ گئی، عمرانؓ کہتے ہیں کہ کاش! میں حضور اقدس ﷺ کی صحبت سے نہ اٹھتا تو اور باتیں سنتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ فِي قَولِهٖ "يحدّث بدء الخلق".

تعدد موضع | و الحديث هنا ص ۴۵۳، و ياتي في المغازي ص ۶۲۶، //، و ص ۶۳۰، و ص ۱۱۰۳۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۸/ص ۴۳۹۔

۲۹۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفصِ بنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنا اَبِي حَدَّثَنا الاَعمَشُ حَدَّثَنا جَامِعُ بنُ شَدَّادٍ عن صَفوَانَ بنِ مُحرِزٍ اَنَّهُ حَدَّثَه عن عِمرانَ بنِ حُصَينٍ قالَ دَخَلتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَعَقَلتُ نَاقَتِي بِالبابِ فَاَتَاهُ نَاسٌ مِن بَنِي تَمِيمٍ فقالَ اقبَلُوا البُشرىٰ يابَنِي تَمِيمٍ قالوا قد بَشَّرتَنا فَاَعطِنا مَرَّتَينِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيهِ نَاسٌ مِنَ اليَمَنِ فقالَ اقبَلُوا البُشرىٰ يااَهلَ اليَمَنِ اِذ لَم يَقبَلهَا بَنُوتَمِيمٍ قالوا قد قَبِلنَا يارسولَ اللّٰهِ قالوا جِئنَا نَسأَلُكَ عَن هٰذَا الاَمرِ قالَ كانَ اللّٰهُ وَلَم يَكُن شَيءٌ غَيرُهُ وكانَ عَرشُهُ عَلَى المَاءِ وكَتَبَ فِي الذِّكرِ كُلَّ شَيءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ فنادىٰ مُنادٍ ذَهَبَت نَاقَتُكَ يَابنَ الحُصَينِ فَانطَلَقتُ فَاِذَا هِيَ تَقطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدتُ اَنِّي تَرَكتُهَا وَرَوىٰ عِيسىٰ عن رَقَبَةَ عن قَيسِ بنِ مُسلِمٍ عن طَارِقِ بنِ شِهَابٍ قالَ سَمِعتُ عُمَرَ

يَقُولُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عن بَدْءِ الخَلْقِ حتى دَخَلَ اَهْلُ الجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی اونٹنی کو دروازے پر باندھ دیا اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو ان لوگوں نے دومرتبہ کہا آپ ﷺ نے خوشخبری دی اب کچھ ہم کو (مال) عطا فرمائیے پھر یمن کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے یمن والو! بشارت قبول کرلو جبکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا ہم نے (بخوشی) قبول کی یا رسول اللہ! پھر انہوں نے عرض کیا ہم اسلئے حاضر ہوئے ہیں کہ اس (عالم کی پیدائش) کے بارے میں حضور سے دریافت کریں، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ تھا اور اسکے سوا کچھ نہ تھا اور اسکا عرش پانی پر تھا اور ذکر (لوح محفوظ) میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا (ابھی یہ کلمات ارشاد فرمارہے تھے کہ) اتنے میں ایک صاحب نے آواز دی کہ اے ابن حصین! تیری اونٹنی بھاگ گئی میں چل پڑا تو دیکھا کہ وہ سراب کے بھی آگے نکل چکی ہے (یعنی اتنا طویل فاصلہ طے کرچکی تھی کہ میرے اور اسکے بیچ میں سراب حائل ہے یعنی وہ ریت جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) بخدا جی یہ چاہ رہا تھا کہ میں اسے چھوڑ دیتا (اور آنحضرت ﷺ کی حدیث سنتا رہتا)۔ وروی عیسیٰ الخ: اور اس حدیث کو عیسیٰ بن موسیٰ نے رقبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سناوہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان ایک مقام (منبر) پر کھڑے ہوئے اور ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے اپنی منزلوں میں اور دوزخیوں کے اپنی جگہوں میں داخل ہونے تک کی ہمیں خبر دی جسے اس حدیث کو یاد رکھنا تھا یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا (یعنی کسی کو یاد رہا اور کسی کو یاد نہ رہا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر لحديث عمران بن الحصين مع زيادة فيه قوله "جئنا".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۵۳، ومرّ الحديث ص ۴۵۳، ويأتى ص ۶۲۶، وص ۶۳۰، وص ۱۱۰۳۔

تشریح | وكان عرشه على الماء عرش مجسم ہے اس کے پائے ہیں جیسا کہ ابوسعید خدریؓ کی ایک حدیث میں ہے "فاذا انا بموسى آخذ بقائمة من قوائم العرش" (بخاری اول/ص ۳۲۵) (اچانک میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں)۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی مخلوق عرش اور پانی ہے، ان دونوں میں پانی مقدم ہے۔

دلالة على ان الماء والعرش كانا مبدأ هذا العالم لكونهما خلقا قبل السموات والارض ولم يكن تحت العرش اذذاك الا الماء. فان قلت اذا كان العرش والماء مخلوقين اولا فايهما سابق فى الخلق قلت الماء لما روى احمد والترمذى الخ (عمدہ، ج ۱۵، ص ۱۰۹)

۲۹۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِی شَیبَۃَ عن اَبِی اَحمَدَ عن سُفیَانَ عن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ شَتَمَنِی ابنُ آدَمَ وَمَا یَنبَغِی لَہٗ اَنْ یَشتِمَنِی وَیُکَذِّبُنِی وَمَا یَنبَغِی لَہٗ اَمَّا شَتمُہٗ اِیَّایَ فَقَولُہٗ اِنَّ لِی وَلَدًا وَاَمَّا تَکذِیبُہٗ فَقَولُہٗ لَیسَ یُعِیدُنِی کَمَا بَدَانِی. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے مناسب نہیں تھا کہ مجھے گالی دے، اور وہ مجھے جھٹلاتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے مناسب نہ تھا، اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) اور اس کا جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ جیسے اللہ نے مجھے پیدا فرمایا دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطَابَقَۃُ الحَدِیثِ لِلتَّرجمۃِ فِی قَولِہٖ "لیس یعیدنی کما بدانی" وھو قول منکری البعث من عباد الاوثان.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۳، ویاتی فی التفسیر ص۷۴۳ تا ص۷۴۴۔

۲۹۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَیبَۃُ بنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا مُغِیرَۃُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ القُرَشِیُّ عن اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعرَجِ عن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَمَّا قَضَی اللّٰہُ الخَلقَ کَتَبَ فِی کِتَابِہٖ فَھُوَ عِندَہٗ فَوقَ العَرشِ اِنَّ رَحمَتِی غَلَبَت غَضَبِی. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا (یعنی آسمان و زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر ہے اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطَابَقَۃُ الحَدِیثِ لِلتَّرجمۃِ فِی قَولِہٖ "لمّا قضی اللّٰہ الخلق".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۳، ویاتی ص۱۱۰۱۔

مقصد مقصد اس باب سے اس بات کا اثبات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں۔

۱۹۸۶
﴿ بَابُ مَاجَاءَ فِی سَبعِ اَرَضِینَ ﴾

سات زمینوں کے متعلق روایات

وقولِ اللّٰہ عز وجلّ اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ سَبعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الاَرضِ مِثلَھُنَّ (الآیہ)

وَالسَّقفِ المَرفوعِ السَّماءُ. سَمكَهَا بِنائَهَا. وَالحُبُكِ اسْتِواؤُهَا وحُسنُها، وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطاعَتْ، وَاَلقَتْ اَخرَجَتْ مافِيهَا مِنَ المَوتٰى، وَتَخلَّتْ عنهم، طَحَاهَا دَحَاهَا، بِالسَّاهِرَةِ وَجْهِ الارضِ كانَ فِيهَا الحَيَوانُ نَومُهُم وَسَهرُهُم.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ طلاق آیت ۱۲) اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں ہی کی طرح (سات) زمینیں۔ (اس کے بعد امام بخاریؒ آسمان وزمین کے متعلق قرآن مجید میں مذکور چند کلمات کی تفسیر فرماتے ہیں۔

والسقف المرفوع: (سورہ طور) اور قسم ہے اونچی چھت کی مراد آسمان ہے (یعنی آسمان کی قسم جو زمین کے اوپر ایک چھت کی طرح ہے) سَمْكَهَا (سورہ نازعات میں ہے رَفَعَ سَمْكَهَا فسوّٰهَا (اس کے بلندی (عمارت) کو اونچا کیا پھر اس کو برابر کیا) اس میں سمك کے معنی بنا یعنی عمارت ہے۔

وَالحُبُكِ: سورہ وَالذّٰرِيات میں ہے وَالسَّماءِ ذاتِ الحُبُكِ قسم ہے آسمان کی جس میں (فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں اس میں حبك کے معنی استوار اور حسن کے ہیں یہ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر ہے کہ حبك کے معنی آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے نویں جلد ص ۶۲۱ پر دیکھئے)

وَاَذِنَتْ: سورہ انشقاق میں ہے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اس میں اذنت کے معنی ہیں سمعت واطاعت یعنی اپنے رب کا حکم سن لے اور مان لے اور وہ آسمان اسی لائق ہے (مطلب یہ ہے کہ آسمان بایں عظمت ورفعت مخلوق ہونے کے لحاظ سے اسی لائق ہے کہ اپنے خالق ومالک کا حکم سنے اور اطاعت کرلے)۔

وَاَلْقَتْ: اسی سورہ انشقاق میں ہے وَاَلْقَتْ مَافِيهَا وَتَخَلَّتْ اس کی تفسیر میں فرمایا اخرجت مافیها من الموتی وتخلت عنهم اور زمین نکال ڈالے ان سب مردوں کو جو اس میں ہے اور خالی ہوجائے۔

طَحَاهَا: (سورہ والشمس میں ہے، وَالاَرْضِ وَمَاطَحَاهَا کی تفسیر میں فرمایا دحاها یعنی اس کو پھیلایا۔

بِالسَّاهِرَةِ: (سورہ نازعات میں فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ کی تفسیر میں فرمایا وجه الارض الخ یعنی روئے زمین جس میں جانداروں کا سونا اور جاگنا ہوتا ہے۔

۲۹۷۹﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا ابنُ عُلَيَّةَ عن عَلِيِّ بنِ المُبارَكِ حَدَّثَنا يَحيَى بنُ اَبِي كَثِيرٍ عن محمَّدِ بنِ اِبرَاهِيمَ بنِ الحارِثِ عن اَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ وكانَتْ بَينَهُ وَبَينَ اُناسٍ خُصُومَةٌ فِي اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلٰى عائِشةَ فذَكَرَ لَها ذٰلِكَ فقالَتْ يَااَبَاسَلَمَةَ اجْتَنِبِ الاَرْضَ فَاِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبرٍ مِنَ الارضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبعِ اَرَضِينَ. ﴾

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان کا کچھ لوگوں سے ایک زمین کے بارے میں جھگڑا تھا تو وہ حضرت

عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا انہوں نے (سب کچھ سن کر) فرمایا اے ابوسلمہ! زمین (کے معاملات) میں احتیاط رکھو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے زمین ناحق لیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ فِي قَوْلِه "من سبع ارضين".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۳، ومرّ الحديث ص۳۳۲۔

۲۹۸۰﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ محمَّدٍ اَخبرَنا عبدُ اللّٰهِ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن سالِمٍ عن اَبِيهِ قالَ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَخذَ شَيْئًا مِنَ الاَرْضِ بغَيرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَومَ القِيامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ ناحق لیا تو سات زمینوں تک اسے دھنسایا جائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۳، ومرّ الحديث ص۳۳۲۔

۲۹۸۱﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ المُثنّٰى حدَّثنا عبدُ الوَهَّابِ حَدَّثَنا اَيُّوبُ عن محمَّدٍ عنِ ابنِ اَبِي بَكْرَةَ عن اَبِي بَكْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ الزَّمانُ قَدْ اسْتَدارَ كَهَيْئَتِهِ يومَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰواتِ والاَرْضَ السَّنَةُ اثنا عَشَرَ شَهْرًا مِنها اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثلاثَةٌ مُتَوالِيَاتٌ ذُو القَعْدَةِ وذُو الحِجَّةِ والمحرَّمُ ورَجَبُ مُضَرَ الَّذِى بَيْنَ جُمادٰى وشَعْبانَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا زمانہ (سال) گھوم کر اسی حالت پر آ گیا جس پر اس دن تھا جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں تین مسلسل (پے در پے) ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | قالَ الحافظُ ابن كثير ومراد البخارى بذكر هذا الحديث هنا تقرير معنى قوله تعالى "اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الاَرْضِ مِثْلَهُنَّ" (طلاق/۱۲) اى فى العدد كما ان عدة الشهور الان اثنا عشر شهرا مطابقة لعدة الشهور عند الله فى كتابه الاول فهذه مطابقة فى الزمان كما ان تلك مطابقة فى المكان. (قس)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۳ تا ص۴۵۴، ومرّ الحديث ص۱۶، وص۲۱، وص۲۳۴، ويأتى ص۶۳۲، ۶۷۲، وص۸۳۳، وص۱۰۴۸، وص۱۱۰۹۔

۲۹۸۲﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن أَبِيهِ عن سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بنِ نُفَيْلٍ أَنَّه خَاصَمَتْهُ أَرْوَى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّه انْتَقَصَهُ لَهَا إِلَى مَرْوَانَ فقالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا فإنَّه يُطَوَّقُه يومَ القِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ قالَ ابنُ أَبِي الزِّنَادِ عن هِشامٍ عن أَبِيهِ قالَ قالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ اروی بنت ابی اوس نے ان سے ایک زمین میں جھگڑا کیا اروی کا خیال تھا کہ حضرت سعیدؓ نے اس کے حق میں کچھ کمی کر دی ہے یہ مقدمہ (مدینہ کے حاکم) مروان کے پاس گیا تو حضرت سعید نے فرمایا کیا میں اس کے حق میں کمی کر سکتا ہوں کچھ بھی؟ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً (ناحق) لے لی تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا ابن ابی الزناد نے ہشام سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ سعید بن زید نے مجھ سے کہا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (پھر یہی حدیث بیان کی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۴۵۴، ومرّ الحدیث ص ۳۳۱ تا ص ۳۳۲۔

مقصد | ان لوگوں پر رد مقصود ہے جنہوں نے کہا زمین ایک ہے آیت و روایات سے ثابت ہے کہ زمین بھی آسمان کی طرح سات ہے تفصیل کے لئے روح المعانی کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ ۱۹۸۷ فِي النُّجُومِ﴾

ستاروں کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ "وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ" خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلاماتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وقالَ ابنُ عباسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالأَبُّ مَا تَأْكُلُ الأَنْعَامُ وَالأَنَامُ الخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وقال مجاهدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالغُلْبُ المُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كقولِهِ تعالى وَلَكُمْ فِي الأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا.

اور قتادہؒ (تابعی) نے (سورہ ملک آیت ۵ر کی تفسیر میں) اور بلاشبہ ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا، کہا اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین فائدے کے لئے پیدا کیا ہے (ایک تو) انہیں آسمان کی زینت بنایا (آسمان کی طرف دیکھورات کے وقت ستاروں کی جگمگاہٹ کیسی رونق وشان معلوم ہوتی ہے) اور شیطانوں کو سنگسار کرنے کے لئے (تیسرے) علامتیں بنایا جن سے (رات کی تاریکی میں) راستہ پہچانا جاتا ہے اب جس نے ان کے علاوہ کوئی تاویل کی (کوئی مطلب نکالا) اس نے غلطی کی اور اپنے نصیب کو ضائع کیا اور اس کا تکلف کیا جس کا اسے کوئی علم نہیں (یعنی جو بات غیب کی معلوم نہیں ہوسکتی اس کو معلوم کرنا چاہا جیسے منجمین ستاروں کو مؤثر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے ان کا خبط اتنا بڑھا کہ لوگوں کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں ان نجومیوں کی مثال وہی ہے جیسے کوئی خنجر و چھری کو دیکھے اور چھری چلانے والے ہاتھ کو نہ دیکھے اور حماقت سے یہ خیال کرے کہ چھری خود مؤثر ہے وہ جس کو چاہتی ہے کاٹتی ہے یہ صریح سفاہت وحماقت ہے یاد رہے کہ ستاروں کو بالذات مؤثر ماننا کفر ہے)۔

قال ابن عباس الخ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا (سورہ کہف آیت ۴۵ر میں جو **هشيمًا** کا لفظ ہے) **هشيم** کے معنی متغیر ہیں (بدلا ہوا) **وَالأَبّ** (جو سورہ عبس میں ہے) وہ چارہ ہے جسے جانور کھاتے ہیں۔ **والانام** (جو سورہ رحمٰن میں ہے) معنی مخلوق ہے۔ **برزخ** (اسی سورہ رحمٰن میں ہے) معنی حاجب یعنی پردہ ہے، آڑ۔

وقال مجاهد الفافًا: سورہ نبأ میں ہے **وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا** اور گھنے باغ، اور مجاہدؒ نے کہا **الفافا** کے معنی ہیں لپٹے ہوئے اور سورہ عبس میں ہے **وَحَدَائِقَ غُلْبًا** اور گھنے باغ، مجاہدؒ نے فرمایا **الغلب الملتفة** آپس میں لپٹے ہوئے، **فراشا** سورہ بقرہ آیت ۲۲ر میں **فراش** بمعنی **مهاد** یعنی بچھونا، بستر ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (بقرہ آیت ۳۶) **ولكم في الارض مستقر** اور تمہارے لئے زمین ٹھکانا ہے۔ **نكدًا** (سورہ اعراف میں) بمعنی **قليلاً** ہے۔

۱۹۸۸ بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَايَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْئُهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَايَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَنُجْرِي كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا اَرْجَائِهَا مَالَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلٰى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلٰى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ اَغْطَشَ وَجَنَّ اَظْلَمَ، وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْئُهَا وَاللَّيْلِ وَمَاوَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اتَّسَقَ اسْتَوٰى بُرُوْجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ وَرُوبَةُ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يقالُ يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَة كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

سورج اور چاند کے گردش کی کیفیت

قال مجاهد: (سورہ رحمٰن میں ہے الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ سورج اور چاند حساب کے ساتھ (چلتے) ہیں) مجاہدؒ نے کہا چکی کی طرح گھوم رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ جیسے چکی کا پاٹ گول دائرے میں حرکت کرتا ہے اسی طرح سورج اور چاند بھی ایک مرکز پر رہتے ہوئے گردش کرتے ہیں) حسبان بضم الحاء مصدر بھی ہے جیسے قرآن، غفران، سبحان۔ اور حساب کی جمع بھی ہے جیسے شہاب کی جمع شہبان، اور رکبان و رہبان وغیرہ۔

وقال غیرہ: اور دوسرے لوگوں نے کہا وہ حساب سے مقررہ منزلوں میں پھرتے ہیں جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔

حسبان: حساب کی جمع ہے جیسے شهاب اور شهبان. ضُحاها سورہ الشمس میں جو ضُحاها آیا ہے اسکے معنی ہیں اسکی روشنی۔ ان تدرك القمر سورہ یٰسین میں ہے لا الشمس ينبغي لها ان تدرك القمر، سورج کی مجال نہیں کہ چاند کو جا پکڑے الخ یعنی ان دونوں (چاند و سورج) میں سے ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو نہیں چھپاتی اور نہ ان دونوں کیلئے یہ لائق ہے (کیونکہ ہر ایک کیلئے ایک حد مقرر ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے الا عند قيام الساعة)۔

سابق النَّهار: (ای ولا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهارِ یعنی نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے) اس کی تفسیر نقل کرتے ہیں يتطالبان حثيثان یعنی دونوں چاند و سورج دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے لپک رہے ہیں (لیکن جمع نہیں ہو سکتے) نسلخ (اشارہ ہے سورہ یٰسین آیت ۳۷/ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهارَ اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کھینچ لیتے ہیں) نسلخ کی تفسیر فرمائی ان دونوں (دن رات) میں سے ایک کو دوسرے سے نکال لیتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو چلاتے ہیں۔

واهِيَةٌ: (اشارہ ہے سورہ حاقہ آیت ۱۲/ کی طرف وَانْشَقَّتِ السَّماءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بکھرا ہوگا) واهية کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اس کا مصدر وَهْيٌ ہے جس کے معنی ہیں پھٹ جانا،

ارجائها: (اسی سورہ حاقہ آیت ۱۷/ میں ہے وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے یعنی جب آسمان پھٹنا شروع ہوگا تو فرشتے اس کے کناروں پر چلے جائیں گے) اس کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ فرشتے آسمان کے کناروں پر ہوں گے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہتے ہیں وہ کنویں کے ارجا پر یعنی کناروں پر ہے۔

اغطش وجنّ: (اور سورہ نازعات کی آیت ۲۹/ میں جو اغطش آیا ہے اور سورہ انعام میں جَنَّ ہے دونوں کے معنی اظلم ہے یعنی اندھیری، تاریکی۔

وقال الحسن: كُوِّرت اور امام حسن بصریؒ نے کہا سورہ اِذَا الشَّمْسُ میں جو كُوِّرت کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں آفتاب لپیٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی روشنی چلی جائے۔

وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (سورہ انشقاق میں ہے، قسم ہے رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں وہ جمع کرے) اسکی تفسیر میں فرمایا جمع من دابّة یعنی وسق کے معنی ہیں جمع کے، مراد چوپائے وغیرہ کے ہیں جو دن میں تلاش معاش کیلئے نکل جاتے ہیں اور ادھر ادھر منتشر ہو جاتے ہیں رات کے وقت سب طرف سے سمٹ کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر جمع ہو جاتے ہیں۔

اتّسق: (اسی سورہ انشقاق میں ہے والقمر اذا اتسق قسم ہے چاند کی جب پورا ابھر جائے) اتّسق کی تفسیر میں فرمایا استوىٰ یعنی جب برابر ہو جائے۔ بُرُوجًا سورہ فرقان میں ہے جعل فی السماء بروجًا (آیت ۶۱) جس نے آسمان میں برج بنائے، اس کی تفسیر میں فرمایا مراد چاند سورج کی منزلیں ہیں۔ الحرور سورہ فاطر میں ہے ولا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ، (اور نہ سایہ اور نہ لو یعنی سایہ اور تیز دھوپ برابر نہیں) اس کی تفسیر میں فرمایا وہ لو (گرمی) جو سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔

وقال ابن عباس ورؤبه: اور حضرت ابن عباسؓ اور رؤبہ نے کہا حَرُوْر رات کی گرمی اور سموم دن کی گرمی۔ ویقال یولج (سورہ فاطرؔ میں ہے یولج اللیل فی النهار ویولج النهار فی اللیل رات گھساتا ہے دن میں اور دن گھساتا ہے رات میں) یولج کی تفسیر میں فرمایا یکوّر یعنی لپیٹتا ہے۔ ولیجة (اور سورہ توبہ میں ہے ولیجة جس کے معنی ہیں راز دار) اس کی تفسیر میں فرمایا ہر وہ چیز جسے تم کسی چیز میں داخل کرو۔

۲۹۸۳﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قلتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حتى تَسْجُدَ تحتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فلا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فلا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَٰلِكَ قوله تعالى "وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوذرؓ سے دریافت کیا جس وقت سورج غروب ہوا کیا تم جانتے ہو سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور (پورب سے نکلنے کی) اجازت چاہے گا تو اسے اجازت نہیں ملے گی بلکہ اس سے کہا جائے گا جہاں سے (پچھم سے) تو آیا وہیں واپس لوٹ جا چنانچہ وہ اس دن مغرب ہی سے طلوع ہوگا، پس یہی مطلب ہے ارشاد باری تعالیٰ کا

والشمس تجری الآیه کا (اور سورج اپنے مستقر کے لئے چلتا رہتا ہے) اور یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس (خدا) کا جو زبردست اور علم والا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ من حيث ان المذكور فيه من جملة صفات الشمس التى تعرض عليها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۴، ويأتى فى التفسير ص۷۰۹، وفى التوحيد ص۱۱۰۴، وص۱۱۰۵۔

تشریح | اس حدیث کی پوری ومفصل تشریح مع اشکال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری نویں جلد یعنی کتاب التفسیر ص۵۳۳ تا ص۵۳۵۔

۲۹۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ المُختارِ حَدَّثَنا عبدُ اللهِ الدّاناجُ حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَومَ القِيامَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دئے جائیں گے۔

تشریح | اللہ تعالیٰ ان کو تاریک و بے نور کر کے مشرکوں کو تنبیہ کرے گا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۴۔

۲۹۸۵ ﴿ حَدَّثَنا يَحيى بنُ سُلَيمانَ حَدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ اَخبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ عبدَ الرَّحمٰنِ بنَ القاسِمِ حَدَّثَهُ عن اَبِيهِ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّهُ كانَ يُخبِرُ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ لايَخسِفَانِ لِمَوتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُما آيَتانِ مِنْ آياتِ اللهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُما فصَلُّوا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا بلکہ وہ دونوں تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لئے جب تم ان کے گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ من حيث ان الكسوف الذى يعرض للشمس والخسوف الذى يعرض للقمر من صفاتهما.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۴، ومرّ الحديث ص۱۴۲۔

۲۹۸۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى مالِكٌ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن عطاءِ بنِ يَسَارٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبّاسٍ قالَ قالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ الشَّمْسَ وَالقَمَرَ آيتَانِ مِنْ آياتِ اللّٰهِ لايَخسِفَانِ لِموتِ احَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ فاِذَا رَاَيْتُم ذٰلِكَ فاذكُرُوا اللّٰهَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ مثل ماذكرنا فى الحديث السابق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۴، ومرّ الحديث ص۹، وص۶۲، وص۱۰۳، وص۱۴۳، ويأتى ص۷۲۰ بطوله.

۲۹۸۷﴿ حَدَّثَنَا يَحيىٰ بنُ بُكَيْرٍ حدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ اَخبَرَنِى عُرْوَةُ اَنَّ عائِشَةَ اَخبَرَتْهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَومَ خَسَفَتِ الشمسُ قامَ فَكَبَّرَ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طوِيلاً ثمَّ رَفَعَ رَاسَهُ فقالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقامَ كَمَا هُوَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وهِىَ اَدْنىٰ مِنَ القِرَاءَةِ الاُولىٰ ثمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طوِيلاً وَهِىَ اَدْنىٰ مِنَ الرَّكْعَةِ الاُولىٰ ثمَّ سَجَدَ سُجودًا طوِيلاً ثمَّ فعلَ فى الركعةِ الآخِرَةِ مِثلَ ذٰلِكَ ثمَّ سَلَّمَ وقدْ تجلَّتِ الشمسُ فخطَبَ النَّاسَ فقالَ فى كُسُوفِ الشمسِ والقَمَرِ اَنَّهُما آيتانِ مِنْ آياتِ اللّٰهِ لايَخسِفَانِ لِموتِ اَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ فاِذَا رَاَيْتُمُوهُما فَافْزَعُوا اِلَى الصَّلٰوةِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ جس دن سورج گہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا (نماز شروع کی) اور لمبی قرأت کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے رہے اور لمبی قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کچھ کم پھر لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم پھر آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی آپ ﷺ نے اسی طرح کیا اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا اب آنحضور ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور سورج و چاند گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ مثل مطابقة ماقبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۴ تا ص۴۵۵، ومرّ الحديث ص۱۴۲، ،،،، ،،، وص۱۴۴، وص۱۴۵، ،،، وص۱۶۱۔

۲۹۸۸﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثنّٰى حَدَّثَنَا يَحيىٰ عن اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنِى قَيسٌ عن اَبِى مَسْعُودٍ عنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ الشَّمْسُ وَالقَمَرُ لايَنكَسِفَانِ لِموتِ اَحَدٍ وَلاَ

لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا ۔

ترجمہ حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات پر گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اس لئے جب تم ان دونوں میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الْحَدِيثِ لِلتَّرْجَمَةِ ظَاهِرَةٌ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۵، ومرّ الحدیث ص۱۴۱، وص۱۴۴۔

مقصد مقصد احادیث باب سے ظاہر ہے کہ گرہن کے وقت نماز ہوگی، نماز مشروع وثابت ہے مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد۴ ر۲۵۲۔

۱۹۸۹ بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى ,,وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ....

.... بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ" قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً اِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً.

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق روایات ,,وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت....

...(یعنی مینھ) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔'' قاصِفًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶۹ میں ہے فَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ پھر تم پر ہوا کا طوفان بھیج دے۔ فرماتے ہیں قاصف وہ ہوا جو ہر چیز کو توڑ دے۔ لواقح (سورہ حجر میں ہے وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ آیت ۲۲) اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو حاملہ یعنی بار آور بناتی ہیں) اس میں لواقح کی تفسیر کرتے ہیں کہ لواقح بمعنی ملاقح ہے جو ملقحہ کی جمع ہے۔ لواقح دراصل لاقحۃ کی جمع ہے بمعنی بار بردار حاملہ یعنی وہ ہوائیں جو پانی سے بھرے بادل کو بطور حمل کے اٹھاتی ہیں۔

اِعْصَار: سورہ بقرہ میں ہے فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ (آیت ۲۶۶) تب اس باغ پر ایک بگولا آپڑا جس میں آگ تھی جس سے وہ باغ جل گیا۔ اعصار کی تفسیر کرتے ہیں تیز ہوا جو زمین سے ستون کی طرح اٹھ کر آسمان کی طرف جاتی ہے جس میں آگ ہو۔ صِرٌّ سورہ آل عمران میں كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ الآیہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے وہ ہوا جس میں پالا ہو جو کھیتی کو جا لگی الخ۔ فرماتے ہیں کہ صِرٌّ کے معنی بَرْد ہے یعنی پالا۔ نُشُرًا کے معنی ہیں متفرقۃ یعنی جدا جدا (سورہ اعراف اور سورہ نمل میں جو بُشْرًا ہے اس میں ایک قرأت نُشُرًا بضم النون والمعجمۃ ہے۔

۲۹۸۹ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم قالَ نُصِرْتُ بِالصَّبا وَأُهلِكتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا باد صبا (مشرقی ہوا) سے میری مدد کی گئی (ای یوم الاحزاب) اور عاد کی قوم دبور (مغربی ہوا) سے تباہ کی گئی۔

مطابقة للترجمة مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ ظاهرة لانه يتضمن ريح الرحمة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۵۵، ومرّ الحديث ص ۱۴۱، ويأتي ص ۴۷۱، وص ۵۸۹۔

۲۹۹۰ حَدَّثَنا مَكّي بنُ إبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا ابنُ جُرَيْجٍ عن عَطاءٍ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إذَا رَاى مَخِيلَةً فِي السَّماءِ أقْبَلَ وَأدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإذَا أمْطَرَتِ السَّماءُ سُرِّيَ عنهُ فعَرَّفَتْهُ عائِشَةُ ذٰلِكَ فقالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَا أدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قالَ قَوْمٌ "فلمَّا رَأوْهُ عارِضًا مُسْتَقْبِلَ أوْدِيَتِهِمْ" الآيه.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جب آسمان میں ایسا بادل دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپ ﷺ کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے کبھی اندر تشریف لاتے کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا پھر جب بارش ہونے لگتی تو یہ کیفیت دور ہو جاتی (تسلی ہو جاتی) تو حضرت عائشہؓ نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا خبر کہیں یہ بادل ویسا ہی نہ ہو جیسے قوم عاد نے جب عذاب کو بادل کی شکل میں اپنے وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہا یہ ہم پر مینہ برسنے کو آرہا ہے نہیں بلکہ یہ وہ ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے یہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

مطابقة للترجمة مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ من حيث انه مشتمل على ذكر الريح والمطر الذى ياتى به الريح.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۵۵، ومرّ الحديث ص ۱۴۰، ويأتي ص ۷۱۵۔

اشكال: كيف يخشى النبى صلى الله عليه وسلم ان يعذب القوم وهو فيهم مع قوله تعالى وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم.

والجواب: ان الآية نزلت بعد هذه القصة الخ (ع)

• • •

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿بابُ ذِكْرِ المَلائِكَةِ﴾ ۱۹۹۰

فرشتوں کا تذکرہ

وَقَالَ اَنَسُ بنُ مالِكٍ قالَ عبدُ اللهِ بنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَدُوُّ اليَهُودِ مِنَ المَلائِكَةِ وقالَ ابنُ عبّاسٍ لَنحنُ الصَّافُونَ المَلائِكَةُ.

اور حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ فرشتوں میں سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یہود دشمن سمجھتے ہیں اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورہ الصّٰفّٰت آیت ۱۶۵؍ میں ہے ,,وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ" اور ہم ہی ہیں صف باندھنے والے، مراد فرشتے ہیں۔

تشریح ملائکة مَلَك (بفتح اللّام) کی جمع ہے وقال ابن سيده هو مخفف عن ملأك كالشمائل جمع شمأل الخ (عمدہ) تخفیف کے لئے واحد میں ہمزہ کو حذف کردیا گیا۔

قالَ جمهور اهل الكلام من المسلمين الملائكة اجسام لطيفة اعطيت قدرة على التشكل باشكال مختلفة ومسكنها السماوات (فتح) وعن سعيد بن المسيب قال الملائكة ليسوا ذكورًا ولا اناثا ولا ياكلون ولا يشربون ولا يتناكحون ولا يتوالدون. (فتح)

اور صحیح یہ ہے کہ تمام ملائکہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں ان کی شان ہے يفعلون مايؤمرون.

امام بخاریؒ نے ملائکہ کا ذکر انبیاء علیہم السلام سے پہلے ذکر فرمایا وقدّم المصنف ذكر الملائكة على الانبياء لا لكونهم افضل عنده بل لتقدمهم فى الخلق الخ (فتح) یعنی تقدم ذکر کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تخلیق پہلے ہوئی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے مابین واسطے ہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد آیات میں ملائکہ کا ذکر انبیاء علیہم السلام سے پہلے فرمایا ہے كقوله تعالىٰ ,,كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله" الخ.

مزید تفصیل کے لئے فتح الباری اور عمدۃ القاری وغیرہ کا مطالعہ فرمایئے۔

۲۹۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بنُ خالِدٍ حَدَّثَنا هَمَّامٌ عن قَتَادَةَ ح وقالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنا يَزِيدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنا سَعِيدٌ وهِشَامٌ حَدَّثَنا قَتَادَةُ حَدَّثَنا اَنَسُ بنُ مالِكٍ عن مالِكِ بنِ صَعْصَعَةَ

قالَ قالَ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَيْنَا اَنَا عندَ البَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ فذكر يعني رجلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فأتيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فانطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِيلَ حتى اتينا السَّماءَ الدُّنيا قِيلَ مَنْ هٰذا قالَ جبرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قالَ محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ قالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابنٍ ونبيٍ فَاَتَيْنَا السَّماءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذا قالَ جبرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قالَ محمَّدٌ قِيلَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحبا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فقالا مَرْحَبا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّماءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذا قِيلَ جبرَئِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ قالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحبا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحبا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فاتينا السَّماءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذا قالَ جبرَئِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قيل محمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحبا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحَبا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّماءَ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذا قِيلَ جبرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قالَ مَرْحبا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْنا عَلٰى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا عَلَى السَّماءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هٰذا قِيلَ جبرَئِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ محمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ فلمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فقِيلَ مَا اَبْكَاكَ قالَ يارَبِّ هٰذَا الْغُلامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي فَاَتَيْنَا السَّماءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذا قِيلَ جبرَئِيْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فقالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابنٍ وَنَبِيٍّ فرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جبرَئِيلَ فقالَ هٰذا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يومٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا آخِرَ مَا عَلَيْهِ وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا كَاَنَّهٗ قِلالُ هَجَرٍ وَوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ آذَانُ الْفُيُولِ فِي

اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ باطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظاهِرَانِ فسالتُ جِبْرَئِيْلَ فقالَ اَمَّا البَاطِنَانِ ففِي الجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فالفُرَاتُ وَالنِّيْلُ ثم فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلوٰةً فاَقْبلْتُ حتىٰ جِئْتُ مُوسىٰ فقالَ ماصَنَعْتَ قلتُ فُرِضتْ عَلَيَّ خمْسُونَ صَلوٰةً قالَ انا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عالَجْتُ بَنِي اِسْرائِيْلَ اَشَدَّ المُعالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لاتُطِيْقُ فارْجِعْ اِلیٰ رَبِّكَ فسَلْهُ فرَجَعْتُ فسَالتُه فجعَلَها اَرْبَعِينَ ثم مِثْلَه ثُمَّ ثَلاثِيْنَ ثم مِثْلَهُ فجعَلَ عِشْرِينَ ثمَّ مِثْلَهُ فجعَلَ عَشْرًا فاَتيْتُ مُوسىٰ فقالَ مِثْلَهُ فجعَلَها خَمْسًا فاَتيْتُ مُوسىٰ فقالَ مَاصَنَعْتَ قلتُ جعَلَها خَمْسًا فقالَ مِثْلَهُ قلتُ سَلَّمْتُ فنُودِيَ اِنِّي قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخفَّفْتُ عَنْ عبادِي وَاَجزِي الحَسَنَةَ عَشْرًا وَقالَ هَمَّامٌ عن قَتادَةَ عَنِ الحَسَنِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم في البَيْتِ المَعْمُورِ.﴾

ترجمہ حضرت مالک بن صعصعہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا پھر حضور اقدس ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان ایک (تیسرے آدمی) کے واقعہ کی تفصیل بیان کی (یہ معراج کا واقعہ بیان ہو رہا ہے حضور اکرم ﷺ بیت اللہ کے قریب دو حضرات کے ساتھ آرام فرما رہے تھے وقد ثبت ان المراد بالرجلين حمزة وجعفر فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان نائما بينهما، وقال الكرماني ثلاثة رجال وهم الملائكة تصوروا بصورة الانسان فلينظر. (ق))۔

فاَتيْتُ بطست: پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا پھر میرے سینے سے پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری لائی گئی جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق، تو میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم آسمان دنیا تک پہنچے (تو دروازہ بند تھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا دروازہ کھولو) پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا جبرئیل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کیا انہیں لانے کیلئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں، اس پر جواب آیا انہیں خوش آمدید آنے والے کیا ہی مبارک ہیں پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید بیٹے اور نبی، اسکے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے پوچھا گیا کون؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا جبرئیل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔

پھر میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کی خدمت میں پہنچا تو دونوں نے فرمایا خوش آمدید اے بھائی اور نبی! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے (حسب سابق سوال ہوا) کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبرئیل! سوال ہوا کہ آپ کے ساتھ کون

صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد (ﷺ) ہیں سوال ہوا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں، جواب آیا خوش آمدید آنے والے کیا ہی مبارک ہیں پھر میں یوسف علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور انہیں سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید میرے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر آئے سوال کیا گیا کون؟ جواب دیا کہ جبرئیل! سوال ہوا کہ آپ کے ساتھ کون صحاب ہیں؟ کہا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں پھر آواز آئی انہیں خوش آمدید آیا اچھے آنے والے ہیں پھر میں ادریس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اور سلام کیا انہوں نے فرمایا خوش آمدید بھائی اور نبی، پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبرئیل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) پوچھا گیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی انہیں خوش آمدید آنے والے کیا ہی اچھے ہیں یہاں ہم ہارون علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوئے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی خوش آمدید!

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا کہ جبرئیل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (ﷺ) ہیں، پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ خوش آمدید اچھے آنے والے، یہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی خوش آمدید، پھر جب میں آگے بڑھنے لگا تو آپ علیہ السلام رونے لگے تو آپؑ سے پوچھا گیا کہ آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ فرمایا اے پروردگار! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی (اور عمر بھی زیادہ نہ ہوگی) ان کی امت میں سے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ افضل (اور زیادہ) ہوں گے ان لوگوں سے جو میری امت میں سے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے سوال کیا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا جبرئیل! سوال کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا گیا محمد (ﷺ) ہیں، سوال ہوا انہیں بلایا گیا تھا؟ خوش آمدید اچھے آنے والے، یہاں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بیٹے اور نبی خوش آمدید! پھر مجھے بیت معمور دکھایا گیا تو میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ بیت معمور ہے اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس میں سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی نہیں داخل ہوتا ہے، اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا، دیکھا کہ اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور اس کے پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان، اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تو جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ دو جو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

اس کے بعد مجھ پر (اور تمام امت مسلمہ پر) پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ کیا کر کے آئے؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں،

انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے اور آپ کی امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اسلئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دیدیجئے اور تخفیف کی درخواست کیجئے میں واپس ہوا اور درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کردیں پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے تخفیف کیلئے کہا تو اللہ نے تیس کردیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا تو اللہ نے بیس کردیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا تو اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میری درخواست پر دس کردیں میں جب موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اب بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا تو اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے میری درخواست پر پانچ وقت کی کردیں اب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کردی ہیں، اس مرتبہ بھی موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح مزید تخفیف کرانے کیلئے کہا، میں نے کہا اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا پھر آواز آئی میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) نافذ کردیا اور میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کردی اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔

وقالَ هَمَّام الخ: اور ہمام نے بیان کیا ان سے قتادہؒ نے، ان سے حسنؒ نے، ان سے ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بیت معمور کے متعلق (الگ اس کی روایت کی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلتَّرجمةِ ظاهرة لانّ فیه ذکر جبرئیل صریحًا.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۵۵ تا ص۴۵۶، ویاتی مختصرًا ص۴۸۱، وص۴۸۷، وص۵۴۸، وغیرہ۔

۲۹۹۲﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الرَّبِیعِ حدَّثَنا ابُو الاَحوَصِ عنِ الاَعمَشِ عَنْ زَیْدِ بنِ وَهْبٍ قالَ عبدُ اللّٰهِ حَدَّثَنا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه سلم وَهُوَ الصَّادِقُ المَصدُوقُ اِنَّ اَحَدَکُم یُجْمَعُ خَلقُهُ فی بَطْنِ اُمِّهِ اَربَعِینَ یومًا نُطفَةً ثُمَّ یکونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ یَکُونُ مُضغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَبعَثُ اللّٰه مَلَکًا ویُؤمَرُ بِاَربَعِ کَلِمَاتٍ ویُقَالُ لَهُ اکْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَاَجلَهُ وَشَقِیٌّ اَوْسَعِیدٌ ثم یُنفَخُ فِیهِ الرُّوحُ فاِنَّ الرَّجُلَ مِنکُم لَیَعمَلُ حتی مَایَکُونُ بَینَهُ وَبَیْنَ الجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسبِقُ عَلَیهِ کِتَابُهُ فَیَعمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَیَعمَلُ حتی مایَکُونُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الجَنَّةِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی اور وہ صادق مصدوق تھے (یعنی سچے تھے اور ان کو سچا مانا جاتا ہے) کہ تمہارا مادہ خلقت ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں جمع رکھا جاتا ہے پھر اسی کے مثل (یعنی چالیس روز) علقہ یعنی بستہ خون رہتا ہے پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم کیا جاتا ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل اور اس کی روزی اور اس کی مدت حیات (یعنی عمر) اور یہ بدبخت ہے یا نیک بخت لکھ لو۔ اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے، تم میں سے

ایک شخص عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کا نوشتہ غالب آجاتا ہے اور وہ جہنمیوں کا عمل کرنے لگتا ہے اور ایک دوسرا شخص (برے) عمل کرتا رہتا ہے جب اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر نوشتہ غالب آجاتا ہے تو جنتیوں کا عمل کرنے لگتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِهِ "ثم يبعث الله ملكًا" لان فى الحديث ذكر الملك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۵۶، ويأتى ص۴۶۹، وص۹۷۶، وص۱۱۱۰، ايضاً مسلم، ترمذى وغيره.

تشریح | نطفہ جب رحم میں پہنچتا ہے اسی وقت سے فرشتہ باذن الٰہی درجہ بدرجہ تصرف شروع کردیتا ہے یہاں تک کہ وضع حمل ہوجائے۔ واللہ اعلم

باربع کلمات | بعض روایتوں میں باربعۃ کلمات ہے حالانکہ کلمات مؤنث ہے قاعدے کے اعتبار سے باربع ہی چاہئے۔ علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ معدود جب مبہم ہو تو عدد کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے۔

۲۹۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى مُوسَى بنُ عُقْبَةَ عن نَافِعٍ قالَ قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم وَتَابَعَهُ اَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى مُوسَى بنُ عُقْبَةَ عن نافِعٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ العَبْدَ نَادَى جِبْرَئِيلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيلُ فَيُنَادِى جِبْرَئِيلُ فِى اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِى الاَرْضِ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم لوگ بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اسکے بعد زمین میں اس کو مقبولیت حاصل ہوجاتی ہے۔

تشریح | اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی عظمت و محبت اہل زمین کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اس کی ایک صورت یہ ہے کہ پہلے عوام الناس کے دلوں میں محبت ہو پھر خواص تک پہنچے یا عوام ہی تک محدود ہو کر رہ جائے، یہ صورت دلیل مقبولیت نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے خواص کے دل میں محبت ہو پھر خواص سے عوام تک پہنچے یہ عند اللہ مقبول ہونے کی علامت ہے یہی اس حدیث کا مفاد ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجمةِ فِي قَوْلِهِ "نادیٰ جبرئيل عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۵۶، ویاتی ص ۴۵۶، وص ۸۹۲، وص ۸۹۲، وص ۱۱۱۵۔

۲۹۹۴﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ حَدَّثَنا ابنُ اَبِی مَرْیَمَ اَخبرَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنا ابنُ اَبِی جَعْفَرٍ عن محمَّدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَیْرِ عن عائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَنَّها سَمِعَتْ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقولُ اِنَّ المَلائِکَةَ تَنْزِلُ فی العَنَانِ وَهُوَ السَّحَاب فتَذْکُر الاَمْرَ قُضِیَ فی السَّماءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ فتَسْمَعُهُ فتُوحِیْهِ اِلَی الکُهَّانِ فیَکذِبُونَ مَعَها مِائَةَ کَذْبَةٍ مِنْ عندِ اَنْفُسِهِمْ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ملائکہ (فرشتے) بادل میں اترتے ہیں اور آسمان میں جس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں پھر کاہنوں (نجومیوں) کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کاہن اپنی طرف سے سو (۱۰۰) جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلتَرجمَةِ فِی قَولِه "الملائکة".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۵۶، ویاتی ص ۴۶۴، وص ۸۵۷۔

تشریح | حدثنا محمد الخ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ,,ومحمد ھو الذی ذکر مجردا ھو محمد بن یحییٰ الذھلی. العنان بفتح العین المهملة وتخفیف النون الاولیٰ السحاب وزنا ومعنی جیسا کہ بعض راویوں نے تفسیر کی ہے وھو السحاب، وھو تفسیر الراوی للعنان ادرجه فی الحدیث فالسحاب مجاز عن السماء کما ان السماء مجاز عن السحاب فی قوله تعالیٰ ,,وانزلنا من السماء ماء طهورا" (فرقان ۴۸ رقس) معلوم ہوا کہ عنان کی تفسیر یہاں سحاب سے ادراج راوی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ یہاں عنان سے مراد آسمان ہو اور یہی دوسری روایتوں کے مطابق ہے۔ مزید تفصیل کے لئے مسلم شریف جلد ثانی باب تحریم الکهانة کی روایات ملاحظہ فرمائیے۔

۲۹۹۵﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ یُونُسَ حَدَّثَنا اِبْراهِیْمُ بنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنا ابنُ شِهابٍ عن اَبِی سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ وَالاَغَرِّ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ قالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اِذَا کانَ یَومُ الجُمُعَةِ کانَ علٰی کُلِّ بابٍ مِنْ اَبْوَابِ المَسْجِدِ مَلائِکَةٌ یَکْتُبُونَ الاَوَّلَ فالاَوَّلَ فاِذَا جَلَسَ الاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا یَسْتَمِعُونَ الذِّکْرَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے ہیں پھر جب

امام (منبر پر خطبے کے لئے) بیٹھ جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "ملائکة".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۵۶، و مرّ الحدیث ص ۱۲۱، و ص ۱۲۷۔

۲۹۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدَّثنا سُفیانُ حدَّثنا الزُّهْرِیُّ عن سَعِیدِ بنِ المُسَیَّبِ قالَ مَرَّ عُمَرُ فی المَسْجِدِ وَحَسَّانُ یُنْشِدُ فقالَ کُنْتُ اُنْشِدُ فِیْهِ وَفِیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ ثمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِی هُرَیْرَةَ فقالَ اَنْشُدُكَ باللّٰهِ اَسَمِعْتَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ اَجِبْ عَنِّی اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ قالَ نَعَمْ. ﴾

ترجمہ | سعید بن میسبؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ مسجد میں تشریف لائے اور حضرت حسانؓ (مسجد ہی میں) اشعار پڑھ رہے تھے (حضرت عمرؓ نے مسجد میں اشعار پڑھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو حسانؓ نے کہا میں اس مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا اور اس میں آپ سے بہتر (حضور اقدس ﷺ) تشریف رکھتے تھے پھر حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے اے حسان! (کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دو (اشعار میں) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کیجئے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں (میں نے سنا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "بروح القدس فانه جبرئیل علیه الصلوة والسلام.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۵۶، و مرّ الحدیث ص ۶۴، و یاتی ص ۹۰۹۔

۲۹۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن عَدِیِّ بنِ ثابتٍ عنِ البَراءِ قالَ قالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اوهَاجِهِمْ وَجِبْرِیلُ مَعَكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت براءؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حسانؓ سے فرمایا کہ مشرکین مکہ کی ہجو کرو اوھاجھم (شک راوی) اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔ (یعنی جبرئیلؑ کی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "وجبریل معك".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۵۶ تا ص ۴۵۷، و یاتی فی المغازی ص ۵۹۱، و ص ۹۰۹۔

۲۹۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحاقُ اَخبرَنا وَهْبُ بنُ جَرِیرٍ حَدَّثَنا اَبِی قالَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بنَ هِلالٍ عن اَنَسَ بنِ مالِكٍ قالَ کَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰی غُبارٍ ساطِعٍ فی سِکَّةِ بَنِی غَنْمٍ وزادَ موسٰی مَرْکَبَ جِبْرَئیلَ علیهِ السَّلام. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ گویا میں اب بھی غبار دیکھ رہا ہوں جو اٹھا تھا بنی غنم کی گلی میں۔ موسیٰ بن

اسماعیل نے روایت میں اضافہ کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کے (ساتھ آنے والے) سواروں کی وجہ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "مرکب جبرئیل علیه السلام".

تعدد موضعہ و الحدیث هنا ص ۴۵۷، ویاتی فی المغازی ص ۵۹۱۔

تشریح یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی طرف چلے کما فی المغازی.

۲۹۹۹ ﴿ حَدَّثَنا فَرْوَةُ حَدَّثَنا عَلِیُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِیْهِ عن عائِشَةَ اَنَّ الحَارِثَ بنَ هِشامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم کَیْفَ یَاتِیْكَ الوَحْیُ قالَ کُلُّ ذَاكَ یَاتِی المَلَكُ اَحْیانًا فی مِثْلِ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ فیَفْصِمُ عنِّی وَقَدْ وَعَیْتُ ماقالَ وهو اَشَدُّهُ عَلَیَّ یَتَمَثَّلُ لِی المَلَكُ اَحْیانًا رَجلاً فیُکَلِّمُنِی فاَعِی مَایَقُولُ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی وحی آتی ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے (البتہ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں) کبھی تو وہ گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے پھر یہ کیفیت (نزول وحی کی یہ صورت) ختم ہوتی ہے اس حال میں کہ فرشتہ نے جو کچھ کہا میں اسے پوری طرح محفوظ کر چکا ہوتا ہوں اور یہ صورت وحی کی میرے اوپر بہت سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ انسان کی شکل میں مجھ سے گفتگو کرتا ہے تو میں اس کے کلمات محفوظ کر لیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "الملك فی الموضعین".

تعدد موضعہ و الحدیث هنا ص ۴۵۷، و مرّ الحدیث ص ۲، مسلم ص ۲۵۷، ترمذی ثانی ص ۲۰۴، و النسائی.

تشریح اس حدیث کی مفصل بحث وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۱۰۱۔

۳۰۰۰ ﴿ حَدَّثَنا آدَمُ قالَ حَدَّثَنا شَیْبانُ قالَ حَدَّثَنا یَحْیَی بنُ اَبِی کَثِیْرٍ عن اَبِی سَلَمَةَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فی سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الجَنَّةِ اَیْ فُلُ هَلُمَّ فقالَ اَبُوبَکْرٍ ذَاكَ الَّذِی لاتَوٰی عَلَیْهِ قالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَرْجُو اَنْ تَکُونَ مِنْهُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جو شخص ایک جوڑا (ای درهمین او دینارین) دے گا تو جنت کے داروغے اسے بلائیں گے اے فلاں! اندر آجاؤ، اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہوگا جسے کوئی نقصان نہ ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقةُ الحَدیثِ لِلتَرجمةِ فِی قَوْلِه "خزنة الجنة" فانهم الملائکة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۵۷، و مرّ الحدیث ص ۲۵۴، وص ۳۹۸، ویاتی الحدیث ص ۵۳۲، وص ۹۱۵،

وص ۹۳۲، وص ۹۲۴۔

۳۰۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثنا هِشامٌ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن اَبِي سَلَمَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لَهَا ياعائِشَةُ هٰذا جِبرَئيلُ يَقرأُ عَلَيْكِ السَّلامَ فقالَتْ وَعَلَيهِ السَّلامُ ورحمةُ اللّٰه وبركاته ترى مالا ارى تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عائشہ! یہ جبرئیلؑ آئے ہیں تمہیں سلام کہہ رہے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاته آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہؓ کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ فِي قَوْلِه "هٰذا جبرئيل".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، ويأتي الحديث ص ۵۳۲، وص ۹۱۵، وص ۹۳۲، وص ۹۲۳، وص ۹۲۴۔

۳۰۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبونُعَيمٍ حَدَّثَنا عُمَرُ بنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنا وَكِيعٌ عن عُمَرَ بنِ ذَرٍّ عن اَبِيهِ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لِجِبرَئِيلَ الَا تَزُورُنَا اَكثَرَ مِمَّا تَزُورُنا قالَ فنزلَتْ ,,وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَابَينَ اَيدِينَا وَمَا خَلْفَنا" الآيه. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی ,,ومانتنزل الا بامر ربك" الخ.

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ فِي قَوْلِه "لجبرئيل عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، ويأتي ص ۶۹۱، وص ۱۱۱۱۔

تشریح | ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کئی روز تک نہ آئے آپ ﷺ منقبض تھے کفار نے کہنا شروع کیا کہ محمد (ﷺ) کو اس کے رب نے خفا ہو کر چھوڑ دیا ہے اس طعن سے آپ ﷺ اور زیادہ دلگیر ہوئے آخر جبرئیلؑ تشریف لائے آپ ﷺ نے اتنے روز نہ آنے کا سبب پوچھا اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مایمنعك ان تزورنا اکثر مما تزورنا (جتنا تم آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟) اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو سکھلایا کہ جواب میں یوں کہو ومانتنزل الا الخ (یہ کلام ہوا اللہ تعالیٰ کا جبرئیلؑ کی طرف سے۔ کہ میں مامور ہوں جب اللہ کا حکم ہوتا ہے بجالاتا ہوں بلا اذن الٰہی میں حاضر خدمت بھی نہیں ہوسکتا)۔

۳۰۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسماعِيلُ حَدَّثَنِي سُلَيمانُ عن يُونُسَ عن ابنِ شِهابٍ عن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ

عبدَاللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ بنِ مَسْعُودٍ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَ اَقْرَاَنِي جِبْرَئيلُ عَلٰى حَرْفٍ فلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهُ حتّٰى انْتَهٰى الٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے ایک لغت پر پڑھایا لیکن میں اس میں اضافہ کا طلبگار رہا یہاں تک کہ سات لغت تک نوبت پہونچی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ فِي قَوْلِه "جبرئيل عليه الصلوة والسلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، وياتي في التفسير ص ۶۹۱، وص ۱۱۱۱، وص ۷۴۶۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری نویں جلد یعنی کتاب التفسیر ص ۴۰۶۔

۳۰۰۴ ﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ مُقاتِلٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰه بنُ عبدِ اللّٰهِ عن ابنِ عباسٍ قالَ كانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ وكانَ اَجْوَدُ مايكونُ في رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرَئيلُ وكانَ جِبْرَئيلُ يَلْقَاهُ في كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدارِسُهُ القُرآنَ فَلَرسولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرَئيلُ اَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ المُرْسَلَةِ وعن عبدِ اللّٰهِ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ بِهٰذا الإسْنَادِ نحوَهُ وَرَوَى اَبُوهُرَيْرَةَ وفاطِمَةُ عنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ جِبْرَئيلَ كانَ يُعارِضُهُ القُرآنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبرئیلؑ آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں) آپ ﷺ کی سخاوت نقطۂ عروج پر پہنچ جاتی تھی اور جبرئیلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے جب جبرئیلؑ ملاقات کرتے تو رسول اللہ ﷺ مخلوق کی نفع رسانی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔ اور عبداللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے کہ ہم سے معمر نے بھی اس سند سے اس کے مثل بیان کیا، اور حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ جبرئیلؑ سے آپ ﷺ قرآن کا معارضہ کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلتّرجمةِ فِي قَوْلِه جبرئيل في الموضعين.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، ومرّ الحديث ص ۳، وص ۲۵۵، وياتي ص ۵۰۳، وص ۷۴۸۔

قوله وروى ابوهريرة وفاطمة عن النبي ﷺ ان جبريل كان يعارضه القرآن اما حديث ابي هريرة فوصله في فضائل القرآن في باب كان جبرئيل يعرض القرآن على النبي ﷺ ص ۷۴۸، واما حديث فاطمة فوصله في العلامات ص ۵۱۲۔

تشریح | مفصل تحقیق وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۱۴۵۔

۳۰۰۵﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَاتَقُوْلُ يَاعُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِىْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوٰتٍ. ﴾

ترجمہ | عمر بن عبدالعزیزؒ (خلیفۃ المسلمین) نے ایک دن عصر کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھائی اس پر عروہؒ نے کہا سن لیجئے حضرت جبرئیلؑ (نماز کا طریقہ آنحضورﷺ کو بتانے کیلئے) نازل ہوئے اور رسول اللہﷺ کے آگے ہو کر نماز پڑھائی اس پر عمرؒ نے کہا اے عروہ! کیا کہہ رہے ہو سوچ سمجھ لو، انہوں نے کہا میں نے بشیر بن مسعود سے حدیث سنی تھی وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے ابو مسعودؓ سے سنا وہ فرمار ہے تھے کہ میں نے رسول اللہﷺ سے سنا آپﷺ فرمار ہے تھے کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور میری امامت کی (یعنی مجھے نماز پڑھائی) پھر میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی پھر (دوسرے وقت کی) میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے انکے ساتھ نماز پڑھی آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کر کے بتایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الْحَدِيْثِ لِلتَّرْجَمَةِ فِىْ قَوْلِهٖ "نزل جبرئيل".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، ومرّ الحديث ص ۷۵، ويأتى ص ۵۷۱۔

۳۰۰۶﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ قَالَ لِىْ جِبْرَئِيْلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ آپﷺ کی امت کا جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جہنم میں نہیں داخل ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لئے) اگر چہ اس نے زنا کی ہو خواہ چوری کی ہو اور خواہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطَابَقَةُ الْحَدِيْثِ لِلتَّرْجَمَةِ فِىْ قَوْلِهٖ "جبرئيل عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۷، ومرّ الحديث ص ۱۶۵، وص ۳۲۱، ويأتى الحديث ص ۸۶۷، وص ۹۲۷، وص ۹۵۳، وص ۹۵۴، وص ۱۱۱۵۔

۳۰۰۷﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ

وَيَجْتَمِعُونَ فِى صَلٰوةِ الفَجْرِ وَالعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِى فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے درمیان رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں (یعنی ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے) اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوجاتے ہیں پھر وہ فرشتے جو رات بھر تمہارے ساتھ رہے تھے وہ (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے وہ پوچھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تو بھی نماز میں مشغول تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابَقَةُ الحَدِيثِ لِلتَّرجَمَةِ فِى قَوْلِهِ "الملائكة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۵۷، ومرّ الحديث ص ۷۹، ويأتى ص ۱۱۰۵، وص ۱۱۱۵۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد سوم ص ۱۵۴۔

مقصد امام بخاریؒ نے اس باب میں معمول کے خلاف تقریباً تیس احادیث ذکر فرمائی ہیں اتنی حدیثیں بخاری شریف کے کسی باب میں غالباً نہیں ہیں ان تمام حدیثوں کے نقل و ذکر سے امام کا مقصد فرشتوں کا وجود و ثبوت ثابت کرنا ہے اس سے منکرین پر پورا پورا رد ہے۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ [۱۹۹۱] إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَالمَلَائِكَةُ فِى السَّمَاءِ آمِيْنَ﴾

فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

جب تم میں سے کسی نے آمین کہا اور فرشتوں نے آسمان میں آمین کہا

تو جس کا آمین پڑھنا فرشتوں کے موافق ہوگیا اسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۳۰۰۸﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ البَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ المَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُ يَوْمَ القِيَامَةِ فَيَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لئے ایک تکیہ بنایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں وہ ایسا

ہو گیا جیسے چھوٹا سا گدا، پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدلنے لگا تو میں نے (یعنی حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا کہ ہم سے کیا غلطی ہوئی یا رسول اللہ؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ تکیہ تو میں نے آپ کے لئے بنایا ہے تا کہ آپ اس پر ٹیک لگا سکیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں اور جو شخص بھی تصویریں بنائے گا قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ جس کی تم نے تخلیق کی ہے اب اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ الحَديثِ لِلترجمةِ اعنى باب ذكر الملائكة فى قوله ان الملائكة وكذا المطابقة بين احاديث هذا الباب كلها وبين هذه الترجمة فى ذكر الملائكة. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، ومرّ الحديث ص ۲۸۳، ويأتى ص ۷۷۸، وص ۸۰۷، وص ۸۱۷، وص ۱۱۲۸۔

تشریح | حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ذی روح یعنی جانداروں کی تصویریں بنانا اور رکھنا جائز نہیں اِلاّ لعذر شديد مسئلہ جلد ۶ رمیں گذر چکا ہے۔

۳۰۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ مُقاتِلٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا مَعمَرٌ عنِ الزُّهرِيِّ عن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عبدِاللّٰهِ اَنّه سَمِعَ ابنَ عباسٍ يقولُ سَمِعتُ اَباطَلحَةَ يقولُ سَمِعتُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يقُولُ لاتَدخُلُ الملائِكَةُ بَيتًا فِيهِ كَلبٌ ولاَ صُورَةُ تَماثِيلَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطلحہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو فرشتے نہیں جاتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابَقةُ هذا الى آخر الباب قد ذكرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، ويأتى ايضاً ص ۴۵۸، وص ۴۶۸، فى المغازى ص ۵۷۰، وص ۸۸۰، ومسلم، ترمذى.

۳۰۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحمَدُ حَدَّثَنا ابنُ وَهبٍ اَخبَرَنا عَمرٌو اَنَّ بُكَيرَ بنَ الاَشَجِّ حَدَّثَه اَنَّ بُسرَ بنَ سَعِيدٍ حَدَّثَه اَنَّ زَيدَ بنَ خالِدِ الجُهَنِي حَدَّثَه، وَمَعَ بُسرِ بنِ سَعِيدٍ عُبَيدُ اللّٰهِ الخولانِيُّ الّذِى كانَ فى حَجرِ مَيمُونَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم حَدَّثَهُما زَيدُ بنُ خالِدٍ اَنَّ اَباطَلحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ لاتَدخُلُ المَلائِكَةُ بَيتًا فِيهِ صُورةٌ قالَ بُسر فَمَرِضَ زَيدُ بنُ خالدٍ فَعُدناهُ فَاِذَا نَحنُ فى بَيتِهِ بِسترٍ فِيهِ تَصاوِيرُ فقلتُ لِعُبَيدِ اللّٰهِ الخولانِيِّ اَلَم يُحَدِّثنا فى التَّصاوِيرِ فقالَ اِنَّه قالَ اِلاَّ رَقمٌ فى ثوبٍ اَلاَ سَمِعتَهُ قلتُ لا قال بلىٰ قد ذَكَرَه، ﴾

ترجمہ بسر بن سعید نے حدیث بیان کی کہ حضرت زید بن خالد جہنیؓ نے ان سے حدیث بیان کی اور بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہؓ کی پرورش میں تھے ان دونوں حضرات سے حضرت زید بن خالد جہنیؓ نے بیان کیا کہ ان سے حضرت ابوطلحہؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں داخل ہوتے ہیں جس میں (جاندار کی) تصویر ہو، بسر نے بیان کیا کہ پھر حضرت زید بن خالدؓ بیمار پڑے اور ہم لوگ آپ کی عیادت کے لئے گئے تو دیکھا کہ اس گھر میں ایک تصویر دار پردہ ہے تو میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا انہوں نے (یعنی حضرت زید بن خالدؓ نے) تصویروں کے بارے میں ہم سے حدیث نہیں بیان کی ہے؟ تو انہوں نے (یعنی عبید اللہ خولانی نے) کہا کہ حضرت زیدؓ نے یہ بھی فرمایا تھا مگر کپڑے میں چھپی ہو، (یعنی وہ نقش ونگار جو غیر ذی روح کی ہو وہ اس حکم ممانعت سے مستثنیٰ ہے) کیا تم نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے (یعنی بسر نے) کہا نہیں (یعنی مجھے یاد نہیں ہے) عبید اللہ نے کہا ہاں! حضرت زیدؓ نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقةُ هذا الى آخر الباب قد ذكرنا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۵۸، ومرّ الحديث ص ۴۵۸، وياتى الحديث ص ۴۶۸، وفى المغازى ص ۵۷۰، وص ۸۸۰، وص ۸۸۱۔

۳۰۱۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحيى بنُ سُلَيمانَ قالَ حَدَّثَنِي ابنُ وَهبٍ قالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عن سالِمٍ عن اَبِيهِ قالَ وَعَدَ النَّبِيَّ ﷺ جِبرَئِيلُ فقالَ اِنَّا لاَنَدخُلُ بَيتًا فِيهِ صُورةٌ وَلاَ كَلبٌ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے جبرئیل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا (لیکن نہیں آئے پھر جب آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے وجہ پوچھی) تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم کسی بھی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقةُ هذا الى آخر الباب قد ذكرنا.

۳۰۱۲ ﴿حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مالِكٌ عن سُمَيٍّ عن اَبِي صالِحٍ عن اَبِي هُرَيرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَ اِذا قالَ الإمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' فقولوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنا لَكَ الحَمدُ فاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قولُهُ قولَ المَلائِكَةِ غُفِرَ لَه' ماتَقَدَّمَ مِنْ ذَنبِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب (نماز میں) امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ' تو تم کہا کرو اللّٰهم ربنا لك الحمد کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابَقةُ هذا الى آخر الباب قد ذكرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، ومرّ الحديث ص ۱۰۹۔

۳۰۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ فُلَيحٍ حَدَّثَنا اَبِی عن هِلالِ بنِ عَلِیٍّ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِی عَمْرَةَ عن اَبِی هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم قالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ فی صَلٰوةٍ مادامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُه وَالمَلائِكَةُ تقولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يَقُمْ مِنْ صَلٰوتِه اَوْيُحْدِثْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لئے ٹھہرا رہے گا اس کا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار ہوگا (یعنی اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا) اور فرشتے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ یا اللہ اس کو بخش دے یا اللہ اس پر رحم فرما، جب تک وہ نماز سے فارغ ہو کر اٹھ نہ جائے یا اس کو حدث نہ ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ لِلتَرجمةِ قدذ کرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، ومرّ الحديث ص ۶۳، وص ۶۹، وص ۸۹، وص ۹۰، وص ۲۸۴۔

۳۰۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو عن عَطاءٍ عن صَفْوَانَ بنَ يَعْلٰى عن اَبِيهِ قالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه عليه وسلم يَقْرَأُ عَلَى المِنْبَرِ وَنادَوا يامالِكُ قالَ سُفيَانُ فی قِراءَةِ عبدِ اللّٰه ونادَوا يامالِ. ﴾

ترجمہ | حضرت یعلی بن امیہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر (اس آیت کی) تلاوت فرما رہے تھے ,,ونادوا یامالك“ (سورہ زخرف) اور (دوزخی جب نجات سے مایوس ہو جائیں گے) پکاریں گے اے مالک! (یعنی دوزخ کے داروغہ مالک نامی فرشتہ کو پکاریں گے) سفیان بن عیینہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت یامالِ ہے (یعنی ترخیم کے ساتھ، ترخیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو، ويجوز الضم والكسر.)

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابَقَةُ الحَديثِ: مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے جو فرشتہ ہے تو باب کا مطلب یعنی فرشتہ کا ثبوت نکل آیا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، ویاتی ص ۷۶۲، وص ۷۱۳۔

تشریح | ملاحظہ فرمائیے نصر الباری نویں جلد ص ۵۷۴۔

۳۰۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنا ابنُ وَهْبٍ قالَ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قالَ حَدَّثَنِی عُرْوَةُ اَنَّ عائِشَةَ زَوجَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم حَدَّثَتْهُ اَنَّها قالَتْ لِلنَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كانَ اَشَدَّ عَلَيكَ مِنْ يَومِ اُحُدٍ قالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قومِكِ مَالَقِيتُ وَكانَ اَشَدُّ مَالَقِيتُ مِنهُمْ يَومَ العَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِی عَلٰى ابنِ

عَبْدِ یالِیْلَ بن عبدِ کُلالٍ فلم یُجِبْنِی اِلٰی مَااَرَدْتُ فانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلٰی وَجْهِی فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعالِبِ فرَفَعْتُ رَاْسِی فإذَا اَنَا بسَحابَةٍ قَدْاَظَلَّتْنِی فنظَرْتُ فإذَا فِیْهَا جِبْرَئِیْلُ فنادَانِی فقالَ اِنَّ اللّٰه قَدْ سَمِعَ قولَ قومِكَ لَكَ وَمَارَدُّوا عَلَیْكَ وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْكَ مَلَكَ الجبالِ لِتَامُرَهُ بما شِئْتَ فِیْهِمْ فنادَانِی مَلَكُ الجبالِ فسلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قالَم یامحمَّدُ فقالَ ذٰلِكَ فِیْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَیْهِمُ الاَخْشَبَیْنِ قالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم بَلْ اَرْجُوا اَنْ یُّخْرِجَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَصْلابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰه زَّ وجلَّ وَحْدَهُ لایُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا۔

ترجمہ عروہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے (یعنی حضرت عائشہؓ نے) نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا آپ پر اُحد کے دن سے (جس دن آپ ﷺ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے اور سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے جب میں نے اپنے آپ کو (سرداران طائف) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تھا لیکن اس نے میرا پیغام قبول نہیں کیا (یعنی بجائے اسلام لانے کے گستاخانہ جواب دیا) تو میں مغموم ورنجیدہ واپس چلا آیا مجھ کو ہوش نہیں تھا (کہ کدھر جارہا ہوں) مگر جب میں قرن ثعالب پہنچا تو غم ہلکا ہوا (ذرا ہوش آیا) میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ اس میں جبرئیل علیہ السلام موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا آپ کی قوم نے آپ سے جو کہا اور جو جواب دیا بیشک اللہ نے سن لیا اور اللہ نے آپ کی خدمت میں پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اسے حکم دیجئے، اب پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور انہوں نے مجھ کو سلام کیا پھر کہا اے محمدؐ! پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبرئیل علیہ السلام کہہ چکے تھے (اللہ نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ جو فرمائیں میں کرڈالوں) اگر آپ چاہیں (حکم دیں) تو میں اخشبین کو ان پر ملادوں (مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں (جبل ابوقبیس اور جبل قیقعان) ان دونوں کو ملادوں کہ وہ سب چکنا چور ہوجائیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں (ایسا مت کر) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقَةُ الحَدیثِ لِلتَّرجمةِ قدذکرنا.

تعدد موضع والحدیث هنا ص ۴۵۸، ویاتی ص ۱۰۹۹، اخرجه مسلم فی المغازی والنسائی فی النعوت.

تشریح یوم العقبة: عقبہ منیٰ میں ایک مقام کا نام ہے اسی کی طرف جمرۃ العقبہ منسوب ہے۔

اذ عرضت نفسی: ای حین عرضت نفسی کان ذلك فی شوال فی سنة عشر من

المبعث الخ. (عمدہ)

جب ام المومنین حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو مکہ والوں کے انکار اور مسلسل ایذا رسانیوں سے بددل ہو کر حضور اکرم ﷺ بعثت کے دسویں سال طائف تشریف لے گئے شاید طائف کے لوگ ہمدردی کریں اور ایمان لے آئیں، طائف کے رؤسار میں یہ تین بھائی تھے عبد یالیل، حبیب اور مسعود۔ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی اور اپنی قوم اہل مکہ کی کجروی، اسلام بیزاری اور غلط طرز عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان بدبختوں نے آپ ﷺ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ بدقماش بازاریوں کے ذریعہ پتھر برسوائے جس سے آپ لہولہان ہو گئے، مگر جب فرشتوں نے اہل مکہ کو کچلنے کی اجازت مانگی تو رحمت عالم ﷺ نے ان کی تباہی گوارہ نہ کی۔

۳۰۱۶﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ,,فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهِ مَا اَوْحٰى" قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. ﴾

ترجمہ | ابواسحاق شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زر بن حبیش سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے کیا مراد ہے؟ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهِ مَا اَوْحٰى (سورہ نجم) انہوں نے کہا ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو (ان کی اصلی صورت میں) دیکھا ان کے چھ سو بازو تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة قد ذكرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، وياتي في التفسير ص ۷۲۰، ۱۱، وص ۷۲۰۔

۳۰۱۷﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ,,لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى" قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے (سورہ نجم کی اس آیت) ,,لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى" کی تفسیر میں فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھک لیا۔ (علامہ خطابی نے کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ رفرف سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر (بازو) ہوں۔ (قس))

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة قد ذكرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۵۸، وياتي ص ۷۲۰۔

۳۰۱۸﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم

رَآى رَبَّه' فقداَعْظَمَ ولٰكِنْ قد رَآى جبرَئِيْلَ فى صُورَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَابَيْنَ الْاُفُقِ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے بہت بڑی بات کہدی البتہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت (ملکوتی صورت) اور خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | قدذکرنا.

تعدموضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۵۸ تا ص ۴۵۹، ویاتی الحدیث ص ۴۵۹، وفی التفسیر ص ۶۶۴، وص ۷۲۰، وص ۱۰۹۸، وص ۱۱۲۴۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری نویں جلد کتاب التفسیر ص ۶۲۸، اس مسئلے میں صحابہ سے اختلاف چلا آرہا ہے مگر جمہور کا مذہب یہی ہے کہ حضور ﷺ نے شب معراج میں اپنے پروردگار کو دیکھا۔ واللہ اعلم

۳۰۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنا زَكَرِيا بنُ اَبِى زَائِدَةَ عنِ ابنِ الْاَشْوَعِ عنِ الشَّعْبِىِّ عن مَسْرُوقٍ قالَ قُلتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قولُهُ ,,ثُمَّ دَنٰى فتَدَلّٰى فكانَ قابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى" قالتْ ذٰلِكَ جِبْرَئِيلُ كانَ يَاتِيْهِ فى صُورَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّه اَتَاهُ هٰذِهِ المَرَّةَ فى صُورَتِهِ الَّتِى هِىَ صُورَتُه فسَدَّ الْاُفُقَ. ﴾

ترجمہ | مسروقؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا (آپ جو فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پروردگار عالم کو نہیں دیکھا) تو اس آیت سے کیا مراد ہے؟ ,,ثُمَّ دَنٰى فتَدَلّٰى فكانَ قابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى" عائشہؓ نے فرمایا یہ آیت تو جبرئیل علیہ السلام کے متعلق ہے وہ ہمیشہ انسانی شکل میں حضور اقدس ﷺ کے پاس آتے تھے اور اس مرتبہ (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) اپنی اس شکل میں جو اصلی اور واقعی تھی اور افق پر محیط ہو گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | قدذکرنا.

تعدموضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۵۹، ویاتی ص ۶۶۴ مقطعًا، وص ۷۲۰ بطولہ، وص ۱۰۹۸، وص ۱۱۲۴۔

۳۰۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بنُ حَازِمٍ حَدَّثَنا اَبُورَجَاءٍ عن سَمُرَةَ قالَ قالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِى فقالا الَّذِى يُوقِدُ النَّارَ مالِكٌ خازِنُ النَّارِ وَاَنا جِبْرَئِيلُ وَهٰذا مِيكَائِيلُ. ﴾

ترجمہ | حضرت سمرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ وہ جو آگ جلا رہے ہیں جہنم کے داروغہ مالک ہیں اور میں جبرئیل اور یہ میکائیل ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ قدذکرنا.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۵۹، ومرّ الحديث ص۱۱۷، وص۱۸۵، وص۲۸۰، وص۳۹۱، ویاتی ص۹۰۰۔

۳۰۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَن اَبِی حَازِمٍ عَن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَاَتَه اِلٰى فِرَاشِهِ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حتى تُصْبِحَ تَابَعَهُ شُعْبَةُ وَاَبُوحَمْزَةَ وابْنُ دَاوُدَ وَاَبُومُعَاوِيَةَ عنِ الْاَعْمَشِ. ﴾

ترجمه | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی جانب بلائے اور وہ انکار کرے جس پر شوہر غصے میں رات بسر کرے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوعوانہ کے ساتھ شعبہ، اور ابوحمزہ، اور ابن داؤد اور ابومعاویہ نے بھی اعمش سے روایت کی۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة قد ذكرنا.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۵۹، ویاتی فی النكاح ص۷۸۲، واخرجه مسلم، ابوداؤد فی النكاح.

۳۰۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ اَخْبَرَنِی جَابِرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّه سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یقولُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّی فَتْرَةً فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِی سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِی قِبَلَ السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِی جَاءَنِی بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ علٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حتى هَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِی فَقُلْتُ زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "یَااَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ" اِلٰی قولِه وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ" قَالَ اَبُوسَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ. ﴾

ترجمه | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ پر وحی کا نزول (تین سال تک) موقوف رہا، ان دنوں میں کہیں جارہا تھا کہ آسمان سے میں نے ایک آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرار میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان (معلق) ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ دیکھ کر ڈر گیا یہاں تک کہ زمین پر گرگیا پھر میں اپنے گھر آیا اور گھر والوں سے کہا مجھے کمبل اڑھادو مجھے کمبل اڑھادو، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یاایها المدثر سے والرجز فاهجر تک۔ ابوسلمہ نے کہا کہ آیت میں الرجز بتوں کے معنی میں ہے۔

مطابقته للترجمة | مُطَابَقَةُ الحَدِيثِ للترجمة قد ذكرنا.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۵۹، ومرّ الحديث ص۳، ویاتی ص۷۳۲، ،،، ،،، ،،، وص۷۴۰، وص۹۱۷۔

۳۰۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ ح وَقَالَ لِی خَلِیْفَةُ

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَبِى العَالِيَةِ حَدَّثَنا ابنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وسلم يَعْنِي ابنَ عبّاسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِى مُوسٰى رَجُلاً آدَمَ طُوَالاً جَعْدًا كَاَنَّه مِنْ رِجالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى رَجُلاً مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الخَلْقِ اِلَى الحُمْرَةِ وَالبَيَاضِ سَبْطَ الرَّاسِ وَرَأَيْتُ مالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فى آياتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيّاهُ "فَلَا تَكُنْ فِىْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ" قالَ اَنَسٌ وَاَبُوبَكرةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم تَحْرُسُ المَلائِكَةُ المَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ.

ترجمہ ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کے چچا کے صاحبزادے یعنی ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا گندمی رنگ دراز قد، گھونگھریا بال والے یا گٹھیلے جسم والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوءَ کے فرد ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد میانہ بدن سرخ سفید سید ھے بال والے تھے اور میں نے جہنم کے داروغہ مالک کو بھی دیکھا اور دجال کو دیکھا ان نشانیوں میں جنہیں اللہ نے دکھائیں، آپ اس سے ملاقات میں شک نہ کریں (سورہ سجدہ) (یعنی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات میں) حضرت انسؓ اور حضرت ابوبکرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ (خروج دجال کے وقت) فرشتے دجال سے مدینہ کی حفاظت کریں گے. (یعنی شہر مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے)۔

مطابقۃ للترجمۃ قدذ کرنا.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۵۹، ویاتی ص۴۸۱۔

﴿بابٌ ۱۹۹۲ مَاجَاءَ فى صِفَةِ الجَنَّةِ وَاَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ﴾

جنت کی صفت کے متعلق روایات اور یہ کہ جنت مخلوق ہے (یعنی پیدا ہو چکی ہے)

تشریح اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ جنت اور دوزخ مخلوق وموجود ہیں۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ ابھی پیدا نہیں کی گئی ہے قیامت کے دن پیدا کی جائیں گی۔ وفیہ ردّ علی المعتزلة حیث قالوا انها لاتوجد الا یوم القیامة. (عمدہ)

نیز معتزلہ کے دام فریب میں کچھ لوگ گمراہ ہوئے جیسے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سرسید احمد لکھتے ہیں کہ اپنی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونے کا نام جنت ہے اور برائیوں پر نظر کر کے کڑھنے کا نام دوزخ ہے (تفسیر القرآن سرسید) نیز یہ تفسیر اور بھی گمراہ کن مسائل پر مشتمل ہے۔ اللّٰھم احفظنا.

قالَ اَبُو العَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الحَيْضِ وَالبَوْلِ وَالبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُوتِينَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطَّعْمِ قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ اَلْاَرَائِكُ السُّرُرُ وقالَ الحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الوَجْهِ وَالسُّرُورُ فِي القَلْبِ وقالَ مجاهدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ البَطْنِ يُنْزَفُونَ لَاتَذْهَبُ عُقُولُهُمْ، وقالَ ابنُ عبّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ الخَمْرُ التَسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ اَهْلِ الجَنَّةِ خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ مَنْسُوجَةٌ وِمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ وَالكُوبُ مالا اُذُنَ لَهُ وَلا عُرْوَةَ وَالاَبَارِيقُ ذَوَاتُ الآذَانِ وَالعُرُبُ عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مثلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا اَهلُ مَكَّةَ العَرِبَةَ وَاَهْلُ المَدِينَةِ الغَنِجَةَ وَاَهْلُ العِرَاقِ الشَّكِلَةَ وقالَ مجاهدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَالرَّيحَانُ الرِّزْقُ وَالمَنْضُودُ المَوْزُ وَالمَخْضُودُ المُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ ايضًا لاشَوكَ لَهُ وَالعُرُبُ المُحَبَّبَاتُ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ يُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا تَأْثِيمًا كَذِبًا اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ وَجَنَا الجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَايُجْتَنٰى قَرِيبٌ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

امام بخاریؒ احادیث سے پہلے قرآن حکیم میں جنت کے متعلق جو خاص خاص باتیں مذکور ہیں ان کی تفسیر نقل کرتے ہیں ارشاد الٰہی ہے:

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ. (بقرہ/۲۵)

جب بھی انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا اور انہیں وہ پھل ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دئے جائینگے اور وہاں جنت میں ان کیلئے پاک صاف بیویاں ہونگی اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔

قال ابو العالية مطهرة الخ: ابوالعالیہ نے کہا یہ بیویاں حیض اور پیشاب اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ **کلما رزقوا** جب بھی کچھ دئے جائیں گے یعنی ایک بار پھر دوبارہ دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو پہلے ہمیں دیا گیا تھا۔

واتوا به متشابها: اور انہیں وہ پھل ملتے جلتے دئے جائیں گے (یعنی شکل وصورت میں یکساں ہوں گے) اور مزا مختلف ہوگا۔

قطوفها دانية: جنت کے میوے ایسے قریب ہونگے کہ جسطرح چاہیں گے انکو توڑلینگے، **دانية** کے معنی نزدیک۔

أرائك: کے معنی تخت، چارپائی، وقال الحسن الخ: اور حسن بصریؒ نے کہا آیت کریمہ ولقّٰهم نضرة وسُرورًا میں نضرة چہرے کی تازگی اور سرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔

وقال مجاهد: اور مجاہدؒ نے کہا سلسبیلا بمعنی تیزی سے بہنے والا۔ غول: کے معنی پیٹ کا درد۔ یُنزَفُونَ کے معنی ہیں ان کی عقل میں فتور نہیں آئے گا (یعنی نشہ نہیں آئے گا جیسے دنیا کی شراب سے آتا ہے) اشارہ ہے آیت کریمہ لافیها غولٌ ولاهم عنها ینزفون (سورہ صافات ۴۷)

وقال ابن عبّاس دهاقًا: کے معنی ہیں مُمتلئًا لبریز، بھرا ہوا، كَواعبَ: بمعنی نواهد ہے یعنی نوجوان لڑکیاں جن کے پستان ابھرے ہوئے ہوں اشارہ ہے آیت کریمہ وكَواعِبَ اَتْرَابًا وكَاسًا دِهَاقًا (سورہ نبا ۳۳،۳۴) الرحيق الخمر یعنی رحیق کے معنی ہیں شراب۔

التسنیم: معنی ہیں وہ عرق جو اہل جنت کی شراب کے اوپر ہوگی اشارہ ہے آیت کریمہ ومِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْم (سورہ مطففین ۲۷) یعنی اس کی ملونی تسنیم سے ہے۔ تسنیم اس چیز کو کہتے ہیں جو خوشبو یا ذائقہ کے لئے شربت یا پانی میں ملاتے ہیں جیسے گلاب یا کیوڑا وغیرہ۔ خِتَامه طِينه مِسك جس سے ان پر مہر لگائی جائے گی (اس کی مہر کرنے کی چیز) وہ مشک ہے۔ نضّاختان فیّاضتان دو جوش مارتے ہوئے چشمے یقال موضونة منسوجة موضونة کے معنی ہیں بنی ہوئی چیز (یعنی یہ تخت سونے یا جواہرات سے مرصع ہوں گے اور اسی سے ہے وضین الناقة اونٹنی کی جھول۔

والكُوب مالا أُذُنَ لَه الخ: پینے کا وہ برتن جس میں نہ ٹونٹی ہو نہ دستہ، اور اباریق ابریق بمعنی لوٹا کی جمع، بمعنی ٹونٹی اور دستہ والا۔ عُرُبًا مثقلة ای مضمومة الراء عرُبًا بضم الراء اس کا واحد عروب ہے جیسے صبور کی جمع صُبُر مکہ والے عروب کو عربة کہتے ہیں اور مدینہ والے غنجة اور عراق والے شكلة کہتے ہیں۔

وقال مجاهد: اور مجاہدؒ نے کہا روح کے معنی باغ اور آسودگی ہے (یعنی آرام کی زندگی) اور ریحان بمعنی روزی ہے۔ والمنضود بمعنی موز یعنی کیلا۔ والمخضود کے معنی ہیں میوے کے بوجھ سے جھکا ہوا، اور اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں۔ والعُرُب وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں، یقال مسكوب کہا جاتا ہے مسکوب کے معنی ہیں مار جاری، بہتا پانی، وفرش مرفوعة اونچے بچھونے یعنی بعض کے اوپر بعض۔ لغوًا بمعنی باطل یعنی غلط۔ تاثیمًا جھوٹ۔ افنان جو سورہ رحمان میں ہے اس کے معنی ہیں شاخیں۔ وجنا الجنتين دان دونوں باغوں کے پھل قریب ہیں۔ مدهامّتان یعنی سیرابی و تروتازگی کی وجہ سے کالے ہیں۔

۳۰۲۴﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ حَدَّثَنا اللَّيْثُ بنُ سَعْدٍ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ماتَ اَحَدُكُم فاِنَّه يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بالغَدَاةِ وَالعَشِيِ فاِنْ كانَ مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ فمِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ وَاِنْ كانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو (ہر روز) صبح وشام اس کی قیام گاہ (اس کا ٹھکانا جہاں وہ آخرت میں رہے گا) دکھلائی جاتی ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اور اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | شرع البخاری یذکر فی ھذا الباب خمسۃ عشر حدیثا مطابقات کلھا للترجمۃ فی ذکر الجنۃ وفی بعضھا وصفھا فلایختاج الی ذکر المطابقۃ بعد ھذا فی اول کل حدیث. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۵۹ تا ص ۴۶۰، ومرّ الحدیث فی الجنائز ص ۱۸۴، ویاتی ص ۹۶۴۔

۳۰۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُورَجَاءٍ عن عِمرانَ بنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ اطَّلَعْتُ فی الجنَّۃِ فرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ واطَّلَعْتُ فی النَّارِ فرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو زیادتی فقراء کی نظر آئی (جو دنیا میں محتاج تھے) اور جہنم میں جھانک کر دیکھا تو دوزخ میں زیادتی عورتوں کی نظر آئی۔

مطابقۃ للترجمۃ | قدذکرنا. نیز یہ کہا جاسکتا ہے کہ اطلعت فی الجنۃ لدلالتہ علی وجودھا حالۃ اطلاعہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۰، ویاتی فی النکاح ص ۷۸۳، وص ۹۵۵، والترمذی فی صفۃ جھنم والنسائی فی عشرۃ النساء.

۳۰۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِی مَرْیَمَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عنِ ابنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قالَ بَیْنَا نحنُ عندَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ قالَ بَیْنَا اَنَا نائِمٌ رَاَیْتُنِی فی الْجَنَّۃِ فاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جانِبِ قَصْرٍ فقلتُ لِمَنْ ھٰذا القَصْرُ قالوا لِعُمَرَ فذکرتُ غَیْرَتَہُ فوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فبَکٰی عُمَرُ فقال اَعَلَیْکَ اَغَارُ یارسولَ اللّٰہِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا (یعنی میں نے خواب میں اپنے کو بہشت میں دیکھا) دیکھا کہ ایک عورت ہے (ام سلیمؓ) جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے (یحتمل انہ جبرئیل ومن معہ) تو مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس چلا آیا، یہ سن کر حضرت عمر (مارے خوشی کے) رودیے اور کہنے لگے یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

جنت موجود ہے | حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت موجود ہے وہاں ہر ایک جنتی کے مکانات اور سامان وغیرہ سب تیار ہیں۔ نیز حضرت عمرؓ کا قطعی جنتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے۔ حضرت

عمرؓ نے جو یہ کہا "کیا میں آپ پر غیرت کروں گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ تو میرے بزرگ اور میرے مربی ہیں غیرت تو برابر والوں سے ہوتی ہے نہ کہ مالک و مربی سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۰، ویاتی ص ۵۲۰، وص ۷۸۷، وص ۱۰۴۰، ۱۱۔

۳۰۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْهَال حَدَّثَنا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعِمْرَانَ الجَوْنِيَّ يُحِدِّثُ عن اَبِي بَكْرِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ قَيْسِ الاَشْعَرِيِّ عن اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الخَيمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا في السَّمَاءِ ثلاثُونَ مِيلاً في كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤمِنِ مِن اَهْلٍ لايَرَاهُمُ الآخَرُونَ وَقالَ اَبُوعبدِ الصَّمَدِ وَالحَارِثُ بنُ عُبَيْدٍ عن اَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلاً. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن قیس اشعری (حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (جنت میں) خولدار موتی کا ایک خیمہ ہے جس کی بلندی اوپر کو تیس میل ہے اس کے ہر کونے میں مومن کے لئے ایک بیوی ہے جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے۔ اور عبدالصمد اور حارث بن عبید نے ابوعمران جونی سے جو روایت کی اس میں بجائے تیس میل کے ساٹھ میل کی بلندی مذکور ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | قدذ کرنا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۰، وياتي الحديث في التفسير ص ۷۲۴ بطولہ۔

۳۰۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنا سُفيانُ حَدَّثَنا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اللهُ تبارَكَ وتعالى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَالا عَيْنٌ رَاَتْ وَلاَ اُذُنٌ سَمِعَتْ ولاَ خَطَرَ عَلٰى قلبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُم "فلا تَعلَمُ نَفْسٌ مااُخْفِيَ لَهُم مِن قُرَّةِ اَعْيُنٍ". ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (جنت میں) وہ وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گذرا ہے اگر چاہو تو یہ پڑھو "ان کی آنکھوں کو ٹھنڈی کرنے والی جو چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں انہیں کوئی نہیں جانتا"۔ (سورہ سجدہ)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة في قوله اعددت لعبادي الخ (اى فى الجنة) نیز یہاں سے باب کا مقصد بھی نکل آتا ہے کہ جنت موجود اور تیار ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۰، ویاتی الحدیث ص ۷۰۴، ۰۰، ۰۰، وص ۱۱۱۶، واخرجه مسلم فی صفة الجنة والترمذی فی التفسیر.

۳۰۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلٰی صُورَةِ القَمَرِ لَیْلَةَ البَدْرِ لایَبْصُقُونَ فِیهَا وَلَا یَمْتَخِطُونَ وَلَا یَتَغَوَّطُونَ آنِیَتُهُمْ فِیهَا الذَّهَبُ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الحُسْنِ لا اِخْتِلافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ واحِدٌ یُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُکْرَةً وَعَشِیًّا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگی وہ نہ اس میں تھوکیں گے اور نہ رینٹ (یعنی نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی) اور نہ وہ بول و براز کریں گے، جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور ان کے کنگھے سونے چاندی اور ان کے انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی اتنی حسین کہ ان کی پنڈلی کا مغز (گودا) گوشت کے اوپر سے دکھلائی دے گا بہشتی لوگوں میں نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ دلوں میں بغض، ان سب کے دل ایک ہوں گے، صبح شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔ (بطور لذت نہ عبادت کے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۰، ویاتی متصلاً ص ۴۶۰، وص ۴۶۱، وص ۴۶۸۔

۳۰۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ اَخبَرَنا شُعَیْبٌ حَدَّثَنا اَبُوالزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلٰی صُورَةِ القَمَرِ لَیْلَةَ البَدْرِ وَالَّذِینَ هُمْ عَلٰی اِثْرِهِمْ کَاَشَدِّ کوکبٍ اِضاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ واحِدٍ لااختِلافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تباغُضَ لِکُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ کُلُّ واحِدَةٍ مِنْهُمَا یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الحُسْنِ یُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُکْرَةً وَعَشِیًّا لایَسْقَمُونَ وَلَا یَمْتَخِطُونَ وَلَا یَبْصُقُونَ آنِیَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالفِضَّةُ وَاَمْشاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الاَلُوَّةُ قالَ اَبُو الیَمَانِ یعنی العُودَ وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ وقالَ مجاهِدٌ الاِبْکارُ اَوَّلُ الفَجْرِ وَالعَشِیُّ مَیْلُ الشَّمْسِ اِلٰی اَنْ اُرَاهُ تَغْرُبَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت

چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتی) ہوگی اور جو لوگ ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے ان سب کے دل ایک ہی آدمی کے دل کی وضع پر ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہوگا اور نہ ایک کو دوسرے سے بغض ہوگا، ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی ان کے حسن وخوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا مغز (گودا) گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ بیمار ہوں گے نہ رینٹ نکالیں گے نہ تھوکیں گے ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں بھی سونے کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اُلُوَّہ کا ہوگا، ابوالیمان نے بیان کیا کہ اُلُوَّہ سے مراد عود ہے، ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا۔ اور مجاہدؒ نے کہا ابکار سے مراد اول فجر ہے اور عشی کہتے ہیں سورج ڈھلنے سے غروب تک کے وقت کو۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر لحديث ابى هريرةؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۰، ومرّ الحديث ص ۴۶۰، ويأتى ص ۴۶۱، وص ۴۶۸۔

تشریح | یسبحون اللہ: اہل جنت پر کوئی عمل وعبادت واجب نہیں لیکن حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بطور تشکر وروحانی تلذذ جنتی جنت میں ذکر الٰہی کریں گے۔

پابند محبت کبھی آزاد نہیں ہے
اس قید کی اے دل! کچھ میعاد نہیں ہے

۳۰۳۱﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ اَبِى بَكْرِ الْمُقَدَّمِىُّ حَدَّثَنا فُضَيْلُ بنُ سُلَيْمَانَ عن اَبِى حازِمٍ عن سهلِ بنِ سَعْدٍ عنِ النَّبِىِّ ﷺ قالَ لَيَدْخُلَنَّ الجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِى سَبْعُونَ الفًا اَوْسَبْعُمِائَةِ الفٍ لايَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حتى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ على صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار یا سات لاکھ (شک من الراوی) آدمی اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کے اگلے اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک پچھلے بھی نہ داخل ہولیں گے (یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے سب ایک ساتھ داخل ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۰، ويأتى ص ۹۶۹، وص ۹۷۰۔

۳۰۳۲﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ الجُعْفِىُّ حَدَّثَنا يُونُسُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا شَيْبَانُ عن قَتَادَةَ حَدَّثَنا اَنَسُ بنُ مالِكٍ قالَ اُهْدِىَ لِلنَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم جُبَّةُ سُنْدُسٍ و كانَ يَنْهى عنِ الحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فقالَ وَالَّذى نَفْسُ محمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ

فی الجنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذا. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ (چغہ) تحفہ بھیجا گیا (جس کو دومہ کے رئیس اکیدر نے بھیجا تھا) حضور اقدس ﷺ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے منع فرماتے تھے، لوگوں نے (اس جبہ کی عمدگی دیکھ کر) تعجب کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے عمدہ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | قد ذکرنا.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۰، ومرّ الحدیث ص ۳۵۶۔

۳۰۳۳﴿ حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ عن سُفْيَانَ حَدَّثَنِي اَبُواِسْحاقَ قالَ سَمِعْتُ البَراءَ بنَ عازِبٍ قالَ اُتِيَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِثَوبٍ مِنْ حَرِيرٍ فجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِيْنِهِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لَمَنادِيلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ في الجَنَّةِ اَفْضَلُ مِنْ هٰذا. ﴾

ترجمہ | حضرت برار بن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا پیش کیا گیا لوگ اس کی عمدگی اور نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (تم اس کی عمدگی اور خوبصورتی پر کیا تعجب کرتے ہو؟) جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے افضل (بہتر) ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | قد ذکرنا فی الحدیث الاول.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۰، ویاتی ص ۵۳۶، وص ۸۶۸، وص ۹۸۲۔

۳۰۳۴﴿ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ عن اَبِي حازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قالَ قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ موضِعُ سَوطٍ في الجَنَّةِ مِنَ الدُّنْيا وَمَا فِيهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | قد ذکرنا فی الحدیث الاول.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۰ تا ص ۴۶۱، ومرّ الحدیث ص ۴۰۵، وص ۳۹۲، ویاتی ص ۹۴۹۔

۳۰۳۵﴿ حَدَّثَنا رَوْحُ بنُ عبدِ المُؤْمِنِ حَدَّثَنا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ حَدَّثَنا سَعِيدٌ عن قَتادَةَ حَدَّثَنا اَنَسُ بنُ مالِكٍ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ اِنَّ في الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ في ظِلِّهَا مِائَةَ عامٍ لايَقْطَعُهَا. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

(یہ درخت طوبیٰ ہے کما عند احمد (قس) وقال الخطابی الشجرة المذكورة يقال انها طوبى. (عمدہ)

مطابقۃ للترجمۃ قد ذکرنا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۱۔

۳۰۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنانٍ حَدَّثَنا فُلَيْحُ بنُ سُلَيمانَ حَدَّثَنا هِلالُ بنُ عَلِيٍّ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِي عَمْرَةَ عن اَبِي هُرَيرَةَ عنِ النَّبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِنَّ في الجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ في ظِلِّهَا مِائةَ سَنَةٍ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ "وَظِلٍّ مَمْدُودٍ" ولَقَابُ قَوسِ اَحَدِكُمْ في الجَنَّةِ خَيرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک چل سکے گا اگر تم چاہو تو (سورہ واقعہ کی) یہ آیت پڑھ لو (اور لمبا سایہ) اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ قد ذکرنا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۱، ویاتی ص ۲۴۷۔

۳۰۳۷ ﴿ حَدَّثَنا اِبْرَاهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ فُلَيحٍ حَدَّثَنا اَبِي عن هِلالِ بنِ عَلِيٍّ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِي عَمْرَةَ عن اَبِي هُرَيرَةَ عنِ النَّبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اَوَّل زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ وَالَّذِينَ عَلٰى آثارِهِمْ كَاَحْسَنِ كَوكَبٍ دُرِّيٍّ في السَّماءِ اِضاءَةً قلوبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ واحِدٍ لاتَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ وَلِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتانِ مِنَ الحُورِ العِينِ يُرىٰ مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ العَظْمِ واللَّحْمِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور جو لوگ ان کے پیچھے جائیں گے وہ آسمان کے خوب چمکتے ستارے موتی کی طرح روشن ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہوں گے نہ بغض ہوگا نہ حسد ہر جنتی کے لئے دو حور عین (بڑی آنکھ والی) بیویاں ہوں گی (ان کے حسن وجمال کا یہ عالم ہوگا کہ) ان کے پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے پرے دکھائی دے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا احد الطرق الثلاثة في حديث ابى هريرة المذكورة في هذا الباب.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۶۱، ومرّ الحدیث ص۴۶۰، ویاتی ص۴۶۸۔

۳۰۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْهالٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ قالَ عَدِيُّ بنُ ثابِتٍ اَخْبَرَنِي قالَ سَمِعْتُ البَرَاءَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لَمَّا ماتَ اِبْرَاهِيْمُ قالَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا في الجَنَّةِ. ﴾

ترجمہ حضرت برار بن عازبؓ نے فرمایا کہ جب (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اس (ابراہیمؑ) کے لئے دودھ پلانے والی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ قدذکرنا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۶۱، ومرّ الحدیث ص۱۸۴، ویاتی ص۹۱۴۔

۳۰۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن صَفْوَانَ بنِ سُلَيْمٍ عن عَطاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم اِنَ اَهْلَ الجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الغُرَفِ مِنْ فَوقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الكَوكَبَ الدُّرِّيَّ الغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ المَشْرِقِ اَوِالمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَيْنَهُمْ قالوا يارسولَ اللّٰهِ تِلكَ مَنازِلُ الاَنْبِيَاءِ لايَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قالَ بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا المُرْسَلِيْنَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت والے اپنے سے فائق (یعنی اوپر) بالاخانوں میں رہنے والوں کو دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ستاروں کو جو صبح کے وقت رہ گیا ہے آسمان کے کنارے پورب یا پچھم سے دیکھتے ہو (تو جس کا درجہ زیادہ ہے وہ کم درجہ والے سے بہت دور اوپر دکھائی دیں گے) کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو انبیار علیہم السلام کے منازل ہوں گے ان منازل تک انبیار کے سوار کوئی نہیں پہنچ سکے گا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی۔

(مطلب یہ ہے کہ یہ مراتب تو بلا شبہ انبیار کرام علیہم السلام ہی کے ہیں لیکن کچھ اولیار اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مرتبے تک پہنچا دے گا اور یہ حضرات حضور اقدس ﷺ کے خاص خاص خدام وفدائی ہوں گے جیسے بادشاہ کا پاؤں دبانے والا، اور حجام وغیرہ بادشاہ کے اتنا قریب پہنچ جاتا ہے کہ وہاں وزیر وامیر نہیں پہنچ پاتے ہیں)۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ قد ذکرنا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۶۱۔

﴿باب[۱۹۹۳] صِفَةِ اَبْوَابِ الجَنَّةِ﴾

جنت کے دروازوں کے اوصاف

وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه عَلیه وسلم مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الجَنَّةِ فِیْهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم.

اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) جوڑا (دو دینار، دو درہم، دو روپے یا دو اونٹ، یا دو کپڑے وغیرہ) خرچ کیا اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا (یعنی فرشتے بلائیں گے) اس میں حضرت عبادہؓ نبی اکرم ﷺ سے راوی ہیں۔

۳۰۴۰﴿ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بنُ اَبِی مَرْیَمَ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِی اَبُوحَازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ فی الجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ فِیْها بابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانُ لایَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے جس سے داخل ہونے والے صرف روزہ دار ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِهٖ "ثمانیة ابواب".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۶۱، ومرّ الحدیث ص۲۵۴، واخرجه مسلم فی الحج.

مقصد مقصد یہ ہے کہ جنت کے متعدد مختلف دروازے ہیں جن میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے جو روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے۔ واللہ اعلم

﴿باب[۱۹۹۴] صِفَةِ النَّارِ وَاَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ﴾

دوزخ کا بیان اور یہ کہ وہ پیدا کی جا چکی ہے (موجود ہے)

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ احادیث باب کے ذکر سے پہلے ان کلمات کی تفسیر ذکر کر رہے ہیں جو قرآن مجید میں جہنم کے بارے میں وارد ہیں۔

غسّاقا: اشارہ ہے آیت کریمہ لَایَذُوقُونَ فِیهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِیمًا وَّغَسَّاقًا. (سورہ نبا ۲۴، ۲۵)

(جہنم میں کسی طرح کی ٹھنڈک نہیں پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں سے بہنے والے خون اور پیپ) غَسَّاقًا یقال غسقت عَیْنُه اس وقت بولتے ہیں جب آنکھ سے پانی آنے لگے تو عرب کہتے ہیں غسقت عینه.
ویغسِقُ الجُرحُ وکانَّ الغَسَّاقَ وَالغسِیْقَ واحِدٌ اور زخم بہہ رہا ہے اور گویا غساق و غسیق ہم معنی ہیں۔
غِسْلِیْن کے معنی ہیں زخموں کا دھوون، اشارہ ہے آیت قرآنی وَلاَ طَعَامٌ اِلاَّ مِنْ غِسْلِیْن (سورہ حاقہ/۳۶) (اور نہ ملے کچھ کھانا مگر زخموں کا دھوون) فرماتے ہیں غِسْلِیْن کُلّ شیٍٔ غَسَلْتَه فخَرَجَ مِنْه شیٌٔ فهو غِسْلِیْن فِعْلِیْن مِنَ الغسلِ مِنَ الجرحِ وَالدَّبَرِ ہر وہ چیز جو کسی چیز کے دھونے سے نکلے (یعنی دھوون) وہ غسلین ہے یہ غسل سے فعلین کے وزن پر ہے مراد زخم اور خاص کر اونٹ کے زخم کا دھوون۔
وقَالَ عِکْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ اور عکرمہ نے کہا حصب کے معنی حبشی زبان میں بمعنی ایندھن کے ہیں۔ اشارہ ہے آیت کریمہ اِنَّکُمْ وَمَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (سورہ انبیاء/۹۸) تم اور جو کچھ تم پوجتے ہو اللہ کے سوا ایندھن ہے دوزخ کا اور تم سب اس میں داخل ہوگے۔

ایک شبہ کا ازالہ اس میں وہ انبیاء اور فرشتے داخل نہیں ہو سکتے ہیں جن کو دنیا میں بعض مشرکین نے خدا اور معبود بنالیا تھا کیونکہ ان میں ایک مانع شرعی موجود ہے کہ وہ اسکے مستحق نہیں اور نہ اس کا ان میں کوئی قصور ہے۔

وقَالَ غیرُهُ حاصِبًا الرِّیْحُ العاصِفُ وَالحاصِبُ ماتَرمِی بِهِ الرِّیْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ مایُرمٰی بِهِ فی جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا ویُقَالُ حَصَبَ فی الارضِ ذَهَبَ وَالحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الحَصْبَاءِ الحِجَارَةِ اور عکرمہ کے علاوہ (دوسرے حضرات مثلاً ابوعبیدہ) نے کہا حاصب کے معنی (جو سورہ بنی اسرئیل میں ہے) تیز ہوا (آندھی) کے ہیں، اور حاصب اس کو بھی کہتے ہیں جسے ہوا پھینکتی ہے اور اسی سے حصب جهنم ہے جو چیزیں جہنم میں ڈال دی جائیں گی وہی اس کا حصب ہوں گی کہا جاتا ہے حصب فی الارض یعنی زمین میں چلا گیا، اور حصب حصباء الحجارة (بمعنی پتھریلی کنکریاں) سے مشتق ہے۔
صدید قیح ودم صدید کے معنی پیپ اور خون کے ہیں۔ خَبَتْ طفِئَتْ یعنی بجھ گئی۔ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ اَوْرَیْتُ اَوْقَدْتُ، تورون (جو سورہ واقعہ میں ہے) کے معنی ہیں تم نکالتے ہو بولتے ہیں اوریت بمعنی اوقدت یعنی میں نے جلایا۔ للمُقوین لِلْمُسَافِرِیْنَ وَالقِیُّ القَفْرُ، للمقوین (جو سورہ واقعہ میں ہے) کے معنی ہیں مسافروں کے لئے۔ والقِیّ (بکسر القاف وتشدید الیاء) بمعنی القفر (بفتح القاف وسکون الفاء وفی آخره راء) چٹیل میدان، بے آب وگیاہ میدان۔
وقَالَ ابنُ عبَّاسٍ صِراطُ الجَحِیْمِ سَواءُ الجَحِیْمِ وَوَسَطُ الجَحِیْمِ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ صراط الجحیم کے معنی ہیں جہنم کا وسط اور درمیانی حصہ۔ لَشَوْبًا یخلط طعامهم ویساط بالحمیم اشارہ ہے

آیت کریمہ لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ (سورہ صافات ۶۷) معنی ہیں دوزخیوں کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملایا جائے گا، يُساط على صيغة المجهول بمعنى يخلط. زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ صَوتٌ شَدِيْدٌ وصَوتٌ ضَعِيْفٌ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ (سورہ ہود ۱۰۶) کے معنی ہیں سخت آواز اور نرم (ہلکی) آواز۔ وِرْدًا عِطاشًا وِرْدًا (جو سورہ مریم ۸۶ میں ہے) کے معنی ہیں پیاسے۔ غَيًّا خسرانًا، غيًّا جو اسی سورہ میں ہے بمعنی خاسر و نامراد۔

وقال مجاهد يُسْجَرُوْنَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ: اور مجاہدؒ نے کہا معنی ہیں ان سے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی، انہیں آگ کا ایندھن بنایا جائے گا۔ ونحاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ على رُؤُسِهِمْ اور نحاس (جو سورہ رحمٰن میں آیا ہے) معنی ہیں تانبا (جو پگھلا کر گرم گرم) ان کے سروں پر ڈالا جائے گا۔

يُقالُ ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا وليْسَ هٰذا مِنْ ذَوقِ الفَمِ. کہا جائے گا چکھو یعنی برتو اور تجربہ کرو اور یہ منہ سے چکھنا مراد نہیں ہے۔ مارِج خالصٍ مِنَ النَّارِ مَرَجَ الاَمِيْرُ رَعِيَّتَه' اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوا بَعْضُهُمْ على بَعْضٍ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ مَرِجَ امرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ البَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ اِذَا تَرَكْتَهَا. مارج یعنی خالص آگ، محاورہ میں بولتے ہیں مرج الامیر رعیته جب امیر رعایا کو آزاد چھوڑ دے کہ بعض بعض پر ظلم کرتے رہیں، مریج جو سورہ قٓ میں ہے بمعنی ملتبس، مشتبہ بولتے ہیں مَرِجَ امر النّاس بمعنی اختلط یعنی جب لوگوں کا معاملہ خلط ملط ہو جائے، مشتبہ ہو جائے، مرج البحرین دو سمندروں کو چھوڑ دیا بولتے ہیں مرجت دابتك تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

۳۰۴۱﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن مُهَاجِرٍ اَبِي الحَسَنِ قالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بنَ وَهْبٍ يقولُ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يقولُ كانَ النَّبِيُّ ﷺ في سَفَرٍ فقالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قالَ اَبْرِدْ حتى فَاءَ الفيءُ يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قالَ اَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوذرؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے بلالؓ سے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دے پھر دوبارہ (جب بلالؓ اذان کے لئے اٹھے تو پھر) آپ ﷺ نے فرمایا اور ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل پڑا پھر فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "من فيح جهنم".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۱ تا ص ۴۶۲، و مرّ الحديث ص ۷۶، وص ۷۷، وص ۸۷۔

تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ثالث ص ۱۳۲/ملاحظہ فرمایئے۔

۳۰۴۲﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَعْمَشِ عن ذَكْوَانَ عن اَبِي سَعِيْدٍ قالَ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم

کے جوش سے ہوتی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولِہٖ "من فیح جھنم".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۲، و مرّ الحدیث ص ۷۷۔

۳۰۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِی اَبُوسَلَمَۃَ بْنُ عَبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یقولُ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فقالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِی بَعْضًا فَاذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَاشَدُّ مَاتَجِدُونَ مِنَ الحَرِّ واشَدُّ مَاتَجِدُونَ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم نے اپنے رب کے حضور شکایت کی اور کہنے لگی اے میرے پروردگار میرے ہی بعض حصے نے بعض کو کھالیا ہے تو اس کو (سال میں) دو سانسوں کی پروردگار نے اجازت دے دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا بھی سبب یہی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولِہٖ "النار" فان المراد منہ جھنم ولیس المراد نفس النار لان جھنم فیھا النار وفیھا الزمھریر وھو البرد الشدید. (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۲، و مرّ الحدیث ص ۷۷۔

۳۰۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا اَبُوعَامِرٍ ھُوَ العَقَدِیُّ حَدَّثَنا ھَمَّامٌ عن اَبِی جَمْرَۃَ الضُّبَعِیِّ قالَ کُنْتُ اُجَالِسُ ابنَ عباسٍ بِمَکَّۃَ فَاَخَذَتْنِی الحُمّٰی فقالَ اَبْرِدْھَا عَنْکَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاِنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ ھِیَ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوھَا بِالمَاءِ اَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَکَّ ھَمَّامٌ. ﴾

ترجمہ | ابو جمرہ (بالجیم) نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ میں ابن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے بخار آ گیا تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرلو (اس سے غسل کرلو) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جہنم کی گرمی سے ہے (یعنی صفراوی بخار جہنم کی سانس (بھاپ) کا اثر ہے) تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو، ہمام راوی کو شک ہوگیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولِہٖ "من فیح جھنم".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۲، و اخرجہ النسائی.

۳۰۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنا عبدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنا سُفْیَانُ عن اَبِیْہِ عن عَبَایَۃَ بنِ

رِفَاعَةَ اَخْبَرَنِی رَافِعُ بنُ خَدِیْجٍ قالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ الحُمّٰی مِنْ فَورِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوها عنکم بِالمَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِهٖ "من فور جهنم".

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۶۲، ویاتی الحدیث ص ۸۵۲، اخرجه مسلم وغیره فی الطبّ.

۳۰۴۶﴿ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنا زُهَیرٌ حَدَّثَنا هِشَامٌ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ الحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوها بِالماءِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِهٖ "من فیح جهنم".

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۶۲، ویاتی الحدیث ص ۸۵۲۔

۳۰۴۷﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عن یَحْیٰی عن عُبَیْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِی نافِعٌ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ الحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فابْرِدُوهَا بِالمَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِهٖ "من فیح جهنم".

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۶۲، ویاتی الحدیث ص ۸۵۲۔

۳۰۴۸﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بنُ اَبِی اُوَیْسٍ حَدَّثَنِی مَالِكٌ عن اَبِی الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ نارُکُم جُزْءٌ مِنْ سَبْعِینَ جُزْءً مِنْ نارِ جَهَنَّمَ قِیلَ یارسولَ اللّٰهِ اِنْ کانَتْ لَکَافِیَةً قالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّیْنَ جُزْءً کُلُّهُنَّ مثلُ حَرِّهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری (دنیا) کی آگ جہنم کی آگ کے ستر حصے میں سے ایک حصہ ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! بیشک یہی دنیا ہی کی آگ (جلانے کے لئے) کافی تھی ارشاد فرمایا جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر درجہ بڑھی ہوئی ہے ہر درجہ اس کی گرمی کے مثل ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۲ ۔

۳۰۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو سَمِعَ عَطاءً يُخْبِرُ عن صَفْوَانَ بنِ يَعْلَى عن اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوا يَامَالِكُ. ﴾

ترجمہ | صفوان بن یعلی اپنے والد حضرت یعلیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر (سورہ زخرف کی) یہ آیت تلاوت کرتے تھے (ترجمہ) دوزخی پکاریں گے اے مالک!۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِهٖ "يامالك" کیونکہ مالک جہنم کا خازن ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۲، ومرّ الحدیث ص ۴۵۸، ویاتی ص ۱۰۱۳ ۔

۳۰۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن اَبِي وَائِلٍ قالَ قِيلَ لِاُسَامَةَ لَوْاَتَيْتَ فلانًا فكَلَّمْتَهُ قالَ اِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ اَنِّي لااُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ اِنِّي اُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا لااَكُونُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُولُ لِرَجُلٍ اَنْ كان عَلَيَّ اَمِيْرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالوا وَمَاسَمِعْتَهُ يقولُ قالَ سَمِعْتُهُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فيقولُونَ اَيْ فُلانُ مَاشَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَامُرُنا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانا عَنِ الْمُنْكَرِ قالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عن شُعْبَةَ عَنِ الاَعْمَشِ. ﴾

ترجمہ | ابو وائل نے بیان کیا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے کسی نے کہا کہ اگر آپ فلاں صاحب (حضرت عثمان بن عفانؓ) کے پاس جائیں اور ان سے بات کریں (کہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات ونزاع کو دبانے کی تدبیر کریں تو اچھا ہوتا) اسامہؓ نے فرمایا تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کرتا ہوں میں ان سے تنہائی میں بات کروں گا نہ یہ کہ دروازہ کھولوں میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا ہوں کہ کسی فتنے کے دروازے کو سب سے پہلے کھولنے والا بنوں، اور میں کسی بھی شخص کے متعلق صرف اس لئے کہ وہ میرا حاکم ہے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ سب سے بہتر ہے اس حدیث کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، لوگوں نے پوچھا وہ کون سی حدیث ہے جو آپ نے حضور ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی اور وہ شخص چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کرتا ہے یہ دیکھ کر اہل دوزخ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہم کو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا میں تم کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا اس حدیث کو غندر

نے بھی شعبہ سے اور انہوں نے اعمش سے روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان فیہ ذکر النار التی ھی جھنم۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۶۲، ویاتی الحدیث فی الفتن ص ۱۰۵۲۔

مقصد ترجمۃ الباب سے ظاہر ہے کہ جہنم بھی مخلوق وموجود ہے جیسے جنت مخلوق وموجود ہے۔

تشریح پوری تشریح کتاب الفتن میں آئے گی۔ انشاء اللہ

یہاں یہ ذہن نشین کرلیا جائے کہ حضرت اسامہؓ نے جو حدیث ذکر فرمائی ہے اس میں مذکور امیر سے مراد ولید بن عقبہ ہے جو خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اخیافی بھائی تھا یا بنی امیہ کے دوسرے امراء۔ ولید بن عقبہ کوفہ کا گورنر تھا ایک دن شراب پی کر نشہ کی حالت میں فجر کی نماز پڑھائی چار رکعت پر سلام پھیر کر کہنے لگا اگر چاہو تو اور پڑھادوں، اس کی شکایت دربار خلافت میں پیش ہوئی اور کسی وجہ سے حد جاری کرنے میں تاخیر ہوئی، اس سلسلے میں لوگوں نے حضرت اسامہؓ سے عرض کیا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کریں اس کے بعد حدیث کا ترجمہ پڑھئے۔

۱۹۹۵ بَابُ صِفَةِ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ

ابلیس اور اس کے لشکروں کا بیان

تشریح ابلیس عربی لفظ ہے یا عجمی؟ فرشتوں میں سے تھا یا جنات میں سے؟ اقوال مختلف ہیں راجح یہی ہے کہ ابلیس نوع جن سے تھا عبادت میں ترقی کر کے گروہ ملائکہ میں شامل ہوگیا اسی لئے فرشتوں کو جو حکم سجود ہوا اس کو بھی ہوا اس وقت اس کی اصلی طبیعت رنگ لائی تکبر کر کے حق تعالیٰ کی فرمانبرداری سے بھاگ نکلا سورہ کہف آیت (۵۰) میں ہے "کَانَ مِنَ الجِنِّ فَفَسَقَ" مفصل بحث کے لئے دیکھئے قسطلانی۔

مقصد امام بخاریؒ نے یہ باب قائم کر کے نیچریوں کا رد کر دیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا نفس ہی شیطان ہے ابلیس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہے۔

وقالَ مُجاهِدٌ وَيُقْذَفُونَ يُرْمَوْنَ دُحُورًا مَطْرُودِيْنَ وَاصِبٌ دائِمٌ وقالَ ابنُ عباسٍ مَدْحُورًا مَطْرُودًا ويُقالُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا بَتَّكَه قَطَّعَهُ واسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الفُرسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وتاجِرٍ وَتَجْرٍ لَأَحْتَنِكَنَّ لَاَسْتَاصِلَنَّ قَرِيْنٌ شَيْطَانٌ۔

وقال مجاهدٌ اور مجاہدؒ نے کہا ویقذفون (جو سورہ صافات میں ہے) کے معنی ہیں یُرمَون پھینکے جاتے ہیں اسی

سورت میں دُحورًا کے معنی ہیں دھتکارے ہوئے، بھگائے ہوئے۔ واصب کے معنی ہیں ہمیشہ، لازوال۔

وقال ابن عباس مدحورًا مطرودا اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا (سورہ اعراف میں) مدحورا کے معنی ہیں دھتکارا ہوا، رحمت سے دور کیا ہوا۔ اور مَرِیْدًا (جو سورہ نساء ر۱۱۷ میں ہے) معنی ہیں متمرد سرکش۔ بتکه (سورہ نساء ر۱۱۹ میں ہے فَلَیُبَتِّکُنَّ آذان الانعام) جو بَتك سے نکلا ہے وہ ضرور ضرور جانوروں کے کان کاٹیں گے امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ بتکه بمعنی قطعه۔

وَاسْتَفْزِزْ (جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے آیت ۶۴) وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ الآیه. اور ان میں سے جس پر قدرت پائے (جس پر تیرا قابو چلے) ڈگمگادے (پھسلادے) اور ان پر اپنے سوار اور پیادے (سب کو) لے آ (یعنی تیرا سارا لشکر مل کر گمراہ کرنے میں خوب زور لگادے) فرماتے ہیں کہ آیت میں استفزز کے معنی ہیں استخف یعنی ہلکا کردے راہ راست کے استقامت سے ڈگمگادے، خیل کے معنی ہیں فرسان یعنی اپنے سواروں سے اور رجلك اپنے پیادوں سے الرَّجّالة بتشدید الراء والجیم المفتوحتین واحدها راجِل مثل صاحب وصحب وتاجر وتجر. لَاَحْتَنِکَنَّ لَاَسْتَاصِلَنَّ میں ان کی بنیاد ختم کردوں گا، جڑ سے اکھیڑ دوں گا۔ قرین کے معنی شیطان۔

۳۰۵۱﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بنُ مُوسٰی اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عن هِشَامٍ عن اَبِیْهِ عن عائِشَةَ قالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وقالَ اللَّیْثُ کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ اَنَّه سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عن اَبِیْهِ عن عائِشَةَ قالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم حتی کانَ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّه یَفْعَلُ الشَّیْئَ وَمَایَفْعَلُهُ حتی کانَ ذاتَ یومٍ دَعَا ودَعَا ثُمَّ قالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰه اَفْتَانِی فِیْمَا فِیْهِ شِفَائِی اَتَانِی رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عندَ رَاْسِی وَالآخَرُ عندَ رِجْلَیَّ فقالَ اَحَدُهُمَا لِلآخَرِ ماوَجَعُ الرَّجُلِ قالَ مَطْبُوبٌ قالَ وَمَنْ طَبَّهُ قالَ لَبِیْدُ بنُ الاَعْصَمِ قالَ فِیْمَا ذا قالَ فی مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَکَرٍ قالَ فاینَ هو قال فی بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ اِلَیْهَا النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ثُمَّ رَجَعَ فقالَ لِعَائِشَةَ حِیْنَ رَجَعَ نَخْلُهَا کَاَنَّهَا رُؤُسُ الشَّیَاطِیْنِ فقلتُ اَسْتَخْرَجْتَهُ فقالَ لا اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِی اللّٰه وَخَشِیْتُ اَنْ یُثِیْرَ ذٰلِكَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ البِئْرُ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ (جب حدیبیہ سے لوٹے تو آپ ﷺ) پر جادو کیا گیا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ کو ہشام نے لکھا کہ انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اور (حدیث کو) یاد رکھا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ ایک کام کررہے ہیں

حالانکہ آپ ﷺ (واقع میں) اس کو نہ کرتے ہوتے آخر میں ایک روز آپ ﷺ نے دعا کی (اے اللہ اس جادو کا اثر دفع کردے) پھر فرمانے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہوا اللہ نے مجھ کو وہ تدبیر بتا دی جس سے میری شفا مقدر ہے (ہوا یہ کہ) میرے پاس (خواب میں) دو شخص (فرشتے حضرت جبرئیلؑ وحضرت میکائیلؑ) آئے ایک صاحب تو میرے سرہانے بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف، پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں (آنحضور ﷺ کو) بیماری کیا ہے؟ دوسرے صاحب نے کہا ان پر جادو ہوا ہے انہوں نے پوچھا ان پر جادو کس نے کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم (یہودی) نے، کہا کس چیز میں کیا ہے؟ کہا کنگھی اور بالوں اور نر کھجور کے خوشے کے پوست میں، کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہا بیئر ذروان میں، پھر نبی اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے آپ ﷺ جب واپس لوٹے تو عائشہؓ سے فرمایا اس کنویں پر درخت ایسے (ڈراؤنے) ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی، میں نے (یعنی حضرت عائشہؓ نے) عرض کیا آپ نے اس کو نکلوایا بھی؟ (یعنی جادو کے سامان کو نکلوایا کیوں نہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے خود شفا دے دی اور میں نے اس خیال سے نہیں نکلوایا کہ کہیں اس وجہ سے کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے پھر وہ کنواں پاٹ دیا گیا (مٹی ڈال کر بھر دیا گیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان السحر انما يتم باستعانة الشيطان على ذلك وهي من جملة صفاته القبيحة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۶۲ تا ص۴۶۳، ومرّ الحديث ص۴۵۰، ويأتي الحديث ص۸۵۷، وص۸۵۸، وص۸۹۰، وص۹۴۵۔

تشریح | بعض روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ اس وقت صحبت نہیں کرتے تھے۔ غرض اس سحر کا اثر صرف آپ ﷺ کے بعض خیالات پر ہوا باقی وحی، تبلیغ رسالت پر اس کا کوئی اثر قطعاً نہ ہو سکا، اتنا سا جو اثر ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی یہ دکھلانا منظور تھا کہ آپ ﷺ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر سحر کا مطلق اثر نہیں ہوتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس یہودی نے آنحضرت ﷺ کی مورت موم کی بنا کر اس میں سوئیاں گھونپی تھی اور تانت میں گیارہ گرہیں دی تھیں اللہ تعالیٰ نے معوذتین کی سورتیں اتاریں آپ ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی۔

۳۰۵۲ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي اَخِي عن سُلَيْمَانَ عن يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عن سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ يَعْقِدُ الشَّيطانُ على قَافِيَةِ رأسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عليكَ ليلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلَّى انحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا فَاَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ

خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم سے سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے ابھی لمبی رات باقی ہے سوتے رہو، پھر اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھل کر سب گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج دل خوش رہتا ہے ورنہ بدمزاج سست اٹھتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاهرة لان عقد الشيطان على قافية رأس احد من افعال الشيطان و صفاته القبيحة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۳، و مرّ الحديث ص ۱۵۳۔

تشریح یہ حدیث صحت و فرحت کا عظیم ترین نسخہ ہے، تجربات شاہد و ناطق ہیں تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا خوری صحت انسانی کے لئے بیحد مفید ہے۔ نیز تجارت و دکانداری اور کاشتکاری میں برکت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۳۰۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا عثمانُ بنُ ابی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عن مَنْصُورٍ عن اَبِی وَائِلٍ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ ذُكِرَ عندَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم رَجُلٌ نام لَيْلَةً حتى اَصْبَحَ قَالَ ذاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فی اُذُنَيْهِ اَوْقالَ فی اُذُنِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ (ابن مسعودؓ) نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا جو ساری رات صبح تک سوتا رہا آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا فرمایا اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاهرة لان بول الشيطان فی اذن الرجل النائم كل ليلة من صفاته القبيحة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۳، و مرّ الحديث فی کتاب التهجد ص ۱۵۳۔

تشریح تشریح کے لئے نصر الباری جلد چہارم ص ۳۴۹ تا ص ۳۵۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۰۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن مَنْصُورٍ عن سَالِمِ بنِ اَبِی الجَعْدِ عن كُرَيْبٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ اَمَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ وقالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سن لو جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور صحبت کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچا اور جو اولاد ہم کو دے اس کو بھی شیطان بچائے رکھ پھر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة لان من صفات الشيطان ضرره العام للمؤمنين وهو من صفاته الذميمة القبيحة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۳، و مرّ الحديث ص ۲۶، و ياتی ص ۷۶۴، و ص ۱۱۰۰۔

۳۰۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ اَخبَرنا عَبْدَةُ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن ابنِ عُمَرَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حتى تبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حتى تَغِيْبَ ولا تَحَيَّنُوا بِصَلاتِكُمْ طُلوعَ الشمسِ وَلَا غُرُوبَهَا فاِنَّها تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ اَوِ الشَّيْطَانِ لاادْرِى اَىَّ ذٰلِكَ قالَ هِشَامٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز چھوڑ دو (نہ پڑھو) جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے، اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز نہ پڑھو جب تک پورا غروب نہ ہو جائے اور نماز سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھو کیونکہ یہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ عبدہ راوی نے کہا میں یقینی طور پر نہیں جانتا کہ ہشام نے شیطان کا لفظ یا الشَّيطان کا لفظ استعمال کیا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِهٖ "فانها تطلع بين قرنی الشَّيطان".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۳، و مرّ الحديث ص ۸۲۔

۳۰۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنا عبدُ الوَارِثِ حَدَّثَنا يُونُسُ عن حُمَيْدِ بنِ هِلَالٍ عن اَبِى صالِحٍ عن اَبِى سَعِيْدٍ قالَ قالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَى اَحَدِكُمْ شيٌ وَهُوَ يُصَلِّى فلْيَمْنَعْهُ فاِنْ اَبٰى فلْيَمْنَعْهُ فاِنْ اَبٰى فلْيُقَاتِلْهُ فاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. وقالَ عثمانُ بنُ الهَيْثَمِ حدَّثَنا عوفٌ عن محمَّدِ بنِ سِيْرِيْنَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالَ وَكَّلَنِى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِحِفْظِ زكوةِ رَمَضَانَ فاَتَانِى آتٍ فجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فاَخَذْتُهُ فقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فذَكَرَ الحدِيْثَ فقالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فاقْرَاْ آيَةَ الكُرْسِىِّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حتى تُصْبِحَ فقالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم صدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ. ﴾

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے جانا چاہے تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو پھر اس کو روکے (منع کرے) اب اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے (یعنی سختی سے منع کرے) وہ شیطان ہے۔

اور عثمان بن ہیثم نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرینؒ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ فطر میں جو غلہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر کیا، ایک شخص آیا اور لپ بھر کر (یعنی دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر) غلہ لینے لگا میں نے اس کو (چور سمجھ کر) پکڑا اور کہا میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، پھر اخیر تک حدیث بیان کی (جو اوپر کتاب البیوع باب الوکالہ میں گذر چکی ہے) تیسری بار جب میں نے اس کو پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا (میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں) جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو اس کی برکت سے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان (فرشتہ) ہمیشہ نگہبانی کرے گا اور صبح تک تیرے پاس شیطان قریب بھی نہ آسکے گا (میں نے یہ واقعہ آنحضور ﷺ سے بیان کیا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بات تو اس نے تم سے سچی کہی اگرچہ وہ ہے بڑا جھوٹا وہ (آدمی نہیں) شیطان تھا۔ (جو آدمی کی شکل میں آیا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِهٖ "فانما هو شيطان".

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص ۴۶۳، ومرّ الحديث ص ۳۰۱، وياتي ص ۷۴۹۔

۳۰۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ يَاتِي الشَّيطانُ اَحَدَكُمْ فيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حتى يقولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فإذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ باللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ. ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے (یعنی دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے) کہ کس نے یہ پیدا کیا؟ یہ کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب اس حد تک بات پہنچ جائے تو اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے (اعوذ باللہ پڑھے) اور باز آجائے۔ (شیطانی خیالات وتصورات کا سلسلہ ختم کردے)۔

تشریح: شیطان کا یہ وسوسہ بہت خطرناک ہے اور عقلی طور پر بھی حماقت وسفاہت ہے اس لئے کہ یہ تسلسل کو مستلزم ہے اور تسلسل کا باطل ومحال ہونا یقینی ہے اس لئے پیغمبر اعظم حضور اکرم ﷺ نے ایسے وساوس کا علاج بتایا کہ اللہ سے پناہ مانگے اور ذہن کو دوسری طرف موڑ دے۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ: والحديث هنا ص ۴۶۳، اخرجه مسلم في الايمان وابو داؤد في السنة.

۳۰۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيلٌ عنِ ابنِ شِهاب حَدَّثَنِي ابنُ أبِي أنَسٍ مَولى التَّيمِيِّينَ أنَّ أبَاهُ حَدَّثَهُ أنَّه سَمِعَ أبَاهُرَيْرَةَ يقولُ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم إذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أبوابُ الجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أبوابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "وسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ".

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۴۶۳، ومرّ الحديث ص ۲۵۵۔

۳۰۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو أخبرَنِی سَعِيْدُ بنُ جُبَيْرٍ قالَ قلتُ لِابنِ عبّاسٍ فقالَ حَدَّثَنا أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ أنَّه سَمِعَ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ إنَّ مُوسٰى قالَ لِفَتَاهُ آتِنا غَدَاءَنَا قالَ أرَأيْتَ إذْ أوَيْنَا إلَى الصَّخْرَةِ فإنِّي نَسِيْتُ الحُوتَ وَمَا أنْسَانِيهِ إلَّا الشَّيْطَانُ أنْ أذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حتى جاوَزَ المكانَ الَّذِی أمَرَهُ اللّٰه به. ﴾

ترجمہ سعید بن جبیرؒ نے بیان کیا میں نے ابن عباسؓ سے کہا (نوف بکالی کہتا ہے کہ خضر کے پاس جو موسیٰ علیہ السلام گئے تھے وہ موسیٰ بنی اسرائیل نہ تھے انہوں نے کہا غلط کہتا ہے اور پھر یہ حدیث بیان کی کہ) ہم سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر (یوشع) سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ تو انہوں نے کہا آپ کو معلوم بھی ہے کہ جب ہم نے صخرہ کے اوپر پڑاؤ ڈالا تھا تو میں مچھلی کا قصہ آپ سے کہنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھے بھلا دیا آپ سے اس کا ذکر کرنا، اور موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں کی جب تک اس حد سے آگے نہ بڑھ گئے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "وما انسانيه الّا الشيطان".

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۴۶۳، ومرّ الحديث ص ۱۷، وص ۲۳، وص ۳۰۲، وص ۳۲۷، ویاتی ص ۴۸۱، وص ۴۸۲، وص ۴۸۳، وص ۶۸۷، وص ۶۸۸، وص ۶۹۰، وص ۹۸۷، وص ۱۱۱۴۔

تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۵۱۴ / کا مطالعہ کیجئے۔

۳۰۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنَارٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ رأيتُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يُشِيرُ إلَى المَشْرِقِ فقالَ هَا إنَّ الفِتْنَةَ

هٰهُنَا هَا اِنَّ الفِتنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرنُ الشَّيطَانِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ پورب کی جانب اشارہ کر کے فرمایا سنو بے شک فتنہ یہاں ہے، سنو فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔ (یعنی شیطان کے پیرو نکلیں گے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "من حيث يطلع قرن الشيطان".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۳، ومرّ الحديث ص ۴۳۸، ويأتي ص ۴۹۸، وص ۴۹۷، وص ۱۰۵۰۔

۳۰۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ اللهِ الاَنصَارِيُّ حدثنا ابنُ جُرَيْجٍ أخبرنِي عَطاءٌ عن جابرٍ عنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ او كانَ جُنحُ اللَّيلِ فَكُفُّوا صِبيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَاَغلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسمَ اللهِ واطفِئْ مِصبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسمَ اللهِ وَاَوكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرِ اسمَ اللهِ وَخَمِّرْ إِنَائَكَ وَاذْكُرِ اسمَ اللهِ وَلَو تَعرُضُ عليهِ شَيئًا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات کی تاریکی شروع ہو جائے یا فرمایا جب رات کی آمد ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو (یعنی گھر میں جمع کرلو) کیونکہ شیاطین اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب عشاء کے وقت سے ایک گھڑی (کچھ حصہ) گذر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو (کہ چلیں پھریں یا سو جائیں) اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا دروازہ بند کرلو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنا چراغ بجھا دو، اور اپنے برتن (مشک، صراحی اور گھڑا) کو ڈھانک دو اور بسم اللہ پڑھ لو اور دوسرے برتن کو بھی بسم اللہ پڑھ کر ڈھانک دو اگر چہ اس پر کچھ رکھ دو (یعنی اگر ڈھانپنے کے لئے بروقت کچھ نہ ملے تو اس پر کچھ رکھ دو)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فان الشياطين تنتشر".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۶۳ تا ص ۴۶۴، ويأتي ص ۴۶۶، وص ۴۶۷، وص ۸۴۱، وص ۹۳۱۔

تشریح | شیطان سے مراد شریر جن ہے رات کے آتے ہی جنات پھیل پڑتے ہیں بعض حضرات کا خیال ہے کہ شیاطین سے مراد سانپ ہے زہریلے سانپ دن کو سوراخ سے باہر نہیں نکلتے رات کے وقت ہوا کھانے کیلئے نکلتے ہیں اسلئے بچوں کی حفاظت کا حکم ہے۔ حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کیا جائے گا تو اس گھر میں شیطان داخل نہ ہوگا۔ برتنوں کے ڈھانکنے کا حکم اس لئے ہے کہ کوئی زہریلا جانور منہ نہ ڈال دے یا چھپکلی وغیرہ گر کر نہ مر جائے وغیرہ۔

۳۰۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَحمُودُ بنُ غَيلَانَ حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ اخبرنا مَعمَرٌ عَنِ الزُّهرِيِّ عن عَلِيِّ بنِ حُسَينٍ عن صَفِيَّةَ بِنتِ حُيَيٍّ قالتْ كانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُعتَكِفًا

فَاتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلاً فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَ كَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا اَوْقَالَ شَيْئًا. ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حییؓ نے فرمایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) اعتکاف میں تھے میں حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوئی اور کچھ بات کر کے میں اٹھ کھڑی ہوئی اور لوٹنے لگی تو آپ ﷺ بھی میرے ساتھ مجھ کو واپس کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے، ان دنوں حضرت صفیہؓ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مکان میں رہتی تھیں اسی وقت دو انصاری صحابہؓ گذرے جب ان حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو (اس لحاظ سے کہ آپ ﷺ کے ساتھ ایک عورت ہے) تیز تیز چلنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ یہ عورت جو میرے ساتھ ہے میری بیوی صفیہ بنت حیی ہے (یعنی کوئی غیر عورت نہیں ہے) ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا ''سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ ﷺ پر ہم ایسی بدگمانی کریں گے؟) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اس لئے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہٖ ''ان الشیطان''.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۶۴، ومرّ الحدیث ص ۲۷۲، وص ۲۷۳، وص ۴۳۷، ویاتی ص ۹۱۸، وص ۱۰۶۳۔

۳۰۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا اَحْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْقَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ لَوْقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ هَلْ بِي جُنُوْنٌ. ﴾

ترجمہ حضرت سلیمان بن صردؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب میں) دو شخص آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہو گیا اور اس کے گردن کی رگیں پھول گئیں اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں (ایک دعائیہ کلمہ مجھے معلوم ہے) کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا اگر کہہ لے اعوذ باللہ من الشیطان تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اس سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ تو اس نے کہا کیا مجھے جنون ہے؟ (کیا میں دیوانہ ہوں؟)

تشریح | اس گنوار نے یہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے حالانکہ غصہ بھی دیوانہ پن اور جنون ہی ہے شاید یہ شخص بالکل گنوار یا منافق ہوگا۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۴، ویاتی ص ۸۹۳، وص ۹۰۳۔

۳۰۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حدثنا شُعْبَةُ حدثنا مَنْصُورٌ عن سالِمِ بنِ اَبِی الجَعْدِ عن کُرَیْبٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَوانَّ اَحَدَکُمْ اِذا اَتی اَھْلَهُ قالَ اللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطانَ مَارَزَقْتَنِی فَاِنْ کانَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرُّہُ الشیطانُ وَلَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْہِ قالَ وَحَدَّثَنا الاَعْمَشُ عن سالِمٍ عن کُرَیْبٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ مِثْلَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس (صحبت کے لئے) جائے اور یہ پڑھ لے اللّٰھم الخ اے اللہ مجھے شیطان سے دور رکھئے اور جو میری اولاد پیدا ہو اسے بھی شیطان سے دور رکھئے، پھر اگر ان کی اولاد ہو تو شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر قابو پائے گا۔ شعبہ نے کہا اور ہم سے اعمش نے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے کریب سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۴، ومرّ الحدیث ص ۲۶، وص ۲۶۳، ویاتی ص ۷۷۶، وص ۹۴۵، وص ۱۱۰۰۔

۳۰۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنا شَبَابَةُ حدثنا شُعْبَةُ عن محمدِ بنِ زِیادٍ عن اَبی ھُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَنَّہ صلّی صلوٰۃً فَقالَ اِنَّ الشیطانَ عَرَضَ لِی فَشَدَّ عَلَیَّ یَقْطَعُ الصَّلوٰۃَ عَلَیَّ فَاَمْکَنَنِی اللّٰہُ مِنْهُ فَذَکَرَ الحَدِیْثَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک نماز پڑھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا اور نماز تڑوانے کی بڑی کوشش شروع کردی لیکن اللہ نے مجھے اس پر قدرت دے دی، پھر حدیث (تفصیل سے) ذکر کی۔

تشریح | حدیث گذر چکی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں اور تم سب دیکھو پھر مجھ کو سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ تفصیل کے لئے جلد ثالث ص ۴۵ر دیکھئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۶۴، ومرّ الحدیث ص ۶۶، وص ۱۶۱، وص ۴۸۶، وص ۷۱۰۔

۳۰۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ یُوسُفَ حدثنا الاَوْزَاعِیُّ عن یَحْیَی بنِ اَبِی کَثِیْرٍ عن اَبِی سَلَمَةَ

عن اَبی هُرَیْرَةَ قالَ قالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم اِذَا نُودِیَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشیطانُ وَلَهُ ضُراطٌ فاِذَا قُضِیَ اَقْبَلَ فاِذَا ثُوِّبَ بِها اَدْبَرَ فاِذَا قُضِیَ اَقْبَلَ حتی یَخْطِرَ بینَ الاِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فیقولُ اذْکُر کَذا وکَذا حتی لایَدْرِی اثلاثا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے پھر جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت (تکبیر) ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے جب اقامت ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور انسان کے دل میں وساوس ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی یا چار، ایسی صورت میں سہو کے دو سجدے کرے۔

تشریح تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ثالث ص ۲۲۵ رکا مطالعہ کیجئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۶۴، ومرّ الحدیث ص ۵۸، وص ۱۶۳، وص ۱۶۴۔

۳۰۶۷﴿ حدَّثَنا اَبُو الیَمانِ اَخبرنا شُعَیْبٌ عن اَبِی الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ قالَ النبیُّ صلی الله علیه وسلم کُلُّ بَنِی آدَمَ یَطْعُنُ الشیطانُ فی جَنْبِهِ بِاِصْبَعِهِ حِینَ یُولَدُ غَیْرَ عِیسَی بنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعُنُ فطَعَنَ فِی الحِجَابِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے کچوکے لگاتا ہے سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، جب انہیں کچوکے لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۶۴، ویاتی ص ۴۸۸، وص ۶۵۲۔

۳۰۶۸﴿ حدَّثَنا مالِکُ بنُ اِسْمَاعِیلَ حدثنا اِسْرَائِیلُ عنِ المُغِیرَةِ عن اِبْرَاهِیمَ عن عَلْقَمَةَ قالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فقلتُ مَنْ هٰهُنا قالوا اَبُوالدَّرْدَاءِ قالَ اَفِیکُمُ الَّذِی اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشیطانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صلی الله علیه وسلم.﴾

ترجمہ علقمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں ملک شام پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں صحابہ میں سے کن کا قیام رہتا ہے؟ لوگوں نے بتایا حضرت ابودرداءؓ کا، (علقمہ حضرت ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو ابودرداءؓ نے علقمہ سے پوچھا کیا تم میں (یعنی عراق میں) وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان پر (یعنی

فرمانے سے) شیطان سے بچایا ہے۔

الذی اجاره اللّٰه: مراد حضرت عمار بن یاسرؓ ہیں جب کفار قریش نے ان کو مجبور کیا کہ معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کریں اور حضرت عمار محفوظ رہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اجاره اللّٰه" یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان سے بچالیا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله اجاره الله من الشيطان.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۴۶۴، و یاتی ص ۵۲۹، و ص ۵۳۱، و ص ۷۳۷، و ص ۹۲۹۔

۳۰۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حدثنا شُعْبَةُ عن مُغِيرَةَ قالَ الَّذِى اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وسلم يعنى عَمَّارًا قال وقالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِى خَالِدُ بنُ يَزِيْدَ عن سَعِيْدِ بنِ اَبِى هِلالٍ اَنَّ اَبَا الاَسْوَدِ اَخبرهُ عن عروةَ عن عائِشَةَ عن النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قالَ المَلائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِى العَنَانِ وَالعَنَانُ الغَمَامُ بِالاَمْرِ يَكُونُ فِى الاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِى اُذُنِ الكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ القَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ ﴾

ترجمہ | مغیرہ بن مقسم سے روایت ہے (سابقہ سند کے ساتھ) کہ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ الذی اجاره اللّٰه الخ وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسرؓ ہیں۔

قالَ وقالَ اللَّيْثُ: امام بخاریؒ نے کہا اور لیث بن سعدؒ نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، ان کو ابو الاسود نے خبر دی ان کو عروہ نے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے ابر میں باتیں کرتے ہیں زمین میں جو کام ہونے والا ہوتا ہے ان کا ذکر کرتے ہیں شیاطین ان میں سے کوئی بات سن لیتے ہیں اور کاہن (پنڈت نجومی) کے کان میں اس طرح ڈال دیتے ہیں جیسے شیشی میں کوئی چیز (منھ ملا کر) ڈالی جاتی ہے پھر کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۴۶۴، و یاتی ص ۵۲۹، و ص ۵۳۱، و ص ۷۳۷، و ص ۹۲۹۔

۳۰۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ عَلِيٍّ حدثنا ابنُ اَبِى ذِئْبٍ عن سَعِيْدِ المَقْبُرِىِّ عن اَبِيهِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيطانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ کاہلی و سستی

کی نشانی ہے) تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اس کو روکے اس لئے کہ جب کوئی جمائی میں ہا کی آواز نکالتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

تشریح | ائی کو شیطان کی طرف سے اس لئے فرمایا کہ پیٹ بھر کھانے پینے سے جمائی آتی ہے جو سستی کی علامت ہے اور اس سے نیند کا غلبہ ہوتا ہے اس سے شیطان خوش ہوتا ہے کہ اب عبادت کما حقہ نہ کر سکے گا۔

فائدہ: ایک صورت یہ ہے کہ سختی کے ساتھ ہونٹ دبا کر دفع کرے۔ ۲۔ منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ ۳۔ جمائی کے وقت یہ تصور کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی۔ واللہ اعلم

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۴۶۴، ویاتی ص ۹۱۹، ۱۱۔

۳۰۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بنُ يَحْيَى حدثنا ابو أُسامَةَ قالَ هشامٌ اخبرنا عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالت لَمَّا كانَ يومُ اُحُدٍ هُزِمَ المُشْرِكُونَ فصَاحَ اِبْلِيسُ اَیْ عِبادَ اللّٰهِ اُخْراکُمْ فرَجَعَتْ اُولاهُم فاجْتَلَدَتْ هِیَ وَاُخْرَاهُم فنظَرَ حُذَيْفَةُ فاِذَا هُوَ بِاَبِيهِ اليَمَان فقالَ اَیْ عبادَ اللّٰهِ اَبِی اَبِی فوَاللّٰهِ مَااحْتَجَزُوا حتی قَتَلُوهُ فقالَ حُذَيْفَةُ غفرَ اللّٰهُ لكم قالَ عُرْوَةُ فمازَالَتْ فی حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حتی لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وجَلَّ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب احد کا واقعہ ہوا اور (ابتداء میں) مشرکین کو شکست ہوئی تو شیطان ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سن کر آگے والے لوٹ پڑے (انہوں نے پیچھے والوں کو کافر سمجھا حالانکہ مسلمان تھے شیطان مردود نے دھوکا دیا تاکہ مسلمان آپس میں لڑ پڑیں) اور دونوں آپس میں بھڑ گئے اتنے میں حضرت حذیفہؓ نے دیکھا کہ ان کے باپ یمان کو مسلمان مار رہے ہیں تو انہوں نے کہا اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے (گھبراہٹ میں) نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا اس پر حذیفہؓ کہنے لگے اللہ تمہیں معاف کرے (کہ یہ فعل صرف غلط فہمی کی وجہ سے ہو گیا) عروہ نے کہا حضرت حذیفہؓ ہمیشہ اپنے والد کے قاتلوں کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۴۶۴ تا ص ۴۶۵، ویاتی الحدیث ص ۵۳۹، وفی المغازی ص ۵۸۱، وص ۹۸۶، وص ۱۰۱۷، ۱۱۔

۳۰۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حدثنا اَبُو الاَحْوَصِ عن اَشْعَثَ عن اَبِيهِ عن مَسْرُوقٍ قالَ قالت عَائِشَةُ سَالتُ النَّبِیَّ صلى اللّٰه عليه وسلم عنِ التِفاتِ الرَّجُلِ فی الصَّلوٰةِ

فقالَ هُوَ اختِلاسٌ يَخْتَلِسُ الشطانُ مِنْ صَلوٰةِ اَحَدِكُمْ.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کی اچک ہے وہ تم میں سے ایک کی نماز میں اچک لیتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۵، و مرّ الحديث ص ۱۰۴۔

۳۰۷۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حدثنا الاَوْزَاعِيُّ حدثني يَحْيَى بنُ اَبِي كَثِيْرٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي قَتَادَةَ عن اَبِيْهِ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ح وحدثني سُلَيْمانُ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ حدثنا الوَلِيْدُ حدثنا الاَوْزَاعِيُّ حدثني يَحْيَى بنُ اَبِي كَثِيْرٍ حدثني عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي قَتَادَةَ عن اَبِيْهِ قالَ قالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الرُّؤْيَاءُ الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالحُلمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلمًا يَخافُهُ فَلْيَبْصُقْ عن يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فإنَّها لَاتَضُرُّهُ.

ترجمہ حضرت ابوقتادہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور برا خواب (پریشان وڈراؤنا خواب) شیطان کی طرف سے ہے اس لئے جب تم میں سے کوئی برا خواب جس سے وہ ڈر جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۵، ویاتی ص ۸۵۵، وص ۱۰۳۴، وص ۱۰۳۵، وص ۱۰۳۶، وص ۱۰۳۷، وص ۱۰۴۳۔

۳۰۷۴ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اخبرنا مالِكٌ عن سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عن اَبِي صَالِحٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ مَنْ قالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ كانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رقاب وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وكانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حتى يُمْسِيَ وَلَمْ ياتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے سو نیکی لکھی جائے گی اور اس سو برائی مٹائی جائے گی اور یہ اس کے لئے اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رکھے گا اور کوئی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا مگر جو اس سے بھی زیادہ کلمہ پڑھے (مثلا دو سو یا تین سو بار پڑھے تو اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا)

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۶۵، ویاتی ص ۹۴۷۔

۳۰۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰه حدثنا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ حدثنا اَبِی عن صالِحٍ عنِ ابنِ شِهابٍ اَخبرنی عبدُ الحَمِيْدِ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ زَيْدٍ اَنَّ محمَّدَ بنَ سعدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ اخبرهُ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدَ بنَ اَبِی وَقَّاصٍ قالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ علٰی رسولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَه نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فلمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الحِجَابَ فاَذِنَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَضْحَكُ فقالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يارسولَ اللّٰه! قالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤلاءِ اللَّاتِی كُنَّ عِنْدِی فلمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ قالَ عُمَرُ فاَنْتَ يارسولَ اللّٰه! كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قالَ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِی وَلَا تَهَبْنَ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رسولِ اللّٰهِ ﷺ قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ مالَقِيَكَ الشيطانُ قَطُّ سالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے حاضری کی اجازت چاہی اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی چند عورتیں (ازواج مطہرات) تشریف فرما تھیں آپ ﷺ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ ﷺ سے (نفقہ میں) اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں اپنی آوازوں کو بلند کر کے، جب حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی تو ازواج مطہرات اٹھ کر تیزی سے پردے کے اندر چلی گئیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اندر آنے کی اجازت دی اور رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے (خوش رکھے، کیا بات ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا ان عورتوں سے مجھے تعجب ہے جو ابھی میرے پاس حاضر تھیں لیکن جب تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردے میں بھاگ گئیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا لیکن آپ یا رسول اللہ! اس کے زیادہ مستحق تھے کہ یہ آپ ﷺ سے ڈرتیں، پھر عمرؓ نے (عورتوں سے خاطب ہو کر) فرمایا اے اپنی جانوں کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو (میرا لحاظ کرتی ہو) اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں، عورتوں نے کہا کہ ہاں آپ رسول اکرم ﷺ سے زیادہ سخت مزاج اور سخت کلام ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے عمر! جب شیطان کسی راستے میں چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو فوراً وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمةِ ظاهِرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۶۵، ویاتی ص ۵۲۰، وص ۸۹۹۔

اشکال: حضور اقدس ﷺ کے حضور آواز بلند سے بات کرنا حرام وناجائز ہے ارشاد الٰہی ہے: **لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الآیہ** پھر یہ ازواج مطہرات بلند آواز سے کیسے بات کر رہی تھیں؟

جواب: احتمال ہے کہ یہ واقعہ نہی سے پہلے ہو یا ممانعت کی اطلاع سے پہلے ہو۔ ۲ حضور اکرم ﷺ کے بے پایاں کرم کو دیکھتے ہوئے یہ ہوش نہ رہا ہو۔

کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

۳۰۷۶﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ حَمْزَةَ حدثني ابنُ اَبِي حَازِمٍ عن يَزِيْدَ عن محمَّدِ بنِ اِبْرَاهِيْمَ عن عِيْسَى بنِ طَلْحَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاثًا فَاِنَّ الشَّيطانَ يَبِيْتُ عَلَى خَيْشُوْمِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو تین بار ناک چھنکے (ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے) اس لئے کہ شیطان اس کی ناک کے بانسے پر رات گذارتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۵، ومرّ الحديث ص ۲۸، اخرجه مسلم في الطهارة.

﴿بَابُ ۱۹۹۶ ذِكْرِ الجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ﴾

جن اور انکے ثواب اور عذاب کا بیان

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَامَعْشَرَ الجِنِّ وَالاِنْسِ اَلَمْ يَاتِكُمْ رُسُلٌ مِنكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي" الآيه بَخسًا نَقصًا وقالَ مجاهدٌ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجِنَّةِ نَسَبًا، قالَ كفارُ قُرَيْشٍ المَلائِكَةُ بناتُ اللّٰهِ وَاُمَّهاتُهُم بناتُ سَرَوَاتِ الجِنِّ، وَقالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَقَدْ عَلِمَتِ الجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ عِنْدَ الحِسَابِ".

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بنا پر (جو سورہ انعام میں ہے) اے جن وانس کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو میری آیتیں تم پر تلاوت کرتے رہے۔ الخ

جن مستقل مخلوق کی ایک نوع ہے وقد دلت على وجودهم نصوص الكتاب والسنة مع اجماع كافة العلماء في عصر الصحابة والتابعين عليه وتواتر نقله عن

الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم تواترا ظاهرا يعلمه الخاص والعام فلا عبرة بانكار الفلاسفة والباطنية وغيرهم ذلك. (قس)

وفي ربيع الابرار للزمخشري عن ابي هريرة مرفوعًا "ان الله خلق الخلق اربعة اصناف الملائكة والشياطي والجنّ والانس. (قس) مزید تفصیل کے لئے ارشاد الساری جلد ۷ کا مطالعہ کیجئے۔

معلوم ہوا کہ جن مخلوقات کی مستقل ایک نوع ہے ان کے وجود کا انکار کفر ہے یہ آگ سے بنائے گئے ہیں یہ کھاتے پیتے اور شادی بیاہ بھی کرتے ہیں ان میں توالد وتناسل بھی ہوتا ہے اور یہ ایمان وشرائع کے مکلف ہیں ان میں مؤمن بھی ہوتے ہیں اور کافر ہیں، دیندار بھی ہوتے ہیں اور فاسق بھی، ان سے بروز قیامت حساب بھی ہوگا۔

بخسًا (سورہ جن میں بخسا کا لفظ آیا ہے) اس کے معنی ہیں نقصان، وقال مجاهد الخ مجاہدؒ نے کہا (سورہ صافات کی آیت وجَعلوا بَيْنه وبينَ الجنّة نسبًا (اوران لوگوں نے پروردگار اور جنات کے درمیان نسب ٹھہرالیا) کے متعلق کہ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اوران کی مائیں جن کے سردار کی بیٹیاں ہیں۔ وقال الله الخ اور اللہ عز وجل نے فرمایا: بے شک جن نے جان لیا ہے کہ وہ لوگ حساب کے وقت ضرور حاضر کئے جائیں گے۔

۳۰۷۷﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن مالكٍ عن عبدِ الرَّحْمنِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ الرَّحْمنِ بنِ اَبِي صَعْصَعَةَ الاَنْصارِيِّ عن اَبِيهِ انَّه اخبرهُ اَنَّ اَبَاسَعِيْدِ الخُدْرِيَّ قالَ لَهُ اِنِّي اَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَالبَادِيَةَ فاِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلوٰةِ فارْفَعْ صَوتَكَ بِالنِّدَاءِ فانَّه لايَسْمَعُ مَدى صوتِ المُؤذِنِ جنٌّ وَلاَ اِنسٌ وَلاَ شيٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يومَ القِيامَةِ قالَ اَبُوسَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رسولِ اللهِ صَلى اللهُ عليه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا عبداللہ سے، میں دیکھتا ہوں کہ تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا پسند ہے تو جب کبھی تم جنگل اور بکریوں میں رہو اور (وقت ہونے پر) آذان دو تو اذان میں اپنی آواز کو خوب بلند کرو اس لئے کہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن وانس اور ہر چیز قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دیں گے ابوسعیدؓ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "جِنّ" وهو ايضا يدل على وجود الجنّ خلافًا لمن انكر ذلك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۵، ومرّ الحديث ص ۸۶، ويأتي ص ۱۱۲۶۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ جن انسان کی طرح مکلف ہیں فمطيعهم شاب وعاصيهم معذب. اور شیطان اگرچہ اصل میں جن میں سے ہے لیکن شیطنت اور نافرمانی کی وجہ سے مردود ہے۔ واللہ اعلم

باب ۱۹۹۷ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِذْ صَرَفْنَا ....."

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ الآيه (احقاف/۲۹)

"وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الجِنّ" اِلٰى قولِهٖ "فى ضَلالٍ مُّبِيْنٍ" مَصْرِفًا مَعْدِلاً صَرَفْنَا وَجَّهْنَا.

(یاد کیجئے اس وقت کا قصہ) جب کہ ہم جنات کی ایک جماعت آپ کی طرف لے آئے قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ قرآن (کے پڑھے جانے کے موقعے) کے پاس آ پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو (اور اس کلام کو سنو) پھر جب قرآن پڑھا جا چکا (یعنی اس وقت پیغمبر ﷺ کو نماز میں پڑھنا تھا ختم ہو چکا) تو وہ لوگ (اس پر ایمان لے آئے اور) اپنی قوم کے پاس (اس کی) خبر پہنچانے کے واسطے واپس گئے۔ الیٰ آخر الآیہ۔ مَصْرِفًا کے معنی ہیں معدلا لوٹنے کا مقام۔ صرفنا کے معنی ہیں ہم نے متوجہ کیا (بھیج دیا)

باب ۱۹۹۸ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بکھیر دیے (پھیلا دیے) زمین میں ہر طرح کے جانور" (لقمان/۱۰)

قالَ ابنُ عباسٍ الثُّعْبَانُ الحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقالُ الحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الجَانُّ وَالاَفَاعِي وَالاَسَاوِدَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فى مِلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقالُ صَافَّاتٍ بُسُطٌ اَجْنِحَتَهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ.

ابن عباسؓ نے فرمایا ثعبان نر سانپ کو کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں یقال الحیّات اجناس کہا جاتا ہے کہ سانپ کی مختلف قسمیں ہیں جان، افاعی، اساود۔ جان سفید سانپ باریک ہوتا ہے۔ افاعی افعی کی جمع ہے خبیث تر زہریلا سانپ۔ اساود اسود کی جمع ہے کالا ناگ بہت بڑا اور سخت زہریلا ہوتا ہے اور دودھ کا عاشق ہوتا ہے۔ (ق س) آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اشارہ ہے آیت کریمہ ما من دابّة الا هو اخذ بناصيتها ان ربى على صراط مستقيم (سورہ ہود ر ۵۶) جتنے روئے زمین پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اس نے پکڑ رکھی ہے یعنی سب اس کے قبض اور اس کی حکومت میں ہیں بلاشبہ میرا رب صراط مستقیم پر (چلنے سے ملتا) ہے۔ یقال صافات اشارہ آیت کریمہ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ (سورہ ملک/۱۹) اس میں صافات کے معنی ہیں بسط اجنحتهن اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے اور یقبضن کے معنی ہیں اپنے بازوؤں کو سمیٹتے ہیں۔

۳۰۷۸ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمدٍ حدثنا هِشامُ بنُ يُوسُفَ اَخبرنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن

سالِمٍ عن ابنِ عُمَرَ انّه سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَخْطُبُ عَلَی المِنبَرِ یقولُ اقْتُلُوا الحیّاتِ واقتُلوا ذَالطُّفیَتَیْنِ وَالابترَ فانّهُمَا یَطمِسَان البَصرَ وَیسْتَسْقِطَان الحَبلَ قالَ عبدُ اللّٰهِ فبَیْنا انَا اُطارِدُ حَیَّةً لِاَقتُلَهَا فنادَانی اَبُولُبَابَةَ لاتَقتُلْهَا فقلتُ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قدْاَمَرَ بِقَتلِ الحَیَّاتِ فقالَ اِنَّهُ نَهٰی بعدَ ذٰلِكَ عن ذَواتِ البُیُوتِ وَهِیَ العَوامِرُ. وقالَ عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ فرآنی اَبولُبَابَةَ اَوْزَیْدُ بنُ الخطابِ وتابعَهُ یُونُسُ وابنُ عُیَیْنَةَ واسحاقُ الکَلْبِیُّ وَالزّبَیْدِیُّ وقالَ صالِحٌ وابنُ اَبِی حَفْصَحَ وابنُ مُجَمِّعٍ عنِ الزُّهْرِیِّ عن سالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ فرآنی اَبُولُبَابَةَ وَزَیْدُ بنُ الخَطَّابِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمارہے تھے کہ سانپوں کو مارڈالو خاص کر ان سانپوں کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوں اور دم بریدہ سانپ کو بھی کیونکہ یہ دونوں (اگر کاٹ لیں) آنکھ کی روشنی تک زائل کردیتے ہیں اور حمل ساقط کردیتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں (ایک مرتبہ) ایک سانپ کے پیچھے لگا اس کے مارڈالنے کو (یعنی مارنے کی کوشش کررہا تھا) اتنے میں ابولبابہؓ نے مجھے پکار کر کہا اس سانپ کو مت ماریئے (جانے دیجئے) تو میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ نے تو سانپوں کے مارڈالنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے فرمایا اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارڈالنے سے منع فرمادیا تھا (جو عموماً جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی شکل میں متشکل ہوجاتے ہیں) اور یہ عوامر ہیں۔ اور عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا (اس میں یوں ہے کہ) ابولبابہ نے یا زید بن خطاب نے (علی الشک) مجھ کو دیکھا اور معمر کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی، اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے، اس میں یوں ہے کہ مجھ کو ابولبابہؓ اور زید بن خطاب (وھو اخو عمر ابن الخطابؓ) دونوں نے دیکھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ من حیث ان ذالطفیتین من جملة مایطلق علیه اسم الدابّة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۴۶۶، ویاتی ص۴۶۷، وفی المغازی ص۵۷۲۔

مقصد | قال الحافظ "کانه اشار الی سبق خلق الملائکة والجن علی الحیوان اوسبق جمیع ذلك علی خلق آدم. (فتح)

﴿باب[1999] خَیرُ مَالِ المُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بهَا شَعَفَ الجبَالِ﴾

مسلمان کا سب سے بہتر مال وہ بکریاں ہونگی جنہیں لیکر وہ پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائیگا

۳۰۷۹﴿ حَدَّثَنَا اِسمَاعِیلُ قالَ حَدَّثَنِی مالكٌ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ الرحمنِ

ابنِ اَبِی صَعْصَعَۃَ عن اَبِیْہِ عن اَبِی سَعِیْدِ الخدری قالَ قالَ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُوشِكُ اَنْ یَکُونَ خَیْرَ مالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتبَعُ بِھَا شَعَفَ الجِبالِ وَمَواقِعَ القَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الفِتَنِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال وہ بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقاموں میں وہ اپنا دین فتنوں سے بچاتے ہوئے بھاگتا پھرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۶۶، ومرّ الحدیث ص۷، ویاتی ص۵۰۸، وص۹۶۱، وص۱۰۵۰۔

تشریح مفصل تشریح مع حل لغات کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول رص ۲۵۰۔

۳۰۸۰﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ اخبرنا مالِكٌ عن اَبِی الزِّنادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ رَاْسُ الکُفْرِ نحوَ المَشْرِقِ وَالفَخْرُ وَالخُیَلاءُ فی اَھْلِ الخَیْلِ وَالاِبِلِ وَالفَدَّادِیْنَ مِنْ اَھْلِ الوَبَرِ وَالسَّکِیْنَۃُ فی اَھْلَ الغَنَمِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کی چوٹی (کفر کا سر) مشرق کی جانب ہے اور فخر اور تکبر گھوڑے والوں اور اونٹ والوں اور کسانوں میں جو اونٹ کی دموں کے پاس چلاتے ہیں او سکینہ بکری والوں میں ہے۔ (جو عام طور پر غریب ہوتے ہیں)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہٖ "فی الغنم".

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۶۶، ویاتی فی المغازی ص۶۳۰، وص۴۹۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد ۸ رکتاب المغازی ص ۴۶۶۔

۳۰۸۱﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا یَحْیٰی عن اِسْمَاعِیْلَ حدثنی قَیْسٌ عن عُقْبَۃَ بنِ عَمْرٍو اَبِی مَسْعُودٍ قالَ اَشارَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِیَدِہٖ نحوَ الیَمَنِ فقالَ الاِیْمانُ یَمانٍ ھٰھُنَا اَلَا اِنَّ القَسْوَۃَ وَغِلَظَ القُلوبِ فی الفَدَّادِیْنَ عندَ اُصُولِ اَذْنَابِ الاِبلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشیطانِ فی رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابومسعود عقبہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا ایمان تو اس طرف ہے یمن میں اور قساوت و سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں (سورج طلوع ہوتے وقت مشرق کی طرف سے)

قبیلہ ربیعہ اور مضر میں۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "هذا الحديث و مابعده من الاحاديث التى ليس بينها وبين الترجمة المذكورة مطابقة ولا مناسبة الخ (عمدہ)

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۴۶۶، وياتى الحديث ص ۴۹۶، وفى المغازى ص ۶۳۰، وص ۷۹۹۔

تشریح تشریح کیلئے جلد ۸/ص ۴۳۹، حدیث ۳۶۷/ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۰۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حدثنا اللَّيْثُ عن جَعْفَرَ بنِ رَبِيْعَةَ عنِ الأَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُ رَآى شَيْطَانًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے اس کے فضل کے لئے دعا کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا (فرشتہ کو دیکھ کر مرغ بانگ دیتا ہے) اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز دیتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ حدیث ۳۰۸۱ کی مطابقت دیکھئے۔

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۴۶۶۔

۳۰۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اخبرنا رَوْحٌ حَدَّثنا ابنُ جُرَيْجٍ قالَ اخبرنى عَطاءٌ سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا كانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْاَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشيطانَ لايَفْتَحُ بابًا مُغْلَقًا قالَ واخبرنى عَمْرُو بنُ دِيْنَارٍ اَنَّه سَمِعَ جابرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ نحوَ مَااَخْبَرَنِى عطاءٌ وَلَمْ يَذْكر اذْكُرُوا اسمَ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات کی تاریکی شروع ہو یا آپ ﷺ نے فرمایا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیل پڑتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی گذر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (ٹہلنے، کھانے اور سنے کے لئے) اور اللہ کا نام لے کر (سوتے وقت) دروازہ بند کرلو (یعنی دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیا کرو) کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ ابن جریج نے کہا اور مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا اسی طرح جس طرح عطار نے مجھ سے بیان کیا البتہ اس کا ذکر نہیں کیا کہ اللہ کا نام ذکر کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقت کے لئے اوپر دیکھئے۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۶۶، ومرّ الحديث ص۳۶۳ تا ص۳۶۴، ويأتى ص۶۶۷، وص۸۴۱، وص۹۳۱۔

۳۰۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عن خَالِدٍ عن محمّدِ بنِ سِيرِيْنَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِى اِسْرَائِيلَ لايُدْرى مافَعَلَتْ وَاِنِّى لَااَرَاهَا اِلَّا الفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الاِبِلِ لَم تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِى مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہوگیا کچھ معلوم نہیں کہ ان کا کیا ہوا؟ میرا تو خیال ہے کہ وہ لوگ چوہا بن گئے، چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے (بنی اسرائیل کے دین میں اونٹ حرام تھا) لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، ابوہریرہؓ نے کہا پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کئی مرتبہ سوال کیا تو میں نے کہا (میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی تو پھر کس سے) کیا میں توریت پڑھتا ہوں (تمہاری طرح) کہ توریت میں دیکھ کر بیان کردوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | قدمرّ ذكرها.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۶۶۔

۳۰۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ عن ابنِ وَهْبٍ حدثنى يُونُسُ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلْوَزَغِ الفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ وَزَعَمَ سَعْدُ بنُ اَبِى وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ بِقَتْلِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کے متعلق چھوٹا فاسق فرمایا اور میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا ہو اور سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا۔

تشریح | تفصیل کے لئے دیکھئے جلد پنجم ص۴۲۴۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۴۶۶، ومرّ الحديث ص۲۴۷۔

۳۰۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ الفَضْلِ حدَّثنا ابنُ عُيَيْنَةَ حدَّثنا عبدُ الحَمِيْدِ بنُ جُبَيْرِ بنِ شَيْبَةَ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النبيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الاَوْزَاغِ. ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ ام شریک نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلیوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

تشریح اوزاغ وزغة کی جمع ہے جس کے معنی گرگٹ اور چھپکلی کے ہیں۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۶۶، ویاتی ص ۴۷۴۔

۳۰۸۷﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ حدثنا اَبُواُسَامَةَ عن هشامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ قالَ رسُولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم اقْتُلوا ذَالطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّه يَلْتَمِسُ البَصَرَ ويُصِيبُ الحَبَلَ تابَعَ حمَّادُ بنُ سَلَمَةَ اَبَااُسَامَةَ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نقطے والے سانپ کو مار ڈالو کیونکہ وہ بینائی کو کھو دیتا ہے (اندھا بنا دیتا ہے) اور حمل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث میں ابو اسامہ کی متابعت کی ہے۔

۳۰۸۸﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا يَحْيىٰ عن هشامٍ قالَ حدثني اَبِي عن عائِشَةَ قالتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِقَتْلِ الابْتَرِ وقَالَ اِنَّهُ يُصِيبُ البَصَرَ وَيُذْهِبُ الحَبَلَ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے دم بریدہ سانپ کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ بینائی کو نقصان پہنچاتا ہے اور حمل کو ساقط کر دیتا ہے۔ مرّ الحدیث ص ۴۶۷

۳۰۸۹﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ حدثنا ابنُ اَبِي عَدِيٍّ عن اَبِي يُونُسَ القُشَيْرِيِّ عن ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ ابنَ عُمَرَ كانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ ثمَّ نَهٰى قالَ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فقالَ انْظُرُوا اَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فقالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ اَقْتُلُهَا لِذٰلِكَ فَلَقِيتُ اَبَالُبَابَةَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قالَ لاتَقْتُلُوا الجِنَّانَ اِلَّا كُلَّ اَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فانّه يُسْقِطُ الوَلَدَ ويُذْهِبُ البَصَرَ فاقْتُلُوهُ.﴾

ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ (پہلے) سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے پھر خود ہی منع فرمانے لگے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک دیوار گرائی تو اس میں سانپ کی کینچلی پائی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ دیکھو (تلاش کرو) کہ سانپ کہاں ہے؟ صحابہؓ نے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے مار ڈالو اسی وجہ سے میں سانپوں کو مار ڈالا کرتا تھا پھر میری ملاقات ایک دن ابولبابہؓ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سانپوں کو مارا نہ کرو سوائے دم بریدہ سانپ کے جس کے پشت پر سفید دو خط ہو (اس کو قتل کر دو) اس لئے کہ یہ حمل ساقط کر دیتا ہے اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے اس سانپ کو مار ڈالا کرو۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۶۷، ومرّ الحدیث ص ۴۶۶، ویاتی ص ۵۷۲۔

تحقیق وتشریح سِلخ بكسر السين اى جلدها (قس) یعنی سانپ کی کینچلی۔ جِنّان بكسر الجيم وتشديد النون وبعد الالف نون اخرى جمع جانّ پتلا سفید سانپ۔ كل ابتر ذى طفيتين خطين

علی ظهره. (قس)

اشکال: اوپر حدیث ۳۰۷۸ میں گذرا ہے اقتلوا ذاالطفیتین و الابتر، یعنی واؤ کے ساتھ واؤ مغایرت کو چاہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں دو صنف ہے۔ لیکن اس روایت یعنی ۳۰۸۹ میں ہے کلّ ابتر ذی طفیتین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک صنف ہے؟

اجاب فی الکواکب الدرای بان الواؤ للجمع بین الوصفین لابین الذاتین فمعناه اقتلوا الحية الجامعة بين وصف الابترية و كونها ذات الطفيتين. (عمدہ، قس)

۳۰۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ اِسْمَاعِيلَ حدثنا جَرِيْرُ بنُ حازِمٍ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّه كانَ يَقْتُلُ الحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ اَبُولُبَابَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم نَهٰى عن قتلِ جِنَّانِ البُيُوتِ فَاَمْسَكَ عَنْهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے پھر ان سے حضرت ابولبابہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے گھروں کے پتلے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا تو ابن عمرؓ ان سانپوں کے مارنے سے رُک گئے۔

تعدد موضعہ و الحدیث هنا ص ۴۶۷۔

﴿بَابٌ ۲۰۰۰ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ﴾

پانچ جانور بدذات ہیں انہیں حرم میں مارا جاسکتا ہے

(معلوم ہوا کہ حل میں بطریق اولی جائز ہے)

۳۰۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حدثنا مُعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فی الحَرَمِ الفَارَةُ وَالعَقْرَبُ وَالحُدَيَّا وَالغُرَابُ وَالكَلْبُ العَقُورُ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ بدذات جانور ہیں انہیں حرام میں مارا جاسکتا ہے (قتل کرنا جائز ہے) چوہا، بچھو، چیل، کوا، کاٹ لینے والا کتا۔ (غیر حرم یعنی حل میں ان موذی جانور کا قتل بطریق اولیٰ جائز ہے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعددموضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷، و مرّ الحدیث ص ۲۴۶۔

۳۰۹۲﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ مَسْلَمَۃَ اخبرنا مالِکٌ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ دِینارٍ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَھُنَّ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْہِ العَقْرَبُ وَالفَارَۃُ وَالکَلْبُ العَقُورُ وَالغُرَابُ وَالحِدَاۃُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ انہیں اگر کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا، چیل۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعددموضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷، و مرّ الحدیث ص ۲۴۶۔

۳۰۹۳﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا حَمَّادُ بنُ زَیْدٍ حدثنا کَثِیرٌ عن عَطَاءٍ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ رَفَعَہٗ قالَ خَمِّرُوا الآنِیَۃَ وَاَوْکُوا الاَسْقِیَۃَ واَجِیفُوا الاَبْوَابَ وَاکْفِتُوا صِبْیَانَکُمْ عندَ العِشَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَۃً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیحَ عندَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَھْلَ البَیْتِ قالَ ابنُ جُرَیْجٍ وَحَبِیبٌ عن عَطَاءٍ فَاِنَّ لِلشَّیَاطِیْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (کھانے پینے) کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور مشکوں کا منہ باندھ دو اور دروازوں کو بند کر دو اور اپنے بچوں کو شام کے وقت اپنے پاس رکھو چراغوں کے بجھا دو اس لئے کہ بدذات چوہیا کبھی بتی کھینچ لے جاتی ہے پھر گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔ ابن جریج اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا اس میں بجائے فان للجنّ کے فاِنّ للشیاطین ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "فان الفویسقۃ ربما" الٰی آخرہ.

تعددموضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷، و مرّ الحدیث ص ۴۶۳، وص ۴۶۶، و یاتی ص ۸۴۱، وص ۹۳۱۔

۳۰۹۴﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بنُ عبدِ اللّٰہِ اخبرنِی یَحْیَی بنُ آدَمَ عن اِسْرَائِیلَ عن مَنْصُورٍ عن اِبْرَاھِیمَ عن عَلْقَمَۃَ عن عبدِ اللّٰہِ قالَ کُنَّا مَعَ رسولِ اللّٰہِ فی غارٍ فنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفًا فاِنَّا لَنَتَلَقَّاھَا مِنْ فِیْہِ اِذْ خَرَجَتْ حَیَّۃٌ مِنْ جُحْرِھَا فَابْتَدَرْنَا لِنَقْتُلَھَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَھَا فقالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ ولم وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّھَا. وعن اِسْرَائِیلَ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاھِیمَ عن عَلْقَمَۃَ عن عبدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ قالَ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّھَا مِنْ فِیْہِ رَطْبَۃً وَتَابَعَہٗ اَبُوعَوَانَۃَ عن مُغِیْرَۃَ وَقالَ حَفْصٌ وَاَبُومُعَاوِیَۃَ وَسُلَیْمَانُ بنُ قَرْمٍ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاھِیمَ عنِ الاَسْوَدِ عن عبدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم (منیٰ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضور اقدس ﷺ پر والمرسلات عرفاً نازل ہوئی ابھی ہم حضور اقدس ﷺ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ اپنے سوراخ سے نکلا ہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ضرر سے وہ بچ گیا جیسے تم اس کے ضرر سے محفوظ رہے۔ اور یحییٰ نے اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح بیان کیا، فرمایا کہ ہم آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے تازہ تازہ سیکھ رہے تھے۔ اور اس کی متابعت ابوعوانہ نے مغیرہ سے کی، اور حفص اور ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے اسود سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کے مثل۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "اذخرجت حية من جحرها" الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۷، ومرّ الحديث ص ۲۴۷، ویاتی ص ۷۳۴، ۱۱۱/۱۱، وص ۷۳۵۔

۳۰۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حدثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاكُلُ مِنْ خُشَاشِ الْاَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عن سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اس کو کھانے کے لئے دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی (اور اپنی جان بچاتی) عبدالاعلیٰ نے کہا اور ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ ممکن ہے کہ من خشاش الارض سے ترجمہ سے حدیث کی مطابقت مراد ہو کیونکہ خشاش الارض سے مراد چوہا وغیرہ ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۷، ومرّ الحديث ص ۳۱۸، ویاتی ص ۴۹۵۔

۳۰۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حدثني مَالِكٌ عن اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجِهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَيْتِهَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر ایک درخت کے نیچے (سائے میں) ٹھہرے وہاں کسی چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا تو انہوں نے اپنے سامان کے اٹھانے کا حکم دیا چنانچہ سارا سامان درخت کے نیچے سے اٹھالیا گیا اس کے بعد چیونٹیوں کے گھر (چھتہ) کو جلا دینے کا حکم دیا اور وہ آگ سے جلا دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی پر اکتفار کیوں نہیں کیا؟ (آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا سزا صرف اسے ہی ملنی چاہئے تھی)

تشریح علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "نبی من الانبیاء عزیر اوموسیٰ (علیهما السلام). امر بجهازه بفتح الجيم وكسرها اى بمتاعه یعنی درخت کے نیچے سے اپنا سامان نکالنے کا حکم دیا۔ (قس) کہتے ہیں کہ ان پیغمبر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے ایک گاؤں کو تباہ کر دیا تھا تو انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے، عورتیں اور معصوم لوگ بھی تھے صرف قصور والوں کو سزا ہونی تھی اس پر یہ قصہ واقع ہوا اور تنبیہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چیونٹی کے قصور پر ساری چیونٹیوں کو ہلاک کر دیا۔

﴿بَابٌ ۲۰۰۱ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى شَرَابِ اَحَدِكُمْ.....﴾

جب مکھی تم میں سے کسی کے پانی میں گر جائے.....

.....فَلْيَغْمِسْهُ فَاِنَّ فِى اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِى الْاُخْرٰى شِفَاءً.

جب مکھی کسی کے پانی میں گر جائے (هو شامل لكل مائع وعند ابن ماجة من حديث ابى سعيد فاذا وقع فى الطعام.) (قس) تو اسے ڈبودے کیونکہ اسکے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں شفار ہوتی ہے۔

۳۰۹۷﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حدثنا سُلَيمانُ بْنُ بِلَالٍ حدثنى عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ اخبرنى عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يقولُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِى اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِى الْاُخْرٰى شِفَاءً.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے مشروب میں (یا کھانے میں) مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبودے کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفار۔

(مکھی کی عادت یہ ہے کہ پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے کی چیز میں ڈالتی ہے۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷، و یاتی ص ۸۶۰۔

۳۰۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الصَّبَّاحِ حدثنا اِسْحَاقُ الاَزْرَقُ حدثنا عَوفٌ عن الحَسَنِ و ابنِ سِيْرِيْنَ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عن رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ غُفِرَ لِاِمْرَاۃٍ مُومِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ علی رَاسِ رَکِیٍّ یَلْھَثُ قالَ کادَ یَقْتُلُہُ العَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّھَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِھَا فَنَزَعَتْ لَہُ مِنَ المَاءِ فَغُفِرَ لَھَا بِذٰلِکَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ اس نے ایک کتا دیکھا جو کنویں کے قریب ہانپ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مر جائے گا اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو اپنے دوپٹے سے باندھ کر کتے کے لئے پانی نکالا (کتے کو پلایا) چنانچہ اس نیکی کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی۔

تشریح | یہ مغفرت پروردگار عالم کی کریمی ورحیمی ہے کہ ایک عمل (خدمت خلق) کی وجہ سے بدکار عورت بخش دی گئی، اصل یہ ہے کہ جو عمل خلوص سے کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے بالخصوص خدمت خلق رضائے الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | اس حدیث کا ترجمۃ الباب سے کوئی تعلق ومناسبت نہیں ہے اسی وجہ سے بعض نسخوں میں یہ ترجمہ نہیں ہے اور ان احادیث کا تعلق باب سابق ہی سے ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷، و مرّ الحدیث ص ۲۹، و یاتی ص ۴۹۳۔

۳۰۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ حدثنا سُفْیَانُ قالَ حَفِظْتُہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ کَمَا اَنَّکَ ھٰھُنَا اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ عنِ ابنِ عبّاسٍ عن اَبِی طَلْحَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتَدْخُلُ المَلائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ و لاَ صُوْرَۃٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (رحمت کے) فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے ہیں جن میں کتا یا تصویر ہو۔ (یعنی جاندار کی مورت ہو)

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۶۷ تا ص ۴۶۸، و مرّ الحدیث ص ۴۵۸، و یاتی ص ۵۷۰، و ص ۸۸۰، و ص ۸۸۱۔

۳۱۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ اخبرنا مالِکٌ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَمَرَ بِقَتْلِ الکِلابِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

تشریح حدیث کی شرح وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص۲۳۹ تا ص۲۴۰، نیز نصر المنعم ص ۲۵۳، وص ۲۵۴۔

۳۱۰۱﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن يَحْيَى حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ حدَّثَه قالَ قالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يومٍ قِيرَاطٌ اِلاَّ كلبَ حَرْثٍ اَوْكَلْبَ ماشِيَةٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائے گا مگر کھیت (کی حفاظت) کا کتا یا ریوڑ کی نگہبانی کیلئے جو کتا ہو۔ (ان کے پالنے میں کوئی مضائقہ نہیں)

تشریح ہر وہ کتا پالنا جائز ہے جس سے منفعت متعلق ہو مثلاً شکاری کتا، یا چوروں سے گھر کی حفاظت کے لئے وغیر پالنا جائز ہے۔ مرالحدیث ۳۱۲، وہنا ص ۴۶۸۔

۳۱۰۲﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ حدثنا سُلَيْمَانُ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بنُ خُصَيْفَةَ اخبرني السَّائِبُ بنُ يَزِيْدَ اَنَّه سَمِعَ سُفْيَانَ بنَ اَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَوِيَّ اَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ مَنِ اقْتَنٰى كلبًا لايُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يومٍ قِيرَاطٌ فقالَ السَّائِبُ اَنْتَ هٰذا مِنْ رسولِ اللّٰهِ ﷺ قالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذِهِ القِبْلَةِ. ﴾

ترجمہ سفیان بن ابی زہیر شنویؓ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو اور نہ دودھ والے جانور کے تو اسکے عمل کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائے گا تو سائب نے حضرت سفیانؓ سے کہا کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا؟ انہوں نے کہا ہاں! اس قبلہ کے رب کی قسم۔ (یعنی میں نے خود سنا ہے)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۶۸، ومرّ الحديث ص ۳۱۲۔

* * *

﴿کتابُ الانْبِیاءِ﴾

(عَلَیْہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ)

انبیاء علیہم السلام کا بیان

تحقیق انبیاء نبی کی جمع ہے نبوت کے حصول میں کسب کو کوئی دخل نہیں نبوت وہبی چیز ہے صرف اللہ تعالی اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے نبوت کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

تعدادِ انبیاء ایک حدیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے۔ الرّسل منهم ثلاث مائة وثلاثة عشر. (فتح) ان میں رسول تین سو تیرہ ہیں۔

نبی اور رسول کا فرق: اس کی تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۸۷۔

﴿بابٌ[۲۰۰۲] خَلْقِ آدَمَ وَذُرِّیَّتِہٖ﴾

حضرت آدم علیہ السلام اور انکی ذریت کی پیدائش کا بیان

وَقَوْلِ اللّٰہِ "وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً".

اور اللہ تعالٰی کے اس ارشاد کا بیان "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ

(نائب) بنانے والا ہو"۔

تحقیق لفظِ آدم آدم علیہ السلام سب سے پہلے بشر اور سب سے پہلے نبی ہیں اب اگر اس کو عربی لفظ مانا جائے تو زون فعل اور علیت ہے اور اگر عجمی ہے تو دو سبب عجمہ اور علم ہے۔ بہر صورت یہ غیر منصرف ہے۔ قرآن مجید میں یہ لفظ پچیس جگہ آیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء میں سے سات اسماء منصرف ہیں: نوح، ہود، لوط، شیث، صالح، شعیب، محمد علیہم الصلاۃ والسلام۔ اب امام بخاریؒ حضرت آدم علیہ السلام اور انسان کی تخلیق کے سلسلے میں آیات واردہ کے کچھ الفاظ کی تشریح فرمارہے ہیں۔

صَلْصَالٌ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ البابُ وَصَرْصَرَ عندَ الإِغلاقِ مثل كَبْكَبْتُهُ يعني كَبَبْتُهُ.

صلصال اشارہ ہے آیت کریمہ "خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالفَخَّارِ" (سورہ رحمٰن/۱۴) (بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا) فرماتے ہیں صلصال کے معنی گیلی مٹی (گارا) جس میں ریت یعنی بالو ملایا گیا ہو وہ سوکھ کر بجنے لگے، کھنکھنانے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی (ٹھیکری) آواز دیتی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ صلصال کے معنی بدبودار مٹی ہے ان حضرات کا مقصد یہ ہے کہ لفظ صلّ سے نکلا ہے جیسے کہتے ہیں صر الباب اور (فاء کلمہ کو مکرر کرکے) صر الباب کی جگہ صرصر الباب بولتے ہیں جب دروازہ بند کرتے وقت آواز نکلے جیسے كَبْكَبْتُهُ بمعنی كَبَبْتُه ہے از نصر میں نے برتن کو اوندھا کر دیا۔

افادہ: ذہن نشیں رہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں قرآن مجید میں مختلف عبارتیں مذکور ہیں کہیں ارشاد ہے "من تراب" (مٹی سے) اور کہیں ہے من طين لازب (چپکتے گارے سے) اور کہیں مذکور ہے من حَمإ مسنون (سڑے گارے سے) اور کہیں وارد ہے من صلصال كالفخار کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔

واضح رہے کہ ان عبارات میں کوئی تعارض واختلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اوّل مٹی سے پیدا کیا، پھر اس میں پانی ملا تو طين لازب ہوئی یعنی گارا ہو گیا اور اس میں چپک پیدا ہوئی اس کے بعد حَمَإ مسنون کہلائی کہ سیاہ ہوگئی اور سڑ گئی پھر جب خشک ہوئی تو صلصال كالفخار سے موسوم ہوئی۔

فمرّت به (سورہ اعراف میں ہے) فلمّا تغشّاها (ای جامع آدم حوّاء حملت حملا خفيا فمرت به ای استمر بها الحمل فاتمته ای وضعته. فرماتے ہیں کہ مرّت به کے معنی ہیں چلتی پھرتی رہی اور حمل کی مدت پوری کی۔ ان لاتسجد (سورہ اعراف/۱۲ میں ہے) اس کے معنی ہیں ان تسجد یعنی اس میں لا زائدہ ہے۔

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيْفَةً".

اور اللہ عزوجل کا ارشاد: اور یاد کیجئے اے محمد! (ﷺ) اس وقت کا تذکرہ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا

بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں۔

قال ابن عباس لما علیها حافظ الا علیها حافظ: (ابن عباسؓ نے فرمایا کہ (سورہ طارق کے) اس آیت میں لما بمعنی الا استثنائیہ ہے (یعنی کوئی جان نہیں مگر اس پر ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے۔ فی کَبَد فی شِدَّةِ خَلْقٍ (سورہ بلد میں) کبد کے معنی سختی۔ وَرِیْشَ المالُ وقال غیرُہ' الرِّیاش وَالرِّیْشُ وَاحِدٌ وھو ماظھَرَ مِنَ اللّباسِ اشارہ ہے آیت کریمہ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْآتِکُمْ وَرِیْشًا (الاعراف/۲۶) اے اولاد آدم! ہم نے تم پر ایک لباس اتارا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے۔ ابن عباسؓ ریش کی تفسیر کرتے ہیں مال سے اور دوسروں نے کہا ریاش اور ریش دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی ظاہری لباس۔

مَاتُمْنُوْنَ النُّطْفَةُ فی اَرْحَامِ النِّسَاءِ اشارہ ہے آیت کریمہ اَفَرَاَیْتُمْ مَّاتُمْنُوْنَ (سورہ واقعہ/۵۸) بھلا دیکھو تو جو پانی تم ٹپکاتے ہو) مراد وہ نطفہ ہے جو تم عورتوں کے رحموں میں گراتے ہو۔ وقال مجاھِدٌ اِنَّہ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ النطفۃُ فی الاِحْلِیْلِ آیت کریمہ سورہ طارق کی ہے بیشک وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے) مجاہدؒ اس کے معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ خدا نطفہ (منی) کو رحم سے لوٹا کر پھر ذکر میں پہنچا سکتا ہے۔ کُلُّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ فھو شَفْعٌ السَّماءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا جیسے آسمان زمین کا جوڑ ہے والبر والبحر، والجن والانس ونحو ہذا شفع، اور وتر یعنی طاق اللہ کی ذات ہے۔

فی اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فی احسن خلق یعنی اچھی خلقت میں، بہترین صورت میں۔ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا مَنْ آمَنَ (پھر ہم نے انسان کو سب سے نچلے طبقے میں ڈھکیلا بان جعلناہ من اھل النار مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔ خسر سورہ عصر میں ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اس کی تفسیر کرتے ہیں خُسر ضلال ثم استثنی فقال اِلَّا مَنْ آمَنَ انسان نقصان میں یعنی گمراہی میں ہے پھر استثناء کیا اور فرمایا مگر وہ جو ایمان لائے۔

لازب: لازم سورہ صافات میں لازب کے معنی ہیں لازم یعنی چپکنے والی، لیس دار۔ سورہ واقعہ میں ہے نُنْشِئَکُمْ فی ایِّ خلقٍ نشاء ہم جس شکل میں چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں۔ سورہ بقرہ میں ہے نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نعظمك یعنی ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے ہیں یعنی تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ وقال ابو العالیۃ فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَبِّہٖ کَلِمَاتٍ فھو قولہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اور ابو العالیہ نے کہا آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات اخذ کئے وہ اشارہ ربانی یہ دعا ہے ربنا ظلمنا انفسنا (سورہ اعراف/۲۳)

وقال فَاَزَلَّھُمَا اسْتَزَلَّھُمَا یعنی ان دونوں میں لغزش میں ڈال دیا۔ یَتَسَنَّہْ یَتَغَیَّرْ آسِنٌ مُتَغَیِّرٌ اَلْمَسْنُوْنُ اَلْمُتَغَیِّرُ۔ سورہ بقرہ آیت ۲۵۹/ میں ہے لم یتسنہ یعنی بگڑا تک نہیں، متغیر نہیں ہوا سورہ محمد میں ہے مِنْ مَّاءٍ غَیْرِ آسِنٍ اس میں آسن بمعنی متغیر ہے اور سورہ حجر میں ہے من حَمَاٍ مسنون حَمَا جمع ہے حماۃ کی وھو الطین المتغیر، اور

وہ بدبودار کیچڑ ہے۔ یَخْصِفَانِ اَخَذَ الخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الجَنَّةِ یُؤَلِّفَانِ الوَرَقَ یَخْصِفَانِ بَعْضَهُ اِلٰی بَعْضٍ، دونوں جنت کے پتوں سے ستر چھپانے کے لئے ایک پر ایک رکھنے لگے۔ (یعنی پتوں کو ایک دوسرے سے ملانے لگے۔

سَوْآتُهُمَا کنایۃ عن فَرْجِهِمَا یہ ان دونوں کی شرمگاہ سے کنایہ ہے۔ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ههنا الی یوم القیامۃ والحین عند العرب من ساعۃ الی مالا یحصی عددہ، یعنی اس وقت سے لے کر قیامت تک۔ اور اہل عرب کے نزدیک حین کے معنی ایک وقت سے لے کر غیر متناہی مدت تک ہے۔ قَبِیْلُه، جِیْلُه الذی هُوَ مِنْهُمْ، اس کا خاندان جس سے وہ ہے۔

۳۱۰۳﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ المَلَائِكَةِ فاسْتَمِعْ مایُحَیُّوْنَكَ بِهٖ فَاِنَّهٗ تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فقالَ السَّلامُ عَلَیْكُمْ فقالوا السَّلامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فکُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ آدَمَ فلَمْ یَزَلِ الخَلْقُ یَنْقُصُ حتی الآنَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ کی تھی پھر فرمایا جاؤ اور ان فرشتوں کی گروہ کو سلام کرو اور وہ جو جواب دیں اس کو بغور سنو اس لئے کہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا چنانچہ آدم (علیہ السلام) نے کہا السلام علیکم تو فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ، فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اس کے بعد (یعنی آدم علیہ السلام کے بعد) انسانوں میں (حسن وجمال اور طول کی) کمی ہوتی رہی یہاں تک کہ اب تک۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۴۶۸، ویأتی ص۹۱۹۔

۳۱۰۴﴿ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بنُ سَعِیْدٍ حدثنا جَرِیْرٌ عن عُمَارَةَ عن اَبِی زُرْعَةَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ القَمَرِ لَیْلَةَ البَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فی السَّمَاءِ اِضَاءَةً لایَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفِلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ المِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الاَلُوَّةُ الاَلَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّیْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الحُوْرُ العِیْنُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فی السَّمَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں

رات کے چاند کی طرح (حسن و چمک میں) ہوں گے پھر جو لوگ انکے بعد داخل ہونگے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہونگے، یہ لوگ (جنت میں) نہ پیشاب پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش (رینٹ) نکالیں گے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور پسینہ مشک کی طرح اور انکی انگیٹھیوں میں الوہ یعنی عود کی لکڑی ہوگی اور انکی بیویاں بڑی آنکھ والی حوریں ہونگی سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ کی صورت پر ساٹھ گز اونچے ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "علٰی صورة ابيهم آدم".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۶۸، و مرّ الحديث ص ۴۶۰، وص ۴۶۱۔

۳۱۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا يَحْيٰى عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِی سَلَمَةَ عن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قالتْ يارسولَ اللّٰه اِنَّ اللّٰه لايَسْتَحْيِی مِنَ الحَقِّ فَهَلْ عَلَی المَرْاَةِ الغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ المَاءَ فضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فقالَتْ تَحْتَلِمُ المَرْاَةُ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم فَبِمَ يُشْبِهُ الوَلَدُ. ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا تو اگر عورت کو احتلام ہو تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہوجاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر پانی یعنی تری دیکھ لے (یعنی جاگ کر اگر منی کا اثر دیکھ لے تو غسل واجب ہوگا) یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ کو ہنسی آگئی اور کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اگر منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "فبم يشبه الولد".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۶۸ تا ص ۴۶۹، و مرّ الحديث ص ۲۴، وص ۴۲، و ياتی ص ۹۰۰، وص ۹۰۴۔

۳۱۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ سَلَامٍ حدثنا الفَزَارِیُّ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم المَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ فقالَ اِنِّی سائِلُكَ عن ثَلاثٍ لايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ قالَ ما اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الجَنَّةِ وَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ يَنْزِعُ الوَلَدُ اِلٰی اَبِيْهِ وَمِنْ اَیِّ شَیْءٍ يَنْزِعُ اِلٰی اَخْوَالِهِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم خَبَّرَنِی بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيْلُ عليه السَّلامُ قالَ فقالَ عبدُ اللّٰهِ ذاكَ عَدُوُّ اليَهُوْدِ مِنَ المَلائِكَةِ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ اِلَی المَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الجَنَّةِ فزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَهُ فی الوَلَدِ فاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَشِیَ المَرْاَةَ فسَبَقَهَا مَاؤُه كانَ الشَّبَهُ لَهُ وَاِذَا سَبَقَ ماؤُها كانَ الشَّبَهُ لَهَا قالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رسولُ اللّٰهِ ثمّ قالَ

یارسولَ اللّٰهِ اِنَّ الیَهُودَ قومٌ بُهتٌ اِنْ عَلِمُوا بِاسلامِی قَبلَ اَنْ تَسأَلَهُم بَهَتُونِی عِندَكَ فجاءَتِ الیَهُودُ وَدَخَلَ عبدُ اللّٰهِ البَیتَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَیُّ رَجُلٍ فِیكُم عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلامٍ قالوا اَعلَمُنَا وابنُ اَعلَمِنَا وَاَخیَرُنا وابنُ اَخیَرِنَا فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَفَرَاَیتُم اِنْ اَسلَمَ عبدُ اللّٰهِ قالوا اَعاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فخَرَجَ عبدُ اللّٰهِ اِلَیهِم فقالَ اَشهَدُ اَنْ لااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ محمّدًا رسولُ اللّٰهِ فقالوا شَرُّنَا وابنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوا فِیهِ.

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے ہیں (یہ توراۃ اور شریعت موسوی کے سب سے اونچے بڑے عالم تھے) تو عبداللہ بن سلام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا میں آپ سے تین سوال پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا، اور کوئی نہیں جانتا، انہوں نے کہا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ اور جنتی لوگ جنت میں جا کر سب سے پہلے کیا کھائیں گے؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے؟ اور کس وجہ سے بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابھی ابھی (جب تو نے سوال کیا) جبرئیل علیہ السلام نے ان تینوں کے متعلق مجھ کو اطلاع دی ہے، انسؓ نے بیان کیا کہ یہ سن کر عبداللہ نے کہا فرشتوں میں سے یہ (جبرئیل علیہ السلام) یہود کے دشمن ہیں (یہود کے خیال میں) اب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت (نشانی) ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم لے جا کر جمع کر دے گی، اور سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کھائیں گے وہ مچھلی کے کلیجی کا ٹکڑا ہوگا (یہ ٹکڑا نہایت لذیذ ہوتا ہے) رہا بچہ میں مشابہت کا سوال تو اس کی بنیاد یہ ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے تو اگر مرد کا پانی (منی) سبقت کر جاتا ہے (رحم میں غالب آجاتا ہے) تو بچہ باپ کے مشابہ ہو جاتا ہے اور اگر عورت کی منی آگے بڑھ جاتی ہے (غالب آجاتی ہے) تو بچہ اس کے مشابہ ہو جاتا ہے یہ سن کر عبداللہ بن سلامؓ بول اٹھے میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہود بڑے بہتان تراش (بے انتہا جھوٹے) لوگ ہیں اگر وہ میرے مسلمان ہونے کو جان لیں قبل اس کے کہ آپ میرے بارے میں ان سے دریافت کریں تو حضور کے سامنے مرے اوپر بہتان تراشی کریں گے (جھوٹی تہمتیں لگائیں گے اس لئے ابھی میرے اسلام کے متعلق انہیں کچھ نہ بتائے) چنانچہ کچھ یہودی آئے اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ ایک کوٹھری میں چلے گئے (یعنی چھپ گئے) اب رسول اللہ ﷺ نے (ان یہودیوں سے) پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے اور ہم سب میں افضل اور سب سے افضل کے بیٹے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟) تو یہودیوں نے کہا اللہ ان کو اس سے محفوظ رکھے یہ سن کر عبداللہؓ (کوٹھری سے نکل کر) ان کے سامنے آئے اور کہنے لگے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رسولُ اللّٰهِ یہ سن کر (یہودی شرمندہ ہوکر) کہنے لگے عبداللہ ہم میں سب سے برا آدمی ہے اور سب سے برے شخص کا بیٹا ہے اور ان کو برا کہنے لگے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قوله "واَمّا الشّبه الی قوله کان الشبه لها لانه فی الذریة والترجمة فی خلق آدم و ذریته.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۶۹، وياتي ص۵۵۶، وص۵۶۱، وص۶۴۳۔

۳۱۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اخبرنا عبدُ اللّٰهِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم نحوَه' یَعْنِی لَوْلاَ بَنِی اِسْرَائِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ ولو حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی یعنی اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہیں سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر (خاوند) سے خیانت نہ کرتی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ یمکن ان تکون من حیث ان خلق حواء مضاف الی خلق آدم علیه السلام.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۶۹، وياتي ص۴۸۱۔

سوال: یہاں ایک سوال یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے کوئی حدیث اس سے قبل ذکر نہیں کی ہے جس کی طرف نحوہ کی ضمیر لوٹے؟ اور جس کی تفسیر یعنی سے درست ہو؟

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: والذی یظهر لی بالحدس ان البخاری روی قبل هذا عن محمد الخ یعنی ہوسکتا ہے کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو پہلے اس سند سے ذکر کیا ہو "عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابی هریرة عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لولا بنواسرائیل لم یخبث الطعام ولم یخنز اللحم ولولا حوّاء لم تخن انثی زوجها الدهر" (عمدہ) یعنی ارشاد فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا اور نہ گوشت سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔ پھر بطریق بشر بن محمد اخبرنا عبداللّٰه الخ روایت کی اور اسے نحوہ سے تعبیر کیا اور یعنی سے اس کی تفسیر کردی۔

تشریح لم یخبث الخ بنی اسرائیل پر اللہ کے حکم من وسلوی نازل ہوتا تھا اور انہیں حکم یہ تھا کہ جن بھر کھانے کے بقدر لے لیں اور آئندہ کے لئے ذخیرہ اندوزی نہ کریں لیکن بنی اسرائیل نے حکم الٰہی کے خلاف ذخیرہ اندوزی کی جس کے نتیجے میں وہ سڑ کر خراب ہونے لگا اسی وقت سے کھانا اور گوشت سڑ کر خراب ہونے لگا۔

لولا حوّاء: حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو جنت میں ہر چیز کھانے کی اجازت تھی سوائے ایک درخت

کے۔ شیطان کے وسوسہ سے حضرت حواء نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس درخت کے کھانے پر ابھارا جس پر حضرت آدم علیہ السلام نے تناول فرمالیا، اسی کو اس حدیث میں خیانت سے تعبیر فرمایا گیا۔

شجرۂ ممنوعہ اس کی تعیین میں اقوال مختلف ہیں: ۱ گیہوں، ۲ انجیر، ۳ کافور، ۴ انگور، ۵ شجرة الخلد التی کانت الملائکة تاکل منها. (عمدہ)

۳۱۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَمُوسَى بنُ حِزامٍ قالا حَدَّثَنا حُسَيْنُ بنُ عَلِيٍّ عن زَائِدَةَ عن مَيْسَرَةَ الاَشْجَعِيُّ عن اَبِي حَازِمٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور بیشک پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے اگر تم اس کو زور سے سیدھی کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی اس لئے عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ (اور حتی الامکان نباہنے کی کوشش کرو)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ يمكن ان يقال انه لماكان مشتملا على بعض احوال النساء وهن من ذرية آدم والترجمة مشتملة على الذرية ايضًا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۶۹، ويأتي ص۷۷۹،//، واخرجه مسلم في النكاح.

تشریح حضرت حواء حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں، وقال مجاهد انما سميت المرأة مرأة لانها خلقت من المرء وهو آدم. (عمدہ)

۳۱۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ حدثنا اَبِي حَدَّثَنا الاَعْمَشُ حَدَّثَنا زَيْدُ بنُ وَهْبٍ حدثنا عبدُ اللّٰهِ حدثنا رسولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يومًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْ ذٰلِكَ ثُمَّ يكونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ واَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حتى مايَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَها اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكتابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حتى مايكونُ بَيْنَه وَبَيْنَها اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الكِتابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ سچے تھے اور آپ ﷺ سے جو

وعدہ کیا گیا وہ بھی سچ، آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کی خلقت) نطفہ) اس کی ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے پھر وہ علقہ (جامد خون) اتنے ہی دن رہتا ہے پھر اسی کے مثل (چالیس دن) مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) رہتا ہے پھر (تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دیکر اس کے پاس بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل، اس کی مدت حیات، اس کا رزق اور یہ کہ وہ شقی ہے یہ سعید، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ آدمی (ساری عمر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص جنتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) اس پر غالب آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه بيان كيفية خلق بنى آدم وهم ذريته والترجمة فى خلق آدم و ذريته.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۹، و مرّ الحديث ص ۴۵۶، و ياتى ص ۹۷۶، و ص ۱۱۱۰۔

۳۱۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى بَكْرِ بنِ اَنَسٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عنِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فى الرَّحِمِ مَلَكًا فيقولُ يارَبِّ نُطْفَةٌ يارَبِّ عَلَقَةٌ يارَبِّ مُضْغَةٌ فاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَهَا قالَ يارَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى يارَبِّ اَشَقِىٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فمَا الرِّزْقُ فمَا الاَجَلُ فيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فى بَطْنِ اُمِّهٖ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم (بچہ دانی) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! یہ نطفہ ہے، اے رب! یہ علقہ ہے، اے رب! اب یہ مضغہ ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اسکو پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب! یہ مرد ہے یا عورت؟ اے رب! یہ شقی (بدبخت) ہے یا سعید (نیک بخت) اسکی روزی کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمةِ مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۶۹، و مرّ الحديث ص ۴۶، و ياتى ص ۹۷۶۔

۳۱۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا قَيْسُ بنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ الحَارِثِ حدثنا شُعْبَةُ عن اَبِى عِمْرَانَ الجَوْنِىِّ عن اَنَسٍ يَرْفَعُهُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يقولُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذابًا لواَنَّ لَكَ مافِى الاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِىْ بِه قالَ نَعَمْ فقد سَاَلْتُكَ مَاهُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فى صُلْبِ آدَمَ اَنْ لاتُشْرِكَ بِى فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے حدیث مرفوع مروی ہے یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے پوچھے گا جسے جہنم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہوگا اگر تیرے لئے زمین میں کچھ ہو تو کیا اس کے عوض اپنے آپ کو عذاب سے بچائے گا؟ وہ کہے گا ضرور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تجھ سے اس سے آسان بات کہی تھی اور تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا کہ کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرانا تو نہیں مانا اور شرک اختیار کیا۔

(بعضوں نے کہا کہ یہ سب سے ہلکا عذاب والے ابو طالب ہوں گے حضور اقدس ﷺ کے چچا۔ واللہ اعلم)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان المذکور فیہ من جملۃ ماجری علی اھل النار من ذریۃ آدم علیہ الصلوۃ والسلام.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۶۹، ویاتی ص۹۶۸، وص۹۷۰۔

۳۱۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفصِ بنِ غِیاثٍ حدثنا اَبِی حدثنا الاَعمَشُ حدثنی عبدُ اللّٰہِ بنُ مُرَّۃَ عن مَسرُوقٍ عن عبدِ اللّٰہِ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتُقتَلُ نَفسٌ ظُلمًا اِلاَّ کَانَ علی ابنِ آدمَ الاَوَّلِ کِفلٌ مِن دِمِھا لِاَنَّہ اَوَّلُ مَن سَنَّ القَتلَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی انسان ظلما (ناحق) قتل کیا جاتا ہے تو اس کے قتل کے گناہ کا ایک حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان القاتل فیہ وھو قابیل کماتذکرہ ھو ابن آدم من صلبہ وھو داخل فی لفظ الذریۃ فی الترجمۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۶۹، ویاتی ص۱۰۱۴، وص۱۰۸۸۔

تشریح | ابن آدم اول سے مراد قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اور یہی روئے زمین پر سب سے پہلا قتل ہے۔ یہ قصہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بابٌ [۲۰۰۳] الاَروَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَۃٌ ﴾

روحیں لشکر کی صورت میں ایک جگہ جمع تھیں

(ومناسبتہ لسابقہ (ای خلق آدم علیہ السلام) من حیث ان بنی آدم علیہ السلام مرکبۃ من الاجساد والارواح.) (قس)

وَقَالَ اللَّيْثُ عن يَحْيَى بنِ سَعِيدٍ عن عَمْرَةَ عن عائِشَةَ قالتْ سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ الأرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فماتَعارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وقالَ يَحْيَى بنُ أيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ بِهٰذا

وقال الليث: امام بخاریؒ نے بیان کیا اور لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی انہوں نے عمرہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ (جسم پیدا ہونے سے پہلے) روحیں اکٹھا کئے ہوئے لشکر کی طرح (عالم ارواح میں) جمع تھیں (اس سے ثابت ہو گیا کہ روح جوہر ہے عرض نہیں روح کا جسم پیدا ہونے سے پہلے بذات خود موجود ہونا جوہر ہونے کی واضح دلیل ہے)

فماتعارف منها: پس وہاں (عالم ارواح میں) جن روحوں میں شناسائی ہوئی (اوصاف واخلاق میں موافقت رہی) دنیا میں آنے کے بعد ان کے درمیان الفت ومحبت رہتی ہے، اور جن سے وہاں اجنبیت (بے گانگی) رہی دنیا میں آنے کے بعد ان کے درمیان اختلاف رہا۔

وقال يحيى بن ايوب: اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | من جهة ان الترجمة جزء منه.

﴿باب ۲۰۰۴ قولِ اللهِ عزَّ وَجلَّ "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ"﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ ہود ر۲۵) اور ہم نے نوحؑ کو انکی قوم کی طرف بھیجا (اپنا رسول بنا کر)

قال ابنُ عبَّاسٍ بادِيَ الرَّاْيِ ماظَهَرَ لنا، اَقْلِعِي اَمْسِكِي، وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الماءُ، وقالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الاَرْضِ، وقالَ مُجاهِدٌ الجُودِيُّ جَبَلٌ بِالجَزِيْرَةِ، دَاْبٌ مِثْلُ حالٍ، اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖ الى آخر السورة.

قال ابن عباس: ابن عباسؓ نے کہا بادی الرای کے معنی ماظهر لنا یعنی جو ہمارے لئے ظاہر ہو۔ اقلعی کے معنی امسکی روک لے، وفار التنور کے معنی پانی ابلا، پانی پھوٹ نکلا۔ وقال عكرمة اور عکرمہ نے کہا تنور سے مراد سطح زمین ہے یعنی پانی زمین کی سطح سے بھی ابلا۔ وقال مجاهد اور مجاہدؒ نے کہا الجودی جبل بالجزيرة جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ داب کے معنی حال ہے؟ انا ارسلنا نوحا الى قومه الى آخر السورة یعنی اس کی تفسیر بیان ہوگی۔

۳۱۱۳﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اخبرنا عبدُ اللهِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهْرِيِّ قال سالِمٌ وقال ابنُ عُمَرَ قامَ

رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم في النّاسِ فَاَثنىٰ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فقالَ اِنِّي لَاُنذِرُكُمُوهُ وَمَا مِن نَبِيٍّ اِلَّا اَنذَرَ قَومَهُ لَقَد اَنذَرَ نُوحٌ قومَهُ وَلٰكِنِّي اَقُولُ لَكُم فِيهِ قولاً لَم يَقُلهُ نَبِيٌّ لِقَومِهِ تَعلَمُونَ اَنَّهُ اَعوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيسَ بِاَعوَرَ.

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں (خطبہ سنانے کے لئے) کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثناء بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا میں تمہیں دجال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ دجال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (وہ ذات مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہٗ)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "لقد انذر نوح قومه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۰، ومرّ الحديث ص ۴۳۰، ويأتي الحديث ص ۴۸۹، وص ۶۳۲، وص ۹۱۲، وص ۱۰۵۵، وص ۱۱۰۱۔

۳۱۱۴ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ حدثنا شَيبَانُ عن يَحيىٰ عن اَبِي سَلَمَةَ سَمِعتُ اَبَاهُرَيرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلا اُحَدِّثُكُم حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قومَهُ اِنَّه اَعوَرُ وَاِنَّه يَجِيءُ مَعَهُ بِتِمثَالِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ فالّتِي يقولُ اِنها الجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اُنذِرُكُم بِهِ كَمَا اَنذَرَ بِهِ نُوحٌ قَومَهُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں بیان کی ہے کہ وہ (دجال) کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثال لائے گا جسے وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "كما انذر به نوح قومه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۰۔

۳۱۱۵ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنا عبدُ الوَاحِدِ بنُ زِيادٍ حَدَّثَنا الاَعمَشُ عن اَبِي صالِحٍ عن اَبِي سَعِيدٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَجِيءُ نُوحٌ وَاُمَّتُهُ فيقولُ اللّٰهُ هَل بَلَّغتَ فيقولُ نَعَم اَي رَبِّ فيقولُ لِاُمَّتِهِ هَل بَلَّغَكُم فيقولونَ لامَاجَاءَنَا مِن نَبِيٍّ فيقولُ لِنُوحٍ مَن يَشهَدُ لَكَ فيقولُ محمّدٌ وَاُمَّتُهُ فَنَشهَدُ اَنَّهُ قَد بَلَّغَ وَهُوَ قولُهُ

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نوح (علیہ السلام) اور انکی امت قیامت کے دن بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونگے تو اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا کیا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کرینگے ہاں اے رب! اب اللہ تعالیٰ انکی امت سے پوچھے گا کیا نوح علیہ السلام نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ لوگ عرض کریں گے نہیں ہمارے پاس کوئی نہیں آیا اب اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرمائے گا تمہارے لئے کون گواہی دے گا؟ وہ عرض کریں گے محمد ﷺ اور انکی امت (کے لوگ میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دینگے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی امت تک پہنچایا تھا اور یہی ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد وكذلك جعلناكم الآیہ اور ایسا ہی ہم نے تم کو عادل قوم بنایا کہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی معتدل (درمیان اور بہتر) کے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحديث للترجمۃ فی قوله "يجيء نوح وامته".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۰، ویاتی ص ۶۴۵، وص ۱۰۹۲۔

تشریح اس کے لئے نصر الباری نویں جلد کتاب التفسیر ص ۴۲ کا مطالعہ فرمائیے۔

۳۱۱۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حدثنا اَبُوحَيَّانَ عن اَبِى زُرْعَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى دَعْوَةٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يومَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِى صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِى وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ وما بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ رَبِّى غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِى عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُ نَفْسِى نَفْسِى اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِى اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا بَلَغَنَا اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّى غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِى نَفْسِى اِيْتُوا النَّبِيَّ فَيَاْتُوْنِى فَاَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ لَاأَحْفَظُ سَائِرَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے بکری کا دست حضور ﷺ کے سامنے لایا گیا جو آپ ﷺ کو بہت پسند (مرغوب) تھا (کیونکہ بے ریشہ اور لذیذ ہوتا ہے) حضور ﷺ اسے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اور کیا تم جانتے ہو کہ جس وجہ سے؟ اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) اولین وآخرین (تمام مخلوق) کو ایک میدان میں جمع کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا ان سب کو دیکھ لے گا (کیونکہ جگہ برابر ہوگی) اور بلانے والا اپنی آواز ان سب کو سنا سکے گا اور سورج قریب ہو جائے گا (کہ سارے لوگ گرمی کے مارے بیتاب ہو جائیں گے) اس وقت بعض لوگ کہیں گے (آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے) کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ تم کس پریشانی میں مبتلا ہو گے اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ کیوں نہیں کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کرے، بعض لوگ کہیں گے آدم علیہ السلام تم سب کے باپ ہیں (چلو ان کے پاس چلیں) چنانچہ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے آدم! آپ سب انسانوں کے باپ (جد امجد) ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح آپ کے اندر پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو رہنے کے لئے جنت دی، کیا آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ ہماری تکلیف کہاں تک پہنچی ہے؟ تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے پروردگار (اتنے) غضبناک ہیں کہ اس سے پہلے کبھی اتنے غضبناک نہیں ہوئے اور نہ آئندہ کبھی ہوں گے اس نے مجھ (گیہوں کا) درخت کھانے سے منع کیا تھا لیکن میں نے نافرمانی کی (کھالیا) مجھے خود اپنی فکر پڑ رہی ہے مجھے اپنی پڑی ہے تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ نوح (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح! زمین والوں کی طرف آپ سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ نے آپ کو عبد شکور (شکر گذار بندہ) فرمایا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف میں ہیں ہماری مصیبت کس درجہ پر پہنچ گئی ہے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے وہ فرمائیں گے آج میرا مالک آج اس درجہ غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد غضبناک ہوگا مجھے خود اپنی پڑی ہے، اپنے جان کی پڑی ہے تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، مانگئے دیا جائے گا۔

محمد بن عبید راوی نے کہا پوری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فیقولون یانوح انت اوّل الرّسل الی اھل الارض.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۰، ویاتی ص ۴۷۴، وص ۶۸۴۔

۳۱۱۷﴿ حَدَّثَنَا نَصْرُ بنُ عَلِيِّ اخبرنا اَبُو اَحْمَدَ عن سُفيانَ عن اَبِي اسْحَاقَ عنِ الاَسْوَدِ بنِ يَزِيْدَ عن عبدِ اللّٰهِ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ "فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرْ" مِثْلَ قِرَائَةِ العَامَّةِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (سورہ قمر میں) فهل من مُدّکر پڑھا (دال مشدد س) مشہور قرات کے مطابق۔

مطابقة للترجمة اس حدیث کی مطابقت ترجمہ سے مشکل ہے علامہ عینیؒ کہتے ہیں کہ اس کی مناسبت دوسری آیت سے ہے چونکہ یہ باب حضرت نوح علیہ السلام کے حالات میں ہے اور دوسری آیت میں ہے "وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيْرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ" الآيه. (سورہ یونس/۱۷)۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۰، ویاتی ص ۴۷۲، وص ۴۷۸، وص ۷۲۲، وص ۷۲۳، ۱۱۲، ۱۱۱۔

﴿بابٌ[۲۰۰۵] وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾

اور بیشک الیاس رسولوں میں سے ہیں

"وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْقَالَ لِقَوْمِهٖ اَلَا تَتَّقُوْنَ" الٰى "وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الآخِرِيْنَ" (الصافات/۲۳) قالَ ابنُ عبّاسٍ يُذكر بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلٰى آلِ يَاسِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ويُذكر عن ابنِ مَسْعُوْدٍ وَابنِ عباسٍ اَنَّ اِلْيَاس هو اِدْرِيْسُ.

اور بیشک الیاس رسولوں میں سے ہیں جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تھا کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے (کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ یعنی بتوں کی عبادت کرتے ہو) تركنا عليه فى الآخرين تک، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا "ان کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا جائے گا ای فی الاخرین، الیاس پر ہمارا سلام ہو ہم نیک لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا، حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ الیاس حضرت ادریس ہی ہیں۔

تشریح الیاس میں ایک لغت آل یاسین بھی ہے۔

﴿بابٌ[۲۰۰۶] ذِكْرِ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾

حضرت ادریس علیہ السلام کا تذکرہ

وَهُوَ جَدُّ اَبِي نُوحٍ وَيُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وقولِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَرَفَعْنَاهُ

مَكَانًا عَلِيًّا".

اور آپ (ادریس علیہ السلام) حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود نوح علیہ السلام کے دادا تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا" (سورہ مریم/۵۷) اور ہم نے اس کو اٹھالیا بلند مکان (یعنی آسمان) پر۔

بلند مقام علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ: السماء السادسة او الرابعة او الجنة اوشرف النبوة الزلفى، وعن ابن ابى نجيح عن مجاهد انه رفع الى السماء ولم يمت كما رفع عيسىٰ. (قس)

مزید تفصیل کے لئے تفاسیر کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بدایہ والنہایہ دیکھئے۔

۳۱۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ حدثنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ صالِحٍ حدثنا عَنْبَسَةُ حدثنا يُونُسُ عن ابنِ شِهابٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بنُ مالِكٍ كانَ اَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ فنزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِى ثم غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثم جاءَ بِطَسْتٍ مِن ذَهَبٍ مُمْتَلِيٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا فافْرَغَهَا فى صَدْرِى ثم اَطْبَقَهُ ثم اَخَذَ بِيَدِى فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّماءِ فلمَّا جاءَ اِلَى السَّماءَ الدُّنيا قالَ جِبْرَئِيلُ لخازِنِ السَّماءِ افْتَحْ قالَ مَنْ هذا قالَ هذا جِبْرَئِيلُ قالَ مَعَكَ اَحَدٌ قالَ مَعِيَ محمَّدٌ قالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قالَ نَعَمْ فَفَتَحَ فلمَّا عَلَوْنا السَّماءَ اِذَا رَجُلٌ عن يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ وعن يَسارِهِ اَسْوِدَةٌ فاذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وِاذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمالِهِ بَكَى فقالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ والابنِ الصَّالِحِ قلتُ مَنْ هذا ياجِبْرَئِيلُ قالَ هذا آدَمُ وهٰذِهِ الاَسْوِدَةُ عن يَمِينِهِ وعن شِمالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَاَهْلُ اليَمِينِ مِنهُم اَهْلُ الجَنَّةِ وَالاَسْوِدَةُ الَّتى عن شِمالِهِ اهْلُ النارِ فاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وِاذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمالِهِ بَكَى ثم عَرَجَ بِى جِبْرَئِيلُ حتى اَتَى السَّماءَ الثَّانِيَةَ فقالَ لخازِنِها افْتَحْ فقالَ لَهُ خازِنُهَا مِثْلَ ماقالَ الاَوَّلُ فَفَتَحَ قالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فى السَّمٰوٰتِ اِدْرِيسَ وِمُوسَى وِعِيسَى وَاِبْرَاهِيمَ ولم يُثْبِتْ لى كَيْفَ مَنازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهُ قدذَكَرَ اَنَّه قد وَجَدَ آدَمَ فى السَّماءِ الدُّنيا وَاِبْرَاهِيمَ فى السَّادِسَةِ وقالَ اَنَسٌ فلمَّا مَرَّ جِبْرَئِيلُ بِاِدْرِيسَ قالَ مَرْحَبًا بالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالاَخِ الصَّالِحِ فقلتُ مَنْ هذا قالَ هذا اِدْرِيسُ ثم مَرَرْتُ بِمُوسَى فقالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ والاَخِ الصَّالِحِ قلت مَن هذا قالَ هذا مُوسَى ثم مَرَرْتُ بِعِيسَى فقالَ مَرْحَبًا بالنَّبِيِّ الصالحِ والاَخِ الصالحِ فقلتُ مَنْ هذا قالَ عِيسَى

ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَيَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ عُرِجَ بِي جِبْرَئِيلُ حتی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حتی أَمُرَّ بِمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى مَا الَّذِي فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عليهم خَمْسِينَ صَلٰوةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ ذٰلِكَ فَفَعَلْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حتی أَتٰى بِي السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَاهِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میں اس وقت مکہ میں تھا پھر جبرئیل علیہ السلام اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے لبریز تھا اسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر سینہ جوڑ دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھا لے گئے جب آسمان دنیا پر پہنچے تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ (چوکیدار) سے کہا دروازہ کھولو اس نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبرئیل! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں، پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جواب دیا ہاں اب اس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص تشریف فرما ہیں کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں طرف ہیں اور کچھ انسانی روحیں ان کے بائیں طرف۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تو (خوشی سے) مسکرا دیتے، اور جب بائیں طرف دیکھتے تو (رنج سے) رو پڑتے ہیں، انہوں نے (مجھ سے کہا) خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون صاحب ہیں؟ جبرئیل نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو انسانی روحیں ان کے دائیں اور ان کے بائیں طرف تھیں یہ ان کی اولاد (بنی آدم) کی روحیں ہیں ان میں سے دائیں طرف والی بہشتی ہیں اور بائیں طرف والی روحیں دوزخی ہیں، اسی لئے جب وہ اپنی داہنی طرف نظر کرتے ہیں تو (خوشی سے) مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں (تو مارے رنج کے) رو پڑتے ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لئے ہوئے اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور وہاں کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو تو داروغہ نے جبرئیل علیہ السلام سے اسی طرح

سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے آخر اس نے دروازہ کھولا۔ انس ؓ نے بیان کیا کہ ابوذر ؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے مختلف آسمانوں پر ادریس، اور موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پایا لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے منازل کی کوئی تعیین نہیں کی (یعنی یہ نہیں بیان کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی) ہاں اتنا بیان کیا کہ آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔ اور انس ؓ نے بیان کیا کہ جب جبرئیل علیہ السلام ادریس علیہ السلام پر سے گذرے (حضور اقدس ﷺ ساتھ تھے) تو انہوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام پر سے گذرا تو انہوں نے بھی کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بیٹے میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب زہری ؒ نے بیان کیا اور مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس ؓ اور ابوحیہ انصاری ؓ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لیکے اوپر چڑھے یہاں تک کہ میں بلند ہموار مقام پر پہنچا جہاں قلم لکھنے کی آواز سننے لگا، ابن حزم اور انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پر فرض کیں میں یہ حکم لے کر لوٹا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس نمازیں (ہر روز) ان پر فرض ہوئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب سے مراجعت کیجئے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہیں ہے چنانچہ میں واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی تو پروردگار نے ایک حصہ کم کر دیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے کہا اپنے رب سے مراجعت کیجئے (اور مزید کم کرایئے) اور اسی طرح کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے اور مزید تخفیف کی درخواست کیجئے) پھر میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ ایک حصہ اور کم کر دیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ اپنے رب سے پھر مراجعت کیجئے آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے میں پھر واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی تو اللہ تعالیٰ نے (اس مرتبہ) فرمایا کہ یہ پانچ نمازیں ہیں اور (ثواب کے اعتبار سے) پچاس ہیں میرا قول بدلا نہیں کرتا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنے رب سے مراجعت کیجئے تو میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا) مجھے شرم آتی ہے (بار بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبرئیل علیہ السلام (اور آگے) چلے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس مجھ کو لائے جہاں مختلف قسم کے رنگ تھے جنہوں نے اس درخت کو چھپا لیا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی پھر مجھے

جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے گنبد ہیں اور وہاں کی مٹی مشک (کی طرح خوشبودار) ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلمّا مرّ جبرئيل بادريس و كذلك في قوله و جد في السمٰوات ادريس.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۷۰ تا ص ۴۷۱، و مرّ الحديث ص ۵۰، و ص ۲۲۱، و ياتي ص ۵۴۴۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام بلاشبہ نبی اور رسول تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوتھے آسمان پر ان سے ملاقات ہوئی۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ ۲۰۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا"﴾

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور قوم عاد کی طرف ہم نے انکے بھائی ہود کو (نبی بنا کر) بھیجا (ہود ۵۰)

وَقَوْلِهِ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْاَحْقَافِ اِلٰى قَوْلِهِ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ فيه عن عطاءٍ وسُلَيْمَانَ عن عائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وقولِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ. شَدِيْدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ و اَيَّامٍ حُسُوْمًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ اُصُوْلُهَا فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جب ہود نے اپنی قوم کو احقاف (ریت کے میدانوں) میں ڈرایا (سورہ احقاف ۲۱) الیٰ قولہ: كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ (احقاف ۲۵) (اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم قوموں کو) فيه عن عطاء الخ: اس باب میں عطاء بن ابی رباح اور سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاَمَّا عاد فاُهلكوا الآيه (سورہ حاقہ آیت ۶) اور قوم عاد نہایت سخت آندھی سے ہلاک کئے گئے، عاتية یہ ریح صرصر کی صفت ہے ابن عیینہ نے کہا عاتیہ کے معنی ہیں اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر ہوگئی (یعنی فرشتگان ہوا سے سرکشی کر رہی تھی) یہ آندھی اللہ نے ان پر سات آٹھ دن مسلط رکھی۔ حسوما کے معنی ہیں متتابعۃ یعنی پے در پے لگاتار چلتی رہی ایک منٹ بھی نہیں رکی۔ پس تو اس قوم عاد کو وہاں ایسے مرے گرے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے پڑے ہیں سو کیا تجھ کو ان میں سے کچھ باقی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ باقیۃ بمعنی بقیۃ۔

۳۱۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ عَرْعَرَةَ حدثنا شعبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عن مجاهِدٍ عَنِ ابنِ عباسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَاءِ وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ وقَالَ ابنُ

كَثِيْرٍ عن سُفْيَانَ عن اَبِيْهِ عن ابنِ اَبِي نُعْمٍ عن اَبِي سَعِيْدٍ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَها بَيْنَ الاَرْبَعَةِ الاَقْرَعِ بنِ حابِسٍ الحَنْظَلِيِّ ثمَّ المُجَاشِعِي وعُيَيْنَةَ بنِ بَدْرٍ الفَزارِيِّ وزَيْدٍ الطَّائِي ثمَّ احدِ بني نَبْهانَ وعَلْقَمةَ بنِ عُلَاثَةَ العَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِي كِلاب فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ والانصارُ قالوا يُعْطِي صَنادِيْدَ اهلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قالَ اِنَّما اَتَاَلَّفُهُمْ فاَقْبَلَ رَجُلٌ غائِرُ العَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ ناتِي الجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقٌ فقالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يامحمَّدُ قالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذا عَصَيْتُ اَيَامَنُنِي اللّٰهُ عَلَى اَهْلِ الاَرْضِ ولَا تَامَنُونِي فسَالَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خالِدَ بنَ الوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فلمَّا وَلّٰى قالَ اِنَّ مِن ضِئْضِئِ هٰذا اَوفِي عَقِبِ هٰذا قومًا يَقْرَؤُوْنَ القُرآنَ لايُجَاوِزُ حَناجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الاِسْلامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الاَوْثَانِ لَئِنْ اَنا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عادٍ۔

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (غزوہ خندق کے موقعہ پر) پُروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کردی گئی تھی۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ ابن کثیرؒ نے بیان کیا ان سے سفیان ثوریؒ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابن ابی نعم (بضم النون وسكون العين البجلي يعني عبدالرحمن) نے اور ان سے حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے (یمن سے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے چار حضرات میں تقسیم کردیا اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی اور عیینہ بن فزاری اور زید طائی جو بعد میں بنی نبہان میں شامل ہوگئے تھے اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بعد میں بنی کلاب میں شامل ہوگئے تھے اس پر قریش اور انصار ناراض ہوگئے وہ کہنے لگے کہ حضور اقدس ﷺ نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں اور ہمیں محروم رکھتے ہیں (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) حضور ﷺ نے فرمایا میں ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں اتنے میں ایک شخص سامنے آیا (اسمه حرقوص بن زهير يقال له ذو الخويصره) جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی (اندر گھسی ہوئی) رخسار ابھرا ہوا (بھدے طریقے پر گال پھولا ہوا) پیشانی ابھری ہوئی ڈاڑھی بہت گھنی، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (حالانکہ میں اس کا رسول ہوں) تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا اللہ نے مجھے روئے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے کیا تم لوگ مجھے امین نہیں مانتے؟ پھر ایک صحابیؓ نے اس گستاخ کے قتل کی اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ یہ خالد بن ولیدؓ تھے (وفي رواية اخرى انه عمر بن الخطابؓ ولاتنافي بينهما لاحتمال ان يكونا سالا معًا) حضور ﷺ نے انہیں منع کردیا جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کے بعد (اسی کے قوم سے) ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے

حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر جانور سے نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے عاد کی قوم ہلاک کئے گئے کہ کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کروں گا کہ ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "لاقتلنهم قتل عاد". (تشبیہ بالکلیہ استیصال میں ہے) وليس المراد انه يقتلهم بالآلة التي قتلت بها عاد بعينها.

تعدد موضعه وحديث ابن عباسؓ هنا ص۴۷۱ تا ص۴۷۲، ومرّ الحديث ص۱۴۱، وص۴۵۵، ويأتي ص۵۸۹۔ وحديث ابى سعيدؓ ياتى ص۵۰۹، في المغازى ص۶۲۳ مختصراً ۶۷۳، وص۷۵۶، وص۹۱۰، وص۱۰۲۴، وص۱۰۲۴، وص۱۱۰۵، وص۱۱۲۸۔

ذوالخويصرة: روایت میں اس کی تصریح ہے جو ص۵۰۹/ پر آئے گی انشاء اللہ۔

۳۱۲۰﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ يَزِيدَ حَدَّثَنا اِسْرَائِيلُ عن اَبِى اِسْحَاقَ عنِ الاَسْوَدِ قالَ سَمِعْتُ عبدَ اللّهِ قالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقرأُ فهَل مِن مُّدَّكِرٍ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ (سورہ قمر میں) فهل من مُدَّكِر پڑھتے تھے۔

تشریح تفصیل وتشریح کے لئے نصر الباری جلد ۹/ کتاب التفسیر ص۶۳۴/ دیکھئے۔

﴿باب ۲۰۰۸ قِصَّةِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ﴾

یاجوج ماجوج کے قصے کا بیان

وَقَوْلِ اللّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى "اِنَّ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الاَرْضِ".

اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: (سورہ کہف/۹۴) بے شک یاجوج ماجوج زمین میں فساد مچانے والی قوم ہے۔

یاجوج ماجوج کون ہیں لوگوں نے اس میں کلام کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کون لوگ ہیں؟ جمہور محدثین ومفسرین کا قول یہ ہے کہ انسانوں ہی کے دو قبیلوں کا نام ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں قبيلتان من ولد يافث بن نوح عليه السلام الخ (قس، ج۷/ ص۲۹۷)

وعن قتادة فيما ذكره محى السنة ان ياجوج ماجوج اثنتان وعشرون قبيلة بنى ذوالقرنين السد على احدى عشرين قبيلة وبقيت واحدة فهم الترك سموا بالترك لانهم تركوا خارج السد. (قس) قتادہ

سے منقول ہے کہ یاجوج ماجوج کے بائیس قبائل تھے ذوالقرنین نے سد (دیوار) بنائی تو ایک قبیلہ ادھر ہی رہ گیا اسی ایک قبیلہ کو ترک کہا جاتا ہے کیونکہ سد سے باہر ترک کر دیا (چھوڑ دیا) گیا تھا۔ یاجوج ماجوج عجمی لفظ ہے۔

یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے بدرجہا زائد کم از کم ہزار میں ایک اور دس کی نسبت سے ہے یاجوج ماجوج کے جو قبائل سد ذوالقرنین کے ذریعہ محصور ہیں وہ قیامت کے قریب تک اسی طرح محصور رہیں گے ان کے نکلنے کا وقت ظہور مہدی اور خروج دجال کے بعد ہوگا جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر دجال کے قتل سے فارغ ہو جائیں گے، یاجوج ماجوج کے نکلنے کے وقت سد ذوالقرنین منہدم ہو کر زمین کے برابر ہو جائے گی اس وقت یاجوج ماجوج کی بے شمار قومیں بیک وقت پہاڑوں کی بلندیوں سے اترتی ہوئی سرعت رفتار کے سبب ایسی معلوم ہوں گی کہ گویا یہ پھسل پھسل گر رہے ہیں اور یہ لاتعداد وحشی انسان عام انسانی آبادی اور پوری زمین پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کے قتل و غارت گری کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا اللہ کے رسول عیسیٰ علیہ السلام بھی بامر الٰہی اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر پناہ لیں گے اور عام دنیا کی آبادیوں میں جہاں کچھ قلعے یا محفوظ مقامات ہیں وہ ان میں بند ہو کر اپنی جانیں بچائیں گے، کھانے پینے کا سامان ختم ہو جانے کے بعد ضروریات زندگی انتہائی گراں ہو جائے گی باقی انسانی آبادی کو یہ وحشی قومیں ختم کر ڈالیں گی، ان کے دریاؤں کو چاٹ جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی دعا سے پھر یہ ٹڈی دل قسم کی بے شمار قومیں بیک وقت ہلاک کر دی جائیں گی ان کی لاشوں سے ساری زمین پٹ جائے گی ان کی بدبو کی وجہ سے زمین پر بسنا مشکل ہو جائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکے رفقاء ہی کی دعا سے ان کی لاشیں دریا برد غائب کر دی جائے گی اور عالمگیر بارش کے ذریعہ پوری زمین دھو کر پاک صاف کر دی جائے گی۔ اس کے بعد تقریباً چالیس سال امن و امان کا دور دورہ رہے گا، زمین اپنی برکات اگل دے گی کوئی مفلس و محتاج نہ رہے گا کوئی کسی کو نہ ستائے گا سکون و اطمینان آرام و راحت عام ہوگی۔ باقی کے لئے معارف القرآن دیکھئے۔

﴿بَابٌ ۲۰۰۹ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں

"وَيَسْئَلُونَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبَبًا طريقًا الى قوله آتُونِى زُبَرَ الْحَدِيْدِ واحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِىَ الْقِطَعُ حتى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابنِ عباسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسَّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا اَجرا قال انفُخوا حتى اِذَا جَعَلَهٗ نارًا قَالَ آتُونِى اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا اَصُبُّ عَلَيْهِ قَطْرًا رَصَاصًا ويقالُ الحَدِيْدُ ويُقَالُ الصُّفْرُ وقال ابنُ عباسٍ

النُّحَاسُ فَمَااسْطَاعُوا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ يَعْلُوْهُ اسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ اَطَعْتَ لَهُ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اسْطَاعَ يَسْطِيْعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ وَمَااسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَّبِّىْ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهُ دَكًّا اَلْزَقَهُ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَاسَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهُ حَتّٰى صَلُبَ مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِىِّ ﷺ رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَيْتَهُ.

اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں الی قوله سببا (سورہ کہف آیت ۸۴،۸۳) سببا بمعنی طریق یعنی راستہ ہے آتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ میرے پاس لوہے کی تختیاں لاؤ) زبر کا واحد زبرہ ہے جس کے معنی ٹکڑوں کے ہیں۔ حتی اِذا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ یہاں تک کہ جب دونوں پہاڑوں کے پھانکوں کو برابر کردیا، ابن عباسؓ سے (بین الصدفین کی تفسیر میں) منقول ہے دو پہاڑ، اور السدین دو پہاڑ ہیں۔ خرجا بمعنی اجرا یعنی محصول، مزدوری جمع اخراج۔ قال انفخوا حتی الخ ذوالقرنین نے (عملہ سے) کہا اس کو پھونکو یہاں تک کہ جب اس کو آگ بنادیا تو کہا اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ میں اس پر انڈیل دوں، اصُبُّ علیه قِطْرا قطر بمعنی رصاص یعنی سیسہ ہے اور بعض لوگوں نے کہا قطر کے معنی لوہا ہے اور کہا گیا ہے کہ پیتل ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے بمعنی نحاس یعنی تانبا ہے۔

فمااسطاعوا ان یظھروہ پھر وہ (یاجوج ماجوج کے لوگ) اس پر چڑھ نہ سکے) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج ماجوج کو فی الحال یہ قدرت نہیں دی کہ دیوار پھاند کر یا توڑ کر ادھر نکل آئیں) یظھروہ بمعنی یعلوہ استطاع اطعت له سے استفعال کا صیغہ ہے اس وجہ سے فتحہ دے کر پڑھا جاتا ہے اسطاع یسطیع (مطلب یہ ہے کہ تخفیف کے لئے تاء کو حذف کردیا گیا ہے اور اس کی حرکت ہمزہ کو دے کر اسطاع پڑھا گیا) اور بعض نے استطاع یستطیع ہی پڑھا ہے، وماastطاعوا له نقبا اور نہ وہ اس میں سوراخ لگا سکے (یعنی اس پر بھی قدرت نہ ہوئی کہ سوراخ لگا کر نکل آئیں) قال ھذا رحمة من ربی ذوالقرنین نے کہا یہ میرے رب کی ایک مہربانی ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آپہنچے گا تو اسے ڈھا کر پاش پاش کردے گا، زمین سے چپکا دے گا۔ ناقۃ دکاء وہ اونٹنی جسے کوہان نہ ہو، اور الدکداک من الارض وہ برابر زمین یہاں تک کہ سخت ہوجائے اور اس دن ہم چھوڑ دیں گے انہیں ہجوم کرتے ہوئے (ہر بستی پر ٹڈیوں کی طرح امنڈتے ہوئے (یا یہ مطلب یہ ہے کہ شدت ہول واضطراب سے ساری مخلوق کو ایک پر ایک گرتے ہوئے چھوڑ دیں گے) یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دئے جائیں گے اور ہر بلندی سے نکلنے لگیں قال قتادة الخ: قتادہ نے کہا

حدب بمعنی ٹیلہ ہے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا میں نے سد سکندری کو دیکھا ہے دھاری دار چادر کے مثل آپ ﷺ نے فرمایا ''تو نے اس کو دیکھا ہے؟''

ذوالقرنین ذوالقرنین دو ہیں اور دونوں کا نام سکندر ہے ایک سکندر یونانی مقدونی کے نام سے مشہور ہے جس کا وزیر ارسطاطالیس فیلسوف تھا یہ آتش پرست مشرک تھا، دوسرا سکندر مومن صالح تھا جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے ان کے بارے میں نبوت تک کا قول منقول ہے دونوں کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے یعنی سکندر دوالقرنین جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یہ سکندر یونانی سے دو ہزار سال قبل گذرے ہیں ان کے وزیر حضرت خضر علیہ السلام تھے اس سکندر اول نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات کی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف بھی کیا ہے مزید تفصیل کے لئے معارف القرآن مفتی شفیعؒ کا یا البدایہ والنہایہ کا مطالعہ فرمائیے۔ واللہ اعلم

۳۱۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيلٍ عنِ ابنِ شهابٍ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَه عن اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفيانَ عن زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يقولُ لااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرب مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ اليومَ مِنْ رَدمِ ياجُوجَ وماجُوجَ مثلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ باِصْبَعَيْهِ الاِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا فقالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُونَ قالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الخَبثُ. ﴾

ترجمہ حضرت زینب بنت جحش ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ فرمار ہے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ويلٌ لِّلعرب الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عرب کے لئے خرابی ہے اس شر سے جو قریب آچکا ہے آج یاجوج وماجوج کی ردم یعنی سد سے اتنا کھل گیا (سوراخ ہوگیا) ہے اور حضور ﷺ نے اپنی دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل والی کا حلقہ بنایا، اس پر حضرت زینب بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم ایسے حال میں ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے اندر صالحین موجود ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ خبث (یعنی شر، برائی) کی کثرت ہو جائے گی۔

تشریح سد یاجوج ماجوج میں بقدر حلقہ سوراخ ہونا حقیقی معنی بھی ہوسکتا ہے اور مجازی طور پر سد ذوالقرنین کے کمزور ہو جانے کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۲، ويأتي ص ۵۰۸، وص ۱۰۴۶، وص ۱۰۵۶۔

۳۱۲۲ ﴿ حَدَّثَنا مُسلِمُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا وُهَيبٌ حَدَّثَنا ابنُ طاؤسٍ عن اَبِيهِ عن اَبِي هُرَيْرَة

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَتَحَ اللّٰہُ مِنْ رَدْمِ یَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ ھٰذَا وَعَقَدَ بِیَدِہٖ تِسْعِیْنَ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کے ردم (یعنی دیوار) سے اتنا کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے انگلیوں سے نوے کی گرہ لگائی۔

(عقد انامل میں اس کی صورت یہ ہے کہ خنصر اور بنصر کو بند کرے اور انگشت شہادت کو دراز کر دے اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھے۔)

تشریح ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں جب تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کل آکر توڑ لیں گے اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اس کو کھولنے کا ارادہ فرمائیں گے تو اس روز جب محنت کر کے آخری حد میں پہنچا دیں گے اس دن یوں کہیں گے کہ انشاء اللہ کل اس کو توڑ لیں گے اللہ کے نام اور اس کی مشیت پر موقوف رکھنے سے آج توفیق ہو جائے گی تو دیوار کا باقی ماندہ حصہ اپنی حالت پر ملے گا اور وہ اس کو توڑ کر نکل پڑیں گے۔

۳۱۲۳ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حدثنا اَبُو اُسَامَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عن اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یقولُ اللّٰہ تبارکَ وتعالٰی یاآدَمُ فیقولُ لَبَّیْکَ وسَعْدَیْکَ وَالخیرُ فی یَدَیْکَ فیقولُ اَخرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وماھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عذابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قالوا یارسولَ اللّٰہ! وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الواحِدُ قَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَمِنْ یاجُوجَ وَمَاجُوجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اَرْجُوا اَنْ تَکُونُوا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا فقالَ اَرْجُوا اَنْ تَکُونُوا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرنا فقالَ اَرْجو اَنْ تَکُونُوا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَکَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ فی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوداءِ فی جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ فی جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ.

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ عرض کریں گے حاضر ہوں ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں نو سو ننانوے، اس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اور (اس وقت خوف ودہشت کی وجہ سے) تم دیکھو گے لوگوں کو مست بیہوش، حالانکہ وہ نشہ میں نہیں، لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے لوگوں

نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے وہ ایک (جنت کا مستحق) کون ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو وہ آدمی تم میں سے ہوگا اور یا جوج ماجوج میں سے ہزار، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہوگے اس پر ہم نے (مارے خوشی کے اللہ اکبر کہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ امید کرتا ہوں کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کے نصف ہوگے پھر ہم نے تکبیر پڑھی آپ ﷺ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں سفید بال۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۷۲ تا ص۴۷۳، و یاتی ص۶۹۳، و ص۹۶۷، و ص۱۱۱۵۔

مقصد مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو ذوالقرنین ہے وہ یونانی اسکندر نہیں ہے جس نے اسکندریہ بنایا تھا اور اس کا وزیر ارسطاطالیس فلسفی تھا یہ سکندر یونانی مشرک تھا تفصیل بعنوان ذوالقرنین گذر چکی ہے۔

﴿بَابُ ۲۰۱۰ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا"﴾

وَقَوْلِهٖ "اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ، وقولِهٖ جلّ ذِكْرُهٗ "اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ" قَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

اللہ عزوجل کے اس ارشاد کا بیان کہ اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنایا (سورہ نساء/۱۲۵)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ نحل، آیت ۱۲۰ر میں) بیشک ابراہیم (علیہ السلام تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے) ایک امت تھے اللہ کے فرمانبردار۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ توبہ ۱۱۴ر میں) بیشک ابراہیم علیہ السلام نرم دل بردبار تھے، اور ابومیسرہ نے کہا اَوّاہ کے معنی مہربان کے ہیں حبشی زبان میں۔

۳۱۲۴﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ كَثِيْرٍ حدثنا سُفْيَانُ حدثنا الْمُغِيْرَةُ بنُ النُّعْمَانِ حدَّثَنِي سَعِيْدُ بنُ جُبَيْرٍ عن ابنِ عباسٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كما بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ، وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يومَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فيقولُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فاقولُ كما قال العَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَادُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قولِهٖ العَزِيْزُ الحَكِيْمُ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن غیر مختون جمع کئے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم اس کو ضرور (پورا) کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے (یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو حضور اقدس ﷺ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہوگی اور جزئی فضیلت کلی فضیلت کو مستلزم نہیں) اور میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف (یعنی جہنم کی طرف) کھینچ لے جائیں گے تو میں کہوں گا (فرشتو!) یہ تو میرے اصحاب ہیں، یہ میرے صحابی ہیں تو وہ کہیں گے (آپ کو معلوم نہیں آپ کی وفات کے بعد) یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل دین سے پھر گئے تھے (یعنی کفر اختیار کرلیا تھا) اس وقت میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کنت علیهم شهیدا الخ اور میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا ان پر نگراں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِه "واول من یکسٰی یوم القیامة ابراهیم علیه السلام.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۷۳، وباقی ص۴۹۰، وص۶۶۵، ،،، وص۶۹۳، وص۹۶۶۔

۳۱۲۵﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِی اَخِی عبدُ الحَمِیْدِ عن ابنِ اَبِی ذِئبٍ عن سَعِیْدِ المَقْبُرِیِّ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ یلقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ آزرَ یومَ القِیَامَةِ وعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فیقولُ لَهُ اِبرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ لاتَعْصِنِی فیقولُ اَبُوْهُ فالیَومَ لااَعْصِیْکَ فیقولُ اِبراهِیْمُ یارَبِّ اِنَّکَ وَعَدْتَنِی اَنْ لَا تُخْزِنِی یومَ یُبْعَثُونَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخزٰی مِنْ اَبِی الاَبْعَدِ فیقولُ اللّٰهُ اِنِّی حَرَّمْتُ الجَنَّةَ عَلَی الکافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یااِبْرَاهِیْمُ ماتَحْتَ رِجْلَیْکَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُتَلَطِّخٍ فَیُؤخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے والد آزر سے قیامت کے دن جب ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا تو ابراہیم علیہ السلام اس سے فرمائیں گے کیا میں نے آپ سے (دنیا میں) نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی (مخالفت) نہ کیجئے تو آزر کہے گا آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا (جو تم کہو گے بجالاؤں گا) ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے رب! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کریں گے، آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے، پھر کہا جائے گا اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچے کیا ہے؟ وہ دیکھیں کہ بہت بالوں والا بجو ہے نجاست سے لتھڑا ہوا پھر اس کے پاؤں کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(وعند الحاكم من طريق ابن سيرين عن ابى هريرة فيمسخ الله اباه ضبعا فيؤخذ بقوائمه فيلقى فى النار.) (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى ذكر ابراهيم عليه الصلوة والسلام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۷۳، ویاتی ص۷۰۲۔

۳۱۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيْمَانَ حدثنى ابنُ وَهْبٍ اَخبرنِى عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَه عن كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابنِ عباسٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ دَخَلَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم البَيْتَ فوَجَدَ فِيهِ صُورَةَ اِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ فقالَ اَمَّا لَهُمْ فقَدْ سَمِعُوا اَنَّ المَلائِكَةَ لاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هٰذا اِبْرَاهِيمُ مُصَوَّرٌ فمَالَهُ يَسْتَقْسِمُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (جب مکہ فتح ہوا) بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا قریش کو کیا ہو گیا ہے حالانکہ یہ لوگ سن چکے ہیں (انہیں معلوم ہو چکا ہے) کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کی تصویر بنی ہوئی ہے انہیں پانسہ پھینکنے سے کیا کام؟

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى قوله ابراهيم فى الموضعين.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۷۳، ویاتی ص۴۷۳، وص۶۱۴۔

تشریح مشرکین مکہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مورت بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دے رکھا تھا اس پر حضور اقدس ﷺ نے اعتراض فرمایا کہ تیر کو پانسہ بنانا، اس سے جوا کھیلنا فال نکالنا پیغمبر کی شان کے خلاف ہے، مزید تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ۸ر ص ۳۴۸ر کا مطالعہ کیجئے۔

۳۱۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ مُوسٰى حدثنا هِشامٌ عن مَعْمَرٍ عن اَيوبَ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ النبىَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فى البَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حتى اَمَرَبِهَا فمُحِيَتْ وَرَاَى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ بِاَيْدِيهِمَا الاَزْلامُ فقال قاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالاَزْلامِ قطُّ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بیت اللہ کے اندر تصویریں دیکھیں تو آپ ﷺ اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں اور آپ ﷺ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں (پانسے کے) تیر ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ ان مشرکوں کو ہلاک و برباد کرے واللہ ان بزرگوں نے کبھی تیر (پانسے کے) نہیں پھینکے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "ابراھیم".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۳، ومرّ الحدیث ص ۲۱۸، ویاتی الحدیث ص ۶۱۴۔ کتاب المغازی ص ۳۴۸/ ملاحظہ فرمائیے۔

۳۱۲۸﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ حدثنا یَحییٰ بنُ سَعِیْدٍ حدثنا عُبَیْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنِی سَعِیْدُ بنُ اَبِی سَعِیْدٍ عن اَبِیْہِ عن اَبی ھُرَیْرَۃَ قالَ قِیْلَ یارسولَ اللّٰہِ! مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ قالَ اَتْقَاھُمْ فقالوا لَیْسَ عن ھٰذا نَسْاَلُکَ قالَ فیُوسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قالوا لَیْسَ عن ھٰذا نَسْاَلُکَ قالَ فعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْئَلُوْنَ خِیَارُھُمْ فی الجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فی الإسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا قالَ اَبواُسَامَۃَ وَمُعْتَمِرٌ عن عُبَیْدِ اللّٰہِ عن سَعِیْدٍ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، لوگوں نے عرض کیا ہم حضور ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے، آپ ﷺ نے فرمایا (نسب کے لحاظ سے) تو یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں باپ نبی، دادا نبی، پردادا اللہ کے خلیل، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے، آپ ﷺ نے فرمایا (معلوم ہوتا ہے کہ) تم عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھتے ہو، جو جاہلیت میں شریف (بہتر) تھے وہ اسلام میں بھی شریف (بہتر) ہیں جبکہ وہ دین کا علم حاصل کریں۔

اس حدیث کو ابو اسامہ، اور معتمر نے بھی عبید اللہ سے بیان کیا انہوں نے سعید سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

(معلوم ہوا کہ اگر دین سے جاہل رہیں تو نسبی شرافت کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ❁ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "خلیل اللّٰہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۳، ویاتی ص ۴۷۸، وص ۴۷۹، وص ۴۹۶، وص ۶۷۹۔

۳۱۲۹﴿ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بنُ ھِشَامٍ حدثنا اِسمَاعِیْلُ حدثنا عَوفٌ حدثنا اَبُورَجَاءٍ حدثنا سَمُرَۃُ قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَتَانِی اللَّیْلَۃَ آتِیَانِ فاَتَیْنَا علٰی رَجُلٍ طَوِیْلٍ لاَ اَکَادُ اَرٰی رَاْسَہٗ طُولاً وَاِنَّہٗ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ.﴾

ترجمہ | حضرت سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے پھر وہ دونوں (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) ایک لمبے بزرگ کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر نہیں دیکھ پاتا تھا

معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "انه ابراهيم عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۳، وقد مضى في آخر كتاب الجنائز ص۱۵۳، وياتي ص۶۷۴، وص۱۰۴۳۔

۳۱۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا بَيَانُ بنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضرُ اَخبرنا ابنُ عَونٍ عن مُجاهِدٍ اَنَّه سَمِعَ ابنَ عباسٍ وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ مكتوبٌ بَيْنَ عَيْنَيهِ كافِرٌ اَوْ كَ ف ر قالَ لَمْ اَسمَعْهُ ولكِنَّهُ قالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فانظُروا اِلى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوسٰى فجَعْدٌ آدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَيْهِ انْحَدَرَ فِى الوَادِى يُكَبِّرُ. ﴾

ترجمہ | حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا لوگوں نے ان کے سامنے دجال کا ذکر کیا کہ دجال کے دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کافر، یا ک ف ر، (ہر مومن اس کو پڑھ لے گا کہ کافر ہے) ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ یہ تو میں نے حضور اقدس ﷺ سے نہیں سنا لیکن آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام (کی شکل و وضع معلوم کرنے) کے لئے تم اپنے صاحب (یعنی حضرت محمد ﷺ) کو دیکھو، اور موسیٰ علیہ السلام گٹھا ہوا بدن گندمی رنگ سرخ اونٹ پر سوار جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں وہ وادی میں اترے لبیک کہتے ہوئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "اما ابراهيم عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۳، ومرّ الحديث ص۲۱۰، وياتي ص۸۷۶۔

۳۱۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ حدثنا مُغِيرَةُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ القُرَشِيُّ عن اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم وهو ابنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالقَدُومِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی برس کی عمر میں بسولہ سے اپنا ختنہ کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "ابراهيم النبى عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۳، وياتي في الاستيذان ص۹۳۱۔

۳۱۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ حدثنا شُعَيبٌ حدثنا اَبُوالزِّنَادِ وَقالَ بِالقَدُومِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عبدُالرَّحمٰنِ بنُ اسحَاقَ عن اَبِى الزِّنَادِ وتابَعَهُ عَجْلانُ عن اَبِى هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ محمّدُ بنُ عَمْرٍو عن اَبِى سَلَمَةَ. ﴾

ترجمہ | ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت میں قدوم دال کی تشدید

کے ساتھ ہے اور اس میں قدوم بہ تخفیف دال ہے، شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بھی ابوالزناد سے روایت کیا اور عجلان نے بھی ابوہریرہؓ سے، اور محمد بن عمرو نے اس کو ابوسلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے۔

(عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمدؒ اور محمد بن عمرو کی روایت کو ابویعلی نے وصل کیا۔)

تشریح بالقدوم علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: وقال الكرمانى روى بتخفيف الدال وتشديدها فقيل آلة النجار (یعنی بسولہ) يقال لها القدوم بالتخفيف لاغير واما القدوم الذى هو مكان بالشام ففيه التشديد والتخفيف فمن رواه بالتشديد اراد القرية ومن روى بالتخفيف فيحتمل القرية والآلة والاكثرون على التخفيف وارادة الآلة.

یعنی اکثر حضرات نے قدوم دال کی تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اور بڑھئی کا ہتھیار بسولہ مراد لیا ہے البتہ شام میں ایک بستی کا نام بھی قدوم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب ختنہ کا حکم آیا اس وقت ان کے پاس استرہ وغیرہ نہ ہوگا اور حکم الٰہی میں تاخیر کو مناسب نہیں سمجھا بسولہ ہی سے ختنہ کرلیا۔ واللہ اعلم

۳۱۳۳﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ اخبرني ابْنُ وَهْبٍ اخبرني جَرِيْرُ بْنُ حازِمٍ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلاَّ ثلاثًا، ح وحدَّثَنا محمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حدثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْراهيمُ اِلاَّ ثلاثَ كَذَباتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قولُه اِنِّي سَقِيْمٌ وقولُه بلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هذا وقالَ بَيْنَا هُوَ ذاتَ يومٍ وسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الجَبَابِرَةِ فقِيْلَ لَهُ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلاً مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهُ عَنْهَا قالَ مَنْ هٰذِهِ قالَ اُخْتِي فَاَتٰى سارَةَ فقالَ ياسَارَةُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وغَيْرُكِ وَاِنَّ هٰذا سَاَلَنِي فاَخْبَرْتُهُ اَنَّكِ اُخْتِي فلاتُكَذِّبِيْنِي فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فلمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَاُخِذَ فقالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلاَ اَضُرُّكِ فدَعَتِ اللّٰهَ فاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْاَشَدَّ فقالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلاَ اَضُرُّكِ فدَعَتْ فاُطْلِقَ فدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فقالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسانٍ اِنَّما اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ فاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قائِمٌ يُصَلِّي فَاَوْمَاَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ قالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الكافِرِ اوالفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فتِلْكَ اُمُّكُمْ يابَنِي ماءِ السَّماءِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (ساری عمر) جھوٹ نہیں

بولے مگر تین باتیں، بظاہر واقعہ کے خلاف بطور توریہ کہی ہیں۔ ح (دوسری سند) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ (ساری عمر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار (بطور توریہ) ان میں دو خالص اللہ کے لئے (اول) ان کا یہ قول انی سقیم میں بیمار ہونے والا ہوں، (دوسرا) بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہے، (تیسرا) فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور سارہ دونوں (سفر میں) تھے اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس ظالم کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اس کے ساتھ ایک حسین ترین عورت ہے، بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا میری بہن ہے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے پاس سے ہو کر) حضرت سارہ کے پاس آئے اور فرمایا اے سارہ! اس سرزمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مؤمن نہیں ہے (سب مشرک وکافر ہیں) اور اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا (کہ یہ عورت کون ہے؟) تو میں نے اس کو بتایا کہ میری بہن ہے (یعنی دینی اعتبار سے) اس لئے مجھے جھٹلانا مت (یعنی تو بھی اپنے تئیں میری بہن کہنا ایسا نہ ہو کہ میں جھوٹا ہو جاؤں) پھر اس ظالم نے سارہؓ کو بلوایا تو جب حضرت سارہ اس کے پاس پہنچیں تو وہ ظالم حضرت سارہ کی طرف ہاتھ بڑھانے لگا تو وہ خود پکڑ لیا گیا (زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا) اس پر اس ظالم نے سارہ سے کہا میرے لئے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ سارہ نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا (یعنی اچھا ہو گیا) پھر اس ظالم نے دوسری مرتبہ ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، کہنے لگا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا پھر سارہ نے دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا اب اس نے اپنے دربانوں میں سے کسی کو بلایا (وفی روایۃ مسلم ودعا الذی جاء بھا) اور کہا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو بلاشبہ تم میرے پاس شیطان یعنی سرکش جن کو لائے ہو اور (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے خدمت کے لئے حضرت ہاجرہؓ کو دیا پھر حضرت سارہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے (نماز ہی میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا خبر ہے؟ سارہ نے بتایا اللہ نے اس کافر یا کہا بدکار کی تدبیر نہ چلنے دی اس کا فریب اسی پر الٹ دیا اور خدمت کے لئے ہاجرہ کو دیا۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا اے آسمان کے پانی والو! یہی ہاجرہ تمہاری ماں ہیں۔

(فتلك امكم، یہ ابو ہریرہؓ کا ارشاد ہے مقصد اہل عرب ہیں انہیں بنی ماء السماء اس بناء پر کہا کہ یہ لوگ اکثر جنگلوں اور پہاڑوں میں بسر کرتے ہیں اہل عرب کے پاس کوئی دریا نہیں تھا صرف بارش کے پانی پر زندگی کا مدار تھا۔ واللہ اعلم)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "لم یکذب ابراھیم" وما المقصود الا ذکر ابراھیم فقط.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۷۳ تا ص ۴۷۴، ومرّ الحدیث ص ۲۹۵، وص ۳۵۹، ویاتی ص ۷۶۱، وص ۱۰۲۸۔

۳۱۳۴﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰى او ابن سَلام عنهُ حدثنا ابنُ جُرَيْجٍ عن عبدِ الحَمِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ بِقَتْلِ الوَزَغِ وقالَ وكانَ يَنفُخُ علٰى اِبْرَاهِيمَ عليه السَّلامُ. ﴾

ترجمہ حضرت ام شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا کہ اس (کم بخت) نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر پھونکا تھا۔ (اور سب جانور بجھا رہے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "علی ابراهيم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۷۴، ومرّ الحديث ص۴۶۶۔

۳۱۳۵﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصِ بنِ غياثٍ حدثنا اَبی اخبرنا الاَعْمَشُ حدثنی اِبْرَاهِيْمُ عن عَلْقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ لمَّا نزلَتْ "الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ" قُلْنَا يارسولَ اللّٰهِ اَيُّنا لايَظْلِمُ نَفْسَهُ قالَ لَيسَ كما تقولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُم بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوا اِلٰى قولِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يابُنَیَّ لاتُشْرِكْ باللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "الذین آمنوا" الآیہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم کی آمیزش نہیں کی الخ۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جس نے اپنی جان پر ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مطلب نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو، جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی میں ظلم سے مراد شرک ہے کیا تم نے (سورہ لقمان کی) یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے (انعم یا اشکم) سے کہا اے بیٹا! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ باب سے اس حدیث کی مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: "فان قلت ماوجه مناسبة هذا الحديث لما ترجم به؟ فالجواب ان قوله "الذين آمنوا" من كلام ابراهيم جوابا عن السوال فی قوله: فایّ الفريقين اومن كلام قومه وانهم اجابوه بما هوحجة عليهم، وحينئذ فالموصول خبر مبتدأ محذوف ای هم الذين آمنوا فظهرت المناسبة بين الحديث والترجمة، ويكفی ادنى اشارة كما هی عادة المؤلف رحمه الله فی دقائق التراجم.

وفی حديث علی عند الحاكم انه قرأ "الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم" وقال: نزلت هذه الآيه فی ابراهيم واصحابه ليس فی هذه الامة. (قس)

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بعد ہی متصلاً ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے "وتلك حجتنا آتيناها ابراهيم على قومه". (کرمانی)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۷۴، ومرّ الحدیث ص۱۰، ویاتی الحدیث ص۴۸۷، وص۶۲۶، وص۷۰۴، وص۱۰۲۲، وص۱۰۲۵، ومسلم ص۷۷۔

تشریح پوری تشریح وتفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری اول ص۲۸۳، نیز نصر المنعم ص۱۶۴۔

مقصد اس باب سے مقصد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف ہے۔ واللہ اعلم

﴿بابٌ: یَزِفُّونَ النَّسلانُ فِی المَشِی﴾ ۲۰۱۱

ای ھذا بابٌ بالتنوین من غیر ذکر ترجمة فھو کالفصل من سابقه ای من باب قول اللّٰه تعالیٰ "واتّخذ اللّٰه ابراھیم خلیلا".

یَزِفُّونَ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ صافات/۹۴، میں) فَاَقْبَلُوا اِلَیْهِ یَزِفُّونَ (تو لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے (غصے میں گھبرائے ہوئے) آئے۔ فرماتے ہیں آیت میں یزفون کے معنی ہیں النسلان فی المشی یعنی چلنے میں تیزی کرنا، زف سے مشتق ہے از باب ضرب جمع مذکر غائب۔

جب ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑ دیا اور لوگ اپنے میلے سے واپس آئے تو دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں قرائن سے سمجھا کہ ابراہیم کے سوا یہ کسی کا کام نہیں چنانچہ سب ابراہیم علیہ السلام کی طرف تیزی سے چلتے ہوئے آئے۔

۳۱۳۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِیمَ بنِ نَصْرٍ حدثنا اَبُو اُسَامَةَ عن اَبِی حَیَّانَ عن اَبِی زُرْعَةَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَوْمًا بِلَحْمٍ فقالَ اِنَّ اللّٰهَ یَجْمَعُ یَوْمَ القِیَامَةِ الاَوَّلِیْنَ وَالآخِرِیْنَ فی صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِی ویَنْفُذُهُمُ البَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ فیاتونَ اِبْرَاهِیْمَ فیقولونَ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُهُ مِنَ الاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فیقولُ وَذَکَرَ کَذِبَاتِهِ نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوا اِلٰی مُوسٰی تَابَعَهُ اَنَسٌ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا پکارنے والا اپنی آواز سب کو سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا اور سورج ان کے نزدیک آجائے گا پھر آپ ﷺ نے حدیث شفاعت ذکر کی کہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور خلیل ہیں آپ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے سفارش کیجئے پھر وہ اپنے جھوٹ (توریہ) کو یاد کریں گے اور فرمائیں گے مجھے اپنی فکر ہے مجھے اپنی فکر ہے تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، اس حدیث کی متابعت انسؓ نے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث لباب "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا" فی قولہ "انت نبی اللہ وخلیلہ فی الارض.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۷۴، ومرّ الحدیث ص۴۷۰، ویاتی ص۶۸۴۔

۳۱۲۷﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوعبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عن اَبِيْهِ عن اَيُّوبَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عباسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْلَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ حدثنا ابنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَمَّا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ فحدَّثَنِي قَالَ اِنِّي وعثمانُ بنَ اَبِي سُلَيْمانَ جُلُوسٌ مَعَ سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ فقالَ مَاهٰكَذا حَدَّثَنِي ابنُ عباسٍ وَلٰكِنَّه قالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمَاعِيْلَ وَاُمِّهِ وَهِيَ تُرْضِعُهُ مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ اسماعیل کی والدہ (حضرت ہاجرہ) پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد مینڈھ نہ بناتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔ اور محمد بن عبداللہ بن انصاری نے کہا ہم سے یہ حدیث اس طرح ابن جریج نے بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباسؓ نے مجھ سے یہ حدیث اس طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ حضرت ابراہیم اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ علیہم السلام کو لے کر (مکہ کی سرزمین میں) آئے حضرت ہاجرہ اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک پرانی مشک تھی۔

مختصر تشریح | حضرت ابراہیم علیہ السلام یہی مشک بھر پانی حضرت ہاجرہ کو دے کر ان کو اور ان کے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسماعیل کو اس جنگل بے آب وگیاہ میں اللہ کے بھروسے پر چھوڑ گئے جب مشک کا پانی ختم ہوگیا اور حضرت اسماعیل پیاس سے بے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ گھبرا کر پانی ڈھونڈھنے کے لئے نکلیں، انہوں نے صفا ومروہ کے درمیان سات چکر (سات پھیرے) لگائے لیکن پانی نہ ملا آخر حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے زمین پر ایک پر مارا زمزم کا چشمہ جاری ہوگیا حضرت ہاجرہ نے اس چشمہ کا پانی ایک مینڈھ بنا کر روک دیا وہ حوض کی طرح رہ گیا، آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے۔ واللہ اعلم

لم یرفعہ: ابن عباسؓ نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا ہے پھر انہیں اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل کو ابراہیم علیہ السلام لے کر آئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للباب الذی تقدم ظاھرۃ لانہ فی قضیۃ ابراھیم علیہ السلام.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۷۴، ومرّ الحدیث ص۳۱۸ تا ص۳۱۹، ویاتی ص۴۷۶۔

۳۱۳۸﴿ حدثنا عبدُ اللهِ بنُ محمدٍ حدثنا عبدُ الرَّزّاقِ حدثنا مَعْمَرٌ عن ايوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيرِ بنِ كَثِيرِ بنِ المُطَّلِبِ بنِ اَبِي وَدَاعَةَ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا على الآخرِ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ قالَ ابنُ عباسٍ اوَّلُ مَااتَّخَذَ النِّسَاءُ المِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمَاعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ثُمَّ جاءَ بِهَا ابراهِيْمُ وبِابْنِهَا اسْمَاعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حتى وَضَعَهُمَا عِنْدَ البَيْتِ عندَ دَوْحَةٍ فوقَ زَمْزَمَ في اَعْلَى المَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا ماءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَااِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا في هٰذا الوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَايَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذَنْ لَايُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حتى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَايَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ البَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّي اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غيرِ ذِي زَرْعٍ عند بَيْتِكَ المُحَرَّمِ حتى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ اسْمَاعِيْلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ المَاءِ حتى اِذَا نَفِدَ مافي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى اَوْقَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ في الارضِ يَلِيْهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الوَادِيَ تَنْظُرُ هَل تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حتى اِذَا بَلَغَتِ الوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الاِنْسَانِ المَجْهُوْدِ حتى جَاوَزَتِ الوَادِيَ ثُمَّ اَتَتِ المَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَل تَرٰى اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قال ابنُ عباسٍ قَالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ على المَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيْدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَيْضًا فَقَالَتْ قَدْاَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَاِذَا هِيَ بِالمَلَكِ عند مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ اَوْقَالَ بِجَنَاحِهِ حتى ظَهَرَ المَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وتقولُ بِيَدِهَا هٰكذا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ المَاءِ في سِقَائِهَا وهو يَفُوْرُ بَعْدَ مَاتَغْرِفُ قَالَ ابنُ عباسٍ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْتَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْقَالَ لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ المَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا المَلَكُ لَاتَخَافِي الضَّيْعَةَ فَاِنَّ هٰهنا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِي

هذا الغلامَ وَأَبوهُ وَإِنَّ اللّٰه لايُضِيعُ أهلَهُ وكانَ البَيْتُ مُرتفِعًا مِنَ الأرضِ كالرّابيةِ تَأتِيهِ السُّيُولُ فتأخُذُ عن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فكانَتْ كَذٰلِكَ حتى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوَاهلُ بَيْتٍ مِنْ جُرهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَداءٍ فنزلُوا فى أسفلِ مَكّةَ فَرأَوا طائِرًا عائِفًا فقالوا إنَّ هذا الطّائِرَ لَيَدُورُ على ماءٍ لَعَهْدُنا بِهٰذا الوادِى وَمافِيهِ ماءٌ فأرسَلُوا جَرِيًّا أوجَرِيَّيْنِ فإذاهُمْ بالمَاءِ فَرَجَعُوا فأخبَرُوهُمْ بالماءِ فأقبَلُوا قالَ وأُمُّ اسْمَاعِيلَ عندَ الماءِ فقالوا أتَأذَنِيْنَ لَنا أنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قالتْ نَعَمْ ولٰكِنْ لاحَقَّ لَكُمْ فى المَاءِ قالوا نَعَمْ قالَ ابنُ عبّاسٍ قالَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فألفى ذٰلِكَ أُمَّ اسْمَاعِيلَ وَهِيَ تحِبُّ الإنسَ فنزَلُوا وَأرسَلُوا إلى أهْلِيهِمْ فنزلُوا مَعَهُمْ حتى إذا كانَ بِهَا أَهْلُ أَبياتٍ مِنهُمْ شَبَّ الغُلامُ وَتَعَلَّمَ العَرَبِيَّةَ مِنهُمْ وَأنفَسَهُمْ وَأعجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فلمّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ إمرَأةً مِنهُمْ وَماتَتْ أُمُّ إسماعِيلَ فجاءَ إبراهِيمُ بعدَ مَاتَزَوَّجَ إسْمَاعِيلُ يُطالِعُ تَرِكَتَه فلمْ يَجِدْ إسْمَاعِيلَ فسَألَ امرَأتَهُ عَنْهُ فقالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنا ثُمَّ سَألَهَا عن عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فقالتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فى ضِيقٍ وَشِدَّةٍ فشَكَتْ إلَيْهِ قالَ فإذَا جاءَ زَوْجُكِ فاقرَئِي عليهِ السَّلامَ وقُولِي لَهُ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهِ فلمّا جاءَ اسماعيلُ كأنّهُ آنَسَ شَيْئًا فقالَ هَلْ جاءَكُمْ مِنْ أحَدٍ قالتْ نَعَمْ جاءَنا شَيْخٌ كَذَا وَكَذا فسَألَنَا عَنْكَ فأخبَرْتُهُ وسَألَنِي كَيْفَ عَيْشُنا فأخبرتُه أنا فى جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قالَ فهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيءٍ قالتْ نَعَمْ أمَرَنِي أنْ أقرَأَ عَلَيْكَ السَّلامَ ويقولُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قالَ ذَاكِ أبِي وَقَدْ أمَرَنِي أنْ أُفَارِقَكِ الْحَقِي بِأهلِكِ فطَلَّقَهَا وَتزوَّجَ مِنهُمْ أُخرى فلَبِثَ عَنْهُمْ إبْرَاهِيمُ ماشاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أتاهُمْ بَعْدُ فلَمْ يَجِدْهُ وَدَخَلَ عَلى امْرَأتِهِ فسَألَهَا عَنْهُ فقالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنا قالَ كَيْفَ أنتُمْ وَسَألَهَا عن عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فقالتْ نَحْنُ بخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ قالَ ماطَعَامُكُمْ قالتِ اللّحمُ قالَ فَما شَرابُكُمْ قالتِ الماءُ قالَ اللّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فى اللّحْمِ وَالماءِ قالَ النَّبِيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَو كانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قالَ فهُمَا لايَخْلُو عَلَيْهِما أحَدٌ بغَيْرِ مَكّةَ إلّا لَمْ يُوافِقَاهُ قالَ فإذَا جاءَ زَوْجُكِ فاقرَئِي عليهِ السَّلامَ وَمُرِيهِ يُثْبِتْ عَتَبَةَ بابِهِ فلمّا جاءَ إسماعيلُ قالَ هَلْ أتاكُمْ مِنْ أحَدٍ قالتْ نَعَمْ أتانا شَيْخٌ حَسَنُ الهَيْئَةِ وَأثْنَتْ عَلَيْهِ فسَألَنِي عنكَ فأخبَرْتُهُ فسَألَنِي كيفَ عَيْشُنَا فأخبَرْتُهُ أنَا بَخَيْرٍ قالَ فأوْصَاكِ بِشَيءٍ

قالت نعم هو يقرأ عليك السلام ويأمرك ان تثبت عتبة بابك قال ذاك ابى وانت العتبة امرني ان امسكك ثم لبث عنهم ماشاء الله ثم جاء بعد ذلك واسماعيل يبري نبلا له تحت دوحة قريبا من زمزم فلما رآه قام اليه فصنع كما يصنع الوالد بالولد والولد بالوالد ثم قال يااسماعيل ان الله امرني بامر قال فاصنع ماامرك ربك قال وتعينني قال واعينك قال فان الله امرني ان ابني ههنا بيتا واشار الى اكمة مرتفعة على ماحولها قال فعند ذلك رفعا القواعد من البيت فجعل اسماعيل ياتي بالحجارة وابراهيم يبني حتى اذا ارتفع البناء جاء بهذا الحجر فوضعه له فقام عليه وهو يبني واسماعيل يناوله الحجارة وهما يقولان ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم قال فجعلا يبنيان حتى يدورا حول البيت وهما يقولان ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلے عورتوں میں کمر بند (پٹکا) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت ہاجرہ علیہا السلام) نے بنایا حضرت ہاجرہ نے کمر بند اس لئے لگایا کہ سارہ پر اپنا نشان مٹادیں (عورت جب کمر بند لگالیتی ہے تو چست ہو کر تیز چل پھر سکتی ہے تو ہاجرہ نے کمر بند باندھ لی تا کہ جلد بھاگ جائیں اور سارہ کو ان کا سراغ نہ لگے، بعضوں نے ترجمہ کیا تا کہ اس کمر بند (پٹکا) سے اپنے قدم کے نشانات مٹتے جائیں تا کہ سارہ ان کا پتہ نہ پائیں)

ثم جاء بها الخ: پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو (شام سے) لے کر مکہ آئے درانحالیکہ حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس بٹھادیا جہاں آب زمزم ہے مسجد حرام کے بالائی حصے میں، اس وقت مکہ میں کوئی (آدمی) نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو وہیں چھوڑ دیا اور ان دونوں کے پاس ایک تھیلا کھجور کا اور ایک مشکیزہ پانی کا رکھ دیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام (گھر شام آنے کے لئے) روانہ ہوئے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ ابراہیمؑ کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں اے ابراہیم! آپ اس بے آب وگیاہ وادی میں ہمیں چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں جہاں نہ مونس ہے اور نہ کوئی چیز ہے؟ حضرت ہاجرہ نے یہ جملہ کئی بار کہا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ کی طرف دیکھا تک نہیں (جواب دینا تو کجا) آخر ہاجرہ نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں۔

اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے جب مقام ثنیہ (گھاٹی) پر پہونچے جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہ پاتے (مکہ کا بالائی حصہ

جہاں سے حضور اقدس ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تھے) تو آپ نے بیت اللہ کی طرف (یعنی اس جگہ کا) رخ کیا (جہاں اب بیت اللہ ہے اور حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ کر آئے تھے) اور یہ دعائیں کیں اے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو ایسے وادی غیر ذی زرع میں ٹھہرایا ہے جو تیرے محترم گھر کے پاس ہے (سورہ ابراہیم کی آیت ۳۷) لعلھم یشکرون تک (دعائیہ کلمات منقول ہیں)

حضرت اسماعیل کی والدہ اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور وہ خود مشک سے پانی پیتی رہیں یہاں تک کہ جب مشک کا سارا پانی ختم ہو گیا تو انہیں پیاس لگی اور ان کے صاحبزادے کو بھی پیاس لگی وہ دیکھ رہی تھیں کہ بچہ (پیاس کی شدت سے) تڑپ رہا ہے یا راوی نے کہا زمین پر لوٹ رہا ہے وہ وہاں سے ہٹ گئیں بچہ کا یہ حال دیکھ کر بے چینی کی وجہ سے (کیونکہ بچہ کا یہ حال دیکھ کر دل بے چین ہو جاتا تھا اس وجہ سے بچہ کے پاس سے سرک گئیں) اور دیکھا کہ اس کے قریب تر زمین میں صفا پہاڑ ہے وہ اس پر چڑھ گئیں (پانی کی تلاش میں) اور وادی (نالے) کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے (کہ اس سے پانی مانگیں) لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا تو صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنے کرتے کا دامن اٹھالیا (یعنی دامن سمیٹ لیا تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) پھر دوڑنے لگیں جیسے کوئی مصیبت زدہ (آفت کا مارا) انسان دوڑتا ہے پھر وادی سے نکل کر مروہ پہاڑ پر آئیں اور اس پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہیں آیا، اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسی وجہ سے لوگ (حج میں) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے لگے (یعنی سعی شروع ہوئی) پھر جب (ساتویں مرتبہ) مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی تو اپنے آپ سے کہنے لگیں چپ رہ، پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی تو کہنے لگیں (خدا کے بندے) تو نے آواز تو سنائی (یعنی میں نے تیری آواز سنی) اگر تیرے پاس میری مدد کا کوئی سامان ہو تو مدد کر۔ پھر دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے (جبرئیل علیہ السلام) جہاں آب زمزم ہے انہوں نے اپنی ایڑی سے یا اپنے بازو سے زمین کو کریدا یہاں تک کہ پانی نکل آیا حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اس کو بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگیں (یعنی منڈیر بنانے لگیں تاکہ بہنے نہ پائے) اور پانی چلو سے لے کر اپنے مشک میں بھرنے لگیں چلو لینے کے بعد وہ چشمہ اور زور مارتا تھا۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے اگر زمزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں یا آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ چلو میں پانی نہ لیتیں (شک من الراوی) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا، حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا پھر فرشتے نے ہاجرہ سے کہا (وفیه ان الملك یتکلم من غیر الانبیاء علیهم السلام) تم ضائع ہونے کا اندیشہ نہ کرو یہاں بیت اللہ (اللہ کا گھر) ہے جسے یہ بچہ اور اس کے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) تعمیر کریں گے اور بیشک اللہ اس کے باشندوں کو ضائع نہیں کرے گا اور بیت اللہ کی جگہ ٹیلے کی طرح زمین سے

اونچی تھی، سیلاب آتا تھا تو اس کے دائیں بائیں سے گذر جاتا۔

حضرت ہاجرہ (ایک مدت) ایسی ہی رہیں یہاں تک کہ قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ یا یہ کہا کہ جرہم کے کچھ گھرانے کدا کے راستے سے آئے اور مکہ کے نشیبی علاقہ میں اترے انہوں نے ایک پرندہ کو منڈلاتے دیکھا تو کہنے لگے یہ پرندہ جو منڈلا رہا ہے ضرور پانی پر منڈلا رہا ہے ہم تو اس وادی سے بارہا گذرے ہیں درانحالیکہ اس میں پانی نہیں تھا اب انہوں نے ایک یا دو آدمی کو بھیجا تو ان لوگوں نے دیکھا کہ پانی ہے پھر یہ لوگ اپنے لوگوں کے پاس واپس لوٹ گئے اور ان کو پانی کی خبر دی تو سب لوگ آئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کے پاس تھیں، ان لوگوں نے عرض کیا کیا آپ ہم لوگوں کو اپنے پڑوس میں قیام کرنے (سکونت کرنے) کی اجازت دیں گی؟ حضرت ہاجرہ نے فرمایا ہاں رہو لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت کا) نہیں قائم ہوگا، ان لوگوں نے کہا ہاں ہمیں منظور ہے۔

قال ابن عباس الخ: ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امّ اسماعیل علیہما السلام نے اسے غنیمت جانا (قبیلہ جرہم کا رہنے کی اجازت چاہنا ہاجرہ کو پسند آیا) وہ خود چاہتی بھی تھیں کہ لوگ یہاں رہیں جن سے انس حاصل ہو چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو بھی بلوالیا اور وہیں سب لوگ قیام پذیر ہو گئے (بس گئے) یہاں تک کہ ان لوگوں کے چند گھرانے مکہ میں آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان ہی جرہم کے لوگوں سے عربی زبان سیکھی اسماعیل علیہ السلام جب جوان ہوئے تو ان کی نگاہ میں بہت اچھے لگے اور ان سے محبت کرنے لگے پھر جب اسماعیلؑ بالغ ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے شادی کردی اور اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) کا انتقال ہو گیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چھوڑے ہوئے سرمایہ (اہل وعیال) کو دیکھنے کے لئے آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو گھر میں نہیں پایا اس لئے آپ ان کی بیوی سے ان کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ ہمارے لئے روزی کی تلاش میں گئے ہیں پھر ابراہیم علیہ السلام نے ان سے ان کی معاش کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا ہم بری حالت اور تنگدستی اور سختی میں ہیں، الغرض اس نے خوب شکایت کی، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور یہ بھی ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں، پھر جب اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو انہوں نے کچھ محسوس کیا (یعنی والد محترم کی خوشبو محسوس کی) اور اپنی زوجہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی صاحب آئے تھے؟ اس نے کہا ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے ہمارے پاس آئے اور ہم سے آپ کے متعلق دریافت کیا میں نے انہیں بتایا (کہ باہر گئے ہوئے ہیں) اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری زندگی کیسے گذر رہی ہے میں نے ان کو بتایا بڑی تکلیف اور تنگی سے، اسماعیلؑ نے پوچھا کہ انہوں نے تم کو کچھ وصیت بھی کی تھی؟ زوجہ نے کہا ہاں انہوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور یہ بھی کہہ رہے تھے کہ آپ اپنے

دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ بزرگ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں جدا کردوں اب تم اپنے گھر والوں میں (میکے) چلی جاؤ چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے اس کو طلاق دے دی اور بنی جرہم ہی میں سے ایک دوسری عورت سے نکاح کرلیا۔

پھر اللہ کو جتنے دنوں منظور تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھہرے رہے اس کے بعد پھر آئے اور اس مرتبہ بھی اسماعیل علیہ السلام کو گھر میں نہیں پایا تو ان کی زوجہ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے اسماعیل علیہ السلام کے متعلق دریافت فرمایا تو زوجہ نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تم کس حال میں ہو اور ان کے گذر بسر کا حال پوچھا تو اس نے کہا ہم بہت اچھے اور فراخی وکشائش میں ہیں اس نے اللہ تعالی کی تعریف کی (یعنی کہا اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم بخیر وخوشی رہتے ہیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تم لوگ کیا کھاتے ہو اس نے کہا گوشت، پوچھا پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا پانی، ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان دنوں انہیں (مکہ میں) اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو آپ علیہ السلام ضرور اس میں بھی برکت کی دعا فرماتے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

فھما ای اللحم والماء: یعنی صرف گوشت اور پانی پر گذارہ کرنا مکہ کے علاوہ کسی کے مزاج کے موافق نہ ہوگا یعنی بیمار ہو جائیں گے، (یعنی صرف گوشت اور پانی پر انحصار ومداومت مکہ کے سوا دوسرے ملک والوں کے لئے موافق نہیں بیمار پڑ جائیں گے)۔

ابراہیم علیہ السلام نے (جاتے ہوئے) فرمایا جب تمہارے شوہر آئیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں، (یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے) جب اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو اپنی زوجہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ زوجہ نے بتایا ہاں ایک شاندار بزرگ تشریف لائے تھے اور اس نے ان بزرگ کی تعریف کی پھر اس بزرگ نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے ان کو بتایا پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے گذر بسر کا کیا حال ہے؟ تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں، اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا کیا اس بزرگ نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ زوجہ نے کہا جی ہاں وہ آپ کو سلام کہہ گئے ہیں اور حکم دے گئے ہیں کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا یہ بزرگ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے اپنے ساتھ رکھوں۔

اس کے بعد جتنے دنوں اللہ کو منظور رہا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھہرے رہے، اس کے بعد جو آئے تو اسماعیل علیہ السلام اپنے تیر درست کر رہے تھے ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے قریب (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ کیا جو باپ بیٹے

کے ساتھ اور بیٹا باپ کے ساتھ کرتا ہے (یعنی مصافحہ معانقہ کیا باپ نے گلے لگایا) اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل! اللہ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے اس کی تعمیل کیجئے (ضرور انجام دیجئے) فرمایا تم میری مدد کرو گے؟ اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا میں آپ کی مدد کروں گا، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا جو اردگرد سے بلند تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا اس وقت دونوں حضرات (باپ بیٹے) نے بیت اللہ کی بنیاد اٹھائی چنانچہ اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے یہاں تک کہ جب عمارت اونچی ہوگئی (زمین پر کھڑے ہوکر تعمیر نہ ہوسکی) حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر (یعنی مقام ابراہیم) لے کر آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھا تو ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہوکر تعمیر کرنے لگے اور اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر دیتے جاتے اور دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جاتے "ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم" (بقرہ) اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے، فرمایا دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے اور گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة لان الحديث فى قصة ابراهيم عليه السلام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۷۴ تا ص ۴۷۶، ومرّ الحديث مختصرًا ص ۳۱۹، وص ۴۷۴۔

تحقیق وتشریح المنطق بكسر الميم وفتح الطاء مايشد به الوسط یعنی کمر بند، کمر بند باندھنے سے چستی پیدا ہوتی ہے حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی خادمہ تھیں، سارہ نے ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہبہ کردیا حضرت ابراہیم نے ان سے صحبت کی ہاجرہ حاملہ ہوگئیں جب وہ جنیں تو حضرت سارہ کو جو اس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوا تو سارہ نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے تین اعضاء کاٹ ڈالوں گی حضرت ہاجرہ ڈر گئیں اور کمر بند باندھ کر گھر سے نکل گئیں اور اپنے بچے حضرت اسماعیل کو بھی لے گئیں اور راستے میں اپنا آنچل یا کمر بند کا ایک حصہ زمین تک لٹکا کر گھسیٹتی جاتیں تاکہ نشان قدم سے حضرت سارہ پتہ نہ لگالیں، علامہ کرمانی فرماتے ہیں اتخذت ام اسماعيل منطقًا الخ یعنی حضرت ہاجرہ کی غرض کمر بند باندھنے سے یہ تھی کہ حضرت سارہ ان کو خادمہ سمجھیں اور ان سے رشک نہ کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ سے سفارش کی اور کہا تم اپنی قسم اس طرح پوری کرلو کہ ان کے کان، ناک چھید دو اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی۔

دوحة بفتح الدال والحاء بڑا درخت، قوله فى اعلى المسجد اى فى اعلى مكان المسجد لانه لم يكن حينئذ بنى المسجد. جرهم بضم الجيم والهاء یہ یمن کے باشندے بنی قحطان کے فرد تھے سام بن

نوح کی اولاد میں سے ہیں باقی تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۳۱۳۹﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدثنا اَبُو عَامِرٍ عبدُ المَلِكِ بنُ عَمْرٍو حدثنا اِبْرَاهِيمُ بنُ نَافِعٍ عن كَثِيرِ بنِ كَثِيرٍ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عن ابنِ عباسٍ قالَ لَمَّا كانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ اَهْلِهِ ماكانَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيلَ واُمِّ اِسْمَاعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا ماءٌ فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا علىٰ صَبِيِّهَا حتى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيمُ اِلَى اَهْلِهِ فَاتَّبَعَهُ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ حتى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءً نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ يَااِبْرَاهِيمُ اِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا قالَ اِلَى اللّٰهِ قالتْ رَضِيتُ باللّٰهِ قالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا على صَبِيِّهَا حتى لَمَّا فَنِيَ الماءُ قالتْ لَوذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي اُحِسُّ اَحَدً قالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا فلمَّا بَلَغَتِ الوَادِيَ سَعَتْ وَاَتَتِ المَرْوَةَ وفَعَلَتْ ذٰلِكَ اَشْوَاطًا ثمّ قالتْ لوذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مافَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فاذَا هُوَ عَلىٰ حالِه كأنّه يَنْشَغُ لِلْمَوتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فقالَتْ لَوذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي اُحِسُّ اَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حتّى اَتَمَّتْ سَبْعًا ثمّ قالتْ لَوذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَافَعَلَ فَاِذَا هِيَ بِصَوتٍ فقالَتْ اَغِثْ اِنْ كانَ عِندَكَ خَيرٌ فاِذَا جِبْرَئِيلُ قالَ فقالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وغَمَزَ بِعَقِبِهِ عَلَى الاَرْضِ قالَ فَانْبَثَقَ الماءُ فَدَهَشَتْ اُمُّ اِسمَاعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قالَ فقالَ اَبُوالقَاسِمِ صلى اللّٰه عليه وسلم لَوتَرَكَتْهُ كانَ الماءُ ظَاهِرًا قالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الماءِ ويَدِرُّ لَبَنُهَا عَلىٰ صَبِيِّهَا قالَ فَمَرَّ ناسٌ مِنْ جُرْهُمَ بِبَطْنِ الوَادِي فاِذَا هُمْ بِطَيرٍ كَأَنَّهُمْ اَنْكَرُوا ذٰلِكَ وقالوا مايكونُ الطَّيرُ اِلاَّ عَلىٰ ماءٍ بَعَثُوا رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فاِذَا هُوَ بِالمَاءِ فاتاهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ فَاَتَوا اِلَيهَا فقالوا يااُمَّ اِسْمَاعِيلَ اَتَاذَنِينَ لَنَا اَنْ نَكُونَ مَعَكِ اَوْنَسْكُنَ مَعَكِ فَبَلَغَ ابنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمْ امرَاَةً قالَ ثمّ اِنَّه بَدَا لِابراهيمَ فقالَ لِاَهْلِهِ اِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قالَ فَجاءَ فَسَلَّمَ وقالَ اَيْنَ اسْمَاعِيلُ فقالتِ امْرَاَتُه ذَهَبَ يَصِيدُ قالَ قُولِي لَهُ اِذَا جاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَيْتِكَ فلمَّا جاءَ اَخْبَرَتْهُ فقالَ انتِ ذاكِ فاذْهَبِي اِلَى اَهْلِكِ قالَ ثمّ اِنَّه بَدَا لِاِبْرَاهِيمَ فقالَ لِاَهْلِهِ اِنِّ مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجاءَ فقالَ اَيْنَ اسْمَاعِيلُ فقالتْ امرَاَتُه ذَهَبَ يَصِيدُ فقالتْ اَلاَ تَنزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فقالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ قالتْ طعامُنا اللَّحْمُ وشرابُنا الماءُ قالَ اللّٰهُمَّ بارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قالَ

فقالَ ابو القاسمِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَرَکۃٌ بِدَعْوَۃِ اِبْرَاھِیْمَ صلی اللّٰہ علیھما وسلم قَالَ ثُمَّ اِنَّہ بَدَا لِاِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ لِاَھْلِہٖ اِنِّی مُطَّلِعٌ تَرِکَتِی فَجَاءَ فَوَافَقَ اِسْمَاعِیْلَ مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ یُصْلِحُ نَبْلًا لَہ فَقَالَ یَااِسْمَاعِیْلُ اِنَّ رَبَّکَ اَمَرَنِی اَنْ اَبْنِیَ لَہ بَیْتًا قَالَ اَطِعْ رَبَّکَ قَالَ اِنَّہ قَدْ اَمَرَنِی اَنْ تُعِیْنَنِی عَلَیْہِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلَ اَوْکَمَا قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ اِبْرَاھِیْمُ یَبْنِی وَاِسْمَاعِیْلُ یُنَاوِلُہُ الْحِجَارَۃَ وَیَقُوْلَانِ "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" قَالَ حَتّٰی ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّیْخُ عَلٰی نَقْلِ الْحِجَارَۃِ فَقَامَ عَلٰی حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ یُنَاوِلُہُ الْحِجَارَۃَ وَیَقُوْلَانِ "رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ".

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی اہلیہ (سارہؓ) کے درمیان جو کچھ ہونا تھا (جھگڑا) وہ ہوا (ای من جنس الخصومة التی هی معتادة بین الضرائر) تو حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اسماعیلؑ کی والدہ (حضرت ہاجرہؓ) کو لے کر نکلے اوران کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا چنانچہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اوران کا دودھ بچے کے لئے اترتا تھا (یعنی اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں یہاں تک کہ مکہ پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر (سارہ) کے پاس واپس لوٹنے لگے تو اسماعیل کی والدہ (اسماعیلؑ کو گود میں اٹھائے ہوئے) پیچھے لگیں یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام جب مقام کدار پر پہنچے تو ہاجرہ نے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم ہمیں کس پر چھوڑے جارہے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ پر! حضرت ہاجرہؓ نے کہا پھر میں اللہ پر راضی ہوں۔

بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنے بچے کو اپنا دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہوگیا تو اپنے دل میں کہا (یعنی سوچا) چلوں اور دیکھوں شاید کوئی اللہ کا بندہ نظر آجائے (جس سے میں مدد حاصل کرسکوں) ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہاجرہ جاکر پہلے صفا پر چڑھیں اور وہاں سے ادھر ادھر خوب دیکھا شاید کوئی نظر آجائے لیکن کوئی نظر نہ آیا پھر جب وہاں سے اتر کر وادی میں آئیں تو دوڑ کر چلیں اور مروہ پہاڑ پر پہنچیں اسی طرح کئی چکر لگائے پھر سوچا کاش چلوں اور بچہ کو دیکھوں کہ کس حال میں ہے چنانچہ بچے کے پاس گئیں اور دیکھا کہ بچہ اسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) جیسے تکلیف کے مارے موت کے لئے تڑپ رہا ہو یہ حال دیکھ کر ان کا دل بہت بے چین ہوا پھر سوچا چلوں اور دیکھوں شاید کسی شخص کو پاؤں اور جاکر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں۔

اور ادھر ادھر چاروں طرف دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح ہاجرہ نے صفا و مروہ کے سات چکر لگائے پھر سوچا چلوں اور دیکھوں بچہ کس حال میں ہے اتنے میں ایک آواز سنائی دی، انہوں نے (آواز سے مخاطب ہوکر کہا) اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کر، پھر دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام موجود ہیں ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جبرئیل

علیہ السلام نے اپنی ایڑی زمین پر ماری ابن عباسؓ نے اپنی ایڑی مار کر بتلایا کہ اس طرح، بیان کیا کہ اس عمل کے نتیجے میں پانی پھوٹ پڑا، اسماعیلؑ کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ ہوگئیں اور زمین کھودنے لگیں۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم (حضور اقدس) ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو پانی پھیل جاتا (بہتا رہتا) بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ زمزم کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے (اسماعیلؑ) کو پلاتی رہیں۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ اس وادی (میدان) کے نشیب میں گذرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں خلاف عادت معلوم ہوا (انہیں عجیب سا معلوم ہوا کیونکہ اس سے پہلے ان لوگوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا) آپس میں کہنے لگے پرندہ تو صرف پانی ہی پر منڈلاتا ہے چنانچہ ان لوگوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا اس نے جاکر دیکھا تو واقعی وہاں پانی ہے اس نے آکر اپنے قبیلے والوں کو خبر دی تو سب لوگ وہاں آگئے اور کہا اے اسماعیل کی والدہ! کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا یہ کہا کہ اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ (انہوں نے اجازت دی اور وہ لوگ وہیں رہنے لگے) پھر انکے بیٹے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے تو انہوں نے قبیلہ جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ پھر (ایک مدت کے بعد) ابراہیم علیہ السلام کو (حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کا) خیال آیا تو انہوں نے اپنی اہلیہ حضرت سارہ سے کہا میں جن لوگوں کو مکہ میں چھوڑ آیا تھا انہیں دیکھنے جاتا ہوں، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام آئے اور سلام کرکے دریافت کیا کہ اسماعیل (علیہ السلام) کہاں ہیں اسماعیلؑ کی بیوی نے کہا شکار کرنے گئے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو اس سے کہنا کہ اپنے گھر کی چوکھٹ بدل دیں جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی نے اسماعیل علیہ السلام کو واقعہ کی اطلاع دی تو اسماعیل علیہ السلام نے کہا وہ تم ہی ہو (جسے بدلنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرما گئے ہیں) اس لئے تم اپنے گھر والوں میں (میکے) چلی جاؤ۔

ابن عباسؓ نے بیان کیا پھر ابراہیم علیہ السلام کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی سارہ سے فرمایا میں اسماعیل وغیرہ کو دیکھنے جاتا ہوں چنانچہ آئے اور (اسماعیل علیہ السلام کی بیوی سے) پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ شکار کو گئے ہیں اور کہنے لگی آپ سواری سے اتریئے اور کھائیے پیجئے، ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اللّٰھم بارك لھم فی طعامھم وشرابھم (اے اللہ ان کے کھانے اور ان کے پانی میں برکت نازل فرما) بیان کیا کہ ابوالقاسم (حضور اقدس) ﷺ نے فرمایا کہ مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت ہے۔

بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم علیہ السلام کو خیال ہوا تو اپنی اہلیہ حضرت سارہ سے فرمایا کہ میں اسماعیل کو دیکھنے جاتا ہوں چنانچہ تشریف لائے تو (اس مرتبہ) اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی وہ زمزم کے پیچھے اپنے تیر درست کررہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اسماعیل! تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کا ایک گھر تیار کروں

اسماعیلؑ نے کہا آپ اپنے رب کا حکم بجالائیے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اور مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو اسماعیل علیہ السلام نے کہا میں مدد کروں گا او کما قال۔ چنانچہ دونوں حضرات اٹھے ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام پتھر لالا کر ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے اور دونوں حضرات یہ دعا کرتے تھے "ربّنا تقبل منّا انك انت السّميع العليم" بیان کیا کہ جب دیوار اونچی ہوگئی اور بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتھر (دیوار پر) اٹھانا دشوار ہوا تو وہ مقام ابراہیم کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے تھے "ربّنا تقبل منّا انك انت السّميع العليم".

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق ثالث لحديث ابن عباسؓ.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۷۶ تا ص ۴۷۷۔

۳۱۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ حدثنا عبدُ الوَاحِدِ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ التَّيمِيُّ عن اَبِيْهِ قالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ قالَ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فی الاَرْضِ اَوَّلُ قالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قلتُ ثُمَّ اَیٌّ قالَ الْمَسْجِدُ الاَقْصٰی قلتُ كَمْ كانَ بَيْنَهُما قالَ اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ اَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّه فَاِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوذرؓ نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ سب سے پہلے زمین میں کون سی مسجد بنی ہے آپ ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے عرض کیا پھر کون سی مسجد؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا ان دونوں مسجدوں کے درمیان کتنا وقفہ (فاصلہ) رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس سال، پھر فرمایا جہاں تم کو نماز کا وقت آجائے وہاں ہی نماز پڑھ لو اس لئے کہ فضیلت اسی میں ہے۔ (یعنی وقت پر نماز پڑھنے میں فضیلت ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "المسجد الحرام" لانه بناه ابراهيم الخليل عليه الصلوة و السلام.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۷۷، ويأتی ص ۴۸۷۔

سوال وجواب: اربعون سنة: قال ابن الجوزی فيه اشكال لان ابراهيمؑ بنی الكعبة الخ. (عمدہ)
یعنی مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی درمیانی مدت کا فاصل چالیس سال باعث اشکال ہے کیونکہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا تھا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے، اور ان دونوں حضرات میں ایک ہزار سال سے زیادہ کا فاصلہ ہے۔

جواب: علامہ قرطبی نے یہ جواب دیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا کعبہ کی پہلی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی تھی ممکن ہے کہ خود آدم علیہ السلام نے یا انکی اولاد نے چالیس سال کے بعد بیت المقدس کی بھی بنیاد رکھی ہو، اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ابن ہشام نے اپنی کتاب التیجان میں ذکر کیا ہے کہ جب

آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کر لی تو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ بیت المقدس چلئے اور اس کی عمارت بنایئے چنانچہ آدم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی، اور سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تجدید کی۔ واللہ اعلم

۳۱۴۱ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن عَمْرِو بنِ اَبِی عَمْرٍو مَولَی المُطَّلِبِ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فقالَ هٰذا جَبَلٌ یُحِبُّنا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّی اُحَرِّمُ مابَیْنَ لابتیها ورَوَاهُ عبدُ اللّٰهِ بنُ زَیْدٍ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیانی حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں۔ اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ (حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت بخاری کتاب البیوع میں موصولاً گذر چکی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ فی قولِه "ان ابراهیم" یعنی اس میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۴۷۷، ومرّ الحدیث ص ۴۰۴، وص ۴۰۵، ویاتی ص ۵۸۵، وص ۶۰۶، وص ۸۱۶، وص ۹۴۱، وص ۱۰۹۰۔

تشریح | تشریح کے لئے نصر الباری آٹھویں جلد مغازی ص ۱۳۱ ملاحظہ فرمایئے۔

۳۱۴۲ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ اخبرنا مالِكٌ عن ابنِ شِهابٍ عن سالِمِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ ابنَ اَبِی بَکْرٍ اخبر عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ عن عائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَومَكِ لَمَّا بَنَوا الکَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عن قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ فقُلْتُ یارسولَ اللّٰهِ! اَلا تَرُدُّهَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ قالَ لَوْلاَ حِدْثانُ قَومِكِ بِالکُفْرِ فقالَ عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ لَئِنْ کانَتْ عائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذا مِنْ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم ماأُرٰی اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّکْنَیْنِ الَّذَیْنِ یَلِیَانِ الحِجْرَ اِلاَّ اَنَّ البَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قواعِدِ اِبْرَاهِیْمَ وقالَ اِسْمَاعِیْلُ عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدِ بنِ اَبِی بَکْرٍ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں (پایوں) سے چھوٹا کر دیا (کمی

کردی مختصر کردی) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنادیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے (جو ضرور سنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میرا خیال ہے کہ اسی وجہ سے آپ ﷺ حطیم کے قریب جو دو رکن (رکن شامی ورکن عراقی) ہیں ان کو بوسہ نہیں دیتے تھے کیونکہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنیادوں پر پورا نہ تھا۔

وقال اسماعیل الخ: اسماعیل بن ابی اویس نے بھی اس حدیث کو مالکؒ سے نقل کیا ہے اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہا یعنی اسماعیل نے اس عبداللہ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا پوتا کہا ہے جیسا کہ کتاب التفسیر سے واضح ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "علی قواعد ابراھیم" (یعنی ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۷، ومرّ الحدیث ص ۲۴، وص ۲۱۵، ۱۱۱، ویاتی ص ۶۴۴، وص ۱۰۷۵۔

تشریح | تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۳۶ تا ص ۳۷۔ نیز جلد پنجم ص ۲۳۶ تا ص ۲۳۸۔

۳۱۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ اَخْبَرَنا مالِكُ بنُ اَنَسٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی بَکرِ بنِ محمَّدِ بنِ عَمرِو بنِ حَزمٍ عن اَبِیهِ عن عَمرِو بنِ سُلَیمٍ الزُّرَقِیِّ قالَ اَخبَرَنِی اَبُوحُمَیدٍ السَّاعِدِیُّ اَنَّهُمْ قالوا یارسولَ اللّٰهِ کَیفَ نُصَلِّی عَلَیكَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی آلِ اِبرَاهِیمَ وبارِكْ عَلٰی محمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّیَّتِهِ کَمَا بَارَکْتَ علٰی آلِ اِبرَاهِیمَ اِنَّكَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ. ﴾

ترجمہ | عمرو بن سلیم زرقی نے بیان کیا کہ حضرت ابوحمید ساعدیؓ نے مجھے خبر دی کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو اللّٰهُمَّ صَلِّ علٰی محمَّدٍ الخ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر، جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "کما صلیت علی ابراھیم".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۷، ویاتی ص ۹۴۱۔

۳۱۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا قَیسُ بنُ حَفصٍ ومُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ قالا حَدَّثنا عبدُ الوَاحِدِ بنُ زِیَادٍ حدثنا اَبُوفَروَةَ مُسلِمُ بنُ سالِمٍ الهَمْدَانِیُّ حدثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ عِیسَی انه سَمِعَ عَبدَ الرَّحمٰنِ بنَ اَبِی لَیلَی قالَ لَقِیَنِی کعبُ بنُ عُجرَةَ فقالَ اَلا اُهدِی لَكَ هَدِیَّةً سَمِعتُهَا

مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِی فقالَ سَأَلْنَا رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یارسولَ اللّٰهِ کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فاِنَّ اللّٰهَ قدعَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ علٰی محمَّدٍ وعلٰی آلِ محمَّدٍ کما صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی محمَّدٍ وَعَلٰی آلِ محمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

ترجمہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہؓ سے میری ملاقات ہوئی تو آپؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں (حدیث کا) وہ ہدیہ نہ پیش کروں جو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے تو میں نے کہا ضرور یہ ہدیہ مجھے عنایت فرمایئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود پڑھیں؟ کیونکہ سلام بھیجنے کا طریقہ تو خود ہی اللہ نے ہمیں سکھلا دیا ہے (یعنی تشہد میں "السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته") آپ ﷺ نے فرمایا (درود میں) یوں کہو اللّٰھُمَّ صلِّ علٰی محمّد الخ (اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمةِ فی قولِه "علی ابراهیم" فی اربعة مواضع.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۴۷۷، ویاتی الحدیث ص۷۰۸، وص۹۴۰، واخرجه مسلم، ابو داؤد، ترمذی کلهم فی الصلوٰة.

۳۱۴۵ حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ اَبِی شَیْبَةَ حدثنا جَرِیْرٌ عن مَنْصُورٍ عنِ المِنْهَالِ عن سَعِیْدِ بنِ جُبَیْرٍ عنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ کانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَوِّذُ الحسَنَ والحُسَیْنَ ویقولُ اِنَّ اَبَاکُمَا کانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لامَّةٍ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے (دعا فرماتے تھے) اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ (یعنی جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب کرتے تھے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) اعوذ بکلمات اللہ التامة الخ (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ ہر شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر ضرر رساں نظر سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمةِ فی قولِه "انّ اباکما" وهو ابراهیم علیه السلام.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۴۷۷، واخرجه ابوداؤد فی السنة والترمذی فی الطب والنسائی فی التعوذ وفی الیوم واللیلة وابن ماجه فی الطب.

تشریح | هامّة: بتشدید المیم ہر زہریلے اور نقصان پہنچانے والے، لامّة: عین لامہ نظر بد۔ باقی کے لئے جلد ۹ر کتاب التفسیر ص ۵۳۷ر دیکھئے۔

۲۰۱۲ ﴿بَابٌ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ...﴾

...اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ" الآیه "لَاتَوْجَلْ" لَاتَخَفْ "وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى" الآیه. (سورہ حجر ر ۵۱)

اللہ عزوجل کے اس ارشاد کا بیان: اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے...

... جبکہ انکے پاس حاضر ہوئے الآیہ (سورہ حجر ر ۵۱) لَاتَوْجَلْ کے معنی ہیں لَاتَخَفْ مت ڈر۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کریں گے۔ الآیہ (سورہ بقرہ ر آیت ۲۶۰)

آیت کریمہ کی پوری تفصیل و تشریح مع اشکال و جواب جلد نہم ص ۸۸ ر ملاحظہ فرمائیے۔

۳۱۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا احمدُ بنُ صَالِحٍ حدثنا ابنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عنِ ابنِ شهابٍ عن اَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بنِ الْمُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي" وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَالَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم بہ نسبت ابراہیم علیہ السلام کے شک کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے عرض کیا تھا اے میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح (کس کیفیت) سے زندہ کریں گے؟ ارشاد ہوا کیا تجھے یقین نہیں، عرض کیا یقین تو ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لئے ہے کہ قلب کو اطمینان ہو جائے۔ (جو آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے)۔

اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ مضبوط پناہ گاہ کی پناہ چاہتے تھے اور اگر میں اتنے طویل مدت قید خانے میں رہا ہوتا جتنے زمانے تک یوسف علیہ السلام رہے تو داعی (بلانے والے) کی بات مان لیتا (جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاہرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۷ تا ص ۴۷۸، ویاتی ص ۴۷۸، وص ۴۷۹، وص ۶۵۱، وص ۶۸۰، وص ۱۰۳۵۔

تشریح | جلد نہم کتاب التفسیر ص ۳۱۱ کا مطالعہ کیجئے۔

باب ۲۰۱۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ...

... اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلاً نَبِيًّا" (سورہ مریم، آیت ۵۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ مریم میں) اور یاد کرو اسماعیلؑ کو کتاب (قرآن مجید) میں

بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے، اور رسول نبی تھے۔

حضرت اسماعیلؑ کی فضیلت | آیت میں اسماعیل علیہ السلام کو رسول نبی کہا گیا ہے اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی فضیلت حضرت اسحاق علیہ السلام پر ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اسحاق علیہ السلام کو صرف نبی فرمایا صحیح مسلم میں حدیث ہے ان اللّٰہ اصطفٰی من ولد ابراھیم اسماعیل، ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اللہ نے اسماعیل علیہ السلام کو چن لیا۔

۳۱۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ارْمُوا بَنِي اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَاَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ فقالوا يارسولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَرْمِي وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کی ایک جماعت پر سے گذرے جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہی تھی (دو جماعتیں ہوگئی تھیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنو اسماعیل تیر اندازی کیے جاؤ کیونکہ تمہارے جد امجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوتا ہوں (یعنی ادرع کی اولاد کے ساتھ ہوتا ہوں) بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا (یعنی تیر اندازی بند کر دی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہوئی کہ تم لوگ تیر نہیں چلاتے؟ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر چلائیں درانحالیکہ آپ ان کے (یعنی فریق ثانی کے) ساتھ ہیں (یعنی تیر اندازی میں کیسے مقابلہ کریں آپ ﷺ تو ان کے ساتھ ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "بنی اسماعیل".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۰۶، ومرّ الحدیث ص ۴۰۶، ویاتی ص ۴۹۷۔

مقصد | شاید امام بخاریؒ کا مقصد اس باب سے یہ افادہ ہے کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیمؑ حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے فضلاً بھی بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ باب کے تحت بیان گذرا، نیز سناً بھی یعنی عمر میں بڑے ہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے ذکر میں مؤخر بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

﴿باب [۲۰۱۴] قِصَّةِ اِسْحَاقَ بنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّبِيِّ ﷺ﴾

فِيْهِ ابنُ عُمَرَ وَاَبُوهُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام پیغمبر کا واقعہ

اس سلسلے میں حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاریؒ نے وصل کیا ہے ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراھیم علیھم السلام کیونکہ اس میں حضرت اسحاق علیہ السلام اور ان کے کریم ہونے کا ذکر ہے۔

﴿باب [۲۰۱۵] قَوْلِهِ تَعَالٰى "اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ﴾

ارشاد الٰہی: کیا تم لوگ موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کی وفات ہو رہی تھی؟

اِلٰى قَوْلِهِ "وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُوْنَ". (سورہ بقرہ/۱۳۳)

ارشاد الٰہی ونحن لہ مسلمون تک۔

۳۱۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عن عُبَيْدِ اللهِ عن سَعِيْدِ بنِ اَبِى سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قالَ اَكْرَمُهُمْ اَتْقَاهُمْ قالوا يَانَبِيَّ اللهِ لَيْسَ عَنْ هٰذا نَسْاَلُكَ قالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابنُ نَبِيِّ اللهِ ابنِ نَبِى اللهِ ابنِ خَلِيْلِ اللهِ قالوا لَيْسَ عَنْ هٰذا نَسْاَلُكَ قالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِى قالوا نَعَمْ قالَ فَخِيَارُكُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَافَقِهُوا. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا اللہ کے نزدیک سب لوگوں میں عزت والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر سب سے زیادہ شریف اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں جو نبی کے بیٹے ہیں نبی کے پوتے ہیں اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تو تم عرب کے خاندان (عرب کے شرفاء) کے متعلق پوچھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو جو لوگ جاہلیت میں باعزت شریف گنے جاتے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان الحدیث موافق للآیہ فی سیاق نسب یوسف والآیۃ تضمنت ان یعقوب خاطب اولادہ عند موتہ بالوصیۃ المذکورۃ آنفًا الخ (عمدہ)

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۷۸، و مرّ الحدیث ص۴۷۳، و یاتی ص۴۷۹، وص۴۹۶، وص۶۷۹۔

باب ۲۰۱۶ ''وَلُوطًا اِذْقَالَ لِقَوْمِہٖ.....''

ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ'' اِلٰی قَوْلِہٖ ''فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ نمل میں آیت ۵۴ تا ۵۸) ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا تم یہ بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ سمجھدار ہو کیا تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم جہالت کر رہے ہو اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں ہوا کہ آپس میں کہنے لگے کہ آل لوط کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی بجز ان کی بیوی کے کہ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی پس ڈرائے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی برا تھا۔

۳۱۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلُوْطٍ اِنْ کَانَ لَیَاوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکن شدید یعنی مضبوط پناہ چاہتے تھے۔ (یعنی اللہ کی پناہ چاہتے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۸، ومرّ الحدیث ص ۴۷۷، ویاتی ص ۴۷۹، وص ۶۸۰، وص ۱۰۳۵۔

﴿باب ۲۰۱۷ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ﴾

پھر جب آل لوط کے پاس خدا کے بھیجے ہوئے آئے (سورہ حجر/۶۱، ۶۲)

أَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ يُهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرَ آخِرَ صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ لَبِسَبِيلٍ لَبِطَرِيقٍ بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا.

ھذا باب بالتنوین یذکر فیہ قولہ تعالیٰ فلمّا جاءَ الیٰ آخرہ. پھر جب آل لوط کے پاس (یعنی لوط علیہ السلام کے گھر) خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) آئے تو لوطؑ نے کہا آپ لوگ تو اُوپرے (یعنی انجان دوسرے ملک والے) معلوم ہوتے ہیں۔ اَنکرھم، نکرھم اور استنکرھم ان سب کے معنی ایک ہیں یعنی ان کو نا آشنا، بیگانہ جانا۔ یُھرَعون بمعنی یسرعون یعنی دوڑتے ہوئے داہر بمعنی آخر، صیحۃ بمعنی ھلکۃ یعنی مہلک چیخ، للمتوسّمین کے معنی ہیں دیکھنے والوں کے لئے۔ سبیل کے معنی راستہ، برکنہ کے معنی اپنے ساتھ والوں سمیت اس لئے کہ وہی ان کے قوت تھے، ترکنوا سورہ ہود میں ولا ترکنوا کے معنی مت جھکو۔

۳۱۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حدثنا أَبُو أَحْمَدَ حدثنا سُفْيَانُ عن أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عن عَبْدِ اللّٰهِ قالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے (سورہ قمر میں) پڑھا فھل من مدّکر (یعنی دال مہملہ کے ساتھ، والاصل مذتکر فابدلت التاء دالا مھلمۃ الخ)

مطابقۃ للترجمۃ | وجہ مناسبۃ ذکرہ ھنا ھو انہ ذکر فی قصۃ لوط وھی قولہ تعالیٰ "کذبت قوم لوط بالنذر" الخ یعنی سورہ قمر میں حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں وارد ہے اس لئے یہاں مذکور ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۸، ومرّ الحدیث ص ۴۷۰، وص ۴۷۲، ویاتی ص ۷۲۲، ۷۲۲، ۷۲۲، ۷۲۲۔

﴿باب ۲۰۱۸ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا"﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور قوم ثمود کی طرف انکے (قومی) بھائی صالحؑ کو بھیجا

وَقَوْلِهِ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ" الْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ

حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ الْمَنْزِلُ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ اعراف/۷۳) اور قوم ثمود کی طرف ان کے (قومی) بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حجر/۸۰ میں) اور حِجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ حِجر ثمود کی بستی تھی اور حَرْثٌ حِجْرٌ میں حجر کے معنی حرام کے ہیں اور عرب لوگ کہتے ہیں حِجر محجور یعنی حرام ممنوع۔ اور حِجر ہر وہ عمارت ہے جس کو تو بنائے، اور حجر وہ بھی ہے جس کو دیوار وغیرہ سے گھیر لیا جائے اسی سے حطیم بیت اللہ کو بھی حجر کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے قتیل مقتول سے ہے، اور گھوڑے کی میم صاحبہ یعنی گھوڑی کو بھی حِجر کہتے ہیں اور حِجر کے معنی عقل کے بھی ہیں جیسے حِجی بھی عقل کو کہتے ہیں۔ اور حَجر الیمامة ایک مقام کا نام ہے جو شام کے کنارے ثمود کی ایک منزل تھی۔

۳۱۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حدثنا سُفيانُ حَدَّثَنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عن أَبِيْهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوعِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قَوْمِهِ كَأَبِي زَمْعَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زمعہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے اس (بدذات) کا ذکر کیا جس نے (حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی) کونچ کاٹی (یعنی پاؤں کاٹ ڈالا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس اونٹنی کو مار ڈالنے کا ذمہ اس شخص نے لیا (یعنی بدبخت قدار) جو اپنی قوم میں باعزت اور قوت والا شخص تھا مثل ابوزمعہ کے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان عقر الناقة في قصة صالح عليه الصلاة والسلام.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۷۸، ویاتی الحديث في التفسير ص ۷۳۷ بطوله، ۷۳۷ تعليقاً۔

۳۱۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مِسْكِيْنٍ أَبُوالْحَسَنِ حَدَّثَنايَحْيَى بنُ حَسَّانَ بنِ حَيَّانَ أَبُوزَكَرِيَّا حَدَّثَنا سُلَيْمَانُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنَارٍ عن ابنِ عُمَرَ أَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَايَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهْرِيْقُوا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوٰى عن سَبْرَةَ بنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ أَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُوذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک کے سفر میں حجر (ثمود کی بستی) میں اترے (یعنی جب حجر سے گذرے) آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے کنویں کا پانی نہ پئیں اور نہ اپنے برتنوں میں ساتھ لیں تو صحابہؓ نے عرض کیا ہم نے اس کے پانی سے آٹا گوندھ لیا ہے اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہادو۔ اور سبرہ بن معبد اور ابوالشموس سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھانا پھینکنے کا حکم دیا، اور ابوذرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہے اس کو پھینک دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۷۸، ویاتی ص ۴۷۸۔

۳۱۵۳﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بنُ عِيَاضٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ عن نافِعٍ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ارضَ ثمودَ الحِجْرَ واسْتَقَوا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَاَمَرَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُهْرِيْقُوا مَااسْتَقَوا مِنْ بِيَارِهَا وَاَنْ يَعْلِفُوا الإبِلَ العَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوا مِنَ البِئْرِ التِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ اُسَامَةُ عن نافِعٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ لوگ یعنی صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں اترے اور وہاں کے کنویں سے پانی لیا اور اس سے آٹا گوندھا تو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جو پانی اس کے کنویں سے لیا ہے اسے بہادیں (پھینک دیں) اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور آپ ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۷۸، واخرجه مسلم في آخر الكتاب عن اسحاق بن موسیٰ. (عمدہ)

سوال: حدیث سابق ۳۱۵۲ سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نے گوندھے ہوئے آٹے اور کھانے کے پھینک دینے کا حکم دیا تھا لیکن اس حدیث ۳۱۵۳ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اونٹوں کے کھلانے کا حکم دیا۔

جواب: یہ ہے کہ پہلی حدیث میں ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ نہ کھاؤ اونٹ کھالیں گے۔ فلا اشکال۔

اشکال: بخاری کتاب المغازی ص ۶۳۷ ر میں ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "لاتدخلوا مساكن الذين ظلموا" الخ یعنی ان ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہو بس روتے ہوئے ہی گذرو ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا پھر آپ ﷺ نے سر مبارک کو چھپالیا اور چلنے میں تیزی کر دی یہاں تک کہ اس وادی سے نکل پڑے۔ اور یہاں حدیث ۳۱۵۳ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ حجر میں اترے؟

جواب: یہ ہے کہ حجر سے پار ہو کر قریب ہی وادی میں اترے چونکہ لوگوں کو پانی کی ضرورت تھی تو لوگوں نے حجر ہی کے کنویں سے پانی لیا۔ فلا اشکال۔

۳۱۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ حدثنا عبدُ اللهِ عن مَعْمَرٍ عنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن اَبِیْهِ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم لَمَّا مَرَّ بالحِجْرِ قَالَ لاتَدْخُلُوا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَکُونُوا باکِیْنَ اَنْ یُصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَااَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَی الرَّحْلِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جب مقام حجر سے گذرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو مگر (اللہ کے ڈر سے) روتے ہوئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا سا عذاب تم پر بھی آجائے اس کے بعد آپ ﷺ نے کجاوے پر ہی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۷۸ تا ص ۴۷۹، ومرّ الحدیث ص ۶۲، ویاتی ص ۴۷۹، وص ۶۳۷، وص ۶۸۲۔

۳۱۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ حدثنا وَهْبٌ حدثنا اَبِی قالَ سَمِعْتُ یُونُسَ عنِ الزُّهْرِیِّ عن سالِمٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لاتَدْخُلُوا مَسَاکِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَکُونُوا باکِیْنَ اَنْ یُصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَااَصَابَهُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی بستی میں نہ داخل ہو جنہوں نے ظلم کیا مگر روتے ہوئے کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آپکڑے جو ان ظالموں پر آیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۷۹، ومرّ الحدیث ص ۶۲، وص ۴۷۹، ویاتی ص ۶۳۷، وص ۶۸۲۔

تشریح مزید تفصیل کے لئے نصر الباری جلد ۸/ص ۵۰۹ تا ص ۵۱۰/ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ [۲۰۱۹] "اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوبَ الْمَوْتُ" الآیه﴾

"کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آیا" الآیہ (سورہ بقرہ/۱۳۳)

لثبت هذه الترجمة هنا وهی مکررة ذکرت قبل بثلاثة ابواب فلذلک لاتوجد فی کثیر من النسخ. (عمدہ)

لیکن یہ باب وترجمہ فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری، کرمانی میں موجود ہے، اور مکرر ہے۔ البتہ تین باب قبل باب (۲۰۱۵) کے تحت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے اور یہاں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے۔

۳۱۵۶﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ مَنْصُورٍ اَخبرنا عبدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنا عبدُ الرحمٰنِ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ دِينارٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنَّه قالَ الكَرِيْمُ ابنُ الكَرِيْمِ ابنِ الكَرِيْمِ ابنِ الكَرِيْمِ يُوسُفُ بنُ يَعْقُوبَ بنِ اسْحَاقَ بنِ اِبْرَاهِيْمَ عليهُم الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شریف ابن شریف ابن شریف ابن شریف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم الصلوۃ والسلام۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان يوسف عليه السلام داخل فى وصية يعقوب عليه السلام حين حضره الموت.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۹، ويأتى ص۴۸۰، وص۶۷۹۔

﴿بابٌ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ... ﴾

...وَاِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لقد کان فی یوسف الآیه (سورہ یوسف، آیت ۷)

بیشک یوسف (علیہ السلام) اور ان کے بھائیوں (کے واقعات) میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

تشریح | تفصیل کے لئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۳۰۵ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۱۵۷﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيْلَ عن اَبِي اُسَامَةَ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بنُ اَبِي سَعِيْدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قالُوا لَيْسَ عن هٰذا نَسْاَلُكَ قالَ فاكرمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قالوا لَيْسَ عن هٰذا نَسْاَلُكَ قالَ فَعَنْ مَعَادِنِ العَرَبِ تَسْاَلُونِي النَّاسُ مَعَادِنُ خِيارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خيارُهُمْ فِي الإسْلامِ اِذَا فَقِهُوا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو، صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے حضور ﷺ نے

فرمایا پھر (خاندان کے لحاظ سے) سب سے زیادہ شریف اللہ کے نبی یوسف ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں صحابہؓ نے عرض کیا ہم آپ سے یہ بھی نہیں پوچھتے، حضور ﷺ نے فرمایا اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ دیکھو انسانی برادری (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں (کہ ان میں اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں) جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام میں بھی اچھے شریف ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ حاصل کریں (عالم بنیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "اکرم الناس یوسف نبی اللّٰہ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۹، ومرّ الحدیث ص ۴۷۳، وص ۴۷۸، ویاتی ص ۴۷۹، وص ۴۹۶، وص ۶۷۹۔

۳۱۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَلامٍ اَخبَرَنِی عَبْدَۃُ عن عُبَیْدِ اللّٰہِ عن سَعِیْدٍ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِھٰذا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح (حدیث مذکور) روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا وجہ آخر للحدیث المذکور. (یعنی حدیث مذکور کی دوسری سند ہے)۔

۳۱۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا بَدَلُ بنُ المُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ بنَ الزُّبَیْرِ عن عائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ لَھَا مُرِی اَبَابَکْرٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ قالَتْ اِنَّہٗ رَجُلٌ اَسِیْفٌ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَکَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَۃُ فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرِی اَبَابَکْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (مرض الموت میں) ان سے فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عائشہؓ نے عرض کیا وہ رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب وہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی (قرآن پڑھنا مشکل ہوگا) آنحضور ﷺ نے دوبارہ یہی حکم دیا اور حضرت عائشہؓ نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو (ظاہر کچھ باطن کچھ) ابو بکر صدیق سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "یوسف".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۹، ومرّ الحدیث ص ۹۱، وص ۹۳، وص ۹۹، ویاتی ص ۱۰۸۵۔

۳۱۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بنُ یَحْیَ البَصْرِیُّ حَدَّثَنا زَائِدَۃُ عن عبدِ المَلِکِ بنِ عُمَیْرٍ عن اَبِی بُرْدَۃَ بنِ اَبِی مُوسٰی عن اَبِیْہِ قَالَ مَرِضَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ مُرُوا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ کَذَا فَقَالَ مِثْلَہٗ فَقَالَتْ مِثْلَہٗ فَقَالَ مُرُوا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ فَاَمَّ اَبُوْبَکْرٍ فِی حَیٰوۃِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وقَالَ حُسَيْنٌ عن زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکر تو ایسے آدمی ہیں (یعنی رقیق القلب، نرم دل) حضور اکرم ﷺ نے پھر وہی حکم دیا اور عائشہؓ نے اسی طرح عذر پیش کیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابوبکر سے کہو نماز پڑھائیں تم تو یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں امامت کی تھی، اور حسین نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں رجل رقیق کا لفظ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "يوسف".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۹، ومرّ الحديث ص۹۳۔

۳۱۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حدثنا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللهِ صلى اللهِ عليه وسلم اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بنَ أَبِي رَبِيعَةَ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ ابنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی دعا کی) یا اللہ! عیاش بن ربیعہ کو نجات دیجئے، یا اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے، یا اللہ! کمزور مسلمانوں (عورتوں اور بچوں) کو نجات دیجئے، (مشرکوں کے ظلم سے) یا اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دیجئے یا اللہ! یوسف علیہ السلام کے عہد کی سی قحط ان پر نازل فرمایئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "كسني يوسف".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۷۹، ومرّ الحديث ص۱۱۰، وص۱۳۶، وص۴۱۰، ويأتي الحديث ص۶۵۵، وص۶۶۱، وص۹۱۵، وص۹۴۶، وص۱۰۲۶۔

۳۱۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدِ بنِ أَسْمَاءَ هُوَ ابنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بنُ أَسْمَاءَ عن مالِكٍ عنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيْدَ ابنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَرْحَمُ اللهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ لینا چاہتے تھے، اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور میرے پاس

داعی (یعنی بادشاہ کا آدمی) بلانے کے لئے آتا تو میں ضرور اس کے ساتھ چلا جاتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "مالبث یوسف".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۷۹، ومرّ الحدیث ص ۴۷۷، وص ۴۷۸، ویاتی ص ۶۵۱، وص ۶۸۰، وص ۱۰۳۵۔

۳۱۶۳﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَاقِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَمَّى ذِكْرَ الْحَدِيثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمًّى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَالِهٰذِهِ قُلْتُ حُمًّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَاتُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَاتَعْذِرُونِي فَمَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوبَ وَبَنِيهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُونَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَاأَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَابِحَمْدِ أَحَدٍ. ﴾

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ میں نے ام رومان سے جو حضرت عائشہؓ کی والدہ تھیں اس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہؓ کے ساتھ (یعنی دونوں ماں بیٹی) بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں ایک انصاری خاتون ہمارے یہاں آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (مسطح بن اثاثہ) کے ساتھ یہ کرے یہ کرے (یعنی تباہ کرے)۔ ام رومانؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس سے پوچھا کیوں؟ اس نے بتایا کہ اس نے تو یہ جھوٹی بات (حدیث الافک) مشہور کی اس پر حضرت عائشہؓ نے پوچھا والدہ سے کون سی بات؟ تو اس نے تہمت کا سارا قصہ بیان کیا، حضرت عائشہ نے والدہ سے پوچھا کیا یہ قصہ ابوبکرؓ اور رسول اللہ ﷺ نے بھی سن لیا ہے؟ والدہ نے کہا ہاں، یہ سنتے ہی عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور جب افاقہ ہوا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اس کو (یعنی عائشہؓ کو) کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا اس کو وہ بات سن کر جو اس کے حق میں کہی گئی بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہؓ بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں خدا کی قسم اگر میں قسم کھاؤں جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر عذر بیان کروں تو اسے بھی نہیں تسلیم کر سکتے بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے صاحبزادوں کی سی ہے (کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے صاحبزادوں کی من گھڑت کہانی سن کر فرمایا تھا) تم لوگ جو بیان کرتے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد چاہتا ہوں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ واپس ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا جو نازل فرمایا (حضرت عائشہؓ کی براءت کے سلسلے میں) اور

حضور ﷺ نے عائشہؓ کو اس کی خبر دی تو حضرت عائشہؓ نے کہا میں اللہ کی حمد کرتی ہوں اور کسی کی نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحديث للترجمۃ تؤخذ من قوله فمثلي ومثلكم كمثل يعقوب وبنيه الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۷۹ تا ص۴۸۰، ويأتي الحديث في المغازي ص۵۹۷، وتفسير سوره يوسف ص۶۷۹، وتفسیر سورہ نور ص ۶۹۸۔

تشریح تحقیق وتشریح کے لئے مغازی آٹھویں جلد باب حدیث الافک کا مطالعہ کیجئے۔ نیز نویں جلد کتاب التفسیر سورہ نور کا مطالعہ فرمائیے۔

۳۱۶۴﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ "حتى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا أَوْ كُذِبُوا قالتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فقلتُ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ وَمَاهُوَ بالظَّنِّ فقالتْ ياعُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ قُلْتُ فلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُو قالتْ مَعَاذَ اللهِ لَمْ تكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هٰذِهِ الآيَةُ قالتْ هُم أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ وطَالَ عَلَيْهِمُ البَلاءُ واسْتَاخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حتى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوهُمْ جَائَهُمْ نَصْرُ اللهِ، قَالَ أَبُوعبدِ اللهِ اسْتَيْأَسُوا اسْتَفْعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ أَيْ مِنْ يُوسُفَ لاتَيْئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ مَعْنَاهُ مِنَ الرَّجَاءِ.﴾

ترجمہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے سوال کیا بتائیے ارشاد باری کا کیا مطلب ہے (جو سورہ یوسف آیت (۱۱۰) میں ہے) "حَتّٰی اِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا أَوْ كُذِبُوا" الآیہ اس آیت میں كُذِّبُوا ذال کے تشدید کے ساتھ ہے یا بلا تشدید تخفیف کے ساتھ ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا بلکہ ان رسولوں کی قوم نے انہیں جھٹلایا (یعنی كُذِّبُوا بالتشدید ہے) تو میں نے عرض کیا بخدا رسولوں کو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے پھر ظن سے کیا مراد ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے عُرَیَّہ! (بضم العين وفتح الراء تصغير عروه وليس التصغير هنا للتحقير. (قس)) رسولوں کو اس کا یقین ہو گیا تھا (کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے) میں نے عرض کیا شاید یہ او كُذِبوا (بالتخفیف) ہو تو عائشہؓ نے فرمایا معاذ اللہ رسولوں کی یہ شان نہیں کہ اپنے رب کے ساتھ یہ گمان کریں (خلاف وعدہ کا) رہ گئی یہ آیت، تو فرمایا کہ مراد رسولوں کے متبعین ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی اور ان پر بلاء طویل ہوگئی اور مدد کی آمد میں تاخیر ہوگئی انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہو چکے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور (مدد کی تاخیر کی وجہ سے) انہیں یہ گمان ہوا کہ کہیں ان کے

متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو اللہ کی مدد آ پہنچی۔

قال ابوعبدالله الخ: امام بخاریؒ نے کہا استیاسوا استفعلوا کے وزن پر ہے یئست سے نکلا ہے منه ای من یوسف. لاتیئسوا من روح الله، اس کے معنی رجاء امید کے ہیں یعنی اللہ سے مایوس مت ہو امید رکھو۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: مارایتُ احدا ذکر وجه مطابقة هذا الحدیث للترجمة ولکن له مناسبة للحدیث السابق من حیث مجیئ النصر فی حق کل ممن ذکر فیها بعد الیاس فیکون هذا مطابقا للحدیث السابق من هذا الوجه ثم نقول المطابق للمطابق للشیئ مطابق لذلك الشیئ. (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۸۰، ویاتی فی التفسیر ص ۶۴۹، وص ۶۸۰۔

تشریح | تشریح کے لئے جلد نہم ص ۳۱۳ دیکھئے۔

۳۱۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنا عبدُ الصَّمَدِ عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِیْهِ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم الکَرِیْمُ ابنُ الکَرِیْمِ ابن الکَرِیْمِ ابنِ الکَرِیْمِ یوسُفُ بنُ یَعْقُوبَ بنِ اسْحَاقَ بنِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمُ السَّلامُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شریف بن شریف بن شریف بن شریف یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص ۴۸۰، ومرّ الحدیث ص ۴۷۹، ویاتی ص ۶۷۹۔

﴿ باب ۲۰۲۱ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاَیُّوبَ اِذْنَادٰی رَبَّه" الآیه ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور یاد کر ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو

...جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔ (سورہ انبیاء، آیت ۸۳)

اُرْکُضْ اِضْرِبْ یَرْکُضُونَ یَعْدُوْنَ.

اور سورہ ص ۴۲ر میں اُرْکُض بِرجلك کے معنی ہیں اپنا پاؤں زمین پر مار۔ یرکضون (جو سورہ انبیاء میں ہے اس کے معنی وہ دوڑتے ہیں۔

۳۱۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ الجُعْفِیُّ حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبرنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن

اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِي ثَوْبِهِ فَنَادٰى رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى لَا غِنٰى لِي عَن بَرَكَتِكَ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا تو وہ اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے تو پروردگار نے آواز دی اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس سے (سونے کی ٹڈیوں سے) جسے تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا ہے ایوب علیہ السلام نے عرض کیا ضرور اے میرے رب! لیکن آپ کی برکت سے کس طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۸۰، ومرّ الحديث ص۴۲، ويأتي ص۱۱۱۶۔

تشریح رِجل جراد بكسر الراء وسكون الجيم اى جماعة من جراد، ٹڈی دل، ٹڈیوں کا جھنڈ یہ بغیر واحد کے جمع ہے۔ يحثى از باب ضرب مصدر حثيًا ڈالنا، گرانا وغیرہ۔ لاغنى بكسر الغين المعجمة مقصور بلا تنوين. (عمدہ)

حضرت ایوب علیہ السلام علامہ عینیؒ اور علامہ قسطلانیؒ نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے نیز اختلاف اقوال بھی ذکر فرمایا، یہ صرف اتنا کافی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں حضرت ابراہیمؑ کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے یہ بڑے مالدار امراء میں سے تھے اور ابراہیم علیہ السلام کی طرح بڑے مہمان نواز تھے پھر آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور تقریباً تیرہ سال مبتلائے آزمائش و تکلیف میں رہے پھر اللہ رب العزت نے مکمل پوری پوری صحت دی اور پہلے سے زیادہ مال و دولت سے نوازے گئے۔
تفصیل کے لئے ارشاد الساری کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابٌ۲۰۲۲ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا...﴾

اور کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیجئے بیشک وہ چنا ہوا رسول نبی تھا

الى قوله نَجِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ تَلْقَفُ تَلَقَّمُ.

اور کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیجئے بیشک وہ چنا ہوا رسول نبی تھا الى قوله "وقربناه نجيًّا"

(سورہ مریم آیت ۵۱، ۵۲)

واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے لفظ نجی استعمال ہوتا ہے، بولتے ہیں خلصوا نجیا یعنی سرگوشی کے لئے علیحدہ چلے گئے۔ نَجِی کا لفظ اگر صرف مفرد کے لئے استعمال ہوا ہوتو اس کی جمع اَنْجِیَة ہوگی۔ سورہ اعراف آیت ۱۱۷ میں جو تَلْقَفُ ہے بمعنی تَلْقَمُ یعنی جھٹ لقمہ بنانے لگا۔

۳۱۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ حدثنا اللَّيْثُ حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عن ابنِ شِهابٍ قالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قالَ قالتْ عائِشَةُ فَرَجَعَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم إلى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤادُهُ فانْطَلَقَتْ بِهِ إلى وَرَقَةَ بنِ نوفلٍ وكانَ رَجُلاً تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الإنْجِيْلَ بالعَرَبِيَّةِ فقالَ وَرَقَةُ مَاذا تَرٰى فَاَخْبَرَهُ فقالَ وَرَقَةُ هٰذا النَّامُوسُ الَّذِى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مُوسٰى وَاِنْ اَدْرَكَنِى يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا النَّامُوسُ صاحِبُ السِّرِّ الَّذِى يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عن غَيْرِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا (جب حضرت جبرئیل علیہ السلام غار حرا میں آنحضرت ﷺ سے ملے) تو نبی اکرم ﷺ (غار حرا سے سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد) حضرت خدیجہؓ کے پاس لوٹ آئے آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے ورقہ نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے انہیں بتایا تو ورقہ نے کہا "یہی ہیں وہ ناموس (فرشتہ) جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا، اور اگر میں تمہاری پیغمبری کے زمانہ تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس رازدار کو کہتے ہیں جو ایسے راز پر بھی مطلع ہو جو دوسروں سے چھپاتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى قولِه "هذا الناموس الذى انزل الله على موسٰى عليه الصلٰوة والسلام".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۸۰ قطعة من حديث مر بطوله ص ۲، ويأتى ص ۷۳۹، وص ۷۴۰، وص ۱۰۳۲۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد اول ص ۱۰۸ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ ۲۰۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسٰى اِذْ رَاٰى نَارًا" ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسٰى الآيه (سورہ طٰہٰ ۹، ۱۲)

الى قوله بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى" آنَسْتُ اَبْصَرْتُ نارًا لَعَلِّى آتِيْكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ الآيه قالَ ابنُ عَبَّاسٍ الْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى اسمُ الوَادِى سِيْرَتَهَا حالَتَها وَالنُّهٰى التُّقٰى

بِمَلْكِنَا بِاَمْرِنَا هَوٰى شَقِيَ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسٰى رِدْاً كَيْ يُصَدِّقُنِي وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْمُعِيْنًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَاْتَمِرُوْنَ يَتَشَاوَرُوْنَ رِدْاً عَوْنًا يُقَالُ قَدْ اَرْدَاْتُه عَلٰى صَنْعَتِهِ اَىْ اَعَنْتُه عَلَيْهَا وَالْجِذْوَةُ قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِنَ الْخَشَبِ لَيْسَ فِيْهَا لَهَبٌ سَنَشُدُّ سَنُعِيْنُكَ كُلَّمَا عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا وَقَالَ غَيْرُه، كُلُّ مَالَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْفَاْفَاةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِىْ ظَهْرِىْ فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَانِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلَّى الَّذِىْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِىْ جُذُوْعِ النَّخْلِ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّه مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهُ لَنُذْرِيَنَّهُ الضَّحٰى الْحَرُّ قُصِّيْهِ اتَّبِعِى اَثَرَهُ وَقَدْ يَكُوْنُ اَنْ تَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ وَعَنْ جَنَابَةٍ وَعَنِ اجْتِنَابٍ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى قَدَرٍ مَوْعِدٌ لَاتَنِيَا لَاتَضْعُفَا مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيُّ الَّذِىْ اسْتَعَارُوْا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا اَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَه اَخْطَاَ الرَّبُّ اَنْ لَايَرْجِعَ اِلَيْهِمْ قَوْلًا فِى الْعِجْلِ.

اور (اے محمد!) کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ معلوم ہوا جب کہ انہوں نے (مدین سے آتے ہوئے کوہ طور پر) ایک آگ دیکھی ارشاد الٰہی بالواد المقدس طُوی تک۔

آنَسْتُ الخ: کے معنی ہیں ابصرت یعنی میں نے ایک آگ دیکھی ہے (تم ٹھہرو) ممکن ہے کہ اس میں سے تمہارے پاس ایک چنگاری لے آؤں (تاپنے کے لئے) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ المقدس بمعنی المبارک ہے، طوی اسم الوادی یعنی میدان کا نام ہے، سیرتھا: حالتھا اشارہ ہے سورہ طٰہٰ آیت ۲۱/سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى یعنی اس کو پہلی حالت پر پھیر دیں گے۔ النُّهٰى بمعنی التُّقٰى پرہیزگاری یعنی بری باتوں سے روکنے والی عقلیں۔ بِمَلْكِنَا: بامرنا اشارہ ہے سورہ طٰہٰ آیت ۸۷۔ بامرنا: اپنے حکم واختیار سے، هَوٰى: بمعنی شَقِيَ یعنی بدبخت رہا (سورہ طٰہٰ آیت ۸۱/۔ فارغًا اِلَّا مِنْ ذِكْرِ موسٰى سورہ قصص آیت ۱۰/ یعنی موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر چیز سے خالی تھا سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے۔ رِدْاً: كَيْ يُصَدِّقُنِي وَيُقَالُ مُغِيْثًا اَوْمُعِيْنًا اشارہ ہے سورہ قصص آیت ۳۴/ کی طرف فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُصَدِّقُنِي میرے ساتھ ہارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیج دیجئے تاکہ وہ میری تصدیق کرے کہتے ہیں رِدْاً کے معنی فریادرس یا مددگار کے ہیں۔

يَبْطِشُ: وَيَبْطُشُ سورہ قصص آیت ۱۹/ میں طاء کے کسرہ اور طاء کے ضمہ کے ساتھ دونوں طرح قراءت

ہے۔ یاتمِرُونَ: یَتَشَاوَرُونَ سورہ قصص آیت ۲۰ر میں یاتمرون کے معنی ہیں مشورہ کرتے ہیں۔ رِدْأً: عونا یعنی مدد گار، کہا جاتا ہے قَدْ اَرْدَاْتُه علی صَنْعَتِهِ ای اَعَنْتُهُ علیها یعنی میں نے اس کے کام میں اس کی مدد کی۔ والجَذوة قِطْعَةٌ غَلِيْظَةٌ مِنَ الخَشَبِ ليسَ فِيْهَا لَهَبٌ (سورہ قصص آیت ۲۹ر میں ہے اَوْجَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ. جَذْوة کے معنی ہیں جلتی ہوئی لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس میں لپٹ نہ ہو یعنی آگ کا انگارہ۔ سَنَشُدُّ: سَنُعِيْنُكَ فرماتے ہیں سورہ قصص آیت ۳۵ر میں ہے سنشد اس کے معنی ہیں ہم تیری مدد کریں گے، ہم تجھ کو قوت پہنچائیں گے، كلّما عَزَّزْتَ شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَضُدًا جب تم نے کسی کی مدد کی تو تم اس کے دست وبازو بن گئے۔ وقال غيره الخ: یعنی غیر ابن عباسؓ نے کہا کل مالم ينطق الخ جو شخص کسی حرف کو نہ بول پائے یا کسی کی زبان میں تمتمہ ہو یعنی جلدی جلدی بولے کہ اس کی بات سمجھ میں نہ آئے یا فافا فا ہو بولنے میں زیادہ فاسنائی دے یعنی لکنت ہو جسے عقدہ کہتے ہیں اور لکنت بھی۔

اَزْرِی: ظَهْرِی ازری کے معنی میری پیٹھ، فَيُسْحِتَكُمْ: (سورہ طہٰ ۶۱ر میں ہے اس کے معنی ہیں يُهْلِكَكُمْ تم کو ہلاک کردے۔ المُثْلٰى: سورہ طہٰ ۶۳ر میں ہے فرماتے ہیں تانیثُ الأمْثَلِ يقول بِدِيْنِكُمْ يقال خُذِ المُثْلٰى خُذِ الأمْثَلَ فرماتے ہیں کہ مُثْلٰی امثل کی تانیث ہے جو بمعنی افضل ہے بولتے ہیں خذ المثلى خذ الامثل.

ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا: يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ اليَوْمَ يعنى المُصَلّٰى الّذِى يُصَلّٰى فِيْهِ. سورہ طہٰ ۶۴ر میں فرمایا گیا ثم ائتوا صفًا پھر قطار باندھ کر آؤ، بولتے ہیں کیا تم آج صف میں حاضر ہوئے یعنی اس جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔

فَاَوْجَسَ: اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الواوُ مِن خِيْفَةً لكسرةِ الخاء، سورہ طہٰ آیت ۶۷ر میں ہے فاوجس فى نفسه خيفة موسٰى یعنی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جی میں خوف پایا، اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ خوف کو چھپایا، خيفة اصل میں تھا خِوْفة واؤ ساکن ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل گیا۔

فِى جُذُوعِ النَّخْلِ سورہ طہٰ ۷۱ر میں ہے یہاں فی بمعنی علیٰ ہے۔ سورہ طہٰ آیت ۹۵ر میں ہے خَطْبُكَ اس کے معنی ہیں بالك یعنی تیرا کیا حال ہے؟ مِسَاس: مصدرُ مَاسَّه مِساسًا یعنی سورہ طہٰ آیت ۹۷ر میں جو مساس ہے وہ ماسَّ يُمَاسُّ باب مفاعلت کا مصدر ہے۔ لَنَنْسِفَنَّهُ: لَنُذْرِيَنَّهُ یعنی اس کو ہم ضرور دریا میں اڑادیں گے۔ الضحٰى: الحرّ یعنی گرمی میں۔ قُصِّيْهِ: اِتَّبِعِى اَثَرَه، وقد يكونُ اَنْ تَقُصَّ الكَلامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ، قُصِّيْهِ کے معنی ہیں اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور کبھی بات کرنے کے معنی میں آتا ہے جیسے فرمایا گیا نحنُ نقص عليك ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ عن جُنُب: عن بُعْد وعن جَنابةٍ وعن اجْتِنابٍ واحِدٌ سورہ قصص آیت ۱۱ر میں جو ہے عن جنب معنی میں ہے عن بعد یعنی جنب کے معنی دوری کے ہیں اور جنب، جنابۃ اور اجتناب سب کے معنی ایک ہیں یعنی سب میں بعد ودوری کا مفہوم ہے جنب کو جنب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نماز سے دور رہتا ہے جنابت اس لئے کہ نماز سے دور رہنے کا سبب ہے اجتناب کے معنی بچنے کے ہیں تو بچنے والا جس سے بچتا ہے اس سے دور رہتا ہے۔

وقال مُجاهِد: اور مجاہدؒ نے سورہ طٰہٰ آیت ۴۰ رمیں جو علی قدر ہے اس کی تفسیر کی ہے علی موعد یعنی وعدے پر آیا۔ لاتنیا کے معنی ہیں لاتضعفا یعنی تم دونوں سستی نہ کرو۔ مکانا سُوی: مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ یعنی ایسی جگہ جو دونوں کے آدھے آدھے پر ہو۔ يَبَسا: یابسا یعنی بمعنی خشک، سوکھا۔ مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ: الحُلِيّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَونَ یعنی ان زیوروں میں سے جو بنی اسرائیل نے فرعونیوں سے مانگ کر لئے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا: اَلْقَيْتُهَا القى صَنَعَ یعنی میں نے اس کو ڈال دیا اَلْقٰی یعنی بنایا۔ فنَسِيَ مُوسٰی هم يقولونه اخطأ الرب ان لايرجع اليهم قولا في العجل مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی (کہ اس بچھڑے کو خدا نہیں سمجھا اور خدا سے ہمکلام ہونے کے لئے کوہ طور پر گئے، بھلا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا ان کے کسی بات کا جواب تک نہیں دیتا)۔

۳۱۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بنُ خَالِدٍ حدثنا هَمَّامٌ حَدَّثَنا قَتَادَةُ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عن مالِكِ بنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَدَّثَهُمْ عن لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهِ حتى اَتَى السَّماءَ الخَامِسَةَ فَاِذَا هَارُونُ قالَ هٰذا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. تَابَعَهُ ثابِتٌ وَعَبَّادُ بنُ اَبِي عَلِيٍّ عن اَنَسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم. ﴾

ترجمہ مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے اس رات کے متعلق حدیث بیان کی جس میں آپ ﷺ معراج میں تشریف لے گئے جب آپ ﷺ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں ہارون علیہ السلام تشریف فرما تھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح بھائی، اور صالح نبی! اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن علی نے بھی انسؓ سے، اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ یہ حدیث ایک طویل حدیث حدیث معراج کا ٹکڑا ہے اور مفصل حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۸۱، ومطوّلا مرّ ص ۴۵۵، ویاتی ص ۴۸۷ تا ص ۴۸۸، وص ۵۴۸، وص ۸۳۹۔

﴿ باب ۲۰۲۴ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَونَ... ﴾

اور ایک مؤمن شخص نے کہا جو فرعون کے خاندان میں سے تھا

... يَكْتُمُ اِيمَانَهُ الى قوله مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ. (سورہ مؤمن آیت ۲۸)

اور ایک مؤمن شخص نے کہا جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور (جو ابتک) اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اخیر آیت مُسْرِفٌ كَذَّابٌ تک۔

وقعت هذه الترجمة هكذا بغير حديث فكانه اراد ان يذكر فيها حديثا ولم يظفر به على شرطه فبقيت كذا، والله اعلم (عمدہ)

﴿بَابُ ۲۰۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسٰى...﴾

اللہ عز وجل کے ارشاد کا بیان: اور کیا آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچی ہے

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا.

اللہ عز وجل کے ارشاد کا بیان: اور (اے محمد! ﷺ) کیا آپ کو موسیٰ علیہ السلام کے (قصہ) کی خبر پہنچی ہے (سورہ طٰہٰ/۹) اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بول کر باتیں کیں۔ (سورہ نساء/۱۶۴)

۳۱۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَن سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي رَاَيْتُ مُوسٰى وَاِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ صلى الله عليه وسلم بِهِ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ فِي اَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اِشْرَبْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ اَخَذْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس رات کی سرگذشت بیان کی جس میں آپ ﷺ معراج کے لئے تشریف لے گئے کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ وہ شنوءَ کے افراد میں سے ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد سرخ رنگ کے تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ) گویا کہ ابھی حمام سے نکلے ہیں، اور میں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شراب، جبرئیل علیہ السلام نے کہا دونوں چیزوں میں سے آپ کا دل جو چاہے اسے لے کر پیجئے تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی لیا (اس وقت شراب حرام نہیں تھی چونکہ واقعہ مکہ کا ہے اور شراب کی حرمت مدینہ میں ہوئی) مجھ سے کہا گیا (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کما فی روایة) آپ نے دین فطرت کو اختیار کیا، سن لیجئے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمةِ فى قوله "رايت موسٰى عليه السلام".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۸۱، ویاتی ص ۴۸۹، وفى التفسير ص ۶۸۴، وص ۸۳۶، وص ۸۳۸، واخرجه مسلم فى الايمان والترمذى فى التفسير.

تشریح | واقعہ معراج کی تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۵۴۔

۳۱۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حدَّثَنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتادَةَ قالَ سَمِعْتُ اَبَاالعَالِيَةِ حَدَّثَنا ابنُ عَمِّ نَبِيِّكُم يَعْنِى ابنَ عبّاسٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لايَنْبَغِى لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بنِ مَتّى وَنَسَبَهُ اِلٰى اَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبىُّ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِهٖ فقالَ مُوسٰى آدَمُ طُوَالٌ كَاَنَّه مِنْ رِجالِ شَنُوءَةَ وَقالَ عِيسٰى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مالِكًا خازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجّالَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں ہے یہ کہنا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ اور آپ ﷺ نے انہیں ان کے والد کی طرف منسوب فرمایا۔ (مَتّى بفتح الميم وفتح المثناة الفوقية وبالالف وكان رجلا صالحا من اهل بيت النبوة.) (قس)

وذکر النبیؐ: اور نبی اکرم ﷺ نے شب معراج کا ذکر فرمایا تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ دراز قامت تھے ایسا معلوم ہوتے تھے کہ قبیلہ شنوء ہ کے کوئی صاحب ہوں، اور فرمایا عیسیٰ علیہ السلام گھونگھریالے بال والے میانہ قامت کے تھے اور آپ ﷺ نے جہنم کے داروغہ مالک فرشتہ کا ذکر فرمایا اور دجال کا ذکر فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۸۱، ویاتی ص ۴۸۵، وص ۶۶۲، وص ۱۱۲۵۔

لاینبغی لعبد الخ: تشریح مع اشکال وجواب کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد نہم، ص ۱۷۱، اور ص ۲۰۷۔

۳۱۷۱ ﴿ حَدَّثَنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنا سُفْيَانُ حَدَّثَنا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عن ابنِ سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عن اَبِيهِ عنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَومًا يعنى يَومَ عَاشُورَاءَ فقالوا هٰذا يومٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيهِ موسٰى وَاَغْرَقَ آلَ فِرْعَونَ فَصَامَ مُوسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ فقالَ اَنَا اَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيامِهٖ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ (یہود) ایک دن یعنی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ باعظمت دن ہے اسی دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو غرق کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر اس دن

روزہ رکھا تھا یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا میں ان (یہودیوں) سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام سے قریب تر ہوں (زیادہ تعلق رکھتا ہوں) چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "نجی اللہ فیہ موسیٰ".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۱، ومرّ الحدیث ص ۲۶۸، ویاتی ص ۵۶۲، وص ۶۷۷۔

تشریح | نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۲۸۲، وص ۲۸۳ کا مطالعہ فرمایئے۔

﴿باب ۲۰۲۶ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ "وَوَاعَدْنَا مُوسٰی ثَلَاثِیْنَ لَیْلَۃً"﴾

اللہ عزوجل کا ارشاد: اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا وعدہ کیا

الی قولہ "وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ" یُقَالُ دَکَّہٗ زَلْزَلَہٗ فَدُکَّتَا فَدُکِکْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ کَالْوَاحِدَۃِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی "اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ یَقُلْ کُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَیْنِ اُشْرِبُوا ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوْغٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا.

اللہ عزوجل کا ارشاد: وواعدنا موسیٰ الآیہ (سورہ اعراف ۱۴۲، ۱۴۳) اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا الی قولہ وانا اول المؤمنین.

بولتے ہیں دَکَّہٗ بمعنی زَلْزَلَہٗ یعنی اس کو ہلا دیا، اشارہ ہے آیت کریمہ اعراف ۱۴۳ ر: فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا. فَدُکَّتَا: فَدُکِکْنَ یعنی دُکَّتَا بمعنی دُکِکْنَ ہے۔ زمین وآسمان میں زلزلہ ڈالا گیا تو ان میں زلزلہ آگیا، اشارہ ہے آیت وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً (سورہ حاقہ ر۱۴) (زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چور چور کر دیے جائیں گے)۔ جَعَلَ الجبالَ کالواحِدۃ، جبال جمع کو واحد کے مثل کر دیا (جبال جمع ہے اور ارض جمع کے حکم میں ہے تو قاعدہ کے موافق دُکِکْنَ بصیغہ جمع ہونا چاہئے) دُکَّتَا تثنیہ کا صیغہ اس طرح درست ہوا کہ پہاڑوں کو ایک چیز اور زمین کو ایک چیز فرض کر کے تثنیہ کا صیغہ لایا گیا جیسے سورہ انبیاء میں ارشاد الٰہی ہے: اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا (آیت ۳۰) (آسمان اور زمین پہلے بند تھے یعنی نہ آسمان سے بارش ہوتی تھی نہ زمین سے کچھ پیداوار پھر جب زمین پر انسانوں کی آبادی ہوئی تو اللہ نے آسمان کی بارش بھی کھول دی اور زمین کی پیداوار) اور کُنَّ رَتْقًا نہیں فرمایا بس زمین کے مقابل ایک نوع شمار کیا گیا، رَتْقًا کے معنی ہیں مُلْتَصِقَیْنِ دونوں جڑے ہوئے، یہ دراصل کانتا کی ضمیر سے حال ہو رہا ہے۔ رتق یرتق رتقًا کے معنی اصل میں بند ہونے اور جڑ جانے کے ہیں یہاں مصدر بمعنی اسم فاعل یا اسم

مفعول کے ہیں۔ اُشْرِبُوا ثوب مشرب مصبوغ. اشار به الی مافی قوله تعالیٰ "وَاُشْرِبُوا فِی قُلُوبِهِمُ العِجْلَ" (سورہ بقرہ/۹۳) ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت رچ بس گئی۔ فرماتے ہیں کہ یہاں اُشربوا ثوبٌ مُشربٌ سے لیا گیا ہے بمعنی مصبوغ ہے بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں ایسی سرایت کرگئی تھی جیسے رنگ کپڑے میں ساری ہوجاتا ہے تو عرب کہتے ہیں ثوب مُشرب.

قالَ ابنُ عباس الخ: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا انبجست کے معنی ہیں انفجرت اور اذنتقنا الجبل کے معنی ہیں رفعناهم ہم نے اٹھایا، بلند کیا۔

۳۱۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنا سُفيانُ عن عَمْرِو بنِ يَحْيىٰ عن اَبِيْهِ عن اَبِى سَعِيْدٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يومَ القِيامَةِ فاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فاِذَا اَنَا بِمُوسٰى اٰخذَ بِقائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ العَرشِ فلا اَدرِىْ اَفَاقَ قَبْلِى اَمْ جُوزِىَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ بیہوش ہوجائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور میں دیکھوں گا کہ موسیٰ (علیہ السلام) عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا (بیہوش ہی نہیں ہوئے ہوں گے بلکہ) کوہ طور کی بیہوشی کا بدلہ ملا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "فاذا انا بموسىٰ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۸۱، ومرّ الحديث ص ۳۲۵، ويأتی ص ۶۶۸، وص۱۰۲۱ تا ص۱۰۲۲، وص۱۱۰۲۔

۳۱۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ الجُعفِیُّ حَدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن اَبِی هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَوْلاَ بَنُواِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لاَ حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے (اور سلویٰ کا ذخیرہ نہ کرتے) تو گوشت کبھی نہ سڑتا، اور اگر حوا نہ ہوتیں (شجر ممنوعہ کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام سے دغانہ کرتیں) تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مضمون ومفہوم حدیث سے مطابقت ہوسکتی ہے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سلویٰ کا ذخیرہ کیا یہاں تک کہ سلویٰ کا گوشت سڑ گیا تو ضمناً موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ثابت ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۸۱، ومرّ الحديث ص ۴۶۹۔

﴿بَابُ ۲۰۲۷ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ﴾

سیلاب کے طوفان کا بیان

وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ اَلْقُمَّلُ الْحَمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ حَقٌّ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ.

اشارہ ہے آیت کریمہ "فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ" الآیہ کی طرف (سورہ اعراف آیت ۱۳۳) پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور چچڑی الخ، اور بکثرت اموات کا وقوع ہونے لگے تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں، القمّل: الحمنان يشبة صغار الحلم، قمل اس چچڑی کو کہتے ہیں جو مشابہ ہو چھوٹی جوں کے۔ حقیق بمعنی حق ہے، لازم وواجب۔ سُقِطَ: كل من ندم الخ اشارہ ہے آیت کریمہ وَلَمَّا سُقِطَ فِي اَيْدِيهِمْ الآیہ کی طرف (الاعراف/۱۴۹) یعنی اور جب نادم ہوا، شرمندہ ہوا، فرماتے ہیں کہ سقط کے معنی ہیں ہر وہ شخص جو شرمندہ ہوا اور وہ ہاتھ مل کر پچھتایا۔

﴿بَابُ ۲۰۲۸ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ﴾

حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

۳۱۷۴﴿ **حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ. الحديث.**﴾

والحديث بعينه مرّ في كتاب العلم، ترجمہ وتشریح کے لئے دیکھئے نصر الباری اول ص ۴۰۴ و ص ۴۰۵۔

۳۱۷۵﴿ **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنَّمَا هُوَ مُوسٰى آخَرُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّ مُوسٰى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ**

اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فقالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ العِلْمَ اِلَيْهِ قالَ لَهُ بَلٰى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ البَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنكَ قالَ اَیْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا قالَ سُفیانُ اَیْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قالَ تاخُذُ حُوتًا فتجعلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قالَ فَهُوَ ثَمَّهُ فاخَذَ حُوتًا فجعَلَهُ في مِكْتَلٍ ثمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بنُ نُونٍ حتى اِذَا اَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رؤسَهُمَا فرقَدَ مُوسٰى وَاضْطَرَبَ الحُوتُ فخرَجَ فسَقَطَ في البَحْرِ فاتَّخَذَ سَبِيلَهُ في البَحْرِ سَرَبًا فَامْسَكَ اللّٰهُ عنِ الحُوتِ جِرْيَةَ المَاءِ فصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فقالَ هٰكَذَا مِثْلَ الطَّاقِ فانطلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حتى اِذَا كانَ مِنَ الغَدِ قالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى النَّصَبَ حتى جَاوَزَ حَيْثُ اَمَرَهُ اللّٰهُ قالَ لَهُ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فاِنِّي نَسِيْتُ الحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهِ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ فاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ في البَحْرِ عَجَبًا فكانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ مَاكُنَّا نَبْغِ فارْتَدَّ على آثَارِهِمَا قَصَصًا رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حتى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوبٍ فسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فقالَ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قالَ اَنَا مُوسٰى قالَ مُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ قالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قالَ يَامُوسٰى اِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لاتعلَمُهُ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لااَعْلَمُهُ قالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ قالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا اِلٰى قولِه اَمْرًا فانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ البَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ كَلَّمُوهُمْ اَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الخَضِرَ فحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَولٍ فلمَّا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فنقَرَ في البَحْرِ نَقْرَةً اَوْنَقْرَتَيْنِ قالَ لَهُ الخَضِرُ يَامُوسٰى مَانَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَانَقَصَ هٰذَا العُصْفُورُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ البَحْرِ اِذْ اَخَذَ الفَاسَ فنزَعَ لَوْحًا فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسٰى اِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوحًا بِالقَدُّومِ فقالَ لَهُ مُوسٰى مَاصَنَعْتَ قَومٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَولٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قالَ لاتُؤَاخِذْنِي بِمَانَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا فكانَتِ الاُوْلٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا فلَمَّا خَرَجَا مِنَ البَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فاَخَذَ الخَضِرُ بِرَاْسِهِ فقَلَعَهُ بِيَدِهِ هٰكَذَا

وَاَوْمٰی سُفْيَانُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ كَاَنَّهٗ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَاتُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حتى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ مَائِلًا اَوْمٰی بِيَدِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ سُفْيَانُ كَاَنَّهٗ يَمْسَحُ شَيْئًا اِلٰى فَوْقِ وَلَمْ اَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا اِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا عَمَدْتَ اِلٰى حَائِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوْكَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِمَا قَالَ وَقَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ وكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ حَفِظْتَهٗ قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَهٗ مِنْ عَمْرٍو اَوْتَحَفَّظْتَهٗ مِنْ اِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ اَتَحَفَّظُهٗ وَرَوَاهُ اَحَدٌ عن عَمْرٍو غَيْرِي سَمِعْتُهٗ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ.

ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ جو موسیٰ خضر سے ملے تھے وہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل نہ تھے، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ تھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دشمن خدا نوف نے جھوٹ کہا، ہم سے ابی بن کعبؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے کہ ان سے پوچھا گیا سب لوگوں میں کون سب زیادہ علم رکھتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے نسبت اللہ کی طرف نہیں کی (یعنی اللہ اعلم نہیں کہا) اللہ نے ان سے فرمایا کیوں نہیں میرا ایک بندہ (خضر علیہ السلام) وہاں ہے جہاں دو دریا (فارس اور روم کے) ملتے ہیں وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے اس تک کون پہنچائے گا؟ اور کبھی سفیان (بن عیینہ) نے یوں کہا میں ان تک کیسے پہنچوں؟ اللہ نے فرمایا ایک مچھلی (نمک ڈال کر بھنی ہوئی) لے کر اپنے تھیلے میں رکھ لو جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں ملے گا، بعض اوقات انہوں نے (بجائے فهو ثم کے) فهو ثمه کہا۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا پھر آپ اور آپ کے خادم یوشع بن نون روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب دونوں صخرہ پر پہنچے تو دونوں نے اپنا سر رکھا اور موسیٰ علیہ السلام سو گئے (لیکن خادم یوشع جاگتے رہے) اور

مچھلی نے تڑپ لگائی اور نکل پڑی پھر دریا میں چلی گئی اور دریا میں اس نے اپنا راستہ بنا لیا سرنگ بنا کر، اللہ نے پانی کی روانی اس پر سے روک لی اور پانی طاق کی طرح ہو گیا پھر راوی نے واضح کیا کہ یوں طاق کی طرح، پھر دونوں اس دن اور رات کے باقی ماندہ حصے میں چلتے رہے پھر دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا اب ہمارا ناشتہ لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک (کر چور ہو) گئے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اس متعینہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا۔

ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھئے جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں مچھلی کے متعلق آپ سے ذکر کرنا بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل رکھا، مچھلی نے تو عجیب طور سے دریا کی راہ لی اور ان حضرات (موسیٰ اور یوشع علیہما السلام) کو تعجب ہوا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی وہ جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم ہیں چنانچہ دونوں حضرات اپنے قدموں کے نشان پر واپس لوٹے اور جب اس چٹان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک صاحب کپڑے میں لپٹے ہوئے (چادر اوڑھے ہوئے) ہیں (وہی حضرت خضر تھے) موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا تیرے اس سرزمین پر سلام کہاں؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں خضر علیہ السلام نے پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا جی ہاں! میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھا دیں جو آپ کو ہدایت کی باتیں سکھائی گئی ہیں، خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ! میرے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے اللہ نے مجھے وہ سکھایا ہے اور آپ اس کو نہیں جانتے، اور آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں اخیر آیت اَمْرًا تک۔

آخر دونوں موسیٰ و خضر علیہما السلام دریا کے کنارے کنارے چل رہے تھے پھر ان کے پاس سے ایک کشتی گذری ان بزرگوں نے کشتی والوں سے بات کی کہ انہیں بھی سوار کر لیں کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور بغیر کرایہ کے سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں (اسے دیکھ کر) خضر نے کہا اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم (دونوں) نے اللہ کے علم میں سے کچھ کم نہیں کیا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے اپنے چونچ کے ذریعہ سمندر سے، اتنے میں خضر علیہ السلام نے ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا ایک تختہ نکال لیا موسیٰ علیہ السلام نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلہاڑی سے تختہ نکال چکے تھے تو موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا ''یہ آپ نے کیا کیا جن لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کر لیا آپ نے ان ہی کی کشتی کا قصد کیا اور کشتی میں چھید کر دیا کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں بالیقین یہ آپ نے بڑا ناگوار کام کیا'' خضر علیہ السلام نے کہا کیا میں نے پہلے ہی آپ سے نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔

موسیٰ علیہ السلام نے (بطور معذرت) کہا آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ نہ کریں جو میں (اپنا وعدہ) بھول گیا تھا اور میرے کام کو مشکل میں نہ پھنسائے (میرے کام میں تنگی نہ فرمائیں) آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ پہلا اعتراض تو موسیٰ علیہ السلام کا بھولے ہی سے تھا، پھر جب دونوں سمندر سے نکلے (دریائی سفر ختم کر کے خشکی میں اترے) تو راہ میں ایک لڑکے کے پاس سے گذرے جو بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر علیہ السلام نے اسکا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اکھاڑ ڈالا، اور سفیان نے اپنی انگلیوں کی نوک سے (اکھاڑنے کی کیفیت بتانے کیلئے) اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اچک لے رہے ہوں، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ایک بے قصور جان کو ناحق قتل کر دیا بلاشبہ آپ نے برا کام کیا، خضر نے کہا کیا میں نے آپ ہی سے یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر کی تاب نہیں لاسکیں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا اب اگر اسکے بعد میں نے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلئے گا بیشک آپ میرے بارے میں حد عذر کو پہنچ چکے (آپ کا عذر معقول ہے) پھر دونوں چلے اور ایک بستی والوں پر پہنچے اور بستی والوں سے کھانا مانگا لیکن بستی والوں نے انکار کیا (کھانا نہیں دیا) پھر اس بستی میں ایک دیوار دیکھی جو بس گرنے ہی والی تھی جھک کر خضر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور دیوار کو سیدھا کر دیا، اور سفیان نے (کیفیت بتانے کیلئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں۔

علی بن عبداللہ نے کہا میں نے مائلا کا لفظ (اس حدیث میں) صرف ایک مرتبہ سنا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ لوگ تو ایسے تھے کہ ہم ان کے پاس (سفر کرتے ہوئے) آئے ان لوگوں نے ہمیں کھانا تک نہیں دیا اور نہ مہمانی کی پھر آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی؟ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے، خضر علیہ السلام نے کہا بس میرے درمیان اور آپ کے درمیان جدائی ہوگئی۔ اب میں ان باتوں کی تاویل آپ پر واضح کر دیتا ہوں جن باتوں پر آپ صبر نہ کر سکے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو اور بھی کیفیتیں ان کی ہم سے بیان کی جاتیں، سفیان نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر وہ صبر کرتے تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے۔

حضرت ابن عباسؓ نے (جمہور کی قراءت وَرَائهم کے بجائے امامهم ملك ياخذ كل سفينة صالحة غصبًا پڑھا ہے، اور وہ لڑکا (جس کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا) کافر تھا اور اس کے والدین مؤمن تھے، علی بن عبداللہ مدینیؒ نے کہا کہ سفیانؒ نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی اور یاد کر لی، لوگوں نے سفیان بن عیینہؒ سے پوچھا عمرو بن دینارؒ سے جو آپ نے یہ حدیث سنی اس سے پہلے آپ نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کر لی تھی؟ انہوں نے کہا میں اور کس سے سن کر یاد کرتا اور کسی نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی میں نے ان سے یہ حدیث دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنی اور یاد کر لی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث ابن عباسؓ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۲ تا ص۴۸۳، ومرّ الحدیث ص۱۷، وص۲۳، وص۳۰۲، وص۳۷۷، وص۴۶۳، وص۴۸۱، ویاتی ص۶۸۷، وص۶۸۸، وص۶۹۰، وص۹۸۷، وص۱۱۱۴۔

اشکال وجواب مع تشریح: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص۵۱۶ تا ص۵۱۸۔

۳۱۷۶﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سَعِيْدِ بنِ الاَصْبِهَانِيِ حدثنا ابنُ المُبَارَكِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّةٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. قَالَ اِنَّما سُمِّيَ الخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خضرؑ کا نام خضر اس لئے پڑا کہ وہ ایک سوکھی زمین سبزی سے پاک صاف پر بیٹھے جب وہ اٹھے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی حموی نے کہا کہ محمد بن یوسف بن مطر فربری نے کہا ہم سے علی بن خشرم نے سفیان سے حدیث مفصل بیان کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمةِ من حیث ان الخضر مذکور فیه.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۳۔

فروۃ: بفتح الفاء وسکون الراء زمین کا اوپری حصہ روئے زمین یا سوکھی گھاس جو سوکھ کر سفید ہو گئی ہو۔

۲۰۲۹ ﴿بابٌ﴾

بالتنوین ای ھٰذا بابٌ بغیر ترجمة وھو کالفصل من الباب السابق.

۳۱۷۷﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يقولُ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهِ عليه وسلم قِيْلَ لِبَنِي اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا البَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقالوا حَبَّةٌ فِى شَعْرَةٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے (جھکتے ہوئے) داخل ہو اور کہتے ہوئے جاؤ حِطَّة (یعنی اے اللہ ہمارے گناہوں کو جھاڑ دے معاف کر دے) تو انہوں نے بدل دیا اور اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہنے لگے بالی میں دانہ دے۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجہ مطابقته للترجمةِ یمکن ان تکون من حیث انه فی قضیة بنی اسرائیل وموسیٰ علیه الصلوٰة والسلام نبیهم. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۳، ویاتی فی التفسیر ص۶۴۳، وص۶۶۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے جلد نہم کتاب التفسیر ص۲۸، نیز ۲۷ر کا بھی مطالعہ مفید ہوگا۔

۳۱۷۸﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَايُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَايَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا آفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ اَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاَهُ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ حَجَرٌ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا اَوْاَرْبَعًا اَوْخَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ "يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ (علیہ السلام) بڑے شرم والے بدن ڈھانکنے والے شخص تھے (ان کی حیاء اور شرم کا یہ عالم تھا کہ) ان کے بدن کا کوئی حصہ (یعنی ستر کا) کوئی حصہ بھی شرم کی وجہ سے نہیں دیکھا جاسکتا تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے انہیں اذیت پہنچائی (ستایا) کہنے لگے کہ اس درجہ ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے یا تو برص (کوڑھ) ہے یا انتفاخ خصیتین ہے یا کوئی اور بیماری، اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ بنی اسرائیل کے ان ہفوات سے موسیٰ علیہ السلام کی برائت کردے، چنانچہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کے لئے آئے اور ایک پتھر پر اپنے کپڑے اتار کر رکھ دئے پھر (برہنہ) غسل شروع کیا جب فارغ ہوئے تو اپنے کپڑے لینے کے لئے کپڑے کے پاس آئے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی عصا لی اور پتھر کے پیچھے پیچھے چلے یہ کہتے ہوئے کہ ارے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے دے (لیکن وہ پتھر کہیں نہیں رکا) یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں پہنچ گئے چنانچہ لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا اللہ کے مخلوق میں بہت اچھے (سب عیبوں سے پاک صاف) اور اللہ نے اس طرح ان کی تہمت سے موسیٰ علیہ السلام کی برائت کردی اور پتھر بھی رک گیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے خدا کی قسم! پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ (شک راوی) نشان پڑ گئے، اور یہی مطلب ہے ارشاد باری تعالیٰ کا (احزاب/۶۹) اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اذیت دی تھی (عیب لگا کر) اللہ نے ان کی تہمت سے موسیٰ علیہ السلام کی برائت کردی اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے نزدیک باعزت تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ لان فیه ذکر موسیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۸۳، ومرّ الحدیث ص۴۲، ویاتی ص۷۰۸۔

۳۱۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ سَمِعْتُ عبدَ اللّٰهِ قَالَ قَسَمَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قَسْمًا فقالَ رَجُلٌ اِنَّ ھٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مااُرِیْدَ بِھَا وَجْهُ اللّٰهِ فَاَتَیْتُ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَغَضِبَ حتی رَاَیْتُ الغَضَبَ فی وَجْھِهٖ ثمّ قالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰی قداُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذا فَصَبَرَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ مال تقسیم کیا (یعنی حنین کی غنیمت کا مال تقسیم کیا اور چند لوگوں کو ترجیح دی، زیادہ دیا) تو ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) نے کہا یہ ایسی تقسیم ہے اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ غصہ ہوئے، اتنا کہ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے پھر فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِهٖ "یرحم اللّٰه موسٰی" نیز حدیث سابق سے بھی مناسبت ظاہر ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۸۳، ومرّ الحدیث ص۴۴۶، ویاتی ص۶۲۱، وص۸۹۵، وص۹۰۱، وص۹۳۱، وص۹۳۸۔ مزید احادیث کے لئے نصر الباری جلد ۸/ص ۴۰۶، وص۴۰۷ دیکھئے۔

﴿ بابٌ (۲۰۳۰) قَوْلِهٖ "یَعْکُفُوْنَ عَلٰی اَصْنَامٍ لَّھُمْ" الآیه ﴾

ارشادالٰہی: وہ اپنے بتوں کے پاس (انکی پوجا کیلئے) بیٹھے تھے (الاعراف/۱۳۸)

اسی سورہ میں مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ کے معنی میں ہے یہ باب تفعیل تتبیر سے اسم مفعول ہے اور ثلاثی مجرد از ضرب تبرًا ہلاک کرنا، تبار کے معنی ہیں ہلاکت اور نقصان کے۔ ولیتبروا (الاسراء/۷) بمعنی یُدَمِّرُوا یعنی برباد کریں۔ ماعَلَوْا ای ماغلبوا یعنی جہاں حکومت پائیں غالب ہوں۔

۳۱۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بُکَیْرٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عن یُوْنُسَ عَنِ ابنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم نَجْنِی الکَبَاثَ وِاِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِالاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّه

اَطْيَبُهُ قالوا اَكُنتَ تَرْعَى الغَنَمَ قالَ وَهَلْ مِن نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا.

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مر الظہر ان میں) تھے اور ہم پیلو کا پھل توڑنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں سے کالے کالے کو لو اس لئے کہ وہ بہت مزے دار ہوتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کیا حضور ﷺ نے (جنگل میں) بکریاں چرائی ہیں (جب تو پیلو کے پھل کی ایسی شناخت آپ کو ہے جو جنگل والوں کے علاوہ اوروں کو نہیں ہوتی) آپ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گذرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ؟ وقال فى فتح البارى "ومناسبة الحديث غير ظاهرة الخ. (قس) (۲) قيل فتكون مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه حالة من حالات موسٰى عليه السلام لدخوله فى عموم قوله مامن نبى الا رعاها. ووقع عند النسائى فى التفسير باسناد رجاله ثقات الفتخر اهل الابل والشاء فقال النبى صلى الله عليه وسلم بعث موسٰى وهو راعى غنم. (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۸۳، ویاتی ص ۸۲۰۔ یہاں تصریح ہے كُنّا بمرّ الظهران نجنى الكباث الخ.

۲۰۳۱ ﴿بَابٌ وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُكُمْ...﴾

...اَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً: الآيه.

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے

کہ ایک گائے ذبح کرو۔ الخ (البقرۃ/۶۷)

قَالَ اَبُو العَالِيَةِ عَوَانٌ النَّصَفُ بَيْنَ البِكْرِ وَالْهَرِمَةِ، فَاقِعٌ صَافٍ لَاذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا العَمَلُ تُثِيرُ الاَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الاَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ العُيُوبِ لَاشِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ.

قالَ ابو العالية: ابو العالیہ نے کہا عوان کے معنی ہیں جو نو جوان اور بوڑھے کے درمیان ہو یعنی ادھیڑ۔ فاقعٌ کے معنی صاف یعنی بے داغ۔ لاذلول: لم یذلها العمل کام کاج سے ذلیل نہ ہوئی ہو، اس سے کوئی کام نہ لیا گیا ہو وہ گائے محنت والی نہیں ہے کہ زمین میں ہل چلاتی ہو اور کھیت میں کام کرتی ہو، ہر عیب سے سالم ہو کوئی داغ کام کاج کا نہ ہو خالص زرد رنگ، اگر صفراء کے معنی سیاہ کرے تو بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ سورہ مرسلات میں جمالات صفر ہے یعنی کالے اونٹ۔ فادّارأتم کے معنی ہیں تم نے اختلاف کیا۔

واقعہ ذبحِ بقرہ بنی اسرائیل میں عامیل نامی اک شخص بہت مالدار تھا اور اس کا ایک چچازاد بھائی فقیر تھا اور عامیل کا اس چچازاد بھائی کے سوا کوئی وارث نہ تھا اس چچازاد بھائی نے اس لالچ میں عامیل کو قتل کر دیا کہ اس کا سارا مال اپنے قبضے میں کرلوں اس نے عامیل کو قتل کر کے نعش کو ایک دوسرے گاؤں میں لے جا کر عین آبادی میں ڈال دیا، صبح کو اس خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ قاتل کا پتہ چلائیں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی حکم ہوا ''اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوا بقرۃ'' (اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو) لیکن چونکہ ان احمقوں نے تمسخر قرار دیا کہ بھلا گائے ذبح کرنے اور قاتل معلوم ہونے میں کیا مناسبت؟ اور یہ نہیں سمجھا کہ احکام الٰہیہ میں ایسے اسرار ہوا کرتے ہیں جنہیں سمجھنے سے عقول متوسطہ قاصر ہوا کرتی ہیں، انہیں چاہئے تھا کہ فوراً تعمیل کرتے جب ان لوگوں نے جانا کہ گائے ذبح کرنا ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہی پڑا اور پہلے سے گائے کے ذبح کرنے اور اپنے مقصود کے حصول میں بعد سمجھے تھے اس لئے یہ خیال ہوا کہ جس گائے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا ہے وہ کوئی بڑی عجیب گائے ہوگی اس لئے اس کی صفات کے طالب ہوئے اور یہ ان کی بڑی حماقت تھی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر یہ لوگ کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو کافی تھی لیکن ان لوگوں نے عمر اور رنگ وغیرہ پوچھ کر تنگی پیدا کرلی، اس پوچھ گچھ میں جو انہیں ایک خاص گائے ذبح کرنی پڑی خدا تعالیٰ کی ایک عجیب حکمت تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اور اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا اس مرد صالح کے پاس ایک گائے کے بچہ (بچھیا) کے سوا اور کچھ نہ تھا انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللہ کے نام پر جنگل میں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کی کہ اے رب العالمین میں اس بچھیا کو اپنے بیٹے کے جوان ہونے تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں کہ جب یہ لڑکا جوان ہو جائے تو یہ اس کے کام آئے پھر اسے جنگل میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا یہ بچھیا جنگل میں اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں پرورش پاتی رہی کچھ دنوں کے بعد یہ لڑکا جوان ہوا باپ کی طرح نیک بخت نیک چلن تھا ماں زندہ تھی ماں کا اطاعت شعار رہا ایک دن اس کی والدہ نے کہا بیٹا تیرا باپ تیرے لئے ایک گائے چھوڑ گیا ہے جو فلاں جنگل میں سپرد خدا ہے اس کو جنگل سے لا یہ لڑکا جنگل گیا اور اس گائے کو پایا اس گائے میں وہ تمام نشانیاں پائی جاتی تھیں جو اس کی والدہ نے بتائی تھی وہ گائے بہت خوبصورت اور زرد رنگ کی تھی اس نوجوان نے اس گائے کو اللہ کی قسم دیکر پکارا تو گائے اس کے پاس چلی آئی نوجوان اس کو لے کر اپنی والدہ کی خدمت میں آیا، ماں نے حکم دیا اس کو بازار میں لے جا کر تین دینار میں فروخت کر دے (اس وقت گائے کی عام قیمت یہی تھی) والدہ نے یہ بھی ہدایت کر دی تھی کہ خریدار سے سودا ہو جانے کے بعد پھر مجھ سے اجازت لے کر خریدار کو دینا، جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی شکل میں آیا اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی اس شرط پر کہ اس معاملہ کو مکمل پکا کرلو اور والدہ کی اجازت پر موقوف نہیں رکھو لیکن جوان نے اس شرط کو منظور نہیں کیا اور گھر آ کر والدہ سے سارا قصہ بیان کر دیا، والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دیدی مگر یہ کہہ

دیا کہ پھر مجھ سے پوچھ لینا، یہ شخص پھر بازار میں آیا تو فرشتے نے اب بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ سے اجازت پر موقوف نہ رکھو، جوان نے قبول نہیں کیا اور والدہ کو اس کی اطلاع دی۔ اس کی والدہ نے فراست ایمان سے سمجھ لیا کہ یہ کوئی خریدار نہیں بلکہ فرشتہ ہے جو آزمائش کے لئے آتا ہے، بیٹے سے کہا اس مرتبہ خریدار سے یہ کہنا کہ ہمیں گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟ لڑکے نے فرشتے سے یہی کہا اس پر فرشتے نے حکم دیا کہ اس کو ابھی نہ بیچو بنی اسرائیل اس کو خریدنے آئیں گے، وہ جب آئیں تو اس گائے کی قیمت یہ بتانا کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دو۔ جوان اس گائے کو گھر لایا ادھر بنی اسرائیل تلاش کرتے کرتے اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے ان کو اس کی قیمت بتائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر بنی اسرائیل نے اس گائے کو ذبح کر کے اس کے کسی عضو کو مقتول پر مارا وہ بحکم الٰہی زندہ ہو گیا اس حال میں کہ اس کے حلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے بتایا کہ مجھے میرے چچازاد بھائی نے قتل کیا ہے اس اعجاز سے مرعوب ہو کر اس (قاتل) نے اقرار کر لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قصاص میں اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

﴿بابٌ ۲۰۳۲ وَفَاةِ مُوسٰى صلى الله عليه وسلم وَذِكْرِهِ بَعْدُ﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور وفات کے بعد ان کا ذکر

۳۱۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخبرنا مَعْمَرٌ عن ابنِ طاؤسٍ عن اَبِيهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ المَوتِ اِلٰى مُوسٰى فلمَّا جاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ فقالَ اَرْسَلْتَنِي اِلٰى عَبْدٍ لايُرِيْدُ الموتَ قالَ ارْجِعْ اِلَيهِ فقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الموتُ قالَ فالآنَ قالَ فَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الاَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَو كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الكَثِيْبِ الاَحْمَرِ قالَ وَاَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ حَدَّثَنا اَبُوهُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے جب ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انکو ایک طمانچہ مارا (انکی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، پروردگار نے فرمایا کہ دوبارہ انکے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر رکھیں جتنے بال انکے ہاتھ تلے آجائیں ان میں سے

ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی، (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پھر ابھی سہی، ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھ کو مقدس زمین (بیت المقدس) سے ایک پتھر کی مار برابر قریب کردے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر بتا دیتا راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے نیچے۔ عبد الرزاق نے کہا اور ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام سے کہا ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃِ ظاہرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۸۴، ومرّ الحدیث ص۱۷۸۔

اشکال وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۵ ص ۹۔

۳۱۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی اَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَدِاسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فِی قَسَمٍ یُقْسِمُ بِه فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ یَدَهُ فَلَطَمَ الْیَهُوْدِیَّ فَذَهَبَ الْیَهُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَخْبَرَهُ الَّذِی كَانَ مِنْ اَمْرِهِ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَاتُخَیِّرُوْنِی عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَااَدْرِی اَكَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِی اَوْكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص (حضرت ابو بکر صدیقؓ) اور ایک یہودی میں جھگڑا ہوا، مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو سارے جہانوں پر چن لیا (فضیلت دی) قسم میں اس طرح قسم کھائی اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے عالم پر منتخب فرمایا اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا، یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان کے معاملے کی اطلاع دی، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، دیکھو قیامت کے روز سارے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آ جائیں گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للجزء الاخیر للترجمۃ وھو قولہ وذکرہ بعد.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۴، ومرّ الحدیث ص۳۲۵، ویاتی ص۴۸۵، وص۱۷،۱۱، وص۹۶۵، وص۱۱۱۳۔

لاتخیرونی: یعنی مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر اس طرح فضیلت مت دو کہ موسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلے۔ ۲۔ یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو۔ ۳۔ یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب آنحضرت ﷺ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہے۔

۳۱۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدثنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن حُمَيْدِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فقالَ لَهُ مُوسٰى اَنْتَ آدَمُ الَّذِى اَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الجَنَّةِ فقالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالاتِهِ وَبِكَلامِهِ ثُمَّ تَلُوْمُنِى عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَىَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ ﴾.

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم اور اور موسیٰ علیہما السلام نے آپس میں بحث کی، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا آپ وہ آدم ہیں کہ آپ کو آپ کی لغزش نے جنت سے نکالا تو ان سے آدم علیہ السلام نے فرمایا آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ مشرف فرمانے کے لئے منتخب فرمایا پھر بھی آپ مجھے ایک، ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے پہلے میرے مقدر میں لکھ دی گئی تھی چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے آنحضور ﷺ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ للجزء الاخیر للترجمۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۴، ویاتی ص۶۹۲، وص۶۹۳، وص۹۷۹، وص۱۱۱۹۔

مقصد | والغرض من ھذا الحدیث شھادۃ آدم لموسیٰ ان اللہ اصطفاہ. (قس)

۳۱۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حدثنا حُصَيْنُ بنُ نُمَيْرٍ عن حُصَيْنِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَىَّ الاُمَمُ وَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الاُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوسٰى فى قَوْمِهِ ﴾.

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت ہے جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اپنی امت کے ساتھ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ للجزء الاخیر منھا.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۸۴، ویاتی ص ۸۵۰، وص ۸۵۶، وص ۹۵۸، وص ۹۶۸۔

﴿بَابُ[۲۰۳۳] قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا"...﴾

اللہ عز وجل کے ارشاد کا بیان: اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے ایک مثال بیان کی

الی قوله و كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ.

اللہ عز وجل کے اس ارشاد کا بیان: اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے ایک مثال بیان کی، فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کی، ارشاد الٰہی: "و کانت من القانتین" تک۔ (سورہ تحریم)

۳۱۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا آسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے صرف فرعون کی بیوی (حضرت آسیہؓ) اور عمران کی بیٹی حضرت مریم کامل ہوئیں اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة جدا لان المراد من قوله امراة فرعون هي آسيةؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۸۴، ويأتي الحديث ص ۴۸۸، وص ۵۳۲، وص ۸۱۵، واخرجه مسلم، والترمذي، والنسائي. (عمدہ)

مقصد | والغرض من هذه الترجمة ذكر آسيةؓ. (فتح)

حضرت آسیہؓ فرعون کی بیوی | سورہ تحریم کی آیت مذکورہ میں حضرت آسیہؓ کا ذکر خیر ہے، یہی آسیہ بنت مزاحم وہ نیک بخت خاتون تھیں جنھوں نے تابوت موسیٰ کو سمندر سے نکلوا کر موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جادوگروں پر غالب آگئے تو ان پر ایمان لائیں روی انه لما غلب موسیٰ السحرة قالت آسية "آمنت برب موسىٰ وهارون" الخ (قس)

جب دشمن خدا فرعون کو معلوم ہوا تو اس ظالم نے ان کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں میں کیلیں ٹھونک کر دھوپ میں ڈال دیا اور ایک بھاری چٹان لانے کا حکم دیا کہ اس کامل الایمان خاتون پر رکھ دیں جب لوگ چٹان لے کر ان کے قریب آئے

تو انہوں نے اللہ سے دعا کی: رب ابن لی عندك بيتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعمله الخ (اے پروردگار میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا اور فرعون اور اس کے عمل سے نجات عطا فرما) دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ان کا جنتی گھر دکھا دیا جو موتی کا تھا اور اللہ نے ان کی روح قبض کر لی جب ان پر چٹان ڈالی گئی تو یہ زندہ نہ تھیں اس لئے انہیں چٹان کی کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوئی۔

ثرید ثرید وہ کھانا ہے جو روٹی اور شوربا سے بنایا جاتا ہے۔ کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو ولایت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو، اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ ولی تو بہت سی عورتیں گذری ہیں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی اس پر اجماع ہے مگر اشعریؒ سے منقول ہے کہ چھ عورتیں پیغمبر تھیں: حواء، سارہ، وام موسٰی واسمها يوحانذ وقيل اياذخا، وقيل اياذخت، وهاجرة وآسية ومريم. (قس)

باب قوله "إن قارون كان من قوم موسٰى" الآيه (۲۰۳۴)

ارشاد باری کا بیان: بیشک قارون موسٰی علیہ السلام کی قوم میں سے تھا الخ (قصص ۷۶)

قارون عجمہ اور علم کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اتنا تو قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی برادری بنی اسرائیل میں سے تھا باقی یہ کہ موسٰی علیہ السلام سے اس کا رشتہ کیا تھا؟ اس میں مختلف اقوال ہیں حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت ہے قال ابن عباس "ابن عمه" یعنی چچازاد بھائی تھا (قس) قارون بہت حسین وجمیل تھا اور توریت کا سب سے بڑا حافظ قاری تھا لیکن یہ سامری کی طرح منافق تھا اور چونکہ حضرت موسٰی وہارون علیہما السلام کی طرح اس کے پاس کوئی عہدہ ومنصب نہیں تھا اس لئے موسٰی علیہ السلام سے حسد ہوا اور موسٰی علیہ السلام سے بغاوت کی۔ یہ اتنا بڑا مالدار تھا کہ اس کے صندوقوں کی کنجیاں اتنی تھیں کہ طاقتور جماعت پر بھاری پڑتی تھیں۔

لَتَنُوْأُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ الْفَرِحِيْنَ الْمَرِحِيْنَ، وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ يُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ.

لَتَنُوْءُ کے معنی ہیں لَتُثْقِلُ بھاری ہوتی تھی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا اولی القوۃ کے معنی ہیں طاقتور مردوں کی ایک جماعت اس کی کنجیاں نہیں اٹھا سکتی تھی۔ يقال الفرحين کے معنی المرحين یعنی اترانے والا مغرور۔ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ ایسا ہی ہے جیسے الم تر یعنی کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالٰی جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے۔

﴿بَابُ ۲۰۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا"﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے مدین کی طرف انکے بھائی شعیب کو بھیجا

إِلٰى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ وَيُقَالُ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ مَكَانَتُكُمْ وَمَكَانُكُمْ وَاحِدٌ يَغْنَوْا يَعِيشُوا تَأْسَ تَحْزَنْ آسٰى أَحْزَنُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْأَيْكَةُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ ہود، ۸۴) اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا یعنی مدین والوں کی طرف حضرت شعیب کو رسول بنا کر بھیجا (یہاں اہل مضاف محذوف ہے) اس کی مثال ہے حذف مضاف میں وَاسْئَلِ القریة وَسْئَلِ العِیر یعنی اهل القریة اور اهل العیر یعنی بستی والوں اور قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے۔

وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا: تم نے پس پشت ڈال دیا ای لم تلتفتوا الیه یعنی تم نے اس کی طرف التفات نہیں کیا ویقال اذا لم تقض الخ جب تم کسی کا مقصد پورا نہ کرو تو عرب لوگ کہتے ہیں ظهرت حاجتی وجعلتنی ظهریا میں نے اپنی ضرورت ظاہر کی اور تو نے مجھ کو یعنی میری ضرورت کو پس پشت ڈال دیا یعنی میری طرف توجہ نہیں کی۔ اور ظهری اس جانور یا ظرف کو بھی کہتے ہیں جس کو تو اپنی قوت بڑھانے کے لئے ساتھ رکھے اور مکانتکم اور مکانکم دونوں کے معنی ایک ہیں کالمقامة والمقام. یغنوا یعیشوا اشاره به الی مافی قوله تعالیٰ "كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا" جیسے کبھی رہے ہی نہ تھے وہاں بسے ہی نہ تھے آیت میں لم یغنوا ہے تو چونکہ یغنوا بغیر لم کے ذکر کیا گیا اس لئے تفسیر میں بھی بغیر لم کے صرف یعیشوا ذکر فرمایا۔

فلا تأس: (سورہ مائدہ آیت ۲۶ میں ہے فلا تأس علی القوم الفاسقین نافرمان لوگوں پر رنجیدہ نہ ہو، افسوس نہ کر) اصل صیغہ تاسی تھا لیکن چونکہ یہاں لا نہی اس پر داخل ہے اس لئے آخر سے ی گر گئی۔ آسی بمعنی أَحْزَنُ غم کروں۔ وقال الحسن اور حسن بصریؒ نے کہا سورہ ہود آیت ۸۷ میں جو ہے إنك لانت الحليم الرشيد تو ہی عقلمند نیک چلن ہے اس سے کافر لوگ استہزاء کرتے تھے۔ اور مجاہدؒ نے کہا کہ لیکہ بمعنی ایکہ یعنی جھاڑی ہے۔ یوم الظلة سے مراد وہ دن ہے جس دن عذاب نے ان پر سایہ کیا تھا۔ ابر میں سے آگ برسی۔

❁ ❁ ❁

باب ۲۰۳۶ قول اللّٰہِ عزَّ وَجلَّ "وَاِنَّ یُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ"...

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: بیشک یونسؑ رسولوں میں سے ہیں

اِلٰی قوله وَهُوَ مُلِيْمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ الْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ الآيه فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْاَرْضِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَاَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِيْنٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ اَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهٖ وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَآمَنُوْا فَمَتَّعْنَاهُمْ اِلٰى حِيْنٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ كَظِيْمٌ وَهُوَ مَغْمُوْمٌ.

الی قولہ وھو ملیم (سورہ صافات ۱۳۹ تا ص ۱۴۲) مجاہدؒ نے کہا ملیمٌ کے معنی مذنب یعنی گنہگار کے ہیں۔ المشحون بھرا ہوا یعنی کشتی، فلولا انه کان الخ سو اگر وہ (یونس علیہ السلام) تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہ جاتے۔ مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

فنبذناه بالعراء الخ: تو ہم نے ان کو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) میدان میں ڈال دیا (یعنی عراء کے معنی روئے زمین ہے مطلب یہ ہے کہ مچھلی کو حکم دیا کہ زمین پر اگل دے۔ وھو سقیم اور وہ مضمحل یعنی کمزور تھے۔ اور ہم نے ان پر (دھوپ سے بچانے کے لئے) ایک بیلدار درخت اگا دیا، یقطین وہ درخت جو جڑ والا نہ ہو بلکہ بیلدار ہو جیسے کدو وغیرہ۔ وارسلناہ الی مائة الخ: (الصافات ۱۴۷، ۱۴۸) اور ہم نے ان کو بھیجا ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف پھر وہ لوگ ایمان لے آئے (آثار عذاب دیکھ کر) تو ہم نے ایک مدت تک فائدہ حاصل کرنے کا موقع دیا یعنی دیا۔ ولا تکن کصاحب الحوت الخ (القلم ۴۸) اور آپ مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جائیے جب انہوں نے پکارا اس حالت میں کہ وہ غمزدہ تھے۔ مکظوم بمعنی کظیم یعنی مغموم۔

۳۱۸۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِى الْاَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّیْ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ ہرگز نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متّٰی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۴۸۵، ویاتی ص ۴۸۵، وفی التفسیر ص ۶۶۲، وص ۷۰۹۔

تشریح نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۱۷۱ کا مطالعہ کیجئے وہ مطلب بیان کئے گئے ہیں۔

۳۱۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن اَبِی العَالِیَةِ عنِ ابنِ عباسٍ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ مایَنْبَغِی لِعَبْدٍ اَنْ یَقُولَ اِنِّی خَیْرٌ مِنْ یُونُسَ بنِ مَتّٰی وَنَسَبَهُ اِلٰی اَبِیهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں یہ کہنا کہ میں یونس پیغمبر علیہ السلام سے بہتر ہوں اور آپ ﷺ نے یونس علیہ السلام کو ان کے والد کی طرف منسوب کر کے نام لیا۔

باقی کے لئے حدیث بالا دیکھئے۔

۳۱۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بُکَیْرٍ عنِ اللَّیْثِ عن عبدِ العَزِیْزِ بنِ اَبِی سَلَمَةَ عن عبدِ اللّٰہِ ابنِ الفَضْلِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قالَ بَیْنَمَا یَهُودِیٌّ یَعْرِضُ سِلْعَتَهُ اُعْطِیَ بِهَا شَیْئًا کَرِهَهُ فَقالَ لاوَالَّذِی اصْطَفٰی مُوسٰی عَلَی البَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ فَقامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وقالَ تَقُولُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوسٰی عَلَی البَشَرِ وَالنَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَیْنَ اَظْهُرِنَا فَذَهَبَ اِلَیْهِ فقالَ یَااَبَا القَاسِمِ اِنَّ لِی ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلانٍ لَطَمَ وَجْهِی فقالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَکَرَهُ فَغَضِبَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حتّٰی رُئِیَ فی وَجْهِهِ ثُمَّ قالَ لاتُفَضِّلُوا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ فَاِنَّه یُنْفَخُ فی الصُّورِ فَیَصْعَقُ مَنْ فی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فی الاَرْضِ اِلاَّ مَنْ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُنْفَخُ اُخْرٰی فَاَکُونُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسٰی آخِذٌ بِالعَرْشِ فَلااَدْرِیْ اَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ یومَ الطُّورِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِی وَلاَ اَقُولُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُونُسَ بنِ مَتّٰی. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن ایک یہودی اپنا سامان (بیچنے کے لئے) دکھا رہا تھا لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا (اس کو ناگواری ہوئی) تو وہ کہنے لگا ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ کلام ایک انصاری صحابی نے سن لیا اور کھڑے ہو کر ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا (کم بخت) تو کہتا ہے قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا ہے حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کیا اے ابوالقاسم! میرا مسلمانوں کے ساتھ عہد و پیمان ہے (یعنی میں معاہد ہوں) پھر فلاں شخص کا کیا حال ہے جو میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے، اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے پوچھا تم نے تھپڑ کیوں مارا؟ اس نے سارا قصہ بیان کیا تو آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اتنا کہ غصے کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک پر نمایاں ہو گئے پھر فرمایا اللہ کے انبیاء میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو (قیامت کے دن) جب صور پھونکا جائے گا تو سارے آسمان و زمین والے بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بیہوش نہ ہوں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوں گے اب میں یہ نہیں جانتا کہ وہ جو طور کے دن بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوشی اس کے بدل ہو گئی یا مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوئے اور میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ فی آخر الحدیث.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۴۸۵۔

مختصر تشریح سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ یہودی کو تھپڑ مارنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے تو انصار کا لغوی معنی مراد ہے یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار۔ (قس)

لاتفضلوا بین انبیاء اللہ: معناہ لاتفضلوا بعضا بحیث یلزم منہ نقص المفضول. (عمدہ)

مگر چونکہ دوسرے نصوص سے اس کی صراحت آگئی ہے کہ آنحضور ﷺ سید الانبیاء ہیں اس لئے آپ ﷺ کو افضل الانبیاء کہنا جائز ہے مگر نہایت ادب و احتیاط کے ساتھ کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین و تحقیر نہ ہو۔ نفس تفضیل خود قرآن سے ثابت ہے ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض. (سورہ بنی اسرائیل،۵۵)

مزید تفصیل کیلئے فتح الباری یا حاشیہ بخاری ص ۴۸۴ ر کا مطالعہ کیجئے یا نصر الباری جلد ۹ ر ص ۲۲۷ ر کا مطالعہ کیجئے۔

۳۱۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حدثنا شُعْبَۃُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَیْدَ بنَ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قالَ لاَیَنْبَغِی لِعَبْدٍ اَنْ یَقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ بنِ مَتّٰی. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۴۸۵، ویاتی فی التفسیر ص ۶۶۲، و ص ۶۶۶، و ص ۷۰۹۔

تشریح نصر الباری جلد ۹ ر کا ص ۱۷۱ ر ملاحظہ فرمائیے۔

• • •

﴿باب ۲۰۳۷ قوله واسألهم عن القرية...﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ (سورہ اعراف)

... الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ" يَعْدُونَ يَتَجَاوَزُونَ "إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا" شَوَارِعَ "وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ" إِلَى قَوْلِهِ "خَاسِئِينَ" بَئِيسٍ شَدِيدٍ. (سورہ اعراف)

اوران (یہودیوں) سے اس بستی (ایلہ) کا حال (یعنی ایلہ میں رہنے والے یہود کا قصہ) دریافت کیجئے جو سمندر کے کنارے تھی جب سبت کے حکم میں حد سے بڑھنے لگے۔ یعدون بمعنی یعدون ہے یعنی سنیچر کے دن حد سے تجاوز کرنے لگے۔ جب کہ ان کے ہفتہ کے روز ان کی مچھلیاں پانی کے اوپر آجاتی تھیں۔ (یہ لوگ ہفتہ کے روز شکار سے روک دئے گئے تھے اور صرف عبادت میں مشغول رہنے کا حکم تھا لیکن یہ لوگ تعدی اور تجاوز کرنے لگے)۔

شرّعا کے معنی ہیں شوارع اور شرع اور شوارع دونوں جمع ہیں شارع کی جس کے معنی ہیں پانی کے اوپر ظاہر ہونے والے۔ بئیس کے معنی ہیں شدید سخت مایوس۔

ایلہ کے یہودیوں کی نافرمانی اور بندر ہونا جمہور کے نزدیک یہ مسخ کا واقعہ ایلہ کا ہے یہ بستی مکہ اور مصر کے درمیان حاجیوں کے راستہ میں پڑتا ہے، یہود کے مذہب میں یوم سبت یعنی سنیچر کا دن قابل احترام متبرک تھا شکار کرنا ممنوع تھا حتی کہ مچھلی کا شکار بھی جائز نہ تھا، مگر ان یہودیوں کے لئے مشکل یہ تھی کہ ہفتہ کے دن مچھلیاں پانی کے اوپر تیرتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں اور دوسرے دنوں میں ایک بھی نظر نہ آتی تھیں، ان لوگوں نے ایک حیلہ نکالا کہ دریا کے کنارے ایک چھوٹا سا حوض بنالیا اور سنیچر کی شب میں دریا سے پانی اور مچھلی آنے کے لئے نالیاں بنالیتے، جب سنیچر کا دن ہوتا تو پانی کی موج سے مچھلیاں بھی حوض میں آجاتیں اور اتوار کو شکار کرلیتے۔

اس سلسلے میں ان کے تین گروہ ہوگئے ایک وہ کہ خود حیلہ نہ کرتے اور کرنے والوں کو منع کرتے۔ دوسرے وہ کہ خود تو حیلہ نہ کرتے مگر اوروں کو منع بھی نہ کرتے۔ تیسرے وہ جو لوگ حیلہ کرتے تھے بالآخر تیسرے گروہ سے سب نے علیحدگی اختیار کرلی حتی کہ گھر الگ کرلیا پھر شکار کرنے والوں پر حضرت داؤد علیہ السلام نے لعنت کی اور اللہ کا عذاب نازل ہوا کہ بندر بن گئے۔ وفیہ اقوال واللہ اعلم

٭ ٭ ٭

﴿باب ۲۰۳۸ قولِ اللہِ عزَّ وجلَّ "وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا"﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان: اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور دی (سورہ نساء ۱۶۳، بنی اسرائیل ۵۵)

الزُّبُرُ الكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ، وَزَبَرْتُ كَتَبْتُ "وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَاجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ" (سورہ سبا ۱۰،۱۱) قال مجاهدٌ سَبِّحِي مَعَه "وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوعَ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ المَسَامِيرِ وَالحَلَقِ وَلَا تُدِقَّ المِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا تُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ أَفْرِغْ أَنْزِلْ بَسْطَةً زِيَادَةً وَفَضْلًا.

الزُّبُرُ بمعنی کتب ہے اس کا واحد زبور ہے، اور زبرت بمعنی کتبت ہے یعنی میں نے لکھا۔ اور سورہ سبا میں ارشاد الٰہی "اور بیشک ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی جانب سے بڑا فضل عطا کیا تھا (کہ نبوت کے ساتھ سلطنت وحکومت بھی دی) اور ہم نے کہا تھا اے پہاڑو ان کے ساتھ رجوع کرو۔ مجاہدؒ نے کہا اَوِّبِی کے معنی ہیں ان کے ساتھ تسبیح پڑھو اور پرندوں کو بھی ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اور ہم نے ان کے واسطے لوہے کو (مثل موم کے) نرم کر دیا کہ اس سے زرہیں بناؤ، سابغات بمعنی دروع اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھو یعنی کیلوں اور حلقوں کا کیلیں اتنی پتلی نہ ہو کہ ڈھیلی رہیں اور نہ موٹی بناؤ کہ ٹوٹ جائیں۔ افرغ بمعنی انزل ہے بسطة بمعنی زیادت اور فضل ہے دوسرے پارہ سیقول کے اخیر میں طالوت کے بادشاہ بنائے جانے میں وجہ ترجیح میں فرمایا تھا زاده بسطة في العلم والجسم.

۳۱۹۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ القُرآنُ فكان يَامُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ القُرآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَاكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوسَى بنُ عُقْبَةَ عن صَفْوَانَ عن عطاءِ بنِ يَسَارٍ عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا آسان کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے اور آپ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی (یعنی زرہ بنا کر) کھاتے (دوسرا کوئی روپیہ نہ کھاتے) اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے صفوان سے روایت کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۸۵، ویاتی ص ۶۸۵۔

تشریح اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض بندوں کے لئے زمانہ کو سمیٹ دیتا ہے جیسے مسافت کو، وجاء فی الحدیث ان البرکۃ قد تقع فی الزمن الیسیر حتی یقع فیہ العمل الکثیر. مزید کے لئے عمدۃ القاری دیکھئے۔

۳۱۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بُکَیْرٍ حدثنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بنَ المُسَیَّبِ اَخْبَرَهُ وَاَبَاسَلَمَةَ بنَ عبدِ الرَّحْمٰنِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قَالَ اُخْبِرَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَنِّی اَقُولُ وَاللّٰهِ لَاَصُومَنَّ النَّهارَ وَلَاَقُومَنَّ اللَّیْلَ ماعِشْتُ فقالَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیه وسلم اَنْتَ الَّذِی تَقُولُ وَاللّٰهِ لَاَصُومَنَّ النَّهارَ وَلَاَقُومَنَّ اللَّیْلَ ماعِشْتُ قلتُ قَدْ قُلْتُهُ قالَ اِنَّكَ لاتَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ فصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاثَةَ اَیَّامٍ فانَّ الحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِیامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ یارسولَ اللّٰهِ! قالَ فصُمْ یومًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ فَقُلْتُ اِنِّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ یارسولَ اللّٰهِ قالَ فصُمْ یومًا وَاَفْطِرْ یومًا وَذٰلِكَ صِیامُ دَاوٗدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّیَامِ قلتُ اِنِّی اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْهُ یارَسُولَ اللّٰهِ! فقالَ لَااَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں ایسا کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں خدا کی قسم! دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا رہوں گا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم ہی نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب تک زندہ ہوں دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں کھڑا ہوں گا، میں نے عرض کیا بیشک میں نے یہ کہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے اتنی طاقت نہیں (یعنی تم اسے نباہ نہیں سکو گے) اس لئے روزہ بھی رکھا کرو اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو اور رات میں عبادت بھی کیا کرو اور سویا بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تو تین کے تیس ہو گئے) تو یہ ثواب کے اعتبار سے زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر اور حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ یہی تھا اور یہ سب روزوں سے افضل وعمدہ ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "صیام داوٗد علیہ الصلوۃ والسلام".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۴۸۵، ومرّ الحدیث ص ۱۵۲، وص ۲۶۵، ،، ،، ،، وص ۲۶۶، ویاتی ص ۷۵۵، وص ۷۵۶، وص ۷۸۳، وص ۹۰۵، وص ۹۲۸۔

مقصد | اس حدیث میں اعتدال کی تعلیم ہے کہ تشدید وغلو سے بچو دین کے ساتھ پہلوانی مت کرو کہ تھک جاؤ گے اور نباہ نہ سکو گے۔ واللہ اعلم

۳۱۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حدثنا حَبِيْبُ بْنُ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ عَنْ عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِی رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰهِ علیه وسلم اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ فقلتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّی اَجِدُ بِی قَالَ مِسْعَرٌ يعنی قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں! صحیح ہے آپ ﷺ نے فرمایا لیکن اگر تم اس طرح کرتے رہے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہاری جان کمزور ہو جائے گا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا فرمایا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے (یعنی ثواب کے اعتبار سے زندگی بھر کا روزہ ہے) میں نے عرض کیا میں اپنے میں محسوس کرتا ہوں مسعر نے کہا مراد قوت ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو اور حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزہ کے رہا کرتے تھے اور اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "صوم داوٗد علیه الصلوٰة و السلام".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۸۵ تا ص ۴۸۶، ومرّ الحديث ص ۱۵۴ تا ص ۱۵۵، وص ۲۶۵، ،،، وص ۲۶۶، ویاتی ص ۵۵۷ وغیرہ۔

﴿بَابٌ ۲۰۳۹ أَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ﴾

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ نماز داؤدؑ کی نماز (کا طریقہ) ہے

وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِیٌّ وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِی اِلَّا نَائِمًا.

اور سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام ابتدائی آدھی رات

تک سوتے تھے اور ایک تہائی رات عبادت کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہ جاتا (یعنی تہجد کے بعد) سو جاتے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار یعنی بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی بن مدینی (شیخ بخاریؒ) نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے جو کہا اس کے یہ موافق ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جب سحر کا وقت میرے پاس گذرتا تو آپ ﷺ سوتے ہی ہوتے۔ (جیسا کہ کتاب التہجد میں گذرا)۔

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ آدھی رات کے بعد تہجد کی نماز پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے۔

۳۱۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے اور آپؑ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزہ کے رہتے تھے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے آپؑ آدھی رات تک سوتے تھے اور ایک تہائی میں عبادت کرتے تھے پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | الحديث والترجمة شيء واحد غير ان فيهما تقديما وتاخيرا.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۸۶، ومرّ الحديث ص ۲۵۲۔

﴿بَابٌ ۲۰۴۰ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهُ اَوَّابٌ﴾

اور یاد کیجئے! ہمارے قوت والے بندے داؤدؑ کو؛ بیشک وہ بہت رجوع کرنیوالے تھے

اِلٰى قَوْلِهٖ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ وَلَا يُشْطِطْ وَلَا تُسْرِفْ وَاهْدِنَا اِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَا اَخِيْ لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْاَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا اَيْضًا شَاةٌ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا مِثْلُ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ ضَمَّهَا وَعَزَّنِيْ غَلَبَنِيْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّيْ اَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيْزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ فَتَنَّاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَاَ عُمَرُ فَتَّنَاهُ بِتَشْدِيْدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ.

ارشادالٰہی وفصل الخطاب تک (سورہ صٓ) مجاہدؒ نے کہا فصل الخطاب سے مراد فیصلے کی سوجھ بوجھ ہے، مقدمہ فہمی۔ ولا تُشطِط بمعنی لاتسرف ہے یعنی زیادتی، بے انصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتادیجئے یہ میرا (دینی) بھائی ہے اس کے پاس ننانوے نعجہ (بیویاں) ہیں، عورت کے لئے بھی نعجہ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور بکری کو بھی نعجہ کہا جاتا ہے اور میرے پاس صرف ایک نعجہ (بیوی) ہے یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کردے (مجھے دے ڈال) اکفلنیھا کفلھا زکریاء کی طرح ہے (جو سورہ آل عمران میں ہے) یعنی زکریا نے اس کو اپنے سینے لگالیا۔ اور عزّنی بمعنی غلبنی ہے اور وہ حجت و گفتگو میں مجھ سے غالب ہوگیا، اسی سے ہے اعززتہ بمعنی جعلتہ عزیزا فی الخطاب میں نے اس کو خطاب میں (گفتگو میں) غالب کردیا، لقد ظلمك داؤدؑ نے کہا کہ تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کرکے بلاشبہ تم پر ظلم کیا اور اکثر شرکار ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں فتناہ ابن عباسؓ نے کہا اس کے معنی ہیں اختبرناہ ہم نے اس کو آزمایا۔ اور حضرت عمرؓ نے تار کی تشدید کے ساتھ فتّناہ پڑھا ہے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے معافی و بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے اور رجوع ہوگئے۔

حضرت داؤدؑ کا قصہ قصہ یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ننانوے بیویاں تھیں اس کے باوجود آپؑ نے ایک حسین عورت کو دیکھ کر سوچا کہ یہ عورت بھی اگر مجھ کو مل جائے تو بہت خوب، چنانچہ آپؑ نے نکاح کا پیغام بھی دے دیا جبکہ اس عورت پر ایک مسلمان پیغام دے چکا تھا، یہ شرعاً کوئی بڑا جرم نہ تھا مگر شانِ نبوت کے خلاف ضرور تھا اس لئے اس پر منجانب اللہ متنبہ کیا گیا چنانچہ دو فرشتے مدعی اور مدعا علیہ کی شکل میں حاضر ہوئے اور کہا ہم دو فریق ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے حق کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے اس بھائی کے پاس ننانوے بیویاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک، اب یہ کہتا ہے کہ تم یہ بھی مجھ کو دیدو یہ سن کر داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا سوال ظلم ہے یہ سن کر دونوں فرشتے غائب ہوگئے اس پر داؤد علیہ السلام کو تنبہ ہوا اور سمجھ گئے یہ میرا امتحان تھا پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑے اور اللہ نے معاف کردیا۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ بعض مفسرین جو روایت نقل کرتے ہیں اور قصہ گو واعظ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نظر ایک خوبصورت عورت پر پڑ گئی تو یہ عاشق ہوگئے یہ روایات غلط و اسرائیلیات ہیں۔ واللہ اعلم

۳۱۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ بْنَ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صلى الله عليه وسلم مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ. ﴾

ترجمہ مجاہدؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا ہم سورہ صٓ میں سجدہ تلاوت کریں گے؟ تو ابن عباسؓ نے آیت وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ کی تلاوت کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ، پھر انہوں نے فرمایا

کہ تمہارے نبی ﷺ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انبیاء علیہم السلام کی اقتدار کا حکم دیا گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۸۶، ویاتی ص۶۶۲، وص۷۰۹۔

۳۱۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسمَاعِیلَ حَدَّثَنا وُھَیبٌ حَدَّثَنا اَیُّوبُ عن عِکْرِمَۃَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیسَ صٓ مِن عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَاَیتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْجُدُ فِیھَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورہ صٓ کا سجدہ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے (یعنی ضروری نہیں) اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ وجہ ذکر ھذا الحدیث عقیب الحدیث المذکور من حیث ان کلا منھما یتضمن ذکر السجود فی صٓ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۸۶، ومرّ الحدیث ص۱۴۶۔

تشریح ملاحظہ فرمائے نصر الباری ج۴ ص۲۸۸۔

۲۰۴۱ ﴿باب قَوْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ "وَوَھَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ العَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ"﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا کیا وہ اچھا بندہ ہے اور رجوع ہونے والا ہے

﴿الرَّاجِعُ المُنِیبُ وَقولِہ وَھَبْ لِی مُلْکًا لایَنبَغِی لِاَحَدٍ مِن بَعْدِی وَقولِہ وَاتَّبَعُوا مَاتَتلُوا الشَّیَاطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وقولِہ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَرَوَاحُھَا شَھْرٌ وَاَسَلْنَا لَہٗ اَذَبنَا لَہٗ عَیْنَ القِطْرِ الحَدِیْدِ وِمنَ الجِنِّ مَنْ یَعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ وَمَن یَّزِغْ مِنھُم عن اَمرِنَا نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ یَعْمَلُونَ لَہٗ مَایَشَاءُ مِن مَّحَارِیْبَ قَالَ مجاھدٌ بُنیَانٌ مادُونَ القُصُورِ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالجَوَابِ کَالحِیَاضِ لِلاِبِلِ وقَالَ ابنُ عباسٍ کَالجَوْبَۃِ مِنَ الاَرْضِ وَقُدُورٍ رّٰاسِیَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِن عِبَادِیَ الشَّکُورُ اِلَّا دَابَّۃُ الاَرْضِ الاَرْضَۃُ تَاکُلُ مِنسَاتَہٗ عَصَاہُ فلمَّا خَرَّ، الٰی قولہ فی العَذَابِ المُھِیْنِ حُبَّ الخَیْرِ عن ذِکْرِ رَبِّی، مِنْ ذِکْرِ رَبِّی فَطَفِقَ مَسْحًا یَمْسَحُ اَعرافَ الخَیْلِ وَعَوَاقِیْبَھَا، الاصفادُ الوَثَاقُ وَقَالَ مجاھدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الفَرَسُ رَفَعَ اِحدٰی رِجْلَیْہِ حتی تَکُونَ عَلٰی طَرفِ الحَافِرِ، الجِیَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَیْطَانًا

رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

(سورہ صٓ ر۳۰) اوّاب کے معنی رکوع کرنے والا اور توجہ کرنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان (کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی) اے رب! مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو، اور اس ارشاد کا بیان (جو سورہ بقرہ آیت ۱۰۲ر میں ہے) اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے۔ اور ارشاد الٰہی (سورہ سبا ر۱۲ر۱۳ر۱۴) ولسلیمٰن الریح الخ اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کر دیا) کہ اس (ہوا) کا صبح کا چلنا مہینے بھر کی مسافت تھی اور (اسی طرح) اس کا شام کا چلنا مہینے بھر کی مسافت تھی (مطلب یہ ہے کہ صبح کو ایک ماہ کی راہ لے چلتی اور شام کو ایک ماہ کی راہ)۔

واسلناله کے معنی ہیں اذبناله یعنی اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے لوہے کا چشمہ بہا دیا (یعنی لوہے کو اس کے معدن میں رقیق سیال کر دیا تا کہ اس سے مصنوعات بنانے میں بدون آلات کے سہولت ہو)۔ ومِنَ الجِنّ الخ اور جنات میں کچھ وہ تھے جو ان کے سامنے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے (چونکہ پروردگار نے مسخر کر دیا تھا)۔ ومن یزغ الخ اور ان میں سے جو شخص ہمارے (اس) حکم سے (کہ سلیمان کی اطاعت کرو) سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھادیں گے۔

یعملون له الخ وہ جنات ان کے لئے بناتے تھے وہ جو چاہتے تھے یعنی محاریب، مجاہدؒ نے کہا محاریب وہ عمارتیں جو محلوں سے کم ہوں (اور مکان کا اشرف واعلیٰ حصہ) اور تماثیل تمثال کی جمع تصویریں، مجسمے اور لگن اونٹوں کے حوض برابر۔ اور ابن عباسؓ نے فرمایا جیسے زمین کے گڑھے کے مثل، اور جمی ہوئی بڑی بڑی دیگیں بناتے۔ اعملوا الخ اے داؤد کے خاندان والو! (یعنی سلیمان علیہ السلام اور ان کے متعلقین) تم سب (ان نعمتوں کے) شکریہ میں نیک کام کیا کرو، اور میرے بندوں میں شکر گذار کم ہی ہوتے ہیں۔

اِلَّا دابّة الارض الخ فلما قضينا عليه الموت مادلّهم على موته الاّ دابة الارض پھر جب ہم نے ان پر (یعنی سلیمان علیہ السلام پر) موت کا حکم جاری کر دیا (یعنی انتقال فرما گئے) تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کے کیڑے (دیمک نے) جو ان کے عصا کو کھاتی تھی سو جب وہ گر پڑے الی قوله فی العذاب المهین، منساة کے معنی عصا یعنی لاٹھی کے ہیں فقال انی احببت حبّ الخير الخ (سورہ صٓ ۳۲) سلیمان علیہ السلام کہنے لگے مال کی محبت نے میرے رب کے ذکر سے مجھ کو روک دیا، اس آیت میں عن بمعنی من ہے تو حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پیٹھ اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے الاصفاد بمعنی بیڑی۔ اور مجاہدؒ نے کہا الصافنات صفن الفرس سے مشتق ہے یہ اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک پر کھڑا ہو جائے، الجیاد بمعنی السّراع یعنی تیز دوڑنے والے جسدا بمعنی شیطان، رخاء بمعنی پاکیزہ، حیث اصاب یعنی جہاں چاہے، فامنن بمعنی اعطِ بغیر

حساب یعنی بغیر کسی مضائقے کے۔

۳۱۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ زِيَادٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ اِنَّ عِفرِيْتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلاتِي فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنه فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوارِي المَسْجِدِ حتى تَنْظُرُوا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمانَ "رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لاَيَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيْتٌ مُتَمَرِّدٌ مِنْ اِنْسٍ اَوْجَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنات میں سے ایک سرکش جن گذشتہ رات اچانک میرے پاس آیا تا کہ میری نماز میں خلل ڈالے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی تو میں نے ارادہ کرلیا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ (صبح کو) تم سب دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی (جو سورہ صٓ میں ہے) پروردگار! مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد اور کسی کو میسر نہ ہو پھر میں نے اس کو ذلیل کر کے لوٹا دیا۔ عفریت کے معنی سرکش خواہ انسان میں سے ہو یا جنوں میں سے، جیسے زبنية اس کی جمع زبانيه ہے یعنی دوزخ کے فرشتے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۸۶ تا ۴۸۷، ومرّ الحديث ص ۶۶، ۱۶۱، ۴۶۴، ويأتي ص ۷۱۰، مسلم اول ۲۰۵۔

تشریح تشریح مع سوال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص۴۶ تا ۴۷۔

۳۱۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنا مُغِيرَةُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي الزِّنادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم قالَ قالَ سُلَيْمانُ بنُ دَاوُدَ لَاَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرأةً تَحْمِلُ كُلُّ اِمرأةٍ فارِسًا يُجاهِدُ في سَبِيْلِ اللّٰهِ فقالَ لَهُ صاحِبُهُ اِنْ شاءَ اللّٰه فلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحمِلْ شَيْئًا اِلاَّ وَاحِدًا ساقِطًا اِحْدٰى شِقَّيْهِ فقالَ النَّبِيُّ صلى اللّٰهُ عليه وسلم لوقَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قالَ شُعَيْبٌ وابنُ اَبِي الزِّنادِ تِسْعِيْنَ وَهُوَ اَصَحُّ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا میں آج رات ستر عورتوں (بیویوں) کے پاس جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ایک صاحب نے کہا (صاحب سے مراد یا تو کوئی فرشتہ ہے چنانچہ صاحب کی تفسیر سفیان بن عیینہؒ نے فرشتہ سے کی ہے (بخاری ص ۹۹۴) یا کوئی جن ہو یا کوئی مقرب وزیر ہو)۔

فلم یقل ولم تحمل: انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا (بھول گئے) چنانچہ کسی بیوی کے یہاں کوئی بچہ نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا وہ ایک جانب بیکار (یعنی ناقص) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب عورتوں کے بچے ہوتے اور سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب اور ابن ابی الزناد نے اپنی روایتوں میں بجائے ستر نوے کہا ہے اور یہی اصح ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۸۷، ومرّ الحدیث ص ۳۹۵، ویاتی ص ۷۸۸، وص ۹۸۲، وص ۹۹۴، وص ۱۱۱۳۔

تشریح مفصل ملاحظہ فرمائیے جلد ہفتم باب ۱۶۲۲ و نصر المنعم ص ۲۹۴۔

۳۱۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفصٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الاَعمَشُ حَدَّثَنَا اِبرَاهِیمُ التَّیمِیُّ عن اَبِیهِ عن اَبِی ذَرٍّ قال قلتُ یارسولَ اللّٰهِ اَیُّ مَسجِدٍ وُضِعَ اَوَّلاً قالَ المَسجِدُ الحَرَامُ قلتُ ثُمَّ اَیٌّ قالَ المَسجِدُ الاَقصٰی قلتُ کَمْ کانَ بَینَهُمَا قالَ اَربَعُونَ ثُمَّ حَیثُ مااَدرَکَتکَ الصَّلٰوةُ فصَلِّ وَالاَرضُ لَکَ مَسجِدٌ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کونسی مسجد (دنیا میں) پہلے بنائی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسجد حرام! میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ ارشاد فرمایا چالیس (یعنی چالیس برس) پھر فرمایا تجھ کو جہاں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ تستانس من قولِه "ثم المسجد الاقصیٰ" لان سلیمان علیه السلام هو الذی بناه.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص ۴۸۷، ومرّ الحدیث ص ۴۷۷۔

۳۱۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخبَرَنا شُعَیبٌ اَخبَرنا اَبُو الزِّنادِ عن عبدِ الرحمٰنِ حدَّثَهُ اَنَّه سَمِعَ اَبَاهُرَیرَةَ اَنَّه سَمِعَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰهِ علیه وسلم یقولُ مَثَلِی وَمَثَلُ الناسِ کَمَثَلِ رَجُلٍ یَستَوقِدُ نارًا فجَعَلَ الفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوابُّ تَقَعُ فی النارِ وقالَ کانَتِ امرَاَتانِ مَعَهُمَا اِبنَاهُمَا جَاءَ الذِّئبُ فذَهَبَ بابنِ اِحدَاهُمَا فقالَتْ صاحِبَتُهَا اِنَّما ذَهَبَ بِابنِکِ وقالتِ الاُخرٰی اِنَّما ذَهَبَ بِابنِکِ فتَحاکَمَتَا اِلٰی دَاوُدَ فقَضٰی بِهِ لِلکُبرٰی فخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیمَانَ بنِ داوُدَ فاَخبَرَتَاهُ فقالَ ائتُونِی بالسِّکِّینِ اَشُقُّهُ بَینَهُمَا فقالتِ الصُّغرٰی لاتَفعَلْ یَرحَمُکَ اللّٰهُ هُوَ ابنُهَا فقَضٰی بِهِ لِلصُّغرٰی قالَ اَبُوهُرَیرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعتُ بالسِّکِّینِ اِلاَّ یَومَئِذٍ وَمَا کُنَّا نَقُولُ اِلاَّ المُدیَةُ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو پھر پروانے اور کیڑے آگ میں گرنے لگیں (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں)۔

وقال: اى ابوهريرة فهو موقوف، او النبى ﷺ فهو مرفوع كما عند الطبرانى و النسائى.

كانت امرأتان الخ: اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں دونوں کے ساتھ دونوں کے لڑکے تھے ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھالے گیا اس کے ساتھ والی نے کہا بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے (یہ بچہ میرا ہے) اور دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے، دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد دونوں نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے یہاں آئیں اور انہیں صورت حال کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر چھوٹی عورت بولی اللہ تم پر رحم کرے ایسا نہ کرو (میں نے مان لیا کہ) یہ اسی کا بیٹا ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے سکین (چھری) کا لفظ اسی دن سنا ورنہ ہم ہمیشہ (چھری کے لئے) مُدية کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى قولِه "وقال كانت امرأتان" الى آخره فان فيه ذكر سليمان عليه السلام.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۸۷، وحديث ابى هريرة انه سمع رسول الله ﷺ مثلى ومثل الناس الخ هو طرف من حديث ياتى ص ۹۶۰، قوله و كانت امرأتان معهما ابناهما الخ ياتى ص ۱۰۰۱۔

سوال وجواب: یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ السلام نے بڑی عورت کے حق میں کس بنیاد پر فیصلہ کیا؟

جواب: چونکہ لڑکا بڑی عورت کے گود میں تھا اور چھوٹی عورت نے اس کے خلاف کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تو قبضہ کو دلیل ملک کی بنیاد پر داؤد علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا اور اس لحاظ سے فیصلہ حق تھا۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے زیادہ دقیق طریقے پر یہ معلوم کر لیا کہ بچہ چھوٹی عورت کا ہے۔

﴿بابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ...﴾ ۲۰۴۲

اللہ عزوجل کے ارشاد کا بیان: اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت (عقل مندی) عطا فرمائی

اِلٰى قَوْلِهٖ عَظِيْمٌ (سورہ لقمان) يٰبُنَىَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى فَخُورٍ تُصَعِّرْ

الاعراض بالوجه. (لقمان)

(جس کی حقیقت علم مع العمل ہے) الی قوله عظیم. یابُنَیَّ اِنّها الخ (آیت ۱۶ تا ۱۸) اے میرے بیٹے! اگر کوئی عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو تب بھی (قیامت کے روز اللہ حاضر کردے گا) الخ مختال فخور تک۔ تُصَعِّر کے معنی ہیں چہرہ پھیرنا آیت میں ہے لاتُصَعِّرْ یعنی لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر۔

۳۲۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِیْمَ عن عَلْقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ لَمَّا نَزَلَتْ "اَلَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ" قالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ اَیُّنَا لَمْ یَلْبِسْ اِیْمَانَهُ بِظُلْمٍ فنَزَلَتْ لاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ. ﴾

ترجمه وتشریح: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول ص ۲۸۳، اور جلد نہم سورہ لقمان کی تفسیر ص ۴۹۹۔

۳۲۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن اِبْرَاهِیْمَ عن عَلْقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قالَ لَمَّا نَزَلَتْ "اَلَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ" شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی المُسْلِمِیْنَ فقالوا یارسولَ اللّٰهِ! اَیُّنَا لَایَظْلِمُ نَفْسَهٗ فقالَ لَیْسَ ذٰلِكَ اِنَّما هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَاقالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب یہ آیت سورہ انعام کی نازل ہوئی: جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی الخ یعنی ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں، تو مسلمانوں پر شاق ہوا (یعنی صحابہ گھبرا اٹھے) اور کہنے لگے یارسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنی ذات پر ظلم (گناہ) نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ یعنی گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے کیا تم نے لقمان حکیم کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے (انعم) سے کہا اور وہ اس کو نصیحت کر رہے تھے اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

تشریح وتفصیل کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد نہم ص ۴۹۹ راور جلد اول ص ۲۸۳ رنیز نصر المنعم ص ۱۶۴۔

حضرت لقمانؑ عجمہ اور علم کی وجہ سے غیر منصرف ہے علامہ عینیؒ نے امام المغازی محمد بن اسحاقؒ سے نقل کیا ہے کہ نسب اس طرح ہے: لقمان بن باعور بن ناخور بن تارخ وهو آزر اب ابراهیم علیه الصلوة والسلام وقال مقاتل کان ابن اخت ایوب علیه السلام وقیل ابن خاله وقال ابن اسحاق عاش الف سنة یعنی ایک ہزار سال زندہ رہے۔

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ آپ پیغمبر نہیں تھے ہاں ایک پاکباز متقی انسان تھے جن کو حق تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی عقل

وفہم اور متانت ودانائی عطا فرمائی تھی انہوں نے عقل کی راہ سے وہ باتیں کھولیں جو پیغمبروں کے احکام وہدایات کے موافق تھیں ان کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکمت کی باتیں لوگوں میں مشہور چلی آتی ہیں رب العزت نے ایک حصہ قرآن میں نقل فرما کر ان کا مرتبہ اور زیادہ بڑھا دیا۔

باب ۲۰۴۳ قَوْلُ اللهِ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ ...

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: آپ انکے سامنے ایک بستی والوں کا قصہ بیان کیجئے

...إذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ" قالَ مجاهِدٌ فعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا وقال ابْنُ عباسٍ طائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ. (سورہ یٰسین)

جبکہ اس بستی میں کئی رسول آئے الخ مجاہدؒ نے کہا فعزّزنا بمعنی شدّدنا ہے یعنی ہم نے تقویت پہنچائی اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا طائرکم کے معنی تمہاری مصیبتیں۔

تشریح ضرب مثل کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لئے اسی جیسے واقعہ کی مثال بیان کرنے کو کہتے ہیں، قریۃ یعنی بستی سے کونسی بستی مراد ہے جس کا ذکر یہاں ہے؟ اختلاف ہے جمہور مفسرین کے نزدیک یہ بستی شہر انطاکیہ ہے جو شام کے علاقہ میں ایک بستی یعنی مشہور شہر ہے، لیکن حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس قریہ سے قریہ انطاکیہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ گذشتہ زمانہ کی کوئی بستی مراد ہے، یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انطاکیہ نام ہی کی کوئی دوسری بستی ہو جو مشہور شہر انطاکیہ نہیں ہے۔ صاحب فتح المنان نے ابن کثیر کے ان اشکالات کے جوابات بھی دئے ہیں مگر سہل اور بے غبار بات وہی ہے جس کو حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بیان القرآن میں اختیار فرمایا ہے کہ آیات قرآن کا مضمون سمجھنے کے لئے اس بستی کی تعیین ضروری نہیں۔ الخ

باب ۲۰۴۴ قَوْلِهِ " ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا" ...

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی رحمت کا اپنے بندے زکریا پر

الى قوله "لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا" (سورہ مریم ۲ تا ۷) قالَ ابْنُ عباسٍ مِثْلاً يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا، عَتَا يَعْتُو "قالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا" الىٰ قوله "ثَلاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا" يُقَالُ صَحِيحًا "فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا، فَاَوْحٰى فَاَشَارَ، يَايَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ، اِلٰى "يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا. حَفِيًّا لَطِيْفًا "عَاقِرًا" الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ.

الی قولہ لم نجعل له من قبل سمیا، حضرت ابن عباسؓ نے کہا رضیا بمعنی مرضیا ہے یعنی پسندیدہ، عِتِیا بمعنی عِصِیًا ہے، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ذکرہ بالصاد المهملة والصواب بالسین المهملة. (عمدہ)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال لاادری آکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ عِتیا اوعسیا. (عمدہ)

یہ عتا یعتو کا مصدر ہے بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ قال ربّ الخ حضرت زکریا علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! میرے لڑکا کیسے ہوگا میری عورت بانجھ ہے اور میں بوڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں الیٰ قولہ ثلاث لیال سوِیًا، سویا بمعنی صحیحا یعنی صحیح سالم رہے گا گونگا بہرا نہ ہوگا پھر بھی تین رات بات نہیں کر پاؤ گے۔

فخرج علی قومه الخ پھر زکریا محراب یعنی مسجد سے نکل کر قوم کے پاس تشریف لائے اور انہیں اشارے سے کہا کہ صبح شام اللہ کی تسبیح کرو' اوحی کے معنی ہیں اشارہ کیا، "یایحییٰ خُذِ الکتاب اے یحییٰ! کتاب (تورات) کو مضبوط تھام لے، الی یوم یبعث حیًا. حفیًا بمعنی لطیفا ہے یعنی مہربان۔ عاقر بمعنی بانجھ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔

۳۲۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا اِبْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ﴾

ترجمہ حضرت مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ جبرئیلؑ اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبرئیل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا یہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ جی ہاں! پھر جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں خالہ زاد بھائی تشریف فرما ہیں جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو ان دونوں نے جواب دیا اور کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة لان يحيىٰ مذكور فى قصة زكريا الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۸۷ تا ص ۴۸۸، ومرّ الحديث ص ۴۵۵، ویاتی ص ۵۴۸، وص ۸۳۹۔

تشریح معراج کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۵۴۔

﴿باب[۲۰۴۵] قوله "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ..."﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اور کتاب (قرآن) میں مریمؑ کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر...

...مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ" وَقَوْلِهِ "اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ اِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ" اِلٰى قَوْلِهِ "يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ اِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ محمّدٍ يقولُ "اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ" وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ اَهْلُ يَعْقُوبَ فَاِذَا صَغَّرُوا آلَ رَدُّوهُ اِلَى الْاَصْلِ قَالُوا اُهَيْلٌ.

"اور کتاب (قرآن) میں مریمؑ کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں (جو بیت المقدس سے پورب کی جانب تھا)۔ (سورہ مریم/۱۶)۔

و اذقالت الملائکة (الآیہ آل عمران/۴۵) اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ آپ کو خوشخبری دے رہا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سارے جہان والوں پر چن لیا ہے (آل عمران/۳۳) الی قولہ یرزق من یشاء بغیر حساب. (آل عمران/۳۷)

وقال ابن عباس: اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان حضرات کی آل میں سے جو مؤمن ہیں انہیں چن لیا۔ یقول ان اولی الناس الخ ابن عباسؓ کہتے ہیں (کہ اللہ نے فرمایا) کہ ابراہیمؑ سے قریب تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہی لوگ مؤمن ہیں۔ ویقال آل یعقوب اھل یعقوب الخ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں (ھ کو ہمزہ سے بدل دیا) جب تصغیر کرتے ہیں تو اصل کی طرف لوٹاتے ہیں اور کہتے ہیں اُھیل.

تشریح حضرت ابن عباسؓ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ابراہیم یا عمران یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو برگزیدہ بنایا، فضیلت دی تو اولاد صرف وہی لوگ ہیں جو مؤمن ہیں معلوم ہوا کہ ان بزرگوں کی اولاد جو کافر ہیں ان کے لئے یہ فضیلت نہیں۔

۳۲۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ مَامِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ

اِلاَّ یَمَسُّهُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّیْطَانِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ "اِنِّی اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.»

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ہر ایک انسان جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے (کہ شیطان نہ چھوسکا) پھر ابو ہریرہؓ تلاوت کرنے لگے آل عمران کی یہ آیت "وانی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۸۸، و مرّ الحديث ص ۴۶۴، و یاتی ص ۶۵۲۔

باب ۲۰۴۶ "وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ"

اِلٰی قَوْلِهٖ "اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ" یُقَالُ یَكْفُلُ یَضُمُّ كَفَلَهَا مُخَفَّفَةٌ لَیْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّیُوْنِ وَشِبْهِهَا.

اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بیشک اللہ نے آپکو برگزیدہ کرلیا ہے

الی قوله: "ایهم یکفل مریم" (آل عمران) ان میں کون مریم کی کفالت کرے گا۔ یکفل بمعنی یضمّ یعنی ملالیوے، کَفَلها بغیر تشدید کے یعنی ملالیا، یہ وہ کفالت نہیں ہے جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے۔

۳۲۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عن هِشَامٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عبدَاللّٰهِ بنَ جَعْفَرٍ قالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یقولُ سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ.»

ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ مریم بنت عمرانؑ (اپنے زمانہ میں) بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون حضرت خدیجہؓ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للباب المترجم فی قوله ابنة عمران.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۸۸، و یاتی ص ۵۳۸۔

ابنة عمران: تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد نہم رص ۱۰۵۔

* * *

باب ۲۰۴۷ قَوْلُهُ جَلَّ جَلَالُهُ "وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ..."

اللہ جل جلالہ کا ارشاد: اور فرشتوں نے کہا اے مریم!

...إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ" إِلَى قَوْلِهِ "كُنْ فَيَكُونُ" (آل عمران)

يَبْشُرُكِ وَيُبَشِّرُكِ وَاحِدٌ، وَجِيهًا شَرِيفًا وقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْمَسِيحُ الصِّدِّيقُ وقَالَ مجاهِدٌ الْكَهْلُ الْحَلِيمُ وَالْأَكْمَهُ مَنْ يُبْصِرُ بِالنَّهَارِ وَلَا يُبْصِرُ بِاللَّيْلِ وقَالَ غَيْرُهُ مَنْ يُولَدُ أَعْمَى.

بیشک اللہ تم کو اپنے پاس سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے الیٰ قولہ "کن فیکون".
يَبْشُرُكِ (از باب نصر) اور يُبَشِّرُكِ (از باب تفعیل) دونوں کے معنی ایک ہیں۔ وجیھا بمعنی شریفا اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا مسیح بمعنی صدیق ہے اور مجاہدؒ نے کہا الکھل بمعنی الحلیم یعنی بردبار ہے اور اکمه کے معنی ہیں جو دن کو دیکھے اور رات کو نہ دیکھے، اور مجاہدؒ کے علاوہ نے کہا اکمه وہ ہے جو اندھا پیدا ہو۔

۳۲۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُ عن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَضْلُ عائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وقَالَ ابنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عنِ ابنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ يقولُ أَبُوهُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں پر۔ مردوں میں سے تو بہت مرد کامل گذرے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی۔

وقال ابن وھب الخ: اور ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے

سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ قریش کی عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹوں پر سوار ہوئیں (یعنی عربی خواتین) بچے پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی، اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد ابو ہریرہؓ فرماتے تھے کہ مریم بنت عمران اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئیں۔

اس حدیث کو زہری کے بھتیجے اور اسحاق کلبی نے بھی امام زہری سے روایت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "لم ترکب مریم بنت عمران".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۸۸، حدیث ابی موسیٰ الاشعریؓ ومرّ الحدیث ص۴۸۴، ویاتی ص۵۳۲، وص۸۱۵، وحدیث ابی ہریرۃؓ یاتی ص۷۶۰، وص۸۰۸۔

﴿باب ۲۰۴۸ قَوْلِہٖ تعالیٰ "یااَھْلَ الکِتابِ لاَتَغْلُوا فِیْ دِیْنِکُمْ"﴾

الی قولہ: "وَکِیْلاً" قالَ اَبُوعُبَیْدٍ کَلِمَتُہ کُنْ فکانَ وَقالَ غَیْرُہُ وَرُوْحٌ مِنْہُ اَحْیَاہُ فَجَعَلَہ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوا ثَلاَثَۃٌ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ نساء) اے اہل کتاب اپنے دین میں غلومت کرو

الی قولہ: وَکِیْلاً. قال ابوعبید: (قاسم بن سلام) نے کہا کلمۃ اللّٰہ سے مراد لفظ کُنْ ہے یعنی اللہ نے فرمایا کُنْ ہو جا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بن باپ کے) ہو گئے۔ وقال غیرہ: اور ابو عبید کے علاوہ (ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ) نے کہا روح منہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا اور انہیں روح کر دیا (یعنی روح ڈالی) اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔

تشریح | یہاں اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں اور غلو سے مراد حد سے تجاوز کرنا ہے ای لاتجاوزوا الحد فی تعظیم المسیح (قس) نصاریٰ کا غلو یہ تھا کہ قول بعضھم فی عیسیٰ ھو اللّٰہ وھم الیعقوبیۃ او ابن اللّٰہ وھم النسطوریۃ اوثالث ثلاثۃ وھم المرقوسیۃ وغلو الیہود فیہ قولھم انہ لیس برشید یعنی یہود بے بہود کا غلو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے تھے کہ وہ اچھے آدمی نہیں تھے۔

۳۲۰۶ ﴿ حَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنا الوَلِیْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی عُمَیْرُ بْنُ ھَانِیٍٔ حَدَّثَنِی جُنَادَۃُ بْنُ اَبِی اُمَیَّۃَ عن عُبَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ محمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ

وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَاكَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَحَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عن عُمَيْرٍ عن جُنَادَ وَزَادَ مِن اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيُّهَا شَاءَ.

ترجمہ حضرت عبادہ (بن صامتؓ) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک (ساجھی) نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریمؑ میں ڈال دی اور اس کی طرف سے ایک روح (جان) ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے، اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہوگا آخر الامر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ولید نے کہا کہ مجھ سے ابن جابر (یعنی عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر) نے عمیر سے بیان کیا انہوں نے جنادہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے: جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۸۸، اخرجه مسلم في كتاب الايمان.

باب ۲۰۴۹ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ''وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ...''

اللہ عز وجل کے ارشاد کا بیان: اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے

...اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا'' (سورہ مریم ۱۶) اعْتَزَلَتْ نَبَذْنَاهُ اَلْقَيْنَاهُ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاَجَاءَهَا اَفْعَلْتُ مِن جِئْتُ، ويقال اَلْجَاَهَا اضْطَرَّهَا، تَسَّاقَطْ تَسْقُطْ، قَصِيًّا قَاصِيًا، فَرِيًّا عَظِيمًا.

قَالَ ابنُ عباسٍ نَسْيًا لَمْ اَكُنْ شَيْئًا وقَالَ غَيْرُهُ النَّسْيُ الْحَقِيْرُ وقَالَ اَبُووَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ اَنَّ التَّقِيَّ ذُوْنُهْيَةٍ حِيْنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا وقَالَ وَكِيْعٌ عن اِسْرَائِيْلَ عن اَبِي اِسْحَاقَ عن البراءِ سَرِيًّا نَهْرٌ صَغِيْرٌ بِالسُّرْيَانِيَةِ.

(جو سورہ مریم میں ہے) اور کتاب (قرآن) میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (ایک مشرقی مکان میں گئیں۔ انتبذت کے معنی ہیں اعتزلت یعنی علیحدہ ہو گئیں۔ نبذناہ بمعنی القیناہ ہے ہم نے اس کو ڈال دیا (اشارہ ہے سورہ صافات آیت ۱۴۵/ فنبذناه بالعراء ہم نے اسکو ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا۔ شرقیا اسکے معنی ہیں ممایلی الشرق پورب کی جانب (یعنی بیت المقدس سے یا انکے گھر سے پورب کی جانب) فاجاءھا

جئت سے ہے اس کو باب افعال میں لے گئے۔ ویقال اَلْجَاَهَا اِضْطَرَّهَا اور کہا جاتا ہے کہ بمعنی الجاها ہے ای اضطرها یعنی اجاء اصل تو جاء ہی سے ہے لیکن کبھی الجا بمعنی اضطر بھی استعمال کیا جاتا ہے یعنی مجبور کر دیا۔

تَسّاقط بمعنی تسقط ہے اشارہ ہے سورہ مریم آیت/۲۵، وهُزِّی الیكِ بِجذْعِ النَّخلَةِ تُساقط عَلیكِ رُطَبًا جَنِیًا اور اس کھجور کی تنہ کو (پکڑ کر) اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تر و تازہ کھجوریں جھڑیں گی۔ تسّاقط: بتشدید السین اصله تتساقط فادغمت التاء الثانیة فی السین وهی قراءة نافع وابن کثیر وغیرہ بمعنی گرے گا۔ تَسقط بفتح اوله وضم ثالثه وهذا قول ابی عبید لکنه ضبط تساقط بضم اوله من الرباعی وهی قرائة حفص الخ (قسطلانی) قَصِیًا بمعنی قاصیا یعنی دور جگہ۔ فَرِیًا عظیما یعنی فرِیًا بمعنی عظیما یعنی بڑا یعنی بڑا بڑا کام کیا۔ قال ابن عباس نَسْیًا ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نسیا کے معنی ہیں لَمْ اَكُنْ شیئا یعنی میں کچھ نہیں ہوتی دوسرے حضرات نے کہا النّسِی بمعنی حقیر ہے۔

قال ابو وائل ابووائل شقیق بن سلمہ نے کہا جب مریم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا تھا اگر آپ متقی پرہیزگار ہیں تو مریم کو یقین تھا کہ متقی عقلمند ہوتا ہے۔ قال وکیع وکیع بن جراح نے اسرائیل سے روایت کی انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سریًا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

۳۲۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بنُ حَازِمٍ عن محمَّدِ بنِ سِیرِیْنَ عن اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قالَ لَمْ یَتَكَلَّمْ فی المَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ عِیسٰی وكانَ فی بَنِی اِسْرَائِیلَ رَجُلٌ یقالُ لَهُ جُرَیْجٌ كانَ یُصَلِّی جَاءَتْهُ اُمُّهُ فَدَعَتْهُ فقالَ اُجِیْبُهَا اَو اُصَلِّی فقالَتْ اَللّٰهُمَّ لاتُمِتْهُ حتی تُرِیَهُ وُجُوهَ المُومِسَاتِ وكانَ جُرَیْجٌ فی صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ اِمْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فَاَبٰی فَاَتَتْ رَاعِیًا فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِیلَ لَهَا مِمَّنْ فقالَتْ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَه وَاَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰی ثُمَّ اَتَی الغُلَامَ فقالَ مَنْ اَبُوكَ یاغلامُ فقالَ الرَّاعِی قالوا نَبْنِی صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قالَ لا اِلَّا مِنْ طِیْنٍ وكانتِ امْرَاَةٌ تُرْضِعُ اِبنًا لَهَا مِنْ بَنِی اِسْرَائِیلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُوشَارَةٍ فقالَتْ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابنِی مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْیَهَا وَاَقْبَلَ عَلَی الرَّاكِبِ فقالَ اللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْنِی مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ثَدْیِهَا یَمَصُّهُ قالَ اَبُوهُرَیْرَةَ كَاَنِّی اَنْظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَمَصُّ اصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِاَمَةٍ فقالَتْ اللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْ اِبنِی مِثْلَ هٰذِهِ فَتَرَكَ ثَدْیَهَا فقالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِثْلَهَا فقالتْ لِمَ ذٰلِكَ فقالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الاَمَةُ یَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَیْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گہوارے میں (گود میں) تین بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی ایک عیسیٰ علیہ السلام۔ دوسرے ایک شخص تھے نام جریج تھا وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی ماں ان کے پاس آئی اور ان کو پکارا انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ (غرض جواب نہیں دیا) اس پر ان کی والدہ نے (خفا ہوکر) بددعا کی اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک زانیہ عورت کا چہرہ نہ دیکھ لے (اس سے سابقہ نہ پڑے) اور پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ ایک (فاحشہ) عورت ان کے سامنے آئی اور ان سے گفتگو کی (یعنی ان سے بدکاری چاہی) جریج نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کر دیا پھر ایک چرواہے کے پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا (یعنی بدکاری کی) اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر اس عورت سے پوچھا گیا کہ یہ لڑکا کس سے ہوا؟ اس نے کہا یہ جریج کا لڑکا ہے، لوگ جریج کے پاس آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا اور انہیں نیچے اتارا اور گالیاں دیں پھر جریج نے وضوء کیا اور نماز پڑھی اس کے بعد لڑکے کے پاس آئے اور پوچھا اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ لڑکا (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ میرا باپ فلاں چرواہا ہے (یہ حال دیکھ کر لوگ شرمندہ ہوئے) اور جریج سے کہنے لگے ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں جریج نے کہا نہیں صرف مٹی کا بنا دو۔

(تیسرا واقعہ) بنی اسرائیل کی ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں اس عورت کے پاس سے ایک سوار نہایت وجیہ بہت خوش وضع گذرا، عورت اس کو دیکھ کر کہنے لگی دعا کرنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس سوار جیسا بنا دے، یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف رُخ کیا اور (اللہ کے حکم سے) بول پڑا اے اللہ! مجھ کو اس سوار جیسا نہ بنانا، بچہ اتنی بات کر کے اپنی ماں کی چھاتی پر منھ رکھ کر چوسنے لگا۔ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت) پھر ایک باندی اس کے قریب سے گذری (جسے لوگ مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا پھر بچے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے، اس وقت عورت نے اپنے بچے سے پوچھا کس وجہ سے؟ یعنی تو خوش وضع خوبصورت سوار کی طرح ہونا نہیں چاہتا اور ذلیل وخوار معمولی لونڈی کی طرح ہونا چاہتا ہے بچے نے کہا وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص تھا، اور یہ لونڈی (بیچاری بالکل بے قصور ہے) لوگ اس پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور کہتے ہیں تم نے چوری کی اور زنا کی حالانکہ اس نے کچھ بھی نہ کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ يمكن ان توجد من ان الترجمة في قضية مريم وفيها التعرض لميلاد عيسىٰ عليه السلام وانه كان يكلم الناس في المهد. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۸۸ تا ص ۴۸۹، حديث ابي هريرة لم يتكلم في المهد الا ثلاثة الخ صدر الحديث الذي اشتمل على قصة جريج فقدتقدم ص ۱۶۱، وص ۳۳۷، وآخر الحديث المشتمل على قصة

امرأة ترضع ابنا لها یاتی ص ۴۹۳۔

مختصر تشریح یہاں لم یتکلم فی المھد الا ثلاثة الخ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ان النبیؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ذکر الثلاثة قبل ان یعلم بالزائد علیھا فکان المعنی لم یتکلم الا ثلاثة علی ما اوحی الیہ والا فقد تکلم من الاطفال سبعة. تفصیل کے لئے عمدۃ القاری ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ: اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ماں کا جواب دینا نفل نماز سے اولیٰ ہے۔ لان اجابة الام واجبة فلا تترك لاجل النافلة لان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لو کان جریج فقیھا لعلم ان اجابة امه اولی من عبادة ربه. (عمدہ)

۳۲۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عن مَعْمَرٍ ح وحَدَّثَنِى مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عبدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِى لَقِيْتُ مُوسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُه قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاسِ كَاَنَّه مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى فَنَعَتَهُ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِى الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهِ بِه قَالَ وَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِى خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِى هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی راوی نے بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ عبدالرزاق نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ دراز قامت سیدھے بال والے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے آدمی ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کا حال بیان کیا اور فرمایا کہ درمیانہ قد سرخ رنگ تھے جیسے ابھی ابھی دیماس یعنی غسل خانہ سے نکلے ہیں، اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا اور ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب پھر مجھ سے کہا گیا یعنی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں میں سے آپ کا جو جی چاہے لے لیجئے تو میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا اس پر مجھ سے کہا گیا آپ نے فطرت (پیدائشی غذا) کی طرف راہ پائی یا آپ نے فطرت کو پالیا، سن لیجئے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيها التعرض لعيسى عليه السلام.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۴۸۹، ومرّ الحديث ص ۴۸۱، ویاتی ص ۶۸۴، وص ۸۳۶، وص ۸۳۸۔

۳۲۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمدُ بنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنا اِسرَائِيلُ اَخبَرَنا عثمانُ بنُ المُغِيرَةِ عن مجاهدٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم رَأيتُ عِيسٰى وَمُوسٰى وَاِبرَاهِيمَ فَاَمَّا عِيسٰى فَاَحمَرُ جَعدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوسٰى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبطٌ كَاَنَّهُ مِن رِجَالِ الزُّطِّ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ گھونگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں دراز قامت اور سیدھے بال والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زُط کا فرد ہو۔

زُط: سوداں کا ایک قبیلہ، یا ہنود کا، جہاں کے لوگ لمبے قد کے دبلے پتلے ہوتے ہیں، غالباً یہ جاٹ کا معرب ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في ذكر لفظ عيسٰى عليه الصلوة و السلام.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۴۸۹۔

۳۲۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا اِبرَاهِيمُ بنُ المُنذِرِ حَدَّثَنا اَبُو ضَمرَةَ حَدَّثَنا مُوسٰى عن نافِعٍ قالَ قالَ عبدُاللّٰهِ ذَكَرَ النبيُّ ﷺ يَومًا بَينَ ظَهرَانَي النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ فقالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيسَ بِاَعوَرَ اَلا اِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعوَرُ العَينِ اليُمنٰى كَاَنَّ عَينَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَاَرَانِي اللَّيلَةَ عندَ الكَعبَةِ فِي المَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَاَحسَنِ مَاتَرٰى مِن اُدمِ الرِّجَالِ تَضرِبُ لِمَّتُهُ بَينَ مَنكِبَيهِ رَجِلُ الشَّعرِ يَقطُرُ رَاسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيهِ عَلٰى مَنكِبَي رَجُلَينِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالبَيتِ فقلتُ مَن هٰذا فقالوا المَسِيحُ ابنُ مَريَمَ ثُمَّ رَاَيتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعدًا قَطَطًا اَعوَرَ عَينِ اليُمنٰى كَاَشبَهِ مَن رَاَيتُ بِابنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيهِ عَلٰى مَنكِبَي رَجُلٍ يَطُوفُ بِالبَيتِ فقلتُ مَن هٰذا فقالوا المَسِيحُ الدَّجَّالُ تابَعَهُ عُبَيدُ اللّٰهِ عن نافِعٍ. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے درمیان دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے (اسلئے اس کا خدائی کا دعوی بداہۃ غلط ہوگا) اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی، اور میں نے رات خواب میں کعبہ کے پاس ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل وصورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین جسکے زلف کاندھوں تک سیدھے بال تھے اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم (عیسیٰ علیہ السلام ہیں) پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا سخت گھونگھریالے بال داہنی آنکھ کا کانا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ابن قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں

ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے کہا مسیح دجال ہے۔
موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی نافع سے نقل کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۸۹، ومرّ الحديث ص۴۳۰، وص۴۷۰، ویاتی فی المغازی ص۶۳۲، وص۱۰۵۵، وص۱۱۰۱، وغیرہ۔

۳۲۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ محمَّدِ المَكِّيُّ قال سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بن سَعْدٍ حَدَّثَنِي الزُّهرِيُّ عن سالِمٍ عن اَبِيهِ قالَ لا وَاللّٰهِ ماقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لِعِيْسٰى اَحْمَرُ وَلٰكِن قالَ بَيْنَما اَنَا نَائِمٌ اَطُوفُ بِالكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاسُهُ مَاءً اَوْ يُهْرَاقُ رَاسُه ماءً فقُلتُ مَنْ هٰذا قالوا ابنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّاسِ اَعْوَرُ عَيْنِهِ اليُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فقلتُ مَنْ هٰذا قالوا هٰذا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابنُ قَطَنٍ قالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِن خُزَاعَةَ هَلَكَ فی الجَاهِلِيَّةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں خدا کی قسم نبی اکرم ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ وہ سرخ تھے بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ اپنے آپ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا تو دیکھا کہ ایک شخص گندم گوں سیدھے بال والا دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابن مریم علیہما السلام ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو دیکھا کہ ایک شخص موٹا سرخ رنگ گھونگھریالے بال والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ ایسی دکھائی دیتی تھی جیسے پھولا ہوا انگور تو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ دجال ہے اور تمام لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ مشابہ عبد العزی ابن قطن تھا، امام زہریؒ نے کہا یہ شخص قبیلہ خزاعہ کا تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ فی قولِه "ابن مريم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۸۹، ویاتی ص۸۷۶، وص۱۰۳۶، وص۱۰۴۰، وص۱۰۵۵۔

۳۲۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ اَخبرنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنا اَبُوسَلَمَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قالَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بابنِ مَرْيَمَ وَالاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ

السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاء علیہم السلام علاتی بھائیوں کی طرح ہیں (کہ باپ ایک یعنی عقائد اور مائیں جدا جدا یعنی فروعات مسائل) میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں (مبعوث) ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ توخذ من قوله "بابن مريم".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۸۹۔

۳۲۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّد بنُ سِنانٍ حدثنا فُلَيْحُ بنُ سُليمانَ حدثنا هِلالُ بنُ عَلِيٍّ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِي عَمرةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم انَا اَوْلَى النّاسِ بِعِيْسَى بنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ الاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وقالَ اِبْرَاهِيْمُ بنُ طَهْمَانَ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن صَفوانَ بنِ سُلَيْمٍ عن عطاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ح وحَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عن هَمّامٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ رَآى عِيْسَى رَجُلًا يَسْرِقُ فقالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قالَ كَلّا وَالَّذِي لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فقالَ عِيْسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں (اتحاد رکھتا ہوں) دنیا اور آخرت دونوں میں (لكونه مبشرا بي قبل بعثتي وممهد القواعد ملتي في آخر الزمان تابعا لشريعتي ناصرا لديني فكاننا واحد) اور انبیاء علاتی بھائی ہیں (یعنی علاتی بھائیوں کی طرح ہیں) ان کی مائیں جدا جدا (یعنی فروع فقہی مسائل مختلف ہیں) اور سب کا دین ایک ہے (یعنی اصول دین بنیادی عقائد توحید ورسالت کا عقیدہ سب کا ایک ہے)۔

وقال ابراهيم الخ: اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے صفوان بن سلیم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا — ح۔

وحدثني عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق الخ دوسری سند بلکہ دوسری حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کیا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو کہتا ہوں کہ اس نے غلطی کی۔ (میری آنکھ کو دھوکا ہوا) جیسا کہ بعض روایت میں بغیر تشدید كذبت نفسي ہے۔

تشریح | یعنی مؤمن کو مؤمن کی قسم کا اعتبار کرنا چاہئے جہاں احتمال ہو تو یہاں ممکن ہے کہ بظاہر چوری کرتا ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ اس کا حق اس مال سے متعلق ہو، یا اس کی شرکت ہو وغیرہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۰۔

۳۲۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا الحُمَیْدِیُّ حدثنا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّھْرِیَّ یقولُ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ عبدِ اللّٰہِ عن ابنِ عباسٍ سَمِعَ عُمَرَ یقولُ عَلَی المِنْبَرِ سَمِعْتُ النبی ﷺ یقولُ لاتُطْرُونِی کَمَا اَطْرَتِ النَّصاریٰ ابنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فقولُوا عبدُ اللّٰہِ وَرَسُولُہٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ (میری تعریف میں اتنا مبالغہ نہ کرو) جیسے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں البتہ تم یہ کہو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "ابن مریم علیھما السلام".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۰۔

۳۲۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ مُقاتِلٍ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنا صَالِحُ بنُ حَیٍّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِیِّ فقالَ الشَّعْبِیُّ اَخْبَرَنِی اَبُوبُرْدَۃَ عن اَبِی مُوسَی الاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَہٗ فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فتزَوَّجَھا کانَ لَہٗ اَجْرَانِ وَاِذَا آمَنَ بِعِیْسٰی ثُمَّ آمَنَ بِی فَلَہٗ اَجْرَانِ وَالعَبْدُ اِذَا اتَّقٰی رَبَّہٗ وَاَطَاعَ مَوَالِیَہٗ فَلَہٗ اَجْرَانِ. ﴾

ترجمہ | خراسان کے ایک شخص نے شعبیؒ سے پوچھا تو شعبیؒ نے بیان کیا کہ مجھے ابو بردہ نے خبر دی اور ان سے ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی باندی (لونڈی) کو اچھی طرح ادب تمیز سکھائے عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور دین کا علم سکھائے اور اچھی تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ملے گا (ایک آزادی کا اور دوسرا نکاح کا) اور اگر پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دوہرا اجر ملتا ہے، اور غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے (یعنی اللہ کا حق ادا کرے) اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "اذا آمن بعیسیٰ".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۰، و مرّ الحدیث ص ۲۰، و ص ۳۴۶، ،، و ص ۴۲۲، و یاتی ص ۷۶۱۔

۳۲۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ یُوسُفَ حدثنا سُفیانُ عنِ المُغِیْرَۃِ بنِ النُّعْمَانِ عن سَعِیْدِ بنِ جُبَیْرٍ

عَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً ثُمَّ قَرَأَ "كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ" فاوّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤخَذُ بِرِجالٍ مِنْ اَصْحَابِي ذاتَ اليَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فاقولُ اَصْحَابِي فيُقالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فارَقْتَهُمْ فاقولُ كَمَا قالَ العَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابنُ مَرْيَمَ "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَادُمْتُ فِيْهِمْ فلمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فاِنَّكَ اَنْتَ العَزِيْزُ الحَكِيْمُ" ذُكِرَ عن اَبِي عبدِ اللّٰهِ عن قَبِيْصَةَ قالَ هُمُ المُرْتَدُّونَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوا عَلٰى عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ فقاتَلَهُمْ اَبُوبَكْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن قبروں سے) ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت تلاوت کی "کما بدأنا" الآیہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (جنت کی) طرف لیجائے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف، تو میں کہوں گا (ہائے ہائے ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو؟) یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا (فرشتے کہیں گے آپ کو معلوم نہیں) جب سے آپ نے ان کو چھوڑا اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کرلیا، میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ہی اس کے نگہبان تھے اور آپ ہر چیز کے نگہبان ہیں ارشاد العزیز الحکیم تک۔

محمد بن یوسف فریری نے کہا ابوعبداللہ یعنی امام بخاریؒ نے قبیصہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا کہ مرتدین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور ابوبکرؓ نے ان سے جہاد کیا

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "عيسى بن مريم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۰، ومرّ الحديث ص ۴۷۳، ويأتي ص ۶۶۵، وص ۶۹۳، وص ۹۶۶۔

﴿بابُ ۲۰۵۰ نُزُولِ عِيْسَى بنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے (آسمان سے) اترنے کا بیان

۳۲۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عن صَالِحٍ عن ابنِ شِهَابٍ

اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ اَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَيَفِيضُ المالُ حتی لايَقْبَلَهُ اَحَدٌ حتی تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يقولُ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَومَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر (سور) کو مار ڈالیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے (اسلام قبول کرو ورنہ قتل) اس وقت مال پھیل پڑے گا (یعنی مال ودولت کی اتنی کثرت ہوگی) کہ کوئی لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا پھر ابوہریرہؓ (اس روایت کو بیان کر کے) کہتے تھے اگر تم چاہو تو (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھو "وَاِنْ مِنْ اهل الكتاب" الآیہ اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے۔ یا یہ مطلب ہے کہ کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان نہ لائے، اور قیامت کے دن عیسیٰؑ ان پر گواہی دیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۹۰، ومرّ الحديث ص ۲۹۶، وص ۳۳۶، مسلم اول ص ۸۷۔

تشریح اس آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں کیونکہ آیت کریمہ ہے: "وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" یعنی یہود ونصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان لائینگے الخ۔

مفصل تشریح مع اشکال وجواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر المنعم ص ۱۷۹۔

۳۲۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن نافِعٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه صلی الله عليه وسلم كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْاَوْزَاعِيُّ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی سے (یعنی تمہاری قوم میں سے) ہوگا۔ اس حدیث کی متابعت عقیل اور اوزاعیؒ نے بھی کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۹۰، مسلم کتاب الایمان ص ۸۷۔

تشریح اس پر علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ آسمان سے نازل ہوں گے اور منصف حاکم ہوں گے شریعت محمدی کے مطابق فیصلہ کریں گے مطلب یہ ہے کہ اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد بحیثیت نبوت نہیں ہوگی اور شادی بھی کریں گے ان کی اولاد بھی ہوگی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے اس میں دفن ہوں گے۔

امامکم منکم اس وقت امام کون ہوں گے اختلاف روایت کی وجہ سے اقوال مختلف ہیں اس حدیث کے ظاہر الفاظ سے مطلب یہ ہے کہ امام اس امت کا کوئی فرد ہوگا یعنی امام سے مراد امام مہدی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدیؒ کے پیچھے نماز پڑھیں گے حضرت جابرؓ کی روایت کے آخر میں ہے:

فینزل عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم فیقول امیرھم. الخ ص ۸۷

یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا کہ آپ نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے اس امت کا اللہ کی طرف سے اعزاز واکرام ہے تم میں کا بعض بعض پر امیر ہے امامت کرو۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿بَابٌ ۲۰۵۱ مَاذُكِرَ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ﴾

بنی اسرائیل کے حالات کا بیان

(یعنی حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کی اولاد کے واقعات)

۳۲۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰی بنُ اِسْمَاعِيلَ حدثنا اَبُوعَوَانَةَ حدثنا عبدُ المَلِكِ بنِ عُمَيْرٍ عن رِبْعِي بنِ حِرَاشٍ قالَ قالَ عُقْبةُ بنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ اَلَا تُحَدِّثُنَا مَاسَمِعْتَ مِنْ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ اِنّی سَمِعْتُهُ يقولُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ ماءً ونارًا فَاَمَّ الذِی يَرَی النَّاسُ اَنّها النَّارُ فماءٌ بارِدٌ وَاَمّا الذِی يَرَی النّاسُ اَنّه ماءٌ بارِدٌ فنارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فلْيَقَعْ فی الذِی يَرٰی اَنّها نارٌ فانّه عَذْبٌ بارِدٌ قال حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُه يقولُ اِنَّ رَجُلا كان فی مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ المَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فقِيْلَ لَه هَلْ عَمِلتَ مِنْ خَيْرٍ قالَ مَاَاعْلَمُ قِيلَ لَهُ انْظُرْ قالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنّی كُنْتُ اُبَايِعُ النّاسَ فی الدنيا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُوا المُوسِرَ وَاَتجاوزُ عنِ المُعْسِرِ فاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الجَنَّةَ قالَ وسَمِعْتُه يقولُ اِنَّ رَجُلا حَضَرَهُ الموتُ فلمَّا يَئِسَ مِنَ الحيٰوةِ اَوْصٰی اَهْلَهُ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِی حَطَبًا كَثِيْرًا وَاَوْقِدُوا فِيْهِ نارًا حتى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِی وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِی فامْتَحَشَتْ فخُذُوهَا فاطْحَنُوهَا ثُمّ انظروا يومًا راحًا فاذْرُوهُ فی اليَمِّ ففعَلُوا فجَمَعَهُ اللّٰهُ تعالٰی فقالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فغفرَ اللّٰهُ لَهُ، قالَ عُقْبَةُ بنُ عَمْرٍو وَاَنَا سَمِعْتُهُ يقولُ ذٰلِكَ وكانَ نَبَّاشًا. ﴾

ترجمہ حضرت عقبہ بن عمرو (هو ابو مسعود الانصاری بدریؓ) نے حضرت حذیفہؓ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، حذیفہؓ نے فرمایا میں نے آنحضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے لیکن جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی یہ زمانہ پائے تو ظاہر میں جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے کیونکہ وہ (حقیقت میں) میٹھا ٹھنڈا پانی ہے۔

حضرت حذیفہؓ نے کہا میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے تم سے پہلے (عہد گذشتہ کے بنی اسرائیل کے) لوگوں میں ایک شخص تھا اس کے پاس فرشتہ (ملک الموت) اس کی روح قبض کرنے آئے (اور روح قبض کر کے لے گئے) تو اس سے پوچھا گیا کیا تو نے کوئی نیکی بھی کی ہے؟ انہوں نے کہا میں تو نہیں جانتا اس سے کہا گیا غور کر لو (سوچ لو) اس نے کہا میں تو کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں (دنیا میں) لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو مالدار ہوتا انہیں تو میں (اپنا قرضہ وصول کرتے وقت) مہلت دیا کرتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا (اپنا قرضہ ہی چھوڑ دیتا) اللہ تعالیٰ نے (اسی نیکی کے عوض) اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

حضرت حذیفہؓ نے کہا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آ گیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اور اس میں آگ لگا دینا (اور مجھ کو اس میں جلا دینا) جب آگ میرا گوشت کھا کر ہڈی تک پہنچ جائے اور ہڈی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تو ان ہڈیوں کو لے کر خوب پیس لینا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن وہ راکھ دریا میں اڑا دینا (کچھ ہوا میں پھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا (سارا بدن اکٹھا کر لیا) اور اس سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا (اے پروردگار!) تیرے ڈر سے، آخر اللہ نے اسے بخش دیا۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ حدیث تو میں نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: **هذا الحديث مشتمل على ثلاثة احاديث، الاول حديث الدجّال، والثانى والثالث فى رجلين كل واحد فى رجل، والمطابقةُ للترجمةِ فى الثانى والثالث.** (عمدہ)

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۴۹۰ تا ص۴۹۱، وحديث حذيفة (حديث دجال) ياتى ص۱۰۵۶۔

قال وسمعته يقول ان رجلا حضره الموت ياتى الحديث ص۴۹۵، وص۹۵۹۔

۳۲۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ

الزُّهرِیّ قالَ اَخبَرنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ عَبدِ اللّٰہِ اَنَّ ابنَ عبّاسٍ وعائِشَۃَ قالا لمّا نَزَلَ بِرسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طفِقَ یَطرَحُ خَمِیصَۃً لَہٗ علی وَجْھِہٖ فاِذَا اغتَمَّ کَشَفَھَا عن وَجْھِہٖ فقالَ وَھُوَ کذٰلِکَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الیَھُودِ وَالنَّصاریٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنبیائِھِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَاصَنَعُوا۔

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ (دونوں) نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو مرض الوفات نازل ہوا تو اپنی چادر کو اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالنے لگے اور جب اس سے گرمی محسوس ہوتی (گھبراہٹ ہوتی) تو اس کو چہرہ سے ہٹا دیتے آپ ﷺ نے اسی حالت میں ارشاد فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنالیا، آپ ﷺ یہ فرما کر (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈرا رہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ یمکن ان توخذ من قولہ "لعنۃ اللّٰہ علی الیھود" لانھم من بنی اسرائیل وھم اقدم من النصاری.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۱، باقی صفحات کے لئے، نیز اشکال و جواب کے لئے دیکھئے: جلد۳/ ص۱۳۔

۳۲۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ بَشّارٍ قالَ حدَّثَنا محمّدُ بنُ جعفَرٍ قالَ حدثنا شُعْبَۃُ عن فُرَاتٍ القَزّازِ قالَ سَمِعتُ اَبَا حَازِمٍ قالَ قاعَدتُ اَبَاھُرَیرَۃَ خمسَ سِنِینَ فَسَمِعتُہٗ یُحَدِّثُ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ کانَتْ بَنُو اِسرَائِیلَ تَسُوسُھُمُ الاَنبیاءُ کُلَّما ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنّہٗ لانَبِیَّ بَعْدِی وَسَیَکُونُ خُلَفَاءُ فَیَکثُرُونَ قالوا فَمَا تَاْمُرُنا یارسولَ اللّٰہِ! قالَ فُوا بِبَیْعَۃِ الاَوَّلِ فالاَوَّلِ اَعطُوھُمْ حَقَّھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرعَاھُمْ. ﴾

ترجمہ ابو حازمؒ نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے ان سے سنا وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل پر ان کے انبیاء حکومت کرتے تھے جب ایک نبی گذر جاتا تو دوسرے نبی اس کے قائم مقام ہوتے لیکن میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہوگا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس سے بیعت کرلو بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو، پھر اس کے بعد جو خلیفہ پہلے ہو (اسی طرح کرتے رہو) ان کا حق ادا کرو (جائز کام میں ان کی اطاعت کرتے رہو) اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) ان سے پوچھے گا کہ رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۱، اخرجہ مسلم فی المغازی.

۳۲۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ اَبِي مَرْيَمَ قالَ حدثنا اَبُوغَسَّانَ قالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بنُ اَسْلَمَ عن عَطاءِ بنِ يَسَارٍ عن اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حتى لَوسَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ قلنا يارسولَ اللّٰهِ! اليهودَ والنّصارٰى قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَمَنْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اگلے لوگوں کے طریقے کی ضرور پیروی کروگے بالشت کے برابر اور ہاتھ کے برابر (یعنی قدم بقدم وھو کنایة عن شدة الموافقة بھم) یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ (جو نہایت تنگ ہوتا ہے) میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہوگے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اگلے لوگوں سے آپ کی مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر کون؟

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ يمكن ان توخذ من قوله "سنن من قبلكم" لانه يشمل بني اسرائيل وغيرهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۱، ویاتی ص ۱۰۸۸۔

۳۲۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بنُ مَيْسَرَةَ قالَ حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ قالَ حدثنا خَالِدٌ عن اَبِي قِلابَةَ عنْ اَنَسٍ قالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فذَكَرُوا اليَهُودَ وَالنَّصارٰى فاُمِرَ بِلالٌ اَنْ يَشْفَعَ الاَذانَ وَاَنْ يُوتِرَ الإقَامَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہؓ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا پھر بعض حضرات نے کہا یہ تو یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے آخر بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو، دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه "فذكروا اليهود" لانهم من بني اسرائيل.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۱، ومرّ الحديث ص ۸۵، ،، ،، مسلم ص۱۶۴، ترمذی ص ۲۷، ابوداؤد ص ۷۵، ابن ماجہ ص ۵۳۔

تفصیل کیلئے نصر الباری جلد ثالث ص ۲۱۸، وص ۲۱۹ کا مطالعہ فرمایئے۔

۳۲۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ يُوسُفَ قال حدثنا سُفْيانُ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِي الضُّحٰى عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ في خاصِرَتِهِ وتقولُ اِنَّ اليَهُودَ تَفْعَلُهُ، تابعَهُ شُعْبَةُ عنِ الاَعْمَشِ. ﴾

ترجمہ | مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ (نماز میں) کمر پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ یہود

ایسا کیا کرتے ہیں، اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش سے کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "ان الیہود تفعلہ" لانہم من بنی اسرائیل.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۴۹۱۔

۳۲۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بنُ سَعِیْدٍ قالَ حدثنا اللَّیْثُ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عن رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ علیہ وسلم قالَ اِنَّما اَجَلُکُمْ فی اَجَلِ مَنْ خلا مِنَ الْاُمَمِ مابَیْنَ صَلٰوۃِ العَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّما مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الیَہُودِ وَالنَّصارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فقالَ مَنْ یَعْمَلُ لِی اِلٰی نِصْفِ النَّہارِ عَلٰی قِیْراطٍ قِیْراطٍ فعَمِلَتِ الیَہُودُ اِلٰی نِصْفِ النَّہارِ علٰی قِیْراطٍ قِیْراطٍ ثُمَّ قالَ مَنْ یَعْمَلُ لِی مِنْ نصْفِ النَّہارِ الٰی صَلٰوۃِ العَصْرِ علٰی قِیْراطٍ قِیْراطٍ فعَمِلَتِ النَّصارٰی مِنْ نِصْفِ النَّہارِ اِلٰی صَلٰوۃِ العَصْرِ علٰی قِیْراطٍ قِیْراطٍ ثُمَّ قالَ مَنْ یَعْمَلُ لِی من صَلٰوۃِ العَصْرِ الٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ علٰی قِیْراطَیْنِ قِیْراطَیْنِ قالَ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ العَصْرِ الٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْراطَیْنِ قِیْراطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فغَضِبَتِ الیَہُودُ وَالنَّصارٰی فقالوا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عطاءً قالَ اللّٰہُ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شیئًا قالُوا لا قالَ فاِنَّہٗ فَضْلِی اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا زمانہ اگلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک (بقیہ دن کے مقابلے میں یعنی طلوع آفتاب سے عصر تک اگلی امتوں کا زمانہ ہے اور عصر سے مغرب تک تمہارا زمانہ ہے) اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسی ان مزدوروں کی جن کو ایک شخص نے کام پر لگایا اور کہا میرا کام آدھے دن تک کون ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہ سن کر یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے عوض کام کیا پھر اس شخص نے کہا کہ آدھے دن (دوپہر) سے عصر کی نماز تک میرا کام کون شخص ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہ سن کر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے عوض کام کیا پھر اس شخص نے کہا عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر کون شخص میرا کام کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سن لو کہ وہ تم ہی لوگ ہو جو دو دو قیراط کی مزدوری پر عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کرو گے، سن لو کہ تمہاری مزدوری دگنی ہے یہ سن کر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہم ہی کو کم ملے، اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کیا میں نے تمہیں تمہارا حق (جو تم سے ٹھہرا تھا) دینے میں کچھ کمی کی؟ انہوں نے کہا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "فعملت الیھود" لانھم من بنی اسرائیل.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۴۹۱، و مرّ الحدیث ص ۹ ۷، وص ۳۰۲، ۱۱ وغیرہ، مطالعہ کیجئے جلد ۳ ص ۱۵۸۔

۳۲۲۶ ﴿ حدَّثنا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدَّثنا سُفیانُ عن عَمْرٍو عن طاؤسٍ عنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یقولُ قاتَلَ اللّٰہ فلانًا اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قالَ لَعَنَ اللّٰہُ الیَھودَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِم الشُّحُومُ فجَمَلُوھا فباعُوھا، تابَعَہٗ جابِرٌ وَاَبُوھُرَیْرَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (سمرہ بن جندب) کو تباہ کرے کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہود پر اللہ کی لعنت ہو ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچا۔ اس روایت کی متابعت حضرت جابرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | وجہ المطابقۃ فی ذکر الیھود.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۴۹۱، و مرّ الحدیث ص۲۹۶، اخرجہ مسلم فی البیوع.

اشکال و جواب کے لئے نصر الباری جلد ۶ ر کا مطالعہ کیجئے ص ۱۴۹، نیز حاشیہ نمبر ۱۵ ر ملاحظہ فرمائیے۔

۳۲۲۷ ﴿ حَدَّثَنا اَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاکُ بنُ مَخْلَدٍ قال اَخْبَرَنا الاَوْزَاعِیُّ حدثنا حسّانُ بنُ عَطِیَّۃَ عن اَبِی کَبْشَۃَ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عَمْرٍو اَنَّ النبیَّ ﷺ قالَ بَلِّغُوا عَنِّی وَلَو آیَۃً وَحَدِّثُوا عن بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَلاَ حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری جانب سے لوگوں کو (دین کی باتیں) پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کی روایتیں بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص قصداً (جان بوجھ کر) مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۴۹۱۔

۳۲۲۸ ﴿ حَدَّثَنا عبدُ العَزیزِ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدثنا اِبْراھِیْمُ بنُ سَعْدٍ عن صالِحٍ عنِ ابنِ شِھابٍ قالَ قالَ اَبُو سَلَمَۃَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ اِنَّ اَبَاھُرَیرۃَ قالَ اِن رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اِنَّ الیَھُودَ وَالنَّصارٰی لاَیَصْبُغُونَ فخالِفُوھُمْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ رنگتے نہیں (یعنی سر اور ڈاڑھی میں خضاب نہیں لگاتے) تم لوگ ان کی مخالفت کرو (یعنی خضاب استعمال کرو)۔

تشریح سیاہ خضاب مکروہ ہے البتہ مہندی یا زرد زعفران کا خضاب سنت ہے۔ ای اصبغوا بغیر السواد لما فی مسلم من حدیث جابر انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "غیروہ جنبوہ السواد" وقد اختار النووی تحریم الصبغ بالسواد نعم یستثنی المجاهد اتفاقا. (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "الیہود".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۲، ویاتی الحدیث ص۸۷۵، اخرجہ النسائی فی الزینۃ.

۳۲۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال حدثنا حَجَّاجٌ قال حدثنا جَرِيرٌ عن الحَسَنِ قال حدثنا جُنْدَبُ بنُ عبدِ اللّٰهِ فی هٰذا المَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حدثنا وَمَا نَخْشٰى اَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللّٰه علیہ وسلم قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیہ وسلم كانَ فِيمَنْ كانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حتی ماتَ قالَ اللّٰهُ عزَّ وَجَلَّ بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الجَنَّةَ. ﴾

ترجمہ حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ ہم سے جندب بن عبداللہؓ نے اسی (بصرے کی) مسجد میں حدیث بیان کی اور جب سے انہوں نے (یعنی جندب بن عبداللہؓ نے) ہم سے حدیث بیان کی ہم اسے بھولے نہیں (یعنی برابر حفظ کرتے رہے) اور نہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھا ہوگا، انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا (جس کے ہاتھ میں زخم تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی) آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا تو خون بہتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنی جان دینے میں جلدی کی (یعنی خودکشی کی اور حرام موت مرا) اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کردی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث توخذ من قولہ "کان فیمن کان قبلکم" لانہ اعم من ان یکون من بنی اسرائیل او من غیرھم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۲، ومرّ الحدیث معلّقا ص۱۸۲۔

﴿بابٌ ۲۰۵۲: حدیثُ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فی بَنِی اِسْرَائِيلَ﴾

بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجے کا واقعہ

ابرص وھو الذی ابیض ظاھر بدنہ لفساد مزاجہ. (قس) یعنی برص ایک بیماری ہے جس سے جلد سفید ہوجاتی ہے۔ ابرص صفت کا صیغہ ہے برص والا۔ کوڑھی والا، معلوم ہوا کہ برص جذام وکوڑھ کی ایک قسم ہے ابتدائی اور ادنیٰ

قسم ہے۔ اقرع وهو الذی ذهب شعر راسه بآفة یعنی گنجا جس کے سر کے بال گر گئے ہوں۔

۳۲۳۰﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ اِسْحاقَ قالَ حدثنا عَمْرُو بنُ عاصِمٍ قالَ حدثنا هَمَّامٌ قال حدثنا اسحاقُ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی طَلْحَةَ قال حدَّثَنِی عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ اَبِی عَمْرَةَ اَنَّ اَباهُريرةَ حدَّثَهُ اَنَّه سَمِعَ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم ح وحدَّثَنا محمَّدٌ قال حدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ رَجاءٍ قال اَخبَرَنا همَّامٌ عن اسحاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنِی عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ اَبِی عَمْرَةَ اَنَّ اَباهُريرةَ حدَّثَه اَنَّه سَمِعَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يقولُ اِنَّ ثَلاثَةً فی بَنِی اِسرائِیْلَ اَبرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی بَدَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فاَتَی الاَبْرَصَ فقالَ اَیُّ شَیءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قد قَذِرَنِی الناسُ قالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فاُعْطِیَ لَونًا حَسَنًا وَجِلدًا حَسَنًا فقال واَیُّ المالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ فقالَ الاِبِلُ اَوْ قالَ البَقَرُ هو شَكَّ فی ذٰلِك اَنَّ الاَبْرَصَ او الاَقْرَعَ قالَ اَحَدُهُما الاِبِلُ وقال الآخَرُ البَقَرُ فاُعْطِیَ ناقَةً عُشَراءَ فقالَ يُبارَكُ لَكَ فِيهَا قالَ وَاَتَی الاَقْرَعَ فقال اَیُّ شیءٍ اَحَبُّ اِلَيْك قال شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی هٰذا قد قَذِرَ الناسُ قال فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ واُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا قال فاَیُّ المالِ اَحَبُّ اِلَيْك قال البَقَر فاَعْطاهُ بَقَرةً حامِلاً وقال يُبارَكُ لك فِيهَا وَاَتَی الاَعْمٰی فقال اَیّ شیءٍ احبُّ اِلَيْك قال يَرُدُّ اللّٰه اِلَیَّ بَصَرِی فاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قال فَمَسَحَهُ فرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قال فاَیُّ المالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قال الغَنَمُ فاَعْطاهُ شاةً وَالِدًا فاُنْتِجَ هٰذانِ وَوَلَّدَ هٰذا فكان لِهٰذا وادٍ مِنَ الاِبِلِ وَلِهٰذا وَادٍ مِنَ البَقَرِ وَلِهٰذا وادٍ مِنْ غَنَمٍ ثُمَّ اِنَّه اَتَی الاَبْرَصَ فی صُورَتِه وَهَيْئَتِهِ فقال رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ الحِبالُ فی سَفَرِی فلا بَلاغَ اليومَ اِلَّا باللّٰهِ ثم بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِی اَعطاكَ اللَّونَ الحَسَنَ والجِلْدَ الحَسَنَ والمالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فی سَفَرِی فقال لَهُ اِنَّ الحُقُوقَ كَثِيْرَةٌ فقال لَهُ كَاَنِّی اَعْرِفُكَ اَلَمْ تكن اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فاَعْطاكَ اللّٰهُ تعالٰی فقال لقد وَرِثْتُ كابِرًا عن كابِرٍ فقال اِنْ كُنْتَ كاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی ماكُنْتَ وَاَتَی الاَقْرَعَ فی صُورَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فقال لَهُ مِثْلَ ما قالَ لِهٰذا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذا فقال اِنْ كُنْتَ كاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی ماكُنْتَ وَاَتَی الاَعْمٰی فی صُورَتِهٖ فقال رَجُلٌ مِسْكِينٌ وابنُ سَبِيْلٍ وتَقَطَّعَتْ بِیَ الحِبالُ فی سَفَرِی فلا بَلاغَ اليَومَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسالُكَ بِالَّذِی رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا

شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي وَقَالَ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَأَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی، ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان تینوں کا امتحان لے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے ابرص کے پاس آیا اور پوچھا تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے (یعنی تمہاری دلی خواہش کیا ہے؟) اس نے کہا اچھا رنگ اچھی کھال، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) لوگ مجھ سے نفرت (گھن) کرتے ہیں بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا سفید داغ دور ہو گیا اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی پھر فرشتے نے پوچھا (اب یہ بتاؤ) دنیا کے مالوں میں سے کونسا مال تجھ کو زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے (اسحاق بن عبداللہ) راوی نے اس میں شک کیا، کہ ابرص اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی (اس کی تعیین کے سلسلے میں شک تھا) پھر اس کو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے کہا تیرے لئے اس میں برکت ہوگی۔

بیان کیا کہ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ (تو کیا چاہتا ہے؟) اس نے کہا اچھا بال اور یہ کہ یہ عیب یعنی گنجا پن مجھ سے جاتا رہے کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں، بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا عیب (گنجاپن) جاتا رہا اور اچھے بال نکل آئے، پھر فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے، تو فرشتے نے اسے حاملہ گائے دیدی اور کہا تجھے اس میں برکت ہوگی۔

اور فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، بیان کیا کہ فرشتے نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی بصارت واپس دیدی فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس نے کہا بکریاں، فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔

اس کے بعد ان دونوں؛ (اونٹ اور گائے) نے بچے دیئے اور اس (بکری) نے بچے دیئے (کچھ دنوں بعد) ابرص کے پاس اونٹوں کا اور اقرع کے پاس گایوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک جنگل ہو گیا۔ پھر (کچھ دنوں کے بعد) فرشتہ اپنی اسی صورت اور شکل میں (جس میں پہلے آیا تھا) ابرص یعنی کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین محتاج آدمی ہوں سفر کا تمام سامان (اسباب) ختم ہو چکا ہے آج میں خدا کی مدد کے بغیر گھر نہیں پہنچ سکتا لیکن میں تم سے اسی اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کر دیا تیری کھال درست کر دی اور مال دیا، میں تجھ سے ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس پر اپنے سفر میں سوار ہو کر اپنے ٹھکانے (وطن) پہنچ سکوں، اس نے کہا حقوق

بہت ہیں (یعنی میں قرض دار ہوں بہت لوگوں کا دینا ہے) اب فرشتے نے اس سے کہا غالبا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی کہ جس کی وجہ سے لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے تو فقیر تھا اللہ نے تجھے عطا فرمایا اس نے کہا میں تو بزرگوں کے وقت سے مالدار چلا آتا ہوں، فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر لوٹا دے (یعنی کوڑھی اور محتاج بنا دے)۔

پھر فرشتہ اسی شکل وصورت میں گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو ابرص سے کہا تھا اور اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پہلی حالت پر کردے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں ایک بہت محتاج مسافر ہوں سفر کے سارے اسباب وسامان ختم ہوگئے ہیں اب میں بغیر اللہ کی مدد پھر تیری توجہ کے اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا میں تجھ سے اس ذات کے نام پر جس نے تیری بصارت لوٹائی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں کہ جس سے میں اپنے سفر میں منزل تک پہنچ جاؤں یہ سن کر اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے میری بینائی لوٹا دی میں فقیر محتاج تھا اللہ نے مجھے مالدار کر دیا تم جتنی بکریاں چاہو لے لو خدا کی قسم میں آج تجھے روک نہیں سکتا جو کچھ اللہ کے نام پر لے لے فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو تم تینوں کی آزمائش ہوئی ہے (یہ تو امتحان تھا) بیشک اللہ تم سے راضی اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من لفظ الحدیث.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۹۲، ویاتی ص۹۸۴ تعلیقاً مختصراً۔

۲۰۵۳ ﴿باب قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ "اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَہْفِ وَالرَّقِیْمِ" الآیہ﴾

وَالرَّقِیْمُ الکِتَابُ المَرْقُومُ مکتوبٌ مِنَ الرَّقْمِ، رَبَطْنَا عَلٰی قلوبِہِمْ اَلْہَمْنَا ہُمْ صَبْرًا "لولا اَنْ رَّبَطْنَا علٰی قَلْبِہَا شَطَطًا اِفْرَاطًا الوَصِیْدُ الفِنَاءُ وَجَمْعُہٗ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ ویقال الوَصِیْدُ البابُ المُؤْصَدَۃُ المُطْبَقَۃُ آصَدَ الباب واَوْصَدَ بَعَثْنَا ہُمْ اَحْیَیْنَا ہُمْ اَزْکٰی اَکْثَرُ رَیْعًا فَضَرَبَ اللّٰہُ عَلٰی آذَانِہِمْ فنامُوا رَجْمًا بِالغَیْبِ لم یَسْتَبِنْ وقال مجاہدٌ تَقْرِضُہُمْ تَتْرُکُہُمْ.

اللہ عز وجل کے اس ارشاد کا بیان: کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار والے اور رقیم والے

(یہ دونوں ایک ہی جماعت کے لقب ہیں) ہماری عجائبات (قدرت) میں سے کچھ تعجب کی چیز تھے (سورہ کہف/۹)

والرقیم الکتاب الخ الرقیم بمعنی الکتاب یعنی لکھا ہوا ہے، مرقوم بمعنی مکتوب ہے رقم سے اسم مفعول ہے۔

آیت میں رقیم سے کیا مراد ہے؟ اقوال مختلفہ کے لئے نصر الباری جلد ۹ ص ۴۷۴ ر دیکھئے۔

ربطنا علی قلوبهم: الهمناهم صبرًا اشارہ ہے آیت کریمہ سورہ کہف ر۱۴ ر کی طرف، ہم نے ان کے دل مضبوط کردیئے الخ اس کی تفسیر کرتے ہیں کہ ہم نے ان پر صبر کا الہام کیا ان کے دلوں کو مضبوط کردیا۔

لَوْ لَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا: یہ لفظ اگرچہ سورہ قصص کا ہے مگر ربط علی القلب کا مفہوم وہاں بھی صبر کے ہیں اگر ہم موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل پر صبر نہ ڈالتے تو وہ موسیٰ کا حال ظاہر کردیتیں۔ اس لئے بخاریؒ نے یہاں ذکر کیا ہے۔

شططا: افراطا یعنی حد سے تجاوز کرنا، الوصید: الفِناء و جَمْعه وَصَائد ويقال الوصيد الخ آیت میں وصید بمعنی فنا یعنی صحن، دلیز اور اس کی جمع وصائد اور وُصُدٌ (بضم الواو وسكون الصاد) (عمدہ) اور کہا جاتا ہے کہ وصید بمعنی دروازہ بھی ہے اور مؤصدہ بمعنی مطبقہ یعنی بند کیا ہوا دروازہ اور آصد الباب اور أَوْصَدَ کے معنی ہیں بند کیا۔

بعثناهم: احييناهم بعثناهم بمعني احييناهم ہے ہم نے ان کو زندہ کیا اور مقصد یہ ہے کہ ہم نے ان کو نیند سے اٹھایا، بیدار کیا ای النوم اخو الموت.

ازكى: اكثر ربعا يعني ازكى بمعني اكثر رَبعا ہے یعنی جو شہر والوں کی اکثر خوراک ہے۔ لیکن حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے اس کی تفسیر احل یعنی حلال تر جو کھانا ہو وہ لائے وهذا اولىٰ.

فضربَ الله على آذانهم: فناموا یعنی اللہ نے ان کے کانوں پر پردہ ڈال دیا پس وہ سو گئے۔ رجمًا بالغيب لم يستبن یعنی رجما بالغيب کے معنی ہیں ظاہر نہیں ہوا، بلا تحقیق انکل پچو۔ (تفصیل کیلئے جلد نہم ص ۴۷۸ ر دیکھئے)

وقال مجاهد تقرضهم: تتركهم: اور مجاہدؒ نے کہا کہ آیت میں تقرضهم کے معنی ہیں تتركهم یعنی ان کو چھوڑ دیتی ہے (یعنی دھوپ ان کو چھوڑ دیتی ہے)

اصحاب کہف کی تفصیل کے لئے معارف القرآن از مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ ملاحظہ فرمائیے۔

الحمدللہ تیرہواں پارہ ختم ہوا۔

ضروری نوٹ چونکہ بخاری شریف جلد ثانی کتاب المغازی کی شرح بنام آٹھویں جلد تقریباً اٹھارہ سال پہلے لکھی جا چکی ہے اور بار بار طبع بھی ہو چکی ہے اس لئے بخاری جلد اول کو اس ساتویں جلد میں مکمل کرنا ہے اس مجبوری کی بنا پر ممکن اختصار سے تحریر ہوگی اس کے بعد انشاء اللہ بخاری جلد ثانی کی تکمیل کی کوشش کروں گا۔

* * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(چودہواں پارہ، بخاری شریف ص۴۹۳)

باب ۲۰۵۴ حديثِ الغارِ

غار کے واقعہ کا بیان

۳۲۳۱ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بنُ خَلِيلٍ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال بَيْنَمَا ثَلاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ اِذْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا اِلٰى غارٍ فانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فقال بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِنَّهُ وَاللّٰهِ يَاهٰؤُلاءِ لايُنَجِّيكُمْ اِلَّا الصِّدْقُ فلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّه قد صَدَقَ فِيْهِ فقال واحِدٌ مِنهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كانَ لي اَجِيرٌ عَمِلَ لي عَلٰى فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فذَهَبَ وَتَرَكَهُ واَنِّي عَمَدتُ اِلٰى ذٰلِكَ الفَرَقِ فزَرَعْتُهُ فصارَ مِن اَمْرِه اَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَاَنَّه اَتَانِي يَطْلُبُ اَجْرَهُ فقلتُ له اعمِدْ اِلٰى تِلْكَ البَقَرِ فسُقْهَا فقالَ لِي اِنَّمَا لِي عندَكَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ فَقلتُ لَهُ اعمِدْ اِلٰى تِلْكَ البَقَرِ فاِنَّها مِنْ ذٰلِكَ الفَرَقِ فساقَهَا فاِنْ كُنتَ تَعلَمُ اَنِّي فعَلْتُ ذٰلِك مِن خَشْيَتِكَ ففَرِّجْ عَنَّا فانسَاخَتْ عنهُمُ الصَّخْرَةُ فقالَ الآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انَّهُ كانَ لِي اَبوانِ شَيْخانِ كَبِيْرانِ وَكُنْتُ آتِيْهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فابْطَاتُ عَنهُمَا لَيْلَةً فجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَاَهْلِي وَعِيَالِي يَتضَاغَوْنَ مِنَ الجُوعِ وَكُنْتُ لااَسْقِيهِمْ حتى يَشْرَبَ اَبَوايَ فكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ اَنْ اَدَعَهُمَا فيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فلم اَزَلْ اَنْتَظِرُ حتى طَلَعَ الفَجْرُ فاِنْ كُنْتَ تَعلَمُ اَنِّي فعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ ففَرِّجْ عَنَّا فانسَاخَتْ عَنهُمُ الصَّخْرَةُ حتى نَظَرُوا اِلَى السَّماءِ فقالَ الآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنتَ تَعْلَمُ اَنَّه كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاَنِّي رَاوَدْتُها عن نَفْسِهَا فاَبَتْ اِلَّا اَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فطَلَبْتُهَا حتى قَدَرْتُ فاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فامْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فلمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قالتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا

تفض الخاتم الا بحقه فقمت وترکت المائة الدینار فان کنت تعلم انی فعلت ذلک من خشیتک ففرج عنا ففرج اللہ عنهم فخرجوا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں جارہے تھے اتنے میں بارش آپہنچی تو ان تینوں نے ایک غار (پہاڑ کے کھوہ) میں پناہ لی پھر (ایک پتھر گرا) اور غار کا منہ بند ہوگیا اب ان تینوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اے بھائیو! خدا کی قسم اب تو تم کو (اس مصیبت سے) صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلاسکتی ہے اب تو تم میں سے ہر شخص کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دُعا کرے جس کے بارے میں خوب معلوم ہو کہ اس عمل میں وہ سچا (مخلص) ہے چنانچہ ان میں سے ایک نے اس طرح دعا کی اے اللہ! آپ کو خوب معلوم ہے کہ میرا ایک مزدور تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا لیکن وہ شخص کام کر کے چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا، تو میں نے اس ایک فرق چاول کو لے کر کاشت کی تو اس کام سے اتنا ہوا کہ اس پیداوار سے میں نے ایک گائے خرید لی اس کے بعد وہ شخص اپنی مزدوری مانگنے میرے پاس آیا تو میں نے اس سے کہا وہ گائے لے اور اسے ہانک لے جا تو اس شخص نے مجھ سے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق (تین صاع) چاول تم پر ہے پھر میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ کیونکہ یہ گائے اسی ایک فرق کی ہے آخر وہ ہانک لے گیا، اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے صرف تیرے ڈر سے کی تھی تو ہماری مصیبت دور کردے (یعنی غار کا منھ کھول دے) چنانچہ وہ چٹان تھوڑی سی ہٹ گئی۔

پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی اے اللہ! آپ کو خوب علم ہے کہ میرے ماں باپ دونوں بوڑھے تھے میں ہر روز رات کو اپنی بکریوں کا دودھ لاکر پیش کیا کرتا تھا ایک رات ان دونوں کے پاس آنے میں دیر ہوگئی اور میں جب دودھ لے کر آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے، ادھر میرے اہل وعیال (بیوی بچے) مارے بھوک کے چلارہے تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین نہ پی لیں بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا پھر انہیں بیدار کرنا بھی مجھے پسند نہیں تھا اور یہ بھی میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں چھوڑ دوں چنانچہ صبح تک میں ان کا انتظار کرتا رہا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ماں باپ کی خدمت اس طرح صرف تیرے خوف وخشیت سے کی ہے تو ہماری مشکل دور کردے (ہمارا راستہ کھول دے) چنانچہ چٹان تھوڑی اور ہٹ گئی کہ آسمان نظر آنے لگا۔

پھر دوسرے یعنی تیسرے نے یوں دعا کی اے اللہ! آپ خوب جانتے ہیں کہ میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لاکر دے دوں تو میں نے ان اشرفیوں کے لئے دوڑ دھوپ کی یہاں تک کہ میں نے حاصل کرلی اور ان اشرفیوں کو لاکر اس کے حوالے کردیا (شرط کے مطابق) اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دیدی جب میں اس کے دونوں پاؤں کے

درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑ، میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہوگیا اور وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے یہ کیا (کہ زنا نہیں کیا) تو ہماری مشکل آسان کردے اس وقت اللہ نے ان لوگوں کے لئے راستہ صاف کردیا (پتھر ہٹادیا) اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۳، ومرّ الحديث ص۳۰۲، وص۳۱۳، ويأتي ص۸۸۳۔

باب ۲۰۵۵

هذا (بابٌ) بالتنوين من غير ترجمة فهو كالفصل من سابقه

۳۲۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال اَخبرَنا شُعَيْبٌ قال حدثنا اَبُو الزِّنَادِ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيرَةَ اَنَّه سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا اِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فقالَتْ اَللّٰهُمَّ لاتُمِتْ اِبْنِي حتى يكونَ مِثْلَ هٰذا فقالَ اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَاَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فقالتْ اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْ اِبْنِي مِثْلَهَا فقالَ اَللّٰهُمْ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فقالَ اَمَّا الرَّاكِبُ فَاِنَّه كافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَاِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ لَهَا تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار اس کے قریب سے گذرا اور وہ عورت دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ! میرے بیٹے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار جیسا نہ ہولے، یہ سن کر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول پڑا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا یہ کہہ کر پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا پھر ایک عورت گذری جیسے لوگ کھینچتے گھسیٹتے اس سے کھیل کرتے (یعنی اس کا مذاق بنا رہے تھے) دودھ پلانے والی عورت کہنے لگی یا اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا لیکن لڑکا بول پڑا یا اللہ! مجھ کو اسی جیسا بنادے (اب ماں نے پوچھا ارے یہ کیا معاملہ ہے؟) لڑکے نے بتایا کہ وہ سوار تو کافر ظالم ہے، اور یہ عورت (بے چاری مظلوم ہے) لوگ کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے تو وہ عورت کہتی ہے حسبی اللہ اللہ کافی ہے (وہ میری پاکدامنی جانتا ہے) لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے اللہ کافی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان وقوع هذا كان في ايام بني اسرائيل.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۳، وهذا من القصة الثانية من الحديث الذى مرّ في ص۴۸۹۔

۳۲۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ قال حدثنا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عن

اَيُّوبَ عن محمّدِ بنِ سِيرِينَ عن اَبِی هُرَيرَةَ قالَ قالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كادَ يَقتُلُهُ العَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِی اِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا قریب تھا کہ پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جائے اتنے میں بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ (زانیہ) عورت نے اسے دیکھ لیا اس عورت نے (جلدی سے) اپنا موزہ اتارا اور کتے کو پانی پلایا چنانچہ اسی عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۳، ومرّ الحدیث ص۴۶۷۔

۳۲۴۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن حُمَيْدِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بنَ اَبِی سُفيانَ عَامَ حَجَّ عَلَی المِنبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعرٍ وكَانَتْ فِی يَدِ حَرَسِیٍّ فَقَالَ يَااَهْلَ المَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰهُ عليه وسلم يَنْهٰی عن مِثْلِ هٰذِهٖ يقولُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ.

ترجمہ حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا اور بالوں کا ایک گچھا لیا جوان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ بنالیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "انما ھلکت بنو اسرائیل".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۴۹۳، ویاتی الحدیث ص۴۹۶، وص۸۷۸، وص۸۷۹۔ اخرجہ مسلم فی اللباس ایضا ابوداؤد وغیرہ.

تشریح قصۃ بضم القاف وتشدید الصاد بالوں کا گچھا۔ مقصد یہ ہے کہ اپنے سر کے بالوں میں دوسرے بال جوڑ کر بڑھایا جائے۔ پوری تشریح باب کے آخر میں یعنی بخاری ص۴۹۶ کی حدیث میں آئیگی۔ ان شاء اللہ

۳۲۴۵ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيهِ عن اَبِی سَلَمَةَ عن اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النبیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم قالَ اِنَّهُ قد كانَ فِيمَا مَضٰی قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَاِنَّهُ اِنْ كانَ فی اُمَّتِی هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَاِنَّهُ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے گذشتہ امتوں میں محدث ہوتے تھے

(یعنی ایسے حضرات ہوتے تھے جنہیں اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا گرچہ وہ پیغمبر نہیں تھے) اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو عمر بن خطابؓ ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فيما مضى قبلكم من الامم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۳، ويأتي ص ۵۲۱۔

محدثون: بفتح الدال المهملة المشددة جمع محدّث وہ شخص جسے صحیح الہام ہو القا فی القلب، یہ ولایت کا ایک عظیم مرتبہ و درجہ ہے، اس امت میں محدث سیدنا حضرت عمرؓ تھے بہت مرتبہ وحی الٰہی حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئی۔

۳۴۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ اَبِی عَدِیٍّ عن شُعْبَةَ عن قَتَادَةَ عن اَبِی الصِّدِیقِ النَّاجِی عن اَبِی سَعِیْدِنِ الخُدْرِیِّ عن النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال کانَ فی بَنِی اِسرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فقالَ لَهٗ هَلْ مِنْ تَوبَةٍ قالَ لا فقَتَلَهٗ فجعَلَ یَسْاَلُ فقالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَةَ کَذا فَاَدْرَکَهُ الموتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ العَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِی وَاَوْحٰی اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِی وَقالَ قِیْسُوا مَابَیْنَهُمَا فوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فغُفِرَ لَهٗ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے ۹۹ آدمیوں کو (ناحق) قتل کر چکا تھا پھر (نادم ہو کر توبہ واستغفار کے متعلق) مسئلہ پوچھنے نکلا چنانچہ ایک راہب (پادری) کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا توبہ ممکن ہے؟ (یعنی کیا میری توبہ مقبول ہوگی؟) راہب نے کہا نہیں تو اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا (اور سو قتل پورے کر دیئے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا تو ایک شخص (یعنی کسی دوسرے پادری) نے اس سے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی نصرہ کی طرف چلا) ابھی آدھے راستے پر ہی تھا کہ موت آگئی اس نے مرتے مرتے اپنا سینہ اس بستی نصرہ کی جانب جھکا دیا اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے باہم جھگڑنے لگے (بعض روایت میں ہے کہ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ ساری عمر ناحق خون کرتا رہا اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے) اللہ نے اس بستی (نصرہ) کو حکم دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا کہ تو اس شخص سے دور ہو جا پھر فرشتوں سے فرمایا کہ (جہاں یہ شخص مرا ہے) وہاں سے دونوں (بستیوں؟) کے درمیان ناپو (ناپا) تو دیکھا کہ وہ نصرہ سے ایک بالشت زیادہ قریب ہے پھر اس کی مغفرت ہوگئی۔ (بخش دیا گیا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۳ تا ص ۴۹۴ ۔

۳۲۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا علیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدثنا سُفیانُ قال حدثنا اَبُو الزِّنادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی سَلَمَۃَ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قالَ صَلّٰی رسولُ اللّٰہِ ﷺ صلوٰۃَ الصُّبْحِ ثم اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فقالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَسُوقُ بَقَرَۃً اِذْ رَکِبَھَا فضَرَبَھَا فقالتْ اِنَّا لَمْ نُخلقْ لِھٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فقالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ قال فاِنِّی اُومِنُ بِھٰذَا اَنَا وَاَبُوبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَاھُمَا ثَمَّ وَبَیْنَمَا رَجُلٌ فی غَنَمِہٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فذَھَبَ مِنْھَا بِشَاۃٍ فطَلَبَ حتی کَاَنَّہٗ اسْتَنْقَذَھَا مِنْہ فقالَ لَہُ الذِّئْبُ ھٰذا اسْتَنْقَذْتَھَا مِنِّی فَمَنْ لَھَا یَوْمَ السَّبُعِ یومَ لَا رَاعِیَ لَھَا غَیْرِی فقالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ قال فاِنِّی اُومِنُ بِھٰذَا اَنَا وَاَبُوبَکْرٍ وعُمَرُ وَمَا ھُمَا ثَمَّ وحَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بنُ عُیَیْنَۃَ عن مِسْعَرٍ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاھِیْمَ عن اَبِی سَلَمَۃَ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مِثْلَہٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا ایک شخص (بنی اسرائیل کا) ایک گائے ہانکے لئے جارہا تھا کہ اس پر سوار ہوگیا اور اسے مارا تو وہ گائے (بقدرت الٰہی) بول اٹھی کہ ہم اس کے لئے (یعنی سواری کے لئے) نہیں پیدا کئے گئے ہیں ہماری پیدائش تو کھیتی کے لئے ہوئی ہے لوگوں نے کہا سبحان اللہ گائے بات کرتی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہ تھے (لیکن آپ ﷺ کو ان دونوں کے قوت ایمان پر یقین تھا) اسی طرح ایک شخص (بنی اسرائیل میں) اپنی بکریاں چرارہا تھا اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے بھاگا ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیئے سے چھڑالیا اس پر بھیڑیئے نے کہا اب تو تو نے اس کو مجھ سے چھڑالیا ہے لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے سوا بکریوں کا کوئی چرواہا نہ ہوگا اسے کون بچائے گا؟ لوگ تعجب سے کہنے لگے سبحان اللہ! بھیڑیا بات کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں اس واقعہ کی صداقت پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہ تھے۔

امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انہوں نے مسعر سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ (ھذا طریق آخر)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان الرجلین المذکورین فیہ من بنی اسرائیل.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۴، ومرّ الحدیث ص ۳۱۲، ویاتی ص ۵۱۷، وص ۵۲۱۔

۳۲۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ نَصْرٍ قال حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عن اَبِی هُرَیرةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اشْتَرٰی رَجُلٌ مِن رَجُلٍ عَقارًا له فوَجَدَ الرَّجُلُ الذِی اشْتَرٰی العَقارَ فی عَقارِهٖ جَرَّةً فِیهَا ذَهَبٌ فقال له الذی اشْتَرٰی العَقارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنی اِنّمَا اشْتَرَیتُ مِنكَ الاَرْضَ وَلَمْ ابتَعِ الذَّهَبَ وقال الّذِی لَهُ الاَرْضُ اِنّما بِعْتُكَ الاَرْضَ وَمَا فِیهَا فتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ فقال الّذِی تَحاكَمَا اِلَیْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ قالَ اَحَدُهُمَا لِی غلامٌ وقالَ الآخَرُ لِی جَارِیَةٌ قالَ اَنْكِحُوا الغُلامَ الجَارِیَةَ وَاَنْفِقُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمَا مِنهُ وَتَصَدَّقَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک شخص سے زمین خریدی تو جس نے زمین خریدی تھی اس نے اس زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا تو جس سے وہ زمین خریدی تھی اس نے (خریدار نے) بائع سے کہا اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی اور سونا نہیں خریدا تھا اور اس نے کہا جس کی پہلے زمین تھی (یعنی بائع نے کہا) میں نے زمین کو اور ان تمام چیزوں سمیت تیرے پاس فروخت کیا ہے جو اس میں ہے، دونوں ایک شخص (حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس معاملہ لے گئے تو انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس کوئی اولاد ہیں تو ان میں سے ایک نے کہا میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے کہا ایسا کرو کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح کردو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ من حیث ان الرجلین المذکورین فیه من بنی اسرائیل.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۴، واخرجه مسلم فی القضاء.

۳۲۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِیزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنِی مالِكٌ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ وعن اَبِی النَّضْرِ مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عن عامِرِ بنِ سَعْدِ بنِ اَبِی وَقّاصٍ عن اَبِیهِ اَنَّهٗ سَمِعَه یَسْاَلُ اُسَامَةَ بنَ زَیْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رسولِ اللّٰهِ ﷺ فی الطّاعونِ فقالَ اُسَامَةُ قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم الطَّاعُونُ رِجْسٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ اَوْعَلٰی مَنْ كانَ قَبلَكُم فاِذَا سَمِعْتُم بِه بِاَرْضٍ فلاتَقْدَمُوا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِارْضٍ وَاَنْتُم بِهَا فلاتَخْرُجُوا فِرَارًا مِنه قال اَبو النَّضْرِ لایُخْرِجُكُم اِلَّا فِرَارًا مِنْهُ. ﴾

ترجمہ | عامر بن سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے عامر نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زیدؓ سے یہ پوچھتے سنا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ایک

عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یہ فرمایا کہ ان لوگوں پر بھیجا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے (شک راوی) اس لئے جب تم سنو کسی جگہ کے متعلق کہ یہ طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن اگر کسی ایسی جگہ میں یہ طاعون پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو۔

ابوالنضر نے کہا مطلب یہ ہے کہ بھاگنے کے علاوہ اور کوئی غرض نہ ہو تو مت نکلو (یعنی اگر کوئی طبعی ضرورت یا تجارت وغیرہ کی غرض سے نکلنا ہو تو نکلنا جائز ہے نکلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "علی طائفۃ من بنی اسرائیل".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۴، ویاتی ص ۸۵۳، ۱۰۳۲، اخرجہ مسلم فی الطب والترمذی فی الجنائز.

طاعون کی تشریح | طاعون فاعول کے وزن پر ایک وبائی مرض ہے یہ تباہ کن بیماری ہے اسی کو پلیگ بھی کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بغل میں یا ران میں گلٹی (دردناک ورم، پھوڑا) نکل آتی ہے اس ورم کے اردگرد سیاہی یا سرخی پھیل جاتی ہے شدید بخار ہوتا ہے اور اس ورم میں سخت سوزش ہوتی ہے اور ورم کی وجہ سے خفقان قلب پیدا ہو جاتا ہے اور قئ ہوتی ہے اس مرض میں انسان تین چار روز سے زیادہ نہیں ٹھہرتا ہے۔

مزید تفصیل کیلئے نصر المنعم رص ۶۵ ر دیکھئے۔

۳۴۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا موسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا داوُدُ بنُ ابى الفُرَاتِ قال حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ بُرَيْدَةَ عن يَحْيَى بنِ يَعْمَرَ عن عائِشَةَ زوجِ النَّبِيِّ ﷺ قالتْ سالْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عنِ الطَّاعُونِ فاَخْبَرَنِى اَنّه عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ من عِبَادِهِ وَاَنَّ اللهَ جَعَلَه رَحْمَةً لِلْمُؤمِنِيْنَ لَيْسَ من اَحَدٍ يَقَعُ الطاعونُ فَيَمْكُثُ فى بَلَدِه صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّه لايُصِيْبُه اِلَّا ماكَتَبَ اللّهُ لَه اِلَّا لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ. ﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو مؤمنوں کے لئے رحمت بنادیا ہے اگر کسی کی بستی میں طاعون ہو اور کوئی شخص اپنی بستی میں صبر کر کے ثواب کی امید پر ٹھہرا رہے اور یقین کرے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا الحدیث من جنس الحدیث السابق فلذلک ذکرہ عقیبہ فتقع المطابقۃ بینہ وبین الترجمۃ من حیث انہ مطابق للمطابق والمطابق للمطابق للشیٔ مطابق لذلک الشیٔ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۴، ویاتی ص ۸۵۳، وص ۹۷۹۔

۳۲۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْد قال حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابنِ شِهاب عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شانُ المَرأةِ المَخْزُومِيَةِ الّتِي سَرَقَتْ فقالوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيها رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالوا وَمَنْ يَجْتَرِى عليه اِلاَّ اُسَامَةُ بنُ زَيْدٍ حِبُّ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَتشفعُ فى حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قامَ فاخْتَطَبَ ثم قالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كانوا اِذا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوهُ وَاِذا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيْفُ اَقامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَو اَنَّ فاطِمَةَ ابْنَةَ محمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ایک مخزومی خاتون جس نے (غزوہ فتح کے موقعہ پر) چوری کرلی تھی کے معاملہ میں قریش بہت غمگین اور رنجیدہ تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق کس طرح ہاتھ کٹے گا؟) انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں آنحضور ﷺ سے گفتگو کون کرسکتا ہے؟ آخر یہ طے پایا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ جو حضور اقدس ﷺ کے محبوب (چہیتا) ہیں کے سوا اور کوئی اس کی جراءت نہیں کرسکتا چنانچہ اسامہؓ نے آنحضور ﷺ سے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسامہ! تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا پھر فرمایا تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان کا کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، اور خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی اگر چوری کرتی میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ فى قولِه "انما اهلك الّذين قبلكم" لان المراد منهم بنو اسرائيل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۴، ومرّ الحديث ص۳۶۱، ويأتى ص۵۲۸، وص۶۱۶، وص۱۰۰۳، وص۱۰۰۴۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۸، ص ۳۶۸۔

۳۲۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حدثنا شُعْبَةُ حدثنا عبدُ المَلِكِ بنُ مَيْسَرَةَ قال سَمِعْتُ النَّزَّالَ بنَ سَبْرَةَ الهِلاَلِيَّ عنِ ابنِ مَسْعُودٍ قالَ سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلاَفَهَا فجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فى وَجْهِهِ الكَرَاهِيَةَ وَقال كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ وَلاَ تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فهَلَكُوا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی (عمرو بن عاصؓ) کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا اور اسی آیت کو میں نے اسکے خلاف نبی اکرم ﷺ کو پڑھتے سنا تھا اسلئے میں انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو واقعہ کی اطلاع دی تو میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی (ناراضگی) دیکھی (یعنی ان دونوں کے درمیان اختلاف کو آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا) اور آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں اچھا یعنی درست پڑھتے ہو آپس میں اختلاف (جھگڑا) نہ کرو اسلئے کہ تم سے پہلے لوگ (بنی اسرائیل) اختلافات سے ہلاک ہو گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "فان من کان قبلکم اختلفوا".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۹۴ تا ص۴۹۵، و مرّ الحدیث ص ۳۲۵، ویاتی ص ۷۵۷۔

۳۲۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدثنا اَبِی قال حدثنا الاَعْمَشُ قال حدَّثَنِی شَقِیْقٌ قال عبدُ اللّٰہِ کَاَنِّی اَنظُرُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَحْکِی نَبِیًا مِنَ الاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عن وَجْھِہٖ ویقول اَللّٰھُمَّ اغفِرْ لِقَوْمِی فَاِنَّھُمْ لایَعْلَمُوْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا گویا میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ انبیاء میں سے ایک نبی کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں (کہ میں سچا پیغمبر ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "نبیًا من الأنبیاء" والظاھر انہ من أنبیاء بنی إسرائیل.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۹۵، ویاتی ص۱۰۲۴، اخرجہ مسلم فی المغازی و ابن ماجہ فی الفتن.

۳۲۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِیْدِ قال حَدَّثَنا اَبُو عَوَانَۃَ عن قَتَادَۃَ عن عُقْبَۃَ بنِ عبدِ الغَافِرِ عن اَبِی سَعِیْدٍ عنِ النبیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلاً کان قَبْلَکُمْ رَغَسَہُ اللّٰہُ مالاً فقال لِبَنِیْہِ لَمَّا حُضِرَ اَیَّ اَبٍ کُنْتُ لَکُمْ قالوا خَیْرَ اَبٍ قال اِنِّی لَمْ اَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِی ثُمَّ اسْحَقُوْنِی ثُمَّ ذَرُّوْنِی فِی یَوْمٍ عاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فقال ماحَمَلَکَ قال مَخَافَتُکَ فَتَلَقَّاہُ رَحْمَۃً. وقال مُعاذٌ حَدَّثَنا شُعْبَۃُ عن قَتَادَۃَ قال سَمِعْتُ عُقْبَۃَ بنَ عبدِ الغَافِرِ قال سَمِعْتُ اَبَاسَعِیْدِ الخُدْرِیَّ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نَحْوَہٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو اللہ نے بہت مال دیا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ لڑکوں نے کہا بہترین باپ تھے (ہم کو پالا پوسا، سکھایا پڑھایا پھر ہمارے لئے اتنی دولت چھوڑ جاتے ہو) اس نے کہا کہ میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا ہے جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا پھر ہڈیوں کو خوب پیس لینا اور (راکھ کو) سخت آندھی کے دن اڑا دینا انہوں نے ایسا ہی کیا (جیسی باپ کی وصیت تھی) اللہ عز وجل نے اس شخص کو جمع کیا اور پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا تیرے ڈر سے، تو رحمت نے اسے اپنے آغوش میں لے لیا۔

اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، اس نے قتادہ سے، قتادہ نے کہا میں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا، اس نے کہا میں نے ابو سعید خدریؓ سے سنا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "ان رجلا کان قبلکم".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۵، و یاتی ص ۹۵۹، و ص ۱۱۱۸، واخرجہ مسلم فی التوبۃ.

۳۴۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا اَبُوعَوَانَۃَ عن عبدِ المَلِکِ بنِ عُمَیْرٍ عن رِبْعِی بنِ حِرَاشٍ قال قال عُقْبَۃُ لِحُذَیْفَۃَ اَلاَ تُحَدِّثُنَا ماسَمِعْتَ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سَمِعْتُہ یقولُ اِنَّ رَجُلا حَضَرَہُ الموتُ لَمَّا اَیِسَ مِنَ الحیٰوۃِ اَوْصٰی اَھْلَہٗ اِذَا مُتُّ فاجْمَعُوا لِی حَطَبًا کَثِیْرًا ثُمَّ اَوْرُوا نارًا حتی اِذَا اَکَلَتْ لَحْمِی وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِی فَخُذُوْھَا فاطْحَنُوھَا فَذَرُّوْنِی فی الیَمِّ فی یومٍ حارٍ اَوْ رَاحٍ فَجَمَعَہُ اللّٰہُ فقال لِمَ فَعَلْتَ قال مِنْ خَشْیَتِکَ فغَفَرَ لَہٗ قال عُقْبَۃُ وَاَنَا سَمِعْتُہٗ یقولُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہؓ (ابن عمرو ابو مسعود انصاری بدریؓ) نے حضرت حذیفہؓ سے کہا کیا آپ ہم سے وہ حدیث بیان نہیں کرتے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے (یعنی وہ حدیث ہم سے بیان کیجئے) حذیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ایک شخص (بنی اسرائیل میں جو کفن چور تھا) جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہوگیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا پھر آگ جلا کر مجھ کو جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیوں کو خوب باریک پیس لینا اور جس دن شدید گرمی ہو یا فرمایا شدید ہوا کے دن دریا میں اڑا دینا (گھر والوں نے ایسا ہی کیا) اللہ نے اس کا سارا بدن جمع کیا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا تیرے ڈر سے (اے خداوند!) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ حضرت عقبہؓ نے فرمایا میں نے بھی آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولِہ "ان رجلا حضرہ الموت".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۵، و مرّ الحدیث ص ۴۹۰ تا ص ۴۹۱، و یاتی ص ۹۵۹۔

۳۴۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسٰی قال حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَۃَ قال حَدَّثَنَا عبدُ المَلِکِ وقال یومَ راحٍ. ﴾

اس روایت میں بغیر شک کے یوم راحٍ ہے بعض نسخہ ہے فی یومٍ راحٍ.

۳۴۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِیْزِ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حَدَّثَنِی اِبْرَاھِیْمُ بنُ سَعْدٍ عنِ ابنِ شِھَابٍ عن عُبَیْدِ اللّٰہِ بنِ عبدِ اللّٰہِ بنِ عُتْبَۃَ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کانَ الرَّجُلُ یُدَایِنُ النَّاسَ فکانَ یَقولُ لِفَتَاہُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْہُ لَعَلَّ اللّٰہُ اَنْ

يَتَجَاوَزَ عَنَّا قال فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکر سے کہہ دیتا کہ جب تو (میرے مقروض کو) مفلس پائے تو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ بھی ہمارا قصور معاف کر دے، حضور ﷺ نے فرمایا چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اسے معاف کر دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في اول الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۵، ومرّ الحديث ص ۲۷۹۔

۳۲۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنَا هِشَامٌ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن حُمَيْدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال كانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهِ فلمَّا حَضَرَهُ الموتُ قال لِبَنِيْهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اطْحَنُوْنِي ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَاعَذَّبَهُ اَحَدًا فلمَّا ماتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مافِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ. فاِذَا هُوَ قَائِمٌ قال مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَاصَنَعْتَ قال مَخَافَتُكَ يَارَبِّ فَغَفَرَ لَهٗ وقال غَيْرُهٗ خَشْيَتُكَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی جان پر زیادتی کرتا تھا (بہت گناہ کرتا تھا) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا شدید عذاب دے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہیں دیا ہوگا جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزاء میں جو کچھ بھی تیرے اندر ہو سب کو جمع کر، زمین نے جمع کر دیا اچانک وہ کھڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت فرمایا تجھے کس چیز نے اس پر ابھارا جو تو نے کیا (یعنی تو نے ایسا کیوں کیا؟) اس نے عرض کیا اے پروردگار! تیرے خوف نے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ ابو ہریرہؓ کے علاوہ دوسرے صحابہؓ نے مخافتك کے بجائے خشيتك کہا۔ معنی ایک ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قوله "فكان رجل يسرف على نفسه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۵، ويأتي ص ۱۱۱۷۔

۳۲۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدِ بنِ اَسْمَاءَ قال حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بنُ اَسْمَاءَ عن نافِعٍ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حتى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَاهِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ

تَرَكَتْهَا تَاكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ بلی مرگئی اور اسی کے پاداش میں وہ جہنم میں گئی نہ اس عورت نے اس کو کھانا دیا اور نہ پانی، جب اس عورت نے اس بلی کو باندھا اور نہ ہی اس بلی کو چھوڑا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة لأن وضع الحديث هنا يدل على ان تلك المرأة من بني اسرائيل.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۵، ومرّ الحديث ص۳۱۸، وص۴۶۷۔

۳۲۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عن زُهَيْرٍ حدَّثَنَا مَنْصُورٌ عن رِبْعِي بن حِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو مسعود عقبہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کلام نبوت میں سے جو لوگوں نے پایا ہے اس میں یہ بھی ہے جب تجھے حیا نہ ہو تو جو جی چاہے وہ کر۔

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ يمكن ان توخذ من اول الحديث لان المراد من الناس الاوائل وهو يشمل بني اسرائيل.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۵، ويأتي ص۹۰۴۔

۳۲۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعْبَةُ عن مَنْصُورٍ قال سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عن اَبِي مَسْعُودٍ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُولٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو مسعود انصاریؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے پایا یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے وہ کر۔

مطابقۃ للترجمۃ | انظر الحديث ۳۲۵۰.

۳۲۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا بِشْرُ بنُ مُحَمَّدٍ قال اَخْبَرَنا عَبْدُ اللهِ قال اَخْبَرَنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ ابنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قال بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ وَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يومِ الْقِيَامَةِ، تابعَهُ

عبدُالرَّحمٰنِ بنُ خالِدٍ عنِ الزُّهرِيِّ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھسیٹتا جا رہا تھا اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک تڑپتا (چیختا چلاتا) دھنستا رہے گا۔ یونس کے ساتھ اس روایت کو عبدالرحمٰن بن خالد نے زہریؒ سے نقل کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ توخذ من لفظ الحديث لان الرجل الذی فيه من الاوائل وهو يشمل بنی اسرائيل وغيرهم، وقيل هذا الرجل هو قارون وهو من بنی اسرائيل.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۹۵، ويأتی ص۸۶۱۔

۳۲۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسماعِيلَ قال حدثنا وُهَيبٌ قال حدثنا ابنُ طاؤسٍ عن أَبِيهِ عن أَبِي هريرةَ عنِ النبيِّ ﷺ قال نَحنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يومَ القِيامَةِ بَيْدَ كُلُّ أُمَّةٍ أُوتُوا الكِتابَ مِن قَبلِنا وَأُوتِينَاهُ مِن بَعدِهِم فهٰذا اليومُ الذِي اختَلَفُوا فِيهِ فغَدًا لِليَهُودِ وَبَعدَ غَدٍ لِلنَّصارىٰ على كُلِّ مُسلِمٍ فی كُلِّ سَبعَةِ أَيَّامٍ يومٌ يَغسِلُ رَأسَهُ وَجَسَدَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم (دنیا میں) اخیر میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن آگے ہوں گے (معناه الآخرون فی الزمان و الوجود السابقون بالفضل و دخول الجنة) اتنی بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی اور ہم کو ان کے بعد (اخیر میں) اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا چنانچہ یہود کے لئے آئندہ کل (سنیچر کا دن) ہے اور کل کے بعد یعنی پرسوں (اتوار) نصاریٰ کے لئے ہے، ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کا دن) ہے کہ اپنے سر اور بدن کو دھوئے یعنی غسل کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ توخذ من قوله "اوتوا الكتاب من قبلنا" لانهم من بنی اسرائيل وغيرهم.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۴۹۵ تا ص۴۹۶، ومرّ مرارًا.

نحن الآخرون السابقون: پوری تشریح و تفصیل کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص۱۸۰۔

بيد کی تحقیق: ملاحظہ فرمایئے جلد۴، ص۷۶۔

۳۲۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعبَةُ قال حدثنا عَمرُو بنُ مُرَّةَ قال سَمِعتُ سَعِيدَ بنَ المُسَيَّبِ قال قَدِمَ مُعاوِيَةُ بنُ أَبی سُفيانَ المَدِينَةَ آخِرَ قَدمَةٍ قَدِمَهَا فخَطَبَنا فأَخرَجَ كُبَّةً مِن شَعرٍ فقال مَا كُنتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفعَلُ هٰذا غَيرَ اليَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سَمَّاهُ الزُّورَ يَعنِي الوِصَالَ فی الشَّعرِ تابَعَهُ غُندَرٌ عن شُعبَةَ. ﴾

ترجمہ حضرت سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ جب آخری بار مدینہ آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور خطبہ کے دوران بالوں کا ایک مٹھا نکالا اور فرمایا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہودیوں کے سوار اور کوئی کرتا ہوگا (مراد یہود کی عورتیں ہیں) بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کا نام زور رکھا ہے (یعنی سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بالوں کے جوڑ لگانا تا کہ دیکھنے میں زیادہ اور بڑا معلوم ہو جو فریب اور جھوٹ ہے) آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ من قوله "اليهود" لانهم من بنى اسرائيل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۶، ومرّ الحديث ص۴۹۳، ويأتى ص۸۷۸، وص۸۷۹۔

تشریح یہ حدیث ۳۲۳۴ میں گذر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے دور خلافت میں آخری حج ۵۱ھ میں کیا اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ خطبہ دیا مقصد یہ ہے کہ اپنے سر کے قدرتی بالوں میں دوسرے مصنوعی بال جوڑ کر بالوں کو بڑھا کر خاوند کو اور دوسروں کو دھوکا دیا جائے بال بہت اور بڑے خوبصورت ہیں، یہ عادت یہودی عورتوں کی تھی جو دیکھا دیکھی سے مسلم عورتوں میں پھیل گئی، یہ ایک ناجائز عمل تھا اور علمائے مدینہ خاموش تھے اس لئے حضرت معاویہؓ نے اس پر تقریر فرمائی۔

براعة اختتام قدم معاويه بن ابى سفيان رضى الله عنه المدينة آخر قدمة قدمها.

﴿كتابُ المَناقِبِ﴾

اى هذا كتاب فى بيان المناقب وهو جمع المنقبة وهى ضد المَثلبة ووقع فى بعض النسخ "باب المناقب" والاول اولى لان الكتاب يجمع الابواب وفيه ابواب كثيرة تتعلق باشياء كثيرة على مالا يخفى. (عمدہ)

یعنی مناقب منقبة کی جمع ہے جسکے معنی فضیلت کے ہیں منقبة کی ضد مثلبة (بفتح الميم والباء الموحدة) اس کے معنی ہیں عیب، کالی یقال: مَاعَرفتُ فِيهِ مَثْلَبَةً، میں اس کے اندر کوئی عیب نہیں جانتا جمع مثالب.

حافظ عسقلانی رحمہ اللہ نے باب المناقب کے نسخہ کو ترجیح دی ہے لیکن علامہ عینیؒ کی تحقیق راجح ہے کیونکہ اس کے تحت مختلف ابواب ہیں۔ واللہ اعلم

﴿بابُ۲۰۵۶ المَناقِبِ﴾

فضائل کا بیان

وقول الله تعالىٰ: "يَاأَيُّهَا الناسُ إنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ". (الحُجرات/ ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت (حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام) سے پیدا کیا اور تم کو مختلف شاخیں (ذاتیں) اور قبیلے بنا دیا ہے تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں پرہیزگارتر معززتر ہے۔

وقولهُ "وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا". (سورہ نساء/۱)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور رشتہ داریاں قطع کرنے سے ڈرو اور بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ. اور جو جاہلیت کی پکار سے منع ہے اس کا بیان۔ الشُّعُوبُ النَّسَبُ البَعِيْدُ وَالقَبَائِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ. شعوب دور کے نسب کو کہتے ہیں یعنی قبائل کے رؤس اور اصول جیسے ربیعہ اور مضر، اور اوس اور خزرج، اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا یعنی اس کی شاخ۔

۳۲۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ يَزِيْدَ الكاهِلِيُّ قال حدثنا اَبُوبَكْرٍ عن اَبِي حَصِيْنٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ "جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا" قال الشُّعُوبُ القَبَائِلُ العِظَامُ وَالقَبَائِلُ البُطُونُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے آیت کریمہ "جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا" کی تفسیر میں مروی ہے کہ شعوب سے مراد بڑے بڑے قبائل ہیں اور قبائل سے مراد بطون یعنی بڑے قبیلے کی شاخیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للآية التي هي الترجمة ظاهرة لان المذكور فيها الشعوب والقبائل وقد فسر ابن عباس الشعوب بالقبائل العظام وفسر القبائل بالبطون الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۶۔

۳۲۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بنُ اَبِي سَعِيْدٍ عن اَبِيْهِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قِيْلَ يارسولَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قال اَتْقَاهُمْ قالوا لَيْسَ عن هٰذا نَسْأَلُكَ قال فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ پوچھا گیا (لوگوں نے عرض کیا) یارسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو، صحابہ نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے (ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا (نسب کے اعتبار سے پوچھتے ہو) تو اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں۔ (لكونه رابع نبي في نسق واحد ولا يعلم غيره بذلك)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من قوله "اتقاهم".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۶، ومرّ الحديث ص ۴۷۳، وص ۴۷۸، وص ۴۷۹، ويأتي ص ۶۷۹۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ قبائل کی تقسیم فخر ومباہات کے لئے اور دوسروں کی تحقیر کے لئے نہیں ہے بلکہ معرفت وشناخت کے لئے ہے اور مدار کرامت وعزت تقویٰ ہے۔

۳۲۵۷ ﴿ حدَّثَنَا قَيْسُ بنُ حَفْصٍ حدَّثَنَا عبدُ الواحِدِ قال حدَّثَنا كُلَيْبُ بنُ وَائِلٍ قال حدَّثَتنِي رَبِيبَةُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم زَيْنَبُ بِنْتُ أبي سَلَمَةَ قال قُلْتُ لَهَا أرَأيْتِ النبيَّ ﷺ أكانَ مِنْ مُضَرَ؟ قالتْ فَمِمَّنْ كانَ إلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ بَنِي النَّضْرِ بنِ كِنَانَةَ. ﴾

ترجمہ کلیب بن وائل نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بیوی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا کلیب نے بیان کیا کہ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے کہا تو پھر کس قبیلے سے؟ آپ ﷺ مضر کی شاخ نضر بن کنانہ کی اولاد سے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ من قولہٖ "الا من مضر" فانه من الشعوب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۶، ویاتی ص۴۹۶۔

۳۲۵۸ ﴿ حدَّثَنَا مُوسَى قال حدثنا عبدُ الواحِدِ قال حدَّثَنا كُلَيْبٌ قال حَدَّثَتنِي رَبِيبَةُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَأظُنُّهَا زَيْنَبَ قالتْ نَهَى رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ وَالمُقَيَّرِ وَالمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أخْبِرِيْنِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم مِمَّنْ كانَ مِنْ مُضَرَ كانَ قالتْ فَمِمَّنْ كانَ إلَّا مِنْ مُضَرَ كانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بنِ كِنَانَةَ. ﴾

ترجمہ کلیب نے کہا کہ مجھ سے نبی اکرم ﷺ کی ربیبہ نے بیان کیا (موسیٰ نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ربیبہ سے مراد زینب بنت ابی سلمہ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء، حنتم، مقیر اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا اور کلیب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا تھا آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ کس قبیلے سے تھے؟ کیا مضر سے تھے؟ انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے؟ آپ ﷺ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔ (اور نضر مضر کی اولاد میں سے تھا)

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۶، ومرّ الحديث ص۴۹۶۔

تشریح اس روایت میں مقیر کا لفظ ہے جو صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح نقیر ہے کیونکہ مقیر اور مزفت ایک ہی ہے، حنتم، دباء وغیرہ کی تحقیق وتشریح گذر چکی ہے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول ص ۳۵۶۔

شجرۂ عالیہ حضور اقدس ﷺ کا شجرۂ عالیہ یہ ہے: محمد رسول اللہ ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

ربیبۃ النبی ﷺ مراد حضرت زینب بنت ابوسلمہؓ ہیں جو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند ابوسلمہ کی دختر ہیں انکی پرورش حضور اقدس ﷺ نے فرمائی تھی اسلئے ان کو ربیبۃ النبی ﷺ کہا گیا۔

۳۲۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے (جس طرح کان سے اچھا مال اور برا مال نکلتا ہے اسی طرح انسانوں میں اچھے برے ملیں گے) جو لوگ زمانہ جاہلیت میں اچھے شریف مانے جاتے تھے وہ اسلام کے زمانے میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کرلیا، اور تم اس (امارت وحکومت کے) معاملہ میں سب سے بہتر ان لوگوں کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہیں اور انسانوں میں سب سے بدتر اسکو پاؤ گے جو دورخا ہے (منافق ہے) ان لوگوں کے پاس ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے پاس دوسرے رخ سے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۹۶، والحديث مشتمل على ثلاثة احاديث احدها تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا، وثانيها تجدون خير الناس في هذا الشان اشدهم له كراهية ياتي هذان الحديثان ص۵۰۷، ومرّ الحديث الاول ص۴۷۳، وثالثها تجدون شر الناس ذاالوجهين ياتي مستقلا في الادب ص۸۹۵، وص۱۰۱۴۔

۳۲۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قَالَ حدثنا الْمُغِيرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّانِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں ان کا مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور ان کا کافر کافروں کے۔ اور انسان کی مثال کان سی ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اچھے اور شریف تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کرلیا، تم بہت اچھا انسان اس آدمی کو پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو ناپسند کرتا ہو یہاں تک کہ اس میں واقع ہو جائیں۔ (یعنی لوگ زبردستی حاکم بنادیں تو اس صورت میں کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے)۔

مطابقة للترجمة هذا طريق آخر لحديث ابي هريرةؓ المذكور رواه مختصرًا ومطولاً.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۴۹۶، ومرّ الحديث ص۴۹۶۔

﴿بابٌ﴾ ۲۰۵۷

بالتنوین ای هذا بابٌ وهو کالفصل لماقبله

۳۲۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنِي عبدُ الْمَلِكِ عن طاؤسٍ عن ابنِ عباسٍ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فی القُرْبٰى قال فقالَ سَعِيْدُ بنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى محمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فقالَ اِنَّ النبیَّ صلی الله علیه وسلم لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهٗ فِيْهِ قَرَابَةٌ فنزلَتْ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے آیت کریمہ (جوسورہ شوریٰ ۲۳ رمیں ہے) "قُلْ لااَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى" کی تفسیر یہ مروی ہے (آپ ان سے کہئے کہ میں تم سے اس (تعلیم وتبلیغ) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں بجز رشتہ داری کی محبت کے الخ) طاؤس نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا محمد ﷺ کے رشتہ دار مراد ہیں؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں جس سے آنحضرت ﷺ کی رشتہ داری نہ ہوتو یہ آیت نازل ہوئی مقصد یہ ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان جوقرابت ورشتہ داری ہے اس کا خیال رکھو۔

مطابقۃ للترجمۃ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: ودخوله فی هذه الترجمة واضح من جهة تفسير المودة المطلوبة فی الآية بصلة الرحم التی بينه وبين قريش الخ. (فتح)

۲ سابق حدیث میں تھا الناس تبع لقریش اور اس حدیث میں دوسروں پر قریش کی فضیلت کا بیان ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۴۹۶، ویاتی فی کتاب التفسير ص۷۱۳۔

۳۲۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن اِسْمَاعِيْلَ عن قَيْسٍ عن اَبِی مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النبیَّ ﷺ قال مِنْ هٰهُنَا جاءَتِ الفِتَنُ نحوَ المَشْرِقِ وَالجَفَاءُ وغِلَظُ القُلُوبِ فی الفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الوَبَرِ عندَ اُصُولِ اَذْنَابِ الاِبِلِ وَالبَقَرِ فی رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابومسعود انصاریؓ نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ فتنے (دنیا میں) اس طرف سے آئے ہیں یعنی مشرق کی جانب سے، اور اکھڑپن وسخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور بیلوں کے دموں کے پاس چلاتے رہتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ يمكن ان تؤخذ من قوله "فی ربيعة ومضر" فانهما قبیلتان" ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہوتے ہیں کھیتی کرتے وقت ہل جوتتے وقت اونٹ یا بیل کی دم پکڑ کر چیختے چلاتے ہیں۔ اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی

مطابقت ترجمہ سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبائل کی تعریف نکلی اور اس کے بعد والی حدیث میں یمن والوں اور بکریوں والوں کی تعریف ہے اور یہی ترجمۃ الباب ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۹۶، ومرّ الحدیث ص۴۶۶، ویاتی ص۶۳۰، وص۷۹۹۔

۳۲۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قال اَخْبَرَنا شُعَیْبٌ عنِ الزُّھْرِیِّ قال اَخْبَرَنِی اَبُوسَلمۃَ بنُ عبدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاھُرَیرَۃَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول الفَخْرُ وَالخُیَلاءُ فِی الفَدَّادِیْنَ اَھْلِ الوَبَرِ وَالسَّکِیْنَۃُ فی اَھْلِ الغَنَمِ وَالاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ قال اَبُوعَبدِ اللّٰہِ سُمِّیَتِ الیَمَنُ لِاَنَّھَا عن یَمِیْنِ الکَعْبَۃِ وَالشَّام لِاَنَّھَا عن یَسَارِ الکَعْبَۃِ وَالمَشْاَمَۃُ المَیْسَرَۃُ وَالیَدُ الیُسْرٰی الشُّؤْمٰی وَالجَانِبُ الاَیْسَرُ الاَشْاَمُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے فخر اور تکبر چلانے والے اونٹ والوں میں ہے (بدوی کسان) اور تواضع بکری والوں میں ہے اور ایمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

امام بخاریؒ نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لئے پڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے بائیں طرف ہے، اور مشأمۃ بمعنی میسرۃ (بائیں طرف) کما فی قولہ تعالٰی "والذین کفروا بآیاتنا ھم اصحاب المشئمۃ (سورہ بلد) اور بائیں ہاتھ کو شومی اور بائیں کو اشام کہتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | باب بلا ترجمہ ہے اور بعض نسخوں میں یہاں باب بھی نہیں ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۴۹۶ تا ص۴۹۷، ومرّ الطرف الاول ص۴۶۶، ویاتی ص۶۳۰۔

﴿بابُ^۲۰۵۸^ مَناقِب قُرَیْشٍ﴾

قریش کے مناقب یعنی فضائل کا بیان

۳۲۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمَانِ قال اَخبرنا شُعَیْبٌ عنِ الزُّھْرِیِّ قال کانَ محمَّدُ بنُ جُبَیْرِ بنِ مُطْعِمٍ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ بَلَغَ مُعَاوِیَۃَ وَھُوَ عِنْدَہٗ فی وَفْدٍ مِنْ قُرَیْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بنَ عَمْرِو بنِ العَاصِ یُحَدِّثُ اَنَّہٗ سَیَکُونُ مَلِکٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعَاوِیَۃُ فقامَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قال اَمَّا بعدُ! فَاِنَّہٗ بَلَغَنِی اَنَّ رِجَالاً مِنْکُمْ یَتَحَدَّثُوْنَ اَحَادِیْثَ لَیْسَتْ فی کِتَابِ اللّٰہِ ولا تُؤثَرُ عن رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَاُوْلٰئِکَ جُھَّالُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَالاَمَانِیَّ الَّتِی تُضِلُّ اَھْلَھَا فَاِنِّی سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقولُ اِنَّ

هٰذا الاَمْرَ فِی قُرَیْشٍ لایُعَادِیْهِمْ اَحَدٌ اِلاَّ کَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ. ﴾

ترجمہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ کو جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قحطان میں سے ایک بادشاہ ہوگا (قحطان یمن میں مشہور قبیلہ ہے) اس پر معاویہ غصہ ہوئے اور (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء اس کی شان کے مطابق بیان کی پھر فرمایا اما بعد! مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں یہی لوگ تمہارے جاہل ہیں ان سے اور ان کے خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے انہیں گمراہ کردیا ہے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے یہ خلافت وسرداری قریش میں رہے گی جو کوئی بھی ان کی دشمنی کرے گا اللہ اس کو منھ کے بل اوندھا کردے گا جب تک یہ لوگ دین وشریعت قائم کرتے رہیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحدیث هنا ص ۴۹۷، و یاتی ص ۱۰۵۷۔

تشریح حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا اور یہ بات حضرت معاویہؓ کو معلوم تھی ادھر محمد بن جبیر کی حدیث کا معاویہ کو علم نہیں تھا اس بنا پر معاویہؓ کو غصہ آیا اور خطبہ سنانے کھڑے ہوگئے نیز حضرت معاویہؓ نے یہ سمجھا کہ جلد ہی بنو قحطان میں سے کوئی حکمراں ہوگا جیسا کہ سیکون سے بظاہر معلوم ہوتا ہے، نیز معاویہؓ نے یہ بھی خیال فرمایا کہ اس سے بنی قحطان کو حکومت حاصل کرنے کی ایک طرح سے رغبت دلائی تھی جس سے سورش کا اندیشہ تھا اس کے ازالہ کے لئے غصہ کا اظہار فرمایا۔

ورنہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی بیان کردہ حدیث بالکل صحیح تھی خود صحیح بخاری شریف ص ۴۹۸؍ میں "باب ذکر قحطان" کے تحت حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتقوم الساعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاه" "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بنی قحطان سے ایک ایسا شخص نہیں پیدا ہولے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا" ہوسکتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کا علم نہیں ہوا ہوگا۔ واللہ اعلم

قال الحافظ فی انکار معاویة ذلك نظر لان الحدیث الذی استدل به مقید باقامة الدین فیحتمل ان یکون خروج القحطانی اذا لم تقم قریش امر الدین وقد وجد ذلك. (الابواب)

۳۲۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْمٍ قال حَدَّثَنَا سُفیانُ عن سَعْدٍ ح قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ وقال یَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِیْمَ حدثنا اَبِی عن اَبِیْهِ قال حَدَّثَنِی عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ هُرْمُزَ الاَعْرَجُ عن اَبِی هُرَیْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قُرَیْشٌ وَالاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ

وَاَسلَمُ وَاَشجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِی لَیسَ لَهُم مَولٰی دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریش اور انصاری، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار یہ سب میرے مددگار (حمایتی ہیں) اور ان کا مولیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۹۷، ویاتی الحدیث ج ص ۴۹۷، وص ۴۹۸۔

۳۲۶۶ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الوَلِيدِ حدثنا عَاصِمُ بنُ محمَّدٍ قال سَمِعْتُ اَبِی عَنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰهِ علیه وسلم قال لایَزَالُ هٰذَا الامرُ فی قریشٍ مابَقِیَ مِنهُم اثنَانِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چیز (خلافت) قریش میں رہے گی جب تک (دنیا میں) دو آدمی بھی باقی رہیں۔ (جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "الائمة من قریش")۔

تشریح یہ ارشاد اگر چہ خبر ہے لیکن بمعنی امر ہے یعنی غیر قریش کو خلیفہ بنانا درست نہیں جب تک ان میں صرف دو آدمی بھی ایسے موجود ہوں جو علی منہاج النبوۃ حکومت کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہوں۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة لان فيه منقبة لقريش.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۴۹۷، ویاتی ص ۱۰۵۷۔

۳۲۶۷ ﴿حدَّثَنا یَحیٰی بنُ بُکَیرٍ قال حدَّثنا اللَّیثُ عن عُقَیلٍ عن ابنِ شهابٍ عنِ ابنِ المُسَیَّبِ عن جُبَیرِ بنِ مُطعِمٍ قال مَشَیتُ انا وعُثمانُ بنُ عَفَّانَ اِلٰی رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰهِ علیه وسلم فقال یارسولَ اللّٰهِ! اَعطَیتَ بَنِی المُطَّلِبِ وَتَرَکتَنَا وَاِنَّمَا نَحنُ وَهُم مِنكَ بِمَنزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اِنَّما بَنُوهاشِمٍ وَبَنُو المُطَّلب شیئٌ وَاحِدٌ وقال اللَّیثُ حَدَّثَنِی اَبُو الاسودِ محمدٌ عن عُروَةَ بنِ الزُّبَیرِ قال ذهب عبدُاللّٰهِ بنُ الزُّبَیرِ مَعَ اُنَاسٍ مِن بَنِی زُهرَةَ اِلٰی عائِشَةَ رضی اللّٰه عنها وکانَت اَرَقَّ شَیئٍ عَلَیهِم لِقَرَابَتِهِم مِن رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ دونوں مل کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو حضرت عثمانؓ نے عرض کیا (وفی طریق عبدالله بن یوسف فقلنا) یارسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو دیا اور ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہم (بنی عبد شمس) اور وہ (بنی مطلب) آپ سے رشتہ میں ایک درجے کے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ تو صحیح ہے) مگر بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے (جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے میں ملے رہے)۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوالاسود محمد نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر بنی

زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور حضرت عائشہ بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں، کیونکہ ان لوگوں کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت تھی۔ (آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۴۹۷، ومرّ الحدیث ص۴۴۴، ویاتی فی المغازی ص۶۰۷۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ۸/ کتاب المغازی ص۲۹۰ تا ص۲۹۱۔

۳۲۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ قال حدثنا اللَّیْثُ قال حَدَّثَنِی اَبُوالاَسْوَدِعن عُرْوَۃَ بنِ الزُّبَیْرِ قال کانَ عبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَیْرِ احبَّ البَشَرِ الی عائِشَۃَ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبِی بَکْرٍ وَکانَ ابرَّ الناس بِهَا وَکانَتْ لاتُمْسِكُ شَیْئًا مِمَّا جَائَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ اِلاَّ تَصَدَّقَتْ فقال ابنُ الزُّبَیْرِ یَنْبَغِی اَنْ یُؤخَذَ علٰی یَدَیْهَا فقالتْ اَیُؤخَذُ علٰی یَدَیَّ عَلَیَّ نَذْرٌ اِنْ کَلَّمْتُهُ فاسْتَشْفَعَ اِلَیْهَا بِرِجالٍ مِنْ قُرَیْشٍ وَبِاَخْوالِ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم خاصَّۃً فَامْتَنَعَتْ فقال لَهُ الزُّهْرِیُّونَ اخوالُ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْهُمْ عبدُالرَّحْمٰنِ بنُ الاَسْوَدِ بنِ عبدِ یَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بنُ مَخْرَمَۃَ اِذا اسْتَاذَنَّا فَاقْتَحِمِ الحِجَابَ فَفَعَلَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَاَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حتی بلغتْ اَرْبعِینَ فقالتْ وَدِدْتُ اَنِّی جَعَلْتُ حِینَ حَلَفْتُ عَمَلاً اَعْمَلُهُ فَاَفْرُغَ مِنْهُ ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیرؓ سے محبت تھی اور حضرت عبداللہؓ ان سے بہت اچھا سلوک کیا کرتے تھے (حضرت عائشہؓ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہؓ کی عادت تھی کہ اللہ کا جو رزق بھی انہیں ملتا تھا وہ سب صدقہ کر دیتیں (جمع نہیں کرتی تھی) عبداللہؓ نے (کسی سے) کہا ان کا ہاتھ روکنا چاہئے (اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اچھا مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے، عبداللہؓ نے (ام المؤمنین کو راضی کرنے کے لئے) قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ ﷺ کے ننہالی رشتہ داروں (بنی زہرہ) کو عائشہؓ کی خدمت میں سفارش کے لئے بھیجا (کہ میرا قصور معاف کراؤ) لیکن حضرت عائشہؓ پھر بھی نہ مانیں اس پر بنی زہرہ کے چند حضرات نے جو نبی اکرم ﷺ کے ننہیال والے تھے ان میں سے عبدالرحمن بن اسود بن یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ سے کہا (آپ ہمارے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں چلئے اور) جب ہم اجازت چاہیں تو آپ پردے میں گھس جایئے (یعنی بلا اجازت اندر چلے آئیں) چنانچہ عبداللہؓ نے ایسا ہی کیا (جب عائشہؓ خوش ہوگئیں تو) عبداللہؓ نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (بطور کفارۂ قسم آزاد کرنے کے لئے تاکہ حضرت عائشہؓ کی نذر پوری ہو جائے) عائشہؓ نے انہیں آزاد کر دیا اور برابر غلام آزاد کرتی رہیں

یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کردیے، پھر کہنے لگیں کاش! میں نے جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں کوئی خاص کام بیان کردیتی جس کو کر کے میں فارغ ہوجاتی۔ (یعنی مجھ کو کوئی تردد نہ رہتا)۔

تشریح ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چونکہ مبہم نذر مانی تھی اور کوئی تفصیل نہیں بیان کی کہ علیّ نذر مبہم نذر کے بجائے علی اعتاق رقبة اوصوم شهر، اسی صورت میں اطمینان ہوجاتا۔ ممکن ہے کہ اس وقت تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک مسلم شریف کی یہ حدیث نہ پہنچی ہو "کفارة النذر کفارة يمين، ولو كان يبلغها لم تقل هكذا" واللہ اعلم

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه و الحديث هنا ص ۴۹۷، ویاتی ص ۸۹۷۔

﴿بابٌ [۲۰۵۹] نَزَلَ القُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ﴾

قرآن مجید قریش کی زبان مین نازل ہوا ہے

۳۲۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَنَسٍ اَنَّ عثمانَ دَعَا زَيْدَ بنَ ثابتٍ وَعبدَ اللّٰهِ بنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بنَ العَاصِ وعبدَالرحمٰنِ بنَ الحارثِ بنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فى المَصَاحِفِ وقال عثمانُ لِلرَّهْطِ القُرَشِيِّيْنَ الثَّلاثَةِ اِذَا اختَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بنُ ثَابِتٍ فى شَيْءٍ مِنَ القُرْآنِ فاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو (اپنی خلافت کے دور میں) بلایا اور ان حضرات نے ان صحیفوں کو نقل کیا (جو ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جمع ہوا تھا وہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ سے منگوا کر حضرت عثمانؓ نے ان حضرات کے حوالہ کیا تھا) اور حضرت عثمانؓ نے ان تین قریشی صحابہ (حضرت عبداللہ، حضرت سعید اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم) سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابتؓ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے انصاریوں میں سے تھے) قرآن کے کسی موقعہ پر (اس کے کلمات کے ہجے میں) اختلاف ہوجائے تو اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے، ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۷، وباقی الحدیث ص ۷۴۵، وص ۷۴۶۔

تشریح | حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مفصل آرہی ہے بخاری جلد ثانی ص ۷۴۶ پر فی باب جمع القرآن پوری تفصیل آئے گی ان شاء اللہ الرحمٰن۔

۲۰۶۰ بابُ نِسبَةِ الیَمَنِ اِلٰی اِسمَاعِیلَ عَلَیْهِ السَّلامُ

مِنهُمْ اَسْلَمُ بنُ اَفْصی بنِ حَارِثَةَ بنِ عَمرِو بنِ عَامِرٍ منْ خُزَاعَةَ.

اہلِ یمن کی نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف ہے

ان ہی اہلِ یمن میں سے اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہیں جو خزاعہ سے ہیں۔

(امام بخاریؒ نے اسلم بن افصی کی تصریح کردی واحترز به عن اسلم الذی فی مذحج وبجیلة) افصی ہی کا دوسرا نام خزاعہ ہے۔

۳۲۷۰ حدَّثنا مُسدَّدٌ قال حدثنا یَحییٰ عن یَزِیْدَ بنِ اَبی عُبَیْدٍ قال حدثنا سَلَمَةُ قال خَرَجَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ علی قومٍ مِنْ اَسْلَمَ یَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ فقال ارْمُوا بَنِی اسْمَاعِیلَ فاِنَّ اَبَاکُمْ کانَ رَامِیًا وَاَنَا مَعَ بَنِی فُلانٍ لِاَحَدِ الفَرِیْقَیْنِ فَاَمْسَکُوا بِاَیْدِیْهِمْ فقالَ مَالَهُمْ قالوا وَکَیْفَ نَرْمِی وَاَنْتَ مَعَ بَنِی فُلانٍ قالَ ارْمُوا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ.

ترجمہ | حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار (کے میدان) میں تیراندازی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا بنو اسماعیل خوب تیراندازی کرو کہ تمہارے جدامجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں فریقین میں سے ایک کی طرف (آپ ہوگئے) اس پر دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لئے آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا جب آنحضور بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہوگئے تو اب ہم کیسے تیر ماریں (یعنی اب ہماری تیراندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح ممکن ہوسکتا ہے؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا اچھا تیراندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۷، ومرّ الحدیث ص ۴۰۶، وص ۴۷۸۔

۲۰۶۱
اَی هذا بابٌ من غیر ترجمة، وهذا کالفصل لماقبله.

۳۲۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُومَعْمَرٍ قال حدَّثنا عبدُ الوَارِثِ عَنِ الحُسَيْنِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ بُرَيْدَةَ قال حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَه عن اَبِي ذَرٍّ اَنَّه سَمِعَ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعی لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ بِاللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى قومًا لَيْسَ فِيْهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کا دعویٰ کرے اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور جو شخص ایسی قوم میں اپنے نسب کا دعوی کرے جس میں اس کا نسب نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديث للباب المترجم من حيث التضاد والمقابلة لان بالضد تتبين الاشياء لان فى الحديث ذكر النسب الحقيقى الصحيح وفى هذا ذكر النسب الباطل وفيه زجر وتوبيخ لمدعيه. (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۹۷ تا ص ۴۹۸، ويأتى ص ۸۹۳، واخرجه مسلم فى الايمان.

۳۲۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَيَّاشٍ قال حدَّثنا حَرِيْزٌ قالَ حدَّثَنِي عبدُ الوَاحِدِ بنُ عبدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قال سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بنَ الاَسْقَعِ يقولُ قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الفِرٰى اَن يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غيرِ اَبِيْهِ اَوْيُرِيَ عَيْنَهُ مَالَمْ تَرَاَ وتقولُ عَلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَالَمْ يَقُلْ. ﴾

ترجمہ | واثلہ بن اسقعؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے جھوٹوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ کہے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) دیکھنے کا دعوی کرے یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔

مطابقته للترجمة | وجه المطابقة فيه مُثل الوجه الذى ذكرناه على رأس الحديث الماضى.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۴۹۸۔

۳۲۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا حَمَّادٌ عن اَبِي جَمْرَةَ قال سَمِعْتُ ابنَ عباسٍ يقولُ قَدِمَ وَفْدُ عبدِالقَيْسِ علٰى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالوا يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّا مِنْ هٰذا الحيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ قدحالَتْ بَيْنَنا وَبَيْنَكَ كفارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فى كُلِّ شَهْرٍ حَرامٍ فلو اَمَرْتَنا بِاَمْرٍ ناخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَائَنا قال آمُرُكُم بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُم عَن اَرْبَعٍ الاِيْمَانِ باللّٰهِ وَشَهادَةِ اَنْ لااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقامِ الصَّلٰوةِ وِاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ

تُؤَدُّوا اِلَی اللّٰهِ خُمُسَ ماغَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالمُزَفَّتِ.

ترجمہ | ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپؓ فرما رہے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور ہمارے درمیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (راستے میں) کفار مضر حائل ہیں اس لئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دین کی کوئی بات بتلا دیں کہ ہم آپ سے سیکھ لیں (یعنی اس پر خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں) اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں انہیں بھی بتا دیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کا، اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مالِ غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو (یعنی امام کو) ادا کرو اور میں تمہیں دبار (کدو کے تونبے) اور حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے منع کرتا ہوں۔

(حنتم، دبار وغیرہ کی تفسیر و تفصیل گذر چکی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقت کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حدیث میں ربیعہ اور مضر کا ذکر ہے اور یہ دونوں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص ۴۹۸، ومرّ الحدیث ص ۱۳، وص ۱۹، وص ۷۹، وص ۱۸۸، ویاتی ص ۶۲۶، وص ۶۲۷، وص ۹۱۳، وص ۱۰۷۹۔

۳۲۷۴ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ قال اَخبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قال حَدَّثَنِی سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یقول وهو عَلَی المِنبَرِ اَلَا اِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنا یُشِیْرُ اِلَی المَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ (فساد) یہاں ہے (یعنی اس طرف سے پھوٹے گا) آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ جملہ فرمایا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "لیس لذکر ھذا الحدیث ھنا مناسبة". (عمدہ)

لیکن حضرت محشیؒ فرماتے ہیں: ومناسبته للترجمة من جهة ذکر المشرق وکلهم من مضر وربیعة.

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص ۴۹۸، ومرّ الحدیث ص ۴۳۸، وص ۴۶۳، ویاتی ص ۷۹۸، وص ۱۰۵۶۔

* * *

﴿باب ۲۰۶۲ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ﴾

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان

۳۲۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ قال حدَّثنا سُفيانُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ عن عبدِ الرحمٰنِ بنِ هُرْمُزَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال قال النبىُّ صلى الله عليه وسلم قُرَيْشٌ وَالاَنْصارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِى لَيْسَ لَهُمْ مَولًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع (یہ سب قبیلے) میرے مولی (انصار و مددگار) ہیں اور ان کا بھی مولیٰ (مددگار) اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۹۸، و مرّ الحديث ص ۴۹۷۔

۳۲۷۶ ﴿ حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِیُّ قال حدثنا يَعْقُوبُ بنُ اِبراهِيمَ عن اَبِيْهِ عن صالحٍ قال حدثنا نافعٌ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال عَلَى المِنْبَرِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۹۸۔

۳۲۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال حدثنا عبدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عن اَيّوبَ عن محمّدٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عنِ النبیِّ صلى الله عليه وسلم قال اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۴۹۸۔

۳۲۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قال حدثنا سُفيانُ ح وحدَّثنا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثنا ابنُ

مَهْدِيٌّ عن سُفيانَ عن عبدِالمَلِكِ بنِ عُمَيْرٍ عن عبدِ الرحمٰنِ بنِ اَبِى بَكْرَةَ عن اَبِيْهِ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَرَأَيْتم اِنْ كانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي اَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عبدِ اللّٰهِ بنِ غَطْفَانَ ومن بَنِي عامِرِ بنِ صَعْصَعَةَ فقال رَجُلٌ خابُوا وَخَسِرُوا فقال هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِي اَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عبدِ اللّٰهِ بنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بنِ صَعْصَعَةَ.

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بتاؤ (اے اقرع بن حابس تمہارا کیا خیال ہے؟) کہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار (یہ چاروں قبیلے) بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں؟ تو ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تو ناکام ونامراد ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ قبیلے (جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار) بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

تشریح | جاہلیت کے دور میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار، بنی تمیم وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے اور حضرت اقرع بن حابس اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے ہوں گے مگر چونکہ جہینہ وغیرہ نے اسلام میں سبقت کی اس لئے بنی تمیم وغیرہ سے فضیلت وشرف میں بڑھ گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۴۹۸، ويأتي الحديث ص۴۹۸، وص۹۸۱، اخرجه مسلم في الفضائل والترمذي في المناقب.

۳۲۷۹ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدثنا غُنْدَرٌ قال حدثنا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ اَبِي يَعْقُوبَ قال سَمِعْتُ عبدَ الرحمٰنِ بنَ اَبِي بَكْرَةَ عن اَبِيْهِ اَنَّ الاَقْرَعَ بنَ حابِسٍ قال لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابنُ اَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَرَأَيْتَ اِنْ كانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي عامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ خابُوا وَخَسِرُوا قال نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ.

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ حاجیوں کا سامان چرانے والوں نے آپ سے بیعت کی ہے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگوں نے۔ محمد بن یعقوب نے کہا میں سمجھتا ہوں عبدالرحمٰن بن جہینہ کا بھی ذکر کیا ابن ابی یعقوب نے شک کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر اسلم وغفار اور مزینہ وجہینہ بہتر ہوں بنی تمیم

وبنی عامر اور اسد وغطفان سے تو یہ لوگ خائب وخاسر ہوئے؟ اقرع نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک وہ لوگ ان سے ضرور بہتر ہیں۔

(چونکہ اسلم وغفار وغیرہ نے دین حق اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اس لئے بہتر ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۸، ومرّ الحديث ص ۴۹۸، ويأتي ص ۹۸۱۔

۳۲۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا سُليمانُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثنا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن أَيُّوبَ عن محمَّدٍ عن أبي هُرَيْرَةَ قال قال ﷺ أَسْلَمُ وغِفَارُ وَشَيْئٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْقالَ شَئٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْمُزَيْنَةَ خيرٌ عندَ اللهِ أَوْقالَ يومَ القِيامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوازِنَ وَغَطْفَانَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے یا فرمایا کچھ لوگ جہینہ یا مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا فرمایا قیامت کے روز اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۴۹۸۔

قال قال | یہاں دوسرے قال کا فاعل مذکور نہیں ہے حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: كذا فيه بحذف فاعل قال الثاني وهو اصطلاح لمحمد بن سيرين اذا قال عن ابي هريرة قال قال ولم يسم قائلا والمراد به النبي ﷺ وقد اخرج مسلم هذا الحديث فقال فيه قال رسول الله ﷺ. (فتح)

﴿بابُ ذِكرِ قَحْطَانَ﴾ [۲۰۶۳]

قحطان کا تذکرہ

۳۲۸۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبدِ اللهِ قال حدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بنُ بِلالٍ عن ثَورِ بنِ زَيْدٍ عن أَبِي الغَيْثِ عن أَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال لاتقومُ السَّاعَةُ حتى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص پیدا ہوگا اور بادشاہ ہوکر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

(یعنی لوگوں پر حکومت کرے گا اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قحطانی امام مہدی کے بعد نکلے گا اور ان ہی

کے قدم بقدم چلے گا جیسا کہ ابو نعیم نے فتن میں روایت کیا۔ واللہ اعلم)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۴۹۸، ویاتی ص ۱۰۵۴۔

﴿بَابُ ۲۰۶۴ مَا يُنْهٰى مِنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ﴾

جاہلیت کی پکار سے ممانعت کا بیان

(یعنی جاہلیت کی سی باتیں کرنا ممنوع ہے)

۳۲۸۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال اَخبرنا مَخلَدُ بنُ يَزِيدَ قال اَخْبَرَنا ابنُ جُرَيجٍ قال اَخْبَرَني عَمرُو بنُ دِينارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يقولُ غزونا مَعَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وقد ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ حتى كَثُرُوا وَكانَ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَابٌ فكَسَعَ اَنصارِيًا فغَضِبَ الاَنصارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حتى تداعَوا وقال الاَنصارِيُّ يالَلاَنصارِ وقال المُهَاجِرِيُّ يالَلمُهَاجِرِينَ فخَرَجَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فقالَ مَابالُ دَعْوَى اَهلِ الجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قال مَاشَأْنُهُمْ؟ فأُخبِرَ بكَسعَةِ المُهَاجِرِيِّ الاَنصارِيَّ قال فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم دَعُوهَا فاِنَّها خَبِيثَةٌ، وقال عبدُ اللهِ بنُ اُبَيِّ ابنُ سَلولَ اَقَد تَداعَوا عَلَينا لَئِن رَّجَعنَا اِلَى المَدِينَةِ لَيُخرِجَنَّ الاَعَزُّ مِنهَا الاَذَلَّ فقالَ عُمَرُ الانَقتُلُ يارسولَ اللهِ هذا الخَبِيثَ يعني عبدَ اللهِ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لايَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّه كانَ يَقتُلُ اَصحَابَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے تھے اس وقت مہاجرین کی بڑی تعداد آپ ﷺ کے پاس جمع ہوگئی اور مہاجرین میں ایک صاحب (جہجاہ بن قیس غفاری) بڑے خوش مزاج (دل لگی باز) تھے انہوں نے ایک انصاری کے سرین پر مارا اس پر انصاری بہت غضبناک ہوگئے (اور بات بڑھ گئی) یہاں تک کہ ہر فریق نے اپنے گروہ کو پکارنا شروع کیا اس پر انصاری نے کہا اے انصار! میری مدد کو آؤ، اور مہاجر نے کہا اے مہاجر مدد کو آؤ، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ (اپنے خیمہ سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا جاہلیت کی پکار ہے، پھر پوچھا قصہ کیا ہے؟ تو مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مارنے کا واقعہ بیان کیا گیا، حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایسی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو، اور عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) نے کہا کیا مہاجر نے ہمارے اوپر اپنی قوم والوں کو پکارا ہے؟

اگر ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو عزت والا ہے ذلیل کو نکال باہر کرے گا اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اس خبیث کو ہم قتل نہ کر دیں؟ یعنی عبداللہ بن ابی کو، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں ایسا مت کرو لوگ چرچا کریں گے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہ "مابال دعوی الجاھلیۃ".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۹، ویاتی ص ۷۲۸، وص ۷۲۹۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے آٹھویں جلد ص ۱۹۱/ نیز کتاب التفسیر ص ۶۸۶، دیکھئے۔

۳۲۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا ثابتُ بنُ محمَّدٍ قال حدثنا سُفیانُ عنِ الاَعْمَشِ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ مُرَّۃَ عن مَسْرُوقٍ عن عبدِ اللّٰہِ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، وعن سُفیانَ عن زُبَیْدٍ عن اِبْراھِیْمَ عن مَسْروقٍ عن عبدِ اللّٰہِ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ وَشَقَّ الجُیُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الجَاھِلِیَّۃِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (نوحہ کرتے ہوئے) اپنے رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی باتیں (ناشکری وکفر کی باتیں) نکالے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۹، ومرَّ الحدیث ص ۱۷۲، وص ۱۷۳۔

﴿بابُ قصّۃِ خُزَاعَۃَ﴾ [۲۰۶۵]

قبیلہ خزاعہ کے قصہ کا بیان

۳۲۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْراھِیْمَ قال حدثنا یَحْیَی بنُ آدَمَ قال حدثنا اِسْرَائِیْلُ عن اَبِی حَصِیْنٍ عن اَبِی صالحٍ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال عَمْرُو بنُ لُحَیِّ بنِ قَمَعَۃَ بنِ خِنْدِفَ اَبُو خُزَاعَۃَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف خزاعہ کا جد امجد ہے۔ (یعنی عمرو بن لحی کی اولاد کو بنی خزاعہ کہتے ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۴۹۹۔

۳۲۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قال اخبرنا شُعَيْبٌ عن الزُّهْرِيِّ قال سَمِعتُ سَعِيْدَ بنَ الْمُسَيَّبِ قال البَحِيْرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ ولا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كانوا يُسَيِّبُونَها لِآلِهَتِهِمْ فلايُحْمَلُ عَلَيْهَا شئٌ قال وقال ابوهريرةُ قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم رَأَيْتُ عَمْرَو بنَ عامِرِ الخُزَاعِيِّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ و كانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ. ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کیلئے روک دیا جاتا تھا اور کوئی شخص اسکا دودھ نہیں دوہتا تھا، اور سائبہ وہ جانور جسے اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے (یعنی سانڈ) اس پر کوئی بوجھ نہیں لادا جاتا (نہ سواری کرتا) سعید نے کہا حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں (انتڑیاں) دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی رسم نکالی۔ (سانڈ چھوڑا)

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قوله "رايت عمرو بن عامر الخزاعی" الخ. کیونکہ قبیلہ خزاعہ عمرو بن عامر کی اولاد ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص۴۹۹، ویاتی الحدیث فی تفسیر المائدة ص۶۶۵۔

﴿بابٌ [۲۰۶۶] قِصَّةِ اِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّؓ، وبابٌ [۲۰۶۷] قِصَّةِ زَمْزَمَ﴾

حضرت ابوذر غفاریؓ کے مسلمان ہونے کا واقعہ، اور زمزم کے قصے کا بیان

۳۲۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا زَيْدُ بنُ اَخْزَمَ قال حدَّثنا اَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بنُ قُتَيْبَةَ قال حَدَّثَنِي مُثَنَّى بنُ سَعِيْدٍ القَصِيْرُ قال حدثني اَبُو جَمْرَةَ قال قال لَنا ابنُ عبّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ قال قلنا بَلٰى قال قال اَبُو ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِن غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعَمُ اَنَّه نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِاَخِي انْطَلِقْ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ وَكَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ فَلَقِيَه ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ ماعِنْدَكَ فقال وَاللهِ لقد رَاَيْتُ رَجُلًا يَامُرُ بِالخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فقلتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلَى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لااَعْرِفُهُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ وَاَشْرَبُ مِن مَاءِ زَمْزَمَ وَاَكُونُ فِي المَسْجِدِ قال فمرّ بِي عَلِيٌّ فقال كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قال قلتُ نَعَمْ فقال فَانْطَلِقْ اِلَى المَنْزِلِ قال فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ لايَسْاَلُنِي عن شيئٍ وَلَا اُخْبِرُهٗ فلمّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى المَسْجِدِ لااَسْاَلُ عَنْهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ

يُخبِرُنِي عَنه بِشَيءٍ قال فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فقال اَمانَالَ لِلرَّجُلِ يَعرِفُ مَنزِلَهُ بَعدُ قال قلتُ لا قال انطَلِقْ مَعِي قال فقال مَاامْرُكَ وَمَا اَقدَمَكَ هٰذِهِ البَلدَةَ قال قلتُ لَهُ اِنْ كَتَمتَ عَلَيَّ اَخبَرْتُكَ قال فاِنِّي اَفعَلُ قال قلتُ لَه بَلَغَنَا اَنَّه قَد خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزعُمُ اَنَّه نَبِيٌّ فَارسَلْتُ اَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشفِنِي مِنَ الخَبَرِ فَاَرَدتُّ اَنْ اَلقَاهُ فَقال لَه اَمَا اِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هٰذا وَجْهِي اِلَيهِ فَاتَّبِعنِي اُدخُلْ حَيثُ اَدخُل فَاِنِّي اِنْ رَاَيتُ اَحَدًا اَخافُهُ عَلَيكَ قُمتُ اِلَى الحَائِطِ كَاَنِّي اُصلِحُ نَعلِي وَامضِ اَنتَ فَمَضَى وَمَضَيتُ مَعَه حتى دَخَلَ وَدَخَلتُ مَعَهُ عَلَى النبيِّ ﷺ فَقُلتُ لَهُ اَعرِضْ عَلَيَّ الاِسلامَ فَعَرَضَهُ فَاَسلَمتُ مَكانِي فقال لِي يَااَبَاذَرٍّ اكتُمْ هٰذا الاَمرَ وَارجِعْ اِلَى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَاَقبِلْ فَقُلتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ لَاَصرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظهُرِهِم فَجَاءَ اِلَى المَسجِدِ وَقُرَيشٌ فِيهِ فقال يامَعشَرَ قُرَيشٍ اِنِّي اَشهَدُ اَن لااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشهَدُ اَنَّ محمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُه فقال قومُوا اِلَى هٰذا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبتُ لِاَمُوتَ فَاَدرَكَنِي العَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيَّ ثُمَّ اَقبَلَ عَلَيهِم فقال وَيلَكُم تَقتُلُونَ رَجُلًا مِن غِفَارٍ وَمَتجَرُكُم وَمَمَرُّكُم عَلَى غِفَارٍ فَاَقلَعُوا عَنِّي فَلَمَّا اَن اَصبَحتُ الغَدَ رَجَعتُ فَقُلتُ مِثلَ مَاقُلتُ بِالاَمسِ فقالوا قُومُوا اِلَى هٰذا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثلَ مَاصُنِعَ بِالاَمسِ فَاَدرَكَنِي العَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيَّ وقال مِثلَ مَقَالَتِهِ بِالاَمسِ قال فَكَانَ هٰذا اَوَّلَ اِسلامِ اَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

ترجمہ ابوجمرہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عباسؓ نے فرمایا کیا میں تم کو ابوذرؓ کے مسلمان ہونے کا واقعہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں! ضرور بتائیے، ابن عباسؓ نے کہا کہ ابوذرؓ نے فرمایا میں قبیلہ غفار کا ایک شخص تھا ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں، میں نے اپنے بھائی سے کہا اس صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے بات کرو اور ان کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ گیا اور آنحضور ﷺ سے ملاقات کی پھر واپس آیا تو میں نے پوچھا کیا خبر ہے؟ میرے بھائی نے بتایا بخدا میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا حکم دیتا ہے اور بری بات سے منع کرتا ہے (بس اس نے اتنا ہی بیان کیا) میں نے اس سے کہا تم نے تشفی بخش بات نہیں بتائی۔

اب میں نے ناشتہ کا تھیلا اور چھڑی لی اور مکہ آ گیا اور میں حضور ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا اور میں ان کے بارے میں کسی سے پوچھنے کو بھی پسند نہیں کرتا تھا اور میں زمزم کا پانی پیتا تھا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہتا پھر علیؓ میرے پاس سے گذرے اور فرمایا تم مسافر معلوم ہوتے ہو؟ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں! علیؓ نے کہا میرے گھر چلو، بیان کیا کہ میں ان کے ساتھ گیا نہ وہ مجھ سے کچھ پوچھتے تھے اور نہ میں ان کو کچھ بتاتا تھا صبح کو سویرے ہی پھر میں مسجد حرام آ گیا تا کہ میں حضور

اقدس ﷺ کے بارے میں کسی سے پوچھوں لیکن مجھے کوئی نہیں ملا جو حضور ﷺ کے بارے میں مجھے کچھ بتائے پھر علیؓ میرے پاس سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی تجھ کو اپنا ٹھکانا نہیں ملا، بیان کیا کہ میں نے کہا نہیں، علیؓ نے کہا میرے ساتھ چلو، ابوذرؓ نے بیان کیا کہ اب علیؓ نے پوچھا آپ کا معاملہ کیا ہے؟ (مقصد کیا ہے؟) اور اس شہر میں کس لئے آئے ہو میں نے ان سے کہا اگر آپ میری بات چھپانے کا وعدہ کریں تو میں آپ سے بیان کروں انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا، بیان کیا کہ اب میں نے ان سے کہا کہ ہم کو یہ خبر پہنچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں تو میں نے پہلے اپنے بھائی کو بھیجا تھا کہ ان سے بات کرکے آئے لیکن جب وہ واپس لوٹ کر آئے تو کوئی تشفی بخش خبر نہیں لائے اس لئے میں نے ارادہ کرلیا کہ خود ان سے ملاقات کروں۔

یہ سن کر علیؓ نے فرمایا سن لو تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے میں ان ہی کے پاس جارہا ہوں تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ جہاں میں داخل ہوں تم بھی داخل ہوجانا اب اگر (راستے میں) کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہوجاؤں گا گویا میں اپنا چپل ٹھیک کرنے لگا ہوں اس وقت آپ آگے بڑھ جانا چنانچہ وہ چلے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ اور ان کے ساتھ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا مجھ پر اسلام پیش فرمایئے آپ ﷺ نے پیش فرمایا میں اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہوگیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! اپنے اسلام کو چھپائے رکھ اور اپنے شہر (یعنی وطن) لوٹ جاؤ پھر جب تم کو ہمارے غلبہ کی خبر پہنچے تو (دوبارہ) چلے آنا، میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ (پیغمبر بناکر) بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ سب کے سامنے (قریش کے روبرو) ڈنکے کی چوٹ اعلان کروں گا۔

چنانچہ وہ مسجد (حرام) میں آئے اور قریش مسجد میں موجود تھے تو ابوذرؓ نے کہا اے گروہ قریش! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یہ سنتے ہی قریش نے کہا اٹھو اس بے دین کی خبر لو وہ سب کھڑے ہوگئے اور مجھے مار ڈالنے کی غرض سے مارنے لگے۔

اتنے میں حضرت عباسؓ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) میرے پاس آگئے اور مجھ پر جھک گئے (یعنی مجھ پر گر کر اپنے جسم سے چھپالیا) اور کفار قریش کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا ''تم پر تباہی (کیا غضب کرتے ہو) تم قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو حالانکہ تمہاری تجارت اور تمہاری گذرگاہ (یعنی شام سے تجارت کے لئے آنے جانے کا راستہ) غفار پر ہے یہ سن کر سب مجھ سے الگ ہوگئے (مجھے چھوڑ دیا) پھر جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو پھر میں (مسجد حرام) آیا اور جو میں نے گذشتہ کل کہا تھا وہی کہا اس پر قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس بے دین کی خبر لو پھر میرے ساتھ وہی کیا گیا جو گذشتہ کل کیا گیا تھا پھر حضرت عباسؓ میرے پاس آئے اور مجھ پر جھک گئے اور جو کچھ انہوں نے قریش کو گذشتہ کل کہا تھا اسی طرح آج بھی کہا، حضرت ابن عباسؓ نے کہا حضرت ابوذرؓ کے اسلام لانے کی ابتداء یہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص۴۹۹ تا ص۵۰۰، و یاتی ص ۵۴۴۔

تشریح قریش مکہ تجارت کے لئے شام جایا کرتے تھے راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباسؓ نے ان کو ڈرایا کہ اگر اس کو مارڈالو گے تو اس کی قوم کے لوگ تم سے برہم ہو جائیں گے اور تمہاری تجارت اور آمد و رفت میں خلل پڑ جائے گا۔

﴿بابُ جَھْلِ العَرَبِ﴾ ۲۰۶۸

عرب کی جہالت کا بیان

حافظ عسقلانی فرماتے ہیں: کذا لابی ذر ولغیرہ باب جھل العرب وھو اولی اذلم یجر فی حدیث الباب لزمزم ذکر، (فتح) لیکن واضح رہے کہ فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری سب میں یہاں اسی طرح باب قصۃ زمزم و جھلِ العرب منقول ہے لیکن یہاں زمزم کا کوئی ذکر نہیں ہے البتہ سابق میں زمزم کا ذکر ہے کہ حضرت ابوذرؓ قیام مکہ کے دوران زمزم کا پانی نوش فرماتے تھے۔ واللہ اعلم

۳۲۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن اَبِی بِشْرٍ عن سَعِیْدِ بنِ جُبَیْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال اِذَا سَرَّكَ اَنْ تعلَمَ جَهْلَ العَرَبِ فَاقْرَأ مافوقَ الثَّلاثِیْنَ وَمِائَةٍ فِی سُورَةِ الاَنْعَامِ "قَدْخَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَیْرِ عِلْمٍ" اِلٰی قولہ "قَدْضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِیْنَ". ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تجھے پسند ہے کہ عرب کی جہالت کو جانے تو سورہ انعام میں ایک سوتیس کے بعد کی (یعنی آیت ۱۴۰) کو پڑھ لو "قدخسر الذین قتلوا" الآیہ یقیناً وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اپنی اولاد کو بیوقوفی اور جہالت کی وجہ سے مارڈالا تا ارشاد "قدضلّوا وما کانوا مُهْتَدِیْنَ" وہ لوگ گمراہ ہوئے اور ہدایت یافتہ نہیں ہوئے۔

﴿بابُ مَنِ انْتَسَبَ اِلٰی آبَائِهٖ فِی الاِسْلَامِ وَالجَاهِلِیَّةِ﴾ ۲۰۶۹

جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباؤ اجداد کی طرف کی

(مطلب یہ ہے کہ اگر بطور مفاخرت و مشاجرت نہ ہو تو بلاشبہ جائز ہے اور ثابت ہے)

وقال ابنُ عُمَرَ وَابُوهُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ الكَرِيْمَ بنَ الكَرِيْمِ بنِ الكَرِيْمِ ابنِ الكَرِيْمِ يُوسُفُ بنُ يَعْقُوبَ بنِ اِسْحَاقَ بنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، وقالَ البَرَاءُ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَا ابنُ عبدِ المُطَّلِبِ.

اور ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ان الكريم الخ یعنی کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام تھے اور حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

تشریح | ۱ یہ دونوں تعلیقات کتاب الانبیاء میں موصولاً گذر چکی ہیں۔ ۲ عبدالمطلب کا انتقال زمانہ اسلام سے پہلے ہو چکا تھا حضور اقدس ﷺ نے اپنے آپ کو اپنے دادا عبدالمطلب کی طرف منسوب فرمایا حضرت ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے ترجمہ کے جزء اول کی مطابقت یعنی في الاسلام سے ظاہر ہے اور حضرت براء بن عازبؓ کی روایت سے ترجمہ کے جزء ثانی کی مطابقت یعنی في الجاهلية سے ظاہر ہے۔

۳۲۸۸ ﴿ حدَّثنا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدَّثنا ابى حدَّثنا الاَعْمَشُ قال حدَّثنى عَمْرُو بنُ مُرَّةَ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال لَمَّا نَزَلَتْ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الاَقْرَبِيْنَ" جَعَلَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يُنَادِى يابَنِى فِهْرٍ يابَنِى عَدِىٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ وقال لَنَا قَبِيصَةُ حدَّثنا سُفْيَانُ عن حَبِيْبِ بنِ اَبِى ثَابِتٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال لَمَّا نَزَلَتْ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الاَقْرَبِيْنَ" جَعَلَ النبيُّ ﷺ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب آیت کریمہ "وانذر عشيرتك الاقربين" نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ پکارنے لگے اے بنی فہر کے لوگو! اے بنی عدی یعنی قریش کے مختلف شاخوں کو۔ اور امام بخاریؒ نے کہا ہم سے قبیصہ نے کہا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے حبیب بن ثابت سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، ابن عباسؓ نے فرمایا جب آیت کریمہ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الاَقْرَبِيْنَ" نازل ہوئی یعنی آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ سے ڈرائیے" تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ذكر النبى صلى الله عليه وسلم عشيرته بنسبة كل قبيلة الى آبائها.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۰، ومرّ الحديث ص ۱۸۷، ويأتى ص ۷۰۲، وص ۷۰۸، وص ۷۴۲۔

۳۲۸۹ ﴿ حدَّثنا اَبُو اليَمَانِ اَخبرَنا شُعَيْبٌ حدَّثنا اَبُو الزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النبيَّ ﷺ قال يابَنِى عبدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يابَنِى عبدِ المُطَّلِبِ اشْتَرُوا

اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الزُّبَيْرِ بِنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رسولِ اللّٰهِ يافاطِمَةُ بِنْتَ محمَّدٍ اشْتَرِيَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لااَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلانِي مِنْ مَالِي مَاشِئْتُمَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو (یعنی اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے بچالو) اے بنی عبد المطلب اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو، اے زبیر بن عوام کی والدہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی (یعنی صفیہ بنت عبد المطلب) اے فاطمہ بنت محمد اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو میں تمہارے لئے اللہ کے سامنے کچھ نہیں اختیار رکھتا ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مانگ لو۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۰۰، ومرّ الحديث ص ۳۸۵، ويأتي ص ۷۰۲۔

﴿بابٌ ۲۰۷۰ ابنُ اُخْتِ القَوْمِ وَمَوْلَى القَوْمِ مِنْهُمْ﴾

کسی قوم کا بھانجہ اور آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے

۳۲۹۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ حدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ قال دَعَا النبيُّ صلى الله عليه وسلم الاَنْصَارَ خاصَّةً فقال هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِن غَيْرِكُم قالوا لا اِلَّا ابنُ اُخْتٍ لَنا فقال النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ابنُ اُخْتِ القَوْمِ مِنْهُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) خاص طور سے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پھر ان سے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں میں تمہارے علاوہ بھی کوئی شخص ہے؟ (جو دوسرے قبیلے کا ہو) انہوں نے عرض کیا نہیں مگر ہمارا ایک بھانجا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قوم کا بھانجا تو قوم ہی میں داخل ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديث للجزء الاوّل من الترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۰۰، وهذا الحديث طرف من حديث انس في عطية المؤلفين يوم حنين مر ص ۴۴۵، رر، ويأتي ص ۵۳۳، وص ۶۲۰، وص ۶۲۱، وص ۸۷۱، وص ۱۱۰۸۔

﴿بابٌ ۲۰۷۱ قِصَّةِ الحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يابَنِي اَرْفِدَةَ﴾

حبشہ کے لوگوں کا واقعہ، اور نبی اکرم ﷺ کا (حبشیوں سے) یہ ارشاد: یابنی ارفدہ

ارفدہ بفتح الهمزة وسكون الراء وكسر الفاء حبشیوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا وقیل اسم امه. حدیث

باب کے تحت آ رہی ہے۔

۳۲۹۱ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ اَبابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَها جارِيَتانِ في اَيّامِ مِنَى تُغَنِّيانِ وَتُدَفِّفانِ وتَضْرِبانِ وَالنبيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوبِهِ فانْتَهَرَهُما اَبُوبَكْرٍ فكَشَفَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم عن وَجْهِهِ فقالَ دَعْهُما يااَبابَكْرٍ فإنَّها اَيّامُ عِيدٍ وتِلْكَ الاَيّامُ اَيّامُ مِنَى وقالتْ عائِشَةُ رَاَيْتُ النبيَّ ﷺ يَسْتُرُني وَاَنا اَنْظُرُ اِلَى الحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ في المَسْجِدِ فزَجَرَهُمْ عُمَرُ فقالَ النبيُّ ﷺ دَعْهُمْ اَمْنًا بَني اَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الاَمْنِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ انکے یہاں تشریف لائے تو وہاں (انصار کی) دولڑکیاں منیٰ کے ایام میں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے لیٹے ہوئے تھے، حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں کو ڈانٹا تو نبی اکرم ﷺ نے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھا کر فرمایا اے ابوبکر! ان دونوں کو چھوڑ دو، (گانے دو) یہ عید کے دن (خوشی کے دن) ہیں اور وہ دن منی کے دن تھے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مجھکو (اپنی پیٹھ کے پیچھے) چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی تھی جو وہ لوگ مسجد (کے صحن) میں مظاہرہ کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا (کہ مسجد میں یہ کھیل کیوں؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عمر! انہیں چھوڑ دو، بنی ارفدہ! اطمینان وسکون کے ساتھ کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولهٖ "الى الحبشة" وفي الثانية في قوله "بني ارفدة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۰۰، ومرّ الحديث ص۱۳۰، وص۱۳۵، وص۴۰۷، ويأتي ص۵۵۹۔

وحديث عائشة "رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يسترني وانا انظر الخ مرّ في ص۶۵، وص۱۳۰، وص۱۳۵، وغیرہ۔

﴿بابٌ ۲۰۷۲ مَنْ اَحَبَّ اَنْ لايُسَبَّ نَسَبُهُ﴾

جسے یہ پسند ہو کہ اسکے نسب (باپ دادے) کو برا نہ کہا جائے

۳۲۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا عثمان بنُ اَبي شَيْبَةَ حدثنا عَبْدَةُ عن هِشامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ اسْتَاذَنَ حَسّانُ النبيَّ ﷺ في هِجاءِ المُشْرِكِينَ قال كَيْفَ بِنَسَبِي فقال حَسّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُم كَما تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ العَجِينِ وعن اَبِيهِ قال ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسّانَ عند

عائِشَةَ فقالت لاتَسُبَّهُ فانَّهُ كان يُنافِحُ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. قال ابُو الهيثمِ نَفَحتِ الدَّابَّةُ اِذا رَمَتْ بِحوافِرِها وَنَفحَهُ بالسَّيفِ اِذا تناولَهُ مِنْ بَعِيدٍ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حسانؓ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین قریش کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ میں بھی قریشی ہوں) اس پر حسانؓ نے کہا میں (اپنے کمال شاعری سے) آپ کو ان مشرکوں سے نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے، اور (ہشام نے) اپنے والد سے یہ بھی روایت کی کہ انہوں نے بیان کیا میں عائشہؓ کے پاس حسانؓ کو برا کہنے لگا تو فرمایا حسانؓ کو برا مت کہو وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

ابوالہیثم نے کہا جب جانور اپنے کھروں سے کسی کو مارے تو کہتے ہیں: نفحت الدابۃ اور نفحه بالسيف کے معنی ہیں جب دور سے کسی پر تلوار چلائے۔ (مطلب یہ ہے کہ نفح کے معنی ہیں دفاع کرنا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ تؤخذ من قوله "فقال كيف بنسبي" فانه صلى الله عليه وسلم لم يرد ان يهجى نسبه مع هجو الكفار.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۵۰۰، ويأتي ص ۵۹۷، وص ۹۰۸۔

﴿بابُ ۲۰۷۳ مَاجاءَ فِي اَسْماءِ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

رسول اللہ ﷺ کے اسمار گرامی کے متعلق روایات

وَقَولِ اللّٰهِ "مَاكانَ محمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجالِكُمْ" الآيه (الاحزاب/۴۰) وقوله "محمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ" (الفتح/۲۹) وقوله "مِنْ بَعْدِى اسْمُهُ اَحْمَدُ" (الصف/۶)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں الخ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (صحابہ) کافروں پر سخت ہیں، اور اللہ کے اس ارشاد کا بیان: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دیتا ہوں ان کا نام احمد ہے۔

۳۲۹۳﴿ حَدَّثَنا اِبراهِيمُ بنُ المُنذِرِ حدثني مَعْنٌ عن مالِكٍ عن ابنِ شِهابٍ عن محمَّدِ بنِ جُبَيرِ بن مُطعِمٍ عن اَبِيهِ قال قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِي خَمْسَةُ اَسماءٍ اَنَا محمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الكُفرَ وَاَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ

النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی وَاَنَا الْعَاقِبُ. ﴾

ترجمہ | جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں، اور احمد، اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر یعنی میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی خاتم النبیین میرے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۵۰۰ تا ص۵۰۱، ویاتی الحدیث ص۷۲۷، و اخرجہ مسلم فی فضائل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

۳۲۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِ اللّٰہِ حدثنا سُفیانُ عن اَبِی الزِّنَادِ عنِ الاَعرَجِ عن اَبِی ھُرَیرَۃَ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَلاَ تَعجَبُونَ کَیفَ یَصرِفُ اللّٰہُ عَنِّی شَتمَ قُرَیشٍ وَلَعنَھُم یَشتِمُونَ مُذَمَّمًا وَیَلعَنُونَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعنت کو مجھ سے کس طرح پھیرتا ہے وہ مذمم کہہ کر مذمم کو برا کہتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (یعنی وہ مجھے مذمم کہہ کر سب وشتم کرتے ہیں حالانکہ میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جب میں محمد ہوں تو ان کافروں کا سب وشتم ولعنت اسی پر پڑے گی جو مذمم ہوگا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ فی قولہٖ "وانا محمد" (صلی اللّٰہ علیہ وسلم).

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۵۰۱، ویاتی ص۷۲۷۔

﴿بابٌ [۲۰۷۴] خَاتِمِ النَّبِیِّینَ﴾

خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بیان

۳۲۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سِنانٍ حدَّثنا سَلِیمُ بنُ حَیَّانَ حدثنا سَعِیدُ بنُ مِینَاء عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ قال قال النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَثَلِی وَمَثَلُ الاَنبِیَاءِ مِن قَبلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فاَکمَلَھَا وَاَحسَنَھا اِلاَّ مَوضِعَ لَبِنَۃٍ فجَعَلَ النَّاسُ یَدخُلُونَھا وَیَتَعَجَّبُونَ وَیَقُولُونَ لَولاَ مَوضِعُ اللَّبِنَۃِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے کے پیغمبروں کی مثال

ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے مکمل کیا اور بہت اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا اچھا مکمل گھر ہوتا۔

(مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ ﷺ کی ذات سے مکمل ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ تؤخذ من معناہ لان فی طریق من طرق الحدیث عند الاسماعیلی من روایۃ عثمان عن سلیم بن حیان فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۰۱، واخرجہ مسلم فی الفضائل.

۳۲۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بنُ سَعِیْدٍ حدثنا اِسْمَاعِیْلُ بنُ جَعْفَرٍ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ دینارٍ عن اَبِی صالحٍ عن ابی ھریرۃ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ ﷺ قال اِنَّ مَثَلِی وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِی کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا موضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فجعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ھَلَّا وُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قال فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے خوب حسین وخوبصورت بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس مکان کے اردگرد گھومتے ہیں اور اس کی وجہ سے تعجب کرتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۰۱، واخرجہ مسلم فی فضائل النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

﴿بابٌ [۲۰۷۵] وَفَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

۳۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ حدَّثَنَا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِھابٍ عن عُرْوَۃَ بنِ الزُّبَیْرِ عن عائِشَۃَ اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تُوُفِّیَ وَھُوَ ابنُ ثَلاثٍ وَّسِتِّیْنَ وقال ابنُ شِھابٍ وَاَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بنُ المُسَیَّبِ مِثْلَہٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اور ابن شہابؒ نے کہا

مجھ سے سعید بن مسیبؒ نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۰۱، ویأتی الحدیث فی المغازی ص۶۴۱، واخرجہ مسلم فی الفضائل.

﴿بَابُ ۲۰۷۶ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی کنیت کا بیان

۳۲۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حدثنا شُعْبَةُ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ قال كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم في السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يااَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فقَالَ سَمُّوا بِاِسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے پکارا اے ابو القاسم! نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انہوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۰۱، ومرّ الحدیث ص۲۸۵۔

اسم مبارک اور کنیت کا حکم | اس روایت میں کنیت مبارکہ کی ممانعت ہے اور نام نامی اسم مبارک کی اجازت۔ ابوداؤد کتاب الادب ص۶۷۸ ر میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جس نے میرے نام پر نام رکھا تو میری کنیت نہ رکھے اور اگر کنیت رکھے تو نام نہ رکھے یعنی جمع کی ممانعت ہے۔

نیز ترمذی جلد ثانی ابواب الاداب ص۱۰۷ ر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یجمع احد بین اسمہ و کنیتہ ویسمی محمدا اباالقاسم.

بہر حال اس قسم کا جو بھی حکم تھا یہ صرف حیات مبارکہ ہی تک محدود تھا بعد وفات ﷺ اسم مبارک اور کنیت مبارکہ دونوں کو جمع کرنا خود آنحضرت ﷺ کی اجازت سے ثابت ہے جیسا کہ ابوداؤد میں حضرت علیؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ارأیت ان ولد لی بعدك اسمیہ محمدا واُکنّیہ بکنیتك قال نعم. (ابوداؤد ثانی ص۱۰۷) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن حنفیہ کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی۔

پس ان روایت صحیحہ سے معلوم ہوا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا، نام رکھنا اور نام نامی اور کنیت کو جمع کرنا بلاشبہ بلا کراہت

جائز ہے۔ واللہ اعلم

۳۲۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبرَنا شُعْبَةُ عن مَنْصُورٍ عن سالِمٍ عن جابِرٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي. ﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ اختیار کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۰۱، ومرّ الحديث ص ۴۳۹، ویاتی ص ۹۱۴، وص ۹۱۵۔

۳۳۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ حدثنا سُفیانُ عن اَیُّوبَ عنِ ابنِ سِیرِیْنَ قال سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یقولُ قالَ ابو القاسِمِ ﷺ تَسَمَّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي. ﴾

ترجمہ ابن سیرینؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۰۱، ومرّ الحديث ص ۲۱، ویاتی ص ۹۱۴، وص ۹۱۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۴۷۶۔

۲۰۷۷ ﴿باب﴾

ای هذا بابٌ بالتنوین بغیر ترجمة، وهو كالفصل من الباب السابق.

۳۳۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنا الْفَضْلُ بنُ مُوسٰى عن الْجُعَيْدِ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ قال رَاَيْتُ السَّائِبَ بنَ يَزِيْدَ ابنَ اَرْبَعٍ وتِسْعِيْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا قال قدعَلِمْتُ مَامُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِي وَبَصَرِي اِلَّا بِدُعَاءِ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي اِلَيْهِ فقالتْ يارسولَ اللّٰہِ اِنَّ ابنَ اُخْتِي شاكٍ فادْعُ اللّٰہَ لَهٗ قال فدَعَالِي. ﴾

ترجمہ جعید بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سائب بن یزیدؓ کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا قوی و توانا تھے معتدل القامت تھے (یعنی باوجود کبیر السن ہونے کے کمر ذرا بھی نہیں جھکی تھی) انہوں نے بیان کیا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے حواس کان اور آنکھ جواب تک کام دیتے رہے یہ صرف رسول اللہ ﷺ کے دعا کی برکت ہے میری خالہ مجھ کو آنحضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجہ بیمار ہے آپ اس کے لئے دعا فرما دیجئے، بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ظاهر ان الحديث يطابق الباب السابق الخ.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۵۰۱، ومرّ الحديث ص ۳۱، ويأتي ص ۸۴۷، وص ۹۴۰۔

﴿بَابُ ۲۰۷۸ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ﴾

مہر نبوت کا بیان

(جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی)

۳۳۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حدَّثَنا حاتِمٌ عنِ الجُعَيْدِ قالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بنَ يَزِيْدَ قال ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فقالتْ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ ابنَ اُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاسِي ودَعَا لِي بِالبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ قال ابنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الحُجْلَةُ مِن حُجَلِ الفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ وقال اِبْرَاهِيْمُ بنُ حَمْزَةَ مِثْلَ رِزِّ الحَجَلَةِ قال ابوعبدِ اللّٰهِ الصَّحِيْحُ الرَّاءُ قَبْلَ الزَّاىِ. ﴾

ترجمہ جعید نے بیان کیا کہ میں نے سائب بن یزیدؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میرا بھانجہ بیمار ہے اس پر آنحضور ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور آپ ﷺ نے وضو کیا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پی لیا پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے مہر نبوت کی طرف دیکھا جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی، محمد بن عبید اللہ نے کہا حجلة حجل الفرس سے مشتق ہے۔ حجل وہ سفیدی ہے جو گھوڑے کے دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہوتی ہے، اور ابراہیم بن حمزہ نے کہا مثل رِزّ الحجلة (بتقديم الرّاء) امام بخاریؒ نے کہا صحیح رز ہے یعنی زائے معجمہ سے پہلے رائے مہملہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فنظرت الى خاتم بين كتفيه".

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص ۵۰۱، ومرّ الحديث ص ۳۱، ويأتي ص ۸۴۷، وص ۹۴۰، شمائل ترمذی ص ۳۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص ۱۰۹۔

﴿بَابُ ۲۰۷۹ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کے حلیۂ مبارکہ اور اخلاق کا بیان

۳۳۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوعاصِمٍ عن عُمَرَ بنِ سَعِيْدِ بنِ اَبِي حُسَيْنٍ عن ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عن عُقْبَةَ

بنِ الحارثِ قال صَلّٰی اَبُوبکرٍ العَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِی فرأی الحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فحَمَلَهٗ علٰی عاتِقِهٖ وَقال بِاَبِی شَبِیْهٌ بِالنبیِّ صلی اللّٰه علیه سلم لاشَبِیْهٌ بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ. ﴾

ترجمہ | عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی پھر باہر نکل کر پیدل چل رہے تھے کہ حضرت حسنؓ کو دیکھا کہ بچوں کیساتھ کھیل رہے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے ان کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور فرمایا میرے باپ قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں حضرت علیؓ کے مشابہ نہیں اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔ (یعنی مسکرا کر اس کی تصدیق کررہے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ من حیث ان ابابکر شبه الحسن بالنبی فی خلقه بالفتح وهی صفته صلی اللّٰه علیه وسلم.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۵۰۱، ویاتی ص۵۳۰۔

۳۳۰۴ ﴿ حدَّثَنا اَحْمَدُ بنُ یُونُسَ حدَّثَنا زُهَیرٌ حدَّثَنا اِسْمَاعِیْلُ عن اَبِی جُحَیْفَةَ قال رَاَیْتُ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَکانَ الحَسَنُ یُشْبِهُهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے حضرت حسنؓ آپ ﷺ کے مشابہ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۵۰۱، ویاتی ایضًا ص۵۰۱۔

۳۳۰۵ ﴿ حَدَّثَنا عَمْرُو بنُ عَلِیٍّ حدثنا ابنُ فُضَیْلٍ حدثنا اسماعِیْلُ بنُ اَبِی خالِدٍ قال سَمِعْتُ اَبَاجُحَیْفَةَ قال رَاَیْتُ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَکانَ الحَسَنُ بنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ قلتُ لِاَبِی جُحَیْفَةَ صِفْهُ لِی قال کانَ اَبْیَضَ قَدْ شَمِطَ وَاَمَرَ لَنَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم بثلاثَ عَشَرَةَ قَلوصًا قال فقُبِضَ النبیُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ نَقْبِضَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، حضرت حسن بن علیؓ حضور ﷺ کے مشابہ تھے، اسماعیل نے کہا کہ میں نے ابوجحیفہؓ سے عرض کیا آپ حضور اقدس ﷺ کا حلیہ بیان فرمایئے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ گورے تھے آپ کے بال کھچڑی ہوگئے تھے (سیاہ سفید بال) اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹ دینے کا حکم دیا تھا لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طریق آخر فی الحدیث المذکور باتم منه.

۳۳۰۶ ﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ رَجَاءٍ حدثنا اِسْرَائِیْلُ عن اَبِی اسحاق عن وَهْبٍ اَبِی جُحَیْفَةَ

السُّوَائِيُّ قالَ رَأَيْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِن تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر فی الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۱ تا ص۵۰۲، ومرّ الحديث ص۵۰۱۔

تشریح | عن وهب ابی جحيفة هو اسم ابی جحيفة وهو مشهور بكنيته اكثر من اسمه. (فتح)

العنفقة: بالجر انه بدل من الشفة ويجوز بالنصب علی ان يكون بدلا من قوله بياضا. وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتے ہیں نیز اسی جگہ کو یعنی ٹھوڑی اور نچلے ہونٹ کے درمیان کو بھی عنفقہ کہتے ہیں۔

كان فی عنفقته شعرات بيض حضور ﷺ کے عنفقہ میں چند بال سفید تھے۔

۳۳۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا عِصَامُ بنُ خالِدٍ حدثنا حَرِيزُ بنُ عُثمانَ اَنَّه سَاَلَ عبدَ اللّٰهِ بنَ بُسْرٍ صاحبَ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال اَرَاَيْتَ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم كانَ شَيْخًا قال كانَ فی عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ. ﴾

ترجمہ | حریز بن عثمان نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن بسرؓ سے پوچھا کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا؟ حضور ﷺ (آخر عمر میں) بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا حضور ﷺ کے عنفقہ (ٹھوڑی) میں چند بال سفید تھے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۲، وهذا الحديث هو الثالث عشر من ثلاثياته وهو من افراده.

۳۳۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حدثنى اللَّيْثُ عن خالِدٍ عن سَعِيدِ بنِ اَبِی هِلالٍ عن رَبِيعَةَ بنِ اَبِی عبدِ الرَّحمٰنِ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يَصِفُ النبيَّ ﷺ قال كانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بالقَصِيرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبِطٍ رَجِلٍ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وهو ابنُ اَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عليهِ وَبالمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وقُبِضَ وَلَيْسَ فی رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قال رَبِيعَةُ فَرَاَيْتُ شَعَرًا مِن شَعَرِهِ فاِذَا هُوَ اَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِيلَ اَحْمَرُ مِنَ الطِّيبِ. ﴾

ترجمہ | ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے

اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ درمیانہ قد تھے نہ بہت لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے (ٹھگنے نہ تھے بلکہ الی الطول اقرب) درخشاں رنگ (گورے رنگ سرخی مائل) تھے، نہ بہت سفید (یعنی چونہ کی طرح بالکل سفید نہ تھے بلکہ ایسے گورے تھے جس میں سرخی جھلکتی تھی) اور نہ بالکل گندم گوں (کہ سانولہ پن آجائے بلکہ آپ ﷺ تو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن پرنور اور کچھ ملاحت لئے ہوئے تھے) آپ ﷺ نہ سخت گھونگھر (پیچیدہ) بال والے تھے نہ بالکل سیدھے بال والے (بلکہ آپ ﷺ کے بالوں میں ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگھریالہ پن تھا) چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا گیا (یعنی نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا) پھر آپ ﷺ دس برس مکہ میں رہے آپ ﷺ پر قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ میں رہے اور آپ ﷺ کا وصال اس حال میں ہوا کہ آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے کہا میں نے آپ ﷺ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے پوچھا (یعنی حضرت انسؓ سے سبب پوچھا) تو بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۵۰۲، و ياتی ص۵۰۲، و ص۸۷۵، مسلم فضائل، ترمذی مناقب وغیرہ۔

۳۳۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنا مالِكُ بنُ اَنَسٍ عن رَبِيْعَةَ بنِ اَبِي عبدِ الرحمٰنِ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّه سَمِعَهُ يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ البائِنِ وَلَا بالقَصِيْرِ وَلَا بِالاَبْيَضِ الاَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالآدَمِ وَلَيْسَ بِالجَعْدِ القَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ علىٰ رَاسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَاسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. ﴾

ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے یعنی میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد (یعنی آپ ﷺ چھوٹے قد کے نہ تھے جس کو ٹھگنا کہتے ہیں بلکہ الی الطول اقرب) اور نہ بالکل سفید تھے (چونہ کی طرح) نہ گندمی رنگ کے (کہ سانولہ پن آجائے بلکہ آپ ﷺ گورے سرخی لئے ہوئے) اور نہ سخت گھونگھر بال والے، اور نہ بالکل سیدھے بال والے (بلکہ آپ ﷺ کے بال میں ہلکی سی پیچیدگی وگھونگھریالہ پن تھا) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر ہو جانے پر مبعوث فرمایا (نبی بنایا) پھر آپ مکہ مکرمہ میں دس برس رہے اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام فرمایا پھر اللہ نے آپ ﷺ کو (تریسٹھ سال کی عمر میں) اٹھالیا تو اس وقت آپ ﷺ کے سر اور آپ ﷺ کی داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۵۰۲، و مرّ الحديث ص۵۰۲، و ياتی ص۸۷۵۔

۳۳۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوعبدِ اللّٰهِ حدثنا اِسْحاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حدثنا اِبْراهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ عن اَبِيْهِ عَنْ اَبِى اسْحاقَ قال سَمِعْتُ البَراءَ يقولُ كانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ الناسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ البَائِنِ وَلاَ بِالْقَصِيْرِ. ﴾

ترجمہ | ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ السبیعی) نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حسن و جمال میں) سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے اچھے اخلاق والے تھے آپ ﷺ نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۰۲۔

۳۳۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن قَتادَةَ قال سَاَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النبىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال لاَ اِنَّمَا كانَ شَيْئٌ فِى صُدْغَيْهِ. ﴾

ترجمہ | قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا ہے؟ انسؓ نے فرمایا نہیں، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سفیدی کہاں تھی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو صرف دونوں کنپٹیوں پر کچھ بال سفید تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۰۲، و یاتی ص ۸۷۵۔

مختصر تشریح | اس سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں مثلاً شمائل ترمذی میں ایک روایت ہے: سئل ابو ھریرۃؓ ھل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم. (شمائل ترمذی ص ۵)

ان ہی روایات مختلفہ کی بناء پر علماء میں اختلاف ہوا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے خضاب استعمال فرمایا ہے یا نہیں؟ تفصیل کے لئے شامی کا مطالعہ کیجئے، شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں: علماء حنفیہ کے نزدیک خضاب مستحب ہے لیکن مشہور قول کے مطابق سیاہ خضاب مکروہ ہے۔ (خصائل نبوی کاں شرح شمائل ترمذی ص ۳۲)

۳۳۱۲ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كانَ النبىُّ صلى اللّٰه عليه وسلم مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهُ فِى حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ وقال يُوسُفُ بْنُ اَبِى اسْحَاقَ عن اَبِيْهِ اِلَى مَنْكِبَيْهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ درمیانہ قد تھے (قدرے درازی مائل) آپ ﷺ کے دونوں

مونڈھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) آپ ﷺ کے (سر کے) بال کانوں کی لوتک پہنچتے، میں نے آپ ﷺ کو سرخ حلہ (دھاری دار) میں دیکھا میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ اور یوسف بن ابی اسحاق نے اسحاق کے والد ابواسحاق سبیعی سے نقل کیا الی منکبیه بجائے شحمة اذنیه.

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۵۰۲، ويأتى الحديث ص۸۷۰، وص۸۷۶، مسلم فى الفضائل، ابو داؤد فى اللباس والترمذى وغيره.

تشریح | عن ابيه: الضمير يرجع الى اسحاق لا الى يوسف لان يوسف لايروى الا عن جده ابى اسحاق الخ. (قس)

۳۳۱۳ ﴿ حَدَّثنا ابُونُعَيم حدثنا زُهَيْرٌ عن ابِى اسْحاق هو السَّبِيْعِىُّ قال سُئِلَ البَرَاءُ أكانَ وَجْهُ النبىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم مِثْلَ السَّيْفِ قال لا بل مِثْلَ القَمَرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا گیا کیا نبی اکرم ﷺ کا روئے انور تلوار کی طرح (درازی اور چمک میں) تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح (گول چمک دار) تھا۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۵۰۲، وترمذى فى المناقب.

۳۳۱۴ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ مَنْصُورٍ ابُوعَلِىٍّ حدثنا الحَجَّاجُ بنُ محمَّدٍ الاَعْوَرُ بالمِصِّيْصَةِ حدثنا شُعْبَةُ عن الحَكَمِ قال سَمِعْتُ اَبَاجُحَيْفَةَ قال خَرَجَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ بالهَاجِرَةِ اِلَى البَطْحَاءِ فتَوَضَّا ثمَّ صَلَّى الظُّهرَ رَكْعَتَيْنِ وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قال شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عونٌ عن اَبِيْهِ اَبِى جُحَيْفَةَ قال كانَ تَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا المَرْاَةُ وقامَ النَّاسُ فجَعَلُوا يَاخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قال فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِى فَاِذَا هِىَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ المِسْكِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت (سخت گرمی میں) بطحاء (پتھریلے میدان) کی طرف نکلے اور آپ ﷺ نے وضو کی پھر ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی (قصر للسفر) اور آپ ﷺ کے سامنے ایک نیزہ (بطور سترہ) گڑا ہوا تھا، شعبہ نے بیان کیا (بالسند السابق وزاد فیہ) کہ عون نے اپنے والد ابوجحیفہ کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابوجحیفہؓ نے فرمایا کہ اس نیزے کے پار سے ایک عورت گذر رہی تھی اور صحابہ آپ ﷺ کے پاس آگئے اور آپ کے ہاتھوں کو لیکر اپنے چہروں پر (برکت کیلئے) پھیرنے لگے ابوجحیفہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے

بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کو لیکر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۵۰۲، و مرّ الحدیث ص ۳۱، وص ۵۴، وص ۷۱، وص ۷۲، وص ۸۸، و یاتی ص ۵۰۳، وص ۸۶۱، وص ۸۷۱۔

۳۳۱۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنا یُونُسُ عنِ الزُّهْرِیِّ قال حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ عنِ ابنِ عباسٍ قال کانَ النبیُّ ﷺ اَجْوَدَ الناسِ وَاَجْوَدُ مایکُونُ فی رَمَضانَ حِینَ یَلْقَاهُ جِبْرَئِیْلُ وَکانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ فی کُلِّ لَیْلَةٍ مِن رَمَضانَ فَیُدَارِسُهُ القُرآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه سلم اَجْوَدُ بِالخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی اور رمضان کی ہر رات میں جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے اور قرآن مجید کا آپ سے دور کرتے الغرض رسول اللہ ﷺ مخلوق کی نفع رسانی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی کونہ صلی اللّٰه علیہ وسلم موصوفا بالجود.

تعدد موضعہ و الحدیث ھنا ص ۵۰۲، و مرّ الحدیث ص ۳، وص ۲۵۵، وص ۴۵۷، و یاتی ص ۷۴۸۔

تشریح مفصل بحث وفوائد عدیدہ مع سوال وجواب کیلئے نصر الباری جلد اول ص ۱۴۱ تا ص ۱۵۰ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۳۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ مُوسٰی حدثنا عبدُ الرَّزَّاقِ حدثنا ابنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابنُ شِهَابٍ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم دَخَلَ عَلَیْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهِ فقال اَلَمْ تَسْمَعِی مَاقَالَ الْمُدْلِجِیُّ لِزَیْدٍ وَاُسَامَةَ وَرَآی اَقْدَامَهُمَا اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ بہت خوش تھے اتنے کہ ان کے چہرے کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے سنا نہیں جو مدلجی نے زید اور (زید کے بیٹے) اسامہ کے بارے میں کہا اس مدلجی نے (جو بڑا قیافہ شناس تھا) ان دونوں کے قدموں کو دیکھ کر کہا یہ قدم بعض بعض سے ہیں۔

واقعہ متعلقہ واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت اسامہؓ بیٹے تھے سیاہ فام اور ان کے والد حضرت زید بن حارثہؓ بالکل گورے سرخ تھے اسی بناء پر بعض لوگوں نے بالخصوص منافقین نسب پر شبہ کرنے لگے کہ اسامہؓ حضرت زید کے بیٹے

معلوم نہیں ہوتے۔ آنحضور ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی ایک دن دونوں باپ بیٹے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے مجزز مدلجی جو عرب کا بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ قدم بعض بعض سے ہیں یعنی ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے اس سے حضور اقدس ﷺ کو بہت خوشی ہوئی۔

قیافہ شناس کا قول اگرچہ شرعی حجت نہیں نہ اسلام میں اس کی کوئی حیثیت واہمیت ہے لیکن اسلام سے قبل اہل عرب کے یہاں قیافہ شناسی کا وزن تھا اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انہیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن کر سکتی تھی اس لئے آنحضور ﷺ کو اس تائید غیبی پر بہت خوشی ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولهٖ "تبرق اسارير وجهه" فان هذا من جملة صفاته صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۲، ويأتي الحديث ص۵۲۸، وفي الفرائض في باب القائف ص۱۰۰۱۔

۳۳۱۷ ﴿ حدَّثَنا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ حدَّثَنا اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عن ابنِ شِهابٍ عن عبدِ الرحمٰنِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ كَعْبٍ انَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ كَعْبٍ قال سَمِعْتُ كَعْبَ بنَ مالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخلَّفَ عن تَبُوكَ قال فلَمَّا سَلَّمْتُ علىٰ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم إذا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حتى كانَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعرِفُ ذٰلِكَ مِنهُ. ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کر رہے تھے فرمایا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو اس وقت حضور ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا (کعب کی توبہ قبول ہونے کی وجہ سے) اور رسول اللہ ﷺ جب بھی خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا روئے انور چمک اٹھتا ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم آپ کی خوشی اسی سے پہچان لیتے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولهٖ "استنار وجهه" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۲، ويأتي ص۶۳۶، وغيره۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری آٹھویں جلد ص۴۹۰۔

۳۳۱۸ ﴿ حدَّثَنا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ حدَّثَنا يَعقُوبُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ عن عَمرٍو عن سَعِيدٍ المَقبُرِيِّ عن ابى هُرَيرَةَ انَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال بُعِثتُ مِن خَيرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حتى كُنتُ مِنَ القَرْنِ الَّذِي كُنتُ مِنهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں (آدم علیہ السلام سے لے کر) بنی آدم کے

بہترین خانوادوں میں (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) مبعوث فرمایا گیا یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں ہوں۔
مطلب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس ﷺ کے نسل کے جتنے سلسلے ہیں وہ ہر دور میں عالی نسب بہترین خانوادے تھے آپ ﷺ کے اجداد میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ابو العرب ہیں پھر عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں حضور اقدس ﷺ کا خانوادہ سب سے اعلیٰ اور بالا رفیع المنزلت تھا آپ کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔ قرن چالیس سال کا زمانہ، یا اسی برس، کا یا ستر برس کا، یا سو سال کا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی کونہ من خیر قرون وھو صفۃ من صفاتہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۰۲ تا ص۵۰۳۔

۳۳۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ عَنِ ابنِ عباسٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وكَانَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيءٍ ثُمَّ فَرَقَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَأْسَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اولاً اپنے بالوں کو (بغیر مانگ نکالے ان کی حالت پر) چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے بالوں کو (بغیر مانگ نکالے) چھوڑ دیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ابتداءً ان امور میں جن میں کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مانگ نکالی۔ (یعنی اہل کتاب کی مخالفت کرنے لگے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث انہ فی الاخیر فرق راسہ وھو صفۃ من صفاتہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۰۳، ویاتی ص۵۶۲، وص۸۷۷، ومسلم فی الفضائل وابوداؤد فی الترجل والترمذی فی الشمائل۔

۳۳۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عبدِاللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قال لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وكان يقولُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو (بدزبان) تھے اور نہ بتکلف فحش بات (بد کلامی) فرماتے تھے اور فرماتے تھے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص۵۰۳، ویاتی ص۵۳۱، وص۸۹۱، وص۸۹۲، مسلم فضائل۔

۳۳۲۱ ﴿ حدَّثنا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ اَخبَرَنا مَالِکٌ عنِ ابنِ شِھابٍ عن عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ عن عائِشَۃَ اَنَّھا قالتْ مَاخُیِّرَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَینَ اَمرَینِ اِلاَّ اَخَذَ اَیسَرَھُما مَالَم یَکُنْ اِثمًا فاِنْ کانَ اِثمًا کانَ اَبعَدَ الناسِ مِنہُ وَمَا انتقَمَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لِنَفسِہٖ اِلاَّ اَنْ تُنتَھَکَ حُرمَۃُ اللّٰہِ فَینتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو باتوں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے اسی کو اختیار فرمایا جو ان دونوں میں زیادہ آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو اور اگر گناہ ہو تو آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ دور رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کے حرمت کی ہتک کی جائے تو اللہ کے لئے اس کا انتقام لیا کرتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ جدًا.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص۵۰۳، ویاتی ص۹۰۴، وص۱۰۰۳، وص۱۰۱۳، ومسلم فضائل۔

۳۳۲۲ ﴿ حدَّثنا سُلَیمانُ بنُ حَربٍ حَدَّثنا حَمَّادٌ عن ثابتٍ عن اَنسٍ قال مامَسِستُ حَرِیرًا ولا دِیبَاجًا اَلیَنَ مِن کَفِّ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلاَ شَمِمتُ رِیحًا قطّ اَوعَرفًا قطُّ اَطیبَ مِن رِیحِ اَوعَرفِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم وملائم کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے نہیں چھوا اور نہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خوشبو یا پسینے سے زیادہ اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ لان المذکور فیہ من صفاتہ ﷺ.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص۵۰۳، ویاتی ص۹۰۴، وص۱۰۰۳، وص۱۰۱۳۔

۳۳۲۳ ﴿ حدَّثنا مُسدَّدٌ حدَّثنا یَحیَی عن شُعبَۃَ عن قَتَادَۃَ عن عبدِ اللّٰہِ بنِ اَبی عُتبَۃَ عن اَبی سَعِیدٍ الخُدرِیِّ قال کانَ النبیُّ ﷺ اَشدَّ حَیاءً مِنَ العَذرَاءِ فی خِدرِھَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ پردہ نشیں کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرمیلے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ لان فیہ صفۃ من صفاتہ العظیمۃ.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص۵۰۳، ویاتی ص۹۰۱، وص۹۰۳، مسلم فضائل، وترمذی وغیرہ۔

۳۳۲۴ ﴿ حدَّثنا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حدثنا یَحیَی وَابنُ مَھدِیٍّ قالا حَدَّثنا شُعبَۃُ مِثلَہٗ وَاِذا کَرِہَ

شيئا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ. ﴾

ترجمہ: ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس کے مثل یعنی مثل حدیث مذکور اور اس میں یہ زیادہ کیا کہ آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے (برا سمجھتے) تو آپ ﷺ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔

مطابقتہ للترجمۃ: هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ: و الحديثُ هنا ص۵۰۳۔

۳۳۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ الجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عن اَبِي حَازِمٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال مَاعَابَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ. ﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کا عیب نہیں بیان فرمایا (برا نہیں کہا) اگر آپ ﷺ کا دل چاہتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ (لیکن اگر کھانا حرام ہوتا تو آپ ﷺ برا کہتے اور منع فرماتے)

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان المذكور فيه من جملة صفاته الحسنة.

تعدد موضعہ: و الحديثُ هنا ص۵۰۳، ويأتي ص۸۱۴، واخرجه مسلم و ابو داؤد و ابن ماجه في الاطعمة.

۳۳۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بنُ مُضَرَ عن جَعْفَرِ بنِ رَبِيْعَةَ عنِ الاَعْرَجِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ مالكٍ ابنِ بُحَيْنَةَ الاَسْدِيِّ قال كانَ النبيُّ صلى الله عليه سلم إذا سَجد فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حتى نرى اِبْطَيْهِ قال قال ابنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وقال بياضَ اِبْطَيْهِ. ﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم آپ ﷺ کی بغل (کی سفیدی) دیکھ لیتے، اور ابن بکیر نے کہا کہ ہم سے بکر نے بیان کیا اس روایت میں ہے بیاض ابطیه یعنی ہم بغل کی سفیدی دیکھ لیتے۔

مقصد: یہ بیان کرنا ہے کہ آنحضور ﷺ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ: مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "بياض ابطيه" لان هذا ايضًا من صفاته الجميلة.

تعدد موضعہ: و الحديثُ هنا ص۵۰۳، و مرّ الحديث ص۵۶، وص۱۱۲۔

۳۳۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ الاَعْلٰى بنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كانَ لايَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حتى يُرىٰ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ وقال اَبُومُوسٰى دَعَا النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ دعاء استسقار کے سوا اور کسی دعاء میں (بمبالغہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے استسقار میں آپ ﷺ اتنے ہاتھ اونچے اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔

وقال ابو موسیٰ الخ: اور ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

(یہ عبارت فتح الباری، کرمانی وغیرہ میں نہیں ہے البتہ عمدۃ القاری اور ارشاد الساری میں ہے لیکن دونوں میں سخت اختلاف ہے کہ ابوموسیٰ سے مراد کون ہیں؟ ابوموسیٰ اشعریؓ ہیں یا مراد ابوموسیٰ سے بخاری کے شیخ محمد بن مثنیٰ ہیں بہرحال روایت میں کوئی خاص فرق نہیں ہے)۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "بياض ابطيه" لان هذا ايضًا من صفاته الجميلة.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۰۳، ومرّ الحديث ص۱۴۰، مطالعہ کیجئے جلد چہارم ص۲۴۱۔

۳۳۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ سابِقٍ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ مِغْوَلٍ قال سَمِعْتُ عَوْنَ بنَ اَبي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عن اَبِيهِ قال دُفِعْتُ اِلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم وهُوَ بالاَبْطَحِ في قُبَّةٍ كان بِالهاجِرَةِ فخرَجَ بِلالٌ فنادىٰ بِالصَّلٰوةِ ثمَّ دَخلَ فاَخرَجَ فضلَ وَضوءِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فوَقَعَ الناسُ عَلَيْهِ ياخُذُونَ مِنهُ ثمَّ دَخلَ فاَخرَجَ العَنَزَةَ وَخرَجَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلىٰ وَبِيصِ سَاقَيْهِ فركَزَ العَنَزَةَ ثمَّ صَلَّى الظُّهرَ رَكْعَتَيْنِ والعَصرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الحِمَارُ والمَرْاَةُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں بلاقصد وارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا آپ ﷺ (مکہ سے باہر) ابطح میں ایک خیمہ میں تشریف فرماتے تھے دوپہر کا وقت تھا اتنے میں بلالؓ (خیمہ سے) باہر نکلے اور نماز کے لئے اذان دی پھر اندر داخل ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا پانی نکالا تو صحابہ کرامؓ اسے لینے کے لئے ٹوٹ پڑے پھر بلالؓ اندر گئے اور ایک نیزہ نکالا اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے گویا آپ ﷺ کے پنڈلیوں کی چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے بلالؓ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لئے) پھر حضور ﷺ نے ظہر کی نماز دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھائی آپ ﷺ کے سامنے سے (نیزہ کے پار سے) گدھے اور عورتیں گذر رہی تھیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "كانّي انظر إلى وبيص ساقيه".

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۰۳، ومرّ الحديث ص۳۱، وص۵۴، وص۷۱، وص۷۲، وص۸۸، وص۵۰۲، ویاتی ص۸۶۱، وص۸۷۱۔

۳۳۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْعَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْفُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح (ٹھہر ٹھہر کر) باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا۔

اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا عروہ! تجھے ابوفلاں (ابوہریرہؓ) پر تعجب نہیں ہوا کہ وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرنے لگے مجھ کو سناتے رہے اور میں نفل نماز پڑھ رہی تھی پھر وہ میری نماز ختم کرنے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے اور اگر میں انکو پاتی تو میں انہیں ٹوکتی (کہ آپ اس قدر جلدی جلدی کیوں حدیث بیان کرتے ہیں؟) کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح جلدی جلدی (سڑ سڑ) حدیث نہیں بیان فرماتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان من صفات النبي ﷺ ان الذي سمع كلامه لو اراد ان يعد كلماته او مفرداته او حروفه لعدّها والمراد بذلك المبالغة في الترتيل والتفهيم،

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۰۳، وأخرجه أبو داؤد في العلم.

تشریح حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کی تیز بیانی پر انکار کیا مگر حضرت ابوہریرہؓ کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں لمبی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے تھے۔ واللہ اعلم

﴿ باب ۲۰۸۰ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ﴾

رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور قلب نہیں سوتا تھا

(یعنی قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا) اس کو سعید بن میناء نے جابرؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا۔

اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الاعتصام میں وصل کیا۔

۳۳۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن سَعِيْدِ المَقْبُرِيِّ عن اَبِى سَلَمَةَ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ اَنَّهُ سَأَلَ عائِشَةَ كَيفَ كانَتْ صَلوٰةُ رسولِ اللّٰهِ ﷺ فى رَمَضانَ فقالتْ مَاكانَ يَزِيْدُ فِىْ رَمَضانَ وَلاَ فى غَيْرِهٖ عَلىٰ اِحْدىٰ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّى اَرْبَعَ رَكَعاتٍ فلا تَسْاَلْ عن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثم يصلّى اربعًا فلا تسالْ عن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّى ثلاثًا فقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ! تَنامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ قال تَنامُ عَيْنِى وَلاَ يَنامُ قَلْبِى. ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ رمضان میں یا رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں (اخیر شب میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے ان کے حسن وطول (خوبی اور درازی) کو نہ پوچھو پھر چار رکعت پڑھتے ان کے حسن وطول کو نہ پوچھواس کے بعد آپ ﷺ تین رکعت (وتر) پڑھتے عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ (کبھی) وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (دل بیدار رہتا ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة لان نوم عينه وعدم نوم قلبه من الصفات العظيمة والخصال الجليلة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۰۴، ومرّ الحديث ص۱۵۴، وص۱۵۵، وص۲۶۹، مسلم ص۲۵۴، ترمذی اول ص۵۸، ابوداؤد ص۱۸۹۔

فائدہ: یہاں نصر الباری جلد چہارم ص۳۵۵ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

۳۳۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ حَدَّثَنِى اَخِى عن سُلَيمانَ عن شَرِيْكِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ ابى نَمِرٍ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يُحَدِّثُنَا عن لَيلَةِ اُسْرِىَ بِالنَّبِىِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الكَعْبَةِ جَاءَ ثَلاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُوحىٰ اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فى المَسْجِدِ الحَرَامِ فقال اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فقال اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وقال آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فكانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حتى جَاؤُا لَيلَةً اُخرىٰ فِيما يَرىٰ قَلْبُهُ وَالنَّبِىُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلاَ يَنامُ قَلْبُهُ وكَذٰلِكَ الاَنْبِياءُ تَنامُ اَعْيُنُهُمْ وَلاَ تَنامُ قُلُوبُهُمْ فتَوَلَّاهُ جِبْرئِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّماءِ. ﴾

ترجمہ | شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ ہم سے اس رات کا واقعہ بیان کررہے تھے جس رات میں نبی اکرم ﷺ کو مسجد کعبہ سے سفر کرایا گیا آپ ﷺ کے پاس تین شخص (تین فرشتے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام) آئے اور آپ ﷺ مسجد حرام میں سورہے تھے (اس وقت آپ ﷺ حضرت حمزہؓ اور جعفر

بن ابی طالبؓ کے درمیان میں سور ہے تھے) ان میں سے ایک نے کہا وہ کون ہیں؟ (جن کو لے جانے کا حکم ہے) دوسرے نے کہا وہ جوان میں سب سے بہتر ہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ جو دو کے بیچ میں سور ہے ہیں) تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جوان میں سب سے بہتر ہیں انہیں لے چلو پھر اس رات اتنا ہی واقعہ پیش آیا، پھر آنحضور ﷺ نے ان فرشتوں کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ یہ فرشتے دوسری رات آئے اس حالت میں جب آپ ﷺ کا قلب دیکھ رہا تھا اور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا ہے (اس وقت بھی آپ ﷺ کا دل بیدار رہتا ہے) یہی حال سارے انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لیا اور آپ ﷺ کو لے کر آسمان پر گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحديث للترجمۃ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۰۴۔

تشریح | قبل ان يوحى إليه: اکثر روایتوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں یہ شریک کا وہم ہے اور غلط ہے اس لئے کہ معراج کا واقعہ ہجرت سے تین سال پہلے ہوا تھا قیل دو سال قبل، قیل ایک سال قبل۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: فهو غلط من شريك لم يوافق عليه وليس هو بالحافظ. (قس)

حتى جاؤا ليلة اخرى: یہ فرشتے دوسری رات آئے (کتنے دن کے بعد آئے؟ دونوں راتوں میں کتنا فصل تھا؟ مذکور نہیں، ممکن ہے کہ فرشتوں کی پہلی تشریف آوری قبل ان یوحی الیہ یعنی بعثت سے پہلے ہو اور یہ دوسری مرتبہ ہجرت سے تین سال قبل معراج کی رات ہو اس صورت میں شریک کی طرف وہم کی نسبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

فيما يرى قلبه: أى بين النائم واليقظان، جو لوگ کہتے ہیں کہ معراج خواب میں ہوئی وہ اسی سے استدلال کرتے ہیں۔ علامہ عینیؒ جواب دیتے ہیں: ان قلنا بتعدده فظاهر وان قلنا باتحاده فيمكن ان يقال كان ذلك اول وصول الملك اليه وليس فيه مايدل على كونه نائما فى القصة كلها، والله اعلم (عمدہ)

• • •
• • • • •

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰۸۱ ﴿باب علامات النبوة في الإسلام﴾

اسلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان

۳۳۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا أبو الوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بنُ زُرَيْرٍ قال سَمِعْتُ أبَا رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بنُ حُصَيْنٍ أنَّهُمْ كانُوا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم في مَسِيرٍ فأدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حتى إذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فغَلَبَتْهُمْ أعْيُنُهُمْ حتى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فكانَ أوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أبُوبَكْرٍ وكانَ لايُوقَظُ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ مَنَامِهِ حتى يَسْتَيْقِظَ فاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فقَعَدَ أبُوبَكْرٍ عندَ رَاسِهِ فجَعَلَ يُكَبِّرُ ويَرْفَعُ صَوتَه حتى اسْتَيْقَظَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فنَزَلَ وَصَلَّى بنَا الغَدَاةَ فاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فلَمَّا انْصَرَفَ قال يَافُلانُ مايَمْنَعُكَ أنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قال أصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فأمَرَهُ أنْ يَتَيَمَّمَ بالصَّعِيْدِ ثمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم في رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ إذَا نَحْنُ بامْرَأةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فقُلْنَا لَهَا أيْنَ المَاءُ فقالَتْ إنَّه لامَاءَ قُلْنَا كَمْ بَيْنَ أهْلِكِ وَبَيْنَ المَاءِ قالَتْ يومٌ ولَيْلَةٌ فقُلْنَا انْطَلِقِي إلَى رسولِ اللهِ صلى اللهِ عليه وسلم فقَالَتْ وَمَا رسولُ اللهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أمْرِهَا حتى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النبيَّ صلى الله عليه وسلم فحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أنَّهَا حَدَّثَتْهُ أنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فأمَرَ بمَزَادَتَيْهَا فمَسَحَ في العَزْلَاوَيْنِ فشَرِبْنَا عِطَاشًا أرْبَعُونَ رَجُلاً حتى رَوِيْنَا فمَلَأنا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وإدَاوَةٍ غيرَ أنَّه لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ المِلْءِ ثمَّ قال هَاتُوا مَاعِنْدَكُمْ فجُمِعَ لَهَا مِنَ

الكِسَرِ وَالتَّمرِ حتى اتَتْ اَهْلَهَا فقالتْ لَقِيتُ اَسحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللهُ ذٰلِكَ الصِّرمَ بِتِلكَ المَرْأةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوا.﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح کا وقت قریب ہوا (یعنی اخیر شب میں) پڑاؤ کیا (چونکہ رات بھر کے جاگے ہوئے اور تھکے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ سورج پوری طرح نکل آیا، سب سے پہلے جو نیند سے بیدار ہوئے وہ ابوبکرؓ تھے۔

اور رسول اللہ ﷺ کے لئے قاعدہ تھا کہ آپ ﷺ بیدار نہیں کئے جاتے تھے (یعنی جب آپ ﷺ آرام فرماتے تو صحابہ حضور اقدس ﷺ کو بیدار نہیں کرتے) یہاں تک کہ حضور ﷺ خود ہی بیدار ہو جاتے، پھر حضرت عمرؓ بیدار ہوئے، آخر ابوبکر حضور اقدس ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے (اور بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف لائے) یہاں آپ ﷺ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، ایک شخص علیحدہ بیٹھا رہا اور ہم لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تمہیں مانع بنی؟ انہوں نے عرض کیا مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے (اور پانی نہیں ہے) آپ ﷺ نے انہیں تیمم کرنے کا حکم دیا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔

عمرانؓ کہتے ہیں کہ پھر حضور ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ (پانی کی تلاش کے لئے) آگے بھیج دیا، ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی ہم اسی حالت میں چل رہے تھے اتنے میں ہم نے ایک عورت کو دیکھا کہ دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے جارہی ہے ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے کہا پانی یہاں نہیں ہے ہم نے پوچھا تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن ایک رات کی مسافت پر ہے، ہم نے اس سے کہا تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلو، اس نے کہا رسول اللہ کے کیا معنی؟ عمرانؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی یہاں تک کہ اس کو آگے آگے لئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے آئے پھر اس نے آپ ﷺ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی مگر اس نے آپ ﷺ سے اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے (یعنی مستحق رحم ہیں) پھر آپ ﷺ کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتارا گیا اور آپ ﷺ نے ان کے منہ پر دست مبارک پھیرا پھر ہم نے پیاس کی حالت میں خوب پیا چالیس آدمی تھے یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے پھر ہم میں سے ہر ایک نے اپنے مشکیزے اور برتن بھر لئے صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا، اس پر بھی وہ دونوں مشکیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ پانی بہہ پڑے گا۔ (حضور ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے)۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس کھانے کی چیز ہو لاؤ چنانچہ اس عورت کے لئے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں، جب وہ اپنے گھر والوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے مل کر آئی ہوں جو سب لوگوں سے

بڑھ کر جادوگر ہے یا (حقیقت میں) وہ نبی ہے جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت دی چنانچہ وہ بھی مسلمان ہوگئی اور سارے قبیلے والے بھی مسلمان ہوگئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی تکثیر الماء القلیل ببرکتہ صلی اللہ علیہ وسلم.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۰۴، ومرّ الحدیث ص۴۹ باتم من ھذا وص۵۰ مختصرًا.

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۲۸ کی تشریح۔ پوری تفصیل مع واشکال وجواب ہے۔

۳۳۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حدَّثَنَا ابنُ اَبِی عَدِیٍّ عن سَعِیْدٍ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ قال اُتِیَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاِنَاءٍ وَھُوَ بالزَّوْرَاءِ فوَضَعَ یَدَهٗ فی الاِنَاءِ فجَعَلَ الماءُ یَنْبُعُ مِن بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فتَوَضَّأَ القَوْمُ قال قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قال ثَلَاثَ مِائَةٍ اَوْزُھَاءَ ثَلاثِ مائَةٍ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ زوراء (موضع بسوق المدینہ) میں تھے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک برتن (پانی کا) لایا گیا حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو پانی حضور ﷺ کی انگلیوں کے درمیان ابلنے لگا اور پوری قوم نے (اس پانی سے) وضو کیا قتادہؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا آپ لوگ کتنے تھے؟ فرمایا تین سو، یا تین سو کے قریب۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۰۴، واخرجہ مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: وھو أعظم من الاعجاز من نبعہ من الحجر لان خروج الماء من الحجارۃ معھود بخلاف خروجہ من بین اللحم والدم. (عمدہ)

۳۳۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن اسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّهٗ قال رَاَیْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وحَانَتْ صَلٰوةُ العَصْرِ فالتَمَسَ الناسُ الوَضُوءَ فلَمْ یَجِدُوْهُ فاُتِیَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بوَضوءٍ فوَضَعَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذٰلِكَ الاِنَاءِ یَدَهٗ فاَمَرَ الناسَ اَنْ یَتَوَضَّؤُا مِنْهُ فرَأَیْتُ الماءَ یَنْبُعُ مِن تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فتَوَضَّأَ الناسُ حتی تَوَضَّؤُا مِن عندِ آخِرِھِمْ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت ہوگیا تھا اور لوگ وضور کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن ان لوگوں کو پانی نہیں ملا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا) وضور کا پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی کے برتن میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے

وضو کریں میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے اُبل رہا تھا چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۴، و مرّ الحديث ص ۲۹، و ص ۳۲، و ص ۳۳۔

تشریح | قال الكرماني كلمة "مِن" بمعنى الى وهي لغة والكوفيون يجوزون مطلقًا وضع حروف الجر بعضها مقام بعض.

۳۳۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ المُبَارَكِ حَدَّثَنا حَزمٌ قال سَمِعْتُ الحَسَنَ حَدَّثَنا اَنَسُ بنُ مالِكٍ قال خَرجَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فى بَعْضِ مَخارِجِهٖ وَمَعَهٗ ناسٌ مِن اَصْحَابِهٖ فانْطَلَقُوا يَسِيْرُوْنَ فحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فلَمْ يَجِدُوا ماءً يَتوَضَّؤُنَ فانطلَقَ رَجلٌ مِنَ القَومِ فجَاءَ بِقَدَحٍ مِن ماءٍ يَسِيرٍ فَاَخذَهُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فتَوَضَّأ ثُمّ مَدَّ اَصابِعَهُ الاَربَعَ علَى القَدَحِ ثمَّ قال قُومُوا فَتوَضَّؤُوا فَتوَضَّأ القَوْمُ حتى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيْدُونَ مِنَ الوُضُوءِ وَكَانُو سَبْعِيْنَ اَوْنَحْوَهٗ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کسی سفر میں نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے وہ لوگ چلے جارہے تھے کہ نماز کا وقت آگیا اور اتنا پانی نہیں ملا کہ سب وضو کرسکیں تو جماعت میں سے ایک شخص (حضرت انسؓ) گئے اور ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر آئے اور اسے نبی اکرم ﷺ نے لیا اور وضو فرمایا پھر اپنی چار انگلیوں کو پھیلا کر پیالہ میں رکھا اس کے بعد فرمایا اٹھو وضو کرو تو سب نے وضو کرلیا یہاں تک کہ سب نے وضو کرلیا جو لوگ وضو کرنا چاہتے تھے اور یہ لوگ ستر یا اس کے قریب تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا الحديث لانسؓ ايضًا من وجه آخر.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۴ تا ص ۵۰۵۔

۳۳۳۶ ﴿ حَدَّثَنا عبدُ اللهِ بنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ اَخبَرَنا حُمَيْدٌ عن اَنَسٍ قال حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فقامَ مَنْ كانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ المَسْجِدِ يَتوَضَّأُ وَبَقِيَ قَومٌ فَاُتِيَ النبيُّ ﷺ بِمِخضَبٍ مِن حَجارَةٍ فِيهِ ماءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فصَغُرَ المِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّه فضَمَّ اَصابِعَهٗ فوَضَعَها فى المِخْضَبِ فتَوَضَّأَ القَومُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قال ثَمانُونَ رَجُلاً. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نماز کا وقت آگیا تو جن لوگوں کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ تو (وضو کرنے کے لئے) اپنے اپنے گھر گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے (جن کا گھر دور تھا اور وضو نہ تھا) پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس پتھر کا ایک لگن لایا

گیا جس میں پانی تھا حضور ﷺ نے اپنی ہتھیلی اس میں رکھی لگن کا منہ چھوٹا تھا آپ ﷺ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے تو آپ ﷺ نے انگلیاں ملا کر اپنی ہتھیلی لگن میں رکھی پھر سب لوگوں نے وضوء کر لیا، حمید نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا سب کتنے تھے؟ انہوں نے کہا سب اسّی آدمی تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق رابع في حديث انسؓ.

تعدد موضعہ و الحديثُ هنا ص ۵۰۵۔

۳۳۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسماعِيلَ حَدَّثنا عبدُ العَزِيزِ بنُ مُسلِمٍ حدَّثنا حُصَينٌ عن سالِمِ بنِ اَبِى الجَعْدِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قال عَطِشَ الناسُ يومَ الحُدَيبِيَةِ والنبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فتوَضَّأَ فجهَشَ الناسُ نَحْوَهُ قال مالَكُم قالوا لَيسَ عِنْدَنا ماءٌ نَتوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مابَيْنَ يَدَيْكَ فوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فجعَلَ الماءُ يَثُورُ بَيْنَ اَصابِعِهِ كَاَمْثالِ العُيُونِ فشَرِبْناهُ وَتَوَضَّأْنَا قلتُ كَمْ كُنْتُم قال لَو كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفانا كُنَّا خَمسَ عَشَرَةَ مائَةً. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا چمڑے کا لوٹا رکھا تھا آپ ﷺ نے وضوء شروع کر دی اتنے میں لوگ آپ ﷺ کی طرف تیزی سے آئے (پیاس کے مارے) تو آپ ﷺ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے نہ تو ہمارے پاس وضوء کے لئے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لئے، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ لوٹے میں رکھا تو پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشموں کی طرح ابلنے لگا چنانچہ ہم لوگوں نے پیا بھی اور ہم سب نے وضوء بھی کی۔ سالم نے بیان کیا میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی یہ پانی ہمارے لئے کافی ہو جاتا۔ (کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی ہوتی)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۰۵، ويأتي الحديث في المغازي ص ۵۹۸، وص ۷۱۷، وص ۸۴۲، أخرجه مسلم في المغازي.

۳۳۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اسماعِيلَ حَدَّثَنَا اِسرائِيلُ عن اَبِى اسحَاقَ عنِ البَراءِ قال كُنَّا يومَ الحُدَيبِيَةِ اَربَعَ عَشَرَةَ مِائَةً وَالحُدَيبِيَةُ بِئرٌ فَنَزَحْنَاهَا حتى لَم نَترُكْ فِيهَا قَطرَةً فَجلَسَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم عَلَى شَفِيرِ البِئرِ فدَعَا بِماءٍ فمَضمَضَ وَمَجَّ فى

البئر فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا ورَوَت او صدرت ركائبنا. ﴾

ترجمہ | حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ یوم حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے، اور حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے ہم نے اس کا پانی کھینچ لیا (نکال لیا) یہاں تک کہ ہم نے اس میں ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑا پھر نبی اکرم ﷺ کنویں کے کنارے (مینڈھ پر) بیٹھے اور پانی منگایا اور کلی کی اور کنویں میں ڈال دیا پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے پھر ہم نے پانی نکالا یہاں تک کہ ہم سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی سیراب ہوئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۵، وفي المغازي ص۵۹۸۔

۳۳۳۹ ﴿ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ابو طلحہؓ نے (میری والدہ) ام سلیم سے کہا میں نے (آج) رسول اللہ ﷺ

کی آواز میں ناتوانی (کمزوری) پائی میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ فاقے سے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ (کھانا) ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! اور جو کی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ کے نیچے یعنی بغل میں چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے ہاتھ میں دے دی (ام سلیمؓ کی اس طرح چھپا کر دینے کی غرض یہ تھی کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ انسؓ روٹیاں لئے جارہے ہیں پھر اور لوگ بھی کھانے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور آپ بھوکے رہیں گے) پھر مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، بیان کیا کہ میں جو گیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ بھی بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچ کر کھڑا ہو گیا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ سنتے ہی رسول اللہ ﷺ نے حاضرین مجلس سے فرمایا اٹھو چلو آپ ﷺ تشریف لے چلے اور میں آپ ﷺ سے آگے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو اطلاع دے دی، (کہ حضور ﷺ کے ساتھ ایک جماعت آرہی ہے) ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ان سب کو کھلا سکیں، تو ام سلیمؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسول (ہر کام کی مصلحت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں؟) پھر ابوطلحہؓ آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے ملے تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ ابوطلحہؓ آئے اور فرمایا اے ام سلیم! جو کھانا ترے پاس ہے لے آ، چنانچہ ام سلیمؓ ان روٹیوں کو لے کر آئیں پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے روٹیوں کو چورا کر دیا گیا، ام سلیمؓ نے کُپّی (گھی کا ڈبہ) نچوڑ کر گھی نکالا اور اس کا سالن بنایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر دعا کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو، انہوں نے اندر بلایا ان لوگوں نے کھایا اور شکم سیر ہو کر نکل گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لو انہیں بھی بلایا یہ لوگ بھی کھا کر سیر ہو کر نکل گئے، پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لو ابوطلحہؓ نے بلایا اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا سب لوگ ستر یا اسی آدمی تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۰۵، ومرّ الحديث مختصرًا ص۶۰، ويأتي ص۸۱۰، وص۸۱۹، وص۹۸۹، أخرجه مسلم في الاطعمة، والترمذي في المناقب وأخرجه النسائي في الوليمة عن قتيبة.

۳۳۴۰ ﴿ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى حدَّثَنا ابُواحمَدَ الزُّبَيرِيُّ حدَّثَنا اِسرائِيلُ عن مَنصُورٍ عن اِبرَاهِيمَ عن عَلقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قال كُنَّا نَعُدُّ الآياتِ بَرَكَةً وَاَنتُم تَعُدُّونَهَا تَخوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فى سَفَرٍ فَقَلَّ المَاءُ فَقال اطلُبُوا فَضلَةً مِن ماءٍ فَجَاؤُا باناءٍ فِيهِ ماءٌ قَلِيلٌ فَادخَلَ يَدَهُ فى الاِنَاءِ ثُمَّ قالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ

وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الماءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ (یعنی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آیات (معجزات) کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ ساری آیات کو تخویف (یعنی باعث خوف، ڈرانے کیلئے) سمجھتے ہو، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی تقریباً ختم ہو گیا آنحضور ﷺ نے فرمایا تھوڑا سا بھی پانی بچا ہوا تلاش کرو چنانچہ صحابہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کر دیا پھر فرمایا آؤ بابرکت پانی پر اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے (فوارے کی طرح سے) پانی پھوٹ رہا تھا اور بلاشبہ ہم (رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں) کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى نبع الماء من بين اصابعه وفى تسبيح الطعام بين يديه وهم يسمعونه.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۰۵، وهذا الحديث أخرجه الترمذى فى المناقب.

تشریح حضرت عبداللہؓ کے انکار ورد کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ جو ہر آیت و معجزہ کو تخویف کیلئے سمجھتے ہو یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ بعض آیات تخویف کی ہوتی ہے جیسے سورج گرہن، چاند گہن، لیکن بعض آیات و معجزات برکت و فضل رب ہے جیسے تھوڑے کھانے میں اتنی برکت کہ کثیر لوگوں کا شکم سیر آسودہ ہو کر کھانا علی ہذا انگشتانِ مبارک سے پانی کا ابلنا وغیرہ۔

۳۳۴۱ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي عَامِرٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ اِنَّ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي اِلَّا مَايُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَايُخْرِجُ سِنِيْنَ مَاعَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لايُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ.

ترجمہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ان کے والد (جنگ احد میں) شہید ہو گئے اور ان پر قرض تھا (وہ مقروض تھے) پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میرے والد نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس ادار قرض کے لئے کوئی جائداد نہیں ہے سوائے اس پیداوار کے جوان کے درختوں سے حاصل ہوگی اور کئی سال کی کھجور بھی ان کے قرضوں کو کافی نہ ہوگی آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تا کہ آپ ﷺ کو دیکھ کر قرض خواہ لوگ مجھ کو برا بھلا نہ کہیں (آپ مناسب معاملہ طی کرا دیجئے) چنانچہ آپ ﷺ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اور دعا کی

پھر دوسرے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اور بیٹھ گئے اور فرمایا کھجوریں نکال کر انہیں دو چنانچہ آپ ﷺ نے ان لوگوں کا پورا قرض ادا کر دیا اور جتنی کھجوریں قرض میں دی گئیں اتنی ہی بچ بھی گئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث حصول البركة الزائدة بمشيه حول البيادر حتى بلغ ماأخرج نخله ماعليه وفضل مثل ذلك، وهذه ايضًا من معجزاته صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۰۵ تا ص۵۰۶، ومرّ الحديث ص۲۸۵ تا ص۲۸۶، وص۳۲۲، وص۳۲۴، وص۳۷۴، وص۳۹۰، وياتي ص۵۸۰، وص۸۱۸، وص۹۲۳۔

۳۳۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسماعِيلَ حدثنا مُعتَمِرٌ عن اَبِيهِ حدثنا اَبُوعُثمانَ اَنَّه حَدَّثَه عبدُالرحمٰنِ بنُ اَبِي بَكرٍ اَنَّ اَصحابَ الصُّفَّةِ كانُوا اُناسًا فُقَراءَ وَاَنَّ النَّبيَّ صلى الله عليه وسلم قال مَرَّةً مَن كانَ عندَه طعامُ اثنَينِ فَليَذهَب بثالثٍ ومَن كانَ عِندَهُ طعامُ اَربَعَةٍ فليَذهَب بِخامِسٍ اَوبسادِسٍ اَوكما قال واَنَّ اَبابَكرٍ جاءَ بثلاثَةٍ وانطَلَقَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بِعَشرَةٍ وَاَبُوبكر ثلاثَةً قال فهُوَ اَنَا وَاَبِي وَاُمّي وَلاَ اَدرِى هَل قال امرَاَتِي وَخادِمِي بَينَ بَيتِنا وَبَينَ بَيتِ اَبِي بَكرٍ وَاَنَّ اَبابَكرٍ تَعَشّى عندَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم ثم لَبِثَ حتى صَلَّى العِشاءَ ثُمَّ رَجَعَ فلَبِثَ حتى تعَشّى رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهِ عليه وسلم فجاءَ بعدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيلِ وماشاءَ اللّٰهُ قالت لَهُ امرَأتُهُ مَاحبَسَكَ مِن اَضيَافِكَ اَوضَيفِكَ قال اَوعَشَّيتِهِم قالت اَبوا حتى تَجِئَ قد عَرَضُوا عَلَيهِم فغَلَبُوهُم فذَهَبتُ فاختَبَاتُ فقال ياغُنثَرُ فجَدَّعَ وَسَبَّ وقال كُلُوا وَقال لا اَطعَمُهُ اَبَدًا قالَ وَاَيمُ اللّٰهِ ماكُنَّا ناخُذُ مِنَ اللُّقمَةِ اِلَّا رَبا مِن اَسفَلِهَا اَكثَرُ مِنها حتى شَبِعُوا وصارَت اَكثَرَ مِمَّا كانَت قَبلُ فنظَرَ اَبُوبكرٍ فاِذا شَيئٌ اَواَكثَرُ قال لِامرَاَتِهِ يااُختَ بَنِي فِرَاسٍ قالَت لا وَقُرَّةِ عَينِي لَهِيَ الآنَ اَكثَرُ مِمَّا قَبلُ بثلاثِ مَرَّاتٍ فاَكَلَ مِنهَا اَبُوبكرٍ وقال اِنَّما كانَ مِنَ الشيطانِ يَعنِي يَمِينَه ثمَّ اَكَلَ مِنهَا لُقمَةً ثم حَمَلَهَا اِلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم فاَصبَحَت عِندَهُ وكانَ بَينَنَا وَبَينَ قومٍ عَهدٌ فمَضَى الاَجَلُ ففَرَّقَنَا اثنَا عَشَرَ رَجُلاً مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنهُم اُناسٌ اللّٰهُ اَعلَمُ كَم مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيرَ اَنَّه بَعَثَ مَعَهُم قال اَكَلُوا مِنهَا اَجمَعُونَ اَوكَمَا قَالَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا اصحاب صفہ (مسجد نبوی کے سائبان والے) محتاج (نادار) لوگ تھے اور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان اصحاب صفہ میں سے) لے

جائے (اور اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچواں یا چھٹا آدمی لے جاوے او کما قال (راوی کو شک ہے) اور حضرت ابوبکرؓ اپنے ساتھ تین آدمی لے آئے اور نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ دس آدمی لے گئے اور ابوبکرؓ (کے گھر میں) تین آدمی تھے، عبدالرحمٰنؓ نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد اور میری والدہ، ابو عثمان نے کہا مجھے یاد نہیں کہ عبدالرحمٰن نے اپنی اہلیہ اور اس ایک خادم کا بھی ذکر کیا یا نہیں جو میرے (یعنی عبدالرحمٰن کے) گھر اور حضرت ابوبکرؓ یعنی دونوں کے گھر میں کام کرتا تھا، اور حضرت ابوبکرؓ نے شام کا کھانا نبی اکرم ﷺ کے پاس (تنہا) کھالیا پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھ لی پھر حضور اقدس ﷺ کے پاس لوٹ گئے اور آپ ﷺ ہی کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کا کھانا تناول فرمالیا

(وعند مسلم حتى نعس النبي صلى الله عليه وسلم وهو اوجه وقال القاضي عياض انه الصواب وبهذا ينتفي التكرار. (قس)

پھر رات کا اتنا حصہ گذر گیا جتنا اللہ کو منظور تھا تو گھر آئے ان کی بیوی (ام رومان) نے کہا آپ اپنے مہمانوں کو یا کہا مہمان کو چھوڑ کر کہاں رک گئے تھے؟ ابوبکرؓ نے کہا تو نے ان کو کھانا دیا؟ بیوی نے کہا گھر والوں نے کھانا (مہمانوں کے سامنے) پیش کیا لیکن مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا (کہنے لگے ابوبکرؓ آئیں گے تو کھائیں گے) اور وہ لوگ غالب رہے ہم گھر والے مجبور ہو گئے۔

عبدالرحمٰن نے کہا میں تو (مارے خوف کے) جا کر چھپ گیا، چنانچہ ابوبکرؓ نے کہا یا غنثر (او پاجی!) پھر بہت کوسا اور برا بھلا کہا اور (مہمانوں سے) کہا کھاؤ اور فرمایا میں تو اسے بالکل نہیں کھاؤں گا **(وفي رواية والله لااطعمه)** عبدالرحمٰن نے بیان کیا خدا کی قسم! ہم جب ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا ابوبکرؓ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں ہے بلکہ زیادہ ہے تو اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں میرے آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا تو پہلے سے تگنا ہو گیا ہے پھر ابوبکرؓ نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا میں نے جو قسم کھالی تھی کہ یہ کھانا کبھی نہیں کھاؤں گا یہ شیطان کا اغوا تھا، ابوبکرؓ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور ان کھانوں کو اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے آئے اور صبح تک وہاں رکھا رہا، اور ہم مسلمانوں اور کافروں کی ایک قوم سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی (اس لئے وہ مدینہ آئے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب کر لیا ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعداد کیا تھی البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا او کما قال۔

مطابقۃ للترجمۃ بظاہر ترجمۃ الباب سے عدم مطابقت کا شبہ ہوتا ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابوبکرؓ کی کرامت مذکور ہے جو در اصل حضور اقدس ﷺ ہی کا معجزہ ہے کیونکہ ابوبکرؓ کی ولایت عظمیٰ حضور اقدس ﷺ ہی کی تابعداری کی برکت ہے

پس علامات نبوت سے مناسبت ہوگئی۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۰۶، ومرّ الحدیث ص۸۴، ویاتی ص۹۰۶، وص۹۰۷۔

۳۳۴۳ ﴿ حدَّثنا مُسَدَّدٌ حدّثنا حَمَّادٌ عن عبدِ العَزِیْزِ عن اَنَسٍ وعن یُونُس عن ثابتٍ عن اَنَسٍ قال اَصَابَ اَھْلَ المَدِیْنَةِ قَحطٌ عَلٰی عَھْدِ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم فبَیْنَما ھُوَ یَخْطُبُ یَومَ الجُمُعَةِ اِذْ قامَ رجلٌ فقال یارسولَ اللّٰہِ! ھَلَکَتِ الکُرَاعُ وَھَلَکَتِ الشَّاءُ فادْعُ اللّٰہَ یَسْقِیْنَا فمَدَّ یَدَیْہِ وَدَعا قال اَنسٌ وَاِنَّ السَّماءَ لَمِثْلُ الزُّجاجَةِ فھاجَتْ رِیْحٌ اَنْشاَتْ سَحابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّماءُ عَزالِیَھا فخَرَجْنا نَخُوضُ المَاءَ حتی اَتَیْنَا مَنازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَی الجُمُعَةِ الاُخْرٰی فقامَ اِلَیْہِ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْغَیْرُہٗ فقال یارسولَ اللّٰہِ تَھَدَّمَتِ البُیُوتُ فادْعُ اللّٰہَ یَحْبِسُه فتَبَسَّمَ ثُمَّ قال حَوَالَیْنَا وَلاَ عَلَیْنَا فنَظَرتُ اِلَی السَّحابِ تَصَدَّعَ حَولَ المَدِیْنَةِ کاَنَّھا اِکْلِیْلٌ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ والوں پر قحط پڑا، آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (چارہ نہ ملنے سے) گھوڑے ہلاک ہو گئے بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی، انسؓ نے بیان کیا اس وقت آسمان آئینے کی طرح صاف تھا (ابر کا نام ونشان نہ تھا) اتنے میں ایک ہوا اٹھی بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور آسمان نے گویا اپنے دہانے کھول دیئے (بارش شروع ہوگئی) ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈباتے ہوئے اسی حال میں ہم گھر پہنچے، پھر اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی، دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! مکانات گر گئے آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ پانی روک دے آنحضور ﷺ اس پر مسکرائے اور آپ نے یوں دعا فرمائی اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسایئے (جہاں ضرورت ہے) ہم پر مدینہ میں نہ برسایئے، انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے مدینہ کے اردگرد پھیل گئے اور مدینہ مثل تاج کے نکل آیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ ظاھرة.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۰۶، ومرّ الحدیث ص۱۲۷، وص۱۳۷، وص۱۳۸، ،،، ،،، وص۱۳۹، وص۱۴۰، ویاتی ص۵۰۶، وص۹۰۰، وص۹۳۹۔

۳۳۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰی اخبرنا یَحْیَی بنُ کَثِیْرٍ اَبُوغَسَّانَ حدثنا اَبُوحَفْصٍ وَاسْمُہٗ عُمَرُ بنُ العَلاءِ اَخُو اَبِی عَمْرِو بنِ العَلاءِ قال سَمِعْتُ نافِعًا عنِ ابنِ عُمَرَ قال

كانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم يَخطُبُ اِلٰى جِذعٍ فلمَّا اتُّخِذَ المِنبَرُ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فحَنَّ الجِذعُ فاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عليه وقال عبدُ الحَمِيدِ اَخبرنا عثمانُ بنُ عُمَرَ اَخبَرنا مُعاذُ بنُ العَلاءِ عن نافِعٍ بِهٰذا، ورَوَاهُ اَبوعاصِمٍ عنِ ابنِ اَبِى رَوَّادٍ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لئے) منبر پر تشریف لے گئے تو اس کھجور کے تنے نے رونا شروع کر دیا (صحابہؓ نے یہ آواز سنی) تو حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ عبدالحمید نے کہا ہم کو عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہمیں معاذ بن علاء نے خبر دی انہوں نے نافع سے اس کو سنا، اور ابو عاصم نے اس کو میمون ابن ابی روّاد سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ "فى حنين الجذع".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۰۶، واخرجه الترمذى فى الصلوٰة.

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد چہارم ص ۱۲۰، وص ۱۲۱۔

۳۳۴۵ ﴿ حدَّثنا اَبونُعَيم حدثنا عبدُ الواحِدِ بنُ اَيمَنَ قال سَمِعتُ اَبِى عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يقومُ يومَ الجُمُعَةِ اِلٰى شَجَرَةٍ اَو نَخلَةٍ فقالتِ امرَاَةٌ مِنَ الاَنصارِ اَو رَجُلٌ يارسولَ اللّٰهِ اَلاَ نَجعَلُ لَكَ مِنبَرًا قال اِن شِئتُم فجعَلُوا لَهُ مِنبَرًا فلمَّا كانَ يَومُ الجُمُعَةِ دُفِعَ اِلَى المِنبَرِ فصاحَتِ النَّخلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثمَّ نزَلَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فضَمَّهَا اِلَيهِ تَئِنُّ اَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِى يُسَكَّنُ قال كانَتْ تَبكِى على ماكانَتْ تَسمَعُ مِنَ الذِّكرِ عِندَهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک درخت یا (بیان کیا) کھجور کے ایک درخت کے پاس خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یارسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کیلئے ایک منبر تیار کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے چنانچہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کیلئے منبر تیار کر دیا، جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اس پر اس کھجور کے تنے نے رونا شروع کر دیا جیسے بچہ چیخ کر روتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے اترے اور اسکو اپنے گلے سے لگایا تب وہ اس بچہ کی طرح باریک آواز سے رونے لگا جس کو چپ کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ تنا اسلئے رو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۰۶، ومرّ الحديث ص۶۴، وص۱۲۵، وص۲۸۱۔

۳۳۴۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسماعيلُ حدثني اَخِي عن سُليمانَ بنِ بلالٍ عن يَحيَى بنِ سَعِيدٍ اَخبَرَنِي حَفصُ بنُ عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنّه سَمِعَ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ كانَ المَسجِدُ مَسقُوفًا على جُذُوعٍ مِن نَخلٍ فكانَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم اِذَا خَطَبَ يقومُ اِلى جِذعٍ مِنها فلمَّا صُنِعَ لَهُ المِنبَرُ فكانَ عليهِ فَسَمِعنَا لِذٰلِكَ الجِذعِ صَوتًا كَصَوتِ العِشارِ حتى جاءَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فوَضَعَ يَدَهُ عَلَيهَا فَسَكَنَت. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ (عہد رسالت میں) مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ ﷺ (ان ہی ستونوں میں سے) ایک تنے کے پاس کھڑے ہوتے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ممبر تیار کیا گیا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو ہم نے اس تنے سے رونے کی ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دردِزہ کی شدت سے چلاتی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو چپ ہوا۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر في حديث جابرؓ.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۰۶ تا ص۵۰۷، ومرّ الحديث ص۱۲۵، وص۲۸۱۔

تشریح | كان المسجد مسقوفًا الخ: أراد أن الجذوع كانت له كالاعمدة. (عمده)

۳۳۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشّارٍ حدَّثَنا ابنُ اَبِي عَدِيٍّ عن شُعبَةَ عَنِ الاَعمَشِ عن اَبِي وَائِلٍ قال قال عُمَرُ اَيُّكُم يَحفَظُ حديثَ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم في الفِتنَةِ ح وَحَدَّثَنِي بِشرُ بنُ خالِدٍ حدّثنا محمَّدٌ عن شُعبَةَ عن سُلَيمانَ سَمِعتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عن حُذَيفَةَ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطابِ قال اَيُّكُم يَحفَظُ قولَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰهِ عليه وسلم فِي الفِتنَةِ فقال حُذَيفَةُ اَنَا اَحفَظُ كَما قال قال هاتِ اِنّكَ لَجَرِيٌّ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فِتنَةُ الرَّجُلِ في اَهلِهِ وَمالِهِ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالاَمرُ بِالمَعرُوفِ وَالنَّهيُ عنِ المُنكَرِ قال لَيسَت هٰذِهِ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوجِ البَحرِ قالَ يااَمِيرَ المُؤمِنِينَ لَابَاسَ عَلَيكَ مِنهَا اِنَّ بَينَكَ وَبَينَهَا بَابًا مُغلَقًا قال يُفتَحُ البابُ اَويُكسَرُ قال لا بَل يُكسَرُ قال ذٰلِكَ اَحرٰى اَن لايُغلَقَ قلنا عَلِمَ عُمَرُ البابَ قال نَعَم كَمَا اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيلَةَ اِنِّي حَدَّثتُه حَدِيثًا لَيسَ بِالاَغالِيطِ فَهِبنَا اَن نَسألَه وَاَمَرنَا مَسرُوقًا فَسَالَهُ فقال مَنِ البابُ فقال عُمَرُ. ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے (صحابہؓ سے) فرمایا تم میں سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فتنہ کے بارے میں کس کو یاد ہے؟ حذیفہؓ نے کہا مجھ کو اسی طرح یاد ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا ''پھر بیان کرو تم تو حدیث بیان کرنے میں بڑے جری (بہادر) ہو' حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان جو اپنے اہل وعیال اور اپنے مال ودولت اور ہمسایہ کے بارے میں مبتلائے فتنہ ہوتا ہے تو نماز اور صدقہ، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا لیکن میرا مقصود وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موج کی طرح (ٹھاٹھیں مارتا) ہوگا (یعنی وہ عالمگیر فتنہ جو امنڈ آئے گا) حذیفہؓ نے کہا یا امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ سے کوئی خطرہ نہیں ہے بلاشبہ آپ کے درمیان اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہؓ نے کہا توڑا جائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو اس کا بند ہونا مشکل ہے، ابووائل کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حذیفہؓ سے پوچھا کیا عمرؓ یہ دروازہ پہچانتے تھے انہوں نے کہا ہاں! اسی طرح جانتے تھے جیسے (تم) کل سے پہلے رات ہونے کو جانتے ہو، میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو الکل پچو بات نہ تھی، ابووائل کہتے ہیں کہ ہمیں (دروازہ کے متعلق) حذیفہؓ سے پوچھنے میں ڈر لگا (یعنی ان کا رعب مانع ہوا) تو ہم نے مسروق سے کہا تو انہوں نے پوچھا تو حذیفہؓ نے فرمایا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ من حیث ان فیہ اخبارًا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الامور الآتیۃ بعدہ وھذا ایضًا معجزۃ من معجزاتہٖ.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۰۷، ومرّ الحدیث ص ۷۵، وص ۱۹۳، وص ۲۵۴، ویاتی ص ۱۰۵۱۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے جلد سوم ص ۱۲۳۔

۳۳۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قال لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حتی تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وحتی تُقَاتِلُوا التّرکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوہِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُم کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حتی یَقَعَ فِیْہِ والنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ زَمَانٌ لَاَنْ یَرَانِی اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ مِثْلُ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے یا ان کے بال لمبے ہوں گے پاؤں تک، اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناکیں پھیلی (چپٹی) ہوں گی

ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال، اور تم معاملہ خلافت (حکومت) کے لئے سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (حکومت کی ذمہ داری ناپسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے، اور لوگوں کی مثال کان کی سی ہے جو افراد جاہلیت میں بہتر (شریف) تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اور تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ تم اپنے سارے گھر بار مال و دولت سے بڑھ کر میرا دیدار محبوب تر ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة لان فيه اخبارًا عن النبى صلى الله عليه وسلم عن الامور الآتية بعده.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۰۷، وهذا الحديث يتضمن اربعة احاديث. (عمدہ، قس)

یعنی یہ حدیث چار حدیثوں پر مشتمل ہے: احدها قتال الترك كما هنا ص۵۰۷، ومر ص۴۱۰، ۔، ۔۔ وثانيها حديث تجدون من خير الناس اشدهم كراهية لهٰذا الأمر وقد مر ص۴۹۶۔ وثالثها حديث الناس معادن وقدم ص۴۹۶، ایضاً اور چوتھی حدیث متصلاً آرہی ہے دوسری سند سے۔

۳۳۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى حدَّثنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النبىَّ صلى الله عليه وسلم قال لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حتى تُقَاتِلُوا خُوزًا وكَرِمانَ مِنَ الاَعاجِمِ حُمْرَ الوُجُوهِ فُطْسَ الأنُوفِ صِغَارَ الاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقة نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ تابَعَهُ غَيْرُه عن عَبْدِ الرَّزَّاقِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کرلو گے ان کے چہرے سرخ، ناکیں پھیلی (چپٹی) آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے پر بال لگے ہوئے ہوں گے، اس حدیث کی متابعت یحییٰ کے علاوہ عبدالرزاق سے دوسروں نے بھی کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر من وجه آخر فى حديث ابى هريرةؓ.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۰۷، ومرّ الحديث ص۴۱۰۔

تشریح قوله خوز: بضم الخاء المعجمة وبالزاء قال الكرمانى خوز بلاد الاهواز وتستر. و كرمان بفتح الكاف وكسرها هو بين خراسان وبحر الهند وبين عراق العجم وسجستان والمعنى لاتقوم الساعة حتى تقاتلوا اهل خوز واهل كرمان. (عمدہ)

۳۳۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفيانُ قال قال اِسْمَاعِيلُ اَخْبَرَنِى قَيْسٌ قال اَتَيْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ فقال صَحِبْتُ رسولَ اللهِ ﷺ ثَلاثَ سِنِينَ لَمْ اَكُنْ فى سِنِّى اَحْرَصَ عَلٰى

اَنْ اَعِيَ الحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُه يقولُ وقال هٰكَذَا بِيَدِهٖ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَومًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَهُوَ هذا البارِزُ وقال سفيانُ مَرَّةً وَهُمْ اَهْلُ البارِزِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں تین سال رسول اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تم لوگ ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے اور وہ یہ بارز ہے اور سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی یہ اہل بارز ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر من حديث ابی هريرةؓ.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۷، و مرّ الحديث ص ۴۱۰، و اخرجه مسلم فی الفتن.

تشریح | فیھن ضمیر مجرور کا مرجع سنین ہے یعنی ان تین سالوں کی مدت میں یہ شوق دامن گیر رہا کہ حضور اقدس ﷺ کی احادیث سے زیادہ سے زیادہ یاد کرلو۔ بارز مراد یا تو لغوی معنی ہے یعنی جو لوگ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے ابھریں ظاہر ہوں یا اس سے مراد اہل فارس ہوں جو جنگلوں اور میدانوں میں رہتے ہیں۔

۳۳۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا سُليمانُ بنُ حَرْبٍ حدثنا جَرِيرُ بنُ حازِمٍ سَمِعْتُ الحَسَنَ يقولُ حدَّثنا عَمْرُو بنُ تَغْلِبَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقاتِلُونَ قَومًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ قومًا كَانَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطَرَّقَةُ.﴾

ترجمہ | حضرت عمرو بن تغلبؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ تم قیامت سے پہلے ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه اخبار النبی صلی الله عليه وسلم عن القتال مع قومين قبل ان يقع الخ.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۷، و مرّ الحديث فی الجهاد ص ۴۱۰۔

۳۳۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا الحَكَمُ بنُ نافِعٍ اَخبرَنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخبرَنِي سَالِمُ بنُ عبدِ اللهِ اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلی الله عليه وسلم يقولُ تُقَاتِلُكُم اليَهُودُ فتُسَلَّطُونَ عَلَيهِم حتى يقولَ الحَجَرُ يامُسْلِمُ هذا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فاقْتُلْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہودی تم سے جنگ کریں گے پھر تم ان پر غالب آجاؤ گے یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اس کو قتل کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه اخبار من النبى صلى الله عليه وسلم عن امر سيقع وهو ايضًا من علامات نبوته صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۷، ومرّ الحديث ص ۴۱۰۔

تشریح | تقاتلكم اليهود الخ: خطاب صحابہ کو ہے مگر مراد بعد کے لوگ ہیں یعنی یہود مسلمانوں سے جنگ کریں گے کیونکہ یہ واقعہ اس وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس وقت یہود لوگ دجال کے لشکر ہوں گے تقریباً ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے پیچھے رہیں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لد کے پاس دجال کو قتل کریں گے اور اس کے لشکر والے یہود بھاگتے پھریں گے درختوں، پتھروں میں تو درخت اور پتھر بات کریں گے اور کہیں گے: ياعبدَ اللهِ المسلم! هذا يهودى فتعال فاقتله الخ. (قس)

۳۳۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حدثنا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو عن جابرٍ عن اَبِى سَعِيْدٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال يَاتِى عَلَى الناسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فيُقالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ فيَقُولُونَ نَعَمْ فيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فيُقال لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ فيَقُولُونَ نَعَمْ فيُفْتَحُ لَهُمْ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ (مسلمان) جہاد کریں گے (اسلامی لشکر غزوہ کے لئے جمع ہوں گے) ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا بھی جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی کوئی صحابی ہے؟) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے فتح ہوگی، پھر (ایسا زمانہ آئے گا) لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت پائی ہو (یعنی کوئی تابعی ہے؟) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے ان کی فتح ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ مثل مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۰۷، ومرّ الحديث ص ۴۰۵ تا ص ۴۰۶۔

۳۳۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ الحَكَمِ اَخبرَنا النَّضْرُ اَخبرَنا اِسْرَائِيلُ اَخبرَنا سَعْدٌ الطَّائِىُّ اَخبرَنا مُحِلُّ بنُ خَلِيفَةَ عن عَدِىِّ بنِ حاتِمٍ قال بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فشَكَا اِلَيْهِ الفَاقَةَ ثُمَّ جاءَهُ آخَرُ فشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فقال يَاعَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الحِيْرَةَ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقد اُنْبِئْتُ عنها قال فاِنْ طَالَتْ بِكَ حَياةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيْرَةِ حتى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاتَخافُ اَحَدًا اِلَّا اللهَ قلتُ فِيمَا بَيْنِى وبَيْنَ نَفْسِى فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيِّءٍ الَّذِيْنَ قد سَعَّرُوا البِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَياةٌ

لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرٰى قلتُ كِسْرٰى بنِ هُرْمُزَ قال كِسْرَى بنِ هُرْمُزَ ولَئِنْ طالَتْ بكَ حَياةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِن ذَهَبٍ اَوفِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنه فلا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُه مِنهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُم يومَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَه وبَيْنَهُ تَرجُمانٌ يُتَرجِمُ لَه فَلَيَقُولَنَّ لَه اَلَمْ اَبعَثْ اِلَيكَ رَسُولاً فيُبَلِّغَكَ فيقولُ بَلٰى فيقولُ اَلَمْ اُعْطِكَ مالاً وَوَلَدًا واُفْضِلْ عليكَ فيقولُ بَلٰى فيَنْظُرُ عن يَمِينِه فلايرى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُر عن يَسارِه فلايرى اِلَّا جَهَنَّمَ قال عَدِيٌّ سَمِعْتُ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمرةٍ فمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّ تَمْرَةٍ فبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قال عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الحِيْرَةِ حتى تَطُوفَ بالكَعْبَةِ لاتخافُ اِلَّا اللّٰهَ تعالٰى وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طالَتْ بِكُمْ حَياةٌ لَتَرَوُنَّ ماقالَ النبيُّ اَبُوالقَاسِمِ صلى اللّٰه عليه وسلم يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ.

ترجمہ حضرت عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے راستے کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عدی! تو نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ (حيرة بكسر الحاء المهملة وسكون التحتانية وبالراء مدينة معروفة عند الكوفة) (کرمانی، عمدہ) میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا ہے البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تیری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک عورت ہودج میں بیٹھ کر حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا رکسی کا خوف نہ ہوگا (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے) میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا پھر قبیلہ طیٔ کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے؟ جنہوں نے شہروں میں فساد کی آگ سلگا رکھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے کو ضرور فتح کرو گے، میں نے عرض کیا کیا کسری بن ہرمز کا خزانہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! کسری بن ہرمز (جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اور اگر تم کچھ اور زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی نکالے گا یہ چاہے گا کہ کوئی اس سے لے لے لیکن کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا کہ جو اسے قبول کرلے (لوگ اس قدر مالدار ہوں گے کہ کسی کو ضرورت نہیں ہوگی) اور اللہ سے ملنے کا جو دن مقرر ہے (یعنی قیامت کا دن) اس دن انسان اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجا کہ میرا پیغام تم کو پہنچادے وہ عرض کرے گا جی ہاں! ضرور بھیجا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ اور تم پر فضل نہیں کیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں! ضرور دیا تھا پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا تو صرف دوزخ دیکھے گا اور بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا، عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی

اکرم ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ ہو (اسے اللہ کی راہ میں خیرات کر کے) اور اگر یہ بھی کسی کو میسر نہ ہو تو اچھی بات نرم بات ہی کہہ دے حضرت عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھ لیا کہ ہودج میں اکیلی بیٹھی عورت حیرہ سے سفر کر کے آتی ہے اور مکہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کرتی ہے اور اسے اللہ کے سوا (راستے میں ڈاکو وغیرہ کا) خوف نہ تھا اور مجاہدین کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لوگے جو ابو القاسم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (سونا چاندی) بھر کر نکلے گا اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ مثل ماذكرنا في مطابقة الحديث السابق.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۰۷ تا ص۵۰۸، ومرّ الحديث ص۱۹۰۔

تحقیق الفاظ حيرة: كسر الحاء المهملة وسكون التحتانية وبالراء کوفہ کے قریب مشہور بستی ہے۔ (عمدہ)
حافظ عسقلانی کہتے ہیں کہ حیرہ عرب بادشاہوں کا پائے تخت تھا جو ایران کے تحت تھے۔ (فتح قس)

دُعّار: بضم الدال المهملة وتشديد العين المهملة جمع داعر وهو الشاطر الخبيث المفسد مراد ڈاکو ہے۔ بشق تمرة: بكسر الشين مراد نصف کھجور ہے۔

۳۳۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ حدَّثَنا اَبُوعَاصِمٍ اَخْبَرَنَا سَعْدانُ بنُ بِشْرٍ حَدَّثَنا اَبُو مُجاهِدٍ حدَّثَنا مُحِلُّ بنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. ﴾

ترجمہ مُحل بن خلیفہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ (پھر یہی حدیث نقل کی جو اوپر مذکور ہوئی)۔

۳۳۵۶ ﴿ حَدَّثَنا سَعِيدُ بنُ شُرَحْبِيلٍ حَدَّثَنا لَيْثٌ عن يَزِيْدَ عن اَبِي الخَيْرِ عن عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّه خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلاتَه عَلَى المَيِّتِ ثُمَّ انصَرَفَ اِلَى المِنبَرِ فقال اِنِّي فَرَطُكُمْ وَاَنا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهِ لَاَنظُرُ اِلٰى حَوضِي الآنَ وَاِنّي قد اُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزائِنِ الاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ مِنْ بَعْدِي اَنْ تُشْرِكُوا ولٰكِنْ اَخَافُ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) ایک دن باہر نکلے اور اہل احد (شہداء احد) پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی پھر مسجد کے منبر پر واپس آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ (میر سامان) ہوں اور تمہارا گواہ ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے حوض (حوض کوثر) کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے (یعنی سب کے سب

مشرک ہوجاؤ گے) لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں دنیا میں پڑ کر (دنیاوی مال ودولت، روم وایران کے خزانے میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک وحسد نہ کرنے لگو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ توخذ من ثلاثۃ مواضع من قولِہ "انی واللّٰہ لانظر الٰی حوضی" الٰی آخرہ، وقد وقع ما قالہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص۵۰۸، ومرّ فی الجنائز ص۱۷۹، ویاتی فی المغازی ص۵۷۸، وص۵۸۵، وص۹۵۱، وص۹۷۵۔

شہداء کی نماز جنازہ: مفصل ومدلل مع اختلاف ائمہ ملاحظہ فرمایئے آٹھویں جلد کتاب المغازی ص۱۲۶۔

۳۳۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَیْمٍ حدَّثنا ابنُ عُیَیْنَۃَ عن الزُّہْرِیِّ عن عُرْوَۃَ عن اُسامَۃَ قال اَشْرَفَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی اُطُمٍ مِن الآطام فقال ہلْ ترونَ مااَرٰی انّی اُری الفِتَنَ تَقَعُ خِلالَ بُیُوتِکُمْ مَواقِعَ القَطْرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ کے ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں بھی نظر آرہے ہیں؟ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں وہ اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں۔

وجہ تشبیہ: وجہ تشبیہ کثرت اور عموم ہے اور واقعہ حرہ وغیرہ کی طرف اشارہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیث للترجمۃِ من حیث ان فیہ اخبارا عن امر مغیب علی الناس.

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص۵۰۸، ومرّ الحدیث ص۲۵۲، وص۳۳۴، ویاتی ص۱۰۴۶۔

۳۳۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالیَمانِ اَخْبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قالَ اَخْبَرَنِی عُرْوَۃُ بنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِی سَلَمَۃَ حَدَّثَتْہُ اَنَّ اُمَّ حَبِیبَۃَ بِنْتَ اَبِی سُفْیانَ حَدَّثَتْہا عن زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَیْہَا فَزِعًا یقولُ لااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الیَومَ مِنْ رَدْمِ یَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ ہٰذا وحلَّقَ بِاِصْبَعِہٖ وَبِالَّتِی تَلِیْہَا فقالتْ زَیْنَبُ فقلتُ یارسولَ اللّٰہ! اَنَہْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُونَ قال نَعَمْ! اِذا کَثُرَ الخَبَثُ. وعَنِ الزُّہْرِیِّ حَدَّثَتْنِی ہِنْدُ بِنْتُ الحارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ قالتْ اسْتَیْقَظَ النبیُّ ﷺ فقال سُبْحَانَ اللّٰہِ ماذا اُنْزِلَ مِن الخزائِنِ وماذا اُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی تباہی اس شر (آفت) سے ہونے والی ہے جس

کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی (یعنی کلمے کی انگلی کا حلقہ بنا کر بتایا) ام المومنین زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں نیک لوگوں کے رہتے ہوئے بھی ہم تباہ ہو جائیں گے؟ ارشاد فرمایا ''ہاں جب برائی پھیل جائے گی (خباثتیں بڑھ جائیں گی، زنا کی کثرت ہوگی تو ایسا بھی ہوگا) اور زہریؒ سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہا ام المومنین ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزانے نازل ہوئے اور کیا کیا فتنے نازل ہوئے (یعنی جو قتل وقتال بین المسلمین ہونے والے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه اخبارا عن امر مغيب عن الناس وقد شاهده هو صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۰۸، ومرّ الحديث ص ۴۷۲، وياتي ص ۱۰۴۶، وص ۱۰۵۶۔

۳۳۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعيمٍ حدَّثنَا عبدُالعَزِيْزِ بنُ اَبِى سَلَمَةَ بنِ الماجِشُونَ عن عبدِالرَّحمٰنِ بنِ اَبِى صَعْصَعَةَ عن اَبِيْهِ عن اَبِى سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ قال قال لِى اِنِّى اَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَاَصْلِحْهَا وَاَصْلِحْ رُعَامَهَا فَاِنِّى سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ يَاتِى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ اَوْسَعَفَ الجِبَالِ فِى مَوَاقِعِ القَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الفِتَنِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا مجھ سے یعنی ابوصعصعہ سے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے (یعنی جنگل میں بکریاں چرانا بہت پسند ہے) اور تم انہیں پالتے ہو تو تم بکریوں کو اچھی طرح رکھو (تم بکریوں کی نگہداشت کیا کرو) ان کے ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا خیال رکھ (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ اس وقت مسلمان کا سب بہتر مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا یا آپ نے فرمایا (شک راوی) سعف الجبال بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور جنگلوں میں جہاں گھاس کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے (آبادی سے) بھاگتا پھرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ في قولِه ''ياتى على الناس زمان'' الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۰۸، ومرّ الحديث ص ۷، وص ۴۶۶، وياتى ص ۹۶۱، وص ۱۰۵۰۔

۳۳۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُالعَزِيْزِ الاُوَيْسِيُّ حدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عن صالحِ بنِ كَيْسَانَ عنِ ابنِ شِهَابٍ عنِ ابنِ المُسَيَّبِ وَاَبِى سَلَمَةَ بنِ عبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى

اللّٰہ علیه وسلم سَتكُونُ فِتَنٌ القاعِدُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ القَائِمِ وَالقَائِمُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ الماشِي وَالمَاشِي فِيها خَيرٌ مِنَ السَّاعِي مَن يُشْرِفْ لَهَا يَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وجد ملجأ اومعاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ وَعَنِ ابنِ شِهابٍ حدَّثني اَبُوبَكرِ بنُ عبدِالرَّحمٰنِ بنِ الحارِثِ عن عبدِالرحمٰنِ ابنِ مُطِيعِ بنِ الاَسْوَدِ عن نَوفَلِ بنِ مُعَاوِيَةَ مِثْل حَدِيْثِ ابى هُرَيْرَة هٰذا اِلَّا اَنَّ ابَابَكرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلوٰةِ صَلوٰةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهلَهُ وَمَالُهُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو شخص اس میں جھانکے گا (دیکھنے جائے گا) فتنے اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے (یعنی جو لوگ دیکھنے سننے کی نیت سے جائیں گے وہ بھی فتنوں میں پڑ جائیں گے جہاں تک ہو سکے فتنوں سے الگ تھلگ رہنا ہی بہتر ہے مثلاً بدعتیوں اور نیچریوں کی مجلس سے حتی الامکان الگ رہنا چاہئے ورنہ مبتلا ہو کر تباہ ہوگا) اور جو شخص کوئی ٹھکانہ یا پناہ کی جگہ پائے تو وہاں پناہ لے لے۔

اور ابن شہاب سے (یعنی امام زہری سے اسی سند سے) روایت ہے کہا مجھ سے ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث نے بیان کیا انہوں نے عبد الرحمٰن بن مطیع بن اسود سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے ابو ہریرہؓ کی اسی حدیث کی طرح مگر ابو بکر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز (عصر کی نماز) ایسی ہے کہ جس سے وہ فوت ہوگئی گویا اس کے اہل اور اس کے مال تباہ و برباد ہو گئے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن فتن ستقع وهذا من علامات النبوة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۵۰۸ تا ص ۵۰۹، ويأتي في الفتن ص ۱۰۴۸۔

۳۳۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبَرَنا سُفيانُ عَنِ الاَعْمَشِ عن زَيْدِ بن وَهْبٍ عن ابنِ مَسْعُودٍ عَنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ سَتكُونُ اَثَرَةٌ وَاُمُورٌ تُنكِرُونَها قالُوا يارسولَ اللّٰه فَمَا تَاْمُرُنا قال تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ.

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب (میرے بعد ایسا دور آئے گا کہ) ترجیحی سلوک ہوگا (یعنی دوسرں کو ترجیح دی جائے گی) اور ایسی باتیں ہوں گی جو تم کو ناگوار ہوں گی (یعنی تمہاری حق تلفی ہوگی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حق تم پر کسی کا ہو وہ تو ادا کر دو اور تمہارا جو حق ہے اللہ سے مانگو (یعنی صبر کرو) حاکم وقت سے بغاوت نہ کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه اخبارا عن المغيبات.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۹، وياتی الحديث فی الفتن ص۱۰۴۵، واخرجه مسلم فی المغازی والترمذی فی الفتن.

۳۳۶۲ ﴿ حدّثنا مُحمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحيم حدّثنا ابومَعْمرٍ اسْماعِيْلُ بنُ اِبْراهِيْم حدّثنا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِی التَّيَّاحِ عن اَبِی زُرْعَةَ عن اَبِی هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم يُهْلِكُ الناسَ هٰذا الحَیُّ مِنْ قُرَيْشٍ قالوا فَمَا تَامُرُنا؟ قال لَوْاَنَّ الناسَ اعْتَزَلُوهُمْ وقال مَحْمُودٌ حدَّثنا ابوداوٗدَ وَاَخْبَرَنا شُعْبَةُ عن اَبِی التَّيَّاحِ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنی امیہ) لوگوں کو ہلاک و برباد کردے گا (یعنی بعض نوعمر طالب دنیا و سلطنت کے پیچھے لوگوں کو تباہ کردیں گے) صحابہ نے عرض کیا ایسے وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش لوگ اس سے الگ رہیں یعنی اس کے ظلم میں شریک نہ ہوں۔

اور محمود بن غیلان (احد مشائخ المؤلفؒ) نے کہا ہم سے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبردی انہوں نے ابوالتیاح سے، ابوالتیاح نے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا۔

(اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ ابوالتیاح کا سماع ابوزرعہ سے معلوم ہوجائے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه اخبارا عن المغيبات.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۹، وياتی ايضاً ص۵۰۹، وفی الفتن ص۱۰۴۶۔

۳۳۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا احمَدُ بْنُ مُحمَّدِ الْمَكِّیُّ حدَّثَنا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰی بنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِیُّ عن جَدِّهٖ قَال كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِی هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يقولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صلی اللّٰه عليه وسلم يقولُ هَلَاكُ اُمَّتِی عَلٰی يَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فقالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قال اَبُوهُرَيْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِی فُلَانٍ وَبَنِی فُلَانٍ. ﴾

ترجمہ | عمرو بن یحییٰ کے دادا سعید اموی نے بیان کیا کہ میں مروان اور حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ تھا تو میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ میری امت کی بربادی (ہلاکت) قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوں گی اس پر مرواں نے کہا نوجوانوں (چھوکروں) کے ہاتھوں پر؟ ابو ہریرہؓ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی بیان کردوں فلاں کے بیٹے فلاں کے بیٹے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۰۹، وياتي في الفتن ص ۱۰۴۶۔

تحقیق وتشریح: الصادق في نفسه والمصدوق من عندا لله، غلمة بكسرا لغين جمع غلام جمع قلة.

یہاں اختصار ہے کتاب الفتن ص ۱۰۴۶ میں ہے فقال مروان لعنة الله عليهم غلمة (ان پر اللہ کی لعنت ہو نوجوان؟) ان شئت مروان کو خطاب ہے اور بعض روایت میں ہے ان شئتم ہے اس صورت میں خطاب مروان ومن کان معہ کو ہوگا۔ علامہ قسطلانی نقل کرتے ہیں ان ابا هريرةؓ كا ن يمشي في السوق ويقول اللهم لاتدركني سنة ستين ولا امارة الصبيان (قس) ۶۰ھ میں جب حضرت معاویہؓ کا انتقال ہوا تو یزید پھر بادشاہ ہوا اس کی شرارت وتباہی کے لئے حرہ کا واقعہ شاہد ہے نیز مروان بھی ان مفسدین میں داخل ہے واللہ اعلم۔

۳۳۶۴ ﴿ حَدَّثَنا يَحْيىٰ بْنُ مُوسىٰ حدَّثنا الوَلِيْدُ حدثني ابنُ جابِرٍ حدَّثني بُسْرُ بنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيْسَ الخو لانيُّ اَنَّه سَمِعَ حُذَيْفَةَ بنَ اليَمَانِ يقولُ كانَ الناسُ يَسْأَلُونَ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن الخَيْرِ وكُنْتُ أَسْأَلُهُ عن الشَّرِّ مخافَةَ ان يُدْرِكَنِي فقلتُ يارسول اللّٰهِ! اِنَّا كُنّا في جاهِلِيَّةٍ وشَرٍّ فجانا اللّٰهُ بهٰذا الخَيْرِ فهلْ بَعْدَ هٰذا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قال نعم قلتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قال نَعَمْ وفيهِ دَخَنٌ قلتُ وَمَا دَخَنُهُ قال قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تعرِفُ منهُمْ وتُنْكِرُ قلتُ يارسول اللّٰهِ! فهلْ بَعْدَ ذلك الخَيْرِ مِن شَرٍّ قال نَعَمْ دُعاةٌ الى اَبْوابِ جهنَّم مَنْ اجابهُمْ اِلَيْها قذَفُوهُ فِيها قلتُ يارسول اللّٰهِ! صِفْهُمْ لنا فقال هُمْ مِنْ جِلْدَتِنا ويتكلَّمُون بالسِنَتِنا قلتُ فَمَاتَامُرُنِي اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلك قال تَلْزَمُ جماعةَ المُسْلِمِيْنَ واِمامَهُمْ قلتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إمامٌ قال فَاعتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّها ولو اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حتى يُدْرِكَكَ الموتُ وَاَنْتَ عَلىٰ ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق (یعنی اس فتنہ اور بدعات کے متعلق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والے ہیں) پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں پھنس نہ جاؤں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر (برائی) میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے (آپ کو بھیج کر) ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر (برائی) کا زمانہ آئے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا اس شر کے بعد خیر کا زمانہ آئے گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں دھواں ہوگا (یعنی اس میں کچھ برائی ملی ہوگی خالص خیر ونیکی نہ ہوگی) میں نے پوچھا وہ دھواں (دھبہ) کیا ہوگا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے (بدعات میں گرفتار ہوں گے) تم ان میں (خیر کو) پہچان لوگے اور ان کے بدعات کو ناپسند کروگے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے جس نے اس کی بات سنی انہوں نے اس کو جہنم میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے اوصاف بیان فرمادیجئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ (ظاہر میں) ہماری ہی قوم ومذہب (یعنی مسلمان) ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ میرے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تمہیں اس کے لئے (جنگل کے) درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۹، وياتي في الفتن ص۱۰۴۹، واخرجه مسلم في كتاب الامارة والجماعة، ابن ماجه في الفتن.

۳۳۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حدَّثَنا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ عن اسْمَاعيلَ حدَّثَني قَيْسٌ عن حُذَيْفة قال تعلَّم اصحابِي الخير و تعلَّمتُ الشَّرَّ. ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی اور صحابہ نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے شر و برائی کے حالات دریافت کئے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر من حديث حذيفةؓ.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۰۹،

۳۳۶۶ ﴿ حدَّثنا الحكمُ بنُ نافعٍ اخبرنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اخبرني ابُوسلمة بنُ عبد الرَّحمٰنِ انَّ اباهُريرة قال قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لاتقومُ السَّاعةُ حتى تَقْتتِلَ فِئَتَانِ دَعْواهُمَا وَاحِدَةٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان فيه اخبارا عن الغيب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۰۹، وياتی ص۱۰۲۵، وص۱۰۵۴۔

تشریح والمراد كما فی الفتح علی ومن معه ومعاوية ومن معه لما تحاربا بصفين، دعواهما واحدة. (قس)

تقریباً یہی علامہ عینی اور علامہ کرمانی نے فرمایا ہے دونوں فریق کا دعوی ایک تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں اگرچہ فی الواقع ایک حق پر ہوگا دوسرا ناحق پر ولا بد ان يكون احدهما مصيبا والآخر مخطئا كما كان بين علی ومعاوية رضی الله عنهما وكان علی هو المصيب ومخالفه مخطی معذور فی الخطاء لانه با لاجتهاد والمجتهد اذا اخطأ لا اثم عليه وقال عليه الصلوة والسلام اذا اصاب فله اجران واذا اخطأ فله اجر. (کرمانی) نیز حاشیہ ۱۱۔

جنگ صفین پر مفصل بحث کے لئے دیکھئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۱۶۵۔

۳۳۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ مُحمَّدٍ اَخبَرَنا عبدُ الرَّزَّاق اَخبرنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن ابی هُرَيرَةَ عنِ النبیِّ صلی الله عليه وسلم قال لاتقومُ السّاعةُ حتی تقتتِلَ فئتان فتكونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْواهُمَا واحِدةٌ ولاتقومُ السَّاعَةُ حتی يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلاثِينَ كُلُّهُمْ يزْعُمُ انَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں گی دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا، اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر فی حديث ابی هريرةؓ المذكور وفيه زيادة الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۰۹، وهذا الحديث له طرفان اما الاول فقد مر آنفا ص۵۰۹ مع ذكر مواضعه، واما الثانی ياتی ص۱۰۵۴۔

۳۳۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا ابُو اليَمَانِ اَخبَرَنا شُعَيبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخبرنی ابوسلمة بنُ عبدِالرَّحمٰنِ اَنَّ اَبَاسَعِيدٍ الخُدرِیَّ قال بَيْنَما نحنُ عندَ رسول الله صلی الله عليه وسلم وَهُوَ يقسِمُ قسمًا اذ اَتاهُ ذُوالخُوَيصرة وهو رجُلٌ من بنی تميم فقال يارسول الله! اعدل، فقال وَيلك وَمَنْ يَعْدِلُ اِذا لَمْ اَعدِلْ قدخبت وخسرت ان لم اكن اعدلُ فقال عُمرُ

یارسولَ اللّٰہِ! اِئذَنْ لِی فِیہِ فَاَضرِبَ عُنُقَہ فقال دَعْہُ فاِنَّ لَہ اَصْحَابًا یَحقِرُ اَحَدُکم صَلاتَہ مَعَ صَلاتِہِم وصِیامَہ مَعَ صِیامِہِمْ یَقْرَؤُوْنَ القُرآنَ لایُجَاوِزُ تَراقِیَھُمْ یَمرُقُونَ مِنَ الدِّیْنِ کَما یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہ فلا یُوجَدُ فِیہِ شَیٌٔ ثم یُنْظَرُ اِلٰی رِصافِہ فلایُوجَدُ فِیہ شَیٌٔ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہ وَھُوَ قِدْحُہ فلا یُوجَدُ فِیہِ شَیٌٔ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہِ فلا یُوجَدُ فِیہِ شَیٌٔ قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ آیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلَ ثَدْیِ المَرْأَۃِ اَومِثْلَ البَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُونَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوسَعِیْدٍ فَاَشْھَدُ اَنِّی سَمِعْتُ ھٰذا الحدیثَ مِن رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَشْھَدُ اَنَّ علیَّ بنَ اَبِی طالبٍ قاتَلَھُمْ وَاَنا مَعَہ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ الرَّجُلِ فَالتُمِسَ فَاُتِیَ بِہ حتی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعتِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الَّذی نَعَتَہ۔

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ عدل (انصاف) سے کام لیجئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے کم بخت اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو (دنیا میں) کون انصاف کرے گا؟ اگر میں ظالم ہوں تو تیری تباہی و بربادی ہے (کیونکہ تو میری امت میں ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خسران وتباہی سے کیسے بچ سکتا ہے) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اس کے بارے میں اجازت دیں تو میں اس کی گردن ماردوں گا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے ایسے ساتھی پیدا ہوں گے (نمازی روزے دار) کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں ان کے روزے کو اپنے روزے کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھو گے، وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (الفاظ رہیں گے مگر دل میں قرآن کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا) اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے (یعنی زوردار تیر شکار کو چھیدتا ہوا پار ہو جاتا ہے) اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی پھر اگر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے جو چھڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا پھر اس کے نض کو دیکھا جائے اور وہ تیر میں لگائی جانے والی لکڑی تو کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں ملے گا حالانکہ وہ گندگی اور خون سے گذر چکا ہے (یعنی وہ تیر اتنی سرعت و تیزی سے شکار کو چھیدتا ہوا گذر گیا کہ اس کے کسی حصے میں کچھ نہیں لگا) ان کی علامت ایک سیاہ فام (کالا انسان) ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا (حرکت کرتا ہوگا) اور یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے جب مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے گی، حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ

حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان لوگوں سے جنگ کی اور میں ان کے ساتھ ساتھ تھا پھر انہوں نے حکم دیا اس شخص کے تلاش کئے جانے کا جسے آنحضور ﷺ نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بیان فرمایا تھا چنانچہ اس کو تلاش کر کے لایا گیا میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بعینہٖ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

(یہ شخص دراصل خارجی تھا جو ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کی تکفیر کرتا تھا واللہ اعلم)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۰۹ تا ص۵۱۰، ومرّ الحديث ص۴۷۱، وياتى ص۶۲۳، وص۶۷۳، وص۷۵۶، وص۹۱۰، وص۱۱۰۵۔

۳۳۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كَثِيرٍ اَخبَرَنا سُفيانُ عنِ الاَعمَشِ عن خَيثَمَةَ عن سُوَيدِ بنِ غَفلَةَ قال قال عَلِيٌّ اِذَا حَدَّثتُكُم عن رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّماءِ اَحبُّ اِلَيَّ مِن اَنْ اَكذِبَ عَلَيهِ وَاِذَا حَدَّثتُكُم فِيمَا بَينِي وَبَينَكُم فاِنَّ الحَربَ خُدعَةٌ سَمِعتُ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول يَاتِي فى آخِرِ الزمانِ قومٌ حُدَثَاءُ الاَسنانِ سُفَهاءُ الاَحلامِ يقولون مِن خيرِ قولِ البَرِيَّةِ يَمرُقونَ مِنَ الاِسلامِ كَما يَمرُقُ السَّهمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لايُجَاوِزُ اِيمانُهُم حَناجِرَهُم فاَينَما لَقِيتُمُوهُم فاقتُلوهُم فاِنَّ قَتلَهُم اَجرٌ لِمَنْ قَتَلَهُم يومَ القِيامَةِ. ﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے آسمان سے گر جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تم سے ایسی بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو بیشک لڑائی ایک خفیہ تدبیر (چال) ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ اخیر زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جو نوعمر اور بیوقوف ہوگی زبان سے تو ایسی باتیں کہیں گے جو سارے جہاں کی باتوں سے افضل وبہتر ہے وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے (قلب تک) نہیں اترے گا تم انہیں جہاں پاؤ قتل کردو کیونکہ ان کا قتل کرنا قاتل کے لئے قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۱۰، وياتى الحديث ص۷۵۶، وص۱۰۲۴، واخرجه مسلم فى الزكوٰة، وابو داؤد فى السنة.

يقولون من خير قول البرية وهو القرآن. (قس) یعنی زبان سے کہیں گے قرآن پر چلو، آیات قرآنی

پڑھیں گے لیکن تفسیر غلط کریں گے آٹھویں جلد جنگ صفین میں مسئلہ تحکیم کا مطالعہ کیجئے۔

۳۳۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثنّٰی حَدَّثَنَا یَحییٰ عن اِسماعِیلَ حَدَّثَنا قَیسٌ عن خَبَّابِ بنِ الاَرَتِّ قال شَکَونا اِلَی النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُردَةً لَه فی ظِلِّ الْکَعْبَةِ فقُلنا اَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنا اَلاَ تَدْعُو اللّٰہ لَنا قال کانَ الرَّجُلُ فِیمَن قَبلَکُم یُحفَرُ لَه فی الارضِ فیُجْعَلُ فِیهِ فیُجَاءُ بِالمِنشَارِ فیُوضَعُ عَلٰی رَاسِهِ فیُشَقُّ بِاثْنَتَینِ وَمَا یَصُدُّه ذٰلِك عن دِینِه وَیُمشَطُ بِاَمْشَاطِ الحَدِیدِ مادُونَ لَحمِهِ مِن عَظمٍ اَوعَصَبٍ وَمَا یَصُدُّه ذٰلِك عن دِینِه وَاللّٰہ لَیُتِمَّنَّ هٰذا الاَمرَ حتی یَسِیرَ الرَّاکِبُ مِن صَنعَاءَ اِلٰی حَضرَمَوتَ لایَخافُ اِلَّا اللّٰہ اَوِ الذِّئبَ عَلٰی غَنَمِه وَلٰکِنَّکُم تَستَعجِلُونَ. ﴾

ترجمہ حضرت خباب بن ارتؓ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کافروں کی ایذا دہی کی) شکایت کی اور اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب کرتے؟ آپ ہمارے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کے (انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں میں سے) ایک شخص ہوتا جس کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس کو اس گڑھے میں ڈال دیا پھر آرا لا کر اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کئے جاتے اور یہ آرا بھی ان کو اپنے دین سے روکتا نہ تھا (اپنے سچے دین پر قائم رہتے) اور لوہے کے کنگھے اس کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے اور یہ سزا بھی ان کو دین سے نہیں روکتی خدا کی قسم یہ امر (اسلام) ضرور پورا ہوگا یا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور پورا کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا اللہ کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا یا بھیڑیوں کا خوف ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ عجلت سے کام لیتے ہو (جلدی کرتے ہو)۔

مطابقته للترجمة مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص ۵۱۰، ویاتی ص ۵۴۳، وص ۱۰۲۷، وابوداؤد وغیرہ۔

۳۳۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزهَرُ بنُ سَعدٍ اَخبَرَنا ابنُ عَونٍ اَنبَانِی مُوسَی بنُ اَنَسٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افتَقَدَ ثابتَ بنَ قَیسٍ فقال رَجُلٌ یارسولَ اللّٰہِ! اَنَا اَعلَمُ لَكَ عِلمَهُ فاَتاهُ فوَجَدَهُ جالِسًا فی بَیتِهِ مُنَکِّسًا رَاسَه فقال مَاشَانُكَ فقال شَرٌّ کانَ یَرفَعُ صَوتَه فَوقَ صوتِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقد حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِن اَهلِ النَّارِ فاَتَی الرَّجُلُ فاَخبَرَه اَنَّه قال کَذا وَکَذا قال مُوسَی بنُ اَنَسٍ فرَجَعَ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِیمَةٍ فقال اذهَب اِلَیهِ فقُل لَه اِنَّكَ لَستَ مِن اَهلِ

النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ثابت بن قیسؓ کو تلاش کیا وہ مجلس میں حاضر نہ تھے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں چنانچہ وہ ثابت بن قیس کے یہاں آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ تو ثابتؓ نے کہا برا حال ہے یہ (یعنی میں) اپنی آواز کو نبی اکرم ﷺ کی آواز پر بلند کرتا تھا اس لئے اس کا عمل (یعنی میرا عمل) بیکار و برباد ہو گیا اور میں دوزخی ہو گیا یہ سن کر وہ شخص خدمت اقدس میں آئے اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ ثابتؓ نے ایسا ایسا کہا ہے، موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ پھر دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت بن قیسؓ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمةِ توخذ من قوله لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة لان هذا امر لا يطلع عليه الا النبی صلی اللّٰه عليه وسلم واخبر النبی صلی اللّٰه انه يعيش حميدا ويموت شهيدًا فلما كان يوم اليمامة ثبت حتى قتل (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۰، وياتی ص ۷۱۸۔

ثابت بن قیسؓ: تشریح و تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ۹ / کتاب التفسیر ص ۶۰۷۔

۳۳۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاق سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بنَ عازِبٍ قال قَرَأَ رَجُلٌ الكَهْفَ وفی الدَّارِ الدَّابَّةُ فجعلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فاِذَا ضَبَابَةٌ اَوْسَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فذَكَرَهُ لِلنَّبِیِّ صلی اللّٰه عليه وسلم فقال اِقْرَأْ فُلانُ فاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ نزلَتْ لِلقرآنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلقُرآنِ.﴾

ترجمہ | حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے (اسید بن حضیرؓ نے) نماز میں سورہ کہف کی تلاوت کی اور گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا وہ بدکنے لگا پھر سلام پھیرا تو دیکھا کہ کہرا ہے یا بادل ہے جو پورے گھر پر چھا گیا ہے اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں پڑھتے رہو یہ سکینہ تھا جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه اخباره صلی اللّٰه عليه وسلم عن نزول السكينة عند قراءة القرآن.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۰، وياتی ص ۷۱۷، وص ۷۴۹۔

۳۳۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بنِ اِبْرَاهِيمَ اَبُوالحَسَنِ الحَرَّانِیُّ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُواِسحاق قال سَمِعْتُ البَرَاءَ بن عازِب يقولُ جاءَ اَبُوبَكْرٍ اِلٰى اَبِى فى مَنْزِله فاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلاً فقال لِعازِب ابْعَثْ اِبْنَكَ يَحْمِلُه مَعِى قال فحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ اَبِى يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فقال لَه اَبِى يَااَبَابَكْرٍ حَدِّثْنِى كَيفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الغدِ حتى قامَ قائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيْقُ لاَيَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لم تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِندَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم مَكانًا بِيَدِى يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطتُ عليه فَرْوَةً وَقلتُ نَم يارسولَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ ماحَوْلَكَ فنامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ ماحولَهُ فاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بغنَمِه اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنها مِثْلَ الَّذِى اَرَدْنا فقُلْتُ لَه لِمَنْ اَنْتَ ياغلامُ فقال لِرجلٍ مِنْ اَهْلِ المَدِيْنَةِ اَوْمَكَّةَ قلتُ اَفِى غنَمِكَ لَبَنٌ قال نَعَمْ قلتُ اَفَتَحْلُبُ قال نَعم فاَخَذَ شاةً فقلتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّراب وَالشَّعرِ وَالقَذٰى قال فرَاَيْتُ البَرَاءَ يَضرِبُ اِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأخرٰى يَنْفُضُ فحَلَبَ فى قَعْبٍ كُثْبَةً مِن لَبَنٍ وَمَعِى اِدَاوَةٌ حَمَلْتُها لِلنَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم يَرْتَوِى مِنها يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فاَتَيْتُ النبىَّ صلى الله عليه وسلم فكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ فوَافَقْتُه حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فصَبَبْتُ مِنَ الماءِ عَلَى اللَّبَنِ حتى بَرَدَ اَسْفَلُه فقُلْتُ اِشْرَبْ يارسولَ اللّٰهِ! قال فشَرِبَ حتى رَضِيْتُ ثُمَّ قال اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قلتُ بَلٰى قال فَارْتَحَلْنَا بعدَ مامالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنا سُرَاقَةُ بنُ مالِكٍ فقلتُ اُتِيْنَا يارسولَ اللّٰهِ! فقال لاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنا فدَعَا عَلَيْهِ النبىُّ صلى الله عليه وسلم فارْتَطَمَتْ بِه فَرَسُهُ اِلَى بَطْنِها اُرٰى فى جَلَدٍ مِنَ الاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فقال اِنِّى اُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَىَّ فادْعُوا اللّٰهَ لِى وَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فدَعَا لَهُ النبىُّ صلى الله عليه وسلم فنَجَا فجَعَلَ لايَلْقٰى اَحَدًا اِلاَّ قال قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَاهُنَا فَلاَ يَلْقٰى اَحَدًا اِلاَّ رَدَّهُ قال وَوَفٰى لَنَا.

ترجمہ | ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو بھیج دیجئے کہ یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے براءؓ نے بیان کیا کہ میں کجاوہ اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور میرے والد اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے تو میرے والد نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا اے ابوبکر آپ مجھ سے بیان فرمایئے آپ دونوں حضرات نے کیا کیا جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار ثور سے نکل کر) چلے تھے (یعنی ہجرت کا قصہ بیان فرمایئے) حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہاں

بیان کروں گا، ہم رات بھر تو چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی چلتے رہے یہاں تک کہ جب ٹھیک دو پہر ہوگئی اور راستہ خالی ہوگیا (سنسان پڑ گیا) اس میں (شدت دھوپ کی وجہ سے) کوئی نہیں گذر رہا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی اس کے (بھرپور) سائے میں دھوپ نہیں آتی تھی ہم وہیں اتر پڑے اور میں نے اپنے ہاتھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جگہ صاف کردی تا کہ آپ آرام فرمائیں اور میں نے ایک پوستین (کمبل) وہاں بچھادی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ آرام فرمائیں اور میں آپ کے اردگرد نظر رکھوں گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور میں ادھر ادھر (چاروں طرف) نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا اتنے میں ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ اسی چٹان کی طرف اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ آرہا ہے وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا اے لڑکے تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے ایک مدینہ والے یا مکہ والے شخص کا نام بتایا میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا کیا تم (میرے لئے) دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری پکڑی تو میں نے کہا پہلے تھن کو مٹی (یعنی دھول) اور بال اور گندگی سے صاف کرلو، ابو اسحاق نے کہا میں نے براءؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھن جھاڑنے کی کیفیت بتلا رہے تھے (کہ اس طرح تھنوں کو صاف کیا) اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا اور میرے ساتھ ایک لوٹا تھا جس کو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اٹھا کر لایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سیراب ہوتے، پانی پیتے اور وضو کرتے۔

پھر میں (دودھ لے کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کروں، لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ جس وقت میں پہونچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بیدار ہوگئے، میں نے دودھ پر تھوڑا سا پانی ڈال دیا یہاں تک کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نوش فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (یعنی خوب پیا) اس کے بعد فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت (چلنے کا وقت) نہیں آیا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آگیا، ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ سورج ڈھلنے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر سوار ہوکر ہم کو پکڑنے آرہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پکڑے گئے ارشاد فرمایا غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا اس کو لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سخت زمین میں زہیر نے شک کیا (مطلب ہے کہ زہیر نے کہا مجھ کو شک ہے کہ یہ بھی کہا تھا یا نہیں کہ زمین سخت تھی یعنی زمین ایسی نرم وگیلی نہ تھی جس سے یہ سمجھیں کہ یہ معاملہ اتفاق سے ہوگیا سخت زمین میں گھوڑے کا دھنس جانا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا اثر تھا) تو سراقہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپ دونوں نے مجھ پر بددعا کی اب آپ دونوں میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کی) اللہ سے دعا کریں تو خدا کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی اور وہ

نجات پا گیا (یعنی زمین سے نکل آیا) اب سراقہ نے یہ کیا کہ (وعدے کے مطابق) جب کوئی کافر ملتا تو اس سے کہہ دیتا ادھر جانے کی حاجت نہیں میں دیکھ آیا ہوں پھر واپس لوٹا دیتا، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ سراقہ نے جو وعدہ کیا تھا پورا کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان فيه معجزة ظاهرة لا تخفى على متامل.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص۵۱۰، تا ص ۵۱۱، ومرّ الحديث ص۳۲۹، وص۳۳۰، ویاتي الحدیث ص۵۱۵، وص۵۵۵، وص۵۵۷، وص۸۳۹۔

تحقیق وتشریح: اس میں سفر ہجرت کا ایک حصہ ہے اور وہ غار ثور سے نکلنے کے بعد کے واقعات پر مشتمل ہے۔

واللہ لکما اس میں ایک نسخہ ہے فاللہ لکما فی الحاشیہ، ایضا کرمانی، عمدۃ القاری، ارشاد الساری۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: فالله بالرفع مبتدا وقوله لكما خبره اى ناصر لكما، علامہ قسطلانیؒ نے مزید تفصیل کی: اى ناصر كما وحافظكما حتى تبلغا مقصدكما. (قس) ويروى بنصب لفظة الله اى فاشهد الله لاجلكما ان ارد عنكما اذ الطلب، وقيل بالجر ايضا بنزع الخافض، والتقدير اقسم بالله لكما بان ارد الطلب وهو جمع طالب. (عمدہ)

۳۳۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خالِدٌ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عبّاسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قال وكَانَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُودُهُ قال لابَاسَ طَهورٌ اِنْ شاءَ الله فقال لَه لاباسَ طَهُورٌ اِنْ شَاءَ الله فقال قُلتَ طَهورٌ كَلَّا بل هِيَ حُمّٰى تَفُورُ اَوتَثُورُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيْرُهُ القُبُورَ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فنَعَمْ اِذًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی (دیہاتی گنوار) کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی مضائقہ نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کردے گی آپ ﷺ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کردے گی اس پر اعرابی نے کہا آپ کہتے ہیں کہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ یہ تو سخت بخار ہے جو ایک بہت بوڑھے پر جوش مار رہا ہے، زور کر رہا ہے جو قبر کی زیارت کرائے گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا (یعنی تو مر جائے گا چنانچہ آئندہ کل وہ مر گیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ توخذ من قوله "فنعم اذًا" وذلك من حيث ان الاعرابى لما رد على النبى صلى الله عليه وسلم قوله "لاباس طهور ان شاء الله" مات على وفق ما قالهٗ وهذا من معجزاته.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۱۱، ویاتی ص ۸۴۴، وص ۸۴۵، وص ۱۱۱۳۔

۳۳۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبدُ الوَارِثِ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ عن انسٍ قال كَانَ رَجُلٌ نَصرَانِيًا فَاَسْلَمَ وَقَرَأَ البَقَرَةَ وَآلَ عِمرَانَ فكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصرَانِيًا فكَانَ يَقُولُ مَا يَدرِي مُحَمَّدٌ الا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفَظَتْهُ الاَرْضُ فَقَالُوا هٰذا فِعلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ مِنهُم نَبَشُوا عن صَاحِبِنَا فَاَلْقَوهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَاَعْمَقُوا لَهُ فِي الاَرْضِ مَااسْتَطَاعُوا فَاَصْبَحَ و قَدْ لَفَظَتْهُ الاَرْضُ فقالوا هذا فِعلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ نَبَشُوا عن صاحِبِنَا لمَّا هَرَبَ مِنهُم فَاَلْقَوهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَاَعْمَقُوا لَهُ فِي الارضِ ما استَطَاعُوا فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفَظَتْهُ الاَرْضُ فَعَلِمُوا اَنَّهُ لَيسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہوگیا اور سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اس نے پڑھ لی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (وحی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا تھا) پھر وہ نصرانی ہوگیا اور کہا کرتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لئے لکھ دیا ہے پھر وہ مرگیا اور اس کے آدمیوں نے اس کو دفن کردیا صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ہے (لاش باہر پڑی ہوئی ہے) اس کے آدمیوں (دوسرے نصرانیوں) نے کہا یہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کا کام ہے یہ جب ان مسلمانوں سے بھاگ آیا ہے (چونکہ اس نے ان کا دین چھوڑ دیا تھا) تو مسلمانوں نے رات کو آکر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش کو باہر پھینک دیا، اب پھر اس کے آدمیوں نے قبر کھودی اور جہاں تک ہوسکا خوب گہری قبر کھودی اور اس کی لاش کو دوبارہ گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دی ہے پھر ان لوگوں نے کہا یہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کا کام ہے انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کو کھود کر لاش باہر پھینک دی ہے چونکہ یہ ان مسلمانوں سے بھاگ آیا تھا اس لئے مسلمانوں نے اس کو باہر پھینک دیا ہے پھر ان لوگوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی کھود کر اندر ڈالدیا لیکن جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ لاش باہر پڑی ہے اب ان لوگوں نے جانا کہ یہ انسانوں کا کام نہیں ہے (بلکہ خدا کا غضب ہے) چنانچہ ان لوگوں نے بھی یونہی پڑا رہنے دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ظهرت معجزة النبي ﷺ في لفظ الارض اياه مرات لانه لما ارتد عاقبه اللّٰه بذلك لتقوم الحجة على من يراه ويدل على صدق الشارع.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۱۱۔

۳۳۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ بُكَيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيثُ عن يُونُسَ عن ابنِ شِهَابٍ قال وَاَخبَرَنِي ابنُ

المُسَيَّب عن ابی هُریرَةَ انه قال قال رسولُ اللّٰهُ صلی اللّٰهُ علیه وسلم اذا هلك كِسْرٰی فلا كِسْرٰی بعْدَهٗ وَاذا هَلَكَ قَيْصَرُ فلا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِيدِهٖ لَتنفِقُنَّ كُنوزَهُمَا فی سَبِيْلِ اللّٰهِ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو کوئی کسریٰ عراق کا حاکم نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا باشاہ) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر شام کا حاکم نہیں ہوگا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

(والمعنی لا یبقی کسری بالعراق وقیصر بالشام ولما فتحت عراق والشام فی ایام عمر بن الخطاب رضی الله عنه انفقت کنوزهما فی سبیل الله مثل ما اخبر به النبی صلی الله علیه وسلم.)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة جدًا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۱، ومرّ الحديث ص۴۲۵، وص۴۴۰، ویاتی ص۹۸۱۔

تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی اپنی حیات مبارکہ میں مسلمانوں کو بشارت وخوشخبری دی چونکہ یہ حضرات صحابہ عراق وشام سے تجارت کرتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ ان دونوں ملکوں سے کسریٰ وقیصر کی حکومت ختم ہو جائیں گی چنانچہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں دونوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

۳۳۷۷ حَدَّثَنا قَبِيصَةُ حَدَّثَنا سُفيانُ عَنْ عبدِ المَلِكِ بنِ عُمَيرٍ عَنْ جَابِرِبنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قال اِذا هَلَكَ كِسْرٰی فلا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ اِذا هَلَكَ قَيْصَرُ فلا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَذَكَرَ وقال لَتُنفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فی سَبِيْلِ اللّٰهِ.

ترجمہ حضرت جابرؓ بن سمرةؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۱، ومرّ الحديث ص۴۴۰، ویاتی ص۹۸۱۔

۳۳۷۸ حَدَّثَنا اَبُو اليَمانِ اَخبَرَنا شُعَيْبٌ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبی حُسَيْنٍ حَدَّثَنا نافِعُ بنُ جُبَيرٍ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قال قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الكذَّاب عَلٰی عَهدِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَجَعَلَ يقولُ اِنْ جَعَلَ لِی محمَّدٌ الاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فی بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِن قومِهٖ

فَاَقْبَلَ اِلَيهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمَعَه ثابتُ بنُ قَيسِ بنِ شَمَّاسٍ وفى يَدِ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قِطعَةُ جرِيدٍ حتى وَقَفَ عَلى مُسَيلِمَةَ فى اَصحَابِه فقال لوسَألتَنِى هٰذِهِ القِطعَةَ مَااَعطَيتُكَهَا وَلَن تَعدُوَ اَمرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِن اَدبَرتَ لَيَعقِرَنَّكَ اللّٰه وانّى لَاَرَاكَ الَّذِى اُرِيتُ فِيكَ مَارَاَيتُ فاَخبَرَنِى اَبُوهُرَيرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال بَينَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيتُ فى يَدَىَّ سوارَينِ مِن ذَهَبٍ فاَهَمَّنِى شَانُهُمَا فَاُوحِىَ اِلَىَّ فى المَنَامِ اَن نَفُخهُمَا فنفختُهُما فطَارَا فاَوَّلتُهما كَذَّابَينِ يَخرُجَانِ بَعدِى فكانَ اَحَدُهُمَا العَنسِىّ وَالآخَرُ مُسَيلِمَةَ صاحبَ اليَمَامَةِ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسیلمہ کذاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ منورہ) آیا اور کہنے لگا اگر محمد (ﷺ) امر کو (نبوت یا خلافت کو) اپنے بعد مجھے سونپ دیں (یعنی مجھے اپنا ولی عہد بنا دیں) تو میں ان کی اتباع کر لوں گا، اور مسیلمہ مدینہ منورہ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ آیا تھا (وذكر الواقدى ان عدد من كان معه من قومه سبعة عشر نفسًا) (قس) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس (تبلیغ کے لئے) تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماسؓ اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب کے پاس اس کے ساتھیوں کی مجلس میں قیام فرما ہوئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں اس چھڑی کو بھی تجھے نہیں دوں گا (خلافت تو بڑی چیز ہے) اور تیرے بارے میں جو اللہ کا فیصلہ ہے تو ہرگز نہیں تجاوز کر سکے گا اور اگر تو نے میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ضرور ہلاک کرے گا میں سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا ہے حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے انہیں دیکھ کر مجھے غم ہوا (کہ یہ سونا میرے ہاتھ میں کیسے جبکہ مردوں کے لئے اس کا پہننا درست نہیں) پھر خواب ہی میں مجھے وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک مارو چنانچہ میں نے ان دونوں پر پھونکا تو دونوں اڑ گئے میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد (یعنی میری نبوت کے بعد) ظاہر ہوں گے (اور نبوت کا دعویٰ کریں گے) ان دونوں میں سے ایک اسود عنسی (بفتح العين المهملة و سكون النون) ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ والا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابقَةُ الحَدِيثِ لِلتَرجمةِ توخذ من قولهم فاولتهما كذابين الى آخره لان فيه اخبارا عنه صلى اللّٰه عليه وسلم بامر قد وقع بعضه فى ايامه وبعضه بعده فان العنسى قتل فى ايامه و مسيلمه بعده الخ.

تعدد موضع و الحديث هنا ص ۵۱۱، ويلتى فى المغازى ص ۶۲۸۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیے جلد ہشتم مغازی ص ۴۵۲۔

۳۳۷۹ ﴿حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ العَلاءِ حدثنا حَمَّادُ بنُ اُسَامَةَ عن بُرَيْدِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي بُرْدَةَ عن جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِي مُوسٰى اُرَاهُ عنِ النبيِّ ﷺ قال رَاَيْتُ فِي المَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي اِلٰى اَنَّها اليَمَامَةُ اَوْهَجَرُ فاِذَا هِيَ المَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُه فاِذَا هُوَ مَااُصِيْبَ مِنَ المُؤْمِنِيْنَ يومَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُه اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَاكَانَ فاِذَا هُوَ مَاجَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ المُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فاِذَا هُمُ المُؤْمِنُوْنَ يومَ اُحُدٍ وَاِذَا الخَيْرُ ماجاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يومِ بَدْرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے (امام بخاریؒ کہتے ہیں) میں سمجھتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کررہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں تو میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ یثرب مدینہ منورہ ہے اور میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار (ذوالفقار) ہلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا دیکھا کہ اس کی تعبیر وہ ہے جو احد کے دن مسلمان شہید ہوئے پھر میں نے تلوار کو دوسری مرتبہ ہلایا تو وہ اس سے بھی اچھی صورت میں ہوگئی جیسے پہلے تھی اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ اور مسلمانوں کے اجتماع کی صورت میں ظاہر کی، اور میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کا کام بہتر ہے (یہاں مضاف محذوف ہے ای وضع اللہ خیر مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سارا کام بہتر اور حکمت سے پر ہوتا ہے) یہ وہ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ احد میں ہوا اور خیر و بھلائی اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمةِ من حيث ان فيه اخبارا عن رؤياه الصدق ووقوعها مثل ماعبرها به.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۱۱ تا ص ۵۱۲، ويأتي في المغازى ص ۵۶۸، وص ۵۸۴، وص ۱۰۴۱، وص ۱۰۴۲۔

تشریح مفصل تحقیق وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۴۱، وص ۴۲۔

۳۳۸۰ ﴿حَدَّثَنا اَبُو نُعَيْمٍ حدثنا زَكَرِيا عن فِرَاسٍ عن عامِرِ الشَّعْبِيِّ عن مَسْرُوقٍ عن عائِشَةَ قالتْ اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَها مَشْيُ النبيِّ ﷺ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم مَرْحَبا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عن يَمِيْنِهِ اَوْ عن شِمَالِه ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْها حَدِيْثًا فَبَكَتْ فقلتُ لَها لِمَ تَبْكِيْنَ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيْها حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ فقلتُ مارَاَيْتُ كَاليَوْمِ

فرحا اقرب من حزن فسألتها عما قال فقالت ما كنت لأفشي سر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قبض النبي صلى الله عليه وسلم فسألتها عما قال فقالت اسر الي ان جبريل كان يعارضني القرآن كل سنة مرة وانه عارضني العام مرتين ولا اراه الا حضر اجلي وانك اول اهل بيتي لحاقا بي فبكيت فقال اما ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنين فضحكت لذلك.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ چلتی ہوئی آئیں حضرت فاطمہؓ کی رفتار (چال) گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے (یعنی بڑی مشابہت ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش آمدید بیٹی! اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف بٹھا دیا اور ان سے آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رو دیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہؓ سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں؟ (پھر دوبارہ) حضور ﷺ نے ان سے آہستہ سے ایک بات کہی تو وہ ہنس پڑیں، عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے (اپنے دل میں) کہا آج کی طرح خوشی اور میں نے کبھی نہیں دیکھی جو غم سے قریب تر ہو (یعنی غم کے فوراً بعد خوشی رونے کے بعد فوراً ہنسی) عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کرونگی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا تو حضرت فاطمہؓ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے (میرے کان میں) یہ فرمایا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ کیا ہے اس سے میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی تم ہوگی یہ سن کر میں رونے لگی تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم سارے بہشتی عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ سارے مسلمان عورتوں کی سردار ہو تو میں اس پر ہنس پڑی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اخبر عن حضور اجله و من حيث انه اخبر ان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۱۲، ويأتي ص ۵۱۲، وص ۵۲۶، وص ۵۳۲، وفي المغازي ص ۶۳۸، وص ۹۳۰۔

۳۳۸۱ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشة قالت دعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة ابنته في شكواه الذي قبض فيه فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت سارني النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرني انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت.

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو بلایا اور چپکے سے ان سے کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنس دیں، عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہؓ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلی مرتبہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی تو فرمایا کہ اسی بیماری میں آپ کا وصال ہوگا تو میں رونے لگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ سے ملوں گی اس پر میں ہنس پڑی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمةِ هٰذا طريق آخر من وجه آخر فى حديث عائشة رضى اللّٰه عنها المذكور الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۲، ومرّ الحديث ص۵۱۲، ويأتى ص۵۲۶، وص۵۳۲، وص۶۳۸، وص۹۳۰۔

۳۳۸۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ حدثنا شُعْبَةُ عن اَبِى بِشْرٍ عن سَعِيْدِ بنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابنِ عباسٍ قال كانَ عُمَرُ بنُ الخَطابِ يُدْنِى ابنَ عبَّاسٍ فقالَ لَهُ عبدُ الرحمٰنِ بنُ عَوفٍ اِنَّ لَنا اَبناءً مِثلَه فقالَ اِنَّه مِن حيثُ تَعْلَمُ فسَاَلَ عُمَرُ ابنَ عباسٍ عن هٰذِهِ الآيَةِ "اِذا جاءَ نَصرُ اللّٰهِ وَالفَتحُ" فقالَ اَجَلُ رسولِ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمَهُ اياه قال مَا اَعْلَمُ مِنهَا اِلاَّ مَا تَعلَمُ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ ابن عباسؓ کو قریب بٹھاتے تھے تو ان سے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا بلاشبہ اس جیسے تو ہمارے بھی بیٹے ہیں، اس پر حضرت عمرؓ نے کہا یہ اس علم وفضل کی وجہ سے جو تم جانتے ہو (یا تم جان لوگے) پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے اس آیت اِذا جاء نصرا للّٰه والفتح کے متعلق دریافت کیا تو ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس کی اطلاع اللہ نے آپ ﷺ کو دی حضرت عمرؓ نے فرمایا اس آیت کے متعلق میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمةِ توخذ من قوله "اعلمه اياه" اى اعلم النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ابن عباس رضى اللّٰه عنهما ان هذه السورة فى اجل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وهذا اخبار قبل وقوعه ووقع الامر كذلك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۲، ويأتى فى المغازى ص۶۱۵، وص۶۳۸، وص۹۳۰۔

افادہ: یہ مختصر ہے مفصل حدیث مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم ص ۳۵۳۔

۳۳۸۳ ﴿حَدَّثَنَا اَبُونُعَيمٍ حدثنا عبدُ الرحمٰنِ بنُ سُليمانَ بنِ حَنْظَلَةَ بنُ الغَسِيلِ حدثنا عِكْرِمَةُ عنِ ابنِ عباسٍ قال خَرَجَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ فى مَرَضِهِ الَّذِى ماتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ وقد عَصَّبَ رَاسَه بِعِصَابَةٍ دَسماءَ حتى جَلَسَ عَلَى المِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثنى عليه ثم

قال اَمَّا بعدُ فإنَّ الناسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنصارُ حتى يَكُونُوا في الناسِ بِمَنْزِلَةِ المِلْحِ في الطعامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شيئًا يَضُرُّ فِيهِ قومًا وَيَنفعُ فِيهِ آخرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِن مُحْسِنِهِمْ وَيَتجاوَزْ عن مُسِيئِهِم فكانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ فِيهِ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں ایک چادر اوڑھے باہر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر کالی پٹی باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد! (آنے والے دور میں) لوگ بہت بڑھ جائیں گے اور انصار کم ہو جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ اسلام کی ترقی بے حد ہوگی ہزاروں لاکھوں آدمی اور قوموں کے مسلمان ہوں گے پھر اپنے بہت سے آدمیوں میں کم معلوم ہوں گے) یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے (انصار کی تعداد اتنی ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے) پس اگر تم میں سے کوئی شخص کبھی کا والی ہوا ایسا والی کہ اپنی ولایت میں کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ انصار کے نیکیوں کی قدر کرے اور برے کی برائی سے درگذر کرے (معاف کردے) اور یہ آخری مجلس تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تقریر فرمائی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمةِ من حيث انه اخبر بكثرة الناس وقلة الانصار بعده۔ اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملے گی اس لئے انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۲، ومرّ الحديث ص ۱۲۷، ويأتي ص ۵۳۶۔

۳۳۸۴ ﴿ حدَّثنا عَبْدُ اللّٰهِ بن مُحَمَّدٍ حدّثنا يَحْيَى بنُ آدَمَ حدثنا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ عن اَبِي مُوسَى عنِ الحَسَنِ عن اَبِي بَكْرَةَ قالَ اَخرَجَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم ذاتَ يَوْمٍ الحَسَنَ فَصَعِدَ بِه عَلَى المِنْبَرِ فقالَ ابْنِي هذا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسنؓ کو باہر نکالا اور ان کو لے کر منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمةِ من حيث انه صلى الله عليه وسلم اخبر بان الحسن رضى الله تعالى عنه يصلح به بين الفئتين من المسلمين وقد وقع مثل ما اخبر فانه ترك الخلافة لمعاوية رضى الله عنه وارتفع النزاع بين الطائفين.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۲، ومرّ الحديث مفصلاً ص ۳۷۲، ويأتي ص ۵۳۰، وص ۱۰۵۳، ابو داؤد في كتاب السنة ص ۶۴۱۔

مختصر تشریح | یہ پیشین گوئی پوری ہوئی سیدنا امام حسنؓ نے وہ کام کیا کہ ہزاروں مسلمانوں کی جان بچادی معاویہؓ سے جنگ کرنا پسند نہیں کیا اور خلافت حضرت معاویہؓ کے حوالہ کردی باوجودیکہ چالیس ہزار انسانوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی و کانت اربعین الفا بایعوه علی الموت. (قس)

مفصل حدیث مع ترجمہ ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ششم ص ۵۲۶ تا ص ۵۶۷۔

۳۳۸۵ ﴿حَدَّثنا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ حدثنا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن حُمَيْدِ بنِ هِلالٍ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَجِيَ خَبَرُهُمْ وَعَيْناهُ تَذْرِفَانِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی اطلاع (محاذ جنگ سے) اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ کو دیدی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمةِ من حيث انه صلى الله عليه سلم اخبر بقتل جعفر بن ابى طالب و زيد بن حارثة بموته قبل ان يجئ خبرهما وهذا من علامات النبوة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۲، ومرّ الحديث ص ۱۶۷، وص ۳۹۲، وص ۴۳۱، ويأتى ص ۵۳۱۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے نصر الباری ہشتم کتاب المغازی ص ۳۲۱ غزوۂ موتہ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۳۸۶ ﴿حَدَّثنا عَمْرُو بنُ عبَّاسٍ حدثنا ابنُ مَهْدِيٍّ حدثنا سُفْيانُ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ عن جابرٍ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم هَلْ لَكُمْ مِنْ اَنْماطٍ قلتُ وَاَنّى يكونُ لنا الاَنْماطُ قال اَمَا اِنَّه سَيَكُونُ لَكُمُ الاَنْماطُ فانا اَقُولُ لها يَعْنى امْرأتَه اَخِّرِى عَنِّى اَنْمَاطَكِ فتقولُ اَلَمْ يَقُلِ النبيُّ ﷺ اِنَّها ستكُونُ لَكُمُ الانماطُ فادَعُها.﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابرؓ کی شادی کے موقع پر) فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں نے عرض کیا (ہم غریب آدمی ہیں) ہمارے پاس قالین کس طرح ہو سکتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو وہ زمانہ قریب ہے کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے، جابرؓ نے بیان کیا کہ اب میں اس سے یعنی اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنا قالین میرے پاس سے ہٹاؤ تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمةِ من حيث انه ﷺ اخبر بانه سيكون لهم الانماط.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۲، ويأتى الحديث فى النكاح ص ۷۷۵۔

تشریح انماط: بفتح الهمزه وسكون النون آخره طاء مهملة ضرب من البسط وهي جمع نمط بفتحات مثل خبر و اخبار.

۳۴۸۷ ﴿حدثنا احمد بن اسحاق حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن ابى اسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابى صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابوجهل فقال من هذا الذى يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابوجهل تطوف بالكعبة آمنا وقد آويتم محمدا واصحابه فقال نعم فتلاحيا بينهما فقال امية لسعد لاترفع صوتك على ابى الحكم فانه سيد اهل الوادى ثم قال سعد والله لئن منعتنى ان اطوف بالبيت لاقطعن متجرك بالشام قال فجعل امية يقول لسعد لاترفع صوتك فجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك فانى سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم انه قاتلك قال اياى قال نعم قال والله مايكذب محمد اذا حدث فرجع الى امرأته فقال اما تعلمين ماقال لى اخى اليثربى قالت وما قال قال زعم انه سمع محمدا يزعم انه قاتلى قالت فوالله مايكذب محمد قال فلما خرجوا الى بدر وجاء الصريخ قالت له امرأته اماذكرت ماقال لك اخوك اليثربى قال فاراد ان لايخرج فقال له ابوجهل انك من اشراف الوادى فسر يوما او يومين فسار معهم فقتله الله.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کی نیت سے چلے مکہ پہنچ کر ابوصفوان امیہ بن خلف (مشہور کافر) کے یہاں اترے اور امیہ بن خلف بھی (تجارت کے لئے) شام جاتے ہوئے جب مدینہ سے گذرتا تو سعدؓ کے یہاں قیام کرتا تھا، امیہ نے سعدؓ سے کہا انتظار کرو (یعنی ٹھہرے رہو) جب نصف النہار کا (دوپہر کا) وقت ہوجائے اور لوگ غافل ہوجائیں (یعنی اپنے اپنے گھر میں چلے جائیں) تو جا کر طواف کر لینا، حضرت سعدؓ طواف کر ہی رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اور کہنے لگا یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعدؓ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں تو ابوجہل نے کہا تم بلا خوف (اطمینان سے) کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کو پناہ دے رکھی ہے، سعدؓ نے کہا ہاں (بیشک) پھر دونوں کے درمیان بحث ہونے لگی تو امیہ نے حضرت سعدؓ سے کہا ابوالحکم (ابوجہل) پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو کیونکہ یہ ابوجہل اہل وادی (مکہ والوں) کا سردار ہے پھر حضرت سعدؓ نے ابوجہل (ملعون) سے فرمایا

خدا کی قسم اگر تو نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے روک دیا تو میں بھی شام سے تمہاری تجارت بند کردوں گا (کیونکہ شام جانے کا راستہ مدینے سے تھا) پھر امیہ حضرت سعدؓ سے کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور امیہ حضرت سعدؓ کو روکتا رہا تو اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ ہمیں چھوڑ دے (ہٹ جا) میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں قتل کریں گے امیہ نے کہا مجھے؟ سعدؓ نے فرمایا کہ ہاں، امیہ نے کہا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات بیان کرتے ہیں تو جھوٹی نہیں ہوتی، پھر امیہ لوٹ کر اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ میرے یثربی بھائی نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ بیوی نے پوچھا کیا کہا؟ امیہ نے بتایا اس نے یہ کہا کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے بیوی نے کہا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات جھوٹی نہیں ہوتی، پھر جب اہل مکہ لڑنے کے لئے بدر کے لئے روانہ ہونے لگے اور کوچ کا اعلان کرنے والا آیا تو امیہ کی بیوی نے امیہ سے کہا کیا تمہیں یاد نہ رہا جو تجھ سے تیرے یثربی بھائی نے کہا تھا اس پر امیہ نے ارادہ کرلیا کہ وہ نہیں نکلے گا مگر ابوجہل نے اس سے کہا کہ تو وادی یعنی مکہ کے سرداروں میں سے ہے اس لئے ہمارے ساتھ ایک یا دودن کی راہ چل آخر امیہ لوگوں کے ساتھ گیا اور اللہ نے اس کو (بدر میں) قتل کردیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃِ من حیث انہ ﷺ اخبر بقتل امیہ بن خلف فقتل.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۱۲ تا ص۵۱۳، ویاتی فی المغازی ص۵۶۳۔

۳۳۸۸ ﴿حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ شَیْبَۃَ اَخْبَرَنا عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ المُغِیْرَۃِ عن اَبِیہِ عن مُوسی بنِ عُقْبَۃَ عن سالِمِ بنِ عبدِ اللّٰہِ عن عبدِ اللّٰہِ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال رَاَیْتُ الناسَ مُجْتَمِعِیْنَ فی صَعِیْدٍ فقامَ اَبُوبَکْرٍ فنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْذَنُوبَیْنِ وَفِی بَعْضِ نَزْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لہ ثُمَّ اَخَذَھا عُمَرُ فاسْتَحالَتْ بِیَدِہٖ غَرْبًا فلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا فی النّاسِ یَفْرِی فَرِیَہ حتی ضَرَبَ النّاسُ بِعَطَنٍ وَقالَ ھَمَّامٌ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنَزَعَ اَبُوبَکْرٍ ذَنُوبَیْنِ.﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں پھر حضرت ابوبکرؓ اٹھے اور ایک ڈول یا دو ڈول (کنویں سے) نکالے اور ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری ہے اللہ ان کی مغفرت کرے پھر حضرت عمرؓ نے اس ڈول کو سنبھالا تو ان کے ہاتھ میں (جاتے ہی) ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے لوگوں میں ایسا طاقتور کام کا ماہر نہیں دیکھا کہ ایسا حیرت انگیز کام کرے (انہوں نے اتنے ڈول کھینچے) کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کرکے ٹھکانوں میں لے گئے (لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھرلیا)۔

اور ہمام نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول کھینچے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ من حیث انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخبر عما رآہ فی المنام فی امر خلافۃ الشیخین وقد وقع مثل ماقال.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۱۳، ویاتی ص ۵۱۹، وص ۵۲۰، وص ۱۰۳۹، ،، ومسلم ثانی فضائل ص ۲۷۵۔

تحقیق وتشریح | ذنوب: بفتح الذال المعجمۃ وھو الدلو الممتلی ماء، یعنی پانی سے بھرا ہوا ڈول وفی بعض نزعہ ضعف اس حدیث کی تعبیر خلافت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شیخین کی خلافت کا حال بیان کررہے ہیں کہ سب سے پہلے بلافصل خلافت ابوبکر کو ملے گی ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلیفہ ہوں گے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بتارہے ہیں کہ ان دونوں (حضرات شیخین) کی خلافت سے مسلمانوں کو کیا فوائد حاصل ہوں گے؟ حضرت ابوبکرؓ کی مدت خلافت قلیل ہے یعنی لسنتان وثلاثۃ اشھر وعشرون یوما. (عمدہ) پھر اس قلیل مدت میں بھی حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت کے ایام میں مرتدین اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی وقلع قمع میں مشغول رہے اور کامیاب رہے کہ بہت سے مرتدین تائب ہوکر مسلمان ہوئے اور مسیلمہ کذاب جہنم رسید ہوا ان فتنوں پر قابو پانے کے بعد آپؓ نے فتوحات کی طرف قدم بڑھایا لیکن آپ کا وصال ہوگیا چونکہ صدیق اکبرؓ کے زمانے میں اموال غنیمت اور فتوحات برائے نام ہی حاصل ہوئیں اور مسلمانوں کو خلافت فاروقی کی طرح فراخی اور کشائش حاصل نہ ہوسکی اسی کو ضعف سے تعبیر فرمایا اس میں حضرت ابوبکرؓ کی نہ کوئی تنقیص ہے اور نہ کوئی عظمت وفضیلت کی کمی ہے بلکہ اگر بنظر دقیق دیکھا جائے تو سیدنا عمر فاروقؓ کی ساری فتوحات سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی مرہون منت ہے کہ مرتدین کی سرکوبی اور اصلاح کرکے مسیلمہ کذاب کا فتنہ ختم کرکے حضرت عمر فاروقؓ کے لئے راستہ صاف کردیا کہ پورا عرب ایمانی کلمہ پر متفق ہوگیا اور حضرت عمر فاروقؓ کے لئے ایران اور شام وغیرہ فتح کرنا آسان ہوگیا۔

۳۳۸۹ ﴿حَدَّثَنَا عبّاسُ بنُ الوَلِیدِ النَّرسِیُّ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ قال سَمِعتُ اَبِی حَدَّثَنَا اَبُوعُثمانَ قال اُنبِئتُ اَنَّ جِبرَئِیلَ اَتَی النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَعِندَہٗ اُمُّ سَلَمَۃَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُ ثُمَّ قامَ فَقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لِاُمِّ سَلَمَۃَ مَن ھٰذا اَوکَما قال قال قالَت ھٰذا دِحیَۃُ فَقالَت اُمُّ سَلَمَۃَ اَیمُ اللّٰہِ مَاحَسِبتُہ اِلَّا اِیَّاہُ حتی سَمِعتُ خُطبَۃَ نَبِیِّ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بِخَبَرِ جِبرَئِیلَ اَوکَما قالَ قالَ فَقُلتُ لِاَبِی عُثمانَ مِمَّن سَمِعتَ ھٰذا قال مِن اُسامَۃَ بنِ زَیدٍ.﴾

ترجمہ | ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا کہ جبرئیلؑ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المومنین ام سلمہؓ تشریف فرما تھیں، حضرت جبرئیلؑ آپ سے گفتگو کرتے رہے پھر جبرئیلؑ

کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟ یا اس کے مثل کچھ اور فرمایا (شک راوی) ابوعثمان نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا یہ حضرت دحیہ کلبیؓ تھے ام سلمہؓ نے بیان کیا خدا کی قسم میں تو ان کو دحیہ کلبی ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جبرئیلؑ کی خبر کے متعلق (یعنی خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیلؑ کی آمد کی اطلاع دے رہے تھے او کما قال، سلیمان (معتمر کے والد) نے کہا کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زیدؓ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمةِ من حيث ان فيه ذكر جبرئيل عليه السلام وهو للذى كان يخبر النبى صلى الله عليه وسلم بالمغيبات فكان علمًا من اعلام نبوته.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۲، وياتى ص۷۴۴، واخرجه مسلم فى فضائل ام سلمةؓ.

• • •

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰۸۲ ﴿باب قَوْلِ اللّٰهِ تعالىٰ يَعْرِفُونَه كَمَا يَعْرِفُونَ ...﴾

اَبْنَاءَ هُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُم لَيَكْتُمُونَ الحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (البقرہ/۱۴۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

اور بیشک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے۔

تشریح یعرفونہ: خبر المبتدأ الذی ھوا لذین آتیناھم الکتاب والضمیر یعود علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ. (ق س)

۳۳۹۰ ﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ اَخبَرَنا مالِكُ بنُ اَنَسٍ عن نافِعٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ اليَهُودَ جَاؤُا إلىٰ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فذَكَرُوا له اَنَّ رَجُلًا مِنهُم وَامْرَاَةً زَنَيَا فقال لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ماتَجِدُونَ في التَّوراةِ في شانِ الرَّجْمِ فقالوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فقال عبدُ اللّٰهِ بن سَلامٍ كَذَبْتُم اِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فاَتَوا بالتَّوراةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلىٰ آيَةِ الرَّجْمِ فقَرأَ ماقَبْلَها وَمابَعْدَها فقال لَهُ عبدُ اللّٰهِ بن سَلامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فرَفَعَ يَدَهُ فاِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فقالوا صَدَقَ يامحمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فاَمَرَ بِهِمَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فرُجِمَا قال عبدُ اللّٰهِ فرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى المَرْاَةِ يَقِيهَا الحِجَارَةَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ چند یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم توراۃ میں

رجم (سنگ سار) کے بارے میں کیا پاتے ہو؟ تو یہودی نے کہا یہ کہ ہم انہیں فضیحت اور بے عزت کریں اور انہیں کوڑے لگائے جائیں، اس پر عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو (غلط بیانی سے کام لیتے ہو) بلاشبہ توراۃ میں رجم کا حکم ہے پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا پھر ان میں سے ایک یہودی (عبداللہ بن صوریا) نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھا اور اس سے پہلے اور بعد کی عبارت پڑھنے لگا تو عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ پھر اس نے اپنا ہاتھ ہٹادیا تو دیکھا کہ اس میں رجم کی آیت موجود ہے تو یہودیوں نے کہا اے محمد! (ﷺ) عبداللہ سلام نے سچ کہا توراۃ میں رجم کا حکم ہے پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے یہودی مرد (یعنی زانی کو) دیکھا کہ اس عورت پر جھک جاتا تھا تا کہ عورت پتھر سے بچاسکے۔

مطابقۃ للترجمۃ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ نہیں پڑھی تھی پھر بھی آپ نے بتایا کہ توراۃ لاکر دیکھو تو تورات میں رجم کا حکم موجود ہونے کو بتانا من اعظم علامات النبوۃ واللہ اعلم.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۱۳، ومرّ ص ۱۷۷، ویاتی ص ۶۵۴، وص ۱۰۰۰، وص ۱۰۱۱، وص ۱۰۹۰، وص ۱۱۲۵۔

اخرجہ مسلم فی الحدود وکذا الترمذی واخرجہ النسائی فی الرجم وابوداؤد فی الحدود.

تشریح تشریح مع اشکال وجواب دیکھئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۱۱۸

۲۰۸۳ ﴿بَابُ سُوالِ الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ آيَةً﴾ فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

مشرکین کا یہ مطالبہ کرنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوئی معجزہ دکھائیں

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر کا معجزہ (یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کو) دکھایا۔

۳۳۹۱ ﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اشْهَدُوْا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ گواہ رہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطَابَقَةُ الْحَدِيْثِ لِلتَّرْجَمَةِ ظَاهِرَةٌ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۱۳، ویاتی ص ۵۴۶، وص ۷۲۱۔

۳۳۹۲ ﴿حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا یونس حدثنا شیبان عن قتادة عن انس بن مالک رضی الله عنه ح وقال لی خلیفة حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس انه حدثهم ان اهل مکة سالوا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (مطالبہ کیا) کہ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شق قمر (چاند کے دو ٹکڑے ہونے) کو دکھایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۱۳، ویاتی ص ۵۴۶، وص ۷۲۲۔

۳۳۹۳ ﴿حدثنا خلف بن خالد القرشی حدثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعة عن عراک بن مالک عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس ان القمر انشق فی زمان النبی صلی الله علیه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۱۳، ویاتی ص ۵۴۶، وص ۷۲۱۔

تشریح | انشقاق القمر من امهات المعجزات واجمع علیه المفسرون واهل السنة وروی عن جماعة کثیرة من الصحابة.

مقصد | باب کا مقصد یہ بتانا ہے کہ شق القمر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور ایسا عظیم معجزہ ہے کہ انبیاء سابقین سے مذکور نہیں نیز امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں فرمایا "فاراهم انشقاق القمر" اور یہ نہیں کہا فانشق القمر۔ اس سے لازم نہیں آتا ہے کہ علامات قیامت سے انکار ہو بلاشبہ شق قمر علامت قیامت میں سے ہے اور معجزہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عین وقت پر کفار مکہ کا مطالبہ پورا کیا کیونکہ مشرکین مکہ نے کہا تھا ہمیں ایک ایسا معجزہ دکھائیے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں تو آپ ﷺ نے دکھلایا۔ واللہ اعلم

۲۰۸۴
﴿باب﴾

بغیر ترجمة وهو کالفصل لما قبله.

۳۳۹۴ ﴿حدثنا محمد بن المثنی حدثنا معاذ حدثنی ابی عن قتادة حدثنا انس ان رجلین

مِنْ اَصْحَابِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم خَرَجَا مِنْ عندِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ المِصْبَاحَیْنِ یُضِیْئَانِ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا فلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حتّی اَتَی اَهْلَهُ.

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ) اندھیری رات میں (گھر جانے کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے اور ان دونوں کے ساتھ (نور کے) دو چراغ کی طرح ہو گئے جو ان دونوں کے آگے روشنی دے رہے تھے پھر جب وہ دونوں (راستے میں) الگ الگ ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ رہا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہونچ گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ یہ روشنی دونوں اصحابؓ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ملی چونکہ دونوں صحابہ دیر تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے رات اندھیری ہوگئی اسلئے اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں دونوں کو روشنی عطا فرمائی تھی اسلئے یہ صحابہ کی کرامت علامات نبوت میں سے ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۱۴، ومرّ الحدیث بعینه سندًا ومتنًا فی باب مجرد ص۶۶۔

۳۳۹۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہ بنُ اَبِی الاَسْوَدِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عن اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ قَالَ سَمِعْتُ المُغِیْرَةَ بنَ شُعْبَةَ عَنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم قَالَ لَایَزَالُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی ظَاهِرِیْنَ حتی یَاْتِیَهُمْ اَمْرُ اللّٰہِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ.

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) ان کے پاس آجائے اور وہ غالب ہی رہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا ملحق بابواب علامات النبوة وفیه معجزة ظاهرة فان هذا الوصف مازال بحمد اللّٰہ تعالٰی فی زمن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الی الآن ولو یزول حتی یاتی امر اللّٰہ المذکور فی الحدیث. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۱۴، ویاتی ص۱۰۸۷، وص۱۱۱۱، مسلم فی الجهاد۔

تشریح ظاهرین یعنی ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ سارے مسلمان مغلوب ہوجائیں حتیٰ یاتیهم امر اللّٰہ، امام نوویؒ کہتے ہیں: هو الریح الذی یاتی فیاخذ روح کل مومن ومومنة ویروی حتی تقوم الساعة. (عمدہ)

یہ گروہ کون ہے؟ اقوال مختلف ہیں امام بخاری کا رجحان یہ ہے کہ یہ اہل علم ہیں اور یہی اصح وارجح ہے۔

۳۳۹۶ حَدَّثَنَا اَلْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الوَلِیْدُ حَدَّثَنِی ابنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِی عُمَیْرُ بنُ هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ یقولُ سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقولُ لَایَزَالُ مِنْ اُمَّتِی اُمَّةٌ قَائِمَةٌ

بامرِ اللّٰہِ لایضرُّھُم مَن خذلھُم وَلا مَن خالفھُم حتی یاتِیَ اَمرُ اللّٰہِ وَھُم علیٰ ذٰلِکَ قال عُمیرُ بنُ ھانِیٍٔ فقال مَالِکُ بنُ یُخامِرَ قال مُعاذٌ وَھُم بِالشّامِ فقال مُعاوِیَۃُ ھٰذا مالِکٌ یزعُمُ انّہ سمِعَ مُعاذًا یقولُ وَھُم بالشّامِ۔

ترجمہ | عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہ انہوں نے معاویہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم (دین) پر قائم رہے گا جو لوگ ان کا بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرے ان کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسی پر رہیں گے۔ عمیر بن ہانی نے بیان کیا کہ مالک بن یخامر نے کہا کہ معاذ بن جبلؓ نے فرمایا اور وہ لوگ (یعنی اللہ کے حکم پر، اللہ کے دین پر قائم رہنے والا گروہ) شام میں ہیں (یعنی ہمارے زمانے میں) فقال معاویۃ الخ معاویہؓ نے کہا یہ مالک (یعنی ابن یخامر) ہیں جو کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ (ابن جبلؓ) سے سنا کہ یہ گروہ ملک شام میں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | الکلام فی مطابقتہ للترجمۃ مثل الکلام فی الحدیث الماضی.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۱۴، ومرّ الحدیث ص۱۶، وص۴۳۹، ویاتی ص۱۰۸۷، وص۱۱۱۱، ومسلم فی الجھاد.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص۳۹۹۔

۳۳۹۷ حدّثنا علیُّ بن عَبدِاللّٰہ حدّثنا سُفیانُ حدّثنا شَبِیبُ بنُ غرقَدَۃَ قال سَمِعتُ الحَیَّ یتحدّثُونَ عن عُروَۃَ انّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَعطاہُ دِینارًا یَشتَرِی لَہٗ بہٖ شَاۃً فاشتری لہ بہٖ شاتَینِ فباعَ اِحداھُما بدِینارٍ وجاءہ بدِینارٍ وَشاۃٍ فدَعا لہٗ بالبرکۃِ فی بَیعِہٖ فکانَ لَو اشتری التُّرابَ لَربِحَ فِیہِ قال سُفیانُ کانَ الحَسَنُ بنُ عُمارَۃَ جاءَنَا بِھٰذا الحَدِیثِ عنہُ قال سَمِعَہ شَبِیبٌ مِن عُروَۃَ فاتَیتُہ فقال شَبِیبٌ اِنّی لَم اَسمَعْہُ مِن عُروَۃَ قال سَمِعتُ الحَیَّ یُخبِرُونَہ عَنہُ وَلٰکِن سَمِعتُہ یقولُ سَمِعتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الخَیرُ مَعقُودٌ بِنَواصِی الخَیلِ اِلٰی یَومِ القِیامَۃِ قال وَلَقَد رَاَیتُ فی دَارِہٖ سَبعِینَ فرَسًا قال سُفیانُ یَشتَرِی لَہ شاۃً کَاَنّھا اُضحِیَّۃٌ۔

ترجمہ | شبیب بن غرقدہ (تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا وہ لوگ عروہ بن ابی الجعدؓ سے نقل کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ اس کی ایک بکری خرید لائیں انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں پھر ان دونوں سے ایک کو ایک دینار میں بیچ دیا اور ایک بکری اور ایک دینار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی پھر تو ان کا حال (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے) یہ ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا، سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ

نے ہمیں شبیب کے واسطے سے یہ حدیث پہنچائی تھی اور حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شبیب نے عروہ سے سنا پھر میں شبیب کے پاس گیا ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے خود عروہؓ سے نہیں سنی لیکن اپنے قبیلہ والوں سے سنی وہ عروہ سے نقل کرتے تھے لیکن میں نے عروہ سے یہ حدیث سنی وہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی، شبیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہؓ کے گھر میں ستر ۷۰ گھوڑے دیکھے تھے، سفیان نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عروہ سے بکری خرید نے کے لئے کہا تھا غالباً وہ قربانی کے لئے تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | فیه من علامات النبوة مافی قوله فدعاله با لبركة فی بیعه و كان لو اشتری التراب لربح فیه یظهر ذلك عند التامل.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۵۱۴، و مرّ الحدیث ص ۳۹۹، و ص ۴۴۰۔

۳۳۹۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنِى نَافِعٌ عن ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اَلْخَيْرُ مَعْقُودٌ فى نَوَاصِيْهَا الخَيْرُ اِلٰى يَومِ القِيَامَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لئے خیر و بھلائی وابستہ کردی گئی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة كما قبله من ان فيه علامة من علامات النبوة وهو اخباره عن امر مستمر الى يوم القيامة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۵۱۴، و مرّ الحدیث ص ۳۹۹۔

۳۳۹۹ ﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ الحارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى التَّيَّاحِ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ عنِ النبىِّ ﷺ الخَيلُ مَعْقُودٌ فى نَوَاصِيْهَا الخَيْرُ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں خیر وابستہ کردی گئی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة لما قبله ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص۵۱۴۔

۳۴۰۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ عن زَيْدِ بنِ اَسْلَمَ عن اَبِى صالِحِ السَّمَّانِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عن النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قال الخَيلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ ولِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الذِى لَهُ اَجْرٌ فرَجُلٌ رَبَطَهَا فى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فى مَرْجٍ

اَوْرَوْضَةٍ وَمَا اَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِالرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْشَرَفَيْنِ كَانَتْ اَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسَتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَااُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا اِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کیلئے ہیں ایک کیلئے تو باعث اجروثواب ہے اور ایک شخص کیلئے پردہ ہے اور ایک شخص پر وبال (گناہ ہے) جس شخص کیلئے گھوڑا باعث اجروثواب ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اسکی رسی کو (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کردیتا ہے (تاکہ خوب اچھی طرح چر سکے) تو وہ اپنے اس طول وعرض میں جو کچھ بھی چرتا چگتا ہے وہ سب اس کیلئے نیکیاں بن جاتی ہیں، اور اگر کبھی وہ اپنی رسی کو توڑ کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے تو اسکی لید بھی مالک کیلئے باعث اجروثواب بن جاتی ہے اور اگر کبھی وہ کسی نہر سے گذرتے ہوئے اسمیں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال نہیں تھا پھر بھی گھوڑے کا پانی پینا اس کیلئے اجروثواب بن جاتا ہے۔ اور ایک (دوسرا) شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار استغنار پردہ پوشی، اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے اور اللہ کا حق جو اسکی گردن اور پیٹھ کے ساتھ وابستہ ہے اسے بھی فراموش نہیں کرتا ہے (مثلاً تھکے ماندے مسافر کو ضرورت کے وقت سوار کرائے) تو یہ گھوڑا اسکے خواہش کے مطابق اس کیلئے ایک پردہ ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دیکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کیلئے وبال وعذاب ہے۔ اور نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں کوئی الگ حکم مجھ پر نازل نہیں ہوا سوائے اس منفرد جامع آیت کے "جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ بھی پائے گا" (سورہ زلزال آیت ۷و۸)

مطابقۃ للترجمۃ وجه المطابقة في ذكره عقيب ابواب علامات النبوة يمكن ان يقال فيه ان فيه من جملة ما اخبر به وقع كما اخبر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۴، وقد مضى هذا الحديث بعين هذا الاسناد عن عبد الله بن مسلمة عن مالك وبعين هذا المتن في الجهاد ص۴۰۰، ويأتي الحديث ص۷۴۱، وص۱۰۹۳۔

۳۴۰۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

يقول صَبَّح رسولُ الله ﷺ خيبرَ بُكرةً وقد خرجُوا بالمَساحِي فلمَّا رَاوهُ قالوا محمدٌ وَالخميسُ وَاحالُوا إِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ فرفَعَ النبيُّ ﷺ يَدَيهِ وقال اللّٰه اكبرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ انّاَ اذا نَزَلْنا بِساحَةِ قومٍ فَساءَ صباحُ المُنْذَرِينَ قال ابو عبدِ الله دَعْ فرفَعَ يَدَيْهِ فانّى اخشى ان لايكونَ محفوظاً وإن كانَ فيهِ فرفَعَ يَدَيْهِ فانّه غرِيْبٌ جدّا.

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں صبح تڑکے ہی پہنچ گئے تھے خیبر کے یہودی لوگ اپنے پھاوڑے لے کر (یعنی آلاتِ زراعت لے کر) نکلے جب ان لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے یہ محمد ﷺ لشکر کے ساتھ آگئے ہیں اور جلدی سے دوڑتے ہوئے قلعہ کی طرف بھاگے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا اللہ اکبر خیبر تو برباد ہوا ہم جب کسی قوم کے میدان میں (جنگ کیلئے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

قال ابو عبداللّٰہ الخ: امام بخاریؒ نے کہا کہ (یہ لفظ فرفع یدیه) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو اٹھایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ مجھے خوف ہے کہ یہ محفوظ نہ ہو اور اگر ہو تو غریب جدا۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجه المطابقة فيه مثل ماذكرنا انه اخبر عن خراب خيبر فوقع كما اخبر. یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح ہونے سے پہلے ہی فرمادیا کہ خیبر برباد ہوا پھر ایسا ہی ہوا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۱۴، ومرّ الحديث ص۴۲۰، ويأتي ص۶۰۳۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد نمبر ۸ غزوہ خیبر ص ۲۶۲، کا مطالعہ کیجئے۔

۳۴۰۲ حَدَّثَنا اِبْراهِيمُ بنُ المُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِي الفُدَيْكِ عن ابنِ اَبِي ذِئْبٍ عن المَقْبُرِيِّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قلتُ يارسولَ اللّٰهِ! اِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيْرًا فانساهُ قال اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُه فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قال ضُمَّهُ فَضَمَمْتُه فَمَا نَسِيْتُ حَدِيثًا بَعْدُ.

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر ان کو بھول جاتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے چادر پھیلادی آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک لپ اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اس کو لپیٹ لے (یعنی اپنے سینے سے) لگالے میں نے (لپیٹ کر) اپنے سینے سے لگالیا پھر اسکے بعد کوئی بات نہیں بھولی۔

مطابقۃ للترجمۃ | وجه المطابقة فيه ان فيه علامة من علاماة النبوة على مالا يخفى.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۱۴تا۵۱۵، ومرّ الحديث ص۲۲، وص۲۷۴، وص۳۱۶، ويأتي ص۱۰۹۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۵۰۸ تا ص ۵۰۹۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۰۸۵

باب فضائل اصحاب النبی ﷺ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْرَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِهِ.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے فضائل کا بیان

اور مسلمانوں میں سے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

مختصر تشریح امام بخاریؒ نے صحابی کی تعریف کی ہے: "من صحب النبی ﷺ" عام ازیں کہ صحبت تھوڑی دیر ہی کی ہو، سال و مہینہ کی کوئی قید صحیح نہیں یا ایمان کی حالت میں حضور اقدس ﷺ کا دیدار نصیب ہوا ہو، ان دونوں صورتوں میں وہ صحابی ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، بچہ ہو یا جوان، جن ہو یا انسان۔

صحابہ کے مراتب کی ترتیب افضلهم الخلفاء الاربعة علی ترتیب الخلافة پھر عشرہ مبشرہ پھر اصحاب بدر ثم احد ثم بیعة الرضوان رضی اللہ عنهم اجمعین.

پھر صحابی ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیاوی حیات میں صحبت پائی یا دیدار سے مشرف ہوا خواب کی رویت سے صحابی میں شمار نہ ہوگا، اسی طرح وصال کے بعد جنازے میں شرکت سے صحابی نہ ہوگا پس معلوم ہوا کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک بار دیکھا وہ صحابی ہے اور یہ ایسا شرف ہے کہ زندگی بھر عبادت و مجاہدہ سے بھی صحابی کے درجے کو نہیں پا سکتا، بڑا سے بڑا ولی کسی ادنیٰ درجے کے صحابی کے مرتبے کو نہیں پہونچ سکتا۔

۳۴۰۳ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن عَمْرٍو قال سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللّٰهِ يقولُ حَدَّثَنَا اَبُوسَعِيْدِ الخُدْرِيُّ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ياتِي عَلَى النَّاسِ زَمانٌ فيغزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فيُقال هَلْ فِيكُمْ مَن صَاحَبَ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فيقولُونَ نَعَمْ فيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فيَغزُو فِئامٌ مِنَ النَّاسِ فيُقالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فيقولونَ نَعَمْ فيُفتَحُ لَهُمْ ثمَّ يَاتِي على النَّاسِ زَمانٌ فيَغزُو فِئامٌ مِنَ النَّاسِ فيقال هَلْ فِيكم مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رسولِ اللّٰهِ ﷺ فيقولونَ نَعَمْ فيُفْتَحُ لَهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی (مسلمانوں کی) جماعت غزوہ کرے گی (اسلامی لشکر جہاد کے لئے جمع ہوں گے) ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ (یعنی کوئی صحابی ہے؟) لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کو (صحابی کی برکت سے) فتح ہوگی پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو یہ پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی کوئی تابعی ہے؟) وہ جواب دیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی اس کے بعد لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے ایسے شخص کی صحبت اٹھائی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو (یعنی تبع تابعی ہو) لوگ جواب دیں گے ہاں تو ان کی فتح ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۵، ومرّ الحديث ص۴۰۵ تا ص۴۰۶، وص۵۰۷۔

۳۴۰۴ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بنُ رَاهْوَيْهِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرنا شُعْبَةُ عن اَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بنَ حُصَيْنٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم خَيْرُ اُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ ثمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ قال عِمْرَانُ فلا اَدْرِي اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلاثًا ثمّ اِنَّ بَعْدَكُمْ قومًا يَشْهَدُونَ ولاَ يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.﴾

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا سب سے بہترین دور میرا زمانہ ہے (یعنی صحابہ کا زمانہ) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تبع تابعین کا) عمرانؓ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا، اس کے بعد

فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ وہ گواہ نہیں بنائے گئے ہیں (یعنی جن کی گواہی کوئی نہیں چاہے گا پھر بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو جایا کریں گے) وہ خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور منت مانیں گے پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحديثِ للترجمة ظاهرةٌ.

تعددموضعہ والحديث هنا ص ۵۱۵، ومرّ الحديث ص ۳۶۲، ويأتي ص ۹۵۱، وص ۹۹۰۔

۳۴۰۵ ﴿حدَّثَنا محمَّدُ بنُ كثِيرٍ اَخبَرَنا سُفيانُ عن مَنْصُورٍ عن اِبْرَاهِيمَ عن عَبِيْدَةَ عن عبدِاللّٰهِ اَنَّ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال خَيرُ الناسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَه وَيَمِيْنُهُ شَهادَتَه قال قال اِبْرَاهِيْمُ وَكانُوا يضربوننا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر واچھے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر جو لوگ ان (تابعین) کے بعد آئیں گے (یعنی تبع تابعین) اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے (پیدا ہونگے) جن کی گواہی قسم سے پہلے اور ان کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی (یعنی قسم کھانے اور گواہی دینے میں کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے اور کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے تاکہ لوگ اس کا اعتبار کرلیں اور اس کی وجہ جھوٹ کی کثرت ہے) منصور نے بیان کیا کہ ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) سے ہمارے بزرگ ہمیں مارا کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحديثِ للترجمة ظاهرةٌ.

تعددموضعہ والحديث هنا ص ۵۱۵،،، ومرّ الحديث ص ۳۶۲، ويأتي ص ۹۵۱، وص ۹۸۵۔

مختصر تشریح ابراہیم نخعیؒ کا مقصد یہ ہے کہ جب ہم چھوٹے تھے جوان نہیں ہوئے تھے تو گواہ بننے پر یا قسم کھانے پر ہمارے بزرگ ہمیں تنبیہ کرتے اور منع کرتے۔

۲۰۸۶ ﴿بابُ مناقِبِ المُهاجِرِيْنَ وفَضْلِهِم﴾

مہاجرین کے مناقب اور انکی فضیلت کا بیان

مِنهُم اَبُوبَكرٍ عبدُاللّٰهِ بنُ اَبي قُحَافَةَ التَّيمِيُّ رضي اللّٰه عنه وقولِ اللّٰه عزّ وجَلَّ: لِلفُقَراءِ المُهَاجِرِيْنَ الاٰيه وقال اللّٰه تعالىٰ اِلَّا تنصُرُوهُ فقدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ الاٰيه قالتْ

عائِشَةُ وَاَبُو سَعِيد وابنُ عباسٍ و كان اَبُوبَكْرٍ مع النبیّ ﷺ فی الغارِ.

ان مہاجرین میں سے (بلکہ افضلھم و سیدھم) حضرت ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ ہیں (حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام عبداللہ تھا اور والد کا نام عثمان اور ابوقحافہ (بضم القاف) کنیت سے مشہور تھے۔) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لِلْفُقَراءِ الْمُهاجِرِين الآیہ (سورہ حشر آیت ۸) ان محتاج مہاجروں کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے وہ اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔

تشریح یوں تو اس مال سے عام مسلمانوں کی ضروریات وحوائج متعلق ہیں لیکن خصوصی طور پر ان ایثار پیشہ جاں نثاروں اور سچے مسلمانوں کا حق مقدم ہے جنہوں نے محض اللہ کی خوشنودی اور رسول کی محبت وطاعت میں اپنے گھربار اور مال ودولت سب کو خیرباد کہا اور بالکل خالی ہاتھ ہو کر وطن یعنی مکہ سے مدینہ نکل آئے تاکہ اللہ اور رسول کے کاموں میں آزادانہ مدد کر سکیں۔

وقال اللّٰه تعالیٰ: إِلَّا تَنصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰه. الآیہ (سورۂ توبہ/۴۰)

اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی) مدد نہ کرو تو بیشک اللہ ان کی مدد کر چکا ہے (یعنی غار ثور میں)۔

قالتْ عائشة الخ: حضرت عائشہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں تھے۔

۳۴۰۶ ﴿حدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ رَجاءٍ حدَّثَنا اِسرائيلُ عن ابی اِسحاقَ عنِ البَراءِ قالَ اشترٰی اَبُوبَكْرٍ مِن عازِبٍ رَحْلاً بِثَلاثَةَ عَشَر دِرْهَمًا فقال اَبُوبَكْرٍ لِعازِبٍ مُرِ البراءَ فلْيَحمِلْ اِلَيَّ رَحْلِي فقال عَازِبٌ لا حتی تُحدِّثُنا كَيفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عليه وسلم حِينَ خَرَجْتُما مِنْ مكَّةَ وَالمُشرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ قال ارْتَحلْنا مِنْ مكَّةَ فاَحْيَيْنا اَوْسَرَيْنَا لَيلَتَنا وَيومَنا حتی اَظْهَرْنا وقامَ قائِمُ الظَّهِيرَةِ فرَمَيْتُ ببَصری هَلْ اَرٰی مِنْ ظِلٍّ فاٰوِی اِلَيهِ فاِذا صَخْرَةٌ اَتَيْتُها فنَظرتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَها فسَوَّيْتُهُ ثم فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللّٰه عليه وسلم فِيهِ ثمّ قلتُ لَهُ اضْطَجِعْ يانَبِيَّ اللّٰهِ! فَاضْطَجعَ النبیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم ثم انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ ماحَولِي هَلْ اَرٰی مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فاِذَا اَنَا بِراعِی غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ اِلَی الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنهَا الَّذِی اَرَدْنا فسَاَلْتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنت ياغلامُ قال لِرَجُلٍ من قُرَيشٍ سَمَّاهُ فعرفتُه فقلتُ فهلْ فی غنمكَ مِنْ لبنٍ قال نعم قلتُ فهلْ اَنت حالبٌ لَنا قال نَعم فامرتُه فاعتقلَ شاةً من غنمِه ثمّ امرتُه اَنْ ينفضَ ضرعَها من

الغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُه اَنْ يَنفُضَ كَفَّيْهِ فقال هٰكذا ضَرَبَ اِحدىٰ كَفَّيْهِ بالأُخرىٰ فحلَبَ لِي كُثْبَةً مِن لَبَنٍ وقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِدَاوَةً علىٰ فَمِهَا خِرْقَةٌ فصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حتى بَرَدَ اَسْفَلُه فانطَلَقْتُ به اِلى النبىِّ ﷺ فوافقتُه قدِاستيقظ فقلتُ اشرَبْ يارسولَ اللّٰهِ! فشرِبَ حتى رَضِيتُ ثُمَّ قلتُ قد آنَ الرَّحِيْلُ يارسولَ اللّٰه قال بَلىٰ فارْتَحلْنَا وَالقومُ يَطْلُبُونَنا فلَمْ يُدرِكْنا اَحَدٌ مِنهُم غيرُ سُراقَةَ بنِ مالِكِ بنِ جُعْشُمٍ علىٰ فَرَسٍ لَه فقُلْتُ هٰذا الطَّلَبُ قدلَحِقَنا يارسولَ اللّٰهِ فقال لاتَحزَنْ اِنَّ اللّٰهَ معَنا .

ترجمہ حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے (ان کے والد) عازبؓ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا پھر ابوبکرؓ نے عازبؓ سے فرمایا کہ (اپنے بیٹے) براء سے کہئے کہ یہ کجاوہ اٹھا کر میرے یہاں پہنچادیں، اس پر عازبؓ نے کہا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ ہم سے وہ واقعہ نہ بیان کردیں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) نکلنے میں کس طرح کامیاب ہوئے تھے جب کہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کررہے تھے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا (واقعہ یہ ہے) کہ ہم مکہ سے نکلے تو رات بھر تو چلتے رہے اور دوسرے دن بھی چلے ظہر کے وقت تک یہاں تک کہ جب دوپہر ہوگئی تو میں نے نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے کہ اس میں پناہ لے سکیں آخر ایک چٹان دکھائی دی میں اس کے پاس گیا اور اس چٹان کے سایہ کو دیکھا (جائزہ لیا) اور اس جگہ کو برابر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہاں ایک فرش میں نے بچھادیا اس کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔

پھر میں چاروں طرف دیکھتا ہو چلا کہ شاید کوئی تلاش کرنے والا نظر آجائے تو دیکھا کہ بکریوں کا ایک چرواہا ہے جو اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف بڑھ رہا ہے وہ بھی ہماری طرح اس سایہ کی جگہ چاہتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ اے لڑکے تو کس کا چرواہا ہے تو اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جس کو میں نے پہچان لیا پھر میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے، میں نے کہا کیا تو ہمارے لئے دودھ نچوڑے گا اس نے کہا جی ہاں اب میں نے اس کو حکم دیا تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کی ٹانگیں رسی سے باندھیں پھر میں نے اس سے کہا اس کا تھن گرد وغبار سے صاف کرلے اور اپنے ہاتھوں کو بھی صاف کرلے تو اس نے یہ کیا کہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر (گرد وغبار صاف کرنے کیلئے) مارا اور میرے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک لوٹا رکھ لیا تھا اور اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا) میں نے وہ پانی دودھ پر ڈالا یہاں تک کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا۔

پھر میں اس کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہونچا تو دیکھا کہ آپ بیدار ہوچکے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ اسے نوش فرمائیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا (یعنی خوب پیا) اس کے بعد میں نے عرض کیا یارسول اللہ کوچ کا

وقت ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا اچھا چلو چنانچہ ہم لوگ چل پڑے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے اور ان میں سے کسی نے بھی ہم کو نہیں پایا صرف ایک شخص سراقہ بن مالک بن جعشم اپنے گھوڑے پر سوار آ پہنچا میں نے (اس کو دیکھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا پیچھا کرنے والا ہمارے قریب آ گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من حيث ان فيه فضيلة ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۱۵ تا ص ۵۱۶، ومرّ الحديث ص ۳۲۹، وص ۳۳۰، وص ۵۱۰، ویاتی ص ۵۵۵، وص ۵۵۷، وص ۸۳۹۔

۳۴۰۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن ثابتٍ عن اَنَسٍ عن اَبى بَكْرٍ قال قلتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا فى الغَارِ لَواَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا فقال ماظَنُّكَ يَااَبَابَكْرٍ بِاِثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُما.﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں غار (ثور) میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) تھا (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہمیں تلاش کر رہے تھے) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر! ان دو شخصوں کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة لان فيه منقبة ابى بكر رضى الله عنه.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۱۶، ویاتی ص ۵۵۸، وفی التفسیر ص ۶۷۲

۲۰۸۷ ﴿بَابُ قول النبيِّ ﷺ سُدُّوا الاَبْوابَ إلّا بَابَ أبِى بَكْرٍ﴾

قاله ابنُ عَبَّاسٍ عن النبى صلى الله عليه وسلم.

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: ابوبکر کے دروازے کو چھوڑ کر (مسجد نبوی کے) تمام دروازے بند کردو،

اس کی روایت ابن عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

۳۴۰۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰه بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِى سَالِمٌ اَبُوالنَّضْرِ عن بُسْرِ بنِ سَعِيْدٍ عن اَبى سَعِيْدِ الخُدْرِىِّ قال خَطَبَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وقال انّ اللّٰه خَيَّرَ عبدًا بَيْنَ الدُّنيا وبَيْنَ ماعندَهُ فاختارَ ذٰلك العبدُ ماعندَ الله قال فبكَى اَبُوبَكْرٍ فعجبنا لِبُكائه انْ يُخبر رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم عن عبدٍ خُيِّرَ

فكانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هُوَ المُخيَّرُ وكانَ ابوبكرٍ هُوَ اعْلَمُنا فقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم انّ مِن امَنّ النّاسِ عَلَيَّ في صُحْبَتِهِ وَمالِه ابوبكرٍ وَلَو كُنتُ مُتّخذًا خَليلاً غيرَ ربّي لاتّخذتُ اَبابكرٍ خَليلاً وَلكِن اُخُوّةُ الإسلامِ وَمَودّتُهُ لايَبْقَيَنَّ في المَسْجِدِ بابٌ الاّ سُدَّ الاّ بابُ اَبي بَكرٍ.

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا (یہ خطبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں وصال سے تین دن پہلے دیا۔ (قس)) اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ (نعمت وکرامت) اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کرلیا جو اللہ کے پاس تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس جانا اختیار کرلیا) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا لیکن بات یہ تھی کہ وہ بندہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سب (صحابہ) میں زیادہ علم والے تھے، (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے پروردگار کے سوا کسی کو خلیل (جانی دوست) بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت اور محبت ہے دیکھو مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے سب بند کردیئے جائیں سوائے ابوبکرؓ کے دروازہ کے (یعنی صرف ابوبکرؓ کا دروازہ رہنے دو اور سب کے دروازے بند کردو)

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة لان فيه فضيلة ابي بكر رضي الله عنه.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۱۶، و مرّ الحديث ص۶۶، و ياتي ص۵۵۲۔

۲۰۸۸
﴿بابُ فَضلِ اَبي بكرٍ بَعْدَ النّبيِّ ﷺ﴾

نبی اکرم ﷺ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

(یعنی انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ابوبکرؓ) کا سب سے افضل ہونا کمافی الحدیث: افضل البشر بعدالا نبياء بالتحقيق سيدنا ابوبكر الصديقؓ، وقد اطبق السّلف على انه افضل الامة حكى الشافعيؒ وغيره احماع الصحابة و التابعين على ذلك. (قس)

۳۴۰۹ ﴿حَدَّثَنا عبدُ العَزيزِ بنُ عبدِاللهِ حَدَّثَنا سُلَيمانُ عن يَحيَى بنِ سَعيدٍ عن نافعٍ عن ابنِ عُمرَ قال كُنّا نُخيّرُ بَينَ النّاسِ في زَمانِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فنُخَيِّرُ

اَبَابَکْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بنَ الخطّابِ ثُمَّ عثمانَ بنَ عَفَّانَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے تھے (بان نقول فلان خیر من فلان) چنانچہ سارے انسانوں پر ابوبکرؓ کو بعد الانبیاء فضیلت دیتے تھے پھر عمر بن خطابؓ پھر عثمان بن عفانؓ کو۔

(حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ: قال انکم لتعلمون انا کنا نقول علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی یعنی فی الخلافة.) (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة من حیث ان فضل ابی بکر ثبت فی ایام النبی صلی الله علیه وسلم بعد فضل النبی صلی الله علیه وسلم.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۵۱۶، ویاتی ص۵۲۲۔

۲۰۸۹

﴿بَابُ قَولِ النبیِّ ﷺ لو کنتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا قاله ابُو سَعِیْد﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اگر میں کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا...

... تو (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا) ابوسعید نے کہا ہے کمامر۔

۳۴۱۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسلِمُ بنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا وُهَیبٌ حَدَّثَنا اَیُّوبُ عن عِکْرِمَةَ عَنِ ابنِ عباسٍ عَنِ النبیِّ صلی الله علیه وسلم قال لَوکُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِی خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ وَلٰکِنْ اَخِی وَصَاحِبِی.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت کے کسی فرد کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص۵۱۶، ومرّ الحدیث مطولاً ص۶۷، ویاتی ص۹۹۸۔

۳۴۱۱ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلّٰی بنُ اَسَدٍ وموسیٰ بنُ اسماعیلَ قَالَا حَدَّثَنا وُهَیبٌ عن اَیُّوبَ وقال لو کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لاتَّخَذْتُه خلیلًا ولٰکِنْ اُخُوَّةُ الإسْلام اَفْضَلُ.﴾

ترجمہ وہیب نے حدیث بیان کی ایوب سے (یہی روایت: اس میں یوں ہے) کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا بھائی پن کیا کم ہے۔

افادہ: "اخوۃ الاسلام افضل" اسلام کی بھائی چارگی افضل ہے اس پر علماء نے کلام کیا ہے:

قال الداؤدی لا أراه محفوظا وان کان محفوظا فمعناه ان اخوة الاسلام دون المخاللة افضل من المخاللة دون اخوة الاسلام الخ. (عمدہ)

اس اشکال کی وجہ سے احقر نے ترجمہ کے ذریعہ اشکال کو دور کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ بھی ایک عظیم فضیلت ہے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فی حديث ابن عباس.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۱۶، و مرّ الحديث ص ۶۷۔

۳۴۱۲ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عبدُ الوَهَّابِ عن ايّوبَ مِثْلَه'.﴾

هذا طريق آخر فی حديث ابن عباس الخ.

۳۴۱۳ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قال كَتَبَ اَهْلُ الكُوفَةِ اِلَى ابنِ الزُّبَيْرِ فی الجَدِّ فقالَ اَمَّا الذِی قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ لو كُنْتُ مُتَخِذًا مِنْ هٰذِهِ الامَّةِ خَلِيْلاً لَاتَّخَذْتُه اَنْزَلَه اَبًا يَعْنِی اَبَابَكْرٍ.﴾

ترجمہ | عبداللہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے عبداللہ ابن زبیر کو دادا کے بارے میں لکھا (میراث میں دادا کا کتنا حصہ ہے) تو انہوں نے کہا جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو انہیں بناتا یعنی ابوبکرؓ انہوں نے دادا کو باپ کی جگہ رکھا۔

تشریح | یہ لکھنے والے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے وہاں کے قاضی تھے، عبداللہ بن عتبہ کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا اگر باپ نہ ہو تو دادا کو میراث میں کیا حق ہے؟ ابن زبیر نے جواب میں لکھا کہ اس صورت میں دادا باپ کی جگہ ہے یعنی چھٹا حصہ ملے گا جب کہ اولاد ہو ورنہ عصبہ ہے یہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث ان فيه فضل ابی بكر حيث اجاب بان الجد كالاب فی استحقاق الميراث.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۱۶۔

۲۰۹۰

بابٌ

بالتنوين بغير ترجمة فهو كالفصل من سابقه.

۳۴۱۴ ﴿حَدَّثَنَا الحُمَيْدِیُّ ومحمّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قالا حَدَّثَنَا ابراهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ عن

محمَّدِ بنِ جُبَيرِ بنِ مُطْعِمٍ عن اَبِيهِ قالَ اَتَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اليه قالتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تقولُ الموتَ قال عليه السّلام اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَاْتِي اَبَابَكْرٍ.

ترجمہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ پھر آنا اس نے عرض کیا فرمایئے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ (یعنی آپ کا وصال ہو جائے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة من حيث ان فيه اشارة الىٰ فضله وفيه اشارة ايضاً الىٰ انه هو الخليفة من بعده.

(اس میں واضح اشارہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ خلیفہ بلافصل ہوں گے) اس مقام پر علامہ عینیؒ نے بہت سی روایتیں خلافت کے متعلق نقل کی ہیں۔ فليراجع الىٰ عمده.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۶، وياتى الحديث ص۱۰۷۲، وص۱۰۹۴۔ اخرجه مسلم فى الفضائل والترمذى فى المناقب.

۳۴۱۵ حَدَّثَنَا احمدُ بنُ ابى الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بنُ بِشْرٍ عن وَبَرَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن هَمَّامٍ قال سَمِعْتُ عَمَّارًا يقولُ رَاَيْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوبَكْرٍ.

ترجمہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب کہ آپ کے ساتھ (مسلمان) کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابو بکرؓ۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة من حيث ان فى ابى بكر فضيلة خاصة لسبقه فى الاسلام حيث لم يسلم احد قبله من الرجال الاحرار.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۶، وياتى ص۵۴۴۔

خمسۃ اعبد وہ پانچ غلام یہ تھے حضرت بلالؓ، زید بن حارثہؓ، عامر بن فہیرہؓ، ابو فکیہہؒ، اور عمارؓ کے والد یاسرؓ، اور دو عورتیں یہ تھیں ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ، اور عمارؓ کی والدہ سمیہؓ۔ اس سے صاف واضح ہو گیا کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔

۳۴۱۶ حَدَّثَنَا هِشَامُ بنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بنُ خالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بنُ واقِدٍ عن بُسْرِ بنِ عُبَيْدِاللّٰه عن عائذِ اللّٰه اَبِى اِدْرِيْسَ عن اَبِى الدَّرْدَاءِ قال كنتُ جالسًا عندَ النَّبِيِّ صلى

اللّٰه علیه وسلم اِذْ اَقْبَلَ اَبُوبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوبِهِ حتى ابدى عن رُكْبَتَيْهِ فقال النبىُّ صلى اللّٰه علیه وسلم وَاَمَّا صَاحِبُكُم فقد غامَرَ فسَلَّمَ وقال يارسولَ اللّٰه! اِنّه كانَ بَيْنِي وبينَ ابنِ الخطّابِ شئٌ فاَسْرَعْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فسألتُهُ اَنْ يَغْفِرَ لي فَاَبٰى عَلَيَّ فَاَقْبَلْتُ اِلَيْكَ فقال يَغْفِرُ اللّٰه لَكَ يااَبابكرٍ ثلاثًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰى مَنْزِلَ اَبِي بَكْرٍ فسَأَلَ اَثَمَّ اَبُوبَكْرٍ قالوا لا فَاَتَى النبىَّ ﷺ فجعَلَ وَجْهُ النبىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم يَتَمَعَّرُ حتى اَشْفَقَ اَبُوبَكْرٍ فجثا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فقال يارسولَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فقالَ النبىُّ ﷺ اِنَّ اللّٰه بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ فقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقال اَبُوبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمالِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُولِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِيَ بَعْدَهَا ﴾

ترجمہ حضرت ابوالدرداءؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے تہبند کا کنارہ پکڑے ہوئے آئے یہاں تک کہ ان کا گھٹنا کھل گیا تھا یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے صاحب (یعنی ابوبکرؓ) نے کسی سے جھگڑا کر لیا ہے پھر ابوبکرؓ نے سلام کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے درمیان اور ابن خطابؓ (یعنی حضرت عمرؓ) کے درمیان کچھ بات ہوگئی تھی میں نے جلدی میں ان کو کچھ سخت سست کہہ دیا پھر میں شرمندہ ہوا تو ان سے میں نے معافی چاہی لیکن انہوں نے مجھ کو معاف کرنے سے انکار کر دیا (منقول ہے کہ ابوبکرؓ دور تک حضرت عمرؓ کے پیچھے گئے مگر انہوں نے نہیں مانا اور گھر جا کر دروازہ بند کر لیا حضرت ابوبکرؓ کو اندر آنے بھی نہ دیا) اب میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں یہ سن کر حضور صلی اللہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے تین مرتبہ یہی فرمایا پھر حضرت عمرؓ کو ندامت ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر آئے اور پوچھا ابوبکرؓ ہیں؟ لوگوں نے بتایا نہیں ہیں (کیونکہ حضرت ابوبکرؓ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے) تو حضرت عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سلام کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور بدلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ کو خوف ہوا (کہ کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ پر خفا نہ ہوں) چنانچہ دوزانوں ہو کر بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ بخدا زیادتی میری طرف سے تھی دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے مجھے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھ اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکرؓ نے سچا کہا اور اپنی جان اور مال سے میری مدد کی کیا تم لوگ میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے حضور ﷺ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو ایذا نہیں دی گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۱۶ تا ص ۵۱۷۔

۳۴۱۷ ﴿حدَّثَنا مُعَلّٰى بنُ اَسَدٍ حدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ المُخْتَارِ حدَّثَنا خالِدٌ الحَذّاءُ عن اَبِي

عُثمانَ حَدَّثَنِی عَمْرُو بنُ العَاصِ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَعَثَہ عَلٰی جَیْشِ ذاتِ السَّلاسِلِ فَاَتَیْتُہ فَقُلْتُ اَیُّ الناسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قال عائِشَۃُ فقلتُ مِنَ الرِّجالِ قال اَبُوھَا قال فقُلتُ ثُمَّ مَنْ قال ثُمَّ عُمَرُ بنُ الخطابِ فعَدَّ رِجالاً.

ترجمہ | حضرت عمرو بن العاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لشکر پر امیر بنا کر بھیجا (عمرو بن العاصؓ نے جب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے غزوہ میں امیر بنایا ہے جس میں عظیم المرتبت کبار صحابہؓ ہیں جیسے حضرت ابوبکر و عمرؓ وغیرہ تو ان کے دل میں خیال ہوا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہت محبوب ہوں چنانچہ کہتے ہیں کہ) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبت کس شخص سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ سے، تو میں نے پوچھا مردوں میں سے؟ آپ نے فرمایا عائشہ کے والد (یعنی ابوبکرؓ سے) میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا عمر بن خطابؓ سے، پھر چند اور آدمیوں کو گنایا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۱۷، ویاتی فی المغازی ص ۶۲۵۔

۳۴۱۸ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمانِ اَخْبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ حَدَّثَنِی اَبُوسَلَمَۃَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عوفٍ اَنَّ اباھُریرۃَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقولُ بَیْنَما رَاعٍ فی غَنَمِہٖ عَدَا عَلَیْہِ الذِئبُ فَاَخَذَہ مِنھا شاۃً فَطَلَبَہُ الرَّاعِی فالتَفَتَ اِلَیہِ الذِّئْبُ فقال مَنْ لَھَا یومَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَھا رَاعٍ غَیْرِی وَبَیْنَما رَجُلٌ یَسُوقُ بَقَرَۃً قدحَمَلَ عَلَیْھَا فالتَفَتَتْ اِلَیہِ فَکَلَّمَتْہُ فقالتْ اِنِّی لَمْ اُخْلَقْ لِھٰذا ولٰکِنِّی خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فقالَ النّاسُ سُبحانَ اللّٰہِ! قالَ النبیُّ ﷺ فاِنِّی اُوْمِنُ بِذٰلِکَ وَاَبُوبَکْرٍ وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ.

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا (یعنی بکریاں چرارہا تھا) کہ بھیڑیا آ گیا اور ریوڑ سے ایک بکری لے کر جانے لگا چرواہے نے اس سے بکری چھڑوانی چاہی پھر بھیڑیا نے اس کی طرف دیکھا اور کہا درندوں کے دن بکری چرانے والا کون ہوگا؟ جس دن میرے سوا کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا (یعنی آج تو تو اس کو بچاتا ہے لیکن قیامت کے قریب جس روز مدینہ اجاڑ ہوگا درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کو چرانے والا ہوگا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادا تھا (فی روایۃ اس پر سوار تھا) تو بیل نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور اس سے بات کی اور کہا میں اس کے لئے (بوجھ لادنے یا سواری کیلئے) نہیں پیدا کیا گیا ہوں میں تو کھیتی کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں، یہ حال دیکھ کر یہ شخص کہنے لگا سبحان اللہ! (چوپایہ جانور اور انسانوں کی طرح کلام کرتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمر بن خطابؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحديثِ للتّرجمة ظاهرة.

یعنی ابوبکرؓ کی فضیلت اس طرح ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۱۷، و مرّ الحديث ص ۳۱۲، وص ۴۹۴، و یاتی ص ۵۲۱۔

۳۴۱۹ ﴿حدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهرِيِّ اَخبَرَنِى ابنُ المُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَاهُرَيرَةَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ بَيْنَما اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِى عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيهَا دَلْوٌ فَنَزَعتُ مِنها مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابنُ اَبِى قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِى نَزْعِهِ ضَعفٌ وَاللّٰهُ يَغفِرُ لَهٗ ضَعفَهٗ ثُمَّ استَحَالَتْ غَربًا فَاَخَذَهَا ابنُ الخطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حتى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ایک ڈول تھا تو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) نے لیا اور انہوں نے ایک ڈول یا دو ڈول نکالا اور ان کے نکالنے میں کچھ ضعف ہے اللہ ان کے ضعف کو معاف فرمادے، پھر اس ڈول نے بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی (یعنی چرس ہو گیا یہ چمڑے کا ہوتا ہے جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں) اور اس کو ابن خطابؓ نے لیا میں نے اتنا قوی ماہر نہیں دیکھا جو عمر کی طرح نکالے، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ حوض بھر لیا۔ (ایک روایت میں ہے کہ عمرؓ برابر پانی نکالتے رہے کہ لوگ پی کر اور جانوروں کو پلا کر روانہ ہو گئے اور پانی جوش مارتا رہا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم رآه فى المنام وهو ينزع من القليب وذكره قبل عمر وهو يدل على سبق ابى بكر على عمر وان عمر من بعده، اما ضعفه فى النزع فلايدل على النقص لان ايامه كانت قصيرة على ماذكرنا. (عمدہ)

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۱۷، و یاتی ص ۱۰۳۹، وص ۱۰۴۰، وص ۱۱۱۳۔

۳۴۲۰ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَنَا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا مُوسَى بنُ عُقبَةَ عن سالِمِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ جَرَّ ثَوبَهٗ خُيَلاءَ لَمْ يَنظُرِ اللّٰهُ اِلَيهِ يومَ القِيامَةِ فقال ابوبكرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّى ثَوبِى يَستَرخِى اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنهُ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّكَ لَستَ تَصنَعُ ذٰلِكَ خُيَلاءَ قال مُوسى قلتُ لِسَالِمٍ اَذَكَرَ عبدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ قال لَمْ اَسمَعْهُ ذَكَرَ اِلَّا ثَوبَهٗ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (پائجامہ یا تہبند وغیرہ) تکبر سے گھسیٹتے ہوئے چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا (میں کیا کروں) کہ میرے کپڑے کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کا خیال رکھوں (اور مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے (اس لئے اس حکم کے تحت داخل نہیں ہوتے) موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم سے پوچھا کیا عبداللہ (یعنی ابن عمرؓ) نے کہا تھا من جر ازارہ؟ تو انہوں نے کہا میں نے ان سے ثوبہ ہی سنا (یعنی میں نے ثوبہ کا لفظ سنا تھا ازار یعنی تہبند وغیرہ کی تخصیص نہیں تھی)۔

تشریح حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کوئی کپڑا کرتا ہو یا لنگی، پائجامہ ہو، یا جبہ تکبر کی نیت سے ٹخنہ کے نیچے جائز نہیں مکروہ تحریمی ہے گناہ کبیرہ ہے البتہ اگر تکبر کی نیت نہ ہو صرف بوڑھاپے کی وجہ سے لٹک جائے تو اس حکم کے تحت داخل نہیں گناہ نہیں ہوگا۔

مطابقة للترجمة مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله صلی اللّٰه علیه وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء وفيه فضيلة لابی بکرؓ حيث شهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم له بما ينافی ما يكره.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۵۱۷، ويأتي ص ۸۶۰، وص ۸۶۱، وص ۸۹۵۔

۳۴۲۱ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ اَخبَرَنا شُعَیبٌ عَنِ الزُّهرِیِّ اَخبَرَنِی حُمَیدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ بنِ عوفٍ اَنَّ اَبَاهُرَیرةَ قال سَمِعتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ مَنْ اَنفَقَ زَوجَینِ مِنْ شَیءٍ مِنَ الاشیاءِ فی سَبِیلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ ابوابِ یعنی الجَنَّة یاعبدَ اللّٰهِ هٰذا خیرٌ فَمَنْ کانَ مِنْ اَهلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِن بابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کانَ مِن اَهلِ الجِهادِ دُعِیَ مِن بابِ الجِهادِ وَمَنْ کانَ مِن اَهلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِن بابِ الصَّدَقَةِ وَمَن کانَ مِنْ اَهلِ الصِّیامِ دُعِیَ مِن بابِ الصِّیامِ بابِ الرَّیَّانِ فقال اَبُوبَکرٍ ماعَلٰی هٰذا الَّذی یُدعٰی مِنْ تِلْكَ الاَبوابِ مِن ضَرورَةٍ وقال هَلْ یُدعٰی مِنها کُلِّهَا یارسولَ اللّٰهِ! فقال نَعَم وَارجُو اَنْ تکونَ مِنهُم یااَبَابَکرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے جس شخص نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو گھوڑے یا دو روپے یا دو بکریاں اللہ کی راہ میں دیا) تو اسے بہشت کے دروازوں سے بلایا جائیگا کہ اے اللہ کے بندے (ادھر آؤ) یہ دروازہ بہتر ہے تو جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا (یعنی فرائض کی پابندی کے ساتھ نوافل پڑھتا ہوگا) وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے اور جو اہل صدقہ میں سے (خیرات کرنے والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے

سے بلایا جائیگا اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے یعنی باب ریان سے بلایا جائیگا یہ سن کر ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! جو ان دروازوں میں سے کسی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور ابوبکرؓ نے عرض کیا کیا ان میں سے کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائیگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے اے ابوبکرؓ۔

مطابقة للترجمة | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله وارجو ان تكون منهم يا ابابكر وجاء النبى صلى الله عليه وسلم واقع محقق، وفيه اقوى دليل على فضيلة ابى بكر رضى الله عنه. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۷، ومرّ الحديث ص ۲۵۴، وص ۳۹۸، وص ۴۵۷۔

۳۴۲۲ حدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ عبدِ اللّٰهِ حدثني سُلَيمانُ بنُ بلالٍ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ قال اَخبرني عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ عن عائِشَةَ زَوْجِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَاتَ وَاَبُوبَكْرٍ بِالسُّنْحِ قال اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ فقامَ عُمَرُ يقولُ وَاللّٰهِ مَامَاتَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالتْ وَقالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَاكَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي اِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيَقْطَعَنَّ اَيْدِي رِجالٍ وَاَرْجُلَهُمْ فجاءَ اَبُوبَكْرٍ فكَشَفَ عن رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقَبَّلَه فقال بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِه لَايُذِيقُكَ اللّٰهُ المَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فقالَ اَيُّهَا الحالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فلمَّا تَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوبَكْرٍ وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَقال اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم قدمَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَايَمُوتُ وقال اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ وقال وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ قال فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قال وَاجْتَمَعَتِ الانصارُ اِلَى سَعْدِ بنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فقالوا مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَاَبُوعُبَيْدَةَ بنُ الجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهُ اَبُوبَكْرٍ وكانَ عُمَرُ يقولُ وَاللّٰهِ مَااَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنِّي قَدْهَيَّاْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِي خَشِيْتُ اَنْ لَايَبْلُغَه اَبُوبَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فقالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فقال حُبَابُ بنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللّٰهِ لَانَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فقال اَبُوبَكْرٍ لَا وَلٰكِنَّا الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا

وَاَعْرَبُهُم اَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ اَوْاَبَاعُبَيْدَةَ بنَ الجَرَّاحِ فقالَ عُمَرُ بَل نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنا وَخَيْرُنا وَاَحَبُّنَا اِلَى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فقالَ قائلٌ قَتَلْتُم سَعْدَ بنَ عُبَادَةَ قال عُمَرُ قَتَلَهُ اللّٰهُ وقال عبدُ اللّٰهِ بنُ سالِمٍ عنِ الزُّبَيْدِيِّ قال عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ القَاسِمِ اَخْبَرَنِى القَاسِمُ اَنَّ عائِشَةَ قالتْ شَخَصَ بَصَرُ النبيِّ ﷺ ثُمَّ قال فى الرَّفِيْقِ الاَعْلىٰ ثلاثًا وقصَّ الحَدِيْثَ قالتْ فما كانتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِها لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ الناسَ وَاِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوبَكْرٍ الناسَ الهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِى عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ "وَمَا محمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ.﴾

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت انتقال فرمایا اس وقت ابوبکرؓ سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) اسماعیل نے کہا آپ کی مراد مدینہ کے بالائی علاقہ سے تھی پھر عمرؓ اٹھ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں صرف یہی آتا تھا کہ (حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی ہے) اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ کچھ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (یعنی منافقوں کے یا ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ آپ کا وصال ہو گیا) اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے (روئے انور کے) اوپر سے کپڑا کھول کر بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوبار موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔

اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا "اے قسم کھانے والے! بیٹھ جا، پھر جب ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی تو عمرؓ بیٹھ گئے اور ابوبکرؓ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا سن لو تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) بلا شبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی (ہمیشہ رہے گا) اور ابوبکرؓ نے سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی: ﴿انك ميت وانهم ميتون﴾ اے پیغمبر! آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مریں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اللہ کے رسول ہیں (یعنی معبود نہیں) ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے یا شہید کر دئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے (ارتداد اختیار کر لو گے) اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گذار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے (آل عمران)

بیان کیا یہ سن کر لوگ چیخ مار کر رونے لگے بیان کیا کہ انصار سقیفہ بن ساعدہ میں سعد بن عبادہؓ کے پاس جمع ہو گئے اور

(مہاجرین سے) کہنے لگے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکرؓ، عمر بن الخطابؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ ان کی مجلس میں پہنچے حضرت عمرؓ نے گفتگو کی ابتدا کرنی چاہی لیکن ابوبکرؓ نے انہیں خاموش رہنے کے لئے کہا حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے میں نے جو اس وقت (ابوبکرؓ سے پہلے) بات کرنی چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک (عمدہ) تقریر سوچ رکھی تھی میں ڈرتا تھا کہ شاید ابوبکرؓ اس کو بیان نہ کرسکیں پھر ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی انتہائی بلاغت کے ساتھ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم (قریش کے) لوگ امیر ہوں گے اور تم (جماعت انصار) وزیر ہوں گے اس پر حباب بن منذرؓ نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ (قریش) میں سے، اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا ایسا نہیں ہوگا دیکھو ہم قریش کے لوگ امیر ہوں گے اور تم وزیر و مشیر رہو گے (حدیث کی رو سے) قریش گھر (ملک) کے اعتبار سے سب سے افضل و بہتر ہیں ان کا ملک مکہ عرب کے بیچ میں ہے اور قریش حسب کے اعتبار سے بھی خالص ہیں اس لئے تم لوگ عمرؓ یا ابوعبیدہؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔

عمرؓ نے کہا نہیں ہم لوگ تو تم سے بیعت کریں گے اور صرف تم سے آپ ہمارے سردار ہیں ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں پھر عمرؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی پھر سب لوگوں نے بیعت کی، اب ایک شخص نے کہا تم نے سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا (یعنی سعد بن عبادہؓ کی بیعت کو ختم کردیا اور ان کا مطلب پورا نہیں ہونے دیا) حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ نے انہیں نظر انداز کیا ہے (حضرت سعد بن عبادہؓ یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ میں خلیفہ بنایا جاؤں گا لیکن حضرت ابوبکرؓ کے بلیغ اور مثالی خطبہ سے لوگ متاثر ہوئے اور افضل البشر بعد الانبیاء کا انتخاب ہوگیا یہ من جانب اللہ ہوا یعنی بحکم الٰہی مستحق خلافت نہیں تھے)۔

وقال عبد اللّٰه بن سالم الخ: اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطے سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے کہا کہ مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ (وفات کے وقت) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اٹھی اور فرمایا فی الرفیق الاعلیٰ یعنی اے اللہ بلند رفیقوں میں (پیغمبروں اور فرشتوں میں) داخل فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا اور قاسم نے پوری حدیث بیان کی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے جو جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ نے فائدہ دیا عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور بتایا کہ ان میں بعض منافق ہیں پھر اللہ نے ان کو (حق کی طرف) لوٹا دیا پھر ابوبکرؓ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور ان کو بتا دیا جو ان پر لازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا) اور لوگ وہاں سے نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے "وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل" شاکرین تک۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة لان فيه فضيلة ابى بكر على سائر الصحابة حيث قدم على الكل فصار خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۱۷ تا ص ۵۱۸، ومرّ الحدیث ص ۱۶۶، ویاتی ص ۶۴۰، وص ۶۴۱، وص ۸۵۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے آٹھویں جلد ص ۵۴۰ تا ص ۵۴۱۔

۳۴۲۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ كثيرٍ اَخبَرَنا سُفيانُ حَدَّثنا جامِعُ بنُ اَبِي رَاشِدٍ حَدَّثنا اَبويَعلٰى عن محمَّدِ بنِ الْحَنفِيَّةِ قال قلتُ لِاَبِي اَىُّ الناسِ خَيرٌ بَعْدَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال اَبوبَكر قال قلتُ ثمَّ مَنْ قال عُمَر وَخَشِيْتُ اَنْ يقُولَ عثمانُ قلتُ ثم اَنْتَ قال مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.﴾

ترجمہ | محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں بہتر (افضل) کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا عمرؓ مجھے اندیشہ ہوا کہ (اگر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ تو) کہہ دیں گے عثمانؓ تو میں نے عرض کیا پھر آپ (یعنی حضرت عمرؓ کے بعد آپ کا درجہ ہے؟) فرمایا میں تو صرف مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں۔

وھذاالقول منه علٰى سبيل الهضم والتواضع۔ (عمدہ)

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۱۸۔

۳۴۲۴ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ عن مالكٍ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ القاسِمِ عن اَبِيْهِ عن عائشَةَ انَّها قالتْ خرجْنَا مع رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِى بَعْضِ اَسفَارِهِ حتى اِذَا كُنَّا بِالبَيْدَاءِ اَوْبِذَاتِ الجَيْشِ انْقطَعَ عِقدٌ لِى فاَقَامَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم علٰى التِمَاسِه وَاَقَامَ الناسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى ماءٍ وَلَيْس مَعَهُمْ ماءٌ فَاَتَى الناسُ اَبَابَكرٍ فقالوا اَلَا ترٰى مَاصَنَعَتْ عائِشَةُ اَقَامَتْ بِرسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى ماءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ ماءٌ فَجاءَ اَبُوبَكرٍ ورسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاضِعٌ رَاسَهُ عَلٰى فَخِذِى قدنامَ فقالَ حَبَسْتِ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَالناسَ وَلَيْسُوا عَلٰى ماءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ ماءٌ قالتْ فعَاتَبَنِى وقال ماشاءَ اللّٰهُ اَن يَقُولَ وجَعَلَ يَطْعُنُنِى بِيَدِه فِي خاصِرَتِي فلايَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مكانُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم علٰى فَخِذِى فنامَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غيرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ "فتيَمَّمُوا فقالَ اُسَيْدُ بنُ الحُضَيرِ مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يا آلَ اَبِي بَكرٍ فقالتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِى كُنْتُ عَلَيْهِ فوَجَدْنَا العِقْدَ تحتَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب ہم مقام بیداایا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش کے لئے ٹھہر گئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے وہاں پانی نہ تھا اور نہ صحابہ کے ساتھ پانی تھا، لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ ملاحظہ نہیں فرماتے کہ عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا ہے اور آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ہے ایسے مقام میں جہاں پانی نہیں ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھے ہوئے سو رہے تھے وہ کہنے لگے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے۔

عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ابوبکرؓ مجھ پر غصہ ہوئے اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا برا بھلا کہا اور میری کمر میں اپنے ہاتھ سے کچوکے لگانے لگے ان کچوکوں کے باوجود حرکت کرنے سے صرف ایک چیز مانع رہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا (اس وجہ سے میں ہل نہ سکی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور پانی نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیرؓ نے کہا اے آل ابوبکر کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے (بلکہ تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ فوائد و برکات حاصل ہوتے رہے) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ملا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة توخذ من قوله ماهي باول بركتكم يآل ابى بكر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۱۸، ومرّ الحديث ص۴۸، وياتى ص۵۳۲، وص۶۵۹، وص۶۶۳، وص۶۷۷، وص۷۹۰، وص۸۷۴، وص۱۰۱۲۔

۳۴۲۵ ﴿حدَّثنا آدَمُ بنُ اَبى اَيَاسٍ حدثنا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ قال سَمِعْتُ ذَكوانَ يُحدِّثُ عن ابى سَعِيدِ الخُدرِىِّ قال قال رسولُ اللّٰهِ ﷺ لاتَسُبُّوا اَصْحابى فلو انّ اَحدَكُم انفقَ مِثلَ اُحُدٍ ذَهبًا مابلَغَ مُدَّ اَحدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ - تابعَهُ جرِيرٌ وعبدُ اللّٰهِ بنُ داوٗدَ وَابومُعَاوِيَةَ ومُحَاضِرٌ عنِ الاَعْمَشِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم میں کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو بھی ان کے ایک مد یا آدھے مد غلے کے برابر نہیں ہو سکتا (وجہ ظاہر کہ مہاجرین اولین اور انصار نے ایسے وقت میں خرچ کیا جبکہ مسلمانوں کو ضرورت تھی محتاج تھے) شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد نے اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا لا يدل على فضل ابى بكر على الخصوص وانما يدل على فضل الصحابة

كلهم على غيرهم فلا مطابقة بينه وبين الترجمة الا انه لما دل على حرمة سب الصحابة كلهم فدلالته على الحرمة فى حق ابى بكر اقوى و آكد لانه قد تقرر انه افضل الصحابة كلهم وآله افضل النا س بعد النبى صلى الله عليه وسلم فمن هذه الحيثية يمكن ان يوخذ وجه المطابقة للترجمة. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۱۸۔

۳۴۲۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حدثنا يَحْيَى بنُ حَسّانَ حدثنا سُلیمانُ عن شَرِيْكِ بنِ اَبِى نَمِرٍ عن سَعِيْدِ بنِ الْمُسَيَّبِ قال اَخْبَرَنِى اَبُومُوسَى الاَشْعَرِىُّ اَنّه تَوَضَّأَ فى بَيْتِه ثُمَّ خَرَجَ فقلتُ لَاَلْزَمَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَاَكُونَنَّ مَعَه يَومِى هٰذا قال فجاءَ المَسْجِدَ فسَاَلَ عنِ النبىِّ صلى الله عليه وسلم فقالوا خَرَجَ وَوَجَّهَ هٰهُنا فخَرَجْتُ عَلٰى اِثْرِهِ اسألُ عنه حتى دَخَلَ بِئرَ اَرِيْسٍ فجَلَسْتُ عِندَ البابِ وَبابُهَامِنْ جَرِيْدٍ حتى قَضٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حاجَتَه فتَوَضَّأَ فقُمْتُ اِلَيهِ فاِذَا هُوَ جالِسٌ على بِئرِ اَرِيْسٍ وَتَوسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عن سَاقَيهِ وَدلّاهُمَا فى البِئرِ فسَلَّمْتُ عَليهِ ثُمَّ انصرَفْتُ فجَلَسْتُ عندَ البابِ فقُلْتُ لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اليومَ فجاءَ اَبُوبَكْرٍ فدَفَعَ البابَ فقُلْتُ مَنْ هٰذا فقالَ اَبُوبَكْرٍ فقُلْتُ عَلٰى رِسْلِك ثُمَّ ذَهَبْتُ فقُلْتُ يارسولَ اللّٰهِ هٰذا اَبُوبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ فقالَ اِئذَن لَه وَبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ فاَقبلتُ حتى قُلْتُ لِاَبِى بَكْرٍ اُدْخُل وَرسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُبَشِّرُكَ بِالجَنَّةِ فدَخَلَ اَبُوبَكْرٍ فجَلَسَ عن يَمِيْنِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَعَهُ فى القُفِّ وَدَلّى رِجْلَيْهِ فى البِئرِ كَما صَنَعَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم وَكَشَفَ عن سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِى يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِى، فقلتُ اِن يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلانٍ يُرِيْدُ اَخَاهُ خَيرا ياتِ به فاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ البَابَ فقُلْتُ مَنْ هٰذا فقال عُمَرُ بنُ الخَطّابِ فقُلْتُ علٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئتُ اِلى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فسَلَّمْتُ عَليهِ فقلتُ هٰذا عُمَرُ بنُ الخطابِ يَسْتَاذِنُ فقالَ ائذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ فجِئتُ وَقلتُ اُدْخُلْ وَبَشَّرَكَ رسولُ اللّٰهُ صلى الله عليه وسلم بالجَنَّةِ فدَخَلَ فجَلَسَ مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فى القُفِّ عن يَسارِه وَدَلّى رِجْلَيْهِ فى البِئرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فجَلَسْتُ فقلتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلانٍ خَيرًا ياتِ بِهِ فجاءَ اِنْسانٌ يُحَرِّكُ

الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت على رسلك وجئت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه فجئته فقلت له ادخل وبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة على بلوى تصيبك فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاهه من الشق الآخر قال شريك قال سعيد بن المسيب فأولتها قبورهم.

ترجمہ سعید بن میتب نے بیان کیا کہ مجھے ابوموسیٰ اشعریؓ نے خبر دی کہ انہوں نے (ایک دن) اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے (ابوموسیٰؓ نے کہا) اور میں نے اپنے دل میں کہا میں آج دن بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہوں گا انہوں نے بیان کیا کہ پھر وہ مسجد میں آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے ہیں اور ادھر کا رخ فرمایا پھر میں حضور ﷺ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے نشان قدم پر چلا یہاں تک کہ آپ ﷺ (قبا کے قریب ایک باغ) میں بیرٔ اریس میں داخل ہوئے ہیں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں کا تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کر چکے پھر وضو فرمایا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بئر اریس (اس باغ کے کنویں) کے منڈیر کے بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول رکھی تھیں اور کنویں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے میں انے آپ کو سلام کیا پھر واپس آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں نے دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا پھر حضرت ابوبکرؓ آئے اور دروازے کو دھکا دیا تو میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر، تو میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائے پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابوبکر (دروازے پر) ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دیدو اب میں دروازہ پر آیا اور ابوبکرؓ سے کہا آپ اندر آجائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں ابوبکرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکائے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھا اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا (ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ) میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا وہ میرے ساتھ ملنے (آنے) کا ارادہ رکھتے تھے میں اپنے دل میں کہا اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا یعنی ان کے بھائی کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اسے یہاں لے آئے گا۔

اتنے میں دیکھا کہ ایک صاحب دروازے ہلا رہے ہیں میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب، میں نے کہا ٹھہریئے پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور

عرض کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ اجازت طلب کر رہے ہیں فرمایا انہیں اجازت دیدو اور جنت کی بشارت بھی دیدو میں واپس آیا اور کہا اندر تشریف لیجائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کو کنویں میں لٹکایا میں واپس آیا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا اگر اللہ فلاں کے ساتھ (یعنی بھائی کے ساتھ) بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تو اسے یہاں لائے گا۔

اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازہ ہلانے لگے میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا عثمان بن عفان، میں نے کہا ٹھہرئیے اور میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی (یعنی محاصرہ کی تکلیف اور شہادت) جنت کی بشارت دے دو پھر دروازہ پر آیا اور ان سے کہا اندر آجائیے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ منڈیر بھر چکی ہے (یعنی منڈیر کا وہ حصہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تشریف فرما تھے) تو آپ دوسری طرف حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے کہا میں نے اس کی تاویل قبروں سے کی۔ (یعنی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی قبریں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب متصل ہوگی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر الگ ہوگی)۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة من حيث ان فيه التصريح بفضيلة هؤلآء الثلاثة ابوبكر وعمر وعثمان وان ابابكر افضلهم لسبقه بالبشارة بالجنة ولجلوسه على يمين النبى صلى الله عليه وسلم والغرض من ايراده فى مناقب ابى بكر خاصة الاشارة الى هذالوجه.

القُف: کنویں کی من۔ (فیض الباری)

تعدد موضعہ والحديث هناص ۵۱۸، ومرّ الحديث ص ۵۱۹، وياتى ص ۵۲۲، وص ۵۲۲، وص ۹۱۸، وص ۱۰۵۱، وص ۱۰۷۸۔ اخرجه مسلم فى الفضائل.

۳۴۲۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بشّارٍ حدثنا يَحيٰى عن سَعِيْدٍ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بنَ مالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النبىَّ صلى الله عليه وسلم صَعِدَ اُحُدًا وَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وعُثمانُ فرَجَفَ بِهِم فقالَ اثْبُتْ اُحُدُ فاِنَّما عَلَيْكَ نَبِىٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی چڑھے تو وہ کانپنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد! اپنی جگہ رہ (قرار پکڑ) کہ بیشک تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة توخذ من قوله "وصديق".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۱۹، ویاتی ص۵۲۱، وص۵۲۳۔

۳۴۲۸ ﴿حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ سَعِيدٍ اَبُوعَبدِاللّٰهِ حدثنا وَهْبُ بنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عن نافِعٍ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنَما اَنَا عَلٰى بِئرٍ اَنْزِعُ مِنها جاءَنِي اَبُوبَكْرٍ وعُمَرُ فاخذَ اَبُوبَكْرٍ الدَّلْوَ فنزَعَ ذَنُوبًا اَوْذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِه ضَعفٌ وَاللّٰهُ يَغفِرُ لَه ثُمَّ اَخَذَها ابنُ الخطابِ مِنْ يدِ اَبِي بَكْرٍ فاستَحالَتْ في يَدِهِ غَرْبًا فلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًا مِنَ الناسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فنزَعَ حتى ضَرَبَ الناسُ بِعَطَنٍ قال وَهْبٌ العَطَنُ مَبْرَكُ الاِبِلِ يقولُ حتى رَوِيَتِ الاِبِلُ فَاَنَاخَتْ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا اس سے پانی نکال رہا ہوں اتنے میں میرے پاس ابوبکرؓ و عمرؓ بھی آگئے پھر ابوبکرؓ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے انکے کھینچنے میں ضعف تھا اللہ انکی مغفرت کرے پھر ابوبکرؓ کے ہاتھ سے عمر بن خطابؓ نے لے لیا اور انکے ہاتھ میں پہونچتے ہی بڑے ڈول کی صورت میں تبدیل ہوگیا میں نے تو ایسا قوی باہمت انسان نہیں دیکھا جو انکی طرح کام کر سکے چنانچہ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں۔ وہب نے بیان کیا کہ العطن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے سیر ہو کے پانی پی لیا لوگوں نے انکو لے جا کر اپنے ٹھکانے میں بٹھالیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة من حيث ان فيه اشارة الى ان الخلافة بعده صلى اللّٰه عليه وسلم لابى بكر رضى اللّٰه عنه وتقديمه وعلى عمر وغيره يدل على انه افضل منه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۱۹، ومرّ الحدیث ص۵۱۳، ویاتی ص۵۲۰، وص۱۰۳۹۔

۳۴۲۹ ﴿حَدَّثَنَا اَلوَلِيدُ بنُ صالحٍ حدثنا عِيسَى بنُ يُونُسَ حدثنا عُمَرُ بنُ سَعِيدِ بنِ اَبِي الحُسَيْنِ المَكِّيُّ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال اِنِّي لَوَاقِفٌ في قومٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ ابنِ الخطّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهِ اِذَا رَجُلٌ مِن خَلْفِي قدوَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِي يقولُ رَحِمَكَ اللّٰه اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّي كَثِيْرًا مَّاكُنْتُ اَسْمَعُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَقُولُ كُنْتُ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانطَلَقتُ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَن يَجْعَلَكَ اللّٰه مَعَهُمَا فالتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ عَلِيُّ بنُ اَبِي طالِبٍ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو عمر بن خطابؓ کے لئے دعا کر رہے تھے اس وقت آپ کا جنازہ تابوت پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر اپنی کہنی میرے شانے پر رکھی

(اور حضرت عمرؓ کو مخاطب ہو کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضور اقدس ﷺ اور ابوبکرؓ) کے ساتھ رکھے گا (یعنی آپ وہیں دفن ہوں گے جہاں حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ دفن ہیں) کیوں کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے میں تھا اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور میں نے یہ کام کیا اور ابوبکر و عمرؓ نے اور میں چلا اور ابوبکر و عمرؓ (یعنی دونوں کو اپنے ساتھ رکھتے) اس لئے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو یہ کہنے والے حضرت علیؓ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث انه يدل علىٰ فضل الشيخين ولكن الغرض منه منقبة ابى بكر لفضله على عمر و غيره لتقدمه فى كل شئ حتى فى ذكره صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۱۹، وياتى ص۵۲۰ تا ص۵۲۱۔

۳۴۳۰ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يَزِيْدَ الكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الوَلِيْدُ عنِ الاَوْزَاعِيِّ عن يَحْيَى بنِ اَبِى كَثِيْرٍ عن محمَّدِ بنِ اِبْراهِيْمَ عن عُرْوَةَ بنِ الزُّبَيْرِ قال سَأَلْتُ عبدَ اللّٰهِ بنَ عَمْرٍو عن اَشَدِّ مَاصَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسولِ اللّٰهِ ﷺ قال رَأَيْتُ عُقْبَةَ بنَ اَبِى مُعَيْطٍ جاءَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّى فَوَضَعَ رِدَاءَه فى عُنُقِه فَخَنَقَهُ به خَنْقًا شَدِيْدًا فَجاءَ اَبُوبَكْرٍ حتى دَفَعَهُ عَنهُ فقالَ اَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَن يقولَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَقَدْ جاءَكُمْ بِالبَيِّناتِ مِنْ رَّبِّكُمْ.﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے پوچھا کہ مشرکوں نے بہت سخت تکلیف رسول اللہ ﷺ کو کیا دی تھی؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے عقبہ نے اپنی چادر حضور ﷺ کے گردن مبارک میں ڈالکر سختی کیساتھ آپ ﷺ کا گلا گھونٹا اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آ گئے اور اسے دھکا دیکر حضور ﷺ سے الگ کیا اور فرمایا کیا تم لوگ ایک ایسے شخص کو مارڈالنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں (معجزات و دلائل) بھی لیکر آیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله "فجاء ابو بكر حتى دفعه" الى آخره.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص۵۱۹ تا ص۵۲۰، وياتى ص۵۴۴، وص۷۱۱۔

۲۰۹۱

﴿بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بنِ الخَطّابِ اَبِى حَفصٍ القُرَشِىِّ العَدَوِىِّ رضـ﴾

ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

ابوحفص آپؓ کی کنیت اور لقب فاروق ہے۔ اما كنيته فجاء فى السيرة لابن اسحاق ان النبى صلى الله عليه وسلم كناه بها. (فتح)

۳۴۳۱ ﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنهَالٍ حدثنا عبدُ العَزِيزِ بنِ المَاجِشُونِ حدثنا محمَّدُ بنُ المُنكَدِرِ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قال قال النبيُّ ﷺ رَايتُنِى دَخلتُ الجَنَّةَ فاِذَا اَنَا بالرُّمَيصَاءِ امْرَاَةِ اَبِى طَلْحَةَ وَسَمِعتُ خَشْفَةً فقُلتُ مَنْ هٰذا فقال هٰذا بلالٌ وَرَايتُ قَصْرا بِفِنَائِه جَارِيَةٌ فقلتُ لِمَنْ هٰذا فقال لِعُمَرَ بنِ الخَطّاب فاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهُ فانْظُرَ اِلَيهِ فذَكَرْتُ غَيرَتَكَ فقالَ عُمَرُ بَابِى وَاُمِّى يارسولَ اللّٰهِ اَعَلَيكَ اَغَارُ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ جنت میں داخل ہوا ہوں میں نے دیکھا کہ ابوطلحہ کی بیوی رمیصار (یعنی انسؓ کی والدہ ام سلیم) موجود ہیں اور میں نے قدموں کی آہٹ سنی تو میں نے پوچھا کون؟ تو بتایا (یعنی جبرئیل نے بتایا) یہ بلالؓ ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو کہا (یعنی جبرئیل نے بتایا) کہ عمر بن خطابؓ کا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر جاؤں اور اسے دیکھوں پھر میں نے تمہاری غیرت کو یاد کیا اس پر عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان یارسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کرونگا۔

(حضرت عمرؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ ہم سب تو آپ کے غلام ہیں یہ ساری عزت وحرمت آپ کے صدقے سے ملی ہے ورنہ جنت کہاں اور ہم کہاں؟ ہم کو تو جنت کی بو بھی سونگھنے کو نہ ملتی اگر آپ اللہ کا راستہ نہ بتلاتے تو ساری زندگی بت پرستی میں گزر جاتی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمة فى قوله "ورايت قصرًا" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۲۰، ويأتى فى النكاح ص ۷۸۶، وص ۱۰۴۰، ومسلم فضائل۔

۳۴۳۲ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بنُ اَبِى مَرْيَمَ حدثنا اللَّيثُ حدثنى عُقَيلٌ عنِ ابنِ شِهابٍ اَخبَرَنِى سَعِيدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيرَةَ قال بَيْنَا نَحْنُ عندَ رسولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قال بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَايتُنِى فى الجَنَّةِ فاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلىٰ جَانِبِ قَصْرٍ فقُلتُ لِمَنْ هٰذا القَصْرُ قالوا لِعُمَرَ فذَكَرْتُ غَيرَتَهُ فوَلَّيتُ مُدْبِرًا فبَكىٰ عُمَرُ وَقال اَعَلَيكَ اَغَارُ يارسولَ اللّٰهِ!﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں حاضر تھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) جنت میں دیکھا، دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے بتایا عمرؓ کا، تو میں نے عمرؓ کی غیرت یاد کی اور میں پیٹھ موڑ کر لوٹ آیا (جب عمرؓ نے یہ سنا) تو رو پڑے اور کہنے لگے یارسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرونگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۲۰، ومرّ الحدیث ص۴۶۰، ویاتی ص۷۸۷، ص۱۰۴۰۔

۳۴۳۳ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الصَّلتِ اَبُو جَعفرِ الكُوفِيُّ حدثنا ابنُ المُبارَكِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهرِيِّ اَخبَرَنِي حَمزَةُ عن اَبِيهِ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قال بَينَا اَنَا نَائِمٌ شَرِبتُ يَعنِي اللَّبَنَ حتى اَنظُرُ اِلَى الرِّيِّ يَجرِي فِي ظُفُرِي اَوفِي اَظفَارِي ثُمَّ نَاوَلتُ عُمَرَ قالوا فَمَا اَوَّلتَ قالَ العِلمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار میں سو رہا تھا میں نے (خواب میں) دودھ پیا اتنا کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا میرے ناخن یا ناخنوں تک بہ رہی ہے (یعنی میں نے خوب پیا کہ سیرابی کے اثر کو اپنے ناخنوں تک پر محسوس کیا) پھر میں نے (اپنا بچا ہوا دودھ) عمرؓ کو دے دیا صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا علم۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۲۰، ومرّ الحدیث ص۱۸، ویاتی ص۱۰۳۷، وص۱۰۳۷، ص۱۰۴۰، ص۱۰۴۱۔

علم اور دودھ میں مناسبت : ملاحظہ فرمایئے نصر الباری اول ص۴۲۵۔

۳۴۳۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عبدِاللهِ بنِ نُمَيرٍ حدثنا محمَّدُ بنُ بِشرٍ حدثنا عُبَيدُ اللهِ حَدَّثَنِي اَبُوبَكرِ بنُ سَالِمٍ عن سالِمٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ النبيَّ ﷺ قال رَاَيتُ فِي المَنَامِ اَنِّي اَنزِعُ بِدَلوِ بَكرَةٍ عَلَى قليبٍ فجاءَ اَبُوبَكرٍ فنَزَعَ ذَنُوبًا اَوذَنُوبَينِ نَزعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغفِرُ لَه ثُمَّ جاءَ عُمَرُ بنُ الخَطابِ فاستَحالَتْ غَربا فلَم اَرَ عَبقَرِيًّا يَفرِي فَرِيَّه حتى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قال ابنُ جُبَيرٍ العَبقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقالَ يَحيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا حَمَلٌ رَقِيقٌ مَبثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ وَهُوَ سَيِّدُ القَومِ اَعنِي العَبقَرِي.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں سے چرخی کا ڈول کھینچ رہا ہوں (بکرہ وہ گول لکڑی یا لو ہا جو بڑا ڈول کھینچنے کیلئے کنویں پر لگا دیتے ہیں وہ ڈول کی رسی کے ساتھ گھومتی ہے اسے چرخی کہتے ہیں) اتنے میں ابوبکر آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اللہ ان کی مغفرت فرمائیں، اس کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول بڑے کی صورت اختیار کر گیا میں نے ان جیسا قوی باہمت شخص نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہوں کو بھر لیا۔ اور ابن جبیر (سعید بن جبیر) نے کہا "عبقری" کے معنی ہیں عمدہ فرش اور یحیٰی نے کہا کہ 'زرابی' کے معنی بچھونے کے ہیں جس کے حاشئے بکثرت باریک باریک پھیلے ہوتے ہیں (یعنی عمدہ خوبصورت فرش) وھو سید القوم اعنی

لعبقری یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں ہے معنی ہیں عبقری قوم کے سردار کو کہتے ہیں۔

مطابقة للترجمة | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص ۵۲۰،

۳۴۳۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبدُالعَزِيزِ بنُ عبدِاللّٰهِ حدثنا اِبراهِيمُ بنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عن صالِحٍ عَنِ ابنِ شِهاب اَخْبَرَنِى عبدُ الحَمِيدِ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ زَيْدٍ اَنَّ محمَّدَ بنَ سَعْدِ بنِ اَبِى وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ قال اسْتَاذَنَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ علىٰ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِن قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَه عالِيَةً اَصْوَاتهُنَّ علىٰ صَوتِهِ فلمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ ابنُ الخطاب قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَدَخَلَ عُمَرُ وَرسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَضْحَكُ فقال عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يارسولَ اللّٰهِ! فقالَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم عَجِبتُ مِنْ هٰؤُلاَءِ اللاَّتِى كُنَّ عِنْدِى فلمَّا سَمِعْنَ صَوتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ فقالَ عُمَرُ فَاَنتَ اَحَقُّ اَن يَهَبْنَ يارسولَ اللّٰهِ! ثمَّ قال عُمَرُ ياعَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِى وَلاَ تَهَبْنَ رسولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ نَعَمْ اَنتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِن رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِيْهٍ ياابنَ الخطابِ وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ مالَقِيَكَ الشيطانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلاَّ سَلَكَ فَجًّا غَيرَ فَجِّكَ.﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور اس وقت حضور ﷺ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المومنین) آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور آنحضور ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کر کے نفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں، جوں ہی حضرت عمر بن خطابؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ سب اٹھ گئیں اور جلدی سے (لپک کر) پردہ کے اندر چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو اجازت دی اور حضرت عمرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ آپ کو ہنستا رکھے (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے یارسول اللہ معاملہ کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں تعجب آیا جوں ہی تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے کے پیچھے بھاگ گئیں، عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ سے زیادہ ڈرتیں پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اے اپنی جانوں کی دشمن (یہ کیا غضب ہے؟) مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ڈرتیں انہوں نے (پردے ہی میں سے) جواب دیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج اور سخت کلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو اے ابن

خطاب قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے شیطان جب تم کو کسی ایک راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر ہولیتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله "والذى نفسى بيده "الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۰، ومرّ الحديث ص۴۶۵، وياتى ص۸۹۹۔

تشریح | وعنده نسوة من قريش يكلمنه: هن من ازواجه لقو له "ويستكثرنه" اى يطلبن منه اكثر مما يعطيهن وفى مسلم انهن يطلبن النفقة حال كو نهن. (قس)۔

عالية اصواتهن الخ قبل النهى عن رفع الصوت على صوته او كان ذلك من طبعهن الخ. (قس)

(۱) خلاصہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے حضور آواز بلند کرنے کی حرمت وممانعت سے قبل کا واقعہ ہو، (۲) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حرمت وممانعت کا تعلق صرف مردوں سے ہو۔ (۳) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے بے پایاں کرم کو دیکھتے ہوئے ان خواتین کو یہ ہوش نہ رہا ہو کہ بارگاہ نبوت کا ادب کیا ہے مشہور ہے۔

عالية بالنصب على الحال، ويجوز بالرفع على ان يكون صفة لنسوة. (عمدہ) اِيه بكسر الهمزة وكسر الهاء المنونة، اِيهًا بكسر الهمزة وسكون الياء وبالهاء المفتوحة المنونة. (عمدہ) فجّ: پہاڑ کے دوحصوں کے درمیان چوڑا راستہ، جمع فِجاج. (لغات القرآن)۔

۳۴۳۶ ﴿حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ المُثَنّٰى حدثنا يَحْيٰى عن اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيسٌ قال قال عبدُاللّٰهِ بنُ مَسْعُودٍ مازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا جب سے حضرت عمرؓ اسلام لائے ہم ہمیشہ عزت سے رہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۰، وياتى ص۵۴۵۔

۳۴۳۷ ﴿حَدَّثَنَا عَبدَانُ اَخبرنا عبدُاللّٰهِ اَخبَرنا عُمَرُ بنُ سَعِيدٍ عنِ ابنِ اَبِى مُلَيكَةَ اَنَّه سَمِعَ ابنَ عباسٍ يقولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيْرِهِ فتَكَنَّفَهُ الناسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ اَنْ يُرفَعَ وَاَنَا فِيهِم فَلَمْ يَرُعْنِى اِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِى فاِذَا عَلِيُّ بنُ اَبِى طَالِبٍ فتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وقال مَاخَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ اَنِّى كُنْتُ كَثِيْرًا اَسْمَعُ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرٍ وعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ (شہادت کے بعد) تابوت پر رکھے گئے تو تمام لوگوں نے ان کو گھیر لیا ان کے کیلئے دعا اور صلوٰۃ پڑھنے لگے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا اور میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا اور میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا پھر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کیلئے دعا رحمت کی اور فرمایا آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا کہ میں اس کے سے اعمال پر اللہ سے ملنے کی آرزو کروں اور خدا کی قسم مجھے تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں ہی کے ساتھ رکھے گا اور میرا یہ خیال اس وجہ سے تھا کہ میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا آپ ﷺ فرماتے تھے میں گیا اور ابوبکرؓ و عمرؓ، میں داخل ہوا اور ابوبکرؓ و عمرؓ، میں باہر نکلا اور ابوبکرؓ و عمرؓ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة في قوله "ذهبت انا وابوبكر وعمر" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۰ تا ۵۲۱، ومرّ الحديث ص۵۱۹۔

۳۴۳۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ اَبِي عَرُوبَةَ قال وقال لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ ابنُ المِنهَالِ قالا حَدَّثَنا سَعِيْدٌ عن قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قال صَعِدَ النبيُّ ﷺ اُحُدًا وَمَعَهُ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثمانُ فَرَجَفَ بِهِم فَضَرَبَه بِرِجْلِه فقالَ اثْبُتْ اُحُدُ! فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدَانِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی تھے پہاڑ کانپنے لگا تو آپ ﷺ نے پاؤں مارا (یعنی اپنے پاؤں سے تھپکی دی) اور فرمایا اُحد ٹھہرا رہ کہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة في ذكره "عمرؓ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۱، ومرّ الحديث ص۵۱۹، وياتي ص۵۲۳۔

۳۴۳۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحيىَ بنُ سُلَيْمَانَ حدثني ابنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ هو ابنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ زَيْدَ بنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ عن اَبِيْهِ قال سَاَلَنِي ابنُ عُمَرَ عن بَعْضِ شَانِه يعني عُمَرَ فَاَخْبَرْتُه فقالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ واَجْوَدَ حتى انْتَهى مِنْ عُمَرَ ابنِ الخَطَّابِ.﴾

ترجمہ | اسلم (مولی عمر بن خطابؓ) نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے اپنے والد حضرت عمرؓ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتلائے تو ابن عمرؓ نے کہا میں نے تو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور ایسا سخی جیسے عمرؓ تھے نہیں دیکھا یہ خصائل عمرؓ پر ختم ہو گئے۔ (اى في مدة خلافته لاقبلها)

(قس) مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ سب سے بڑھ کر اور افضل اپنی خلافت کے زمانہ میں تھے تاکہ "افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابی بکر الصدیق" نکل جائیں کیونکہ بالاجماع حضرت عمرؓ سے افضل ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمة في قوله "مارايت احدا" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۲۱۔

۳۴۴۰ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حدثنا حَمَّادٌ عن ثابتٍ عن اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم عنِ السَّاعَةِ فقالَ مَتَى السَّاعَةُ قال وَمَاذا اَعْدَدْتَ لَها قال لاشَيْءَ اِلاَّ اَنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ صلى الله عليه وسلم فقالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قال اَنَسٌ فمَافَرِحْنَا بشَيءٍ فَرَحَنَا بِقولِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قال اَنَسٌ فاَنَا اُحِبُّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي اِيَّاهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِمِثْلِ اَعْمَالِهِمْ.﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب آئے گی حضور ﷺ نے فرمایا اور تم نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تو اس کے ساتھ رہے گا جس سے تو نے محبت کی ہے، حضرت انسؓ نے کہا ہم کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ تو اس کے ساتھ رہے گا جس سے تو نے محبت کی ہے انسؓ نے کہا میں نبی اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر ان ہی حضرات کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں نے ان کے جیسے اعمال نہیں کئے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة توخذ من قول انسؓ "فانه قرن ابا بكر وعمر بالنبي صلى الله عليه وسلم في العمل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۲۱، ويأتي ص ۹۱۱، وص ۹۱۱، وص ۹۱۱، وص ۱۰۵۹، واخرجه مسلم في الادب۔

تشریح فما فرحنا بشيء بكسر الراء بصيغة الماضي. فَرَحَنَا: بفتح الراء والحاء مصدر اى كفرحنا وانتصابه بنزع الخافض.

انَّ رجلا سال: یہ قیامت کے متعلق سوال کرنے والے کون ہیں؟ علامہ عینیؒ اور حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں وہ ذوالخویصرہ یمانی تھے جنھوں نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا تھا اسی بخاری ص ۹۱۱ میں حدیث آرہی ہے کہ یہ سائل ایک اعرابی تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ سائل ابوموسیٰ اشعری یا ابوذر رضی اللہ عنہما تھے لیکن احتمال یہ ہے کہ واقعہ متعدد ہو مزید کیلئے فتح الباری وعینی دیکھئے۔

۳۴۴۱ ﴿حدّثنا يحيى بنُ قَزَعَةَ حدثنا اِبراهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيهِ عن اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لقد كانَ فيما كانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ ناسٌ مُحَدَّثُونَ فاِنْ يَكُ في اُمَّتِي اَحَدٌ فاِنَّهُ عُمَرُ، زَادَ زَكَرِيَّاءُ بنُ اَبِي زَائِدَةَ عن سَعْدٍ عن اَبِي سَلَمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لَقَدْ كان فِيمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ رِجالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونُوا اَنْبِياءَ فاِنْ يَكُ في اُمَّتي مِنْهُمْ اَحَدٌ فعُمَرُ قالَ ابنُ عبّاسٍ رضي الله عنهما مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّث (جن کو الہام ہوا کرتا تھا) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اتنا بڑھایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں سے نہیں ہوتے تھے اور بات کئے جاتے تھے (یعنی فرشتے ان سے بات کرتے تھے) اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمرؓ ہیں (یعنی یقیناً عمر رضی اللہ عنہ محدَّث ہیں)۔

قال ابن عباس الخ: ابن عباسؓ نے (سورہ حج آیت نمبر ۵۲ میں) یوں پڑھا "وَمَا اَرْسَلنا مِن قَبلِكَ مِن رَسُولٍ ولانبيٍّ ولا مُحدَّث. (مشہور قرأت میں ولا محدَّث کا لفظ نہیں ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۲۱، ومرّ الحديث ص ۴۹۳۔

تشریح محدَّث: بفتح الدال المشددة: وہ بزرگ جس کو حق تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کرے، او من تكلم الملائكة بغير نبوة. یا ایسا شخص جس کی رائے صحیح اور حق پڑا کرے، یعنی جس کی زبان سے حق اور فیصلہ خداوندی اللہ کے حکم سے جاری ہو۔ واللہ اعلم

۳۴۴۲ ﴿حدّثنا عبدُاللّٰه بنُ يُوسُفَ حدّثنا اللّيثُ حدّثنا عُقَيْلٌ ابنِ شِهابٍ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ قالا سَمِعْنا اَباهُرَيْرَةَ يقولُ قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَما رَاعٍ في غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فاَخذَ مِنها شاةً فَطَلَبَها حتّى اسْتَنْقَذَهَا فالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فقالَ لَهُ مَنْ لَهَا يومَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فقالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ! فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فاِنِّي اُؤْمِنُ بِهِ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ بھیڑیے نے

اس کی ایک بکری پکڑلی پھر چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑالیا پھر بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور چرواہے سے کہنے لگا (آج تو نے چھڑالی) یوم السبع (درندوں کے دن) اس کی حفاظت کون کریگا جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا صحابہ نے (یہ دیکھ کر تعجب سے کہا) سبحان اللہ (بھیڑیا بات کرتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی، حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۱، ومرّ الحديث ص۳۱۲، ۴۹۴، وص ۵۱۷۔

۳۴۴۳ ﴿حدَّثَنَا يَحيى بنُ بُكَيْرٍ حدَّثَنَا اللَّيثُ عن عُقَيلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ اَخبَرَنِي اَبُواُمَامَةَ بنُ سَهلِ بنِ حُنَيفٍ عن اَبِي سَعِيدِ الخُدرِيِّ قال سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ الناسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيهِمْ قُمُصٌ فمِنهَا مايَبْلُغُ الثُّدِيَّ ومِنهَا مايَبْلُغُ دونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قالوا فَمَا اَوَّلْتَه يارسولَ اللهِ! قال الدِّيْنَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ میں سورہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی کم یعنی چھوٹی، اور میرے سامنے عمر پیش کئے گئے تو ان پر اتنی بڑی قمیص تھی کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: دین۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة من حيث ان فيه فضيلة عمر رضى الله عنه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۱، ومرّ الحديث ص۸، ويأتي ص۱۰۳۷، وص ۱۰۳۸۔

تشریح | پوری تشریح مع اشکال و جواب کے لئے ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد اول ص ۲۶۰۔

۳۴۴۴ ﴿حدَّثَنَا الصَّلْتُ بنُ محمَّدٍ حدثنا اِسماعِيلُ بنُ اِبراهِيمَ اَخبَرَنا اَيُّوبُ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيكَةَ عنِ الْمِسْوَرِ بنِ مَخرَمَةَ قال لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جعَلَ يَألَمُ فقالَ لَهُ ابنُ عبّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يااَمِيرَ المُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فارَقْتَ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ ثم صَحِبْتَ اَبابَكرٍ فاَحْسَنْتَ صُحبَتَه ثُمَّ فارَقْتَهُ وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فارَقْتَهُمْ لَتُفارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنكَ رَاضُونَ قال اَمَّا ماذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم وَرِضَاهُ فانَّما ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ مَنَّ بِه عَلَيَّ وَاَمَّا ماذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ

اَبِی بَکْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهٖ عَلَیَّ وَاَمَّا مَاتَرٰی بِیْ مِنْ جَزَعِیْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ! لَوْ اَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بِهٰذَا. ﴾

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دئے گئے تو وہ تکلیف و بے قراری محسوس کرنے لگے تو حضرت ابن عباسؓ نے ان سے کہا گویا انہیں تسلی دینے لگے اے امیر المومنین! یہ بات تو ہوگئی (آپ کو گھبرانا نہیں چاہئے) آپ تو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے اور حضور ﷺ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا پھر جب آپ آنحضور ﷺ سے جدا ہوئے (یعنی جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی) تو حضور ﷺ آپ سے راضی اور خوش تھے، پھر آپ حضرت ابوبکرؓ کی صحبت میں رہے اور ان کی صحبت کا بھی پورا حق ادا کیا پھر آپ ان سے جدا ہوئے اور وہ بھی آپ سے راضی وخوش تھے پھر آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے اور آپ نے ان کی صحبت کا بھی پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہیں بھی آپ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑیں گے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا (ابن عباس!) تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور آنحضور ﷺ کی رضا وخوشی کا ذکر کیا ہے، تو بلاشبہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اسی طرح تم نے جو حضرت ابوبکرؓ کی صحبت اور ان کی رضا وخوشی کا ذکر کیا ہے تو بالیقین یہ بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کا احسان تھا جو اس نے مجھ پر کیا ہے، لیکن وہ گھبراہٹ جو تم مجھ پر دیکھ رہے ہو (وہ کوئی زخم اور تکلیف کی وجہ سے نہیں) وہ تمہاری وجہ سے اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے (یعنی تم لوگوں کی فکر ہے کہ میرے بعد کیا حالات گذریں گے) خدا کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اللہ کے عذاب سے نجات حاصل کرلوں (سبحان اللہ! مبشر بالجنہ ہونے کے باوجود اللہ کے خوف وجلال کا کیا عالم تھا؟)۔

حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا پھر یہ حدیث بیان کی۔ (اس سند کو بیان کرنے کی یہ غرض ہے کہ ابن ملیکہ نے ابن عباس سے بواسطہ مسور بن مخرمہ سنا اور اس حدیث کو کبھی بلا واسطہ مسور بن مخرمہ حضرت ابن عباسؓ سے سنا ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مُطَابِقَةُ الْحَدِيْثِ لِلتَّرْجَمَةِ تؤخذ من قوله "لقد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى قوله "اما ماذكرت من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم" وذلك ان له فضلاً عظيمًا من حيث انه صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفارقه وهو عنه راضٍ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۲۱ تا ص۵۲۲۔

حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری اول ص۹۶۔

۳۴۴۵ ﴿حَدَّثَنَا يُوسُفُ بنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ حَدَّثَنِي عُثمانُ بنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبوعثمانَ النَّهْدِيُّ عن اَبِي مُوسٰى قال كُنْتُ مَعَ النبيِّ ﷺ في حائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ المَدِيْنَةِ فجاءَ رَجُلٌ فاسْتَفْتَحَ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم افْتَحْ له وبَشِّرْهُ بالجنةِ فَفَتَحْتُ لَه فاِذَا اَبُوبَكْرٍ فبَشَّرْتُهُ بِمَا قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ فحَمِدَ اللّٰهَ ثمَّ جاء رَجُلٌ فاسْتَفْتَحَ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَه فاِذَا هُوَ عُمَرُ فاَخْبَرْتُه بِمَا قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فحَمِدَ اللّٰهَ ثمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فقالَ لِي افْتَحْ لَه وَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ فاِذَا عُثمانُ فاَخْبَرْتُهُ بِمَا قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم فحَمِدَ اللّٰهَ ثمَّ قالَ اللّٰهُ المُسْتَعَانُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ (بیئر اریس) میں تھا کہ ایک صاحب آئے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنادو میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ابوبکرؓ ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی تو ابوبکرؓ نے اللہ کا شکر ادا کیا، پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دروازہ ان کے لئے کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنادو، میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ ہیں پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی خبر سنائی تو عمرؓ نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک صاحب نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت سنادو اس مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی دیکھا کہ حضرت عثمانؓ ہیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی اطلاع دی تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر فرمایا اللہ مدد کرنے والا ہے۔ (وہی صبر دے گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۲۲، ومرّ الحديث ص۵۱۹، ویاتی ص۹۱۸، وص۱۰۵۱، وص۱۰۷۸۔

۳۴۴۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيْمانَ حَدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي اَبُوعَقِيْلٍ زُهْرَةُ بنُ مَعْبَدٍ اَنَّه سَمِعَ جَدَّهُ عبدَ اللّٰهِ بنِ هِشَامٍ قالَ كُنَّا مَعَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن ہشامؓ (جو حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے چچازاد بھائی تھے) انہوں نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم

ﷺ کے ساتھ تھے اور حضور ﷺ عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ من حیث ان اخذ الید دلیل علی غایۃ المحبۃ و کمال المودّۃ والاتحاد ولولا ان فی عمر فضلا عظیمًا لما اخذ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدہ۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۲۲، ویاتی الحدیث ص۹۲۶، وھو طرف من حدیث یاتی تمامہ فی النذور ص۹۸۱۔

﴿ باب مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بنِ عَفَّانَ اَبِی عَمْرٍو القُرَشِیِّ ﴾ ۲۰۹۲

حضرت ابوعمرو عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کا بیان

وقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ یَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الجَنَّۃُ فحفرَھا عثمانُ وقالَ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ العُسْرَۃِ فَلَہُ الجَنَّۃُ فجھَّزَہٗ عُثْمانُ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص بیئر رومہ (ایک کنواں) کو خرید کر سب کے لئے عام کردے گا اس کے لئے جنت ہے (یعنی بہشت کا مستحق ہوگا) تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کر دیا تھا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرہ (غزوہ تبوک) کا سامان کردے اس کے لئے جنت ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے لشکر کا سامان کر دیا تھا۔

۳۴۴۷ ﴿حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن اَیُّوبَ عن اَبِی عُثْمَانَ عن اَبِی مُوسٰی اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِی بِحِفْظِ بابِ الحائِطِ فجاءَ رَجُلٌ یَسْتَاذِنُ فقالَ اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالجَنَّۃِ فاِذَا اَبُوبَکْرٍ ثُمَّ جاءَ آخَرُ یَسْتَاذِنُ فقالَ اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالجَنَّۃِ فاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جاءَ آخَرُ یَسْتَاذِنُ فَسَکَتَ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ قالَ اِئْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی سَتُصِیْبُہٗ فاِذَا عُثْمانُ بنُ عَفَّانَ قالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عاصِمٌ الاَحْوَلُ وَعَلِیُّ بنُ الحَکَمِ سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ یُحَدِّثُ عن اَبِی مُوسٰی بِنَحْوِہٖ وَزَادَ فِیْہِ عَاصِمٌ اَنَّ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانَ قاعِدًا فی مَکانٍ فِیْہِ ماءٌ قدکَشَفَ عن رُکْبَتَیْہِ اَوْرُکْبَتِہٖ فلمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاھا۔﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں (کہ بلا اجازت کوئی اندر نہ آئے) پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی تو آنحضور

ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دیدو اور جنت کی خوشخبری بھی سنادو، دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ ہیں، پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں بھی اجازت دیدو اور جنت کی بشارت سنادو دیکھا کہ حضرت عمرؓ ہیں پھر ایک دوسرے یعنی تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی آنحضور ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا انہیں بھی اجازت دیدو اور (دنیا میں) ایک مصیبت کے بعد جنت کی بشارت بھی سنادو، دیکھا تو آپ حضرت عثمان بن عفانؓ تھے۔

حماد بن زید نے کہا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے بیان کیا ان دونوں نے ابوعثمان سے سنا وہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے۔ اور عاصم نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک ایسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں پانی تھا اور آپ ﷺ اپنے دونوں گھٹنے یا ایک گھٹنہ (شک راوی) کھولے ہوئے تھے لیکن جب عثمانؓ داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گھٹنہ ڈھانک لیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۲۲، ومرّ الحديث ص ۵۱۹، ویاتی ص ۹۱۸، وص ۱۰۵۱، وص ۱۰۷۸۔

تشریح واجب الستر عورت کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دوم ص ۳۷۹۔

علامہ ابن رشد مالکیؒ فرماتے ہیں امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ مرد کے لئے حد عورت ما بین السرہ الی الرکبہ ہے کچھ لوگ صرف دونوں شرمگاہ کو عورت کہتے ہیں۔ (بداية المجتهد ۹۸/۱)

جو حضرات کہتے ہیں کہ گھٹنہ اور ران عورت نہیں وہ حضرات اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں لیکن یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ گھٹنہ کھلے رہنے سے مراد یہ ہے کہ گھٹنے پر قمیص نہیں تھی صرف تہبند تھا جب حضرت عثمان غنیؓ آئے تو حضور ﷺ نے کرتا پھیلا کر گھٹنے پر ڈال لیا اس لئے گھٹنہ کھول کر دوسرے کے سامنے بیٹھنا وقار کے خلاف ہے اور حضور اقدس ﷺ کی شان سے بعید تر ہے۔

أيضًا فان عثمان أولى بالاستحياء لكونه ختنه فزوج البنت اكثر حياء من ابى الزوجة ويوضحه ارسال على رضى الله عنه ليسأل عن حكم المذى. (عمدہ)

۳۴۴۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ شَبِيْبِ بنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عن يُونُسَ قالَ ابنُ شِهابٍ اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بنَ عَدِىِّ بنِ الخِيارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ المِسْوَرَ بنَ مَخْرَمَةَ وعَبْدَ الرَّحمٰنِ بنَ الاَسْوَدِ بنِ عبدِ يَغوثَ قالا مايَمْنَعُكَ اَنْ تُكَلِّمَ عثمانَ لِاَخِيْهِ الوَلِيْدِ اَكْثَرَ النّاسُ فِيْهِ فقَصَدتُ لِعُثْمانَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ قلتُ اِنَّ لِى اِلَيْكَ حاجَةً وهى نَصِيْحَةٌ لَكَ قال يااَيُّهَا المَرْءُ قال اَبُوعبد اللّٰه اُراهُ قال اَعُوذُ باللّٰهِ مِنْكَ فانْصَرَفْتُ فرَجَعْتُ اِلَيْهِم اِذْ جاءَ رَسُولُ عثمانَ فَاَتَيْتُه فقال مانَصِيْحَتُكَ فقلتُ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحمَّدًا

صلی اللّٰه علیه وسلم بِالحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الکِتَابَ وَکُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِه صلی اللّٰه علیه وسلم فهَاجرتَ الهِجْرَتَیْنِ وَصَحِبْتَ رَسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وَرَاَیْتَ هَدْیَه وَقَدْ اَکثَرَ الناسُ فی شانِ الوَلِیْدِ قال اَدْرَکْتَ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قلتُ لا وَلٰکِنْ خَلَصَ اِلَیَّ مِنْ عِلْمِه مایَخْلُصُ اِلَی العَذْرَاءِ فی سِتْرِهَا قال اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ محمَّدًا صلی اللّٰه علیه وسلم بِالحَقِّ فکُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِه وَآمَنْتُ بِمابُعِثَ به وَهَاجَرْتُ الهِجْرَتَیْنِ کَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وبَایَعْتُهُ فوَاللّٰهِ ماعَصَیْتُهُ وَلَا غَشَشْتُه حتی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثمَّ اَبُوبَکْرٍ مِثْلُه ثمَّ عُمَرُ مِثْلُه ثمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَیْسَ لِی مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِی لَهُمْ قلتُ بَلٰی قال فَمَا هٰذِهِ الاَحَادِیْثُ الَّتِی تَبْلُغُنِی عَنْکُمْ اَمَّا مَاذَکَرْتَ مِنْ شانِ الوَلِیْدِ فَسَنَاْخُذُ فِیْهِ بِالحَقِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثمَّ دَعَا عَلِیًّا فَاَمَرَهُ اَنْ یَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِیْنَ. ﴾

ترجمہ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں (جسے حضرت عثمانؓ نے کوفہ کا گورنر بنایا) بات کرنے سے کیا چیز تجھے روک رہی ہے (ولید کے بارے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے) اس کے بارے میں لوگ بہت کچھ کہہ رہے ہیں (یعنی لوگ اس سے بہت ناراض ہیں) عبیداللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا اور جب وہ نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور یہ آپ کی خیر خواہی کے لئے ہے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا اے شخص! امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ معمر نے یوں روایت کی کہ حضرت عثمانؓ نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، یہ سن کر میں لوٹ گیا اور لوگوں کے پاس واپس آ گیا اتنے میں حضرت عثمانؓ کا قاصد بلانے کے لئے آیا اور میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تیری نصیحت (خیر خواہی کی بات) کیا ہے؟ میں نے عرض کیا بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پیغام کو قبول کیا اور آپ نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کی طرف اور ایک مدینہ منورہ کی طرف) اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی اور آپ ﷺ کی سیرت وسنت کو خوب دیکھا (بات یہ ہے کہ) لوگ ولید کے بارے میں بہت چہ میگوئیاں کررہے ہیں (اس کے خلاف شرع کاموں کی وجہ سے) حضرت عثمانؓ نے پوچھا عبیداللہ! تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟) میں نے کہا نہیں لیکن حضور اقدس ﷺ کا کچھ علم مجھ تک بھی پہنچا ہے جتنا پردہ والی دوشیزہ (کنواری لڑکی) کو پہنچتا ہے (یعنی حضور اقدس ﷺ کے فرمودات کی اشاعت اتنی شائع اور عام ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں ہے یہاں تک کہ پردہ والی کنواری لڑکیاں بھی آپ ﷺ کے فرمودات کا علم رکھتی ہیں تو پھر مجھے

کیوں نہ ہوگا جبکہ میں انہیں حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہوں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا اما بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان ہی لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے پیغام کو قبول کیا اور حضور ﷺ جس پیغام کے ساتھ مبعوث ہوئے اس پر میں مکمل طریقے سے ایمان لایا اور میں نے دونوں ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے کہا اور میں حضور ﷺ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا ہوں اور آپ ﷺ سے بیعت بھی کی ہے اور خدا کی قسم! میں نے نہ تو ان کی نافرمانی کی اور نہ آپ ﷺ کے ساتھ کبھی کوئی فریب کیا یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو (دنیا سے) اٹھالیا پھر ابوبکرؓ کے ساتھ بھی میرا اسی طرح معاملہ رہا پھر عمرؓ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا پھر میں خلیفہ بنایا گیا تو کیا مجھے وہ حق حاصل نہیں جو انہیں حاصل تھا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور حق حاصل ہے پھر یہ کیا باتیں ہیں جو تم لوگوں کی جانب سے مجھ تک پہنچ رہی ہیں البتہ ولید کے بارے میں جو حالات تم نے ذکر کئے ہیں تو ہم انشاء اللہ حق کے ساتھ مواخذہ کریں گے پھر حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے ماریں چنانچہ حضرت علیؓ نے ۸۰ سے اسی کوڑے لگوائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "ثم دعا علياً" إلى آخره من حيث انه اقام الحد على أخيه فهذا فيه دلالة على مراعاة الحق وفيه منقبة من مناقبه. (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۲۲، ویاتی ص۵۴۶، وص۵۵۹۔

مختصر تشریح اور ولید کا قصہ | عبید اللہ بن عدی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال حضرت عثمانؓ کی چچا زاد بہن تھیں، اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان بن عفانؓ کا اخیافی بھائی تھا، قصہ یہ ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (احد من العشرة المبشرة) کو حضرت عثمانؓ نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا پھر ان میں اور عبد اللہ بن مسعودؓ میں بیت المال کی رقم کے سلسلے میں کچھ بحث ہوگئی تو حضرت عثمانؓ نے حضرت سعدؓ کو معزول کر کے ولید بن عقبہ کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا، یہ ولید اسی عقبہ بن ابی معیط کا لڑکا تھا جس نے حضور اقدس ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی اور آپ ﷺ پر نماز کی حالت میں اوجھڑی ڈالی تھی۔

ولید بن عقبہ شرابی تھا اس نے نشہ کی حالت میں صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی پھر لوگوں سے کہنے لگا کہو تو اور زیادہ پڑھاؤں اس کی خبر حضرت عثمانؓ کو پہنچی تو حضرت عثمانؓ نے ولید کو معزول کر دیا اور اس کی شراب نوشی کے بارے میں تحقیقات کر ہی رہے تھے کہ عبید اللہ نے ان سے وہ عرض کیا، پھر جب دو گواہوں سے ولید کی شراب نوشی ثابت ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دے کر ولید کو کوڑے لگوائے۔

۳۴۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ حَاتِمِ بنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنا شَاذَانُ حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ بنُ اَبِي سَلَمَةَ المَاجِشُونُ عن عُبَيْدِ اللّهِ عن نافِعٍ عن ابنِ عُمَرَ قال كُنَّا في زَمَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم لانَعْدِلُ بِاَبِي بَكرٍ اَحَدًا ثم عُمَرَ ثمَّ عُثمانَ ثم نَترُكُ اَصحَابَ النبيِّ صلى

اللّٰہ علیہ وسلم لانُفاضِلُ بَیْنَھُمْ، تابعَهُ عبدُ اللّٰهِ بْنُ صالِحٍ عن عبدِ العَزِیْزِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر صدیقؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمرؓ کے برابر، پھر عثمانؓ کے برابر، پھر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے صحابہؓ کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ شاذان کے ساتھ اس روایت کو عبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز سے نقل کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ من حیث انه یدل علی ان عثمان رضی اللّٰه عنه افضل لناس بعد الشیخین.

تعدد موضعہ | والحدیثُ هنا ص۵۲۲ تا ص۵۲۳، ومرّ الحدیث ص۵۱۶۔

۳۴۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوانَةَ حَدَّثَنا عثمانُ هُوَ ابنُ موهَبٍ قال جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ وَحَجَّ الْبَیْتَ فرآی قَوْمًا جُلُوسًا فقال مَنْ هٰؤلاءِ الْقَوْمُ! فقالوا هٰؤلاءِ قُرَیْشٌ قال فمَنِ الشَّیْخُ فِیهِمْ قالوا عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ قال یاابنَ عُمَرَ اِنِّی سَائِلُكَ عن شَیءٍ فحَدِّثْنِی هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عثمانَ فَرَّ یومَ اُحُدٍ قال نَعَمْ قال تَعلَم انّه تَغَیَّبَ عن بَدْرٍ وَلَمْ یَشْهَدْ قال نَعَمْ قال تَعْلَمُ اَنَّه تَغَیَّبَ عن بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ یَشْهَدْهَا قال نَعَمْ قال اللّٰهُ اَکْبَرُ قال ابنُ عُمَرَ تَعالَ اُبَیِّنْ لَكَ اَمَّا فِرارُه یومَ اُحُدٍ فاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفا عنه وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَیُّبُهُ عن بَدْرٍ فاِنَّه کانَتْ تَحْتَه بِنْتُ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَکانَتْ مَرِیْضَةً فقالَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَه وَاَمَّا تَغَیُّبُه عن بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ فلَو کانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَکَّةَ من عثمانَ لَبَعَثَه مکانه فبَعَثَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم عثمانَ وَکانَتْ بَیْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عثمانُ اِلَی مَکَّةَ فقالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهِ الیُمْنَی هٰذِه یَدُ عثمانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰی یَدِهِ فقالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فقالَ لَهُ ابنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَكَ. ﴾

ترجمہ | عثمان بن موہب (تابعیؒ) نے بیان کیا کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ لوگ قریش ہیں، اس (مصری) نے پوچھا ان کے درمیان میں شیخ کون ہیں (یعنی جو مجلس میں سب سے ممتاز اور مرجع قوم معلوم ہوتے ہیں وہ کون ہیں؟) لوگوں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اس نے کہا اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتائیے کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) احد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں ایسا ہوا تھا، اس نے کہا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے ابن عمرؓ نے فرمایا ہاں، اب اس نے کہا آپ جانتے

ہیں کہ بیعت رضوان سے وہ غائب رہے اور اس میں حاضر نہ تھے (جو حدیبیہ میں ہوئی) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہاں! (یعنی یہ بھی صحیح ہے) اس پر اس شخص نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا، ابن عمرؓ نے فرمایا قریب آجاؤ میں تمہیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا، حضرت عثمانؓ کا احد کی لڑائی میں فرار؟ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا ہے اور بخش دیا، رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا! تو اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (رقیہؓ) تھیں وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے عثمانؓ سے فرمایا (تم مدینہ میں رہ کر رقیہؓ کی تیمارداری وخبر گیری کرو) جو لوگ غزوہ بدر میں شریک وحاضر ہوں گے ان میں سے ایک آدمی کا اجر (ثواب آخرت) اور اس کا حصہ (مال غنیمت) تجھ کو ملے گا، اور بیعت رضوان میں حاضر نہ ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ اگر مکہ والوں میں حضرت عثمان سے زیادہ کوئی شخص عزت والا ہوتا تو حضور ﷺ اس کی جگہ اسی کو بھیجتے رسول اللہ ﷺ نے عثمانؓ کو بھیجا اور بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی تھی اس پر بھی رسول اللہ ﷺ نے (بیعت کے وقت) اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اس کو بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے پھر حضرت ابن عمرؓ نے اس سائل مصری سے فرمایا اب جاؤ ان (تینوں جوابات) کو ساتھ لے جاؤ۔ (تاکہ شیطان تیرے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه فضيلة عظيمة لعثمان وهي ان الله عفا عنه وغفرله حصل له السهم والاجر وهو غائب ولم يحصل ذلك لغيره واشار النبي صلى الله عليه وسلم الى يده اليمنىٰ وقال هذه يد عثمان وهذا فضل عظيم اعطاه الله اياه.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۲۳، ومرّ الحديث مختصرًا ص۴۴۲، ويأتي ص۵۹۱۔

تفصیل وتشریح: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری جلد ہشتم ص۱۱۰ تا ص۱۱۲۔

۳۴۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عن سَعِيْدٍ عن قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قال صَعِدَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اُحُدًا وَمَعَهُ اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثمانُ فَرَجَفَ فقالَ اسْكُنْ اُحُدُ اَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ. ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے تو پہاڑ کانپنے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد! ٹھہر جا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "شهيدان" لان احدهما هو عثمان رضي الله عنه.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۲۳، ومرّ الحديث ص۵۱۹، وص۵۲۱۔

﴿باب ۲۰۹۳ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالاتِّفَاقِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ﴾

وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِؓ.

حضرت عثمان بن عفانؓ سے بیعت اور آپ کی خلافت پر اتفاق کا واقعہ

اور اس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔

۳۴۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسْماعِيلَ حَدَّثَنَا أبُو عَوَانَةَ عن حُصَيْنٍ عن عَمْرِو بنِ مَيْمُونٍ قالَ رَأيْتُ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَبْلَ أنْ يُصَابَ بِأيَّامٍ بِالمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلٰى حُذَيْفَةَ بنِ اليَمانِ وَعُثمانَ بنِ حُنَيْفٍ قال كَيْفَ فَعَلْتُما أتَخافَانِ أنْ تَكُونا قدحَمَّلْتُما الأرْضَ مالاَ تُطِيقُ قالا حَمَّلْنَاهَا أمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ مافِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قالَ انْظُرا أنْ تَكُونَا حَمَّلْتُما الأرْضَ مالا تُطِيْقُ قال قالا لا فقال عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللّٰهُ لَأدَعَنَّ أرامِلَ أهْلِ العِرَاقِ لايَحْتَجْنَ إلٰى رَجُلٍ بَعْدِي أبَدًا قال فَمَا أتَتْ عليهِ إلاَّ رَابِعَةٌ حتى أُصِيْبَ قال إنِّي لَقائِمٌ مابَيْنِي وبَيْنَه إلاّ عبدُ اللّٰهِ بنُ عباسٍ غداةَ أُصِيبَ وكانَ إذا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قال اسْتَوُوا حتى إذا لَم يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلاً تَقَدَّمَ فكَبَّرَ وَرُبَّما قَرَأ بِسُورَةِ يُوسُفَ أوِالنَّحلِ أوْ نحو ذٰلِكَ في الرَّكعَةِ الأُولٰى حتى يَجْتَمِعَ النّاسُ فَما هُوَ إلاَّ أن كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يقولُ قَتَلَنِي أوْ أكَلَنِي الكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَه فطارَ العِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذاتِ طَرَفَيْنِ لايَمُرُّ عَلٰى أحَدٍ يَمِيْنا وَلاَ شِمالاً إلاَّ طَعَنَهُ حتى طَعَنَ ثَلاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً ماتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فلَمَّا رَأى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عليهِ بُرْنُسًا فلمَّا ظَنَّ العِلْجُ أنَّه ماخوذٌ نَحَرَ نَفْسَه وَتَناوَلَ عُمَرُ يَدَ عبدِ الرحمٰنِ بنِ عَوفٍ فقَدَّمَه فمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأى الّذِي أرٰى وَأمَّا نَواحِي المَسْجِدِ فإنَّهُم لايَدْرُونَ غَيْرَ أنَّهُمْ قد فَقَدُوا صَوتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحانَ اللّٰهِ سُبْحانَ اللّٰهِ فصَلّٰى بِهِم عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ عَوفٍ صَلٰوةً خَفِيْفَةً فلَمَّا انصَرَفُوا قال يااِبنَ عباسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جاءَ فقالَ غلامُ المُغِيْرَةِ قالَ الصَّنَعُ قال نَعَمْ قال قاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ أمَرْتُ بِه مَعْرُوفًا الحَمْدُ لِلّٰهِ الذِى لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الاسلامَ قَدْكُنْتَ أنْتَ وَأبُوكَ تُحِبَّانِ أنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالمَدِيْنَةِ وكانَ العَبّاسُ أكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فقالَ إنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أىْ إنْ شِئْتَ قَتَلْنا فقالَ كَذَبْتَ بَعْدَما

تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكم وَصَلُّوا قِبْلَتكم وَحجُّوا حَجَّكُم فاحتُمِلَ اِلٰى بَيْتِه فانطَلَقنا مَعَهُ وكَانَّ الناس لَمْ تُصِبهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يومَئِذٍ فقائِلٌ يقولُ لاباْس وَقائِلٌ يقولُ اَخافُ عَلَيْهِ فاُتِیَ بَنبِيذٍ فَشَرِبَه فخرَجَ مِنْ جوفِهِ ثمَّ اُتِیَ بِلَبَنٍ فشَرِبَ فخرَجَ مِنْ جَوفِهِ فعَرَفُوا اَنَّه مَيّتٌ فدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجاءَ الناسُ فجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وجاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فقالَ اَبْشِر يااَمِيْرَ المؤمِنِيْنَ بِبُشْرى اللّٰهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَقِدَمٍ فی الاسلامِ ماقد عَلِمْتَ ثمَّ وُلِّيتَ فعَدَلْتَ ثمَّ شَهادَةٌ قال وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلك كَفافٌ لاعَلَیَّ وَلَا لِی فلمَّا اَدْبَرَ اِذَا اِزارُهُ يَمَسُّ الاَرْضَ قال رُدُّوا عَلَیَّ الغُلامَ قال يَاابنَ اَخِی ارْفَعْ ثَوبَكَ فاِنَّه اَنْقٰى لِثَوبِكَ وَاَتْقٰى لِرَبِّكَ ياعبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ انْظُرْ ماعَلَیَّ مِنَ الدَّيْنِ فحَسَبُوهُ فوَجَدُوهُ سِتَّةً وَّثَمَانِيْنَ اَلْفًا اَوْنَحْوَهُ قال اِنْ وَفٰى لَه مالُ آلِ عُمَرَ فاَدِّهِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاِلَّا فسَلْ فی بَنِی عَدِیّ بنِ كَعْبٍ فاِنْ لَمْ تَفِ اَمْوَالُهُمْ فسَلْ فی قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ اِلٰى غَيْرِهِمْ فاَدِّعَنِّی هٰذا المالَ انْطَلِقْ اِلٰى عائِشَةَ اُمِّ المُؤمِنِيْنَ فقُلْ يَقْرَاُ عَلَيكِ عُمَرُ السَّلامَ وَلَا تَقُلْ اَمِيْرَ المُؤْمِنِيْنَ فاِنِّی لَسْتُ اليومَ لِلْمُؤمِنِيْنَ اَمِيْرًا وقُلْ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بنُ الخطَّابِ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فسَلَّمَ فاسْتَاذَنَ ثمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فوَجَدَها قاعِدَةً تَبْكِی فقالَ يَقْرَاُ عَلَيكِ عُمَرُ ابنُ الخطابِ السَّلامَ وَيَسْتَاذِنُ اَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فقالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُه لِنَفْسِی وَلَاُوثِرَنَّ به اليَومَ عَلٰى نَفْسِی فلَمَّا اَقْبَلَ قِيلَ هٰذا عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قالَ ارْفَعُونِی فاَسْنَدَهُ رَجُلٌ اِلَيْهِ فقالَ مالَدَيْكَ قال الَّذِی تُحِبُّ يااَمِيْرَ المُؤمِنِيْنَ قداَذِنَتْ قال الحمدُ لِلّٰهِ ماكانَ مِنْ شَیْءٍ اَهَمَّ اِلَیَّ مِنْ ذٰلكَ فاِذَا اَنَا قُبِضْتُ فاحْمِلُونِی ثمَّ سَلِّمْ فقُلْ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بنُ الخطابِ فاِنْ اَذِنَتْ لِی فاَدْخِلُونِی وَاِنْ رَدَّتْنِی فرُدُّونِی اِلٰى مَقَابِرِ المُسْلِمِيْنَ وَجَاءَتْ اُمُّ المُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فلَمَّا رَاَيْنَاهَا قُمْنا فوَلَجَتْ عَلَيْهِ فبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَاذَنَ الرِّجَالُ فوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فقالوا اَوْصِ يااَمِيْرَ المُؤْمِنِيْنَ اسْتَخْلِفْ قال مَااَجِدُ اَحَقَّ بِهٰذَا الاَمْرِ مِنْ هٰؤلاءِ النَّفَرِ اَوِالرَّهْطِ الذِيْنَ تُوُفِّی رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فسمّٰى عَلِيًّا وعثمانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وعَبْدَ الرَّحمٰنِ بنَ عَوفٍ وقال يَشْهَدُكُم عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الاَمْرِ شَیْءٌ كَهَيْئَةِ التَعْزِيَةِ لَهُ فاِنْ اَصَابَتِ الاِمْرَةُ سَعْدًا فهُوَ ذَاكَ وَاِلَّا فلْيَسْتَعِنْ به

أَيُّكم مَاأُمِّر فانّى لَمْ اَعزِلْه مِن عَجْزٍ ولا خيانَةٍ وقال أُوصِى الخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِى بِالمُهَاجِرِينَ الاَوَّلِينَ اَنْ يَعرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحفَظَ لَهُمْ حُرمَتَهُمْ وَاُوصِيهِ بِالاَنصارِ خَيرًا "الَّذِينَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحسِنِهِمْ وَاَنْ يُعفٰى عن مُسِيْئِهِمْ وَاُوصِيهِ بِاَهْلِ الاَمْصارِ خَيرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الاِسْلامِ وَجُبَاةُ المالِ وَغَيْظُ العَدُوِّ وَاَنْ لَايُؤْخَذَ مِنهُمْ اِلَّا فَضْلُهُمْ عن رِضَاهُمْ وَاُوصِيهِ بِالاَعْرابِ خَيْرًا فَاِنَّهُمْ اَصْلُ العَرَبِ وَمَادَّةُ الاِسْلَامِ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ وَاُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رسولِهِ صلى الله عليه وسلم وَاَن يُوفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِم وَاَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا اِلَّا طَاقَتَهُمْ فلمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهٖ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَاذِنُ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ قالَتْ اَدْخِلُوهُ فَاُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فلمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤلاءِ الرَّهْطُ فقالَ عبدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلاثَةٍ مِنْكُمْ قال الزُّبَيْرُ قدجَعَلْتُ اَمْرِى اِلٰى عَلِيٍّ فقالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِى اِلٰى عُثمانَ وقال سَعْدٌ قَدجَعَلْتُ اَمْرِى اِلٰى عبدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ فقالَ لَهُ عبدُ الرَّحمٰنِ اَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الاَمرِ فَنَجْعَلُهُ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيهِ وَالاسلامُ لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فى نَفْسِه فَاُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فقالَ عبدُ الرحمٰنِ اَفَتَجْعَلُونَهُ اِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ لاآلُو عن اَفْضَلِكُمْ قالا نَعَمْ فَاَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فقالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَالقَدَمُ فى الاسلامِ ماقد عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عُثمانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بالآخَرِ فقالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِك فلمَّا اَخَذَ المِيْثَاقَ قالَ ارْفَعْ يَدَكَ ياعُثمانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ عَلِيٌّ وَوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ.

ترجمہ عمرو بن میمون (تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا وہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عثمان بن حنیف انصاریؓ کے پاس ٹھہرے اور فرمانے لگے کہ تم لوگوں نے (عراق کی زمین کا بندوبست) کیسے کیا؟ کیا تم دونوں کو اسکا اندیشہ ہے کہ زمین پر طاقت سے زیادہ بوجھ (محصول) لگادیا ہے؟ دونوں نے کہا ہم نے ان پر (محصول کا) اتنا ہی بارڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے اس میں بہت زیادہ نہیں ہے، (حضرت عمرؓ نے ان دونوں حضرات کو عراق کی اراضی کا خراج ومحصول وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا) حضرت عمرؓ نے فرمایا غور کرلو کہ کہیں طاقت سے زیادہ تو نہیں بارڈال دیا ہے؟ ان دونوں نے کہا نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے مجھے سلامت رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا فارغ البال کردوں گا کہ میرے بعد کسی شخص کی محتاج نہ رہیں گی۔

عمرو بن میمونؒ نے بیان کیا کہ اس گفتگو پر ابھی صرف چوتھا دن آیا تھا کہ آپؓ زخمی کر دیئے گئے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ جس صبح کو وہ زخمی کیے گئے میں ایسے مقام پر کھڑا تھا کہ میرے اور حضرت عمرؓ کے درمیان عبداللہ بن عباسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا ان کی عادت تھی کہ جب دو صفوں کے درمیان گذرتے تو فرماتے کہ صفیں درست کرلو جب دیکھ لیتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا اس وقت آگے بڑھتے اور تکبیر کہتے (یعنی تکبیر تحریمہ) اور آپ (نماز فجر کی) اکثر پہلی رکعت میں سورہ یوسف یا سورہ نحل یا اس کے مثل پڑھتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے (سب کو جماعت مل جاتی) اس روز آپ نے ابھی تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے سنا آپ فرمار ہے ہیں کہ مجھے مار ڈالا مجھے کتے نے کھالیا (ابو لؤ لؤ فیروز مردود نے زہر آلود خنجر سے زخمی کر دیا) پھر وہ مردود دودھاری چھری لئے ہوئے تیزی سے بھاگا اور دائیں بائیں جس کے پاس گذرتا زخمی کرتا جاتا یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات مر گئے۔

مسلمانوں میں سے ایک شخص نے جب یہ حال دیکھا تو اس پر چادر پھینکی جب اس مردود نے یہ گمان کرلیا کہ وہ پکڑا گیا تو اس نے اپنے آپ کو ذبح کر لیا، اور حضرت عمرؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھا دیا (نماز پڑھانے کے لئے) جو لوگ حضرت عمرؓ کے قریب تھے ان لوگوں نے تو سب حال دیکھا جو میں دیکھ رہا تھا لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر (یا پیچھے کے صفوں میں) تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا مگر (قراءت میں) ان لوگوں نے حضرت عمرؓ کی آواز نہیں سنی تو سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہنے لگے آخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ہلکی مختصر نماز پڑھائی، جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا دیکھو مجھے کس نے قتل کیا؟ ابن عباسؓ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا پھر آئے اور فرمایا مغیرہؓ کے غلام (ابو لؤ لؤ) نے آپ کو زخمی کیا ہے حضرت عمرؓ نے دریافت کیا وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا کہ جی ہاں! اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اس کو تباہ کرے میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلہ دیا) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام کا مدعی ہو تم اور تمہارے والد (حضرت عباسؓ) اس کے بڑے خواہشمند تھے کہ مجوسی غلام مدینے میں بکثرت رہیں اور حضرت عباسؓ کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے ابن عباسؓ نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں کر دوں یعنی اگر فرمائیں تو ہم قتل کر دیں حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ غلط بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان میں بات کی اور تمہارے قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی اور تمہاری طرح حج کیا (یعنی جب وہ مسلمان ہوتے تو اب ان کا قتل کس طرح جائز ہوگا؟)۔

پھر حضرت عمرؓ اٹھا کر اپنے گھر لائے گئے ہم بھی ان کے ساتھ چلے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مسلمانوں پر کبھی اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت نہیں پہنچی ہے کوئی کہتا ہے کچھ حرج نہیں (یعنی بچ جائیں گے) اور کوئی کہتا تھا مجھے تو اندیشہ ہے پھر نبیذ یعنی کھجور کا شربت لایا گیا آپ نے اسے نوش فرمایا تو وہ پیٹ سے باہر نکل آیا پھر دودھ لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا وہ بھی زخم کے راستے باہر نکل آیا اب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ بچنے والے نہیں ہیں (یعنی شہادت یقینی ہے) پھر ہم اندر

گئے لوگ آتے اور ان کی تعریف کرتے اور ایک جوان شخص آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! آپ کو اللہ کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور اسلام میں سبقت نصیب ہوئی جو آپ جانتے ہیں پھر آپ والی (حاکم) بنائے گئے تو عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کی اس کے بعد شہادت نصیب ہوئی، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ یہ سب برابر سرابر پر میرا معاملہ ختم ہو جائے کہ نہ عقاب وسزا ہو اور نہ ثواب، جب وہ جوان جانے لگا دیکھا کہ اس کا تہبند زمین کو چھو رہا ہے (یعنی ٹخنہ سے نیچے تھا) عمرؓ نے فرمایا لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے اے میرے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اوپر اٹھالے یہ تیرے کپڑے کو زیادہ صاف رکھے گا اور تمہارے پروردگار کے نزدیک تقوی وپرہیزگاری کی بات ہے۔

پھر اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ سے فرمانے لگے اے عبداللہ! دیکھ تو میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار یا اس کے قریب نکلا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آل عمر کے مال سے (یعنی عمر کے مال سے) پورا ہو جائے تو ان مالوں سے قرض ادا کر دینا ورنہ (میری قوم) بنی عدی بن کعب سے کہنا اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہو سکے تو قریش سے سوال کرنا اور ان کے علاوہ اور کسی سے نہ کہنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔

اور اب ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور یہ نہ کہنا کہ امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں (اسلئے کہ میں ایسی تکلیف میں ہوں کہ امارت کا کام نہیں کر سکتا ہوں) اور عرض کرو کہ عمر بن خطابؓ آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، ابن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت لے کر اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہیں، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا عمر بن خطابؓ آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، عائشہؓ نے فرمایا کہ اس جگہ کو تو میں نے اپنے لئے رکھی تھی مگر میں آج انہیں اپنی ذات پر ترجیح دونگی، جب عبداللہؓ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ آ گئے حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو ذرا اٹھاؤ تو ایک صاحب نے انہیں سہارا دیکر بیٹھایا آپؓ نے دریافت فرمایا کیا خبر لائے؟ عرض کیا وہی جو آپ پسند کرتے تھے حضرت عائشہؓ نے اجازت دے دی یا امیر المؤمنین! فرمایا الحمد للہ! میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں تھی پھر جب میں مر جاؤں تو مجھے اٹھا کر وہاں لیجانا پھر تم سلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے پھر اگر ام المؤمنینؓ میرے لئے اجازت دیں تو مجھے ان کے حجرے میں داخل کرنا اور اگر درخواست مسترد فرما دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔

اور ام المؤمنین حضرت حفصہؓ آئیں اور ان کے ساتھ کچھ دوسری عورتیں بھی تھیں جب ہم نے ان کو دیکھا تو ہم سب اٹھ گئے ام المؤمنین (اپنے باپ کے پاس) اندر گئیں اور تھوڑی دیر وہاں روئیں اور مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ مکان کے اندرونی حصہ (زنانے مکان) میں چلی گئیں تاکہ آنے والوں کے لئے جگہ ہو جائے پھر ہم نے اندر سے

ان کے رونے کی آواز سنی۔

اب حاضرین نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! وصیت فرمادیجئے کسی کو خلیفہ بنادیجئے عمرؓ نے فرمایا خلافت کا حقدار ان چند لوگوں سے زیادہ میں کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک جن سے راضی وخوش تھے پھر آپؓ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ مشورے میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں یہ عبداللہؓ کو تسلی دینے کے لئے کہا (حضرت عمرؓ نے جو یہ کہا کہ عبداللہؓ مشورہ میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ صرف عبداللہؓ کو تسلی دینے کے لئے، چونکہ عبداللہؓ اپنے والد کے رنج وغم میں تھے) اب اگر حکومت سعدؓ کو ملے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ تم میں سے جو بھی امیر بنایا جائے (خلیفہ ہو) وہ سعدؓ سے مدد لیتا رہے اور میں نے جو (کوفہ کی حکومت سے) ان کو معزول کیا تھا وہ نا اہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا (بلکہ صرف اہل کوفہ کی ناراضی کی وجہ سے فتنے کا اندیشہ تھا)۔

اور عمرؓ نے فرمایا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ انکے حق کو پہچانے اور انکے احترام وعزت کو ملحوظ رکھے اور میں ہونے والے خلیفہ کو انصار کے ساتھ بہتر معاملہ عمدہ سلوک کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے مہاجرین سے پہلے دار الہجرت اور دار الایمان (مدینہ منورہ) میں ٹھکانا بنایا خلیفہ کو چاہئے کہ ان کے نیکوں کو نوازا جائے اور ان کے بروں کو معاف کردیا جائے اور میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے اسلئے کہ وہ لوگ اسلام کے مددگار اور مال حاصل کرنے کا ذریعہ اور دشمن کی جلن ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے جو انکے پاس فاضل ہو اور وہ بھی ان کی رضامندی سے، میں ہونے والے خلیفہ کو اعراب کے ساتھ اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہیں، اور زکوٰۃ میں ان کے وہی مال لئے جائیں جو اعلیٰ اور عمدہ نہ ہوں اور ان ہی کے محتاجوں پر تقسیم کردیا جائے، اور میں ہونے والے خلیفہ کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے عہد کے نگہداشت کی جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے یعنی ذمی کفار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے انکی حفاظت کیلئے جنگ کی جائے اور طاقت سے زیادہ انکو تکلیف نہ دی جائے۔

جب حضرت عمرؓ کا وصال ہوگیا تو ہم انہیں لے کر پیدل چلتے ہوئے نکلے عبداللہ بن عمرؓ نے ام المؤمنینؓ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ عمر بن خطابؓ اجازت طلب کررہے ہیں ام المؤمنینؓ نے فرمایا انہیں اندر لاؤ اب انہیں اندر لے گئے اور وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اسی حجرے میں دفن کئے گئے، جب ان کے دفن سے فراغت ہوئی، تو وہ جماعت جمع ہوئی (جن چھ حضرات میں سے ایک کو خلیفہ منتخب کرنا تھا) عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا تم لوگ اپنا معاملہ اپنے ہی میں سے تین کے سپرد کردو (یعنی تین کو اختیار دے دو) حضرت زبیرؓ نے کہا میں نے اپنا معاملہ حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور حضرت طلحہؓ نے کہا میں نے اپنا معاملہ حضرت عثمانؓ کے سپرد کیا اور سعدؓ نے کہا میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سپرد کیا۔

اس کے بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے (حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو خطاب کر کے) کہا آپ دونوں میں جو بھی خلافت سے براءت ظاہر کرے گا (خلافت کا طالب نہ ہوگا) ہم اسی کو خلیفہ بنائیں گے اور اللہ اس کا نگراں ونگہبان ہوگا البتہ ان میں سے فی نفسہٖ افضل پر ضرور غور ہوگا یہ سنتے ہی دونوں شیخ (عثمان وعلی رضی اللہ عنہما) خاموش ہو گئے اس پر عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کیا آپ لوگ اس کو میرے سپرد کرتے ہیں؟ خدا شاہد ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو افضل ہوگا (افضل سے کوتاہی نہیں کروں گا) دونوں نے کہا جی ہاں! اس کے بعد انہوں نے ان میں سے ایک کا (حضرت علیؓ کا) ہاتھ پکڑا اور فرمایا آپ کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت بھی ہے اور اسلام میں سبقت بھی وہ آپ خود جانتے ہیں اللہ آپ کا نگہبان ہے اگر میں آپ کو خلیفہ بنادوں تو آپ ضرور انصاف کریں گے اور اگر میں حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنادوں تو آپ یقیناً ان کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے اس کے بعد دوسرے صاحب (یعنی حضرت عثمانؓ) سے خلوت میں جا کر یہی بات کہی پھر جب پختہ عہد لے لیا تو فرمایا اے عثمان! اپنا ہاتھ بڑھائیے چنانچہ ان سے بیعت کی پھر حضرت علیؓ نے ان کی بیعت کی پھر اہل مدینہ اندر آئے اور سب نے بیعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ لان الحدیث یشتمل علی جمیع مافی الترجمۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۲۳ تا ص ۵۲۵۔

تشریح | افسوس صد افسوس! شیعہ حضرات پر جو حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کو برا کہتے ہیں اگر ذرا احادیث نبوی کو بغور دیکھیں اور عقل وفہم سے کام لیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک بات اور ایک ایک کام ایسا ہے جو ان کی فضیلت وحق شناسی کی کافی روشن دلیل ہے: ومن لم یجعل اللہ نورًا فما لہ من نور.

انتخابِ خلافت | صورت حال کے پیش نظر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ازخود کسی کو ولی عہد بنانا پسند نہیں فرمایا بلکہ ایک مجلس شورے بنادی جس میں ایسے چھ حضرات کا نام مقرر کیا جو سب کے سب عشرہ مبشرہ میں سے تھے باقی تفصیل خود حدیث میں ہے۔

﴿بابُ ۲۰۹۴ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ اَبِی الحَسَنِ القُرَشِیِّ الهَاشِمِیِّ ؓ﴾

ابوالحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

وقال النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِیٍّ: أَنْتَ مِنِّی وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّیَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ.

اور نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تم سے ہوں، اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

وفات تک علیؓ سے راضی اور خوش تھے۔

۳۴۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ عن اَبِي حازِمٍ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ على يَدَيْهِ قال فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فلمَّا اَصْبَحَ الناسُ غَدَوا عَلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَاهَا فقالَ اَيْنَ عَلِيُّ بنُ اَبِي طالِبٍ فقالوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يارسولَ اللّٰهِ! قال فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ فاتونِي به فلمَّا جاءَ بَصَقَ في عَيْنَيْهِ فدَعَا لَهُ فَبَرَاَ حتى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ به وَجعٌ فاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فقالَ عَلِيٌّ يارسولَ اللّٰهِ! اُقَاتِلُهُمْ حتى يَكُونُوا مِثْلَنا فقال انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حتى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثمّ ادْعُهُمْ اِلَى الاِسْلامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ خیبر میں) فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، سہلؓ نے بیان کیا کہ لوگ رات بھر یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے کل جھنڈا کس کو ملتا ہے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سب حاضر ہوئے ہر ایک کو امید تھی کہ جھنڈا اسے ملے گا لیکن آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! وہ آشوب چشم (آنکھوں کی تکلیف) میں مبتلا ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو اور ان کو میرے پاس بلالو جب حضرت علیؓ آئے تو حضور اقدس ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور ان کے لئے دعا کی تو وہ ایسے اچھے ہو گئے جیسے ان کو کوئی بیماری ہی نہیں تھی پھر حضور ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا تو علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں، حضور ﷺ نے فرمایا ابھی تو اسی طرح چلے جاؤ جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو اللہ کے حقوق ان پر واجب ہیں خدا کی قسم! اگر ایک شخص کو اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ہدایت نصیب فرمائے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة لانه يدل على فضيلة عليٌّ وشجاعته وفيه معجزة للنبي صلى اللّٰه عليه وسلم حيث اخبر بفتح خيبر على يد من يعطى له الراية.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۲۵، ومرّ الحديث ص ۴۱۳، وص ۴۲۳، وياتي في المغازي ص ۶۰۵۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۲۷۷۔

۳۴۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حاتِمٌ عن يَزِيْدَ بنِ اَبِي عُبَيْدٍ عن سَلَمَةَ قال كانَ عَلِيٌّ قد

تَخلَّفَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی خَیبَرَ و کانَ بہ رَمَدٌ فقالَ اَنا اَتخلَّفُ عن رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فخَرَجَ عَلِی فلَحِقَ بِالنَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلمَّا کانَ مَسَاءُ اللَّیْلَۃِ الَّتِی فَتَحھَا اللّٰہ فی صَبَاحِھَا قالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَاُعطِیَنَّ الرَّایَۃَ اَولَیَاخذنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلاً یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُولُہُ اَوقالَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ یَفتَحُ اللّٰہُ علیہِ فاِذَا نَحنُ بِعَلِیٍّ وَمَا نَرْجُوہُ فقالوا ھٰذا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیہِ.

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر میں حضرت علیؓ بوجہ آشوب چشم نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے پھر دل میں کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں (یہ بڑی بدقسمتی ہوگی) چنانچہ علیؓ نکل پڑے اور نبی اکرم ﷺ سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح اللہ نے فتح کرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کل صبح جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا (یا جھنڈا ایسا شخص لے گا) جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں یا فرمایا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ خیبر فتح کرادے گا، اچانک دیکھا کہ حضرت علیؓ ہم لوگوں کے پاس موجود ہیں حالانکہ (آشوب چشم کی وجہ سے) ہمیں امید نہیں تھی، پھر لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت علیؓ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ خیبر فتح کرادیا۔

مطابقۃ للترجمۃ ھذا طریق آخر فی الحدیث السابق من حیث المعنی.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۲۵، ومرّ الحدیث ص ۴۱۸، ویاتی ص ۶۰۵۔

۳۴۵۵ حدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ مَسْلَمَۃَ حدَّثَنَا عبدُ العَزِیزِ بنُ اَبِی حَازِمٍ عن اَبِیہِ اَنَّ رَجُلاً جاءَ اِلٰی سَھلِ بنِ سَعْدٍ فقالَ ھٰذا فُلانٌ لِاَمِیرِ المَدِیْنَۃِ یَدْعُو عَلِیًّا عِندَ المِنبَرِ قالَ فیقولُ مَاذَا قالَ یقولُ لَہُ اَبُوتُرَاب فضَحِکَ وقالَ وَاللّٰہِ ماسَمَّاہُ اِلاَّ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وما کانَ لَہ اسمٌ اَحَبَّ اِلَیہِ مِنہُ فاستَطعَمْتُ الحدیثَ سَھلًا وقلتُ لَہُ یااَبَاعباسٍ کیفَ ذٰلکَ قال دَخَلَ عَلِیٌّ عَلٰی فاطِمَۃَ ثُمَّ خَرَجَ فاضْطَجَعَ فی المَسْجِدِ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَیْنَ ابنُ عَمِّکِ قالَتْ فی المَسْجِدِ فخَرَجَ اِلَیہِ فوَجَدَ رِدَاءَہُ سَقَطَ عن ظَھرِہِ وَخَلَصَ التُّرَابُ اِلٰی ظَھرِہِ فجَعَلَ یَمْسَحُ التُّرَابَ عن ظَھرِہِ فیقولُ اِجلِسْ یااَبَاتُرَاب مَرَّتَینِ.

ترجمہ ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت سہل بن سعدؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ فلاں مدینہ کا حاکم (مروان بن حکم) برسر منبر حضرت علیؓ کو برا کہتا ہے ابوحازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعدؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا

کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ انکو ابوتراب کہتا ہے اس پر حضرت سہل بن سعدؓ ہنسنے لگے اور فرمایا خدا کی قسم! یہ نام یعنی کنیت تو حضرت علیؓ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اور خود حضرت علیؓ کو اس نام سے زیادہ اپنے لئے اور کوئی نام پسند نہیں تھا ابوحازم نے بیان کیا کہ اس وقت میں نے حضرت سہل بن سعدؓ سے درخواست کی اور میں نے عرض کیا اے ابوعباس! (کنیت سہل بن سعدؓ) واقعہ کیا ہے؟ سہلؓ نے فرمایا (واقعہ یہ ہے کہ) حضرت علیؓ حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے (دونوں میاں بیوی میں کچھ بات ہوگئی) پھر حضرت علیؓ گھر سے نکل گئے اور مسجد میں جا کر لیٹ گئے اتنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور دریافت فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا (یعنی علیؓ) کہاں ہے؟ فاطمہؓ نے کہا مسجد میں ہیں، یہ سنکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کے پاس گئے تو دیکھا کہ انکی چادر انکی پیٹھ سے گرگئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے تو حضور اقدس ﷺ اپنے دست مبارک سے انکی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب! اٹھ کر بیٹھ، ابوتراب! اٹھ کر بیٹھ۔ (یعنی دومرتبہ فرمایا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه دلالة على فضيلة على رضى الله عنه وعلو منزلته عند النبى صلى الله عليه وسلم وذلك لانه مشى اليه ودخل المسجد ومسح التراب عن ظهره الخ. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۲۵، ومرّ الحديث ص۶۳، ويأتى ص۹۱۵، وص۹۲۹۔

۳۴۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عن زَائِدَةَ عن ابى حَصِيْنٍ عن سَعْدِ بنِ عُبَيْدَةَ قال جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابنِ عُمَرَ فسَأَلَه عن عُثمان فذَكَرَ عن مَحَاسِنِ عَمَلِه قال لَعَلَّ ذاكَ يَسُوءُكَ قال نَعَمْ قال فَارْغَمَ اللّٰه بِاَنْفِكَ ثمّ سَألَه عن عَلِيٍّ فذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِه قال هُوَ ذَاكَ بَيْتُه اَوْسَطُ بُيُوتِ النبىِّ صلى الله عليه وسلم ثمّ قال لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قالَ اَجَلْ قال فَارْغَمَ اللّٰه بِاَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ. ﴾

ترجمہ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں ان سے پوچھا تو حضرت ابن عمرؓ نے ان کے اچھے اعمال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا شاید یہ تجھ کو برا لگے اس نے کہا ہاں (یہ سائل نافع خارجی تھا جو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو برا سمجھتا تھا) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیری ناک خاک آلود کرے (ذلیل کرے) پھر اس خارجی نے حضرت علیؓ کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عمرؓ نے حضرت علیؓ کے اچھے اعمال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ حضرت علیؓ وہ ہیں کہ ان کا گھر نبی اکرم ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے پھر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ شاید یہ تجھے برا لگے اس نے کہا ہاں! فرمایا اللہ تجھے ذلیل کرے اور جو کچھ تجھ سے ہو سکے میرے خلاف کر۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "ثم سأله عن عليٍّ فذكر محاسن عمله"

فان عبداللہ ابن عمرؓ مدحه باوصافه الحميدة فيدل على ان له فضلا وفضيلة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۲۵، ومرّ الحديث ص ۵۲۳، ويأتى ص ۶۴۸، وص ۶۷۰۔

۳۴۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الحَكَمِ سَمِعْتُ ابنَ أبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أنَّ فاطِمَةَ شَكَتْ ماتَلْقَى مِنْ أثَرِ الرَّحا فَأتَى النبيَّ صلى الله عليه وسلم سَبْيٌ فانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عائِشَةَ فَأخْبَرَتْهَا فلمَّا جاءَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم أخْبَرَتْهُ عائِشَةُ بِمَجِيءِ فاطِمَةَ فَجاءَ النبيُّ ﷺ إلَيْنا وَقَدْ أخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأقُومَ فقالَ عَلَى مَكانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حتى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وقال ألاَ أُعَلِّمُكُمَا خيرًا مِمَّا سَألْتُمانِي إذا أخَذْتُمَا مَضاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أرْبعًا وثَلاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلاثَةً وثَلاثِينَ فَهُوَ خيرٌ لَكُمَا مِنْ خادِمٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے (نبی اکرم ﷺ سے چکی پینے کی تکلیف کی) شکایت کی جو نشان ہاتھ میں پڑ گیا تھا پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہؓ (ایک قیدی مانگنے) آنحضرت ﷺ کے پاس گئیں لیکن آپ ﷺ نہ ملے تو حضرت عائشہؓ سے کہہ کر چلی آئیں پھر جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا (اور ان کی تکلیف کا) ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ خود ہمارے یہاں (یعنی حضرت علیؓ کے یہاں رات کو) تشریف لائے اس وقت ہم دونوں (میاں بیوی) بستروں پر لیٹ چکے تھے میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی اپنی جگہ رہو اس کے بعد آپ ﷺ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اور حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے جو (خادم کا) مطالبہ مجھ سے کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديثِ للترجمةِ من حيث انه ﷺ دخل بين على وفاطمه فى الفراش فامرهما بعدم القيام وهذا يدل على ان لعلى منزلة عظيمة عنده صلى الله عليه وسلم. (عمدہ)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۲۵ تا ۵۲۶، ومرّ الحديث ص ۴۳۹، ويأتى ص ۸۰۷، وص ۸۰۸، وص ۹۳۵۔

۳۴۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سَعْدٍ قال سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ بنَ سَعْدٍ عن أبِيهِ قالَ قالَ النبيُّ صَلَّى الله عليه وسلم لِعَلِيٍّ أمَا تَرْضَى أنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ مُوسَى. ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ

میرے نزدیک اس مرتبہ پر رہے جو ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۲۶، ویاتی فی المغازی ص۶۳۳، واخرجه مسلم فی الفضائل.

شیعہ کا غلط استدلال: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری آٹھویں جلد ص۴۹۵ تا ص۴۹۶۔

۳۳۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ الجَعْدِ اَخبرنا شُعْبَةُ عن اَيّوبَ عنِ ابنِ سِيْرِيْنَ عن عَبِيْدَةَ عن عَلِيٍّ قَال اَقضُوا كَمَا كُنتُم تَقضُونَ فَاِنِّي اَكرَهُ الاِختِلافَ حتى يَكُونَ الناسُ جَماعَةً اَو اَمُوتُ كَما ماتَ اَصْحَابِي وكانَ ابنُ سِيْرِيْنَ يَرىٰ اَنَّ عَامَّةَ مايُروىٰ عن عَلِيٍّ الكَذِبُ. ﴾

ترجمہ حضرت علیؓ نے فرمایا (اہل عراق سے) تم لوگ جس طرح پہلے (ابوبکرؓ وعمرؓ کے زمانے میں) فیصلہ کرتے تھے ویسے ہی اب بھی کرو اسلئے کہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں (ابوبکرؓ وعمرؓ) کی طرح دنیا سے چل دوں، اور محمد بن سیرینؒ بالیقین جانتے تھے (فرمایا بھی کرتے تھے) عام طور سے (روافض) جو حضرت علیؓ کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں (بالخصوص شیخین کی مخالفت میں) وہ سب جھوٹ اور غلط ہیں۔

تشریح سیدنا عمر فاروقؓ نے باتفاق صحابہ بشمول حضرت علیؓ یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ام ولد کی بیع ناجائز ہے پھر جب حضرت علیؓ عراق آئے تو اس سے رجوع فرمالیا اور فرمایا کہ یہ غلام ہے بیچنا درست ہے اس پر عبیدہ (بفتح العين وكسر الباء الموحده السلمانی) نے عرض کیا (عبیدہ اس وقت عراق کے قاضی تھے) کہ آپ کی اور حضرت عمرؓ کی متفقہ رائے آپ کی تنہا رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے اس میں اتفاق ہے اور آپ کی تنہا رائے میں اختلاف ہے، اس وقت حضرت علیؓ نے یہ فرمایا میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں تم لوگ پہلے جو فیصلہ کرتے تھے اسی طرح کرو۔

تحقیق الفاظ: او اموت: بالرفع خبر متبدأ محذوف ای "أو انا أموت" والنصب عطفًا على حتى يكون.

﴿بَابُ مَناقِبِ جَعْفَرِ بنِ اَبِي طَالِبٍ الهَاشِمِيِّ﴾ ۲۰۹۵

حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

وقال لَهُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَشبَهتَ خَلقِي وَخُلُقِي.

اور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہو۔

۳۴۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ اِبراهيمَ بنِ دِينَارٍ اَبُوعَبدِ اللّٰهِ الجُهَنِيُّ عنِ ابنِ اَبِي ذِئبٍ عن سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ كانوا يقولونَ اَكْثَرَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَاِنِّي كُنْتُ اَلْزَمُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِشِبَعِ بَطْنِي حتى لاآكُلَ الخَمِيرَ وَلاَ اَلْبَسَ الحَبِيرَ وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ وَكُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِي بالحصْبَاءِ مِنَ الجُوعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ وهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وكانَ اَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جعفرُ بنُ اَبِي طَالِبٍ وكانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَاكَانَ فِي بَيْتِهِ حتى اِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ اِلَيْنَا العُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَيَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَافِيهَا. ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں اور میں اپنا پیٹ بھرنے کو (رات دن) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا جب کھانے کو خمیری روٹی اور پہننے کو دھاری دار چادریں مجھ کو میسر نہ تھیں (یعنی نہ عمدہ کھانا کھاتا تھا نہ عمدہ لباس پہنتا تھا کہ اسکے حاصل کرنے میں مجھے وقت لگانا پڑتا) اور نہ میری خدمت کو کوئی فلاں اور فلانی تھی اور میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا اور میں کسی کو آیت پڑھ کر سنانے کیلئے اسلئے کہتا کہ وہ مجھ کو اپنے گھر لیجا کر کھانا کھلائے حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی، اور محتاجوں کے ساتھ سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے جعفر بن ابی طالبؓ تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لیجاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا کھلاتے حتی کہ وہ کپی (شہد وغیرہ کی) ہمارے لئے نکال دیتے جس میں کچھ نہ ہوتا اور وہ اسے پھاڑ دیتے اور ہم اسے چاٹ لیتے۔ (یعنی جو کچھ اس میں لگا لپٹا ہوتا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "وكان اخير الناس" الى آخره لان هذا منقبة حسنة.

تعدد موضعہ و الحديثُ هنا ص۵۲۶، ويأتي ص ۸۱۷۔

۳۴۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ هَارُونَ اَخبَرَنا اِسْمَاعِيلُ بنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابنِ جَعْفَرٍ قال السَّلامُ عَلَيْكَ يَاابنَ ذِي الجَنَاحَيْنِ قال ابوعبدِ اللّٰهِ يُقَالُ كُنْ في جَنَاحِي كُنْ في نَاحِيَتِي كُلُّ جَانِبَيْنِ جَنَاحَانِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ جب حضرت جعفر کے بیٹے (عبد اللہ) کو سلام کرتے تو کہتے السلام عليك اے ذوالجناحین کے بیٹے، امام بخاریؒ نے کہا کہا جاتا ہے کن في جناحي کے معنی ہیں کن في ناحيتي یعنی میری طرف ہو جاؤ، ہر دو جانب دو طرف، گوشے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان اطلاق ذى الجناحين على جعفر منقبة عظيمة.

تعدد موضعہ و الحديثُ هنا ص۵۲۶، ويأتي في المغازى ص ۶۱۱۔

تشریح ملاحظہ فرمائیے نصر الباری آٹھویں جلد مغازی ص ۳۲۵ تا ص ۳۲۶۔

﴿بابُ ۲۰۹۶ ذِكْرُ العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۳۴۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ الانْصارِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عبدُاللّٰهِ بنُ المُثَنّٰى عن ثُمَامَةَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَنَسٍ عن اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الخطابِ كانَ اِذَا قَحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالعَبَّاسِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ فقالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطابؓ حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یہ کہتے یا اللہ ہم (پہلے) اپنے نبی ﷺ کو وسیلہ بناتے تھے تو ہمیں (حضور اقدس ﷺ) کی برکت سے) سیراب کرتا تھا اب ہم اپنے نبی کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں ہمیں سیرابی عطا فرمایئے پھر خوب بارش ہوئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیثُ هنا ص ۵۲۶، ومرّ الحدیث ص ۱۳۷۔

سوال وجواب وغیرہ کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد چہارم ص ۲۱۸ تا ص ۲۱۹۔

﴿بابُ ۲۰۹۷ مناقِبِ قَرابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ﴾

رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں کے مناقب وفضائل کا بیان

۳۴۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو اليَمانِ اَخْبَرَنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ عن عائِشَةَ اَنَّ فاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَها مِنَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِمَّا اَفاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِه تَطْلُبُ صَدَقَةَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم الَّتِي بِالمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فقالَ اَبُوبَكْرٍ اِنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال لانُوْرَثُ مَاتَرَكْنا فَهُوَ صَدَقَةٌ اِنَّما يَاكُلُ آلُ محمَّدٍ مِنْ هذا المالِ يَعْنِي مالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَزِيْدُوا عَلَى المَاكَلِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لاَاُغَيِّرُ شَيْئًا مِن صَدَقَاتِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم الَّتِي كانَتْ عَلَيْها فِي عَهْدِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْها

بِمَا عَمِلَ فِيهَا رسولُ اللهِ ﷺ فتشهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَابَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَحَقَّهُمْ وَتَكَلَّمَ اَبُوبَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رسولِ اللهِ ﷺ اَحَبُّ إِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کہلا بھیجا حضرت فاطمہؓ اپنا ترکہ مانگتی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مالوں میں سے جو اللہ نے اپنے رسول کو فئی کی صورت میں دی تھی حضرت فاطمہؓ نبی اکرم ﷺ کے اس صدقے میں سے مطالبہ کر رہی تھیں جو مدینہ اور فدک میں تھا اور خیبر کے خمس میں سے جو رہ گیا تھا، اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آل محمد ﷺ اسی مال میں سے کھائیں گے (یعنی آل محمد ﷺ کے اخراجات اسی مال سے پورے کئے جائیں گے) جو اللہ کا مال ہے، اور کھانے کے سوا ان لوگوں کو کوئی حق نہیں ہے (یعنی فروخت کرنے یا ہبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے) اور میں تو خدا کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے صدقات میں کوئی تغیر نہیں کروں گا اس حالت میں جس پر نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے اور ان صدقات میں میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اس پر حضرت علیؓ (ابوبکرؓ کے پاس آئے) اور حمد و نعت پڑھا پھر فرمایا اے ابوبکر! ہمیں آپ کی فضیلت و بزرگی کا اقرار ہے اور حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت کا اور اپنے حقوق کا ذکر کیا، اور ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی اور کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کے قرابت والوں (رشتہ داروں) سے صلہ رحمی حسن سلوک کرنا مجھ کو اپنی قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "لقرابة رسول الله ﷺ احبّ" الى آخره.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۲۶، و مرّ الحديث ص ۴۳۵، و ياتى ص ۵۷۶، وص ۶۰۹، وص ۹۹۵۔

تشریح | تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۲۹۸۔

۳۴۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ حَدَّثَنَا خالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن وَاقِدٍ قال سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عنِ ابنِ عُمَرَ عن اَبِي بَكْرٍ قال ارْقُبُوا محمَّدًا فى اَهْلِ بَيْتِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد ﷺ کا ان کے اہل بیت کے بارے میں خیال رکھو۔ (یعنی اہل بیت سے محبت رکھو اور ان کی تعظیم کرو)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۲۶، و ياتى ص ۵۳۰۔

۳۴۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابنُ عُيَيْنَةَ عن عَمْرِو بنِ دِيْنَارٍ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عنِ

الْمِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال فاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِی. ﴾

ترجمہ حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۲۶، ومرّ الحديث ص۱۲۷، وص۴۳۸، ويأتي الحديث ص۵۲۸، وص۵۳۲، وص۷۸۷، وص۷۹۵۔

۳۴۶۶ ﴿ حدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيهِ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ دَعَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فاطِمَةَ اِبْنَتَه فی شَكْوَاهُ الَّذِی قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَكَتْ ثمَّ دَعَاها فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قالتْ فَسَأَلْتُهَا عن ذٰلِكَ فقالتْ سَارَّنِی النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَخْبَرَنِی اَنَّه يُقْبَضُ فی وَجَعِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثمَّ سَارَّنِی فَاَخْبَرَنِی اَنِّی اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو اپنے مرض وفات میں بلایا اور آہستہ سے (چپکے سے) آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تو حضرت فاطمہؓ رونے لگیں اس کے بعد آنحضور ﷺ نے فاطمہؓ کو بلایا اور آہستہ سے (کان میں) کچھ فرمایا تو حضرت فاطمہؓ ہنسنے لگیں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے متعلق حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آہستہ سے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ ﷺ اسی مرض الوفات میں وفات پا جائیں گے تو میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ کو یہ فرمایا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جاملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ - کہ حضرت فاطمہؓ کی حضور ﷺ سے غایت درجہ محبت معلوم ہوئی۔

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۲۶ تا ص۵۲۷، ومرّ الحديث ص۵۱۲، ويأتي ص۵۳۲، وص۶۳۸، وص۹۳۰۔

﴿بابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بنِ العَوَّامِ﴾ ۲۰۹۸

حضرت زبیر بن عوامؓ کے فضائل

وقالَ ابنُ عبّاسٍ هُوَ حَوَارِیُّ النَّبِیِّ ﷺ وسُمِّیَ الحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِم.

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ (زبیرؓ) نبی اکرم ﷺ کے حواری تھے اور حواریوں کو حواری اس لئے کہا گیا کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔

حضرت زبیر بن عوامؓ ان کا نسب اس طرح ہے: زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی، یہ قصی بن کلاب پر آنحضور ﷺ سے مل جاتے ہیں ان کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبد المطلب حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ حضرت زبیرؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ۳۶ھ میں جنگ جمل سے واپسی میں شہید ہوئے۔

۳۴۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ مَخلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ اَخبَرَنِي مَرْوَانُ بنُ الحَكَمِ قال اَصَابَ عُثمانَ بنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيْدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حتى حَبَسَهُ عنِ الحجِّ وَاَوْصٰى فدَخلَ عَلَيهِ رَجلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فقال استَخلِفْ فقالَ وَقالوهُ قالَ نَعَمْ قال وَمَنْ فَسَكَتَ فدَخلَ عَليهِ رَجُلٌ آخر اَحْسِبُهُ الحارِثُ فقالَ استَخلِفْ فقال عثمانُ وَقالُوا فقال نَعم قال وَمَنْ هُوَ قال فَسكَتَ قال فَلَعَلَّهُمْ قالوا الزُّبَيْرَ قال نَعَمْ قال اَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ انَّهُ لَخَيْرُهُمْ ماعَلِمْتُ وَاِنْ كانَ لَاَحَبَّهُم اِلٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ سنة الرعاف میں (جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہوگئی تھی) حضرت عثمان بن عفانؓ کو شدید نکسیر کا عارضہ ہوگیا یہاں تک کہ ان کو حج سے روک دیا (حج کو نہ جاسکے) اور وصیت کردی اس وقت قریش کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگوں نے یہ کہا ہے؟ (کیا یہ سب کی خواہش ہے؟) اس نے کہا جی ہاں حضرت عثمانؓ نے پوچھا کسے خلیفہ بناؤں (یعنی لوگ کس کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟) یہ سن کر وہ خاموش ہوگیا پھر ایک دوسرا شخص آیا (مروان نے کہا) میں گمان کرتا ہوں کہ وہ حارث تھا (یعنی مروان راوی کا بھائی) اس نے بھی یہی کہا کہ خلیفہ بنا دیجئے حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگوں نے کہا ہے؟ اس نے کہا ہاں، حضرت عثمانؓ نے پوچھا اور وہ کون ہے؟ (یعنی لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟) اس پر وہ خاموش ہوگیا حضرت عثمانؓ نے فرمایا شاید ان لوگوں نے حضرت زبیرؓ کے لئے کہا ہے انہوں نے کہا جی ہاں! حضرت عثمانؓ نے کہا سن لو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بھی سب سے زیادہ محبوب تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديثِ للترجمةِ فى قوله "اما والذى نفسى بيده انه لخيرهم" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۲۷، ويأتى بعده متصلاً ص ۵۲۷۔

۳۴۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسمَاعِيلَ حدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن هِشَامٍ اَخبَرَنِي اَبِي قال سَمِعْتُ

مَرْوَانُ يقولُ كنتُ عند عُثمانَ اتاهُ رَجُلٌ فقال استَخلِف قال وَقِيلَ ذٰلِكَ قال نَعَمْ الزُّبَيْرُ قال اَمَا وَاللّٰهِ اِنكم لتَعلَمونَ انه خَيرُكم ثلاثًا. ﴾

ترجمہ | مروان بن حکم کہتے تھے کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک صاحب انکے پاس آئے اور کہا کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیجئے حضرت عثمانؓ نے دریافت فرمایا کیا اسکی خواہش کی جا رہی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت زبیرؓ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے عثمانؓ نے فرمایا سن لو خدا کی قسم! تم سب جانتے ہو کہ وہ تم سب میں بہتر ہیں تین بار فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى قوله "انه خيركم".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۲۷، ومرّ الحديث ص ۵۲۷۔

۳۴۶۹ ﴿ حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ اِسماعِيلَ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ هُوَ ابنُ اَبِى سَلَمَةَ عن محمَّدِ بنِ المُنكَدِرِ عن جابِرٍ قال قال رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوارِيًّ وَاِنَّ حَوارِيَّ الزُّبَيْرُ بنُ العَوَّامِ. ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں رضی اللہ عنہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۲۷، ومرّ الحديث ص ۳۹۹، وص ۴۲۰، ويأتى ص ۵۹۰، وص ۱۰۷۸۔

۳۴۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ محمَّدٍ اَخبَرَنا عبدُ اللّٰهِ اَخبَرَنا هِشَامُ بنُ عُروَةَ عن اَبِيهِ عن عبدِاللّٰهِ بنِ الزُّبَيرِ قال كُنتُ يومَ الاَحزَابِ جُعِلتُ اَنَا وَعُمَرُ بنُ اَبِى سَلَمَةَ فى النِّسَاءِ فنظَرتُ فاِذَا اَنَا بِالزُّبَيرِ على فَرَسِهِ يَختَلِفُ اِلَى بَنِى قُرَيظَةَ مَرَّتَينِ اَوثلاثًا فلمَّا رَجَعتُ قلتُ يااَبَتِ رَأيتُكَ تَختَلِفُ قال اَوَهَل رَاَيتَنِى يابُنَىَّ قلتُ نَعَم قال كانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال مَن يَاتِ بَنِى قُرَيظَةَ فيَاتِينِى بِخَبَرِهِم فانطَلَقتُ فلمَّا رَجَعتُ جَمَعَ لِى رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَبَوَيهِ فقالَ فِدَاكَ اَبِى وَاُمِّى. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ کو (کم سن ہونے کی وجہ سے) عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا پھر میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت زبیرؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو مرتبہ یا تین مرتبہ بنی قریظہ (کے یہودیوں) کی طرف گئے اور آئے، پھر جب میں واپس لوٹ کر آیا (جنگ کے بعد) میں نے عرض کیا اے ابا جان! میں نے آپ کو (کئی بار) آتے جاتے دیکھا آپ نے فرمایا کیا واقعی تم نے بھی مجھے (آتے جاتے) دیکھا تھا اے بیٹے!؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو بنی قریظہ کے پاس جائے اور میرے

پاس ان کی خبر لائے اس پر میں گیا (اور خبر لایا) جب لوٹ کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فی قوله "جمع لی رسول الله صلی الله عليه وسلم" الی آخره فان قوله صلی الله عليه وسلم فداك ابی وامی منقبة عظمية له.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص ۵۲۷، اخرجه مسلم فی الفضائل.

۳۴۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ حَفصٍ حَدَّثَنَا ابنُ المُبَارَكِ اَخبَرَنا هِشَامُ بنُ عُروَةَ عن اَبِيهِ اَنَّ اصحابَ النبیِّ صلی الله عليه وسلم قالُوا لِلزُّبَيرِ يومَ اليَرمُوكِ اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيهِم فضَرَبُوهُ ضَربَتَينِ عَلٰی عاتِقِه بَينَهُمَا ضَربَةٌ ضُرِبَهَا يومَ بَدرٍ قال عُروَةُ اُدخِلُ اَصَابِعِی فی تِلكَ الضَّرَبَاتِ اَلعَبُ وَاَنَا صَغِيرٌ. ﴾

ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ جنگ یرموک کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے حضرت زبیر بن عوامؓ سے کہا آپ کیوں نہیں حملہ کرتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں چنانچہ زبیرؓ نے ان (رومیوں) پر حملہ کیا تو دشمنوں نے ان کے شانے پر (تلوار کے) دو زخم لگائے ان دونوں زخموں کے درمیان ایک وہ زخم تھا جو بدر کے دن لگا تھا عروہ نے بیان کیا کہ (یہ زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد) میں بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص ۵۲۷، ويأتی فی المغازی ص ۵۶۶۔

تشریح ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۱۳۱/ کے تشریحات۔

﴿بابٌ ۲۰۹۹ ذِكرِ طَلحَةَ بنِ عُبَيدِ اللهِ﴾

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ (کی فضیلت) کا تذکرہ

وقال عُمَرُ تُوُفِّیَ النبیُّ صلی الله عليه وسلم وَهُوَ عنه رَاضٍ.

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ان سے خوش تھے۔

۳۴۷۲ ﴿ حدَّثَنَا محمَّدُ بنُ اَبِی بَكرٍ المُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ عن اَبِيهِ عن اَبِی عُثمانَ قال لَم يَبقَ مَعَ رسولِ اللهِ صلی الله عليه وسلم فی بَعضِ تِلكَ الأيَّامِ قَاتَلَ فِيهِنَّ رسولُ الله صلی الله عليه وسلم غَيرُ طَلحَةَ وَسَعدٍ عن حَدِيثِهِمَا. ﴾

ترجمہ ابوعثمان نہدی نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کی تھی (جنگ احد میں) ان کے بعض دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ کے سوا کوئی نہیں تھا یہ ابوعثمان نے ان دونوں (طلحہ اور سعد) سے سن کر بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان طلحة بقي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الحرب عند فرار الناس عنه وفيه منقبة عظيمة له.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۲۷، وياتي في المغازي ص ۵۸۱۔

تشریح ملاحظہ فرمائیے آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۱۰۶۔

۳۴۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِي خالِدٍ عن قَيْسِ بنِ اَبِي حازِمٍ قالَ رَأيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتي وَقَى بها النبيَّ صلى الله عليه وسلم قد شَلَّتْ. ﴾

ترجمہ قیس بن ابی حازم نے بیان کیا میں نے حضرت طلحہؓ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی وہ شل ہوگیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۲۷، وياتي في المغازي ص ۵۸۱۔

﴿بابُ ۲۱۰۰ مناقِبِ سَعْدِ بنِ اَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص زہریؓ کے مناقب کا بیان

وَبَنُو زُهْرَةَ اَخْوالُ النبيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ سَعْدُ بنُ مَالِكٍ.

اور بنو زہرہ نبی اکرم ﷺ کے ننہال کے لوگ تھے۔ اور وہ سعد بن مالک ہیں (یعنی حضرت سعدؓ کے والد کا نام مالک ہے) اور مالک کی کنیت ابووقاص ہے۔

۳۴۷۴ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنَّى حَدَّثَنا عبدُ الوَهَّابِ قال سَمِعْتُ يَحْيَى قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ المُسَيَّبِ قال سَمِعْتُ سَعْدًا يقولُ جَمَعَ لِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَبَوَيْهِ يومَ اُحُدٍ. ﴾

ترجمہ سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعدؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ احد کے موقعہ پر اپنے ماں باپ دونوں کو جمع کیا (اور فرمایا تیر مارو میرے ماں باپ تم پر قربان)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۲۷، ويأتي في المغازي ص۵۸۰، وص۵۸۱۔

۳۴۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بنُ إبراهِيمَ حَدَّثَنَا هاشِمُ بنُ هَاشِمٍ عن عامِرِ بنِ سَعْدٍ عن أبِيهِ قال لَقَدْ رَأيْتُنِي وَأنا ثُلُثُ الإسْلَامِ. ﴾

ترجمہ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث انه كان ثلث الاسلام وهو منقبة عظيمة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۲۷، ويأتي ص۵۲۸، وص۵۴۴۔

۳۴۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا إبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى حَدَّثَنا ابنُ أبي زَائِدَةَ حَدَّثَنا هَاشِمُ بنُ هَاشِمِ بنِ عُتْبَةَ بنِ أبِي وَقَّاصٍ قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ الْمُسَيَّبِ يقولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بنَ أبِي وَقَّاصٍ يقولُ مَاأسْلَمَ أحَدٌ إلَّا في اليَومِ الَّذِي أسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أيَّامٍ وَإنِّي لَثُلُثُ الإسْلَامِ تَابَعَهُ أبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ. ﴾

ترجمہ | سعید بن مسیبؒ بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جو بھی مسلمان ہوا وہ اسی دن ہوا جس دن میں مسلمان ہوا اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں مسلمانوں کا تہائی تھا اس حدیث کی متابعت ابو اسامہ نے کی انہوں نے کہا کہ ہم سے ہاشم نے بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۲۷ تا ص۵۲۸، ويأتي الحديث ص۵۴۴۔

اشکال: اشکال یہ ہے کہ حضرت سعدؓ سے پہلے حضرت خدیجہ، حضرت ابوبکر اور حضرت علی وغیرہ رضی اللہ عنہم اسلام لا چکے تھے پھر کیسے صحیح ہوگا کہ مجھ سے قبل کوئی مسلمان نہیں ہوا؟ صحیح یہ ہے کہ خود حضرت سعدؓ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ترغیب پر ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔

جواب: بعض حضرات نے اشکال کا جواب یہ دیا ہے کہ حضرت سعد کی مراد آزاد مرد بالغ ہیں۔

۲۔ حضرت سعدؓ نے اپنے علم واطلاع کی بنا پر فرمایا ہے۔

۳۔ صحیح تر جواب یہ ہے جو ابن مندہ نے معرفت میں نقل کیا ہے کہ حدیث کی صحیح عبارت اس طرح ہے: "ما أسلم أحد في اليوم الذي اسلمت فيه" (عمدہ، فتح) اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا۔

۳۴۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن إسْمَاعِيْلَ عن قَيْسٍ قال

سَمِعْتُ سَعْدًا يقولُ اِنّى لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النبىِّ صلى الله عليه وسلم وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حتى اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ اَوِالشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ثم اَصْبَحَتْ بَنُواَسَدٍ تُعَزِّرُنِى عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِى وَكَانُوا وَشَكَوابِهِ اِلٰى عُمَرَ قالوا لايُحْسِنُ يُصَلِّى، قال ابوعبدِ اللّٰهِ ثُلُثُ الْاِسْلَامِ يقولُ وَاَنَا ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ مَعَ النبىِّ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ قیس (ابن ابی حازم) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعدؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ سارے عربوں میں میں پہلا شخص ہوں جس نے راہ خدا میں پہلا تیر چلایا اور ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہ کر جہاد کرتے اور ہمارے لئے (بعض غزوات میں) درخت کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی اونٹ یا بکری کی طرح پاخانہ کرتے (یعنی لید و مینگنی) اس میں کوئی آمیزش نہیں ہوتی (بالکل سوکھا جیسے بکری کی مینگنی ایک دوسرے سے بالکل الگ) پھر بھی بنو اسد میرے اسلام پر (یعنی اسلامی احکام کے عمل پر) نکتہ چینی کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو میں ناکام و نامراد رہا اور میرا عمل برباد ہو گیا۔ قصہ یہ ہوا کہ بنو اسد نے حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت عمرؓ سے حضرت سعدؓ کی شکایت کی تھی اور کہا کہ یہ اچھی طرح سے نماز نہیں پڑھاتے ہیں۔

قال ابوعبد اللّٰہ: امام بخاریؒ نے کہا ثلث اسلام کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ تین کے تیسرے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "انى لاول العرب رمى بسهم فى سبيل الله" وفيه منقبة عظيمة له.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۲۸، ويأتى الحديث ص۸۱۴، وص۹۵۶۔

سعد بن ابی وقاصؓ: مطالعہ کیجئے آٹھویں جلد ص ۳۹۵۔

﴿بَابٌ ۲۱۰۱ ذِكْرِ اَصْهَارِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم﴾

مِنْهُمْ اَبُوالْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ.

نبی اکرم ﷺ کے دامادوں کا بیان

ان میں سے ایک داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع تھے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔

۳۴۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِى عَلِىُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ

ابنَ مَخرَمَةَ قالَ اِنَّ عَلِيًّا خطبَ بنتَ ابی جَهلٍ فسَمِعَتْ بذٰلكَ فاطمةُ فاتَتْ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَتْ يَزعُمُ قومُكَ انَّكَ لاتَغضَبُ لِبَناتِكَ وهٰذا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بنتَ ابی جَهلٍ فقامَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم فسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يقولُ اَمَّا بَعدُ! فاِنِّی اَنكَحتُ اَبَاالعَاصِ بنَ الرَّبِيعِ فحدَّثَنِی وَصَدَقَنِی وَاِنَّ فاطِمَةَ بَضعَةٌ مِنِّی وَاِنِّی اَكرَهُ اَن يَسُوءَهَا وَاللّٰهِ لاتَجتَمِعُ بِنتُ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَبِنتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عندَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فترَكَ عَلِيٌّ الخِطبَةَ وَزَادَ محمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ حَلحَلَةَ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عَلِيِّ بنِ حُسَينٍ عن مِسوَرٍ قالَ سَمِعتُ النبیَّ صلى اللّٰه عليه وسلم ذَكَرَ صِهرًا لَهُ مِن بَنِی عَبدِ شَمسٍ فاَثنٰی عَلَيهِ فی مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فاَحسَنَ قال حَدَّثَنِی فصَدَقَنِی وَوَعَدَنِی فوَفٰی لِی۔

ترجمہ مسور بن مخرمہؓ نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی (جویریہ) کو نکاح کا پیغام دیا یہ خبر فاطمہؓ کو پہنچی تو فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انہیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا (اسی کا اثر ہے کہ) یہ علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (صحابہؓ کو خطاب فرمایا) مسورؓ نے بیان کیا کہ میں نے خود سنا آپ ﷺ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا امابعد! میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی) شادی کی اس نے جو بات مجھ سے کی اس میں وہ سچے اترے (ابوالعاص نے حضرت زینبؓ سے نکاح کے وقت یہ شرط کرلی تھی کہ حضرت زینبؓ کی موجودگی میں دوسری بیوی نہ کروں گا ابوالعاص نے اس شرط کو پورا کیا۔ (عمدہ)) اور بلاشبہ فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اس کو جو بات بری لگے میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں خدا کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن (ابوجہل) کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں پھر حضرت علیؓ نے پیغام کا ارادہ ترک کردیا۔

اور محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے، انہوں نے مسور سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بنی عبد شمس سے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف کی اور فرمایا انہوں نے دامادی کا حق ادا کیا جو بات کی سچ کر کے دکھائی اور جو وعدہ مجھ سے کیا وہ میرے وعدہ کو پورا کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۲۸، ومرّ الحدیث ص ۱۲۷، وص ۴۳۸، وص ۵۲۶، ویاتی ص ۵۳۲، وص ۷۸۷، وص ۷۹۵۔

﴿بَابُ ۲۱۰۲ مَنَاقِبِ زَيْدِ بنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم﴾

وقال البراءُ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم اَنْتَ اَخُونَا وَمَوْلَانَا.

زید بن حارثہؓ کے مناقب جو نبی اکرم ﷺ کے مولیٰ تھے

اور براءؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا (آپ ﷺ نے زیدؓ سے فرمایا) تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ ہے۔

۳۴۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُليمانُ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ دِينارٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قالَ بَعَثَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بنَ زَيْدٍ فطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ في اِمَارَتِهِ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اِنْ تَطْعَنُوا في اِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ في اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ان کا امیر مقرر کیا ان کے امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کرر ہے ہوتو اس سے پہلے ان کے والد کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر چکے ہو اور خدا کی قسم وہ امیر بنائے جانے کے لائق تھے اور بیشک وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور بلاشبہ یہ (اسامہؓ) اس کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة جدًا.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۲۸، ویاتی فی المغازی ص۶۱۰، وص۶۴۱، ،،، وص۹۸۰، وص۱۰۶۶۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے آٹھویں جلد مغازی ص۳۱۰۔

۳۴۸۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبراهِيمُ بنُ سَعْدٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ دَخَلَ عَلَيَّ قائِفٌ وَالنبيُّ صلى الله عليه وسلم شاهِدٌ وَاُسَامَةُ بنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فقال اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قال فَسُرَّ بِذٰلِكَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَاَعْجَبَهُ وَاَخْبَرَ به عائِشَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے یہاں آیا اور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اور اسامہ بن زیدؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ لیٹے ہوئے تھے تو قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں کو دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے

نکلے ہوئے ہیں (یعنی باپ بیٹے معلوم ہوتے ہیں) قیافہ شناس نے بیان کیا کہ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ خوش ہوئے اور اس اندازہ کو پسند فرمایا اور عائشہؓ سے بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "فسرّ بذلك النبىّ صلى الله عليه وسلم" الى آخره. یعنی اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو زیدؓ سے بہت محبت تھی جب تو قیافہ شناس کی بات سے خوش ہوئے منافق طعن کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا ہے وہ زیدؓ کے بیٹے نہیں معلوم ہوتے ہیں۔ (یہ قیافہ شناس مجزز مُدلجی تھے)

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص۵۲۸، و مرّ الحديث ص۵۰۲، و ياتى ص۱۰۰۱۔

﴿بابٌ ذِكْرِ اُسامَةَ بْنَ زَيْدٍ﴾ ۲۱۰۳

اسامہ بن زیدؓ کا بیان

۳۴۸۱ ﴿ حَدَّثَنا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنا اللَّيثُ عنِ الزُّهْرِىِّ عن عُروَةَ عن عائشة اَنَّ قُرَيشًا اَهَمَّهُم شانُ المَرْاَةِ المَخزُومِيَةِ فقالوا مَنْ يَجترِئُ عَلَيهِ اِلاَّ اُسامَةُ بنُ زَيدٍ حِبُّ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش مخزومیہ عورت کے ایک معاملہ کی وجہ سے ملول خاطر اور رنجیدہ تھے (اس عورت نے غزوہ فتح مکہ کے موقعہ پر چوری کر لی تھی) تو قریش نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے سوا، جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اس عورت کی سفارش کی اور کون جرات کر سکتا ہے؟

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديثِ للترجمةِ فى قوله "من يجترئ عليه" الى آخره.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص۵۲۸، و مرّ الحديث ص۳۶۱، وص۴۹۴، و ياتى ص۶۱۶، وص۱۰۰۳، وص۱۰۰۴۔

۳۴۸۲ ﴿ حَدَّثَنا عَلِىٌّ حَدَّثَنا سُفيانُ قالَ ذَهَبتُ اَسالُ الزُّهرِىَّ عن حَدِيثِ المَخزُومِيَةِ فصاحَ بِى قلتُ لِسُفيانَ فلَم تَحتمِلهُ عن اَحَدٍ قال وَجَدتُهُ فى كِتابٍ كانَ كَتَبَهُ اَيُّوبُ بنُ مُوسٰى عنِ الزُّهرِىِّ عن عُروَةَ عن عائِشَةَ اَنَّ امرَاَةً مِن بَنِى مَخزُومٍ سَرَقَت فقالوا مَن يُكَلِّمُ النبىَّ صلى الله عليه وسلم فلَم يَجتَرِئْ اَحَدٌ اَن يُكَلِّمَهُ فكَلَّمَهُ اُسامَةُ بنُ زَيدٍ فقالَ اِنَّ بَنِى اِسرائِيلَ كانَ اِذا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَ اِذا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ وَلَو كانَت فاطِمَةُ لَقَطَعتُ يَدَها. ﴾

ترجمہ | سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ میں زہری سے مخزومی عورت کی حدیث پوچھنے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے (یعنی غصہ

ہو گئے) علی بن عبداللہ نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور سے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اس کو ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پایا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، کہ بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ) نے چوری کر لی تھی لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کرے گا؟ (یعنی کون سفارش کرے گا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے) چنانچہ کسی کی جراءت نہ ہوئی کہ سفارش کرے آخر اسامہ بن زیدؓ نے آپ ﷺ سے سفارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کا یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے (یعنی ہاتھ نہ کاٹتے) اور جب کوئی معمولی درجہ کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے اور اگر (میری بیٹی) فاطمہؓ چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ وفي الحديث منقبة عظيمة ظاهرة لاسامةؓ.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۲۸، ومرّ الحديث ص ۳۶۱، وص ۴۹۴، ويأتي ص ۶۱۶، وص ۱۰۰۳، وص ۱۰۰۴۔

۳۴۸۳ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوعَبَّادٍ يَحْيَى بنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ دِينَارٍ قال نَظَرَ ابنُ عُمَرَ يومًا وَهُوَ في المَسْجِدِ اِلَى رَجُلٍ تَسْحَبُ ثِيَابَهُ في نَاحِيَةٍ مِنَ المَسْجِدِ فقالَ انظُرْ مَنْ هٰذا لَيْتَ هٰذا عِنْدِى فقالَ لَهُ اِنْسَانٌ اَمَا تَعْرِفُ هٰذا يااَبا عبدِ الرَّحمٰنِ! هٰذا محمَّدُ بنُ اُسَامَةَ قال فَطَأْطَأَ ابنُ عُمَرَ رَاسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ في الاَرْضِ ثُمَّ قالَ لَوْرَآهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَاَحَبَّهُ. ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن دینارؒ نے بیان کیا کہ ایک دن ابن عمرؓ مسجد میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشے میں اپنے کپڑے کو گھسیٹ رہا ہے، عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے مجھ سے فرمایا دیکھو تو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا (تو میں اس کو نصیحت کرتا، تنبیہ کرتا کہ زمین پر کپڑا گھسیٹنا ممنوع ہے) ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! (کنیت ابن عمرؓ) آپ اس کو نہیں پہچانتے؟ یہ محمد ہے اسامہ بن زیدؓ کا بیٹا، یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ نے اپنے سر کو جھکا لیا اور زمین پر اپنے ہاتھوں کو ٹھوکا پھر فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے محبت کرتے تھے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ بطريق الالحاق.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۲۸ تا ص ۵۲۹۔

۳۴۸۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِى حَدَّثَنَا اَبُوعُثمانَ عن اُسَامَةَ بنِ زَيْدٍ حَدَّثَ عنِ النبىِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ كانَ يَاخُذُهُ وَالحَسَنَ فيقولُ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّى اُحِبُّهُمَا وَقالَ نُعَيمٌ عنِ ابنِ المُبَارَكِ اَخبرَنا مَعمَرٌ عنِ الزُّهْرِىِّ اَخبرَنِى

مولٰی لِاُسامَةَ بنِ زَيْدٍ اَنَّ الحجّاجَ بنَ اَيْمَنَ بنِ اُمِّ اَيْمَنَ وكانَ اَيْمَنُ اَخا اُسامَةَ لِاُمِّهٖ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ فرآهُ ابنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهٗ وَلا سُجُودَهٗ فقالَ اَعِدْ قال ابوعبدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيمانُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ حَدَّثَنَا الوَلِيْدُ بنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عبدُالرَّحمٰنِ بنُ نَمِرٍ عنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلٰى اُسامَةَ بنِ زَيْدٍ اَنَّه بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ اِذْ دَخَلَ الحَجَّاجُ بنُ اَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهٗ وَلاَ سُجُودَهٗ فقالَ اَعِدْ فلمَّا وَلّٰى قال لِي ابنُ عُمَرَ مَنْ هٰذا قلتُ الحَجَّاجُ بنُ اَيْمَنَ بنِ اُمِّ اَيْمَنَ فقالَ ابنُ عُمَرَ لَو رآى هٰذا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَاَحَبَّهٗ فذَكَرَ حُبَّه وَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّ اَيْمَنَ قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ وَزَادَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي عن سُلَيْمانَ وكانَتْ حَاضِنَةَ النبيِّ ﷺ ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ انہیں اور حضرت حسنؓ کو پکڑ لیتے تھے اور دعا فرماتے یا اللہ! تو ان دونوں سے محبت فرما اس لئے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

وقال نعيم الخ: (بضم النون وفتح العين المهملة ابن حماد بن معاوية شيخ المؤلفؒ) اور نعیم بن حماد نے عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت کی کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہریؒ سے، انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید کے مولیٰ (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن (یعنی ام ایمن کا پوتا) کو ابن عمرؓ نے دیکھا کہ (نماز میں) انہوں نے رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا نہیں کیا ہے اور ایمن اسامہؓ کے اخیافی بھائی تھے اور وہ (ایمن) قبیلہ انصار کے ایک شخص تھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے کہا نماز کا اعادہ کر۔

قال ابوعبدالله: امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے اسامہ بن زیدؓ کے مولیٰ حرملہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں تھے اتنے میں حجاج بن ایمن آئے انہوں نے نماز میں رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا نہیں کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نماز دوبارہ پڑھ پھر جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگے تو عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا حجاج بن ایمن بن ام ایمن، اس پر عبداللہؓ نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھتے تو اس سے ضرور محبت کرتے پھر آپؓ نے آنحضور ﷺ اور ام ایمن کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔

قال ابوعبدالله الخ: امام بخاریؒ نے کہا اور میرے بعض اصحاب (یعنی اساتذہ) نے بیان کیا اور ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن نبی اکرم ﷺ کی دایہ تھیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۲۹، ويأتي الحديث ص۵۳۰، وص۸۸۸۔

﴿بابُ ۲۱۰۴ مَناقِبِ عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطّابِ ؓ﴾

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

۳۴۸۵ ﴿ حَدَّثَنَا اِسحَاقُ بنُ نَصرٍ حَدَّثَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعمَرٍ عنِ الزُّهرِیِّ عن سالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قالَ کانَ الرَّجُلُ فی حَیٰوۃِ النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اِذَا رَاٰی رُؤیَا قَصَّهَا عَلَی النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فتَمَنَّیتُ اَنْ اَرٰی رُؤیا اَقُصُّهَا عَلَی النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم وَکُنتُ غلامًا اَعزَبَ وَکُنتُ اَنامُ فی المَسجِدِ عَلٰی عَهدِ النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فَرَاَیتُ فی المَنَامِ کانَّ مَلَکَینِ اَخَذَانِی فذَهَبَا بی اِلَی النَّارِ فاِذا هِیَ مَطوِیَّةٌ کَطَیِّ البِئرِ وَاِذَا لها قَرنَانِ کَقَرنَیِ البِئرِ وَاِذَا فِیهَا نَاسٌ قَدعَرَفتُهُم فَجَعَلتُ اَقُولُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلَقِیَهُما مَلَکٌ آخَرُ فقال لِی لَم تُرَعْ فقَصَصتُهَا عَلٰی حَفصَةَ فقَصَّتهَا حَفصَةُ عَلَی النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالَ نِعمَ الرَّجُلُ عبدُاللّٰہِ لو کانَ یُصلِّی مِنَ اللَّیلِ قال سالِمٌ وکانَ عبدُ اللّٰہِ لاینامُ مِنَ اللَّیلِ اِلَّا قَلِیلًا ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تو نبی اکرم ﷺ سے اسے بیان کرتا، تو میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی اکرم ﷺ سے اسے بیان کروں اور میں (ان دنوں) غیر شادی شدہ نوجوان تھا اور میں نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھ کو پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے دیکھا کہ وہ کنویں کی طرح تہ بہ تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنویں میں دو کونے ہوتے ہیں اٹھے ہوئے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) اسی طرح اس پر بھی دو کونے اٹھے ہوئے ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ وہ بھی ہیں جنھیں میں پہچانتا ہوں اس وقت میں کہنے لگا اللہ کی پناہ دوزخ سے، اللہ کی پناہ دوزخ سے، اس کے بعد ایک دوسرا فرشتہ ان دونوں فرشتوں سے ملا اس نے مجھ سے کہا خوف نہ کھاؤ پھر میں نے اپنا خواب اپنی بہن حضرت حفصہؓ سے بیان کیا اور حضرت حفصہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش رات میں بھی نماز (تہجد) پڑھا کرتا، سالم نے بیان کیا کہ (اس کے بعد سے) عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فی قوله صلی اللّٰہ علیه وسلم "نعم الرجل عبداللّٰہ" وقول الملك الثالث "لن ترع".

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھٰھنا ص ۵۲۹، ومرّ الحدیث ص ۱۵۱، وص ۱۵۵، ویاتی ص ۱۰۳۹، وص ۱۰۴۰، وص ۱۰۴۱۔

۳۴۸۶ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ سُلَیمانَ حَدَّثَنَا ابنُ وَھْبٍ عن یُونُسَ عنِ الزُّھْرِیِّ عن سالِمٍ عن ابنِ عُمَرَ عن اُختِہِ حفصۃَ انَّ النبیَّ ﷺ قال لَھا اِنَّ عبدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہؓ سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ لان قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عبداللّٰہ رجل صالح منقبۃ عظیمۃ لہ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۲۹، ومرّ الحدیث ص ۶۳، وص ۱۵۱، وص ۱۵۵، ویاتی ص ۱۰۳۹، وص ۱۰۴۰، وص ۱۰۴۱۔

﴿باب۲۱۰۵ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا﴾

حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے فضائل کا بیان

عَمَّار: بفتح العین وتشدید المیم ابن یاسر ابی الیقظان العنسی بالنون الساکنۃ اسلم ھو وابوہ قدیمًا وامّہ سمیۃ وعذبوا فی اللّٰہ عز وجل وقتل ابوجھل امّہ وقتل بصفین سنۃ سبع وثلاثین. (قس)

حذیفہ بن یمانؓ انصاری صحابی تھے اور قدیم الاسلام تھے ان کے والد حضرت یمانؓ بھی صحابی تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو راز کی باتیں بتلائی تھیں اس لئے یہ صاحب السر یعنی رازدار کہلاتے تھے۔ حضرت عمارؓ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شہید ہوئے اور حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔ امام بخاریؒ نے دونوں کو ایک باب میں اس لئے بیان کیا کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کیا۔

۳۴۸۷ ﴿ حَدَّثَنَا مالِكُ بنُ اِسماعِیلَ حَدَّثَنَا اِسرائِیلُ عنِ المُغِیرَۃِ عن اِبراھِیمَ عن عَلْقَمَۃَ قال قَدِمْتُ الشَّامَ فصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثم قلتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلِی جَلِیسًا صَالِحًا فاَتَیْتُ قومًا فجَلَسْتُ اِلَیھِمْ فاِذَا شَیْخٌ قدجَاءَ حتی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِی قلتُ مَنْ ھٰذا قالوا اَبُو الدَّرْدَاءِ فقلتُ اِنِّی دَعوتُ اللّٰہَ اَنْ یُیَسِّرَ لِی جَلِیسًا صَالِحًا فیَسَّرَكَ لِی قال مِمَّنْ اَنْتَ قلتُ مِنْ اَھْلِ الکُوفَۃِ قال اَوَلَیْسَ عِنْدَکُم ابنُ اُمِّ عبدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالوِسَادَۃِ وَالمِطْھَرَۃِ وَلَیْسَ فِیکُمُ الَّذِی اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطَانِ یَعْنِی عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صلی اللّٰہ

عليه وسلم اَوَلَيسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الَّذِي لايَعْلَمُ اَحَدٌ غَيْرُه ثُمَّ قال كَيْفَ يَقْرَأُ عبدُ اللّٰهِ ـ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قال وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَأَنِيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ. ﴾

ترجمہ علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی کہ اے اللہ مجھے کوئی صالح ہمنشیں عطا فرمایئے پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا پھر دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور میرے پہلو میں بیٹھ گئے میں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوالدرداءؓ صحابی ہیں تو میں نے ان سے کہا میں نے اللہ سے یہ دعا کی تھی کہ یا اللہ کوئی نیک ہمنشیں مجھ کو عنایت فرما، تو اللہ نے آپ کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے ہو؟ میں نے عرض کیا کوفہ کا، انہوں نے فرمایا کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے نعلین وتکیہ اور وضور کا لوٹا لئے رہتے، اور تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے پناہ دیا ہے (یعنی شیطان کے اغوار سے بچایا ہے یعنی حضرت عمار بن یاسرؓ) اور کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے بہت سے رازہائے سربستہ کے حامل ہیں جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (یعنی حذیفہ بن یمانؓ پھر ان حضرات کی موجودگی کے باوجود وہاں سے آنے کی کیا ضرورت تھی؟) اس کے بعد آپؓ نے دریافت کیا کہ عبداللہؓ آیت وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى الخ کو کس طرح پڑھتے تھے علقمہ کہتے ہیں میں نے پڑھ کر سنایا وَاللَّيْلِ اذا يغشٰى والنهار اذا تجلّٰى والذكرِ والانثٰى (مشہور قرأت یوں ہے: "وما خلق الذكر والانثٰى") حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا خدا کی قسم خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے مجھے اسی طرح پڑھایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کو قرأت متواترہ نہیں پہنچی تھی اس لئے جس طرح ان حضرات نے حضور اقدس ﷺ سے بلا واسطہ سنا تھا پڑھتے تھے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "وفيكم الذى اجاره الله من الشيطان" لان المراد به هو عمار بن ياسر، وفي قوله "اوليس فيكم صاحب سرّ النبى صلى الله عليه وسلم" لان المراد به حذيفة بن اليمانؓ.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۲۹، ومرّ الحديث ص۴۶۴، ويأتى ص۵۳۱، وص۷۳۷، وص۹۲۹۔

۳۴۸۸ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن مُغِيْرَةَ عن اِبْرَاهِيمَ قال ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فلمَّا دَخَلَ المَسْجِدَ قال اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِي جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ الى اَبِى الدَّرْدَاءِ فقالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ مِمَّنْ اَنْتَ قال مِنْ اَهْلِ الكُوفَةِ قال اَلَيْسَ فِيكُمْ اَوْمِنْكُمْ

الَّذِی اَجَارَہُ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ صلی اللہ علیہ وسلم یَعْنِی مِنَ الشیطانِ یعنی عَمَّارًا قلتُ بَلٰی قال اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ اَوْمِنْکُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِی لایَعْلَمُہ غَیْرُہ یَعْنِی حُذَیْفَۃَ قلتُ بَلٰی قال اَلَیْسَ فِیْکُمْ اَوْمِنْکُمْ صَاحِبُ السِّوَاکِ اَوِالسِّرَارِ قال بَلٰی قال کَیْفَ کانَ عبدُ اللّٰہِ یَقْرَأُ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی قلتُ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی قال مَازَالَ بِی ھٰؤُلاءِ حتی کادُوا یَسْتَنْزِلُوْنَنِی عن شَیٍٔ سَمِعْتُہُ مِنَ النبیِّ ﷺ.

ترجمہ ابراہیم نخعیؒ نے بیان کیا کہ علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جاکر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک صالح ہمنشیں عطا فرما پھر حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھ گئے تو ابوالدرداءؓ نے دریافت کیا کہ تم کس ملک کے ہو علقمہ نے کہا ''کوفہ کے'' آپؓ نے فرمایا کیا تم میں یعنی تمہارے شہر میں یا فرمایا تم لوگوں میں (شک راوی) وہ نہیں ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان کے شر سے بچا رکھا ہے؟ یعنی عمارؓ، علقمہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! ہیں، آپؓ نے پوچھا کیا تمہارے شہر میں یا تمہارے لوگوں میں (شک راوی) وہ شخص نہیں ہے جو حضور ﷺ کے رازدار تھے ایسے رازوں سے واقف تھے جنہیں ان کے سوا کوئی نہیں جانتا میں نے عرض کیا جی ہاں! ہیں آپؓ نے فرمایا کیا تمہارے شہر میں یا فرمایا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جو حضور ﷺ کی مسواک رکھتے تھے یا بعض راز (بھید) سے واقف تھے (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) علقمہ نے کہا جی ہاں! ہیں آپؓ نے پوچھا عبداللہؓ اس سورت کو کس طرح پڑھتے تھے واللیل اذا یغشٰی والنھار اذا تجلّٰی میں نے (علقمہ) نے عرض کیا والذکر والانثٰی آپؓ نے فرمایا یہ شام والے ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا (جیسا کہ ابن مسعودؓ کی قراءت سے بھی اس کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹادیں۔ (یعنی بغیر وماخلق کے) والقراءۃ المتواترۃ بالبائھا لکنھا لم تبلغھما فاقتصرا علی ماسمعاہ. یعنی ابن مسعودؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ نے جس طرح ابتداء میں خود سنا تھا پڑھتے تھے بعد والی قراءت ان دونوں کو نہیں پہنچی۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ ھذا طریق آخر فی الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۲۹ تا ص۵۳۰۔

﴿بَابُ (۲۱۰۶) مَنَاقِبِ اَبِی عُبَیْدَۃَ بْنِ الجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ﴾

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ: مختصر حالات کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری آٹھویں جلد ص۴۶۱۔

۳۴۸۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا عبدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا خَالِدٌ عن اَبِی قِلَابَۃَ حَدَّثَنِی اَنَسُ

بنُ مالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاَنَّ اَمِينَنا اَيَّتُها الْاُمَّةُ اَبُوعُبَيْدَةَ بنُ الجَرّاحِ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کے لئے ایک امین ہے اور ہمارے امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۰، وياتى فى المغازى ص۶۲۹، وياتى ص۱۰۷۷۔

۳۴۹۰ ﴿ حَدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاقَ عن صِلَةَ عن حُذَيْفَةَ قالَ قال النبىُّ صلى الله عليه وسلم لِاَهْلِ نَجْرانَ لَاَبْعَثَنَّ حَقَّ اَمِينٍ فَاَشْرَفَ اَصْحابُه فَبَعَثَ اَباعُبَيْدَةَ. ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا میں تمہارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں ہوگا صحابہ منتظر رہے (اس صفت کے کہ حضور کس کو بھیجتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو بھیجا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى قوله "حَقَّ اَمِينٍ".

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۰، وياتى فى المغازى ص۶۲۹، وص۱۰۷۷۔

﴿بابُ [۲۱۰۷] مَناقِبِ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما﴾

حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

وقال نافِعُ بنُ جُبَيْرٍ عن اَبِى هُرَيْرَةَ عانَقَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم الحَسَنَ.

اور نافع بن جبیر نے حضرت ابوہریرہؓ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسنؓ کو گلے سے لگایا۔ (یہ حدیث موصولاً کتاب البیوع میں گذر چکی ہے دیکھئے جلد۶ ص۲۶)

حضرت امام حسنؓ: انکی کنیت ابو محمد، پیدائش صحیح تر قول عند الجمہور ۳ھ بماہ رمضان المبارک اور وفات ۵۰ھ۔

حضرت امام حسینؓ: انکی کنیت ابوعبداللہ تھی، ولادت ۴ھ بماہ شعبان اور شہادت ۱۰ رمحرم بروز جمعہ ۶۱ھ۔

۳۴۹۱ ﴿ حَدَّثَنا صَدَقَةُ حَدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنا اَبُومُوسٰى عنِ الحَسَنِ اَنَّه سَمِعَ اَبابَكْرَةَ سَمِعْتُ النبىَّ ﷺ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ اِلٰى جَنْبِه يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَيقولُ اِبْنِى هٰذا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِه بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے منبر پر سنا اور حضرت حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حسنؓ کی طرف، آپ ﷺ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "ھٰذا سیدٌ".

تعدد موضعہ | و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۰، و مرّ الحدیث ص ۳۷۲، و ص ۵۱۲، و یاتی ص ۱۰۵۳۔

۳۴۹۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قال سَمِعْتُ اَبِی حَدَّثَنَا اَبُوعُثْمانَ عن اُسَامَۃَ بنِ زَیْدٍ عَنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَنَّہ کانَ یَاخُذُہٗ وَالحَسَنَ وَیَقولُ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا اَوْ کَمَا قالَ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ انہیں (یعنی اسامہؓ کو) اور حضرت حسنؓ کو (گود میں) لے لیتے اور دعا کرتے اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر کما قالَ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۰، و مرّ الحدیث ص ۵۲۹، و یاتی ص ۸۸۸۔

۳۴۹۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ الحُسَیْنِ بنِ اِبْرَاھِیمَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بنُ محمَّدٍ حَدَّثَنا جَرِیْرٌ عن محمَّدٍ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال اُتِیَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ زِیَادٍ بِرَاسِ الحُسَیْنِ فَجُعِلَ فی طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ وقال فی حُسْنِہٖ شَیْئًا فقالَ اَنَس کانَ اَشْبَھَھُمْ بِرَسُولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و کانَ مَخْضُوبًا بالوَسْمَۃِ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب سید السادات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا تو بدبخت ایک چھڑی سے (آپؓ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپؓ کے حسن وخوبصورتی کے بارے میں کچھ کہنے لگا (میں نے تو ایسا خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا) اس پر انسؓ نے کہا حضرت امام حسینؓ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ تھے اور آپؓ نے (سر اور داڑھی میں) وسمہ کا خضاف استعمال کر رکھا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "کان اشبھھم برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم".

تعدد موضعہ | و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۰۔

وسمہ: بفتح الواو وسکون السین وجاء فتحھا وھو نبت یختضب بہ یمیل الی سواد. (عمدہ)

تشریح | پوری تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۳۴۹۴ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ الْمِنْھَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ اَخْبَرَنِی عَدِیٌّ قال سَمِعْتُ البَرَاءَ قال

رأيتُ النبيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِه يقولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ. ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اور حضرت حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے کاندھے پر سوار تھے آپ ﷺ یہ فرمار ہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۰۔

۳۴۹۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدَانُ اَخْبَرَنَا عبدُ اللهِ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بنُ سَعِيْدِ بنِ اَبِي حُسَيْنٍ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عن عُقْبَةَ بنِ الحَارِثِ قال رَأَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَحَمَلَ الحَسَنَ وَهُوَ يقولُ بِاَبِي شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. ﴾

ترجمہ عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا اور انہوں نے امام حسنؓ کو (کاندھے پر) اٹھالیا اور فرمارہے ہیں میرا باپ تجھ پر فدا! نبی اکرم ﷺ کے مشابہ ہے علیؓ کے مشابہ نہیں ہے علیؓ مسکرار ہے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "وحمل الحسن" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۰۔

۳۴۹۶ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قالا اَخْبَرَنَا محمَّدُ بنُ جعفرٍ عن شُعْبَةَ عن وَاقِدِ بنِ محمَّدٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عُمَرَ قال قال اَبُوبَكْرٍ ارْقُبُوا محمَّدًا ﷺ في اَهْلِ بَيْتِه. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ (کی خوشنودی) کا خیال رکھو ان کے اہل بیت کے بارے میں (یعنی حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم ومحبت ہر وقت ملحوظ رکھو)۔

وهٰذا الحديث مر عن قريب في باب مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۰۔

۳۴۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ عن مَعْمَرٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عن اَنَسٍ قال لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنبيِّ صلى الله عليه وسلم مِنَ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ وقال عبدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسٌ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ کوئی بھی حسن بن علیؓ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔ اور عبد الرزاق نے کہا ہمیں معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو انسؓ نے خبر دی۔

(اس دوسری سند کے بیان کرنے سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ امام زہریؒ کا سماع حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوجائے)۔

مطابقة للترجمة | من حيث ان الحسن اذا لم يكن احد اشبه بالنبى صلى الله عليه وسلم كانت له منقبة عظيمة وفضل ظاهر.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۰، واخرجه الترمذى فى المناقب ومسند امام احمد بن حنبلؒ.

۳۴۹۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن محمَّدِ بنِ اَبِى يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابنَ اَبِى نُعْمٍ سَمِعْتُ عبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ وَسَأَلَه رَجُلٌ عنِ المُحْرِمِ قال شُعْبَةُ اَحْسِبُه يَقْتُلُ الذُّبَابَ فقالَ اَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عن قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابنَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وقالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (من اہل العراق) نے محرم کے بارے میں پوچھا شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ اس نے یہ پوچھا کہ کوئی شخص اگر احرام کی حالت میں مکھی کو مار ڈالے تو کیا حکم ہے کیا اس پر کچھ فدیہ ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ عراق والے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہیں جبکہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے حضرت امام حسینؓ کو قتل کر چکے ہیں حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں نواسوں کے متعلق فرمایا تھا یہ دونوں (حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(ان صاحبزادگان کو پھول اس بنار پر فرمایا گیا کہ پھول کی طرف سب کی رغبت ہوتی ہے اسے سب ہی محبوب رکھتے اور سونگھتے ہیں کقول النبی ﷺ حبب الی من دنیا کم الطیب والنساء. ترمذی میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ كانَ يقول لفاطمة ادعى لى ابنىَّ فيشمُّهما ويَضُمُّهما اليه. (ترمذی ثانی ص۲۱۸)

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث انه يتضمن فضل الحسين ظاهرًا.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۰، ويأتى ص۸۸۶، اخرجه الترمذى ج۲، ص۲۱۸۔

۲۱۰۸ ﴿بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِى بَكْرٍ﴾

حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال بن رباحؓ کے مناقب کا بیان

وقالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَىَّ فى الجَنَّةِ.

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتیوں کی آواز سنی تھی۔ (تو وہاں چل رہا تھا)

والحديث مرّ موصولاً ص۱۵۴/ من حديث ابى هريرة ومن حديث جابر ص۵۲۰.

۳۴۹۹ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ اَبِى سَلَمَةَ عن محمَّدِ بنِ المُنْكَدِرِ اَخْبَرَنَا

جابرُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال كانَ عُمَرُ يقولُ اَبوبَكْرٍ سَيِّدُنا واَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِى بِلالاً. ﴾

ترجمہ | جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنی بلالؓ کو۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عمر اطلق على بلال بالسيادة وهى منقبة عظيمة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۳۰ تا ص ۵۳۱۔

۳۵۰۰ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ نُمَيْرٍ عن محمَّدِ بنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عن قَيْسٍ اَنَّ بِلالاً قالَ لِاَبِى بَكْرٍ اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِى لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِى وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِى لِلّٰهِ فَدَعْنِى وَعَمَلَ اللّٰهِ. ﴾

ترجمہ | قیس بن حازم سے مروی ہے کہ بلالؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا اگر آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس ہی رکھئے اور اگر مجھے اللہ کے لئے خریدا ہے تو مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں اللہ کا کام کروں۔

تشریح | رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا کہ میں دیکھتا ہوں کہ مومن کا سب سے افضل عمل جہاد ہے اس لئے میں بھی راہ خدا میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ تم کو اللہ کا اور اپنے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ بلالؓ نے مان لیا پھر جب ابوبکرؓ کا وصال ہو گیا تو حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی انہوں نے بلال کے اصرار سے مجبور ہو کر اجازت دے دی وہ شام تشریف لے گئے اور وہیں ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔ (فتح)

مطابقة للترجمة | يمكن ان تؤخذ من قوله فدعنى وعمل الله لان كلامه هذا يدل على ان قصده التجرد الى الله والاشتغال بعمله وهو منقبة غير قليلة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۵۳۱۔

﴿ بابُ (۲۱۰۹) مَنَاقِبِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴾

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مناقب کا بیان

۳۵۰۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ عن خالِدٍ عن عِكْرِمَةَ عن ابنِ عباسٍ قال ضَمَّنِى النبىُّ صلى الله عليه وسلم اِلَى صَدْرِهِ وقالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الحِكْمَةَ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت کا علم عطا فرما دیجئے۔

حضرت ابن عباسؓ: ان کا مختصر حال ملاحظہ فرمایئے نصر الباری نویں جلد ص ۱۱۴۔

حکمة: امام شافعیؒ سے منقول ہے: الحکمة سنة رسول الله ﷺ. (قس) وفیه اقوال.

۳۵۰۲ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ وقالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الكِتَابَ. حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عن خالِدٍ مِثْلَهٗ قال البُخارِي وَالحِكْمَةُ الإِصَابَةُ فی غیرِ النُّبُوَّةِ. ﴾

ترجمہ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے، پھر یہی روایت بیان کی اس میں یوں ہے اللّٰهم الخ اے اللہ! ان کو قرآن سکھلادے۔

حدثنا موسٰی الخ: ہم سے موسیٰ بن وہیب نے بیان کیا انہوں نے خالد سے اسی طرح روایت کیا امام بخاریؒ نے کہا اور حکمت نبوت کے علاوہ میں اصابت رائے ہے۔

مثله: ای مثل ماروی ابومعمر.

تشریح ملاحظہ فرمایئے جلد اول ص ۴۰۸۔

﴿بَابٌ ۲۱۱۰ مَنَاقِبِ خَالِدِ بنِ الوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۳۵۰۳ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن حُمَيْدِ بنِ هِلالٍ عن اَنَسٍ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم نَعٰى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وابنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قبلَ اَنْ يَاتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فقالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حتى اَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حتى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے حضرت زید، حضرت جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر صحابہ کو سنا دی تھی چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلامی جھنڈا زیدؓ نے لیا وہ شہید ہوئے پھر جعفرؓ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے لیا وہ شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولیدؓ) نے جھنڈا لیا یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "حتى اخذ سيف من سيوف الله".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۳۱، ومرّ الحدیث ص ۱۶۷، وص ۳۹۲، وص ۴۳۱، وص ۵۱۲، ویاتی فی المغازی ص ۶۱۱۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے آٹھویں جلد ص ۳۲۱ رغزوہ موتہ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابٌ [۲۱۱۱] مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِی حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت ابوحذیفہؓ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

حضرت سالمؓ سالم بن معقل (بفتح المیم وسکون العین و کسر القاف) ان کی اصل ملک فارس سے تھی یہ ابوحذیفہؓ کی بیوی کے غلام تھے یہ سابقین اولین میں سے ہیں، ہجرت کر کے مہاجرین جب قبا پہنچے تو ان کے یہی امام تھے۔ حضرت ابوحذیفہؓ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے جو بدر میں مارا گیا ابوحذیفہؓ اکابر صحابہ میں سے ہیں غزوۂ بدر اور تمام مشاہد میں شریک ہوئے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس وقت ۵۴ ربرس کی عمر تھی۔

۳۵۰۴ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ عن اِبْرَاهِیْمَ عن مَسْرُوْقٍ قال ذُکِرَ عبدُ اللّٰهِ عندَ عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو فقال ذَاكَ رَجُلٌ لاَاَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَاسَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم یقولُ اسْتَقْرِؤُا القُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عبدِاللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وسالِمٍ مَوْلٰی اَبِی حُذَیْفَةَ وَاُبَیِّ بنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ قال لَااَدْرِی بَدَأَ بِاُبَیٍّ اَوْ بِمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ۔﴾

ترجمہ مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمروؓ کے پاس عبداللہ بن مسعودؓ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا یہ عبداللہ بن مسعود وہ شخص ہیں جن سے میں محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعودؓ سے، حضور ﷺ نے ابتداء ان ہی کے نام سے کی اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالمؓ سے اور اُبی بن کعب سے، اور معاذ بن جبلؓ سے، عمرو بن مرہ نے کہا مجھے یاد نہیں کہ حضور ﷺ نے پہلے اُبیؓ کا نام لیا یا معاذ بن جبلؓ کا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ فی قوله "وسالم مولٰی ابی حذیفة".

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۳۱، ویاتی ص ۵۳۱، وص ۵۳۷، ۷۷۴، وص ۷۴۸۔

﴿بَابٌ [۲۱۱۲] مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مناقب کا بیان

۳۵۰۵ ﴿ حَدَّثَنَا حَفْصُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سُلَیْمَانَ قال سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قال

سمعتُ مسروقا قال قال عبدُ اللّٰہ بنُ عمرٍو انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لَم یکُن فاحِشا ولا متفحِشا وقال انّ مِن احبِّکُم الیّ احسنُکُم اخلاقا وقال استقرِءُوا القرآن مِن اربعةٍ مِن عبدِ اللّٰہِ بنِ مسعودٍ وسالِمٍ مولی ابی حُذیفة وَاُبَیّ بن کعبٍ وَمُعاذِ بنِ جبلٍ.

ترجمہ | مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بدزبان اور فحش گو نہ تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تم میں سب سے زیادہ وہ لوگ محبوب (پسند) ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار شخصوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ فی قوله "عبد اللّٰہ بن مسعود".

تعدد موضعہ | و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۱۔

۳۵۰۶ حدَّثنا موسیٰ عن ابی عوانة عن مُغیرةَ عن ابراھیم عن علقمةَ قال دخلتُ الشّام فصلّیتُ رکعتین فقلتُ اللّٰھُمّ یسّرلی جلیسا صالحا فرأیتُ شیخا مُقبلا فلمّا دنا قلتُ ارجو ان یکون استجاب اللّٰہ قال مِن این انتَ قلتُ مِن اھل الکوفة قال افلم یکن فیکُم صاحبُ النّعلینِ وَالوِسادةِ وَالمِطھرةِ اوَلم یکن فیکُم الّذی اُجیرَ مِن الشّیطانِ اوَلم یکن فیکُم صاحبُ السّرّ الّذی لایعلمُهٗ غیرُهٗ؟ کیف قرأ ابنُ اُمّ عبدٍ واللّیلِ اذا یغشٰی فقرأتُ واللّیلِ اذا یغشٰی وَالنّھارِ اذا تجلّٰی وَالذّکرِ وَالاُنثٰی فقال اقرأنیھا النبیُّ صلی اللّٰہ علیه وسلم فاهُ الٰی فیّ فمازال ھؤلاءِ حتی کادُوا یرُدُّوننی.

ترجمہ | علقمہ نے بیان کیا کہ میں ملک شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے (مسجد میں) دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے کسی صالح ہمنشیں کی صحبت عنایت فرما چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آرہے ہیں پھر جب وہ قریب آئے تو میں نے دل میں کہا شاید اللہ نے میری دعا قبول کرلی، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تو کہاں سے آیا ہے؟ میں نے عرض کیا کوفہ سے، انہوں نے فرمایا کیا تم لوگوں میں حضور اقدس ﷺ کی نعلین مبارکین اور تکیہ اور وضوء کا لوٹا اٹھانے والے (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں شیطان سے پناہ مل چکی ہے (یعنی عمار بن یاسرؓ) کیا تم میں وہ صحابی نہیں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے رازہائے سربستہ کو جانتے ہیں ان کے سوا کوئی نہیں جانتا، (یعنی حضرت حذیفہؓ) (پھر دریافت فرمایا کہ یہ تو بتاؤ) کہ ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) والليل اذا يغشى کس طرح پڑھتے ہیں؟ تو میں نے پڑھ کر سنایا "والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى" تو فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو بھی یہ سورت اسی طرح پڑھائی کہ آپ ﷺ کا منہ مبارک میرے منھ کے سامنے تھے اب یہ لوگ (یعنی شام والے)

چاہتے ہیں کہ مجھ کو اس قراءت سے ہٹادیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۱، ومرّ مرارًا.

۳۵۰۷ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ بنُ حَرْبٍ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن اَبِى اِسْحَاقَ عن عبدِ الرَّحْمٰنِ بن يَزِيْدَ قال سَألْنَا حُذَيْفَةَ عن رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالهَدْىِ مِنَ النبىِّ ﷺ حتى ناخذ عنهُ قال ماأعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِىِّ ﷺ مِنِ ابنِ اُمِّ عَبْدٍ. ﴾

ترجمہ | عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے حذیفہؓ سے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں (یعنی ایسا صحابی بتاؤ) جو عادات واخلاق اور طریق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کے قریب قریب ہوتا کہ ہم ان سے سیکھیں، فرمایا میں تو اخلاق وعادات اور طریق وسیرت میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ) سے کسی کو نبی اکرم ﷺ سے قریب نہیں جانتا۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديث للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۱، ویاتی ص۹۰۰ تا ص۹۰۱۔

۳۵۰۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ العَلاءِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بنُ يُوسُفَ بنِ اَبِى اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى اَبِى عن اَبِى اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى الاَسْوَدُ بنُ يَزِيْدَ قال سَمِعْتُ اَبامُوسَى الاَشْعَرِىَّ يقولُ قَدِمْتُ اَنَا واَخِى مِنَ اليَمنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مانُرٰى الّا اَنَّ عبدَ اللهِ بنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِن اَهْلِ بَيْتِ النبىِّ ﷺ لِمانُرٰى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ اُمِّهِ على النَّبِىِّ ﷺ. ﴾

ترجمہ | اسود بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں اور میرے بھائی (دونوں) یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود اور انکی والدہ کی بکثرت آمد ورفت دیکھتے تھے۔

مطابقته للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "لما نرىٰ" الى آخره.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۱، ویاتی فی المغازی ص۶۲۹۔

﴿بابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ﴾ ۲۱۱۳

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کا تذکرہ

۳۵۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا الحَسَنُ بنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا المُعَافٰى عن عثمانَ بنِ الاَسْوَدِ عنِ ابنِ اَبِى مُلَيْكَةَ

قال اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ العِشاءِ بِرَكْعَةٍ وعِنْدَه مولًى لِابنِ عَبّاسٍ فَاتَى ابنَ عباسٍ فقالَ دَعْهُ فانّه قَدصَحِبَ رَسولَ اللّٰهِ صَلى اللّٰه عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی وہاں ابن عباسؓ کے مولیٰ (کریب) موجود تھے وہ ابن عباسؓ کے پاس آئے (معاویہؓ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) تو ابن عباسؓ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه ذكر معاوية وفيه دلالة ايضا على فضله من حيث انه صحب النبى صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۳۱۔

۳۵۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَثَنَا نَافِعُ بنُ عُمَرَ حَدَّثَنِى ابنُ اَبِى مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عباسٍ هَلْ لَكَ فى اَمِيْرِ المُؤمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَاِنَّه مَااَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قال اَصَابَ اِنَّه فَقِيْهٌ. ﴾

ترجمہ | ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہؓ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ وتر کی صرف ایک رکعت پڑھتے ہیں تو ابن عباسؓ نے فرمایا انہوں نے جو کچھ کیا ٹھیک ہے کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | و الحديثُ هنا ص ۵۳۱۔

۳۵۱۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عباسٍ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ حَدَّثنا شُعْبَةُ عن ابى التَّيَّاحِ قال سَمِعْتُ حُمْرَانَ بنَ اَبَانَ عن مُعَاوِيَةَ قال اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لقَدْ صَحِبْنَا النَّبِىَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ. ﴾

ترجمہ | حضرت معاویہؓ نے (لوگوں سے) فرمایا تم لوگ ایک نماز پڑھتے ہو ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور حضور ﷺ نے ان دونوں سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه ذكر معاويةؓ ولايدل هذا على فضيلته فان قلت قدورد فى فضيلته احاديث كثيرة قلت نعم ولكن ليس فيها حديث يصح من طريق الاسناد، نص عليه اسحاق بن راهويه والنسائى وغيرهما فلذلك قال باب ذكر معاوية ولم يقل فضيلة ولا منقبة. (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے ابواب سابقہ کی طرح نہیں کہا "باب مناقب معاوية الخ" لیکن باب کی تینوں

روایتوں سے حضرت معاویہؓ کی دو فضیلتیں ثابت ہوئیں: ۱۔ یہ کہ وہ صحابی تھے اور ظاہر ہے کہ یہ اعلیٰ درجہ کی اور عظیم فضیلت ہے۔ ۲۔ یہ کہ وہ فقیہ تھے یعنی مجتہد تھے یہ بھی اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے۔

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۱۔

﴿بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا﴾ [۲۱۱۴]

حضرت فاطمہؓ کے فضائل کا بیان

وقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم فاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِساءِ اَهْلِ الجَنَّةِ.

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہؓ خواتین جنت کی سردار ہیں۔

سیدہ فاطمہؓ | یہ آنحضور ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آپ ﷺ کو نہایت عزیز تھیں، وولدت فاطمةُ سنة احدی واربعين من مولده عليه السلام وتزوجها عليٌّ بعد بدر في السنة الثانية وولدت الخ امام حسنؓ، امام حسینؓ اور محسنؓ تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب، ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں، آنحضرت ﷺ کی وفات کے چھ مہینے بعد وصال ہوا وقيل بثمانية اشهر وغيره. والاول اشهر. انتیس یا تیس برس عمر پائی۔

۳۵۱۲ ﴿ حَدَّثَنا اَبُو الوَلِيْد حَدَّثَنا ابنُ عُيَيْنَة عن عَمْرِو بنِ دِيْنَارٍ عن ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عنِ المِسْوَرِ بن مَخْرَمَةَ اَنَّ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم قالَ فاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا فقدْ اَغْضَبَنِي. ﴾

ترجمہ | مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے اس نے مجھ کو ناراض کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۲، ومرّ الحديث ص ۱۲۷، وص ۴۳۸، وص ۵۲۶، وص ۵۲۸، ویاتی ص ۷۸۷، وص ۷۹۵۔

۳۵۱۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ قَزَعَةَ اَخْبَرَنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِيْهِ عن عُرْوَةَ عن عائشة قالتْ دَعَا النبيُّ صلى الله عليه وسلم فاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ التي قُبِضَ فِيْهَا فسارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فسارَّهَا فضَحِكَتْ قالتْ فَسَأَلْتُهَا عن ذٰلِكَ فقالتْ سَارَّنِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم فاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُقْبَضُ في وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ

سارّنی فاخبرنی انّی اوّلُ اهلِ بيتِهِ اتبعُهُ فضحكتُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو اپنے مرض وفات میں بلایا اور آہستہ سے آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تو فاطمہؓ رونے لگیں اس کے بعد حضور ﷺ نے فاطمہؓ کو بلایا اور آہستہ سے (کان میں) کچھ فرمایا تو فاطمہؓ ہنسنے لگیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے متعلق حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آہستہ سے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ ﷺ اسی مرض میں وفات پا جائیں گے تو میں رونے لگی پھر چپکے سے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے جاملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(یہ حدیث اکثر نسخوں میں یعنی فتح الباری، عمدۃ القاری، کرمانی اور قسطلانی کسی میں یہاں نہیں ہے بعینہٖ ص ۵۲۶ تا ص ۵۲۷ میں گذر چکی ہے ملاحظہ فرمایئے جلد ہفتم حدیث ۳۴۶۲۔

﴿باب فضلِ عائشةَ رَضِىَ اللّٰه عنْها﴾ ۲۱۱۵

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

۳۵۱۴ ﴿حدَّثنا يحيى بنُ بُكيرٍ حدَّثنا اللّيثُ عن يُونسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال ابُوسلمةَ انَّ عائشةَ قالتْ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يومًا ياعائِشُ هٰذا جبْريْلُ يُقرئُكَ السّلامَ فقلتُ وعليهِ السّلامُ ورحمةُ اللّٰه وبركاتُهُ ترى مالا ارى تُرِيدُ رسول اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں تو میں نے (یعنی عائشہؓ نے) جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی، مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديث للترجمةِ من حيث ان سلام جبرئيل عليها يدل على ان لها فضلا عظيمًا.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۲، ومرّ الحديث ص ۴۵۷، ويأتى ص ۹۱۵، وص ۹۲۳، وص ۹۲۴۔

۳۵۱۵ ﴿حدَّثنا آدمُ حدَّثنا شُعبةُ ح وحدَّثنا عمْرٌو اخبرَنا شعْبةُ عن عمرِو بنِ مُرَّةَ عن مُرَّةَ عن ابى مُوسَى الاشعرىِّ قال قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كَمَلَ منَ الرّجالِ كثيرٌ ولَمْ يكمُلْ من النّساء الّا مريَمُ بنتُ عمرانَ وآسيةُ امرأةُ فرعون

وفَضْلُ عائشَةَ عَلَى النِّساءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سائِرِ الطَّعَامِ. ﴾

ترجمہ | ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سارے کھانوں پر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "وفضل عائشة" الى آخره.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۳۲، ومرّ الحديث ص۴۸۴، ويأتي ص۸۱۵۔

۳۵۱۶ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ عبد اللهِ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ جَعْفَرٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عبدالرَّحمٰنِ انّه سَمِعَ انَسَ بنَ مالِكٍ يقولُ سَمِعْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ فَضْلُ عائشةَ على النِّساءِ كفَضْلِ الثَّرِيْدِ على سائرِ الطَّعامِ. ﴾

ترجمہ | انس بن مالکؓ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۳۲، ومرّ الحديث ص۵۳۲، ويأتي ص۸۱۵، وص۸۱۶۔

۳۵۱۷ ﴿ حدَّثنا محمَّدُ بنُ بشّارٍ حدَّثنا عبدُ الوهّابِ بنُ عبدِ المجيدِ حدَّثنا ابنُ عونٍ عنِ القَاسِمِ بنِ محمَّدٍ انَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فجاءَ ابنُ عباسٍ فقالَ يااُمَّ المُؤمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلى فَرَطِ صِدْقٍ عَلى رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وعَلى ابِي بَكْرٍ. ﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ بیمار ہوئیں تو حضرت ابن عباسؓ (عیادت کیلئے) آئے اور عرض کیا اے ام المومنین! آپ تو سچے پیش رو کے پاس جارہی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے پاس۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمة من حيث ان ابن عباس قطع لعائشة بدخول الجنة اذ لايقال ذلك الا بتوقيف وهذه فضيلة عظيمة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۳۲، ويأتي ص۶۹۹، ۷۰۰۔

۳۵۱۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشّارٍ حَدَّثَنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عنِ الحَكَمِ سَمِعْتُ اباوَائِلٍ قال لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا والحَسَنَ الى الكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرهُمْ خطب عَمَّارٌ فقالَ انّى لاعْلَمُ انَّها زَوْجَتُهُ في الدُّنيا والآخرة ولكنَّ اللهَ ابتلاكُم لتتبعُوهُ او اِيَّاها. ﴾

ترجمہ | ابووائل (شقیق) نے بیان کیا کہ جب حضرت علیؓ حضرت عمارؓ اور (اپنے صاحبزادے) حضرت حسنؓ کو کوفہ بھیجا

تا کہ کوفہ والوں کو ان کی حمایت میں نکلنے پر آمادہ کریں اس وقت عمار بن یاسرؓ نے خطبہ سنایا اور فرمایا کہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ وہ (عائشہؓ) رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں دنیا اور آخرت میں لیکن اللہ نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم علیؓ کی اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں) یا حضرت عائشہؓ کی؟۔

مطابقتہ للترجمۃ | تؤخذ من قوله انها ای ان عائشة زوجته ای زوجة النبی ﷺ فی الدنیا والآخرة.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۲، ویاتی مفصلاً ص۱۰۵۲۔

۳۵۱۹ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ اَنَّها اسْتَعارت مِنْ اَسْمَاءَ قِلادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ناسًا مِنْ اَصْحَابِه فى طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فلمَّا اَتَوُا النبىَّ صلى الله عليه وسلم شَكَوا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فنزلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ قال اُسَيْدُ بنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فوَاللّٰهِ مانَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی بہن) اسماءؓ سے ایک ہار عاریۃً لیا تھا وہ گر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لئے چند صحابہؓ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا (پانی نہیں تھا) ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ سے اس کی شکایت کی اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی اس پر اسید بن حضیرؓ نے (حضرت عائشہؓ سے) کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر دے خدا کی قسم! جب بھی آپ پر کوئی مرحلہ آیا تو اللہ نے اس سے نکلنے کی سبیل پیدا فرما دی اور تمام مسلمانوں کے لئے بھی اس میں برکت عطا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ تفهم من قوله جزاك الله خیرًا الی آخره.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۲، باقی کے لئے اسی ساتویں جلد حدیث ۳۴۲۴ کے مواضع دیکھئے۔

۳۵۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا كانَ فى مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُورُ فى نِسَائِه ويقولُ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قالتْ عائِشَةُ فلمَّا كانَ يَوْمِى سَكَنَ. ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو اپنی ازواج کی باری پر ان کے یہاں تشریف لے جاتے تھے اور پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں رہوں گا میں کل کہاں رہوں گا حضرت عائشہؓ کی باری کے شوق میں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ ﷺ کو سکون ہوا۔ (یہ پوچھنا چھوڑ دیا کہ این انا غدًا یا آپ ﷺ نے وفات پائی)۔

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۲۔

۳۵۲۱ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ الله بنُ عَبدِ الوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن اَبِيهِ قال كان النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يومَ عَائِشَةَ قالتْ عائِشَةُ فاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي اِلَى اُمِّ سَلَمَةَ فقُلْنَ يااُمَّ سلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يومَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الخَيْرَ كَمَاتُرِيْدُهُ عائِشَةُ فمُرِي رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَنْ يَامُرَ النَّاسَ اَنْ يُهْدُوا اِلَيْهِ حَيْثُمَا كانَ اَوْحَيْثُ مَادَارَ قالتْ فذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قالت فاَعْرَضَ عنّي فلمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكرتُ لَهُ ذَاكَ فاَعْرَضَ عَنِّي فلمَّا كانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكرتُ له فقالَ يااُمَّ سَلَمَةَ لاتُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ فانّه وَاللّٰهِ مانزَلَ عَلَيَّ الوَحْيُ وَاَنَا في لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنكُنَّ غَيرِهَا. ﴾

ترجمہ عروہ بن زبیرؒ نے بیان کیا کہ صحابہؓ (حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں) اپنے ہدایا وتحائف پیش کرنے کے لئے حضرت عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے (عائشہؓ کے باری کے دن بھیجتے تا کہ حضور ﷺ زیادہ خوش ہوں) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس پر میری سوکنیں حضرت ام سلمہؓ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں اے ام سلمہ! بخدا لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہؓ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لئے آپ رسول اللہ ﷺ سے کہئے کہ لوگوں سے فرمادیں کہ جس بیوی کے پاس ہوں جس کی باری ہو وہیں ہدیہ بھیج دیا کرو (حضرت عائشہؓ کی باری کے منتظر نہ رہو) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض کیا (منہ پھیر لیا اور کچھ جواب نہ دیا) پھر جب آپ ﷺ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی اعراض کیا جب میں نے تیسری مرتبہ آپ ﷺ سے ذکر کیا تو ارشاد فرمایا اے ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو، خدا کی قسم! تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوائے عائشہ کے بستر کے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "لاتؤذيني في عائشة" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۲، ومرّ الحديث ص۳۵۰، وص۳۵۱۔

واقعہ کی تفصیل: مطالعہ کیجئے جلد ششم ص۴۴۷۔

* * *

تم الجزء الرابع عشر ويتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء اللّٰه تعالىٰ.

الحمد للہ چودھواں پارہ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ کو تمام ہوا اب پندرھواں پارہ شروع ہوتا ہے ان شاء اللہ الرحمٰن۔

(پندرہواں پارہ)

﴿بَابُ ۲۱۱۶ مَنَاقِبِ الاَنْصَارِ﴾

انصار کے فضائل کا بیان

وقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُوْنَ فِى صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِمَّا اُوْتُوا".

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ حشر میں) اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دار الاسلام (یعنی مدینہ) میں اور ایمان میں ان (مہاجرین) کے (آنے کے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں (یعنی انصار) محبت کرتے ہیں ان سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اس سے جو کچھ انہیں (یعنی مہاجرین کو) ملتا (بلکہ خوش ہوتے ہیں)۔

تحقیق وتشریح انصار جمع ناصر کالاصحاب جمع صاحب ویقال جمع نصیر کشریف واشراف، یہ ان مسلمانوں کا لقب ہے جو اوس وخزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کو پناہ دی اور جان ومال سے پوری پوری مدد کی۔

۳۵۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنِى مَهْدِىُّ بنُ مَيْمُونٍ قال حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بنُ جَرِيْرٍ قال قُلتُ لِاَنَسٍ اَرَاَيْتَ اسْمَ الاَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِه اَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰه قال بَلْ سَمَّانَا اللّٰه كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى اَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الاَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ وَيُقْبِلُ عَلَىَّ اَوْعَلَى رَجُلٍ مِنَ الاَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا. ﴾

ترجمہ غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا بتایئے کہ آپ لوگوں نے اپنا نام انصار خود رکھا ہے یا اللہ نے رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا (ہم نے خود نہیں رکھا تھا) بلکہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا، غیلان نے کہا کہ ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تو وہ انصار کے فضائل اور غزوات میں انکی شرکت کے واقعات ہم سے بیان کرتے اور میری طرف یا (شک راوی) قبیلہ ازد کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے تمہاری قوم (انصار) نے فلاں دن یہ کیا اور یہ کیا یہ کیا اور یہ کیا۔

علیّ او علی رجل من الازد: دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود حضرت انسؓ کی ذات ہے، ازد یمن کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۳، ویاتی الحدیث ص۵۴۲۔

۳۵۲۳ ﴿ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قالَ حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ كانَ يَومُ بُعَاثَ يَومًا قَدَّمَهُ اللهُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وسلم فَقَدِمَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا فَقَدَّمَهُ اللهُ لِرسولِهِ فى دُخُولِهِمْ فى الإسْلامِ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بعاث کا دن وہ دن تھا جس کو اللہ نے اپنے رسول کی کامیابی کا پیش خیمہ بنادیا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کی جماعت متفرق تھی (ان میں پھوٹ پڑی ہوئی باہم ایک دوسرے کے دشمن تھے) ان کے سردار قتل کئے جاچکے تھے اور وہ مجروح ہوچکے تھے تو اللہ نے اس دن (جنگ بعاث) کو اپنے رسول سے مقدم کیا تاکہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے (یعنی رسول کی کامیابی کے لئے انصار کے اسلام میں داخل ہونے کا پیش خیمہ بنادیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من معنى الحديث مثل مافى الحديث السابق.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۳، ویاتی ص۵۴۳، وص۵۵۹۔

تشریح بُعاث بضم الباء ایک جگہ یا ایک قلعہ کا نام ہے مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے جہاں ہجرت سے پانچ سال قبل اوس وخزرج کے درمیان خونریز تباہ کن جنگ ہوئی تھی اوس کے سردار حضیر تھے اور خزرج کے سردار عمرو بن نعمان دونوں مارڈالے گئے اور بہت لوگ زخمی ہوئے جس سے دونوں قبیلے کا زور ختم ہوگیا جو انصار کرام کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا۔

۳۵۲۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِى التَّيَّاحِ قالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يقولُ قالتِ

الاَنْصَارُ یوم فَتح مَکَّۃَ وَاَعطٰی قُرَیْشًا وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذا لَھُوَ العَجَبُ انَّ سُیُوفَنا تَقْطُرُ مِن دِمَاءِ قُرَیْش وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَیْھِم فَبَلَغَ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَدَعَا الانصارَ فقالَ مَاالَّذِی بَلَغَنِی عَنْکُمْ وکانُوا لایَکْذِبُونَ فقالوا ھُوَ الَّذِی بَلَغَکَ قال اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَرْجِعَ النَّاسُ بِالغَنَائِمِ اِلٰی بُیُوتِھِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسولِ اللّٰہِ اِلٰی بُیُوتِکُم لَوسَلَکَتِ الاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْشِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الاَنْصَارِ اَوْشِعْبَھُمْ۔ ﴾

ترجمہ ابوالتیاح نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ فتح مکہ کے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ) قریش کو دیا تو بعض انصار نے کہا خدا کی قسم! یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ابھی تو ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت انہیں کو دیا جارہا ہے یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرات انصار کو بلایا اور پوچھا یہ کیا بات ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھ کو پہنچی، اور انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے ان لوگوں نے صاف کہہ دیا وہ بات جو آپ کو پہنچی ہے سچ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہوتے کہ لوگ اموال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹو اور فرمایا کہ انصار اگر کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار ہی کے وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "قال اولا ترضون" الی آخرہ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۳۳، ومرّ الحدیث ص۴۴۵، ویاتی ص۶۲۰، وص۶۲۱، وغیرہ۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص۴۰۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَوْلَا الھِجْرَۃُ لَکُنْتُ مِنَ الاَنْصَارِ﴾ ۲۱۱۷

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: اگر ہجرت (کی نسبت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن جاتا

قالَہ عبدُ اللّٰہِ بنُ زَیْدٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

(مطلب یہ ہے کہ انصار مدینہ سے مجھ کو اتنی محبت ہے کہ اگر ہجرت کی نسبت میرے ساتھ نہ ہوتی جس کی عظیم فضیلت ہے تو میں اپنے آپ کو انصار میں سے شمار کرتا)۔

یہ عبداللہ بن زیدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۳۵۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عن محمَّدِ بنِ زِیَادٍ عن

اَبِی هُرَیْرَةَ عنِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَوْقَالَ اَبُوالقَاسِمِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَوْاَنَّ الاَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِیًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ فِی وَادِی الاَنْصَارِ وَلَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الاَنْصَارِ فقَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ مَاظَلَمَ بِاَبِی وَاُمِّی اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْكَلِمَةً اُخْرٰی. ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یا کہا (شک راوی) ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا (یعنی انصار میں سے کہلوانا پسند کرتا) ابوہریرہؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ ﷺ نے یہ کچھ بیجا (غلط) نہیں فرمایا انصار نے آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ ﷺ کی مدد کی یا اسی طرح کا دوسرا کلمہ (یعنی اپنے مال سے مدد کیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ من حیث انّ فیه جزءا هو الترجمة.

تعدد موضعہ والحدیثُ هنا ص۵۳۳، ویاتی ص۶-۱۰۷۔

﴿بَابُ ۲۱۱۸ اِخَاءِ النَّبِیِّ ﷺ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالاَنْصَارِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین وانصار کے درمیان مواخاۃ قائم کرنا

(یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنادینا)

تشریح جب مہاجرین اپنا وطن مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر بار چھوٹا، مال ومکان چھوٹا، عزیز واقارب چھوٹے تو حضور اکرم ﷺ نے مہاجرین کو انصار کا بھائی بنادیا کہ ایک مہاجر اور ایک انصار آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی کی طرح سمجھنے لگے۔

۳۵۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ بنُ سَعْدٍ عن اَبِیْهِ عن جَدِّهِ قال لَمَّا قَدِمُوا المَدِیْنَةَ آخَی رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بَیْنَ عبدِ الرحمٰنِ وَسَعْدِ بنِ الرَّبِیْعِ فقالَ لِعَبْدِ الرَّحمٰنِ اِنِّی اَكْثَرُ الاَنْصَارِ مَالاً فَاَقْسِمُ مَالِی نِصْفَیْنِ وَلِی امْرَأَتَانِ فانظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَیْكَ فَسَمِّهَالِی اُطَلِّقْهَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فتَزَوَّجْهَا قال بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فی اَهْلِكَ وَمَالِكَ اَیْنَ سُوْقُكُمْ فَدَلُّوْهُ عَلٰی سُوْقِ بَنِی قَیْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ اِلاَّ وَمَعَهُ فَضْلٌ مِن اَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ یَوْمًا وَبِه اَثَرُ صُفْرَةٍ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰهُ علیه وسلم مَهْیَمْ قال تَزَوَّجْتُ قال كَمْ سُقْتَ اِلَیْهَا قال نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْوَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِیْمُ. ﴾

ترجمہ به قال حدثنا اسماعيل بن عبدالله (الاويسى) قال حدثنى ابراهيم بن سعد عن ابيه (سَعْد) عن جدّه (ابراهيم بن عبدالرحمن بن عوف انه قال) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ (مہاجر) اور سعد بن الربیع (انصاری) کے درمیان بھائی چارہ کرایا (دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا) تو سعدؓ نے عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا بھائی میں حضرات انصار میں بہت دولتمند ہوں میں اپنے مال کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ آپ لے لو، اور میری دو بیویاں ہیں آپ انہیں دیکھ لیجئے دونوں میں جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتائیے میں اسے طلاق دے دوں گا جب اس کی عدت پوری ہو جائے گی تو آپ اس سے نکاح کرلیں اس پر عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے (یعنی اس کی ضرورت نہیں مجھے تو صرف بازار بتلا دیجئے) آپ لوگوں کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ ان لوگوں نے بنی قینقاع کا بازار انہیں بتا دیا (بنی قینقاع یہودیوں کا قبیلہ تھا یہ بازار انہیں کے نام سے موسوم تھا حضرت عبدالرحمٰنؓ وہاں گئے) جب بازار سے واپس لوٹے (کاروبار کر کے) تو ان کے ساتھ کچھ پنیر اور گھی (نفع کا) بچا ہوا تھا اس کے بعد روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے اور خرید و فروخت کرتے رہے پھر ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو ان پر (خوشبو کی) زردی کا اثر تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا میں نے شادی کر لی ہے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا اس کو مہر کتنا دیا ہے؟ عرض کیا سونے کی ایک گٹھلی یا کہا گٹھلی کے برابر سونا (یعنی پانچ درہم بھر) ابراہیم راوی کو شک ہوا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۳۳، ومرّ الحديث ص۲۷۵۔

۳۵۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن حُمَيْدٍ عن اَنَسٍ اَنَّهُ قال قَدِمَ عَلَيْنَا عبدُ الرحمٰنِ بنُ عوفٍ وَآخَى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بنِ الرَّبِيْعِ وكَانَ كَثِيْرَ المَالِ فقالَ سَعْدٌ قَدْعَلِمَتِ الاَنْصَارُ اَنّى مِنْ اَكْثَرِهَا مَالاً سَاُقَسِمُ مَالِى بَيْنِى وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِى امْرَاتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حتى اِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فقالَ عبدُ الرَّحمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فى اَهْلِكَ وَمَالِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حتى اَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلاَّ يَسِيْرًا حتى جَاءَ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فقالَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَهْيَمْ قال تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الاَنْصَارِ فقالَ مَاسُقْتَ فِيْهَا قال وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْنَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فقالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہم لوگوں کے پاس (مدینہ) آئے اور رسول اللہ ﷺ

نے ان کے درمیان اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا اور حضرت سعدؓ بہت مالدار تھے تو سعدؓ نے عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں بہت مالدار ہوں اس لئے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے درمیان اور آپ کے درمیان تقسیم کردیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں آپ دیکھ لیجئے ان دونوں میں جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا جب اس کی عدت گذر جائے تو آپ اس سے نکاح کرلیں اس پر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے (اور عبدالرحمٰنؓ بازار گئے) پھر اس دن اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھی اور پنیر (نفع کا) بچا نہیں لیا تھوڑے ہی دونوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے جسم پر زردی کا نشان تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا مہر کیا دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، ارشاد فرمایا اچھا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "و آخی رسول اللہ ﷺ بینہ و بین سعد".

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۳ تا ص۵۳۴، ومرّ الحدیث ص۲۷۵، وص۳۰۶، ویاتی ص۵۶۱، وص۷۵۹، وص۷۷۷، وص۸۹۸۔

۳۵۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بنُ محمَّدٍ اَبُوھَمَّامٍ قال سَمِعْتُ المُغِیْرَۃَ بنَ عبدِ الرحمٰنِ قال حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عنِ الاَعْرَجِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قال قالتِ الاَنْصَارُ اقسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ النَّخلَ قال لا قال تَکْفُونَا المَؤُنَۃَ وَتُشْرِکُونا فی الثَّمْرِ قالوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انصار نے (نبی اکرم ﷺ سے) کہا کہ کھجور کے درخت ہمارے درمیان اور ان (مہاجرین) کے درمیان تقسیم کردیجئے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تب انصار نے (مہاجرین سے) کہا تم درختوں میں محنت کرو اور کھجور (یعنی پھل) میں ہم تم شریک رہیں گے تو مہاجرین نے کہا ہم نے سنا اور قبول کیا۔ (یعنی ہمیں منظور ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "سمعنا و اطعنا".

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۴، ومرّ الحدیث ص۳۱۲، وص۳۷۵۔

﴿بابُ ۲۱۱۹ حبِّ الاَنْصَارِ﴾

انصار کی محبت کا بیان

۳۵۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بنُ مِنْھَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قال اَخْبَرَنِی عَدِیُّ بنُ ثَابِتٍ قال سَمِعْتُ

البراءَ قالَ سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَوْقالَ قالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الاَنْصارُ لایُحِبُّھُمْ اِلاَّ مُؤمِنٌ وَلاَ یُبْغِضُھُمْ اِلاَّ مُنافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ. ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا یا یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انصار سے صرف مؤمن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور انصار سے سوائے منافق کے کوئی دشمنی نہیں رکھے گا پس جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ ان سے محبت رکھے گا اور جو انصار سے بغض رکھے اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۴۔

۳۵۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بنُ اِبْرَاھِیْمَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عن عبدِ اللّٰہِ بن عبدِ اللّٰہِ بنِ جَبْرٍ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عنِ النبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال آیَۃُ الایمانِ حُبُّ الانصارِ وآیَۃُ النِّفَاقِ بُغْضُ الاَنْصَارِ. ﴾

ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے اور انصار سے بغض (دشمنی) نفاق کی علامت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ و الحدیثُ ھنا ص ۵۳۴، ومرّ الحدیث جلد اول ص ۷۔

تشریح مفصل تشریح مع سوال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۲۳۶۔

﴿بابُ (۲۱۲۰) قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لِلاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ﴾

نبی اکرم ﷺ کا انصار سے ارشاد: تم لوگ میرے محبوب تر لوگوں میں سے ہو

۳۵۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ قال حَدَّثَنَا عبدُ العَزِیْزِ عن اَنَسٍ قال رَآی النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم النِّسَاءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قال حَسِبْتُ اَنَّہ قال مِنْ عُرْسٍ فقامَ النبیُّ ﷺ مُمْثِلاً فقالَ اللّٰھُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ قالَھَا ثَلاثَ مِرَارٍ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ انسؓ نے کہا شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ سیدھے کھڑے ہوگئے اور فرمایا یا اللہ! تم لوگ

میرے محبوب تر لوگوں میں سے ہو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

تشریح تقدیم لفظ اللّٰهم للتبرك او للاستشهاد بالله فی صدقه. (قس)

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "انتم من احب الناس الیّ".

تعدد موضعه والحديث هنا ص۵۳۴، ویاتی ص ۷۷۸۔

۳۵۲۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بنِ كَثِيرٍ قال حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال اَخْبَرَنِی هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مالِكٍ قال جاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الاَنْصَارِ الٰی رسولِ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم وَمَعَهَا صَبِیٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رسولُ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم فقالَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهِ اِنَّكُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَرَّتَيْنِ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی اور فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو، دو مرتبہ فرمایا۔

مطابقته للترجمة الترجمة مذكورة فی الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص۵۳۴، ویاتی ص ۷۸۷، وص ۹۸۳۔

۲۱۲۱ ﴿بابُ اَتْبَاعِ الاَنْصَارِ﴾

انصار کے تابعدار لوگوں کا بیان

یعنی انصار کے حلفاء وموالی کا بیان

۳۵۲۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو سَمِعْتُ اَبَاحَمْزَةَ عن زَيْدِ بنِ اَرْقَمَ قالَتِ الاَنْصَارُ يارسولَ اللّٰهِ! لِكُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِاتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِه فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَی ابنِ اَبِی لَيْلٰی قال قَدْزَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ. ﴾

ترجمہ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہر نبی کے متبعین (تابعدار لوگ) ہوتے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ کی اتباع کی ہے اس لئے آپ اللہ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں سے قرار دے (یعنی جیسے ہم نے حضور ﷺ کی اتباع کی ہے اسی طرح ہمارے حلفاء وموالی اور بعد میں آنے والے سب کو ہماری طرح آپ کا تابعدار بنادے) حضور ﷺ نے دعا فرمائی، عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی

لیلیٰ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ زید (ابن ارقمؓ) نے یہ کہا ہے (یعنی یہ حدیث بیان کی تھی)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تظهر من معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۳۴، ويأتي ايضا ص ۵۳۴۔

۳۵۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حدثنا شُعْبَةُ حدثنا عَمْرُو بنُ مُرَّةَ قال سَمِعْتُ اَبَاحَمْزَةَ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ قال قالتِ الانصارُ انَّ لِكُلِّ قومٍ اتْبَاعًا وانَّا قَدِاتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ ان يَجْعَلَ اتْبَاعَنَا مِنَّا قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ اَتْبَاعَهُم مِنْهُمْ قال عَمْرٌو فَذَكَرتُه لِابنِ اَبِي لَيْلٰى قال قدزَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قال شُعْبَةُ اَظُنُّهُ زَيْدَ بنَ اَرْقَمَ. ﴾

ترجمہ | عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے انصار کے ایک شخص ابوحمزہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ انصار نے (حضور ﷺ سے) عرض کیا ہر قوم کے تابعدار (موالی وحلیف) ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے (تابعدار بنے ہیں) اب آپ دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں سے بنا دے، نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی یا اللہ! ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کر دے۔ عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے ذکر کی انہوں نے کہا زید نے یہ کہا ہے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ زید زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | هٰذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۳۴، ومرّ ص ۵۳۴۔

﴿بَابُ [۲۱۲۲] فَضلِ دُورِ الاَنْصَار﴾

انصار کے گھرانوں کی فضیلت کا بیان

۳۵۳۵ ﴿ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عن اَبِي اُسَيْدٍ قال قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم خَيْرُ دُوْرِ الاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوعَبْدِ الاَشْهَلِ ثمَّ بَنُو الْحَارِثِ بنِ الْخَزْرَجِ ثمَّ بَنُوسَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ فقالَ سَعْدٌ مَااَرَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اِلاَّ قَد فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدفَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ وقال عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قال اَبُو اُسَيْدٍ عن النبيِّ صلى الله عليه وسلم بِهٰذَا وقال سَعْدُ بنُ عُبَادَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابواُسیدؓ (مالک بن ربیعہ الساعدیؓ) نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کے گھرانوں

(خاندانوں) میں سب سے بہتر بنونجار کا گھرانہ ہے پھر بنی عبد الاشہل کا، پھر بنی حارث بن خزرج کا، پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر گھرانے (ہر خاندان) میں خیر ہے، اس پر سعد بن عبادہؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم پر دوسرے (کئی گھرانوں) کو فضیلت دی اس پر کہا گیا کہ تمہیں بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی اور عبد الصمد نے کہا (یہ روایت موصولاً ص ۵۳۷ میں آئے گی انشاء اللہ) ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہؒ نے بیان کیا کہا میں نے انسؓ سے سنا ابو اسید نے نبی اکرم ﷺ سے اس کو نقل کیا اور کہا سعد بن عبادہؓ (مطلب یہ ہے کہ فقال سعد ماارى النبیؐ الخ میں چند احتمالات تھے یہاں تصریح ہے کہ وہ کہنے والے حضرت سعد بن عبادہؓ ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۴ تا ص ۵۳۵۔

۳۵۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا سَعْدُ بنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عن يَحْيٰى قال أَبُوسَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُوأُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ خَيْرُ الأَنْصَارِ أَوْقالَ خَيْرُ دُوْرِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُوعَبْدِ الأَشْهَلِ وَبَنُوالحَارِثِ وَبَنُوسَاعِدَةَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو اسیدؓ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے بہتر انصار یا بہتر گھرانہ انصار کا بنونجار ہیں اور بنی عبد الاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر عن ابى أسيد عن النبى صلى الله عليه وسلم

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۵۔

۳۵۳۷ ﴿ حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ مَخْلَدٍ قال حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قال حَدَّثَنِي عَمْرُو بنُ يَحْيٰى عن عبّاسِ بنِ سَهْلٍ عن أَبِي حُمَيْدٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بنُ عُبَادَةَ فَقالَ أَبُوأُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقالَ يارسولَ اللّٰهِ! خُيِّرَ دُوْرُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فقالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُوْنُوا مِنَ الخِيَارِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے پھر بنی عبد الاشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے (سارے گھرانے اچھے ہیں) پھر سعد بن عبادہؓ ہم سے ملے تو ابو اسیدؓ نے کہا کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہم کو (یعنی بنی ساعدہ کو) سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ حضرت سعد بن عبادہؓ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انصارؓ کے گھرانوں کی تعریف کی گئی تو ہم اخیر درجہ میں کر دیئے گئے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا گھرانہ (خانوادہ) بھی بہترین گھرانہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۳۵، ومرّ ص۲۰۰/ بطوله، ومقطعًا منه ص۲۵۲، وص۴۴۸، ويأتي ص۶۳۷۔

مختصر تشریح | قبائل انصار میں سب سے اولیت کی دو وجہ ہے: ۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد عبدالمطلب کا ننیہال تھا۔ ۲۔ حضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو بنی نجار ہی میں قیام فرمایا تھا حضرت ابوایوب انصاریؓ بنو نجار ہی میں سے تھے۔

﴿بابُ ۲۱۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْاَنْصَارِ اصْبِرُوا حتّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوضِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا انصار سے یہ ارشاد کہ صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملاقات کرو

قالَه عبدُ اللهِ بنُ زَيْدٍ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

اس کی روایت عبداللہ بن زیدؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے کی ہے۔

۳۵۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عن اُسَيْدِ بنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ قال يارسولَ اللهِ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قال سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اُثْرَةً فاصْبِرُوا حتى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی عامل بنا دیجئے جیسا کہ فلاں شخص کو عامل بنایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا (دنیاوی معاملات میں) میرے بعد تم لوگ ترجیحی سلوک دیکھو گے (جو بظاہر تم کو حق تلفی معلوم ہوگی) اس وقت صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر ملو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۳۵، ويأتي ص۱۰۴۶۔

افادہ: اس مقام پر حافظ عسقلانیؒ لکھتے ہیں: "لم اقف على اسمه" لكن ذكرت في المقدمة ان السائل اسيد بن حضير الخ یعنی میں نے مقدمہ میں یہ لکھا تھا کہ سائل خود اسید بن حضیر تھے اور مستعمل عمرو بن عاصؓ

(جن کو عامل بنایا گیا) تھے لیکن اب مجھ کو یاد نہیں کہ میں نے کہاں سے نقل کیا تھا۔ (فتح)

تشریح حضرات انصار رضی اللہ عنہم اکثر و بیشتر کاشتکار تھے ملکی اہتمام و انتظام کے لئے جس علم و فہم، دور اندیشی و ذکاوت درکار تھی وہ مہاجرین کرام رضی اللہ عنہم میں تھی، نیز پورے عرب میں قریش کا جو مقام و احترام تھا وہ انصار کو حاصل نہ تھا اس لئے ملکی مناصب پر زیادہ تر مہاجرین ہی فائز کیے گئے۔ واللہ اعلم

۳۵۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن هِشَامٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يقولُ قالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لِلْاَنْصَارِ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اُثْرَةً فاصْبِرُوا حتى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الحَوْضُ. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم لوگ ترجیحی معاملہ دیکھو گے (کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی) اس وقت صبر کرنا (حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا) یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۳۵، ويأتي ص ۱۰۴۶۔

۳۵۴۰ ﴿ حَدَّثَنِي عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ عن يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَنَسَ بنَ مالِكٍ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ اِلَى الوَلِيْدِ قال دَعَا النبيُّ صلى الله عليه وسلم الاَنْصَارَ اِلَى اَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ البَحْرَيْنِ فقالوا لااِلاَّ اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قالَ اِمَّا لا فاصْبِرُوا حتّى تَلْقَوْنِي فاِنَّهُ سَيُصِيْبُكُمْ اُثْرَةٌ بَعْدِي. ﴾

ترجمہ یحیٰ بن سعید انصاری سے روایت ہے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا جب وہ انسؓ کے ساتھ ولید بن عبدالملک کے یہاں جانے کے لئے نکلے (حجاج کا شکوہ کرنے کے لئے) اس موقعہ پر انسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بلایا تا کہ بحرین کا ملک ان لوگوں کو بطور جاگیر دیدیں تو انصار نے کہا یا رسول اللہ! ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اسی کے مثل نہ دیدیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم قبول نہیں کرتے تو (میرے بعد بھی دنیا میں) صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملو کیونکہ میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی (کہ غیر مستحق لوگ عہدوں پر مقرر ہوں گے اس وقت صبر کرنا بغاوت نہ کرنا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "فاصبروا".

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۳۵، ومرّ الحديث ص ۳۲۰، ويأتي ص ۴۴۸۔

❁ ❁ ❁

﴿باب ۲۱۲۴ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اَصْلِحِ الاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ﴾

نبی اکرم ﷺ کا یہ دعا کرنا کہ اے اللہ! انصار اور مہاجرین کو درست رکھ (نیک کردے)

۳۵۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال حَدَّثَنَا اَبُو اِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عن انسِ بنِ مالِكٍ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم۔

لاعَيْشَ الاَّ عَيْشُ الآخِرَةْ ❁ فَاَصْلِحِ الاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

وعن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ وقال فَاغْفِر لِلاَنْصَار ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے پس انصار ومہاجرین کی درست رکھئے (نیک کردیجئے) اور قتادہ سے روایت ہے ان سے انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے اس کے مثل بیان کیا اور فرمایا "انصار کو بخش دیجئے"۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۵، ومرّ الحدیث ص۳۹۷، وص۳۹۸، وص۴۱۵، ویاتی ص۵۹۸، وص۹۴۹، وص۱۰۶۹۔

۳۵۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ قال كانتِ الانصارُ يوم الخندق تقولُ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ❁ على الجهادِ مابَقِيْنَا ابدًا

فاجابَهُمْ۔

اَللّٰهُمَّ لاعَيْشَ اِلاَّ عَيْشُ الآخِرَةِ ❁ فَاَكْرِمِ الاَنْصَارَ والمُهَاجِرَةَ

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ انصار خندق کے دن (خندق کھودتے وقت) پڑھتے تھے۔

اپنے پیغمبر محمد ﷺ سے یہ بیعت ہم نے کی ❁ جب تک ہے زندگی لڑتے رہیں گے ہم سدا

فاجابهم صلى الله عليه وسلم۔

زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی ❁ قدر کر انصار اور پردیسیوں کی اے خدا!

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۵، ومرّ الحدیث ص۳۹۷، وص۳۹۸، وص۴۱۵، ویاتی ص۵۹۸،

وص ۹۴۹، وص ۱۰۶۹۔

۳۵۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ حازِمٍ عن اَبِيْهِ عن سَهْلٍ قال جَاءَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم وَنَحْنُ نَحْفِرُ الخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اَللّٰهُمَّ لاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ فاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالاَنْصَارِ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے شانوں پر مٹی ڈھو رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین وانصار کو بخش دیجئے۔

مطابقته للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص ۵۳۵، ويأتي في المغازي ص ۵۸۸، وص ۹۴۹۔

﴿ بابُ ۲۱۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ... ﴾
...وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حشر میں) (انصار کرام) اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں

اگر چہ انہیں فاقہ ہو

۳۵۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ دَاوٗدَ عن فُضَيْلِ بنِ غَزْوَانَ عن اَبِي حازِمٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مامَعَنَا اِلَّا المَاءُ فقالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَنْ يَضُمُّ اَوْيُضِيفُ هٰذا فقالَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ به اِلَى امْرَاَتِهِ فقالَ اكرِمِي ضَيْفَ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالَتْ ماعِنْدَنا الّا قُوتُ صِبْيانِ فقالَ هَيِّئِي طَعامَكِ وَاَصْبِحِي سِراجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ اِذا اَرادُوا عَشاءً فَهَيَّاَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ اَنَّهُمَا يَاكُلانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فلمَّا اَصْبحَ غَدَا الٰى رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْعَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تعالٰى "وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ

يُّوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ". ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (خود حضرت ابوہریرۃؓ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور عرض کیا یارسول اللہ! میں سخت بھوکا ہوں) حضور اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کے پاس بھیجا (کہ مہمان کے لئے کچھ کھانا ہے؟) ازواج مطہرات نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے آخر رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا کون اس کو اپنے ساتھ لے جائے گا یا فرمایا (شک راوی) کون اس کی ضیافت کرے گا؟ تو انصار میں سے ایک صاحب (حضرت ابوطلحہ یا ثابت بن قیس یا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا میں، (یارسول اللہ! میں ان کو لے جاتا ہوں) چنانچہ وہ اس کو لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ کے مہمان کی اچھی طرح خاطر تواضع کرو، بیوی نے کہا ہمارے پاس بچوں کے کھانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) انہوں نے کہا کھانا تیار کر اور چراغ جلا اور بچے جب کھانا مانگیں تو انہیں (کچھ کہہ کر، تھپکی دے کر) سلادو، بیوی نے کھانا تیار کیا اور چراغ جلایا اور بچوں کو سلادیا (اور کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) پھر کھڑی ہوئی جیسے چراغ درست کر رہی ہے اور اسے بجھادیا پھر دونوں مہمان کو دکھاتے رہے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) بھی کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں (میاں بیوی) نے بھوکے رات گذاری، صبح کو جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا رات کو تمہارے طرز عمل پر اللہ نے مسکرادیا (یعنی خوش ہوگیا) یا فرمایا (شک راوی) تم دونوں کے کام کو پسند فرمایا اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں فاقہ ہو اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہے وہی لوگ فلاح پانے والے (کامیاب) ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاهرۃ.

تعدد موضعہ والحدیثُ هنا ص۵۳۵ تا ص۵۳۶، ویاتی فی التفسیر ص۷۲۵

تحقیق وتشریح: ملاحظہ فرمائیے نصر الباری نویں جلد کتاب التفسیر ص ۶۶۸، وص ۶۶۹۔

۲۱۲۶ ﴿بابُ قولِ النَّبِيِّ ﷺ اقبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عن مُسِيئِهِمْ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: کہ انصار کے نیکو کاروں کو قبول کرو

(قدر کرو) اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو (فی غیر الحدود)

۳۵۴۵ ﴿ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ يَحْيٰى أبُو عَلِيٍّ قال حَدثنا شَاذَانُ أخُو عَبْدَانَ قال حدثنا أبي قال اخبرنا شُعْبَةُ بنُ الحَجَّاجِ عن هِشامِ بنِ زَيْدٍ قال سمِعْتُ انسَ بن مالِكٍ يقولُ مَرَّ

اَبُوبَكْرٍ وَالعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الاَنْصَارِ وهُمْ يَبْكُونَ فقالَ مَايُبْكِيكُمْ قالوا ذَكَرنا مَجْلِسَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِنَّا فدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قال فخرجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى راسِه حَاشِيَةَ بُرْدٍ قال فصَعِدَ المنبرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اليَومِ فحَمِدَ اللّٰه وَاَثْنٰى عليهِ ثمّ قال اُوصِيكُمْ بِالاَنْصارِ فاِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عليهِمْ وبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عن مُسِيئِهِمْ۔

ترجمہ ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ حضرت ابوبکر اور عباسؓ انصار کی ایک مجلس سے گذرے دیکھا وہ سب رو رہے ہیں پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہمیں نبی اکرم ﷺ کی وہ مجلس یاد آئی جس میں ہم حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور وعظ و نصیحت سنتے تھے (اب اس مجلس سے محرومی کی بنا پر ہم رو رہے ہیں یہ واقعہ حضور ﷺ کے مرض الوفات کا ہے وكان ذلك في مرض النبي صلى الله عليه وسلم فخافوا ان يموت من مرضه فيفقدوا مجلسه فبكوا حزنا على فوات ذلك.) (عمدہ)

فدخل على النبیؐ: تو وہ (دونوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (انصار کے) واقعہ کی اطلاع دی، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے درانحالیکہ اپنے سر مبارک پر چادر کے کنارے کی پٹی باندھ لی پھر منبر پر چڑھے اس کے بعد پھر کبھی نہیں چڑھے آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا میں تم لوگوں کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ میرے رازدار و خواص ہیں اور ان لوگوں پر جو واجب تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا اب ان کا (ثواب) باقی ہے تو ان کے نیکوکاروں کو قبول کرو (قدر کرو) اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو۔ (فی غیر الحدود)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث لانه عين الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۳۶، ویاتی ص ۵۳۶۔

تحقیق وتشریح كَرِشي: بفتح الكاف وكسر الراء معده جمع كروش. عيبه: بفتح العين وسكون الياء وفتح الباء کپڑوں کی گٹھری، عمدہ کپڑوں کا صندوق، علامہ عینی فرماتے ہیں: الاول امر باطن والثاني ظاهر فيحتمل انه ضرب المثل بهما في ارادة اختصاصهم باموره الظاهرة والباطنة. وقد يكون المراد بالكرش اهل الرجل وعياله الخ. (عمدہ)

۳۵۴۷ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ يَعْقُوبَ قال حدثنا ابنُ الغَسِيلِ قال سمِعْتُ عِكْرِمَةَ يقولُ سَمِعْتُ ابن عباسٍ يقولُ خرجَ رسولُ اللّٰه ﷺ وعليه مِلْحفةٌ مُتعطِّفًا بها على مَنكِبَيه

وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حتى جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عليه ثم قال اَمَّا بعدُ! اَيُّها النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَتَقِلُّ الْاَنصارُ حتى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فى الطَّعامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنكُمْ اَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ اَحَدًا اَوْيَنفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عن مُسِيئِهِمْ ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے درانحالیکہ آپ ﷺ پر ایک چادر تھی جس کو اپنے دونوں شانوں پر لپیٹے ہوئے تھے اور سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی تھی آپ ﷺ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا امابعد! اے لوگو! دوسرے لوگوں کی تو کثرت ہو جائیگی اور انصار کم ہو جائینگے (مطلب یہ ہے کہ اسلام کی ترقی بہت ہوگی اور ہزاروں لاکھوں آدمی اور قوموں کے مسلمان ہونگے پھر حضرات انصار جنہوں نے دین اسلام اور پیغمبر اسلام کی مدد کی کم ہو جائینگے جو اس وقت مسلمانوں کی کمی کی وجہ سے انصار بہت معلوم ہوتے ہیں) وہ ایسے ہو جائینگے جیسے کھانے میں نمک، پس تم میں سے جو شخص ایسا حاکم ووالی بنے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے تو وہ انصار کے نیکو کاروں (اچھے لوگوں) کی قدر کرے اور انکے برے لوگوں کی برائی سے درگذر کرے۔ (مخصوص بغير الحدود كما سبق)

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى آخر الحديث.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۶، ومرّ الحديث ص ۱۲۷، وص ۵۱۲۔

۳۵۴۷ ﴿ حدَّثَنِي محمّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حدّثنا شُعْبَةُ قال سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ عَنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم قال الْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي والناسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عن مُسِيئِهِمْ ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار میرے راز دار وخواص ہیں (میرے جسم وجان ہیں) اور دوسرے لوگ بہت ہو جائیں گے اور یہ لوگ (انصار) کم ہو جائیں گے اس لئے ان کے نیک لوگوں کی قدر کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى آخر الحديث.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۶، واخرجه مسلم فى الفضائل والترمذى فى المناقب والنسائى.

﴿بابُ ۲۱۲۷ مَنَاقِبِ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ رضى الله عنه﴾

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۳۵۴۸ ﴿ حدثني محمّدُ بنُ بشّارٍ قال حدَّثنا غُندَرٌ قال حدثنا شُعبةُ عن اَبِى اِسحاقَ قال

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يقولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابه يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِن لِيْنِهَا قال اَتَعْجَبُونَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا اَوْاَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا اَنَسًا عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ (ریشمی کپڑے کا جوڑا) آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو؟ سعد بن معاذ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا فرمایا اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی روایت کیا ہے ان دونوں نے انس بن مالکؓ سے سنا انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "لمناديل سعد بن معاذ خير منها" وجاء فيه لمناديل سعد في الجنة احسن ماثرون وفيه منقبة عظيمة له.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۳۶، ومرّ الحديث ص۳۶۰، ويأتي ص۸۶۸، وص۹۸۲، مسلم في الفضائل.

تشریح یہ حلہ دومۃ الجندل کے حاکم اکیدر نے آپ ﷺ کو تحفہ بھیجا تھا۔

۳۵۴۹ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ الْمُثَنّٰى قال حدثنا الفَضْلُ بنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ اَبِي عَوَانَةَ قال حدثنا اَبُوعَوَانَةَ عنِ الاَعْمَشِ عن اَبِي سُفْيَانَ عن جابرٍ سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ وعنِ الاَعْمَشِ حدثنا اَبُوصالحٍ عن جابرٍ عنِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَه فقالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَاِنَّ الْبَرَاءَ يقولُ اهتَزَّ السَّرِيْرُ فقال اِنَّه كانَ بَيْنَ هٰذَيْنَ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ.

ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ سعد بن معاذؓ کی موت پر عرش ہل گیا اور اعمش سے روایت ہے کہ ہم سے ابوصالح نے بیان کیا انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح تو ایک شخص نے جابرؓ سے کہا کہ براءؓ (خزرجی) کہتے تھے کہ تخت ہل گیا (یعنی وہ چارپائی ہل گئی جس پر سعد بن معاذؓ کی نعش رکھی ہوئی تھی) اس پر جابرؓ نے کہا ان دونوں قبیلوں (اوس و خزرج) کے درمیان دشمنی تھی میں نے تو خود سنا نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے کہ سعد بن معاذؓ کی موت پر اللہ کا عرش ہل گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "اهتزّ العرش لموت سعد بن معاذ" فان اهتزاز العرش لموت سعد منقبة عظيمة.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۶۔

تشریح | **اھتز العرش:** عرش سے مراد اگر عرش الٰہی ہو تو مراد یہ ہے کہ حضرت سعدؓ کی آمد پر عرش مارے خوشی کے جھومنے لگا، یا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا مارے خوشی کے جھومنا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۵۰ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سَعْدِ بنِ اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِى اُمَامَةَ بنِ سَهْلِ بنِ حُنَيفٍ عن اَبِى سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ اَنَّ اُنَاسًا نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فلمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنَ المَسْجِدِ قَالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم قُوْمُوا اِلٰى خَيْرِكُمْ اَوْسَيِّدِكُمْ فقالَ ياسَعْدُ اِنَّ هٰؤُلاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّى اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ قال حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللهِ اَوْبِحُكْمِ المَلِكِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ کے لوگ سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے تو آنحضور ﷺ نے سعد بن معاذؓ کو بلا بھیجا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے (اس مسجد کے قریب جسے نبی اکرم ﷺ نے ایام محاصرہ میں نماز پڑھنے کے لئے بنوائی تھی) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے سب سے بہتر شخص کے لئے یا آپ ﷺ نے فرمایا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے سعد! یہ یہود بنی قریظہ تمہارے فیصلے پر اتر آئے ہیں، حضرت سعدؓ نے عرض کیا ان یہودیوں کے بارے میں میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے حضور ﷺ نے فرمایا تم نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا فرمایا بادشاہ کے مطابق۔ وھو اللہ تعالیٰ. (لیکن اگر لام کے فتحہ کی صورت میں لی جائے تو فرشتہ جبرئیلؑ مراد ہوں گے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "قوموا الی خیر کم".

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۳۶ تا ص۵۳۷، ومرّ الحدیث ص۴۲۷، ویاتی ص۵۹۱، وص۹۲۶

۲۱۲۸ ﴿بَابُ مَنْقَبَةِ اُسَيْدِ بنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بنِ بِشْرٍ﴾

اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ کی فضیلت کا بیان

۳۵۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بنُ مُسْلِمٍ قال حَدَّثَنَا حَبَّانُ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال اَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عن اَنَسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم فى لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَاِذَا نُوْرٌ

بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حتى تفَرَّقَا فتفرَّقَ النُّورُ معهُمَا وَقَال معْمَرٌ عن ثابتٍ عنْ اَنسٍ انَّ اُسَيْدَ بنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلاً مِن الاَنْصَارِ وقال حَمَّادٌ اَخبَرنا ثابِتٌ عن اَنسٍ قال كانَ اُسَيْدٌ وعَبَّادُ بنُ بشْرٍ عندَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو صاحبان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر اندھیری رات میں (گھر جانے کے لئے) نکلے دیکھا کہ ان دونوں کے سامنے ایک روشنی ہے یہاں تک کہ دونوں الگ ہوئے تو روشنی بھی ان دونوں کے ساتھ الگ ہوگئی (یعنی ہر ایک کے سامنے ایک روشنی) اور معمر نے ثابت سے، انہوں نے انسؓ سے روایت کی کہ اسید بن حضیرؓ اور ایک انصاری (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے) اور حماد نے کہا ہم سے ثابت نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (وہاں سے نکلنے پر یہ روشنی کا واقعہ پیش آیا)۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص ۵۳۷، ومرّ الحديث ص ٦٦، وص ۵۱۴۔

ملاحظہ فرمائیے جلد ہفتم حدیث ۳۳۹۴۔ اور جلد سوم ص ۵۲/ حدیث ۴۵۰۔

﴿بابُ مَناقِبِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍؓ﴾ (۲۱۲۹)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

۳۵۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حدثنا شُعْبَةُ عن عَمْرٍو عن اِبْرَاهِيمَ عن مَسْرُوقٍ عن عبدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقولُ اسْتَقرِؤُا القُرآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِن ابنِ مَسْعُودٍ وسَالِمٍ مَولٰى ابى حُذَيفَةَ وَاُبَيٍّ وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ اور سالمؓ ابوحذیفہؓ کے مولیٰ، اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ سے۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى قوله "ومعاذ بن جبلؓ". وكان ينبغى ان يقال باب منقبة معاذ لانه لم يذكر فيه الا منقبة واحدة. (عمدہ)

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص ۵۳۷، ومرّ الحديث ص ۵۳۱، ويأتى ص ۷۴۸۔

﴿بابُ ۲۱۳۰ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بنِ عُبادَةَ﴾

حضرت سعد بن عبادہؓ کی فضیلت کا بیان

وَقالَتْ عَائِشَةُ وَكانَ قَبْلَ ذٰلكَ رَجُلاً صالِحًا.

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

تفصیل کے لئے آٹھویں جلد مغازی کا "حديث الافك" دیکھئے کم از کم ص ۱۹۵ ضرور پڑھ لیجئے۔

۳۵۵۳ ﴿ حدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدثنا عبدُ الصَّمدِ حدثنا شُعْبَةُ حدثنا قَتَادَةُ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مالِكٍ قال اَبُواُسَيْدٍ قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خيرُ دُورِ الْاَنصارِ بَنُوالنَّجارِ ثمَّ بَنُوعبدِ الاَشهلِ ثم بنُوالحارثِ بن الخزرجِ ثمَّ بنُوساعِدة وفي كُلِّ دُورِ الانصارِ خيرٌ فقالَ سعْدُ بنُ عُبادَة وكان ذاقدمٍ في الاسلام ارى رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قدْ فضَّلَ علينا فقِيْلَ له قد فضَّلكُمْ على ناسٍ كثيْرٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابواسیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنونجار کا گھرانہ ہے پھر بنوعبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا، پھر بنی ساعدہ کا (ومنهم سعد بن عبادة) اور انصار کے ہر گھرانے میں خیر ہے یہ سن کر سعد بن عبادہؓ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی تو ان سے کہا گیا کہ تم کو بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۳۷، ومرّ الحديث ص ۵۳۴، وص ۵۳۵، ويأتي ص ۷۹۹، وص ۸۹۴۔

﴿بابُ ۲۱۳۱ مَناقِبِ اُبَيِّ بنِ كَعْبٍ﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۳۵۵۴ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن عَمْرِو بنِ مُرَّةَ عن اِبْرَاهِيْمَ عن مَسْرُوقٍ قال ذُكِرَ عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْعُودٍ عند عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو فقالَ ذَاكَ رَجُلٌ لاازَالُ اُحِبُّه سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ خُذُوا القرآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عبدِ اللّٰهِ بنِ

مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ. ﴾

ترجمہ مسروق (تابعی) نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا وہ تو ایسے شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت کرتا آیا ہوں جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے قرآن چار اشخاص سے سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ سے، حضور اقدس ﷺ نے ابتداء ان ہی کے نام سے کی، اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالمؓ اور معاذ بن جبلؓ اور اُبی بن کعبؓ۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۳۷، ومرّ الحديث ص ۵۳۱، ويأتي ص ۷۴۸۔

۳۵۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدثنا غُنْدَرٌ قال سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال قالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم لِاُبَىٍّ اِنَّ اللّٰه اَمَرَنِى اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا" قال وَسَمَّانِى قال نَعَمْ فَبَكٰى. ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُبی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں "لم يكن الذين كفروا" پڑھ کر سناؤں انہوں نے عرض کیا اور اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں، اس پر وہ خوشی سے رو پڑے۔ (کہ رب العالمین نے میرا نام لیا مارے خوشی کے رو پڑے، یا اس خوف سے رو پڑے کہ میں اس عظیم نعمت کا شکر بجا نہ لاسکوں گا)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ اظهر مايكون وهى منقبة عظيمة لم يشاركه فيها احد من الناس وقراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن عليه. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۳۷۔

﴿بابُ ۲۱۳۲ مَناقِبِ زَيْدِ بنِ ثَابِتٍؓ﴾

حضرت زید بن ثابتؓ کے فضائل کا بیان

۳۵۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدثَنِي يَحْيٰى قال حدثنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن اَنَسٍ جَمَعَ القُرآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَىٌّ وَمُعَاذُ بنُ جَبَلٍ وَاَبُوزَيْدٍ وَزَيْدُ بنُ ثَابِتٍ قلتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوزَيْدٍ قال اَحَدُ عُمُوْمَتِى. ﴾

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں چار حضرات نے قرآن جمع کیا تھا سب کے سب

انصار میں سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم (قتادہ نے کہا) میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا ابوزید کون؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں سے ایک چچا تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۳۷، ویاتی ص ۷۴۸۔

﴿بابُ ۲۱۳۳ مَناقِبِ اَبِی طَلْحَةَ﴾

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

ان کا نام زید بن سہل تھا یہ خزرجی تھے حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ام سلیم کے شوہر تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے نفل روزے زیادہ نہیں رکھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا۔ سنة احدى وخمسنين (۵۱ھ) ہجری میں وفات پائی یا ۳۲ھ یا ۳۴ھ میں۔ (قس)

۳۵۵۷ ﴿ حدّثنا ابو معْمَرٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الوَارِثِ قال حَدَّثَنا عبدُ العَزِيزِ عن اَنَسٍ قال لَمَّا كانَ يومُ اُحُدٍ انهَزَمَ الناسُ عنِ النَّبِیِّ صلی الله عليه وسلم وَاَبُوطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَیِ النَّبِیِّ صلی الله عليه وسلم مُجَوِّبٌ بِه عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وكانَ اَبُوطَلْحَةَ رَجُلاً رَامِيًا شَدِيْدًا القِدِّ يَكْسِرُ يومَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْثَلاثًا وَكانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فيقولُ انْشُرْهَا لاَبِی طَلْحَةَ فاشْرَفَ النبیُّ ﷺ يَنظُرُ اِلَى القومِ فيقولُ اَبُوطَلْحَةَ يانَبِیَّ اللّٰهِ! بِاَبِی اَنتَ وَاُمِّی لاتُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ القَومِ نَحْرِی دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِی بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰی خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنقُزَانِ القِرَبَ عَلٰى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِی اَفْوَاهِ القَومِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِی اَفْوَاهِ القَومِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدِ اَبِی طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلاثًا. ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جنگ احد میں جب صحابہ نبی اکرم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے اور ابوطلحہؓ نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھے اور اپنی ڈھال سے حضور کی حفاظت کر رہے تھے اور ابوطلحہؓ عمدہ تیر انداز تھے خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں آپ نے توڑ دی تھیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لئے ہوئے گذرتا تو آنحضور ﷺ فرماتے یہ سب تیر ابوطلحہؓ کے سامنے ڈال دے پھر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (صورت حال کا

جائزہ لینے کے لئے) سر اٹھا کر کافروں کو دیکھنے لگے تو ابوطلحہؓ عرض کرنے لگے یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر نہ اٹھایئے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے میرا سینہ آپ کے سینے کے سامنے آڑ ڈھال ہے (جو تیر وغیرہ آئیں مجھ کو لگیں گے) اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (ابوطلحہ کی بیویؓ) کو دیکھا کہ دونوں اپنی پنڈلیوں سے کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں میں ان دونوں کے پازیب دیکھ رہا تھا دونوں اپنی پیٹھوں پر مشکیں اٹھا رہی تھیں (جلدی جلدی پانی لاتی تھیں) اور مسلمانوں کو پلاتی تھیں پھر فوراً لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں، اور مسلمانوں کو پانی پلاتیں، اور حضرت ابوطلحہؓ کے ہاتھ سے اس دن دو مرتبہ یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

تحقیق الفاظ: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری آٹھویں جلد غزوہ احد ص ۱۰۸ و ۱۰۹۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃ تؤخذ من معنی الحدیث فی مواضع الخ۔

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۳۷ تا ص ۵۳۸، فی المغازی ص ۵۸۱۔

﴿بابُ ۲۱۳۴ مَنَاقِبِ عبدِ اللّٰہِ بنِ سَلَامٍؓ﴾

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان

۳۵۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بنُ یُوسُفَ قال سَمِعْتُ مالِکًا یُحَدِّثُ عن اَبِی النَّضْرِ مَولٰی عُمَرَ بنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عن عامِرِ بنِ سَعْدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ عن اَبِیْہِ قال ماسَمِعْتُ النَّبِیَّ یقولُ لِاَحَدٍ یَمْشِی عَلَی الاَرْضِ اِنَّہٗ مِن اَھلِ الجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بنِ سَلامٍ قال وَفِیْہِ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الآیَۃُ "وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ" الآیہ قال لااَدْرِی قال مالِکٌ الآیَۃَ اَوْفِی الحَدِیْثِ. ﴾

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ میں نے سوائے عبداللہ بن سلامؓ کے کسی زمین پر چلنے والوں کے لئے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے حضرت سعدؓ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلامؓ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ترجمہ: بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی گواہی دی (سورہ احقاف) عبداللہ بن یوسف نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیت امام مالکؒ نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ آیت کا شان نزول عبداللہ بن سلامؓ کے قصہ میں ہے یا نہیں؟ عبداللہ بن یوسف کو تردد ہوا، وجہ تردد غالباً یہ ہے کہ یہ سورہ مکی ہے اور عبداللہ بن سلامؓ کا واقعہ اسلام مدینہ کا ہے)۔

جواب ۱: پوری سورہ مکی ہے مگر یہ آیت مدنی ہے۔ فلا اشکال

جواب ۲: یا پوری سورہ مکی ہو جیسا کہ بعض مفسرین فرماتے ہیں اس صورت میں جواب یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے بطور پیشین گوئی فرمائی ہو اور عبداللہ بن سلام حسب پیشین گوئی بعد میں مشرف باسلام ہوئے۔

دوسرا اشکال: اشکال یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کو جنت کی خوشخبری دی یہاں تک کہ خود سعد بن وقاصؓ عشرہ مبشرہ میں تھے؟

جواب: جواب یہ ہے کہ حضرت سعدؓ نے یہ حدیث اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گذر گئے تھے صرف حضرت سعد باقی تھے (وهو آخر العشرة موتا ۵۵ هـ میں وصال فرمایا مزید کے لئے آٹھویں جلد مغازی ص ۳۹۵/ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۵۵۹ ﴿ حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدثنا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عنِ ابنِ عَونٍ عن محمَّدٍ عن قَيسِ بنِ عُبَادٍ قال كُنتُ جالِسًا في مَسْجِدِ المَدِينَةِ فدَخَلَ رَجُلٌ على وَجهِهِ اَثرُ الخُشُوعِ فقالوا هذا رَجُلٌ مِنْ اَهلِ الجَنَّةِ فصَلّٰى رَكعَتَينِ تَجَوَّزَ فِيهِما ثم خرج وَتَبِعتُهُ فقلتُ اِنَّكَ حِينَ دَخَلتَ المَسْجِدَ قالوا هذا رَجُلٌ مِن اَهلِ الجَنَّةِ قال وَاللّٰهِ ماينَبَغِي لِاَحِدٍ اَنْ يقولَ مالاَ يَعلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيتُ رُؤيَا عَلىٰ عَهدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقَصَصتُهَا عَلَيهِ وَرَاَيتُ كَاَنِّي في رَوضَةٍ ذَكَرَ مِن سَعَتِهَا وَخُضرَتِهَا وَسطَهَا عَمُودٌ مِن حَدِيدٍ اَسفَلُهُ في الاَرضِ وَاَعلاَهُ في السَّمَاءِ في اَعلاَهُ عُروَةٌ فقِيلَ لِي اِرقَه قلتُ لااَستَطِيعُ فاَتَانِي مِنصَفٌ فرَفَعَ ثِيَابِي مِن خَلفِي فرَقِيتُ حتى كُنتُ في اَعلاَهَا فاَخَذتُ بِالعُروَةِ فقِيلَ لِي استَمسِكْ فاستَيقَظتُ وَاِنَّهَا لَفِي يَدَيَّ فقَصَصتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال تِلكَ الرَّوضَةُ الاِسلاَمُ وَذٰلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الاِسلاَمِ وتِلكَ العُروَةُ عُروَةُ الوُثقىٰ فاَنتَ عَلَى الاِسلاَمِ حتى تَمُوتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلاَمٍ وقال لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابنُ عَونٍ عن محمَّدٍ حدثنا قَيسُ بنُ عُبَادٍ عنِ ابنِ سَلاَمٍ وَقالَ وَصِيفٌ مَكانَ مِنصَفٌ. ﴾

ترجمہ قیس بن عباد (تابعی) نے بیان کیا کہ میں مدینہ کی مسجد (مسجد نبوی) میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک صاحب (عبداللہ بن سلام) داخل ہوئے جن کے چہرے پر عاجزی وفروتنی (خداترسی) کا اثر تھا لوگوں نے کہا یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انہوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی پھر نکل گئے اور میں بھی ان کے پیچھے چلا اور میں نے کہا آپ جس مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا یہ شخص اہل جنت میں سے ہے اس بزرگ نے کہا خدا کی قسم! کسی کے لئے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو (ہوسکتا ہے کہ جن لوگوں نے عبداللہ بن سلامؓ کو دیکھ کر کہا یہ اہل جنت میں سے ہیں

ان حضرات نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی حدیث سن لی ہو اور عبداللہ بن سلام نے نہ سنی ہو اس لئے انکار کیا یا اپنی تعریف کی وجہ سے تواضعاً انکار فرمایا)۔

وساحدثك لم ذاك الخ: اب میں تجھ سے بیان کرتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا؟ (کہ میں اہل جنت میں سے ہوں) ہوا یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا جس کو میں نے حضور ﷺ سے بیان کیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں جو بہت وسیع اور سرسبز وشاداب ہے اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون (کھمبا) ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اوپر کا حصہ آسمان میں ہے جس کی بلندی (چوٹی) میں ایک دستہ (حلقہ) ہے پھر مجھ سے خواب میں کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں (میں چڑھ نہیں سکتا) تو میرے پاس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرا کپڑا اٹھایا پھر میں چڑھا یہاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا اور دستے کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس کو مضبوط پکڑے رہ اب میں بیدار ہوا درانحالیکہ وہ دستہ میرے ہاتھ میں تھا (یعنی بیدار ہونے تک وہ دستہ پکڑے رہا یا پکڑنے کا اثر ہاتھ میں تھا) میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے یہ تعبیر فرمائی یہ باغ اسلام ہے اور عمود سے مراد عمود اسلام یعنی کلمہ، نماز روزہ وغیرہ ارکان اسلام ہیں، اور وہ دستہ عروۃ الوثقی ہے (یعنی اسلام) اور تو موت تک (پوری زندگی) اسلام پر قائم رہے گا اور یہ شخص حضرت عبداللہ بن سلامؓ تھے۔

امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا انہوں نے محمد سے کہا ہم سے قیس بن عباد نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سلامؓ سے یہی حدیث بیان کی اس میں بجائے منصف کے وصیف کا لفظ ہے بمعنی خادم۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۸، ویاتی الحدیث ص ۱۰۳۸، ۱۰۳۸، مسلم فی الفضائل.

۳۵۲۰ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن سَعِيْدِ بنِ اَبِي بُرْدَةَ عن اَبِيْهِ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ سَلَامٍ فقالَ اَلَا تَجِئُ فَاُطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلُ فِي بَيْتٍ ثُمَّ قالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحِمْلَ قَتٍّ فَلَاتَاْخُذْهُ فَاِنَّهُ رِبًا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَوَهْبٌ عن شُعْبَةَ الْبَيْتَ. ﴾

ترجمہ | ابو بردہ عامر بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ میں مدینہ حاضر ہوا اور عبداللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا کہ تم آؤ (میرے ساتھ چلو) میں تمہیں ستو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم باعظمت گھر میں داخل ہو گے (جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے گئے تھے) پھر فرمایا تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں سودی معاملہ پھیلا ہوا (عام) ہے جب تمہارا کسی شخص

پر قرض ہو اور وہ تم کو گھاس کا یا جو کا یا چارے کا ایک بوجھ ہدیہ دے تو اسے مت لو کیونکہ وہ سود (بیاج) ہے۔ اور نضر بن شمیل اور ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں لفظ بیت یعنی گھر کا ذکر نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ من وجھین احدھما من حیث انه علم منه ان النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم دخل فی بیت عبداللّٰہ وفیه تعظیم له، والآخر من حیث أنه امر بترك قبول هدیه المستقرض وھذا من غایة الورع وفیه منقبة عظیمة. (عمدہ)

خلاصہ یہ ہے کہ اس سے عبداللہ بن سلامؓ کا کمال تقوی و پرہیزگاری ثابت ہوتی ہے۔ ۲۔ یہ کہ حضور اقدس ﷺ عبداللہ بن سلامؓ کے گھر تشریف لے گئے اور یہ داخل عظمت ہے۔

تشریح | اس ہدیہ کو بیاج کہنا صرف عبداللہ بن سلامؓ کا تقوی ہے ورنہ بلاشرط اگر مستقرض مدیون کو ہدیہ دے تو حرام نہیں ہے البتہ پرہیز کرنا داخل تقویٰ ہے۔ واللہ اعلم

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۸، ویاتی الحدیث ص ۱۰۹۰ تا ص ۱۰۹۱۔

﴿بابُ^۲۱۳۵ تزویجِ النبیِّ ﷺ خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رضی اللّٰہ عنها﴾

نبی اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے اور حضرت خدیجہؓ کی فضیلت کا بیان

حضرت خدیجہؓ: ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اول ص ۱۲۳۔

۳۵۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدٌ اخبرنا عَبْدَةُ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِیْهِ قال سَمِعْتُ عبدَ اللّٰہِ بنَ جَعْفَرٍ قال سَمِعْتُ عَلِیًّا یقولُ سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰہِ ﷺ ح دوسری سند۔﴾

۳۵۶۲ ﴿ حَدَّثَنِی صَدَقَةُ قال اخبرنا عَبْدَةُ عن هِشَامٍ عن اَبِیْهِ قال سَمِعْتُ عبدَ اللّٰہِ بنَ جَعْفَرٍ عن عَلِیٍّ عنِ النبیِّ ﷺ قال خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ.﴾

ترجمہ | حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (اپنے زمانہ میں) حضرت مریمؑ دنیا کی تمام عورتوں میں افضل خاتون تھیں اور (اس امت کی سب عورتوں میں) حضرت خدیجہؓ سب سے افضل ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للجزء الثانی من الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۸، ومرّ الحدیث ص ۴۸۸۔

۳۵۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بنُ عُفَیْرٍ قال حدثنا اللَّیْثُ قال کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ عن اَبِیْهِ عن عَائِشَةَ قالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰی امْرَأَةٍ لِلنبیِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم ماغِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ هَلَکَتْ

قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَاَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَايَسَعُهُنَّ. ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرمﷺ کی کسی بیوی پر مجھے اتنی غیرت نہیں آئی جتنی خدیجہؓ پر، وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں غیرت کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضورﷺ کو ان کا ذکر کرتے سنتی تھی اور اللہ نے حضورﷺ کو حکم دیا کہ خدیجہؓ کو (جنت میں) ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں، اور اگر حضورﷺ بکری ذبح فرماتے تو ان کی سہیلیوں کو اتنا تحفہ دیتے کہ انہیں کافی ہو جاتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۸، ویاتی ص ۵۳۹، وص ۷۸۷، وص ۸۸۸، وص ۱۱۱۵۔

۳۵۶۴ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ قالتْ مَاغِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِيَّاهَا قالتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَاَمَرَهُ رَبُّهُ اَوْجِبْرَئِيْلُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مجھ کو کسی عورت پر اتنی غیرت نہیں جتنی خدیجہؓ پر کیونکہ رسول اللہﷺ ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضورﷺ نے خدیجہؓ کی وفات کے تین سال بعد مجھ سے نکاح کیا اور اللہ نے یا جبرئیلؑ نے آپﷺ کو حکم دیا کہ خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی حدیث عائشۃ المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۸۔

۳۵۶۵ ﴿ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ قال حَدَّثَنَا اَبِي قال حَدَّثَنَا حَفْصٌ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عَائِشَةَ قالتْ مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَارَاَيْتُهَا ولٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُولُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا نبی اکرمﷺ کے ازواج میں سے کسی پر اتنی رشک نہیں کی جتنی خدیجہؓ پر کی حالانکہ میں نے انکو دیکھا تک نہیں لیکن وجہ یہ تھی کہ نبی اکرمﷺ ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور کبھی بکری ذبح کرتے اور اسکے پارچے بناتے تو خدیجہؓ کے دوست عورتوں کو بھیج دیتے میں کبھی آپﷺ سے کہتی کہ جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا اور کوئی عورت ہے

ہی نہیں؟ اس پر آپ ﷺ فرماتے وہ تھی اور ایسی تھی (یعنی خدیجہؓ میں یہ یہ صفتیں تھیں) اور ان ہی سے میری اولاد ہے۔

تشریح | وعند احمد من طریق مسروق عن عائشةؓ الخ (قس) یعنی فرمایا کہ خدیجہؓ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا جب لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا۔

مطابقة للترجمة | هذا طريق آخر فى حديث عائشة المذكور.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۹۔

۳۵۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَحْيٰى عن اِسْمَاعِيلَ قال قلتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى اَوْفٰى بَشَّرَ النبىُّ ﷺ خَدِيْجَةَ قال نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. ﴾

ترجمہ | اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ (صحابی) سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں آپ ﷺ نے ایک موتیوں کے محل کی بشارت دی جس میں نہ شور وغل ہوگا نہ تھکن ہوگی۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديثُ هنا ص۵۳۹، ومر الحديث ص۲۴۱۔

۳۵۶۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا محمّدُ بنُ فُضَيْلٍ عن عُمَارَةَ عن اَبِى زُرْعَةَ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال اَتٰى جِبْرِيْلُ النبىَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال يارسولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْاَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ اَوْطَعَامٌ اَوْشَرَابٌ فَاِذَا هِىَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّى وَبَشِّرْهَابِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ اسماعِيْلُ بنُ خَلِيْلٍ اَخبرَنا عَلِىُّ بنُ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن عائشَةَ قالتْ اسْتَاذَنَتْ هَالَةُ بِنتُ خُوَيْلِدٍ اُختُ خَدِيْجَةَ علٰى رسولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فقالَ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ قالتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَاتَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِى الدَّهْرِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ! یہ خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لا رہی ہیں جس میں سالن یا کھانا یا پینے کی چیز ہے تو جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام پہنچا دیجئے اور انہیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت بھی دے دیجئے جس میں نہ شور وہنگامہ ہے نہ تکلیف وتھکن۔

اور اسماعیل بن خلیل نے کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہالہ بنت خویلد نے جو خدیجہؓ کی بہن تھیں رسول اللہ ﷺ سے (اندر آنے کی) کی اجازت طلب کی تو حضور ﷺ کو حضرت خدیجہؓ کی اجازت لینے کی ادا (اور آواز) یاد آ گئی تو آپ ﷺ چونک اٹھے اور فرمایا یا اللہ! یہ تو ہالہ ہیں عائشہؓ نے فرمایا کہ اس پر مجھے بڑی غیرت آئی اور میں نے عرض کیا آپ قریش کی کسی بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر صرف سرخی باقی رہ گئی تھی (دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جس کو مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گذر چکا ہے اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے۔

(مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ عائشہؓ کی اس بات پر اتنے غصہ ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ تب میں نے عرض کیا بخدا! اب میں خدیجہؓ کا ذکر خیر کے ساتھ کیا کروں گی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۳۹، ویاتی ص ۱۱۱۶۔

باب ذِکْرِ جَرِیْرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ البَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (۲۱۳۶)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کا ذکر (یعنی فضیلت)

۳۵۶۸ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الوَاسِطِیُّ قال حدثنا خَالِدٌ عن بَیَانٍ عن قَیْسٍ قال سَمِعْتُہُ یقولُ قال جَرِیْرُ بنُ عبدِ اللّٰہِ ماحَجَبَنِی رسولُ اللّٰہِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِی اِلَّا ضَحِکَ وعَنْ قَیْسٍ عن جَرِیْرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ قال کانَ فی الجَاھِلِیَّۃِ بَیْتٌ یقالُ لَہٗ ذُوالخَلَصَۃِ وکانَ یُقالُ لَہُ الکَعْبَۃُ الیمانیۃ اَوِ الکَعْبَۃُ الشَّامِیَّۃُ فقالَ لِی رسولُ اللّٰہِ ﷺ ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِی مِنْ ذِی الخَلَصَۃِ قال فنَفَرْتُ اِلَیْہِ فی خَمْسِیْنَ وَمِائَۃِ فارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ قال فکَسَرنا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَہٗ فاَتَیْنَاہُ فاَخْبَرنَاہُ فدَعَا لَنَا ولِاَحْمَسَ. ﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہؓ فرماتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا اور جب آپ ﷺ مجھ کو دیکھتے تو مسکرا دیتے (یعنی خندہ پیشانی سے ملتے) اور قیس سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ذوالخلصہ نامی (یمن میں) ایک گھر (بت کدہ) تھا جس کو لوگ یمنی کعبہ یا شامی کعبہ کہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تو ذوالخلصہ سے (اسے توڑ پھوڑ کر) مجھے آرام پہنچا سکتے ہو؟ جریرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں ڈیڑھ سو سوار (اپنے قبیلے) احمس کے لے کر ذوالخلصہ گیا بیان کیا کہ ہم

نے توتوڑا اوران لوگوں کو قتل کیا جس کو وہاں بتکدہ میں پایا پھر ہم خدمت اقدس میں آئے اورآپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احمس کے لئے دعا فرمائی۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ذكر جريرؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۳۹، ومرّ الحديث ص ۴۲۴، وص ۴۲۶، وص ۴۳۳، ويأتي ص ۶۲۴، ،، وص ۹۰۰ ن وص ۹۳۷۔

تشریح | ملاحظہ فرمایئے آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۴۲۳۔

جریر بن عبداللہ البجلیؓ: ص ۴۲۴ جلد ۸ دیکھئے۔

﴿باب ۲۱۳۷ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بنِ اليَمَانِ العَبْسِي﴾

حذیفہ بن یمان عبسیؓ کی فضیلت کا بیان

۳۵۶۹ ﴿ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب احد کا دن ہوا اور (پہلے پہل) کافروں کو شکست فاش ہوئی تو ابلیس نے (دھوکا دینے کے لئے) چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے کی خبر لو چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کے مسلمانوں پر ہی ٹوٹ پڑے اوران ہی سے آپس ہی میں لڑنے لگے، حذیفہؓ نے جو نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ ان کے باپ یمان ہیں تو حذیفہؓ نے بآواز بلند کہا اے اللہ کے بندو! میرے والد ہیں میرے والد ہیں عائشہؓ نے بیان کیا کہ واللہ! مسلمان نہیں رکے یہاں تک کہ یمانؓ کو قتل کردیا اس پر حذیفہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے ہشام نے کہا کہ میرے والد عروہ نے بیان کیا حذیفہؓ ہمیشہ کلمہ دعائیہ کہتے (کہ اللہ تم لوگوں کی مغفرت کرے کہ غلط فہمی میں یہ حادثہ پیش آیا) یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے (یعنی پوری زندگی قاتل کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہے)۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۳۹، ومرّ الحديث ص ۴۶۴، ويأتي ص ۵۸۱، وص ۹۸۶، وص ۱۰۱۷، ،، ،،

تشریح: اس حدیث کی مزید تشریح کے لئے آٹھویں جلد کتاب المغازی ص ۱۰۹ ار دیکھئے۔

۲۱۳۸

﴿بَابُ ذِكرِ هِندٍ بنتِ عُتبةَ بنِ رَبِيعَةَ﴾

ہندؓ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

۳۵۷۰ ﴿وقال عَبْدَانُ اَخبرنا عبدُ اللّٰهِ اَخبرنَا يُونُسُ عنِ الزُّهرِيِّ حَدَّثَنِي عُروَةُ اَنَّ عائِشَةَ قَالَتْ جاءَ تْ هِندٌ بِنتُ عُتبَةَ قالتْ يارسولَ اللّٰهِ! مَكانَ عَلىٰ ظَهرِ الاَرْضِ مِنْ اَهْلِ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَااَصبَحَ اليومَ عَلىٰ ظَهرِ الاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَعِزُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ قالَ وَاَيضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قالتْ يارسولَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَاسُفيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيالَنا قال لَااُرَاهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کے بعد) آئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ! روئے زمین پر کسی خیمہ والے کا (یعنی پوری دنیا میں کسی گھرانے کا) ذلیل ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے گھر والوں کا (آپ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا پھر آج (برعکس ہوگیا) یہ حال ہوگیا کہ ساری زمین کے لوگوں میں کسی گھرانے کا عزت دار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں ہے جتنا آپ کے گھرانے والوں کا عزت والا ہونا پسند ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اور ابھی اس میں اضافہ ہوگا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ ہند نے عرض کیا یارسول اللہ! ابوسفیان (میرا شوہر) بخیل شخص ہے کیا مجھ پر کوئی حرج (گناہ) ہوگا بغیر ان کی اجازت کے ان کا مال بچوں کو کھلاؤں آپ نے فرمایا دستور کے مطابق میں جائز سمجھتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة لان فيه ذكر هند.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۳۹، ومرّ الحديث ص ۲۹۴، وص ۳۳۲ تا ص ۳۳۳، ويأتي ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۹۸۲، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۴۔

ہند بنت عتبہؓ یہ حضرت معاویہؓ کی والدہ، حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی ہیں، فتح مکہ میں ابوسفیانؓ کے اسلام لانے کے بعد اسلام لائیں اس کے باپ عتبہ کو حضرت علیؓ یا حضرت حمزہؓ نے واصل جہنم کیا اسی عداوت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا بہر حال مسلمان ہونے کے بعد سارے گناہ معاف ہیں کما فی الحدیث "الاسلام یهدم ما کان قبله". یہ دنیا کی عقلمند ترین عورتوں میں سے ایک تھیں حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد

خلافت میں واصل بحق ہوئیں۔ واللہ اعلم

۲۱۳۹

﴿بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بنِ عَمْرِو بنِ نُفَيلٍ﴾

زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ

۳۵۷۱ ﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ اَبِي بَكْرٍ قال حدَّثَنا فُضَيْلُ بنُ سُلَيْمَانَ قال حَدَّثَنَا مُوسٰى قال حَدَّثَنَا سالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم لَقِيَ زَيْدَ بنَ عَمْرِو بنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الوَحْيُ فَقُدِّمَتْ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سُفْرَةٌ فَاَبٰى اَنْ يَاكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قال زَيْدٌ اِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلاَ آكُلُ اِلاَّ مَاذُكِرَ اسمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّ زَيْدَ بنَ عَمْرٍو كان يَعِيبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ ويقولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الماءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الاَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ اِنكارًا لِذٰلِكَ وَاِعْظَامًا له، قال مُوسٰى حَدَّثَنِي سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ وَلاَ اَعْلَمُه اِلاَّ يُحَدِّثُ به عن ابنِ عُمَرَ ان زَيْدَ بنَ عَمْرِو بنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عالِمًا مِنَ اليَهُودِ فَسَأَلَهُ عن دِيْنِهِمْ فقالَ اِنِّي لَعَلِّي اَنْ اَدِينَ دِينَكُمْ فَاَخْبِرْنِي فقالَ لاتَكُونُ عَلٰى دِيْنِنَا حتى تاخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قال زَيْدٌ مااَفِرُّ اِلاَّ مِن غَضَبِ اللّٰهِ وَلاَ اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُه فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِه قال مَااَعْلَمُه اِلاَّ اَنْ تَكُونَ حَنِيْفًا قال زَيْدٌ وَمَا الحَنِيْفُ قال دِيْنُ اِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَ يَعْبُدُ اِلاَّ اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارٰى فَذَكَرَ مِثْلَه فقالَ لَنْ تَكُونَ عَلٰى دِيْنِنَا حتى تاخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قال مَااَفِرُّ اِلاَّ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلاَ اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلاَ مِنْ غَضَبِه شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلٰى غَيْرِه قال مَااَعْلَمُه اِلاَّ اَنْ تَكُونَ حَنِيْفًا قال وَمَا الحَنِيْفُ قال دِيْنُ اِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلاَ نَصْرَانِيًّا وَلاَيَعْبُدُ اِلاَّ اللّٰهَ فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فى اِبْرَاهِيمَ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ قال اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيمَ وقال اللَّيْثُ كَتَبَ اِلَيَّ هِشَامٌ عن اَبِيْهِ عن اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قالَتْ رَاَيْتُ زَيْدَ بنَ عَمْرِو بنِ نُفَيْلٍ قائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى

الْكَعْبَةِ يقولُ يامَعَاشِرَ قُرَيْشٍ! وَاللّٰهِ مَامِنكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِى وَكَانَ يُحْيِى الْمَوْءُودَةَ يقولُ لِلرَّجلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ اِبْنَتَهُ لاتَقْتُلْهَا اَنَا اَكْفِيْكَهَا مَؤُنَتَهَا فَيَاخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا زید بن عمرو بن نفیل نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا پھر (دسترخوان بچھانے والوں سے) زید نے کہا کہ میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جن کو تم تھانوں پر ذبح کرتے ہو (**وقال ابن بطال كانت السفرة لقريش فقدموها للنبي صلى الله عليه وسلم فابى ان ياكل منها فقدمها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد بن عمرو فابى ان ياكل منها وقال مخاطبا لقريش الذين قدموها الخ**). (عمدہ)

ولا اكل الّا الخ: میں تو صرف وہی ذبیحہ کھا سکتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور زید بن عمرو قریش پر نکتہ چینی کرتے تھے ان کے ذبیحوں کے بارے میں اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا اللہ نے اور اس کیلئے آسمان سے پانی اتارا اور اس کیلئے زمین سے گھاس اگائی پھر تم لوگ اسے غیر اللہ (اپنے بتوں کے) نام پر ذبح کرتے ہو؟ قریش کے اس فعل سے انکار کرتے ہوئے اور اسے بڑا گناہ سمجھتے ہوئے۔

قال موسىٰ حدثني الخ: موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو بن نفیل (دین حق کی تلاش میں مکہ سے) شام کی طرف نکل گئے وہاں ایک یہودی عالم سے ملے اور اس سے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا (تم اپنا دین بتلاؤ) شاید میں تمہارا دین اختیار کرلوں اس نے کہا اگر تو ہمارا دین اختیار کرلے گا تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ لے گا (اللہ کے غضب اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا) زید نے کہا میں تو اللہ کے غضب سے بھاگتا ہوں (غضب الٰہی سے بچنا چاہتا ہوں) پھر میں تو اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا اور نہ مجھ کو اس کے اٹھانے کی طاقت ہے، اچھا اس کے علاوہ کوئی دین تم مجھے بتا سکتے ہو؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ تو دین حنیف پر رہے زید نے کہا دین حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور نہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے تھے۔

زید وہاں سے نکلے اور ایک نصرانی عالم (پادری) سے ملے اس سے بھی اسی طرح گفتگو کی اس پادری نے کہا تو اگر ہمارے دین پر ہوگا تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ لے گا زید نے کہا میں تو اللہ کی لعنت ہی سے بھاگنا چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا اللہ کی لعنت اور اللہ کے غضب کا مستحق نہ بنوں گا اچھا تو اس کے علاوہ کوئی دین حق مجھ کو بتا سکتا ہے؟ پادری نے کہا سوائے دین حنیف کے اور کسی کو میں دین حق نہیں جانتا ہوں زید نے پوچھا دین حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا

ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور نہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے تھے، پھر جب زید نے ان سب یہودیوں اور نصرانیوں کا قول جان لیا ابراہیمؑ کے بارے میں تو وہاں سے نکلے اور جب بالکل باہر نکل آئے تو اپنے دونو ہاتھوں کو اٹھا کر کہا اے اللہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔

اور لیث نے کہا مجھ کو ھشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکرؓ سے لکھ بھیجی کہ اسماءؓ نے بیان کیا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیلؓ کو کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے کھڑے ہو کر یہ کہتے ہوئے سنا اے قریش کے لوگو خدا کی قسم تم میں سے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر میرے سوا کوئی اور نہیں ہے اور زندہ در گور کرنے والی بچیوں کو بچاتے تھے اور جب کوئی اپنی بچی کو مار ڈالنا چاہتا تو وہ اس سے کہتے تھے اس کو مت مارو میں اس کا بار برداشت کروں گا پھر اس کو لے لیتے (اور پالتے) جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے کہ اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی کو لے لے تو میں اسے دے دوں گا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کا بار اٹھالوں (یعنی اس کے سب کام کر دوں گا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۳۹ تا ص ۵۴۰، ویاتی ص ۸۲۷۔

تحقیق وتشریح یہ زید بن عمرو حضرت سعید بن زیدؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کے والد تھے اور حضرت عمر بن خطابؓ کے چچازاد بھائی تھے۔(قس) بزار اور طبرانی نے روایت نقل کی ہے کہ زید اور ورقہ دونوں دین حق کی تلاش میں ملک شام گئے ورقہ شام جا کر نصرانی ہو گئے اور زید بن عمر نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا پھر زید موصل پہنچے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ان پر پیش کیا لیکن زید نے نہ مانا۔ اسی روایت میں یہ ہے کہ حضرت سعید بن زیدؓ اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا فانه مات علی دین ابراهیم علیه السلام. (قس)

۲۱۴۰

﴿بابُ بُنيانِ الكَعْبَةِ﴾

کعبہ کی تعمیر کا بیان

۳۵۷۲ ﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قال حدثنا عبدُ الرَّزّاقِ قال اَخبَرَنِي ابنُ جُرَيْجٍ قال اَخبَرَنِي عَمْرُو بنُ دِينارٍ سَمِعَ جابِرَ بنَ عبدِ اللهِ قال لَمَّا بُنِيَتِ الكَعْبَةُ ذَهَبَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وعبّاسٌ يَنقُلانِ الحِجارَةَ فقالَ عَبّاسٌ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اجْعَلْ إِزارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الحِجارَةِ فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْناهُ إِلَى السَّماءِ ثُمَّ

اَفَاقَ فقالَ اِزَارِی اِزَارِی فشَدَّ عَلَیْهِ اِزَارَه.﴾

ترجمہ | جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر (حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے) ہو رہی تھی تو حضور اکرم ﷺ اور حضرت عباسؓ دونوں پتھر ڈھو رہے تھے تو حضرت عباسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (میرے بھتیجے) اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لو تو پتھر (کی خراش لگنے) سے بچ جاؤ گے (آنحضور ﷺ نے جوں ہی ایسا کیا) آپ ﷺ بیہوش ہو کر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کو لگ گئیں جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا میرا تہبند دو میرا تہبند دو پھر آپ ﷺ کا تہبند باندھ دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ توخذ من قولہ "لما بنیت الکعبۃ" ومن قولہ "ینقلان الحجارۃ" لان نقلھا کان للبناء.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۵۴۰، و مر الحدیث ص ۵۲۔

تشریح | نصر الباری جلد ۲ ص ۳۷۳ رملاحظہ فرمایئے۔

۳۵۷۳ ﴿حدَّثَنَا اَبُو النُّعمانِ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَیْدٍ عن عَمْرِو بنِ دِیْنارٍ وعُبَیْدِ اللّٰہِ بنِ اَبِی یَزِیْدَ قالا لَمْ یَکُنْ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَولَ البَیْتِ حَائِطٌ کانوا یُصَلُّونَ حولَ البَیْتِ حتی کانَ عُمَرُ فبَنٰی حَولَہ حَائِطًا قالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ جَدْرُہ قَصِیرٌ فَبَنَاہُ ابنُ الزُّبَیْرِ.﴾

ترجمہ | عمرو بن دینار اور عبیدہ اللہ بن ابی یزید دونوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیت اللہ کے ارد گرد دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ (کی خلافت) کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس کے گرد دیوار بنوادی عبید اللہ نے کہا یہ دیوار چھوٹی تھی پھر عبداللہ بن زبیرؓ نے اس کو بلند بنایا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ فی قولہ "فبنیٰ حولہ حائطا" الخ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۵۴۰۔

۲۱۴۱

﴿بَابُ اَیَّامِ الْجَاھِلِیَّۃِ﴾

جاہلیت کے زمانہ کا بیان (یعنی زمانہ اسلام سے پہلے کا دور)

ھی مدۃ الفترۃ التی کانت بین عیسیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمیت

بها لكثرة جهالاتهم. (كرمانى) قلت هذا هو الصواب. (عمدہ)

۳۵۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى قال هِشَامٌ حَدَّثَنِى اَبِى عن عَائِشَةَ قالتْ كانَ عَاشُوراءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِى الجَاهِلِيَّةِ وَكانَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ المَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فلمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كانَ مَنْ شَاءَ صَامَه وَمَنْ شَاءَ لايَصُومُه.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ عاشورا کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس دن خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب (۲ھ میں) رمضان کا روزہ فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة فى قوله "تصومه قريش فى الجاهلية".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۰، ومرّ الحديث ص۲۱۷، وص۲۶۸، ويأتى ص۶۴۶۔

۳۵۷۵ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قال حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابنُ طَاوُسٍ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عباسٍ قال كانوا يَرَوْنَ اَنَّ العُمْرَةَ فى اَشْهُرِ الحَجِّ مِنَ الفُجُورِ فى الاَرْضِ وَكانُوا يُسَمُّونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ اِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الاَثَرْ حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قال فَقَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابُهُ رَابِعَةَ مُهِلِّيْنَ بِالحَجِّ وَاَمَرَهُمُ النبىُّ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قالوا يارسولَ اللّٰهِ! اَىُّ الحِلِّ قال الحِلُّ كُلُّهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا روئے زمین کا بڑا گناہ سمجھتے تھے اور محرم (کے مہینہ) کا نام صفر رکھ لیتے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور (حاجیوں کے) نشان (راستے سے) مٹ جائیں تو عمرہ کرنے والوں کا عمرہ کرنا درست ہو جاتا ہے، ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے صحابہؓ (حجۃ الوداع میں) چار ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (یعنی طواف وسعی کر کے احرام کھول دیں) صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! (اس عمرہ اور حج کے درمیان) کیا چیزیں حلال ہوئیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام چیزیں (جو حرام نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله "كانوا يرون ان العمرة" الى قوله "قال فقدم" لان ماذكر فيه كله من افعال الجاهلية.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۴۰ تا ص ۵۴۱، ومرّ الحدیث ص ۱۴۷، وص ۲۱۲، وص ۲۴۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۵/ ص ۲۲۳۔

۳۵۷۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللهِ قال حدثنا سُفیانُ قال کانَ عَمْرٌو یقولُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بنُ المُسَیَّبِ عن اَبِیْهِ عن جَدِّهٖ قال جَاءَ سَیْلٌ فی الجَاهِلِیَّةِ فَکَسَا مابَیْنَ الجَبَلَیْنِ قال سُفیانُ ویقولُ اِنَّ هٰذا الحَدِیْثَ لَهٗ شَانٌ.﴾

ترجمہ | عمر بن دینار کہتے ہیں کہ ہم سے سعید بن میںب نے بیان کیا سعید نے اپنے والد حضرت میںب سے نقل کیا انہوں نے سعید کے دادا حزن (بفتح الحاء المهمله وسکون الزاء) سے حضرت حزن نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا کہ مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان سب کچھ ڈھک گیا (پانی ہی پانی ہوگیا) سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار کہتے تھے اس واقعہ کی بڑی شان ہے (طویل قصہ ہے)۔

تشریح | حافظ عسقلانیؒ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں سیلاب اس پہاڑ کی طرف سے آتا تھا جو بلند جانب میں واقع ہے ڈر ہوا کہ پانی کہیں کعبے کے اندر نہ گھس جائے اس لئے لوگوں نے عمارت کو مضبوط کرنا چاہا پھر کعبہ کی تعمیر کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے ہوا، اور امام شافعیؒ نے ام میں اپنی سند سے عبد اللہ بن زبیرؓ سے نقل کیا کہ جب وہ کعبہ بنا رہے تھے تو کعب نے ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں پاتے ہیں کہ اخیر زمانہ میں سیلاب بہت آئے گا، مزید تفصیل کیلئے فتح الباری جلد ۷ کا مطالعہ کیجئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتَرجمة فی قوله "فی الجاهلیة".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۴۱۔

۳۵۷۷ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعمانِ قالَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ عن بَیَانٍ اَبی بِشْرٍ عن قَیْسِ بنِ اَبی حَازِمٍ قال دَخَلَ اَبُوبَکْرٍ عَلیٰ امْرَاَةٍ مِن اَحْمَسَ یُقالُ لَهَا زَیْنَبُ فَرَآهَا لاتَکَلَّمُ فقالَ مَالَهَا لاتَکَلَّمُ؟ قالوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً فقالَ لَهَا تَکَلَّمِی فاِنَّ هٰذا لایَحِلُّ هٰذا مِنْ عَمَلِ الجَاهِلِیَّةِ فتَکَلَّمَتْ فقالتْ مَنْ اَنْتَ قالَ امْرَءٌ مِنَ المُهَاجِرِیْنَ قالتْ اَیُّ المُهَاجِرِیْنَ قالَ مِنْ قُرَیْشٍ قالتْ مِنْ اَیِّ قُرَیْشٍ اَنتَ قالَ اِنَّکِ لَسَئُولٌ اَنَا اَبُوبَکْرٍ قالتْ مابَقَاؤُنا عَلیٰ هٰذا الاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِی جَاءَ اللّٰهُ به بَعْدَ الجَاهِلِیَّةِ قال بَقَاؤُکُم عَلَیْهِ مَاسْتَقَامَتْ بِکُم اَئِمَّتُکُمْ قالتْ وَمَا الاَئِمَّةُ قالَ اَمَا کانَ لِقَوْمِكِ رُؤسٌ وَاَشْرَافٌ یَامُرُونَهُم فَیُطِیْعُونَهُم قالتْ بَلیٰ قال فَهُمْ اُولٰئِكَ عَلَی النَّاسِ.﴾

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ قبیلہ احمس کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جس کا نام

زینب تھا آپؓ نے دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی ہے دریافت فرمایا کیا بات ہے کہ یہ بات نہیں کر رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کر رہی ہیں (یعنی منت مانی ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہوں گی کسی سے بات نہیں کروں گی) حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کہا بات کر یہ حلال نہیں یہ جاہلیت کی رسم ہے، چنانچہ اس نے بات کی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ ابوبکرؓ نے فرمایا میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں اس نے پوچھا کون سے مہاجرین؟ ابوبکرؓ نے فرمایا قریش سے، زینب نے پوچھا قریش کے کس خانوادے سے؟ ابوبکرؓ نے فرمایا تو بہت سوال کرنے والی ہے میں ابوبکرؓ ہوں زینب نے پوچھا اس نیک کام پر (دین اسلام پر) جس کو اللہ نے جاہلیت کے بعد لایا ہے کب تک ہم باقی رہیں گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے ائمہ (حکام) درست رہیں گے اس نے پوچھا ائمہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کیا تیری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے وہ جو حکم دیتے لوگ ان کی اطاعت کرتے اس نے کہا ہاں تھے فرمایا یہی لوگ مراد ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقۃُ الحَدیثِ للتَّرجمۃ فی قولہ "ھذا من عمل الجاھلیۃ".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۴۱۔

۳۵۷۸ ﴿حَدَّثَنِی فَرْوَۃُ بنُ اَبِی المَغْرَاءِ قال اَخبرنا عَلِیُّ بنُ مُسْھِرٍ عن ھِشَامٍ عن اَبِیْہِ عن عَائِشَۃَ قالتْ اَسْلَمَتِ امْرَاۃٌ سَوداءُ لِبَعْضِ العَرَبِ وکانَ لَھَا حِفْشٌ فی المَسْجِدِ قالتْ فکانَتْ تَاتِیْنَا فتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فاِذا فَرَغَتْ مِنْ حَدِیْثِھَا قالتْ۔

وَیَوْمَ الوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا ✽ اَلَا اِنَّہُ مِنْ بَلْدَۃِ الْکُفْرِ اَنْجَانِی

فلمَّا اَکْثَرَتْ قالتْ لَھَا عَائِشَۃُ وَمَا یومُ الوِشَاحِ قالتْ خَرَجَتْ جُوَیْرِیَۃٌ لِبَعْضِ اَھْلِی وَعَلَیْھَا وِشَاحٌ مِنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْھَا فانْحَطَّتْ عَلَیْہِ الحُدَیَّا وَھِیَ تَحْسِبُہُ لَحْمًا فَاَخَذَتْ فَاتَّھَمُوْنِی بِہٖ فَعَذَّبُوْنِی بِہٖ حتی بَلَغَ مِنْ اَمْرِی اَنَّھُمْ طَلَبُوا فی قُبُلِی فَبَیْنَاھُمْ حَوْلِی وَاَنَا فی کَرْبِی اِذْ اَقْبَلَتِ الحُدَیَّا حتی وَازَتْ بِرُؤُسِنَا ثُمَّ اَلْقَتْہُ فَاَخَذُوْہُ فَقُلْتُ لَھُمْ ھذا الَّذِی اتَّھَمْتُمُوْنِی بہ وَاَنَا مِنْہُ بَرِیْئَۃٌ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کسی عرب کی ایک کالی لونڈی مسلمان ہوگئی اس کیلئے ایک جھونپڑی مسجد میں تھی حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آتی تھیں اور باتیں کرتی تھیں جب گفتگو سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی۔ ''اور ہار کا دن ہمارے پروردگار کے عجائب میں سے ہے، اسی دن انہوں نے مجھ کو کفر کے شہر سے نجات دی ہے'' جب انہوں نے کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو حضرت عائشہؓ نے اس سے دریافت فرمایا کہ ہار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک چھوکری (جوئی نویلی دلہن تھی) نکلی وہ ایک سرخ چمڑے کا ہار باندھے تھی اتفاق سے وہ ہار اس سے

گر گیا تو ایک چیل اس پر اتری اور اسے گوشت سمجھ کر لے گئی تو لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی اور مجھے سزائیں دینی شروع کیں یہاں تک مجھ کو تکلیف دی کی میری شرم گاہ کی بھی تلاشی لی (کہ کہیں اسمیں نہ رکھ لی ہو) ابھی وہ لوگ اسی حال میں میرے گرد جمع تھے اور میں عذاب میں مبتلا، اتنے میں وہ چیل سیدھی ہمارے سروں پر آئی اور اس ہار کو گرادیا تو ان لوگوں نے اٹھالیا پھر میں نے ان لوگوں سے کہا یہی وہ ہار ہے جس کی تہمت مجھ پر لگائی تھی حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة من حيث ماكان عليه اهل الجاهلية من الجفاء في الفعل والقول الاترى ان الذين اتهموا هذه المرأة السوداء كيف جفوها وعذبوها وبالغوا فيه حتى فتشوا في قبلها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۱، ومرّ الحديث ص۶۲ تا ص۶۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد سوم ص۱۶۔

۳۵۷۹ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال حدثنا اِسْمَاعِيْلُ بنُ جَعْفَرٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِيْنارٍ عن ابنِ عُمَرَ عنِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال اَلَا مَنْ كانَ حالِفًا فلايَحْلِفْ اِلَّا باللّٰهِ فكانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبائِهَا فقالَ لاتَحْلِفُوا بِآبائِكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة توخذ من معناه فان فيه النهي عن الحلف بالآباء لانه من افعال الجاهلية.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۱، ومرّ الحديث ص۳۶۸، ويأتي ص۶۰۲، وص۹۵۳، وص۹۸۳، وص۱۱۰۰ اخرجه مسلم في الايمان والنذور.

۳۵۸۰ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيْمانَ قال حدّثني ابنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ عبدَالرَّحمٰنِ بنَ القَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ القَاسِمَ كانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الجَنازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخبِرُ عن عَائِشَةَ قالتْ كانَ اَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ اِذَا رَاَوْهَا كُنْتِ فِي اَهْلِكِ مَااَنْتِ مَرَّتَيْنِ.﴾

ترجمہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ (انکے والد) قاسم بن محمد جنازہ کے آگے چلتے تھے اور جنازہ کیلئے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے تھے کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے

ہو جاتے اور دو مرتبہ یہ کہتے تھے بس طرح اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں میں تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔
(یعنی اگر دنیا میں نیک تھے تو نیک رہو گے اور اگر دنیا میں برے تھے تو برے رہو گے والظاهر ان امر الشارع بالقیام لها لم یبلغ عائشةؓ فرأت ان ذلك من افعال اهل الجاهلیة ولكن الشارع فعله واختلف نسخه فقالت الشافعیة ومالك هو منسوخ بجلوسه صلی الله علیه وسلم والمختار انه باقی الخ. (عمدہ) جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے یا پیچھے یہ مسئلہ گزر چکا ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة فی لفظ اهل الجاهلیة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۴۱۔

۳۵۸۱ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عباسٍ قال حدثنا عبدُ الرَّحمٰنِ قال حدثنا سُفیانُ عن اَبی اسْحاقَ عن عَمْرِو بنِ مَیْمُونٍ قال قال عُمَرُ رضی الله عنه اِنَّ المُشْرِكِینَ کانُوا لایُفِیضُونَ مِنْ جَمْعٍ حتی تَشْرُقَ الشّمسُ عَلٰی ثَبِیْرٍ فخَالَفَهُمُ النبیُّ صلی الله علیه وسلم فاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمسُ.﴾

ترجمہ | حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے (منیٰ کی طرف) نہیں نکلتے جب تک ثبیر پہاڑ پر سورج کی روشنی نہ پڑتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا اور سورج طلوع ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے مزدلفہ سے کوچ کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة توخذ من قوله "ان المشرکین لا یفیضون من جمع حتیٰ تشرق الشمس".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۴۱، ومرّ الحدیث ص۲۲۸۔

۳۵۸۲ ﴿حَدَّثَنی اِسْحَاقُ بنُ اِبراهِیمَ قال قلتُ لِاَبی اُسَامَةَ حَدَّثَکُم یَحْیَی بنُ المُهَلَّبِ قال حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عن عِکْرِمَةَ "وَکَاسًا دِهَاقًا" قال مَلْاٰی مُتَابِعَةٌ قال وقال ابنُ عبّاسٍ سَمِعْتُ اَبی یقولُ فی الجَاهِلِیَّةِ اسْقِنَا کَاسًا دِهَاقًا.﴾

ترجمہ | عکرمہ نے کاسا دھا قا کی تفسیر فرمائی بھرا ہوا گلاس پے در پے، (بھرا ہوا جام جس کا دور مسلسل چلے) عکرمہ نے کہا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد (حضرت عباسؓ) سے سنا وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام سے) کہتے تھے بھرا ہوا جام ہم کو پلا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة فی قوله "فی الجاهلیة".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۴۱۔

۳۵۸۳ ﴿حَدَّثَنَا اَبُونُعَیمٍ قال حَدَّثَنَا سُفیَانُ عن عبدِ المَلِكِ بنِ عُمَیْرٍ عن اَبی سَلَمَةَ عن

اَبِی هُرَیْرَةَ قال قال النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ. اَلاَ کُلّ شيءٍ مَاخَلاَ اللّٰهَ بَاطِلٌ☆ و کادَ اُمَیَّةُ بنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُسْلِمَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سچی بات جو شاعروں نے کہی ہے وہ لبید کی بات (یعنی یہ مصرعہ) ہے "الا الخ سن لو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے اور امیہ بن ابی الصلت (زمانہ جاہلیت کا ایک شاعر) قریب تھا کہ مسلمان ہوجاتا۔ (دوسرا مصرعہ ہے "کل نعیم لامحالة زائل".)

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة من حیث ان کلا من لبید وامیه شاعر جاهلی.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۴۱، ویاتی ص ۹۰۸، وص ۹۶۰۔

مختصر تشریح | حضرت لبید بن ربیعہ زمانہ جاہلیت کے فصیح و بلیغ مشہور ترین شاعروں میں سے تھے سنۃ الوفو د میں خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت میں ایک سو چالیس سال یا ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر کوفہ میں انتقال فرمایا۔ امیہ اسلام سے محروم رہا۔

۳۵۸۴ ﴿حدَّثنَا اِسماعیلُ قال حَدَّثنِی اَخِی عن سُلَیْمَانَ عن یَحْیَی بنِ سَعِیْدٍ عن عبدِالرَّحْمٰنِ بنِ القاسِمِ عنِ القَاسِمِ بنِ محمَّدٍ عن عائِشَةَ قالتْ کانَ لِاَبِی بَکْرٍ غلامٌ یُخْرِجُ له الخَرَاجَ و کانَ اَبُوبَکْرٍ یَاکُلُ مِنْ خَرَاجِه فجاءَ یومًا بشيءٍ فاکَلَ مِنْهُ اَبُوبَکْرٍ فقالَ لَهُ الغُلامُ تَدْرِی مَا هٰذا فقالَ ابوبکرٍ وَمَاهُوَ قال کُنْتُ تَکَهَّنْتُ لِاِنْسانٍ فی الجاهلِیَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الکِهَانَةَ اِلاَّ اَنِّی خَدَعْتُه فاَعْطَانِی بِذٰلِكَ فهٰذا الّذِی اَکَلْتَ مِنه فاَدْخَلَ ابوبَکْرٍ یَدَه فقاءَ کُلَّ شيءٍ فی بَطْنِه.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو انہیں مقررہ محصول دیا کرتا تھا اور ابوبکرؓ اس آمدنی سے کھاتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکرؓ نے اس کو کھایا تو غلام نے ان سے کہا آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے؟ ابوبکرؓ نے پوچھا یہ کیا ہے تو اس نے کہا میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا اسے صرف دھوکا دیا تھا لیکن وہ مجھ سے ملا اور اس نے مجھے یہ چیز دی یہی وہ ہے جسے آپ نے کھایا ہے، یہ سنتے ہی ابوبکرؓ نے اپنے ہاتھ کو حلق میں داخل کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب قئ کردیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة فی قوله "کنت تکهنت لانسان فی الجاهلیة".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۴۲۔

۳۵۸۵ ﴿حدَّثنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثنَا یَحْیٰی عن عُبَیْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِی نافِعٌ عنِ ابنِ عُمَرَ قال کانَ اَهْلُ الجاهِلِیَّةِ یَتبایَعُونَ لُحومَ الجَزُورِ اِلٰی حَبَلِ الحَبلَةِ قال وَحَبَلُ الحَبلَةِ اَنْ تُنْتَجَ

النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّذِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جبل الحبلہ تک (قیمت کی ادائیگی کے وعدہ پر) اونٹ بیچا کرتے تھے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے پھر وہ نوزائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو اور جنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس سے منع فرما دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۲۔

تشریح مزید توضیح وتشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۸۶، نیز نصر المنعم ص ۲۱۵۔

۳۵۸۶ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قال حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قال حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَاتِي اَنَسَ بنَ مالِكٍ قال فَيُحَدِّثُنَا عنِ الانْصارِ وكانَ يقولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يومَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يومَ كَذَا وَكَذَا. ﴾

ترجمہ غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو وہ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے کہ تمہاری قوم نے فلاں دن (فلاں موقعہ) پر یہ کام کیا (یہ کارنامہ انجام دیا) اور تیری قوم نے فلاں دن ایسا ایسا کارنامہ انجام دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث ان قوله "فعل قومك كذا وكذا" الى آخره يحتمل ان يشير به الى ما صدر منهم من الوقائع في الجاهلية. (عمدہ)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۲، ومرّ الحديث ص۵۳۳۔

تشریح وليس غيلان من الانصار وانما قال له انس فعل قومك نظرًا الى النسبة الاعمية وهي الازد. (قس)

۲۱۴۲ ﴿بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ﴾

زمانہ جاہلیت میں قسامہ کا بیان (یعنی جاہلیت میں کیا طریقہ تھا)

۳۵۸۷ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قال حدثنا عبدُ الوَارِثِ قال حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُو الهَيْثَمِ قال حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيْدَ المَدَنِيُّ عن عِكْرِمَةَ عَنِ ابنِ عباسٍ قال اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كانَتْ فِي الجَاهِلِيَّةِ لَفِينا بَنِي هاشِمٍ كانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَاجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ اُخْرٰى

فانْطَلَقَ مَعَه فی اِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِی هَاشِمٍ قَدِانْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوالِقِهِ فقالَ اَغِثْنِی بِعِقالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوالِقِی لاتَنْفِرُ الاِبِلُ فاَعْطَاهُ عِقالاً فشَدَّ به عُرْوَةَ جُوالِقِه فلمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَاحِدًا فقالَ الَّذِی اسْتَاجَرَهُ مَاشَانُ هٰذَا البَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الاِبِلِ قالَ لَيْسَ لَهُ عِقالٌ قال فاَيْنَ عِقَالُهُ قال فحَذَفَه بعَصًا كانَ فِيْهَا اَجَلُهُ فمَرَّ به رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ اليَمَنِ فقالَ اَتَشْهَدُ المَوسِمَ قال مَااَشْهَدُ وَرُبَّما شَهِدْتُه قال هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّی رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قال نَعَمْ قال فَكَتَبَ اِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ المَوسِمَ فنَادِيَاآلَ قُرَيْشٍ فاِذَا اَجَابُوكَ فنادِيَاآلَ بَنِی هاشِمٍ فاِنْ اَجابُوكَ فسَلْ عن اَبِی طالِبٍ فاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلانًا قَتَلَنِی فی عِقالٍ وماتَ المُسْتَاجِرُ فلمَّا قَدِمَ الَّذِی اسْتَاجَرَهُ اَتَاهُ اَبُوطَالِبٍ فقالَ مَافَعَلَ صَاحِبُنَا قالَ مَرِضَ فاَحْسَنْتُ القِيَامَ عَلَيْهِ فوَلِيْتُ دَفْنَهُ قال قَدْ كانَ اَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فمَكَثَ حِيْنًا ثُمَّ اِنَ الرَّجُلَ الَّذِی اَوْصٰی اِلَيْهِ اَنْ يُبْلِغَ عنهُ وَافَی المَوسِمِ فقالَ يَاآلَ قُرَيْشٍ قالوا هٰذه قُرَيْشٌ قال يَاآلَ بَنِی هَاشِمٍ قالوا هٰذِهِ بَنُوهَاشِمٍ قال اَيْنَ اَبُوطَالِبٍ قالوا هٰذا ابوطالِبٍ قال اَمَرَنِی فُلانٌ اَنْ اُبَلِّغَكَ رِسَالَةً اَنَّ فُلانًا قَتَلَهُ فی عِقالٍ فاَتَاهُ اَبُوطالِبٍ فقالَ اخْتَرْ مِنَّا اِحْدٰی ثَلاثٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَدِّیَ مِائَةً مِنَ الاَبِلِ فاِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَاِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَومِكَ اِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فاِنْ اَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِه فاَتٰی قَومَه فقالُوا نَحْلِفُ فاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِی هاشِمٍ كانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَد وَلَدَتْ لَهُ فقالَتْ يَااَبَاطَالِبٍ اُحِبُّ اَنْ تُجِيْزَ ابْنِی هٰذا بِرَجُلٍ مِنَ الخَمْسِيْنَ وَلَا تَصْبُرْ يَمِيْنَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الاَيْمَانُ ففَعَلَ فاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فقالَ يَااَبَاطَالِبٍ اَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلاً اَنْ يَحْلِفُوا مَكانَ مِائَةٍ مِنَ الاِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هٰذانِ بَعِيْرَانِ فاقْبَلْهُمَا عَنِّی وَلَا تَصْبُرْ يَمِيْنِی حَيْثُ تُصْبَرُ الاَيْمَانُ فقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُونَ فحَلَفُوا قال ابنُ عبَّاسٍ فوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ مَاحَالَ الحولُ وَمِن الثَّمَانِيَةِ وَّاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں سب سے پہلے قسامہ ہم بنی ہاشم میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص کو قریش کی ایک دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدور رکھا (مزدوری پر کام کرنے کیلئے نوکر رکھا) بنی ہاشم کا یہ شخص (نوکر) اپنے صاحب کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر (شام کی طرف) چلا وہاں اس مزدور کے پاس دوسرا ہاشمی گزرا جس کی بوری کی بندش (رسی) ٹوٹ گئی تھی اس نے اس نوکر سے کہا ایک رسی دے کر میری مدد کرو (یعنی اونٹ باندھنے کی ایک

رسی مجھے دیدے) کہ میں اس سے اپنی بوری کا منھ باندھ لوں تیرا اونٹ نہیں بھاگے گا اس نے اس کو رسی اسے دیدی جس سے اس نے اپنی بوری کا منھ باندھ لیا، پھر جب یہ لوگ (نوکر اور صاحب) ایک جگہ اترے تو سب اونٹ باندھے گئے مگر ایک اونٹ کھلا رہا تو جس نے مزدور رکھا تھا یعنی صاحب نے مزدور (نوکر) سے پوچھا کہ اس اونٹ کا کیا حال ہے کہ اونٹوں کے درمیان نہیں باندھا گیا، نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے صاحب نے کہا اس کی رسی کہاں ہے؟ (بعض روایت میں ہے کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ کو ایک ہاشمی شخص ملا اس نے نہایت عاجزی سے اپنی بوری باندھنے کیلئے ایک رسی مانگی میں نے دیدی) اور صاحب نے ایک لاٹھی سے اسے مارا اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (یعنی وہ مرنے کے قریب ہوگیا) اس وقت ایک یمنی شخص اس کے پاس سے گزرا (جو مرنے کے قریب تھا) اس مزدور نے پوچھا کیا تو ہر سال حج کو جایا کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں یعنی ہر سال کی پابندی تو نہیں لیکن اکثر جاتا رہتا ہوں، قریب المرگ مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا ہاں پہنچا دونگا، مزدور نے کہا جب تم موسم میں (مکہ) حاضر ہو تو پہلے آواز دو اے آل قریش! جب وہ جواب دیں تو آواز دو اے بنی ہاشم! اگر یہ لوگ جواب دیں تو ابو طالب کے متعلق پوچھ کہ وہ کہاں ہیں؟ اور انہیں خبر دے کہ فلاں شخص نے مجھ کو ایک رسی کے عوض مار ڈالا یہ کہکر مزدور مر گیا پھر جب مستاجر (وہ صاحب جس نے نوکر رکھا تھا) مکہ پہنچا تو ابو طالب اس کے پاس آئے اور پوچھا ہمارا آدمی کیا ہوا (یعنی ہمارا ہاشمی جس کو تو نے مزدوری پر نوکر رکھا تھا کیا ہوا؟) مستاجر نے کہا وہ بیمار ہوگیا تھا میں نے اچھی طرح اس کا علاج وغیرہ کیا لیکن وہ مر گیا میں نے اس کو دفن کر دیا ابو طالب نے کہا تیرے ایسے ہی سلوک کا وہ اہل تھا پھر ایک مدت تک ابو طالب خاموش ٹھہرے رہے کہ وہ یمنی شخص جس کو اس نوکر نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی حج کے موسم میں مکہ آیا اور آواز دی اے آل قریش! لوگوں نے بتایا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اس نے کہا اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا یہ بنی ہاشم ہیں پھر اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ ابو طالب ہیں، تب اس یمنی نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کو یہ پیغام پہنچا دوں کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے عوض اس (نوکر) کو قتل کیا ہے یہ سنتے ہی ابو طالب اس مستاجر (صاحب) کے پاس جو قاتل تھا اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا ہماری طرف سے تو تین باتوں میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لے اگر تو چاہے تو سو اونٹ دیت میں ادا کر کیوں کہ تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو تیری قوم کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ تم نے اس کو قتل نہیں کیا ہے اور اگر یہ دونوں باتیں منظور نہیں کرتا تو ہم اس کے عوض تجھ کو قتل کریں گے۔ یہ سن کر قاتل اپنی قوم کے پاس آیا تو قوم نے کہا ہم قسمیں کھائیں گے، پھر بنی ہاشم کی ایک عورت آئی جو اس قبیلہ کے ایک شخص کی زوجیت میں تھی اس سے اس کا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا تھا اس نے ابو طالب سے عرض کیا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے اس بیٹے کو قسم سے بری کر دیں اور قسم کیلئے وہاں نہ کھڑا کریں جہاں قسم کیلئے کھڑا کیا جاتا ہے ابو طالب نے منظور کر لیا پھر ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا اے ابو طالب آپ چاہتے ہیں کہ سو اونٹ کے عوض پچاس آدمی قسم کھائیں تو اس طرح ہر

شخص کے حصہ میں دو اونٹ ہے یہ دو اونٹ میری طرف سے قبول کر لیجئے اور مجھے قسم کیلئے وہاں کھڑا نہ کیجئے جہاں قسم کیلئے کھڑا کیا جاتا ہے ابو طالب نے اسے بھی منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اور ان لوگوں نے قسمیں کھائیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سال بھی پورا نہیں ہوا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے ایک بھی نہ رہا جو آنکھ ہلائے (یعنی سب مر گئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۲ تا ص۵۴۳۔

قسامہ کی تعریف وصورت قسامہ: مصدر ہے از افعال القسم يقسم قسما وقسامة قسم کھانا۔ پھر قسامہ کا اطلاق قسم کھانے والوں پر ہوتا ہے جو قتل کے سلسلہ میں قسم کھاتے ہیں مصدر بمعنی اسم فاعل جیسے زید عدل.

اصطلاحی تعریف: اليمين بالله بسبب مخصوص وعدد مخصوص على شيء مخصوص (بدائع) قتيل وجد في محلة لم يدر قاتله حلف خمسون رجلا منهم يتخير هم الولي. (کنز) یعنی محلّہ میں ایک مقتول پایا گیا جس کا قاتل معلوم نہیں تو محلّہ والوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی جن کو مقتول کا ولی منتخب کرے گا کہ خدا کی قسم ہم نے اس کو قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں۔

اقوالِ ائمہ امام زہریؒ، امام مالکؒ، ربیعۃ الرای وغیرہ کے نزدیک قسامہ میں بھی قصاص ہو سکتا ہے۔ ۲۔ امام اعظمؒ بلکہ احناف امام شافعیؒ قول جدید اور مفتی بہ قول قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آئیگی۔

دوسرا اختلاف احناف اور تمام علماء کوفہ کے نزدیک مدعا علیہ یعنی جن پر شبہ ہوسے قسم لی جائے گی بقاعدہ مسلمہ البينة على المدعي واليمين على من انكر. شوافع اور مالکیہ کے نزدیک مقتول کے وارث قسم کھائیں گے اگر وہ نہ کھائیں تو جن پر ورثہ مقتول کو شبہ ہو ان سے قسمیں لی جائیں گی۔ مزید کیلئے کتب فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

۳۵۸۸ ﴿حَدَّثَني عُبَيدُ بنُ اِسماعِيلَ قال حدثنا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيهِ عن عَائِشَةَ قالتْ كانَ يَومُ بُعَاثَ يَومًا قَدَّمَهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ فَقَدِمَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَقَدِ افْتَرَقَ مَلؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا قَدَّمَهُ اللّٰهِ لِرَسُولِهِ فى دُخُولِهِمْ فى الإِسْلامِ وقالَ ابنُ وَهْبٍ اَخبَرَنا عَمْرٌو عن بُكَيرِ بنِ الاَشَجِّ اَنَّ كُرَيبًا مَولَى ابنِ عبّاسٍ حَدَّثَه اَنَّ ابنَ عباسٍ قال لَيسَ السَّعْىُ بِبَطنِ الوَادِى بَينَ الصَّفَا وَالمَروَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كانَ اَهلُ الجاهِلِيَّةِ يَسْعَونَهَا وَيَقُولُونَ لانُجِيزُ البَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بعاث کا دن ایسا دن تھا جسے اللہ عز وجل نے اپنے رسول ﷺ کے (مدینہ میں)

آنے سے پہلے گذار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ) آئے تو انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو اپنے رسول سے پہلے کر دیا تا کہ مدینہ والے اسلام میں داخل ہو جائیں (اور اسلام کی برکت سے سب ایک اور نیک ہو جائیں) اور عبداللہ بن وہب نے کہا کہ ہمیں عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر بن اشج سے روایت کی کہ حضرت ابن عباسؓ کے مولی کریب نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ صفا اور مروہ کے درمیان وادی کے نشیب میں سعی (دوڑنا) سنت نہیں ہے اہل جاہلیت یہاں دوڑتے تھے اور کہتے تھے ہم دوڑ کر ہی پار کریں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ من حیث ان یوم بعاث کان فی الجاھلیۃ.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۵۴۳، و مرّ الحدیث ص۵۳۳، وص۵۵۹۔

تشریح | حضرت ابن عباسؓ نے اصل سعی بین الصفا والمروہ کا انکار نہیں کیا کیونکہ سعی بین الصفا والمروہ تو حضور ﷺ کی سنت ہے بلکہ بے تحاشہ سخت دوڑنے سے انکار کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۸۹ ﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰہِ بنُ محمَّدٍ الجُعفِیُّ قال حدثنا سُفیَانُ قال اخبرنا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ اَبَاالسَّفرِ یقولُ سَمِعْتُ ابنَ عباسٍ یقولُ یااَیُّھَا النّاسُ اسْمَعُوا مِنّی مَااَقُولُ لَکُمْ وَاَسْمِعُونِی ماتقولونَ وَلاَ تَذْھَبُوا فتقولُوا قال ابنُ عباسٍ مَنْ طافَ بِالبَیْتِ فَلْیَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الحِجْرِ وَلاَتقولوا الحَطِیْمُ فِاِنّ الرَّجُلَ فی الجاھِلیَّۃِ کانَ یَحْلِفُ فَیُلقِی سَوطَہ اَوْنعلَہ اَوْقَوسَہ.﴾

ترجمہ | ابوالسفر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ کو فرماتے ہوئے سنا اے لوگو میں تم سے جو کہتا ہوں سنو اور جو تم کہنا چاہتے ہو مجھ کو سناؤ یونہی نہ چلے جاؤ پھر (باہر جا کر) کہو کہ ابن عباسؓ نے یہ کہا جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حجر کو حطیم نہ کہو کیونکہ جب جاہلیت میں کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان حطیم میں پھینک دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقۃُ الحَدیثِ للتّرجمۃ فی قولہ "فان الرجل فی الجاھلیۃ".

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص۵۴۳۔

تشریح | حجر کو حطیم کہنا درست ہے اس لئے کہ عہد رسالت سے حطیم کہنے کا معمول ہے ممانعت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذاتی رائے ہے۔

۳۵۹۰ ﴿حَدَّثَنا نُعَیمُ بنُ حمّادٍ حدثنا ھُشَیمٌ عن حُصَیْنٍ عن عَمْرِو بنِ مَیْمُونٍ قالَ رَاَیْتُ فی الجَاھِلِیَّۃِ قِرْدَۃً اجْتَمَعَ عَلَیْھَا قِرَدَۃٌ قدزَنَتْ فَرَجَمُوھَا فَرَجَمْتُھَا مَعَھُمْ.﴾

ترجمہ | عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا جس پر بہت سارے بندر جمع ہو گئے

تھے اس بندر نے زنا کیا تھا تو بندروں نے اس کو سنگسار کیا میں نے بھی ان کے ساتھ اس پر پتھر برسائے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۳۔

اشکال: یہاں اشکال یہ ہے کہ حیوانات غیر مکلف ہیں اس لئے بندروں کی طرف زنا کی نسبت اور ان پر حد قائم کرنا باعث اشکال ہے۔

جوب: جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ قوم جن سے رہے ہوں اور جن انسان کی طرح مکلف ہیں۔ اس پر عمدہ اور ارشاد الساری میں پوری تفصیل ہے، ان شئت فليراجع.

۳۵۹۱ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدثنا سُفْيَانُ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابنَ عباسٍ قال خِلالٌ مِنْ خِلالِ الجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ في الأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثالِثَةَ قال سُفْيَانُ ويقولونَ إنَّها الإسْتِسْقَاءُ بالأَنْوَاءِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا ہے تیسرا عبید اللہ بھول گئے سفیان نے بیان کیا اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت نچھتروں سے بارش مانگنا تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۳۔

انواء: وهو جمع نوء وهو منزل القمر كانو يقولون مطرنا بنوء كذا وسقينا بنوء كذا مر الكلام في الاستسقاء.

۲۱۴۳ ﴿بَابُ مَبْعَثِ النَبِيِّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم﴾

نبی ﷺ کی بعثت (نبوت) کا بیان

محمَّدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ بنِ هَاشِمِ بنِ عَبدِ مَنَافِ بنِ قُصَيِّ بنِ كِلابِ بنِ مُرَّةَ بنِ كَعْبِ بنِ لؤَيِّ بنِ غالِبِ بنِ فَهْرِ بنِ مَالِكِ بنِ النَّضْرِ بنِ كِنَانَةَ بنِ خُزَيْمَةَ بنِ مُدْرِكَةَ بنِ إلْيَاسَ بنِ مُضَرَ بنِ نِزَارِ بنِ مَعَدِّ بنِ عَدْنَانَ.

۳۵۹۲ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ ابي رجَاءٍ قال حدثنا النَّضرُ عن هِشَامٍ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال أُنْزِلَ عَلَى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ ابنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ

ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر قرآن اتارا گیا اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی (یعنی جب آپ ﷺ چالیس برس کی عمر کو پہونچے تو ۲۷ رمضان المبارک بروز دوشنبہ نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا) پھر آپ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے اس کے بعد ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور وہاں دس برس قیام فرمایا اس کے بعد وصال فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم (اس حساب سے کل عمر مبارک تریسٹھ برس ہوتی ہے یہی صحیح تر ہے)

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۳، ویاتی ص ۵۵۲، وفی المغازی ص ۶۴۱۔

مطالعہ کیجئے جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۵۴۷ تا ص ۵۴۸۔

۲۱۴۴

﴿باب ذِكْرِ مالَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ﴾

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ نے مکہ میں مشرکین سے جو تکلیفیں اٹھائیں انکا بیان

۳۵۹۳ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قال حدثنا سُفْيَانُ قال حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ قالا سَمِعْنَا قَيْسًا يقولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يقولُ اَتَيْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فی ظِلِّ الْكَعْبَةِ وقد لَقِيْنا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فقُلْتُ اَلاتَدْعُو اللّٰهَ فقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فقالَ لَقَدْ كانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الحَدِيْدِ مَادُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ اَوْعَصَبٍ مايَصْرِفُه ذٰلِكَ عن دِيْنِهِ وَيُوضَعُ المِنْشَارُ عَلٰى مَفْرَقِ رَاسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَايَصْرِفُه ذٰلِكَ عن دِيْنِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذا الاَمْرَ حتى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَايَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت خباب بن ارتؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اس زمانہ میں ہم لوگ مشرکوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے بس میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ یہ سنتے ہی آپ ﷺ تکیہ چھوڑ کر گئے آپ ﷺ کا چہرہ (غصہ سے) سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گزر کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے دین سے نہیں پھرتے

تھے اور آرہ ان کے سر کے مانگ پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دئے جاتے مگر وہ اپنے دین سے نہیں پھرتے اور اللہ تعالیٰ (ایک دن) اس کام کو ضرور پورا کریگا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء سے (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضر موت تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا خوف نہیں ہوگا، بیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یا خوف ہوگا بھیڑئے کا اپنی بکریوں پر۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله "ولقد لقينا من المشركين شدة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۳، ومرّ الحديث ص۵۱۰، ويأتي ص۱۰۲۷۔

۳۵۹۴ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيمانُ بنُ حَرْب قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِي اِسْحَاقَ عنِ الاَسْوَدِ عن عبدِاللّٰهِ قال قَرَأَ النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم النَّجْمَ فَسَجَد فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ الاَّ سَجَدَ اِلاَّ رَجُلٌ رَاَيْتُه اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقالَ هٰذا يَكْفِيْنِي فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی (اس کو ہاتھ میں لے کر) اس پر سجدہ کیا اور کہنے لگا میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس کو دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں مارا گیا۔ (یہ شخص امیہ بن خلف تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث ان امتناع الرجل المذكور فيه عن السجدة مع المسلين ومخالفته اياهم نوع اذى لهم فلايخفى ذلك.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۳، ومرّ الحديث ص۱۴۶، ويأتي في المغازي ص۵۶۶، وفي التفسير ص۷۲۱، وغيره۔

شبہ اور اس کے ازالہ کے لئے ملاحظہ فرمائے جلد ۸، مغازی ص۳۱۔

۳۵۹۵ ﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدثنا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِي اِسْحَاقَ عن عَمْرِو بنِ مَيْمُونٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال بَيْنَا النَّبيُّ صلى الله عليه وسلم سَاجِدٌ وَحَوْلَه نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ جاءَ عُقْبَةُ بنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلا جَزُورٍ فَقَذَفَه عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَلَمْ يَرْفَعْ رَاسَهُ فَجَائَتْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ المَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَاجَهْلِ بنِ هِشَامٍ وعُتْبَةَ بنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بنَ خَلَفٍ اَوْاُبَيَّ بنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَاَيْتُهُم قُتِلُوا يَوم بَدْرٍ فَاُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْاُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي البِئْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھتے ہوئے) سجدہ کی حالت میں تھے اور قریش کے کچھ (کافر) لوگ آپ ﷺ کے قریب موجود تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا اس کی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا پھر حضرت فاطمہؓ (آپ ﷺ کی صاحبزادی) آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی اس کیلئے بدعا کرنے لگیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا یا اللہ قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے ابو جہل بن ھشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف یہ شک شعبہ کو ہوا، عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک (خبیث ترین) کنویں میں پھینک دی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی کہ اس کا ایک ایک جوڑ الگ ہوگیا تھا اس لئے کنویں میں نہیں پھینکا جاسکا۔

(دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ بدر کے قصہ میں امیہ بن خلف ہے کیونکہ ابی بن خلف کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں مارا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة للجزء الاول من الترجمة وهى ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۳ تا ص ۵۴۴، ومرّ الحديث ص ۳۷، وص ۴۷، وص ۴۱۱، وص ۴۵۲، وياتى ص ۵۶۵۔

۳۵۹۶ ﴿حَدَّثَنِي عُثمانُ بنُ اَبى شَيبَةَ قال حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عن مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ اَوقالَ حَدَّثَنِي الحَكَمُ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ قال اَمَرَنِي عبدُ الرَّحْمٰنِ بنُ اَبزىٰ قال سَلِ ابنَ عباسٍ عن هَاتَيْنِ الاٰيَتَيْنِ مَاأَمْرُهُمَا "وَلَا تَقتُلُوا النَّفسَ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالحَقِّ" "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا" فَسَأَلتُ ابنَ عباسٍ فقالَ لَمَّا اُنْزِلَتِ الَّتِى فِى الفُرقَانِ قالَ مُشْرِكُوا اَهلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفسَ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰه وَدَعَونا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وقد اَتَينَا الفَوَاحِشَ فَاَنزَلَ اللّٰه "اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ" الآيه فَهٰذِهِ لِاُولٰئِكَ وَاَمَّا الَّتِى فِى النِّسَاءِ الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ الاِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَدِمَ.﴾

ترجمہ | سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰؓ نے مجھ کو حکم دیا کہ ابن عباسؓ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان دونوں کا کیا مطلب ہے؟ (ایک آیت یہ ہے) ولاتقتلوا النفس التى حرّم اللّٰه الّا بالحق (سورہ انعام ۱۵۱) (سورہ بنی اسرائیل ۳۳) اور دوسری آیت وَمَن يَقتُل مُومِناً مُتَعَمِّدًا فَجزاءُه جهنّم (سورہ نساء ۹۳) (مطلب یہ ہے کہ ناحق قتل کے متعلق سورہ فرقان کی آیت ۶۸ / اور آیت ۶۹ / سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی قتل

کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اور دوسری آیت جو سورہ نساء کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا بظاہر تعارض ہے فکیف التوفیق؟) تو سعید کہتے ہیں میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب سورہ فرقان کی آیت اتری تو مکہ کے مشرکین کہنے لگے ہم نے تو ان جانوروں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا (یعنی ناحق خون کیا) اور ہم نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو پکارا بھی ہے (دوسروں کی پوجا بھی کی ہے) اور بے حیائی کے کام بھی کئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) یہ آیت نازل فرمائی "الا من تاب و آمن" الآیہ (یعنی وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں) تو یہ آیت ان ہی کافروں کے حق میں تھی لیکن وہ آیت جو سورہ نساء میں ہے یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی مسلمان کو ناحق قتل کرتا ہے اس کی سزا جہنم ہے عبدالرحمٰن بن ابزی نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباسؓ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہدؒ سے کیا تو انہوں نے کہا مگر جو نادم ہو تو توبہ کرلے (یعنی دوسری آیت بھی اسی کے حق میں ہے جو توبہ نہ کرے)۔

(اوپر گذر چکا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا مذہب قاتل مؤمن کے بارے میں جمہور کے برخلاف ہے مجاہدؒ نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو بھی اسی سے متعلق رکھا جو ناحق خون کرکے توبہ نہ کرے۔ فلاتعارض و لا اشکال)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله "مشركوا اهل مكة فقد قتلنا النفس التي حرم الله لانه لم يك في ايصالهم الاذى للمسلمين اشد من قتلهم و تعذيبهم اياهم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۴، ویاتی ص ۶۶۰، وص ۷۰۱، وص ۷۱۰۔

۳۵۹۷ ﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بنُ الوَلِيْدِ قال حَدَّثَنَا الوَلِيْدُ بنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِي قال حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ اَبِي كَثِيْرٍ عن محمَّدِ بنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قال حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ قال سَاَلْتُ ابنَ عَمْرِو بنِ العاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِي بِاَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ المُشْرِكُونَ بالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ بَيْنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي في حِجْرِ الكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بنُ اَبِي مُعَيْطٍ فوَضَعَ ثَوْبَهُ في عُنُقِهِ فخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا فاَقْبَلَ اَبُوبَكْرٍ حتى اَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قال أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا اَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ الآيه. تَابَعَه ابنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بنُ عُرْوَةَ عن عُرْوَةَ قلتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو، وَقالَ عَبْدَةُ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ قِيلَ لِعَمْرِو بنِ العَاصِ وقال محمَّدُ بنُ عَمْرٍو عن اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بنُ العَاصِ.﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا میں نے کہا مجھے بتائے جو

مشرکین نے سب سے سخت معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہے آپؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (بد بخت) آیا اور اس نے اپنا کپڑا حضور ﷺ کی گردن میں ڈال کر آپ ﷺ کا گلا زور سے گھونٹنے لگا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے بد بخت کا مونڈھا پکڑ کر دھکیل دیا اور اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا اور فرمایا کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (اخیر آیت تک جو سورہ مومن میں ہے) اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی اور بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو سے پوچھا، اور عبدہ نے بیان کیا ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے کہ عمرو بن عاص سے پوچھا گیا، اور محمد بن عمرو نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ نے کہ مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة للجزء الاول من الترجمة اظهر مايكون.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۴، ومرّ الحديث ص۵۱۹، وياتى ص۷۱۱۔

۲۱۴۵ ﴿بَابُ اِسْلامِ اَبِى بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام

۳۵۹۸ ﴿حَدَّثَنِى عبدُ اللهِ بنُ حَمَّادٍ الآمِلِىُّ قال حَدَّثَنِى يَحْيَى بنُ مَعِينٍ قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بنُ مُجَالِدٍ عن بَيَانٍ عن وَبَرَةَ عن هَمَّامِ بنِ الحَارِثِ قال قال عَمَّارُ بنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَاَبُوبَكْرٍ.﴾

ترجمہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ ﷺ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے وهو اول من اسلم من الاحرار البالغين.

تشریح پانچ غلام حضرت بلال، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ابوفکیہہ اور عبید بن زید رضی اللہ عنہم اور دو عورتیں ام المومنین خدیجہؓ اور ام ایمنؓ یا سمیہؓ، اور حضرت ابوبکرؓ۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جاہلیت میں بھی بت پرستی نہیں کی قاضی ابوالحسن نے اپنی مسند سے روایت کی کہ ان کے والد ابوقحافہ ان کو بت خانہ میں لے گئے اور کہا بت کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے ابوبکرؓ کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے کہا میں ننگا ہوں مجھ کو کپڑا دے اس نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر اس پر مارا تو وہ

اوندھا گر پڑا اتنے میں میرے والد ابو قحافہ آ گئے کہنے لگے یہ کیا کرتا ہے؟ میں نے کہا جو آپ دیکھ رہے ہو، وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لائے اور ان سے سب حال بیان کیا، انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بولو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگا میرے پاس کوئی نہ تھا تو میں نے ایک ہاتف سے سنا اس نے یوں آواز دی اللہ کی بندی! خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق ہے، وہ محمد ﷺ کا صاحب اور رفیق ہوگا۔ (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله "وابو بكر" من حيث انه يفهم منه ان ابابكر اسلم قبل الرجال.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۴۴، ومرّ الحديث ص ۵۱۶۔

۲۱۴۶

﴿بَابُ اِسْلامِ سَعْدِ بنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ﴾

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام

۳۵۹۹ ﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قال اَخبَرَنا اَبُو اُسَامَةَ قال حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ المُسَيَّبِ قال سَمِعْتُ اَبَااِسْحَاقَ سَعْدَ بنَ اَبِي وَقَّاصٍ يقولُ مَااَسْلَمَ اَحَدٌ اِلاَّ فی الیَومِ الَّذِی اَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّي لَثُلُثُ الاِسْلامِ.﴾

ترجمہ سعید بن مسیبؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسحاق سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں جس دن اسلام لایا ہوں دوسرے حضرات (جنہیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے) بھی اسی دن اسلام لائے اور اسلام لانے کے بعد سات دن بعد مجھ پر ایسے گزرے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله "ولقد مكثت" الخ لانه يدل انه من السابقين في الاسلام.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۴۴، ومرّ الحديث ص ۵۲۷، وص ۵۲۸۔

۲۱۴۷

﴿بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ﴾

جن کا ذکر

وَقَوْلِ اللّٰهِ تعالٰى "قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ".

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: (سورہ جن میں) آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا۔

۳۶۰۰ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ سَعِيْدٍ قال حدثنا اَبُواُسَامَةَ قال حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عن مَعْنِ بنِ عَبدِالرَّحمٰنِ قال سَمِعْتُ اَبِی قال سَاَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم بِالجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا القُرْآنَ فقالَ حَدَّثَنِي اَبُوكَ يعنی عَبْدَ اللهِ اَنَّه آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.﴾

ترجمہ | معن بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو کس نے دی تھی مسروق نے کہا کہ مجھ سے تیرے باپ عبداللہ بن مسعودؓ نے حدیث بیان کی کہ ببول کے ایک درخت نے حضور ﷺ کو خبر دی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۴۴۔

۳۶۰۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسماعِيلَ حدثنا عَمْرُو بنُ يَحْيَى بنِ سَعِيْدٍ قال اَخْبَرَنِي جَدِّی عن اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّه كانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم اِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فقالَ مَنْ هٰذا فقالَ اَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ فقالَ اَبْغِنِي اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَاتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَاَتَيْتُه بِاَحْجَارٍ اَحْمِلُهَا فی طَرَفِ ثَوبِی حتی وَضَعْتُهُ اِلٰی جَنْبِه ثُمَّ انصَرَفْتُ حتی اِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ مَابَالُ العَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الجِنِّ وَاِنَّه اَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الجِنُّ فَسَاَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوتُ اللهَ لَهُمْ اَنْ لايَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور ﷺ کے وضوء اور حاجت کیلئے (پانی کا) ایک برتن اٹھا کر چلتے ایک مرتبہ وہ یہ برتن لئے آپ ﷺ کے پیچھے جارہے تھے تو حضور ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ عرض کیا ابو ہریرہ تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے چند پتھر تلاش کرلیں اس سے استنجا کروں گا اور ہڈی اور گوبر نہ لانا، میں نے اپنے کپڑے کے کنارے میں (یعنی دامن میں) پتھروں کو لے کر حاضر ہوا اور حضور ﷺ کے پہلو میں رکھ دیا پھر وہاں سے لوٹ آیا جب حضور ﷺ فارغ ہو گئے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنوں کی خوراک ہیں نصیبین کے جنوں کا ایک وفد میرے پاس آیا اور وہ اچھے جن تھے ان لوگوں نے مجھ سے توشہ مانگا میں نے ان کیلئے اللہ سے دعا کی کہ جب یہ ہڈی اور گوبر پر سے گزریں تو اس پر کھانا پائیں (ہڈی اور گوبر پر ان کیلئے خوراک پیدا ہو جائے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة في قوله "هما من طعام الجن" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص۵۴۴، ومرّ الحديث ص ۲۷۔

توضیح وتشریح: ملاحظہ فرمائے نصر الباری جلد دوم، ص ۴۸ وص ۴۹، مفصل بحث ہے۔

۲۱۴۸

﴿بَابُ اِسْلَامِ اَبِی ذَرٍّ الغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ﴾

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اسلام

۳۶۰۲ ﴿حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ عبَّاسٍ قال حَدَّثَنَا عبدُ الرحمٰنِ بنُ مَهْدِيٍ قال حَدَّثَنَا المُثَنّٰی عن اَبِی جَمْرَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال لَمَّا بَلَغَ اَبَاذَرٍّ مَبعَثُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَ لِاَخِيْهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الوَادِی فاعْلَمْ لِی عِلمَ هٰذا الرَّجُلِ الَّذِی يَزْعُمُ اَنَّه نَبِیٌّ يَاتِيْهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قولِه ثُمَّ ائتِنِی فانْطَلَقَ الاَخُ حتى قَدِمه وَسَمِعَ مِنْ قولِه ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِی ذَرٍّ فقالَ لَه رَاَيْتُه يَامُرُ بِمكَارِمِ الاَخلاقِ وَكَلامًا مَاهُوَ بالشِّعْرِ فقالَ مَاشَفَيْتَنِی مِمَّا اَرَدْتُ فتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَه فِيْهَا ماءٌ حتى قَدِمَ مَكَّةَ فاَتَى المَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عنهُ حتى اَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيلِ فرآهُ عَلِيٌّ فعَرَفَ اَنَّه غَرِيْبٌ فلمَّا رآهُ تبعَه فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِنهُمَا صَاحِبَهُ عن شيءٍ حتى اَصْبَحَ ثم احتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى المَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ اليومَ وَلَا يَرَاهُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم حتى اَمْسٰى فعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهِ فمَرَّ به عَلِيٌّ فقالَ اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَه فاَقَامَه فذَهَبَ بِهِ مَعَه لَايَسْاَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عن شَيءٍ حتى اِذَا كانَ يومُ الثالِثِ فعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فاَقَامَ مَعَهُ ثم قالَ اَلَا تُحَدِّثُنِی مَاالَّذِی اَقْدَمَكَ قال اِنْ اَعطَيْتَنِی عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدُنِّی لَفَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ قال فاِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رسولُ اللّٰهِ فاِذَا اَصْبَحْتَ فاتَّبِعْنِی فاِنِّی اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّی اُرِيْقُ المَاءَ فاِنْ مَضَيْتُ فاتْبَعْنِی حتى تَدْخُلَ مَدْخَلِی فَفَعَلَ فانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حتى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَكَانَه فقالَ لَهُ النبيُّ صلى الله عليه وسلم ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فاَخْبِرْهُمْ حتى يَاتِيَكَ اَمْرِی قال وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فخَرَجَ حتى اَتَى المَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى

صَوتِہ اَشْھَدُ اَن لااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رسولُ اللّٰہِ ثمّ قامَ القومُ فَضَرَبُوہُ حتی اَضْجَعُوہُ وَاَتَی العَبَّاسُ فاَکَبَّ عَلَیْہِ قال وَیْلَکُمْ اَلَسْتُم تَعْلَمُونَ اَنّہ مِن غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِیقَ تِجارِکُمْ اِلَی الشَّامِ فَاَنْقَذَہُ مِنھُمْ ثمّ عادَ مِنَ الغَدِ لِمِثْلِھَا فَضَرَبُوہُ وَثَارُوا اِلَیْہِ فاَکَبَّ العَبَّاسُ عَلَیْہِ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب ابوذرؓ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت (نبوت) کی خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا سوار ہو کر اس وادی (مکہ) میں جاؤ اور اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے اس کے پاس خبر (وحی) آتی ہے میرے لئے معلومات حاصل کر کے لاؤ اور اس کی بات غور سے سنو پھر میرے پس آؤ یہ سنکر ان کے بھائی (انیس) چلے اور مکہ پہنچے اور حضور ﷺ کی باتیں سنیں پھر حضرت ابوذرؓ کے پاس واپس لوٹ کر آئے اور ان سے کہا کہ میں نے ان کو خود دیکھا وہ اچھے اخلاق وعادات کا لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام (قرآن) سنا ہے وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذرؓ نے کہا تیری اس بات سے میرا جو مقصد تھا تشفی نہیں ہوئی چنانچہ ابوذرؓ نے توشہ لیا اور پانی کا ایک مشکیزہ اٹھایا اور (چلتے ہوئے) مکہ پہونچے پھر مسجد حرام آئے اور نبی اکرم ﷺ کو تلاش کیا ابوذر حضور ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور حضورؐ کے متعلق (کفار قریش سے) پوچھنا مناسب نہیں سمجھا یہاں تک کہ کچھ رات گذر گئی تو آپ لیٹ گئے پھر حضرت علیؓ نے ان کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ کوئی مسافر ہے (علیؓ نے ابوذرؓ سے فرمایا آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے) پھر ابوذرؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور حضرت علیؓ کے پیچھے چلے لیکن ان دونوں میں کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کچھ نہیں پوچھا (نہ حضرت علیؓ نے کچھ پوچھا اور نہ ابوذر نے کوئی بات کی) جب صبح ہوئی تو ابوذرؓ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر اٹھایا اور مسجد حرام آ گئے اور سارا دن وہیں رہے اور شام تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں دیکھا پھر ابوذرؓ لیٹنے کی جگہ گئے تو حضرت علیؓ ادھر سے گزرے اور کہنے لگے کیا اس شخص کے لئے اپنی منزل پر جانے کا وقت نہیں آیا؟ کہ وہاں ہی قیام کرے (مطلب یہ ہے کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل گیا تھا) چنانچہ حضرت علیؓ ابوذر کو اپنے ساتھ لے گئے اور آج بھی ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا یہاں تک کہ جب تیسرا دن ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کیا حضرت علیؓ کے ساتھ تھے پھر علیؓ نے پوچھا ارے بھائی آپ مجھ کو بتائے کہ آپ کے یہاں آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذرؓ نے کہا اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کریں کہ میری رہنمائی کریں گے تو آپ سے سب کچھ بتا دوں حضرت علیؓ نے منظور کر لیا تو ابوذرؓ نے اپنا مقصد بیان کر دیا حضرت علیؓ نے فرمایا آپ کو جو خبر پہونچی ہے وہ بلاشبہ حق ہے اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اب صبح کو میرے پیچھے میرے ساتھ چلیں پھر اگر میں (راستے میں) کوئی خطرہ آپ کے بارے میں دیکھوں گا تو میں اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے میں پیشاب کروں گا لیکن اگر میں چلتا ہوں تو آپ میرے پیچھے چلتے رہنا اور میں جس گھر میں داخل ہوں آپ بھی

داخل ہو جائیں انہوں نے ایسا ہی کیا کہ حضرت علیؓ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں (اسی وقت) اسی جگہ مسلمان ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اب تو اپنی قوم غفار میں چلے جاؤ اور ان سے میرا حال بیان کرو یہاں تک کہ تجھ کو میری (میرے غلبہ کی) خبر پہونچے ابوذرؓ نے عرض کیا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بانگ دہل اس کلمہ توحید کا اعلان کروں گا چنانچہ حضور ﷺ کے یہاں سے نکلے اور مسجد حرام آئے تو بلند آواز سے کہا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، یہ سنتے ہی (قریش کے) کچھ لوگ اٹھے اور ان کو اتنا مارا کہ زمین پر گرا دیا اتنے میں عباسؓ آگئے اور ابوذرؓ پر اوندھے پڑ گئے اور کفار قریش سے کہنے لگے تم پر افسوس ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قبیلہ غفار کا ہے اور شام جانے والے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے ہے پھر ان لوگوں سے ابوذرؓ کو چھڑایا پھر دوسرے دن ابوذرؓ نے اپنے اسلام کا اظہار کیا پھر لوگوں نے مار پیٹ کی حملہ کیا پھر عباسؓ آئے ان پر اوندھے پڑ گئے اور ان کو بچایا۔ (اس کے بعد ابوذرؓ اپنے وطن چلے گئے اور ان کے بھائی اُنیس اور قبیلہ غفار کے بہت لوگ مسلمان ہوئے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة في قوله "واسلم مكانه".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۴ تا ص۵۴۵، ومرّ الحديث ص۴۹۹ تا ص۵۰۰۔

۲۱۴۹

﴿بَابُ اِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾

حضرت سعید بن زیدؓ کا اسلام

وهو احد العشر المبشره.

۳۶۰۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدثنا سُفيانُ عن اِسْمَاعِيلَ عن قَيْسٍ قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ زَيْدِ بنِ عَمْرِو بنِ نُفَيْلٍ فى مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يقولُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وإنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الإسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَو اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِى صَنَعْتُمْ بِعُثمانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا اَنْ يَرْفَضَّ.﴾

ترجمہ | قیس (ابن ابی حازم) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کوفہ کی مسجد میں سنا وہ فرما رہے تھے خدا کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا اور تم نے جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ کیا ہے اس پر اگر اُحد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے تو بیشک اس کا سرک جانا بجا ہوگا (یہ اتنا بڑا حادثہ ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله "لمو ثقي على الاسلام بتعسف".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۴۵، ویاتی ص ۵۴۶۔

۲۱۵۰
﴿بَابُ اِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِؓ﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا بیان

۳۶۰۴ ﴿حَدَّثَنَامحمّدُ بنُ كَثِيرٍ قال اَخبَرَنا سُفيَانُ عن اِسمَاعِيلَ بنِ اَبِى خالِدٍ عن قَيسِ بنِ اَبِى حَازِمٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ قال مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنذُ اَسْلَمَ عُمَرُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ غالب رہے جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۴۵۔

۳۶۰۵ ﴿حَدَّثَنَایَحْيَى بنُ سُلَيْمَانَ قال حَدَّثَنِى ابنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنِى عُمَرُ بنُ محمّدٍ قال فَاَخبَرَنِى جَدِّى زَيْدُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ عن اَبِيهِ قال بَيْنَما هُوَ فى الدّارِ خائِفًا اِذْ جاءَهُ العَاصُ بنُ وَائِلِ السَهْمِىّ اَبُوعَمرٍو عَلَيْهِ حُلّةُ حِبَرةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيْرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِى سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فى الجَاهِلِيَّةِ فقالَ لَه مَابَالُكَ قالَ زَعَمَ قُومُكَ اَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِى اِنْ اَسْلَمْتُ قال لاسَبِيلَ اِلَيْكَ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا اَمِنْتُ فَخَرَجَ العاصُ فَلَقِىَ النَاسَ قد سَالَ بِهِمُ الوَادِى فقالَ اَيْنَ تُرِيْدُونَ فقالوا نُرِيْدُ هٰذا ابنَ الخَطّابِ الّذِى صَبَا قال لاسَبِيلَ اِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ (اسلام لانے کے بعد قریش سے) خوفزدہ ہو کر گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوعمرو عاص بن وائل سہمی حضرت عمرؓ کے پاس آیا دھاری دار (یمنی) حلّہ اور ریشمی گوٹ کا کرتہ پہنے ہوئے تھا اور بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو جاہلیت کے زمانہ میں ہمارے حلیف تھے عاص بن وائل نے حضرت عمرؓ سے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ (کیوں خوفزدہ ہو؟) عمرؓ نے فرمایا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو وہ مجھ کو مار ڈالیں گے، عاص نے کہا وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، عاص کے اس کلمہ کے بعد میں مطمئن ہو گیا پھر عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی لوگوں سے بھر گئی ہے عاص نے پوچھا کہاں کا مقصد ہے؟ لوگوں نے بتایا اس عمر بن خطابؓ کی طرف جس نے دین بدل دیا ہے عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے تو لوگ واپس لوٹ گئے۔ (چونکہ عاص بن وائل اپنی

قوم بنی سہم کا سردار تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قوله "هذا ابن الخطاب الذى صبا" كانوا يقولون صبا لمن اسلم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ۵۴۵۔

۳۶۰۶ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِاللّٰه قال حدثنا سُفيَانُ قال عَمْرُو بنُ دِينَارٍ سَمِعْتُه قال قال عبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَاَنَا غُلامٌ فَوقَ ظَهْرِ بَيْتِى فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْصَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَاَنَا لَهُ جَارٌ قال فَرَاَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا العَاصُ بنُ وَائِلٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو لوگ (کفار) ان کے گھر کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے عمر نے اپنا دین بدل ڈالا ہے اور میں اس وقت لڑکا تھا اور اپنے گھر کی چھت پر تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی چوغہ پہنے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ عمر نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (دیکھو سن لو) میں اس کو پناہ دے چکا ہوں، عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ اس سے پھوٹ گئے (مجمع چھٹ گیا اور سب چلتے نظر آئے) تو میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔ (جو سردار تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة فى قوله "لما اسلم عمرؓ".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۵۔

۳۶۰۷ ﴿حَدَّثَنَا يَحيىَ بنُ سُلَيمانَ قال حَدَّثَنِى ابنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنِى عُمَرَ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قال ماسَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيءٍ قَطُّ يقولُ اِنِّى لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فقالَ لَقَدْ اَخطَاَ ظَنِّى اَوْاِنَّ هٰذا عَلىٰ دِينِه فِى الجَاهِلِيَّةِ اَوْلَقَدْ كانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فقالَ لَه ذٰلِكَ فقالَ مَارَاَيْتُ كَاليَومِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قال فَاِنِّى اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَااَخبَرْتَنِى قال كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِى الجَاهِلِيَّةِ قال فَمَا اَعْجَبُ مَاجَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قال بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا فِى السُّوقِ جَائَتْنِى اَعْرِفُ فِيْهَا الفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَاسَهَا مِنْ بعدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قال عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا اَنَا نائِمٌ عِنْدَ آلِهَتِهِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِه صَارِخٌ لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوتًا مِنْهُ يقولُ يَاجَلِيحْ اَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يقولُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَوَثَبَ القَومُ قلتُ لَااَبْرَحُ حتى

اَعْلَمَ مَاوَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰی يَاجَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِیٌّ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو جب کبھی کسی امر کے متعلق یہ کہتے سنا کہ میرا خیال ایسا ہے تو وہ ویسا ہی ہوتا جیسا وہ خیال فرماتے (یعنی حضرت عمرؓ کی رائے ہمیشہ صحیح نکلتی وہ محدثین میں سے تھے یعنی ان حضرات میں سے تھے جنہیں خدا کی طرف سے حق بات بتادی جاتی) ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گزرا تو آپ نے فرمایا یا تو میرا خیال غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر (کافر ہے) یا یہ (کسی زمانہ میں) اپنی قوم کا کاہن تھا، اس شخص کو میرے پاس لاؤ (اس کا نام سواد بن قارب تھا) وہ شخص بلایا گیا تو حضرت عمرؓ نے اس سے وہی بات کہی (کہ تو مسلمان ہے یا کافر ہے یا کاہن؟) اس پر سواد بن قارب نے کہا میں نے آج جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو (مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے ایک مسلمان سے اس طرح کا سوال کرتے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ تم کافر ہو یا کاہن؟) حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تم پر لازم وضروری قرار دیتا ہوں کہ تو مجھ سے صحیح حال بیان کردے تب سواد نے کہا میں زمانہ جاہلیت میں کاہن تھا حضرت عمرؓ نے کہا تیری مؤکلہ جنیہ نے جو خبر تجھ کو بتائی ہے اس میں سب سے عجیب تر کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں ایک دن بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہنے لگی کیا تم نے جن کو نہیں دیکھا جب (آسمان سے) اوندھے لوٹا دیئے گئے تو کیسے خوف زدہ اور ناامید ہورہے ہیں اور اونٹوں اوران کے ٹاٹوں سے مل گئے ہیں (مطلب یہ ہے کہ جن آسمان پر جانے سے روک دیئے گئے، جاتے ہیں تو منہ کے بل گرادیئے جاتے ہیں گھبرا کر اوندھے منہ گرتے ہیں انہیں یہ ہوش بھی نہیں رہتا کہ ہم کہاں گرے جہاں اونٹیاں بندھی رہتی ہیں وہاں گرتے ہیں)۔

قال عمر صدق الخ: یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سواد نے سچ کہا، ان دنوں میں ایک دن میں ان کے معبودوں کے پاس سو رہا تھا کہ ایک شخص ایک بچھڑا لایا اور اسے ذبح کیا اور ایک چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخا کہ میں نے کبھی کسی چیخنے والے کو اتنی زور سے چیختے ہوئے نہیں سنا وہ آواز یہ تھی اے دشمن کامیابی کی بات ہے ایک فصیح شخص کہہ رہا ہے **لااله الا انت** (تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ!) یہ سنتے ہی لوگ اچھل پڑے (چل دیئے) عمرؓ نے فرمایا میں نے کہا کہ میں تو یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک یہ نہ جان لوں کہ اس کے پیچھے کیا ہے؟ پھر آواز آئی **یاجلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لااله الا الله** اب میں کھڑا ہوگیا ابھی کچھ دیر نہیں گزری کہ کہا گیا (لوگ کہنے لگے) یہ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے نبی ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ **وجه ذكر هذا الحديث فی هذا الباب ما قيل ان القصة التی فی هذا الحديث هی التی كانت سببا لاسلام عمر رضی الله عنه.**

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص۵۴۶۔

۳۶۰۸ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حدثنا يَحْيٰى قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قال حدثنا قَيْسٌ قال سَمِعْتُ سَعِيْدَ بنَ زَيْدٍ يقولُ لِلْقومِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الإسْلامِ اَنَا وَاُخْتُهُ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَنْقَضَّ.﴾

ترجمہ | حضرت سعید بن زیدؓ مسلمانوں سے فرمارہے تھے کہ میں نے اپنے تئیں اور عمرؓ کی بہن کو دیکھا کہ (دونوں کو) عمر نے (رسی سے) باندھ دیا تھا اسلام کی بنیاد پر (کہ اسلام کیوں لائے) اس وقت تک عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم لوگوں نے جو ظلم حضرت عثمانؓ پر کیا اگر اس پر اُحد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو اس کا ٹوٹنا حق اور بجا ہے۔

مطابقة للترجمة | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة توخذ من قولِهٖ "لورايتني موثقي عمر على الاسلام انا واخته".

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص۵۴۶، ومرّ الحدیث ص۵۴۵، ویاتی ص۱۰۲۷۔

تشریح | یہاں نہایت اختصار ہے گویا صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واقعہ اسلام کی طرف اشارہ ہے سیر کی کتابوں میں تفصیل ہے۔

۲۱۵۱

﴿بَابُ اِنْشِقَاقِ القَمَرِ﴾

شق قمر کا بیان

۳۶۰۹ ﴿حَدَّثَنِي عبدُ اللهِ بنُ عبدِ الوَهَّابِ قال حدثنا بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ قال حدثنا سَعِيْدُ بنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عن قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ القَمَرَ شِقَّتَيْنِ حتى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو حضور ﷺ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے دکھادئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے حرا پہاڑ کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (یعنی ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا اس طرف درمیان میں پہاڑ)۔

مطابقة للترجمة | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ہنا ص۵۴۶، ومرّ الحدیث ص۵۱۳، ویاتی ص۷۲۲۔

۳۶۱۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عن اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِي مَعْمَرٍ عن عبدِ اللهِ قال انْشَقَّ القَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِنًى فقالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ

فِرْقَةٌ نَحوَ الجَبَلِ وقالَ اَبُوالضُّحىٰ عن مَسْرُوقٍ عن عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحمَّدُ بنُ مُسْلِمٍ عنِ ابنِ اَبِى نَجِيحٍ عن مجاهِدٍ عن اَبِى مَعْمَرٍ عن عبدِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جس وقت چاند کے دوٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو، اور چاند کا ایک ٹکڑا (دوسرے ٹکڑے سے الگ ہوکر) پہاڑ کی طرف چلا گیا۔ اور ابوالضحیٰ نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے ان سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا ان سے مجاہد نے ان سے ابومعمر نے ان سے عبداللہ بن مسعودؓ نے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۶، ومرّ الحديث ص۵۱۳، ويأتى ص۷۲۱۔

۳۶۱۱ ﴿حَدَّثَنَا عُثمانُ بنُ صَالِحٍ قال حدثنا بَكْرُ بنُ مُضَرَ قال حَدَّثَنِى جَعْفَرُ بنُ رَبِيعَةَ عن عِرَاكِ بنِ مالِكٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ بنِ مَسْعُودٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عبّاسٍ اَنَّ القَمَرَ انْشَقَّ عَلىٰ زَمَانِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۶، ومرّ الحديث ص۵۱۳، ويأتى ص۷۲۱۔

۳۶۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ حدثنا اَبِى حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عن اَبِى مَعْمَرٍ عن عبدِ اللّٰهِ قال انْشَقَّ القَمَرُ.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ چاند کے (دو) ٹکڑے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں بطور معجزہ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۶، ومرّ الحديث ص۵۱۳، ويأتى ص۷۲۱۔

۲۱۵۲

﴿بَابُ هِجْرَةِ الحَبَشَةِ﴾

حبشہ کی طرف ہجرت کا بیان

وقالتْ عَائِشَةُ قالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُم ذَاتَ نَخلٍ بَيْنَ

لابتین فهاجر من هاجر قبل المدينة ورجع عامة من كان هاجر بارض الحبشة الى المدينة فيه عن ابی موسی واسماء عن النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم.

اور حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کا مقام (مدینہ منورہ) دکھلا یا گیا وہاں کھجور کے باغات ہیں اور وہ مقام دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں ہے چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور اکثر مسلمان جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ مدینہ واپس لوٹ آئے۔ اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماء بنت عمیسؓ کی روایتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۵۴۶۔

۳۶۱۳ حدثنا عبد الله بن محمد الجعفي قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثنا عروة بن الزبير ان عبيد الله بن عدي بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الاسود بن عبد يغوث قالا له ما يمنعك ان تكلم خالك عثمان في اخيه الوليد بن عقبة وكان اكثر الناس فيما فعل به قال عبيد الله فانتصبت لعثمان حين خرج الى الصلوة فقلت له ان لي اليك حاجة وهي نصيحة فقال ايها المرء اعوذ بالله منك فانصرفت فلما قضيت الصلوة جلست الى المسور والى ابن عبد يغوث فحدثتهما بالذي قلت لعثمان وقال لي فقالا قد قضيت الذي كان عليك فبينما انا جالس معهما اذ جاءني رسول عثمان فقالا لي قد ابتلاك الله فانطلقت حتى دخلت عليه فقال ما نصيحتك التي ذكرت آنفا قال فتشهدت ثم قلت ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب الله ورسوله وآمنت به وهاجرت الهجرتين الاوليين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت هديه وقد اكثر الناس في شان الوليد بن عقبة فحق عليك ان تقيم عليه الحد فقال لي يا ابن اخي ادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت لا ولكن قد خلص الي من علمه ما خلص الى العذراء في سترها فقال فتشهد عثمان فقال ان الله قد بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب الله ورسوله وآمنت بما بعث به محمد صلى الله عليه وسلم وهاجرت الهجرتين الاوليين

كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَبَايَعْتُه وَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه وَلاَ غَشَشْتُه حتى تَوَفَّاهُ اللّٰه ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰه اَبَابَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه وَلاَ غَشَشْتُه ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاعَصَيْتُه وَلاَ غَشَشْتُه حتى تَوَفَّاهُ اللّٰه ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ فَاَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ شَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاخُذُ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيْدَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ.

ترجمہ عبید اللہ بن عدی بن خیار نے بیان کیا کہ مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے ان سے کہا آپ اپنے ماموں (امیر المومنین) حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمانؓ نے ولید کے ساتھ کیا تھا عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں (راستے میں) کھڑا رہا جب حضرت عثمانؓ نماز کیلئے نکلے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی اور وہ ضرورت آپ ہی کی خیر خواہی ہے حضرت عثمانؓ نے فرمایا میاں! تم سے تو میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ سن کر میں واپس چلا آیا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مسور اور عبد الرحمٰن کے پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمانؓ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انہوں نے جو جواب مجھے دیا تھا سب میں نے دونوں سے بیان کر دیا اس پر دونوں حضرات نے کہا بس جو تم پر فرض تھا تم نے ادا کر دیا۔

ابھی میں ان دونوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت عثمانؓ کا فرستادہ میرے پاس (بلانے کیلئے) آیا تو ان دونوں (مسور و عبد الرحمٰن) نے مجھ سے کہا (جاؤ) تمہیں اللہ نے امتحان میں ڈالا ہے آخر میں چلا اور حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو انہوں نے دریافت کیا وہ خیر خواہی کی بات کیا ہے جس کا ذکر تم نے ابھی کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا (پیغمبر بنا کر بھیجا) اور ان پر قرآن نازل کیا اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور آپ آنحضور ﷺ پر ایمان لائے اور آپ نے پہلی دو ہجرتیں (ایک حبشہ اور دوسری مدینہ منورہ) کیں اور آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور آپ نے حضور ﷺ کے طریق کو دیکھا (کہ کیسی حق پروری و عدل کرتے تھے) ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے (اس کی شراب نوشی کا چرچا کیا ہے) آپ پر ضروری ہے کہ اس پر حد قائم کریں (شراب کی حد لگائیں) حضرت عثمانؓ نے مجھ سے فرمایا ''اے بھتیجے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں لیکن آنحضور ﷺ کا کچھ علم دین کی باتیں مجھ کو معلوم ہیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں رہتے ہوئے معلوم ہو چکی ہیں۔

انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت عثمانؓ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا بیشک اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین وشریعت کو دے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر ایمان لایا اور پہلی دو ہجرتیں کیں جیسا، کہ تو نے بیان کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوا اور آپ ﷺ سے بیعت کی اور خدا کی قسم نہ میں نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی اور نہ کوئی دغابازی کی یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اٹھالیا اور ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا بخدا! میں نے ان کی بھی نہ کبھی نافرمانی کی نہ ان سے دغابازی کی پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے واللہ ان کی بھی میں نے کوئی نافرمانی نہیں کی اور نہ دغابازی کی اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا تو کیا اب میرا حق تم لوگوں پر ویسا ہی نہیں ہے جیسا ان تینوں کا حق مجھ پر تھا عبید اللہ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ کا حق ضرور ہے، حضرت عثمانؓ نے فرمایا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھ کو تم لوگوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں اب رہا ولید کا معاملہ جسکا تو نے ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے چنانچہ (گواہی گزرنے کے بعد) ولید کو چالیس کوڑے لگوائے حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا اور حضرت علیؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان حضرات کا حق تم پر تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة فی قو ل عثمانؓ "وهاجرت الهجرتين".

تشریح تفصیل وتشریح کے لئے اسی جلد ہفتم کی حدیث ۳۴۴۸ کی تشریح ملاحظہ فرمایئے۔

۳۶۱۴ ﴿حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ المُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عن هِشَامٍ قال حَدَّثَنِي اَبِي عن عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَاَيْنَهَا بِالحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقالَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الخَلْقِ عِندَ اللّٰهِ يَومَ القِيَامَةِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

مطابقۃ للترجمۃ مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث ان كلا من امّ حبيبة وامّ سلمة من المهاجرات الى الحبشة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۴۷، ومرّ الحديث ص ۶۱، وص ۶۲، وص ۱۷۹۔

۳۶۱۵ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قال حدثنا سُفيانُ قال حدثنا إِسْحَاقُ بنُ السَّعِيْدِ السَّعِيْدِيُّ عن أَبِيْهِ عن أُمِّ خالِدٍ بِنْتِ خالِدٍ قالتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَمِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَمْسَحُ الأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ قالَ الحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.﴾

ترجمہ | ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر لڑکی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دھاری دار (یعنی منقش) چادر عنایت فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرتے اور سناہ سناہ فرماتے حمیدی نے کہا حسن حسن یعنی عمدہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة في قوله "قدمت من ارض الحبشة".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۴۷، و مرّ الحديث ص ۴۳۲، و ياتي ص ۸۶۶، و ص ۸۶۹، و ص ۸۸۶۔

۳۶۱۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ حَمَّادٍ قال حدثنا أَبُوعَوَانَةَ عن سُلَيْمَانَ عن إِبْرَاهِيْمَ عن عَلْقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قال كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فلمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا قُلْنَا يارسولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فتَرُدُّ عَلَيْنَا قال إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلاً فقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قال أَرُدُّ فِي نَفْسِي.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ (ابتداء میں یعنی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ ﷺ (نماز ہی میں) سلام کا جواب دیتے پھر جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش کے) پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آئے اور ہم نے (نماز پڑھتے میں) آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا (نماز کے بعد) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم پہلے آپ ﷺ کو سلام کرتے تھے تو آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے تھے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (رب العالمین کی یاد میں مشغولیت ہوتی ہے کہ کسی کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی) سلیمان اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا ایسے موقعہ پر (یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں اگر کوئی سلام کرے) تو آپ کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتَرجمة في قوله "فلما رجعنا من عند النجاشي".

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص ۵۴۷، و مرّ الحديث ص ۱۶۰، و ص ۱۶۲۔

تشریح | كلام في الصلوة کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص ۳۹۴ و ص ۳۹۵۔

۳۶۱۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ العَلَاءِ قال حدثنا أَبُوأُسَامَةَ حدثنا بُرَيْدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن أَبِي

بُرْدَةَ عن اَبِی مُوسٰی قال بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِینَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِینَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِ بِالْحَبْشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَه حتی قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم لَكُمْ اَنْتُمْ یَااَهْلَ السَّفِیْنَةِ هِجْرَتَانِ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج (مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف نکلنے) کی اطلاع ملی اس وقت ہم یمن میں تھے پھر ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے (آنحضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچنے کیلئے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا وہاں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے ہوگئی ہم سب وہاں ٹھہرے پھر ہم سب مدینہ آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا اے کشتی والو! تم لوگوں کی دو ہجرت ہے۔ (یعنی دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة فی قوله "فالقتنا سفینتنا الی النجاشی بالحبشة".

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۴۷، ومرّ الحدیث ص۴۴۳، ویاتی فی المغازی ص۶۰۷۔

تشریح | پوری تفصیل وتشریح مع حل الفاظ کیلئے ملاحظہ کیجئے جلد ہشتم ص۲۹۲ تا ۲۹۳۔

۲۱۵۳

﴿بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِی﴾

نجاشی (حبش کے بادشاہ) کی وفات کا بیان

۳۶۱۸ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ قال اَخْبَرَنا ابنُ عُیَیْنَةَ عنِ ابنِ جُرَیْجٍ عن عَطَاءٍ عن جابرٍ قال قالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم حِیْنَ ماتَ النَّجَاشِیُّ ماتَ الیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلٰی اَخِیْكُمْ اَصْحَمَةَ ﴾

ترجمہ | حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی کی وفات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح مر گیا اس لئے اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی) کی نماز جنازہ پڑھ لو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَدیثِ للتّرجمة من حیث انه صلی اللّٰه علیه وسلم اخبر بموته وامرهم بالصلوة علیه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص۵۴۷، ومرّ الحدیث ص۱۶۷، وص۱۷۸۔

۳۶۱۹ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ الاَعلٰی بنُ حَمَّادٍ قال حدثنا یَزِیْدُ بنُ زُرَیْعٍ قال حَدَّثَنا سَعِیْدٌ قال حَدَّثَنا

قَتَادَةُ اَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ الانصاريِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فى الصَّفِّ الثَّانى اَوِ الثَّالِثِ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی تو ہم لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھیں اور میں دوسری صف یا تیسری صف میں تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم صلّى على النجاشي بعد اخباره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۷، ومرّ الحديث ص ۱۷۶، وص ۱۷۸۔

۳۶۲۰ ﴿حَدَّثَنِي عبدُ اللّٰهِ بنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حدثنا يَزِيْدُ عن سَلِيْمِ بنِ حَيَّانَ قال حدَّثنا سَعِيْدُ بنُ مِيْنَاءَ عن جابرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلّٰى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا، تابَعَهُ عبدُ الصَّمَدِ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر جنازے کی نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں، اس حدیث کی متابعت عبدالصمد نے کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة مثل مطابقة ما قبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۵۴۷۔

۳۶۲۱ ﴿حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بنُ حَرْبٍ قال حدثنا يَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ قال حدثنا اَبِى عن صالِحٍ عن ابنِ شِهَابٍ قال حَدَّثَنِي اَبُوسَلَمَةَ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ وابنُ المُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخبَرَهُمَا اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الحَبَشَةِ فى اليومِ الَّذِى ماتَ فِيْهِ وقالَ اسْتَغْفِرُوا لِاَخِيْكُمْ وعن صالحٍ عنِ ابنِ شِهابٍ قال حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ اَخبَرَهُمْ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَفَّ بِهِمْ فى المُصَلّٰى فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ کی موت کی اطلاع صحابہ کو اسی دن دیدی جس روز حبشہ میں انتقال ہوا اور حضور ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کیلئے مغفرت کی دعا کرو، اور صالح (ابن کیسان بالسند السابق) سے روایت ہے کہ ابن شہاب زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدگاہ میں صفیں بندھوائیں اور نجاشی پر نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۵۴۸، و مرّ الحدیث ص ۱۶۷، و ص ۱۷۶، و ص ۱۷۷، و ص ۱۷۸۔

۲۱۵۴ ﴿بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

مشرکوں کا قسمیں کھا کر نبی اکرم ﷺ کے خلاف عہد و پیمان کرنا

تشریح | ان مشرکوں نے جب دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کرلیا اور روز بروز مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تو ان لوگوں نے ایک عہد نامہ تیار کیا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کا بائیکاٹ کیا جائے اس مقاطعہ اور صحیفہ ظالمہ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۵ رص ۲۴۳۔

۳۶۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيْزِ بنُ عبد اللهِ قال حدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عن ابنِ شِهَابٍ عن اَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحمٰنِ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کیلئے عہد و پیمان کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مُطابقةُ الحَديثِ للتّرجمة فى قوله "حيث تقاسموا على الكفر" وتقاسمهم على الكفر هو تقاسمهم على قتل النبى صلى الله عليه وسلم وهو من اعظم الكفر واشدّه.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص ۵۴۸، و مرّ الحدیث ص ۲۱۶، ویاتی فی المغازی ص ۶۱۴ و ص ۱۱۱۴۔

۲۱۵۵ ﴿بَابُ قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ﴾

جناب ابوطالب کا واقعہ

ابوطالب کنیت ہے ان کا نام عبد مناف تھا مگر مشہور کنیت ہی سے تھے یہ ابوطالب حضور اقدس ﷺ کے چچا تھے حضور ﷺ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کے حقیقی بھائی تھے جب تک ابوطالب زندہ رہے حضور اقدس ﷺ کو مشرکین سے بچاتے رہے اگرچہ اسلام قبول نہیں کیا۔

۳۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عن سُفْيَانَ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ قال حَدَّثَنَا عبدُاللهِ بنُ الحَارِثِ قال حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بنُ عَبدِ المُطَّلِبِ قال لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه

وسلم ماأغنيتَ عن عمّكَ فإنّه كانَ يحوطُكَ ويغضبُ لَكَ قالَ هُوَ فى ضحضاحٍ مِن نارٍ ولَولاَ أنَا لَكانَ فى الدَّرْكِ الأسفلِ مِنَ النَّارِ. ﴾

ترجمہ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو کیا فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت وحمایت کیا کرتے تھے اور وہ آپ کیلئے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا (اگر میری سفارش نہ ہوتی) تو وہ دوزخ کی تہ میں بالکل پہنچے ہوتے۔

مطابقة للترجمة مُطابقةُ الحَديثِ للترجمة من حيث ان فيه بعض قصّة ابى طالب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص ۵۴۸، ويأتى ص ۹۱۷، وص ۹۷۲۔

۳۶۲۴ ﴿ حدَّثنَا محمُودٌ قال حدثنا عبدُ الرَّزَّاق قال أخبرَنا معمرٌ عنِ الزُّهريِّ عنِ ابنِ المُسيَّبِ عن أبيهِ أنَّ أباطَالِبٍ لمَّا حضرَتْهُ الوفَاةُ دخلَ عليهِ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَعِندَهُ أبُوجَهْلٍ فقالَ أىْ عَمِّ قُلْ لاَاِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ كَلِمَةً أُحاجُّ لَكَ بِهَا عندَ اللّٰهِ فقالَ أبُوجَهْلٍ وعبدُ اللّٰهِ بنُ أبى أُمَيَّةَ ياأَبَاطَالِبٍ ترغَبُ عن مِلَّةِ عبدِ المُطَّلِبِ فَلَمْ يزَالا يُكَلِّمَانِهِ حتى قالَ آخِرَ شيْءٍ كَلَّمَهُمْ بهِ عَلىٰ مِلَّةِ عبدِ المُطَّلِبِ فقالَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم لَأَستغفِرَنَّ لَكَ مالَمْ أُنْهَ عَنْهُ فنزلَتْ "مَاكانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أنْ يَستغفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِى قُرْبىٰ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ أنَّهُمْ أصْحابُ الجَحِيمِ" وَنَزَلَتْ "إنَّكَ لاتَهْدِى مَنْ أحْبَبْتَ". ﴾

ترجمہ حضرت مسیب بن حزنؓ سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت ان کے پاس ابوجہل بیٹھا ہوا تھا آنحضور ﷺ نے کہا چچا! آپ ایک مرتبہ لاالہ الا اللہ کہہ دیجئے اللہ کی بارگاہ میں آپ کی بخشش کے لئے ایک دلیل مل جائے گی اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے؟ یہ دونوں ان کو برابر یہی سمجھاتے رہے آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کی وہ یہ تھی کہ عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں (چنانچہ اسی دین پر مرے ایمان سے محروم رہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں تو آپ کے لئے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے گا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ماکان للنبیّ الآیۃ (سورہ توبہ) نبی کے لئے اور مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں جبکہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ وہ دوزخی ہیں اور آیت نازل ہوئی انک لاتھدی من احببت الآیۃ (قصص)۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۵۴۸، ومرّ الحدیث ص۱۸۱، ویاتی ص۶۷۵، وص۷۰۲، وص۹۸۸۔

۳۶۲۵ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ حدثنا اللَّيْثُ حدثنا ابنُ الهَادِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ خَبَّاب عن اَبِي سَعِيْدِ الخُدْرِيّ انّه سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وذُكِرَ عنده عَمُّهُ فقالَ لَعَلَّه تَنفعُهُ شفَاعَتِي يومَ القِيَامَةِ فيُجعَلُ في ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنهُ دِمَاغُهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ کی مجلس میں آپ ﷺ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے ان کو قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ معمولی آگ میں رکھا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث انه من جملة قصة ما اخبر النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۵۴۸، ویاتی ص۹۷۱۔

۳۶۲۶ ﴿ حَدَّثَنَا اِبرَاهِيمُ بنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابنُ اَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عن يَزِيْدَ بِهٰذَا وَقَالَ يَغْلِي مِنهُ اُمُّ دِمَاغِهِ. ﴾

ترجمہ | ابن ابی حازم اور دراوردی نے یزید (ابن الہاد کے واسطہ سے سابقہ حدیث کی طرح) سے بیان کیا البتہ اس روایت میں ہے کہ جناب ابوطالب کا بھیجہ اس سے کھولے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص۵۴۸۔

تشریح | سابق حدیث میں ابن الہاد اور اس میں یزید ہے دونوں کا مصداق ایک ہی ہے۔

﴿ بَابُ ۲۱۵۶ حَدِيْثِ الإِسْرَاءِ ﴾

اسرار کی حدیث کا بیان

وقولِ اللّٰهِ تعالىٰ "سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى".

(یعنی بیت المقدس تک جانے کا واقعہ) اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندہ کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

۳۶۲۷ ﴿ حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب حدثني ابوسلمة بن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت أخبرهم عن آياته وانا انظر اليه. ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب قریش نے مجھے معراج کے بارے میں جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو سامنے کر دیا (حجابات اٹھا دیئے) تو میں قریش کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه مشتمل على بعض ما وقع في الاسراء.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص۵۴۸۔

﴿ بابُ المعْراج ﴾ ۲۱۵۷

معراج کا بیان

۳۶۲۸ ﴿ حدثنا هدبة بن خالد قال حدثنا همام بن يحيى قال حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة ان نبي الله ﷺ حدثهم عن ليلة اسرى به بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق مابين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبي مايعني به قال من ثغرة نحره الى شعرته وسمعته يقول من قصه الى شعرته فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض فقال له الجارود هو البراق يااباحمزة قال انس نعم يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا لابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال

محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نعم قِيلَ مَرْحَبًا به فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفتح فلمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابنا الخَالَةِ قال هٰذا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قالا مَرْحَبا بالأخِ الصَّالِحِ والنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نعمْ قِيلَ مَرْحَبا فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فلمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوسُفُ قال هٰذا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فردَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حتى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيلَ اَوَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نعمْ قِيلَ مَرْحَبا بِهِ فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فلمَّا خَلَصْتُ اِلَي اِدْرِيسَ قال هٰذا اِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حتى اَتَى السَّمَاءَ الخَامِسَةَ فاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيْهِ قال نعمْ قِيلَ مَرْحَبًا به فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فلمَّا خَلَصْتُ فإذَا هٰرُونُ قال هٰذا هٰرُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حتى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قالَ محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ اِلَيهِ قال نعمْ قال مَرْحَبا به فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فلمَّا خَلَصْتُ فإذَا مُوسٰى قال هٰذا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فرَدَّ ثُمَّ قال مَرْحَبا بالأخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فلمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ له مايُبْكِيكَ قال اَبْكِي لِأَنَّ غلامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهِ اَكْثَرَ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فاسْتَفْتَحَ جِبْرَئيلُ قِيلَ مَنْ هٰذا قال جِبْرَئيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قال محمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قال نعمْ قال مَرْحَبا به فنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فلَمَّا خَلَصْتُ فإذَا اِبْرَاهِيمُ قال هٰذا اَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قال فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فرَدَّ السَّلامَ قال مَرْحَبا بالإبنِ الصَّالِحِ والنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ اِلَى سِدْرَةِ المُنْتَهٰى فإذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الفِيَلَةِ قال هٰذِهِ سِدْرَةُ المُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فقلتُ مَاهٰذَانِ يَاجِبْرَئيلُ قال اَمَّا البَاطِنَانِ فنَهْرَانِ فِي الجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فالنِّيلُ وَالفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ البَيْتُ المَعْمُورُ ثُمَّ اُتِيتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءِ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ

اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْجَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَاأُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْجَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي.

ترجمہ حضرت مالک بن صعصعہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ سے شب معراج کا واقعہ یوں بیان کیا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی قتادہؒ نے حطیم کے بجائے حجر کہا (حجر بھی حطیم ہی کو کہتے ہیں قتادہ راوی کو شک ہوا) کہ ایک آنے والے (جبرئیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور انہوں نے چاک کیا۔

قال وسمعته يقول: قتادہؒ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے یہاں سے یہاں تک کے درمیان (چاک کیا) تو میں نے جارود (ابن ابی سبرہ تابعی) سے جو میرے پہلو میں (قریب ہی) بیٹھے تھے پوچھا کہ حضرت انسؓ کی اس سے کیا مراد تھی؟ تو انہوں نے کہا سینے کے اوپری حصے سے (یعنی حلق سے) ناف تک (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انسؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے سینے کے سرے سے ناف تک چاک کیا پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا میرا دل دھویا گیا پھر ایمان سے بھرا گیا اس کے بعد اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر (سواری کے لئے) ایک جانور لایا گیا جو خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا سفید رنگ، جارود نے حضرت انسؓ سے پوچھا اے ابوحمزہ! یہ جانور براق تھا؟ حضرت انسؓ نے کہا ہاں!

وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچے اور جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو اندر سے پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا یہ بلائے

گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں وہاں پہنچا دیکھا کہ اس میں آدم علیہ السلام تشریف فرما ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح فرزند اور صالح نبی!۔

پھر جبرئیل علیہ السلام (مجھ کو لے کر) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) دو خالہ زاد بھائی تشریف فرما ہیں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں تو کہا گیا انہیں مرحبا، خوب آئے اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ یوسف علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا نیک بھائی اور نیک نبی خوش آمدید۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا یہ بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں، اندر سے کہا گیا خوش آمدید خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا پھر میں ادریس علیہ السلام تک پہنچا جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید نیک بھائی اور نیک نبی۔

اس کے بعد جبرئیلؑ مجھ کو لے کر پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے، جبرئیلؑ نے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمدید، خوب آئے پھر جب میں پہنچا تو دیکھا کہ ہارون علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارون ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں

بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جبرئیلؑ نے کہا ہاں کہا خوش آمدید خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی، پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کہنے لگے میں اس لئے روتا ہوں کہ یہ لڑکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجے گئے اور ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے۔

پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر ساتویں آسمان پر پہنچے اور جبرئیلؑ نے دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں تو کہا انہیں خوش آمدید خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک فرزند اور نیک نبی۔

پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو دیکھا کہ اسکے پھل ھَجَر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور دیکھا کہ اسکے پتے ہاتھی کے کان کے برابر، جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے اور دیکھا کہ چار نہریں ہیں دو باطن اور دو ظاہر، میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کیا ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا باطنی دو نہریں جنت میں جاری ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل وفرات ہیں پھر میرے سامنے بیت المعمور کیا گیا پھر میرے سامنے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اس کو پی گیا) جبرئیلؑ نے کہا یہ فطرت ہے (دین اسلام ہے) جس پر آپ اور آپ کی امت قائم ہیں۔

پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں پھر میں لوٹ آیا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا آپ ﷺ نے فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں بخدا آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور میں بنی اسرائیل پر بہت سختی کر چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جایئے اور ان سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں واپس حاضر ہوا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف فرمادیں پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا پھر میں واپس حاضر ہوا تو دس اور معاف فرمادیں پھر لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس اور معاف فرمادیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔

پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا پھر میں بارگاہ الٰہی میں لوٹ کر گیا تو مجھے

روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم دیا گیا میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل پر میں بہت زور ڈال چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس پھر جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار سے بہت درخواست کر چکا ہوں اور اب مجھے شرم آتی ہے اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں (اپنی امت سے پانچ نمازیں پڑھواؤں گا) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب میں آگے بڑھا تو ندا دینے والے نے ندا دی میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۴۸ تا ص ۵۵۰، ومرّ ص ۴۵۵، وص ۴۸۱، وص ۴۸۷ تا ص ۴۸۸، وغیرہ۔

تشریح معراج کی تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ثانی ص ۳۵۴۔

۳۶۲۹ ﴿ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال حدثنا عَمْرٌو عن عِكرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ في قولِهِ تعالىٰ "وَمَاجَعلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ" قال هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِه اِلٰى بَيْتِ المَقْدِسِ قال وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ في القُرْآنِ قال هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: وماجعلنا الرؤیا الآیۃ (سورہ بنی اسرائیل) (اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) اس میں رؤیا سے (مراد خواب نہیں ہے) آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اس رات دکھلایا گیا جس رات میں آپ ﷺ کو بیت المقدس لے جایا گیا، ابن عباسؓ نے فرمایا (اسی سورہ بنی اسرائیل میں) وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ في القرآنِ (آیت ۶۰ میں) شجرہ ملعونہ سے مراد تھوہر کا درخت ہے (یعنی سینڈ کا درخت جو اہل دوزخ دوزخ میں کھائیں گے)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۵۰، ویاتی ص ۶۸۶، وص ۹۷۸۔

﴿باب ۲۱۵۸ وُفُودِ الاَنْصَارِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ العَقَبَةِ﴾

مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس انصار کے وفود کی آمد، اور بیعت عقبہ کا بیان

۳۶۳۰ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا

اَحْمَدُ بنُ صَالِحٍ قال حدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قال حدَّثَنَا يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِي عبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَبدِ اللهِ بنِ كَعْبِ بنِ مالِكٍ اَنَّ عَبدَ اللهِ بنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قال سَمِعْتُ كَعْبَ بنَ مالِكٍ يُحدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قال ابنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةَ العَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن کعب جو اپنے والد کعبؓ کو پکڑ کر لے چلتے تھے جب حضرت کعبؓ نابینا ہو گئے نے بیان کیا کہ میں نے (اپنے والد) کعب بن مالکؓ سے سنا آپ غزوہ تبوک میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے (شریک نہ ہو سکنے) کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے تھے، ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کعبؓ نے کہا کہ میں عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا جس وقت ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و پیمان کیا اور مجھ کو تو اس رات کے عوض جنگ بدر میں بھی شریک ہونا زیادہ پسند نہیں ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "ولقد شهدت مع" الى آخره.

تعدد موضع والحديثُ هنا ص ۵۵۰، ومرّ الحديث ص ۳۸۶، وص ۴۱۴، وص ۵۰۲، ویاتی ص ۵۶۳، وص ۶۳۴، وص ۶۷۴، وص ۶۷۵، وغیرہ۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم مغازی کا مطالعہ کیجئے۔

۳۶۳۱ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال كَانَ عَمْرٌو يقولُ سَمِعْتُ جابِرَ بنَ عبدِ اللهِ يقولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ العَقَبَةَ قال ابوعبدِ اللهِ قال ابنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا البَرَاءُ بنُ مَعْرُورٍ. ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابوعبداللہ امام بخاریؒ نے کہا سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ان دونوں میں سے ایک براء بن معرورؓ تھے۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "شهد بی خالای العقبة".

تعدد موضع والحديثُ هنا ص ۵۵۰، ویاتی أیضاً ص ۵۵۰۔

تشریح علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں حضرت جابرؓ کی ماں کا نام نُسیبة (بضم النون بنت عقبة بضم العين وسكون القاف) تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے یہ دونوں حضرت جابرؓ کے ماموں تھے اور بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے ہیں، اور حضرت براء بن معرور حضرت جابرؓ کے ماموں نہیں تھے لیکن جابرؓ کی والدہ کے عزیزوں میں تھے اور

اہل عرب ماں کے عزیزوں کو ماموں کہہ دیتے ہیں۔ (قس)

۳۶۳۲ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قال اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قال عطاءٌ قال جابِرٌ اَنَا وَاَبِي وَخَالَايَ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ. ﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ نے فرمایا میں اور میرے والد اور میرے دو ماموں اصحاب عقبہ میں سے ہیں۔

مطابقة للترجمة هذا طريق آخر.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص ۵۵۰، ومرّ الحديث ص ۵۵۰۔

تشریح اس میں خالای بصیغہ تثنیہ ہے مراد دو ماموں سے ثعلبہ، اور عمرو ہیں یہ سب بیعت عقبہ میں شریک ہیں۔ ایک نسخہ میں بجائے تثنیہ کے بصیغۂ واحد خالی ہے۔

۳۶۳۳ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قال اخبرنا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قال حدثنا ابْنُ اَخِي ابنِ شِهَابٍ عن عَمِّهٖ قال اَخْبَرَنِي اَبُوادْرِيْسَ عائِذُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمِنْ اَصْحَابِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال وَحَوْلَه عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لاتُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي فِي مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِه فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قال فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ. ﴾

ترجمہ ابوادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان صحابہ میں سے تھے جو بدر کی جنگ اور لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے (بلکہ عبادہؓ نقیب بھی تھے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت آپ ﷺ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی فرمایا آؤ اور مجھ سے اس اقرار پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے، اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے، پس تم میں سے جو شخص اس اقرار و عہد پر ثابت قدم رہے گا اس کو اللہ تعالیٰ اجر دے گا اور جس سے کوئی کوتاہی (خلاف عہد) ہو جائے (شرک کے علاوہ) اور دنیا میں اسے اس کی سزا مل گئی ہو تو یہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی، اور جو کوئی ان گناہوں میں سے (شرک کے علاوہ) کوئی گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رہنے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے چاہے تو اس کو سزا دے اور چاہے تو اس کو معاف

کر دے، عبادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر حضور ﷺ سے بیعت کر لی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "بایعونی" وفی قولہ "فبایعتہ".

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۵۰، ومرّ الحدیث ص ۷، ویاتی ص ۵۷۰، وص ۷۲۷، وص ۱۰۰۳، وص ۱۰۰۴، وص ۱۰۱۵، وص ۱۰۷۱، وص ۱۱۱۲۔

تشریح حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات دیکھئے نصر الباری جلد اول ص ۲۴۳۔

حدود کفارہ ہیں یا نہیں؟ مفصل بحث کے لئے مطالعہ کیجئے جلد اول ص ۲۴۵۔

۳۶۳۴ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قالَ حدثنا اللَّیْثُ عن یَزِیْدَ بنِ اَبِی حَبِیْبٍ عن اَبِی الخَیْرِ عن الصُّنَابِحِیِّ عن عُبَادَۃَ بنِ الصَّامِتِ اَنَّہ قالَ اِنِّی مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بایَعُوا رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَقالَ بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَنْ لاَنُشْرِكَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلاَنَزْنِی وَلاَ نَسْرِقَ وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلاَّ بالحقِّ وَلاَ نَنْتَھِبَ وَلاَ نَعْصِیَ بِالجَنَّۃِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِیْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا کانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَی اللّٰہِ. ﴾

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ان نقیبوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور فرمایا ہم نے جنت کے عوض حضور ﷺ سے بیعت کی اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، اور ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ، لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ نافرمانی کریں گے اس کی جزا جنت ہے اگر ہم اس عہد میں پورے اترے، اور ہم نے اس میں کسی جرم کا ارتکاب کیا تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "بایعوا" وفی قولہ "بایعناہ".

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص ۵۵۰ تا ص ۵۵۱، ومرّ الحدیث ص ۷، ویاتی ص ۵۷۰، وغیرہ۔

﴿بابُ [۲۱۵۹] تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِشَۃَ﴾

نبی اکرم ﷺ کا حضرت عائشہؓ سے نکاح کرنے کا بیان

وَقُدُومِھَا المَدِیْنَۃَ وَبِنَائِہِ بِھَا.

اور مدینہ میں تشریف لانا اور حضرت عائشہؓ سے صحبت کرنا۔

۳۶۳۵ ﴿ حَدَّثَنَا فَرْوَۃُ بنُ اَبِی المَغْرَاءِ قال حَدَّثَنِی عَلِیُّ بنُ مُسْھِرٍ عن ھِشَامٍ عن اَبِیْہِ عن

عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الحَارِثِ بن خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَزَّقَ شَعرِي فَوَفٰى جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِي اُمِّي اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّي لَفِي اُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي فَصَرَخَتْ بِي فَاَتَيْتُهَا مَاأَدْرِي مَاتُرِيْدُ بِي فَاَخَذَتْ بِيَدِي حتى اَوْقَفَتْنِي عَلٰى باب الدَّارِ وَاِنِّي لَاَنْهَجُ حتى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ثُمَّ اَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَاسِي ثُمَّ اَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الاَنْصَارِ فِي البَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الخَيْرِ وَالبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِن شَانِي فَلَمْ يَرُعْنِي اِلَّا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِي اِلَيْهِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ بِنت تِسْعِ سِنِيْنَ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلے میں اترے (قیام کیا) مجھے بخار آ گیا میرے بال جھڑ گئے (پھر بخار اچھا ہو گیا) تو مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے پھر میری والدہ ام رومانؓ میرے پاس آئیں اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھے پکارا تو میں ان کے پاس حاضر ہوئی میں نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہیں؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور لے جا کر گھر کے دروازے پر کھڑا کیا اور میں ہانپ رہی تھی (سانس پھول رہا تھا) کچھ دیر میں میرا سانس درست ہوا پھر میری ماں نے کچھ پانی لے کر میرے چہرے اور سر پر پھیرا اس کے بعد مجھ کو گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی کچھ خواتین موجود تھیں وہ سب کہنے لگیں مبارک ہو مبارک اچھا نصیب لے کر آئی ہو پھر میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کر دیا تو انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا اور مجھے کسی چیز نے نہیں گھبرایا سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہ چاشت کا وقت تھا ان عورتوں نے مجھے حضور ﷺ کے سپرد کر دیا میں اس وقت نو سال کی تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة لانه مشتمل على تزوجه صلى الله عليه وسلم اياها وبنائه بها.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۵۱. ويأتي مختصرًا ص۵۵۱، وص۷۷۱، وص۷۷۱، وص۷۷۵، ///، ابن ماجه في النكاح.

تشریح وكان ذلك في شوال من السنة الاولٰى من الهجرة او الثانية. (قس)

۳۶۳۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى قال حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عن هشام بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عائشةَ اَنَّ النبيَّ ﷺ قال لَهَا اُرِيْتُكِ فِي المَنَامِ مَرَّتَيْنِ اَرٰى اَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ ويقولُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْهَا فَاِذَا هِيَ اَنتِ فَاَقُولُ اِنْ يَكُ هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں (ملبوس) ہو اور جبرئیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں یہ آپ کی بیوی ہیں اب میں اسے کھولتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ تو ہی ہے میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی جانب سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ "ھذہ امرأتک".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۵۱، ویاتی ص ۷۶۸، وص ۱۰۳۸، وص ۱۰۳۸۔

۳۶۳۷ ﴿ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْقَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. ﴾

ترجمہ عروہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ آنے سے تین سال قبل حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوگئی پھر آپ ﷺ دو سال کے قریب ٹھہرے رہے (یعنی کسی عورت سے صحبت نہیں کی) اور آپ ﷺ نے عائشہؓ سے نکاح کیا اس وقت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی پھر آپ ﷺ نے ان سے صحبت کی تو وہ نو برس کی تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص ۵۵۱، ومرّ الحدیث ص ۵۵۱، ویاتی ص ۷۷۱، وص ۷۷۵۔

۲۱۶۰ ﴿بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ﴾

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کا مدینہ کی جانب ہجرت کرنے کا بیان

وقال عبدُ اللهِ بنُ زَيْدٍ وَأَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وقال أَبُومُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْهَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ.

اور عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا، اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں تو (پہلے) میرا خیال یمامہ یا ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ مقام مدینہ تھا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں۔

۳۶۳۸ ﴿ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قال حدثنا سُفيانُ قال حدثنا الأعْمَشُ قال سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يقولُ عُدْنَا خبَّابا فقالَ هَاجَرنا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نُرِيْدُ به وَجهَ اللّٰهِ فوَقَعَ اَجْرُنا عَلَى اللّٰهِ فمِنَّا مَنْ مَضَي لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِه شيئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يومَ اُحُدٍ وَتَركَ نَمِرةً فكُنَّا إذَا غطَّيْنَا بِهَا رَاسَهُ بَدتْ رِجْلاهُ وَإذَا غطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاسُه فاَمَرَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَن نُغَطِّيَ رَاسَه وَنَجْعَلَ عَلٰي رِجْلَيْهِ شَيئًا مِنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ له ثَمرَتُهُ فهو يَهْدِبُهَا. ﴾

ترجمہ ابووائل (شقیق بن سلمہ) نے بیان کیا کہ ہم حضرت خباب بن ارتؓ کی عیادت کے لئے گئے تو فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر دے گا پھر ہمارے بعض ساتھی وہ ہیں جو (دنیا سے) گذر گئے اور انہوں نے (دنیا کا) کوئی نفع حاصل نہیں کیا (ان کا سارا بدلہ آخرت کے لئے رہا) ان ہی میں مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی (کفن دیتے وقت) جب ہم لوگ اس چادر سے ان کا سر ڈھانکتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانکتے تو ان کا سر کھل جاتا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھانک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں، اور ہم میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں بھی) ان کے لئے ان کا پھل پک چکا ہے چنانچہ وہ اس کو چنتے ہیں (یعنی دنیا کے مال واسباب سے نفع اندوز ہو رہے ہیں)۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "هاجرنا مع النبيِّ صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۵۱، ومرّ الحديث ص۱۷۰، ويأتي ص۵۵۶، وص۵۷۹، وص۵۸۴، وص۹۵۴، وص۹۵۵۔

۳۶۳۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا حَمَّادٌ هُوَ ابنُ زَيْدٍ عن يَحْيى عن محمَّدِ بنِ اِبراهيمَ عن عَلْقَمَةَ بنِ وَقاصٍ قالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قال سَمِعْتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ الاَعْمالُ بالنِّيةِ فمَنْ كانَتْ هجرَتُه اِلٰي دُنيا يُصِيْبُهَا اَوامْرَاةٍ يَتزوَّجُهَا فهِجرَتُه اِلٰي مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كانَتْ هِجرَتُه اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فهِجرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِه. ﴾

ترجمہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں پس جس کی ہجرت دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لئے ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہوگی (یعنی اس کا ثواب پائے گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۱، ومرّ الحديث ص۲، وص۱۳، وص۳۴۳، ويأتي ص۷۵۹، وص۹۸۹، وص۱۰۲۸۔

۳۶۴۰ ﴿ حَدَّثَنَا اِسحَاقُ بنُ يَزِيدَ الدِّمَشقِيُّ قال حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ حَمزَةَ قال حَدَّثَنِي اَبُوعَمرٍو الاَوزَاعِيُّ عن عَبدَةَ بنِ اَبِي لُبَابَةَ عن مُجَاهِدِ بنِ جَبرِ المَكِّي اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ كان يقولُ لاهِجرَةَ بَعدَ الفَتحِ، قال يَحيَى بنُ حَمزَةَ وَحَدَّثَنِي الاَوزَاعِيُّ عن عَطَاءِ بنِ اَبِي رَبَاحٍ قال زُرتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيدِ بنِ عُمَيرِ اللَّيثِيِّ فسَاَلنَاهَا عنِ الهِجرَةِ فقالت لاهِجرَةَ اليومَ كانَ المُؤمِنُونَ يَفِرُّ اَحَدُهُم بِدِينِهِ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رسولِه مَخَافَةَ اَن يُفتَنَ عَلَيهِ فاَمَّا اليَومَ فَقَد اَظهَرَ اللّٰهُ الاِسلامَ وَاليومَ يَعبُدُ رَبَّه حَيثُ شَاءَ ولكِن جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی (یعنی فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی) قال يحيى بن حمزة (هو يحيى بن حمزة المذكور فيما قبله وهو متصل بماقبله.) (عمدہ) یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا اور مجھ سے اوزاعی نے بیان کیا ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن عمیر لیثی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے حضرت عائشہؓ سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کے متعلق پوچھا تو عائشہؓ نے فرمایا آج (جب مکہ فتح ہو چکا اور دارالاسلام ہو گیا) ہجرت نہیں رہی، مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج جہاں چاہے اپنے پروردگار کی عبادت کر سکتا ہے لیکن جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے۔ (قیامت تک رہے گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان فيه حكمًا من احكام الهجرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۱ تا ص۵۵۲، ويأتي في المغازي ص۶۱۷۔

۳۶۴۱ ﴿ حَدَّثَنَا زَكَرِيا بنُ يَحيَى قال حَدَّثَنَا ابنُ نُمَيرٍ قال هِشَامٌ فَاَخبَرَنِي اَبِي عن عَائِشَةَ اَنَّ سَعدًا قال اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعلَمُ اَنَّه لَيسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَن اُجَاهِدَهُم فِيكَ مِن قَومٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ وَاَخرَجُوه اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَد وَضَعتَ الحَربَ بَينَنَا وَبَينَهُم وَقَالَ اَبَانُ بنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عن اَبِيهِ اَخبَرَتنِي عَائِشَةُ مِن قَومٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَاَخرَجُوهُ مِن قُرَيشٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا (یعنی دعا کی) اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری

راہ میں ان لوگوں سے جہاد کرنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور انہیں اپنے وطن سے نکالا، اے اللہ! میں گمان کرتا ہوں کہ شاید تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی بند کر دی، اور ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا ان سے ان کے والد عروہ نے بیان کیا کہ مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی (پھر یہی حدیث بیان کی اس میں حضرت سعد بن معاذؓ کے الفاظ یہ ہیں) من قوم کذبوا نبیك الخ یعنی جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور وطن سے نکالا یعنی قریش کے کفار۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "واخرجوه" اى كانوا سببا لخروجه من مكة الى المدينة وخروجه هذا هو الهجرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۲، ومرّ الحديث ص۶۶، ويأتي في المغازي ص۵۹۱۔

۳۶۴۲ ﴿ حَدَّثَنَا مَطَرُ بنُ الفَضْلِ قال حدَّثنا رَوْحٌ قال حَدَّثَنَا هِشامٌ قال حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عنِ ابنِ عباسٍ قال بُعِثَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَىٰ إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابنُ ثَلاثٍ وَسِتِّيْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ برس مکہ میں رہے آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گذارے اور تریسٹھ برس کی عمر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة في قوله "ثم امر بالهجرة".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۲، ومرّ الحديث ص۵۴۳، ويأتي ص۶۴۱، وص۷۴۴۔

۳۶۴۳ ﴿ حَدَّثَنَا مَطَرُ بنُ الفَضْلِ قال حَدَّثَنَا رَوْحُ بنُ عُبَادَةَ قال حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بنُ إِسْحَاق قال حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ دِينَارٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابنُ ثَلاثٍ وَسِتِّيْنَ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ (پیغمبری کے بعد) مکہ میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث ان كونه بمكة بعد مبعثه ثلاث عشرة سنة يدل على ان بقية عمره كانت في المدينة وهو بالضرورة يدل على الهجرة من مكة الى المدينة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۲، باقی کے لئے سابق حدیث دیکھئے۔

۳۶۴۴ ﴿ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عبدِ اللهِ قال حَدَّثَنِى مالِكٌ عن اَبِى النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بنِ عُبَيْدِ اللهِ عن عُبَيْدٍ يعنى ابنَ حُنَيْنٍ عن اَبِى سَعِيْدِ الخُدْرِىِّ اَنَّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فقالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهُ فاخْتَارَ مَاعِنْدَهُ فَبَكٰى اَبُوبَكْرٍ وقالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَه وقالَ الناسُ انْظُرُوا اِلٰى هٰذا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عن عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَاعِنْدَهُ وَهُوَ يقولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فكانَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكانَ اَبُوبَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا به وقالَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ مِنْ اَمَنِّ الناسِ عَلَىَّ فى صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَابَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً مِنْ اُمَّتِى لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلاً اِلَّا خُلَّةَ الْاِسْلَامِ لَايَبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِى بَكْرٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا جو دنیا کی بہار کی چیزیں وہ چاہے اللہ اس کو عنایت کرے یا جو کچھ (آخرت میں) اللہ کے پاس ہے وہ پسند کرلے اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں ملنے والی چیز کو پسند کرلیا اس پر ابوبکرؓ رونے لگے اور عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ابوبکر کے رونے پر تعجب ہوا اور لوگ آپس میں کہنے لگے ان بزرگ کو دیکھئے رسول اللہ ﷺ تو ایک بندہ کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کا اختیار دیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ حضور پر فدا ہوں، لیکن (پھر ہم کو معلوم ہوا کہ) رسول اللہ ﷺ ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اگر میں اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا البتہ اسلامی دوستی ان کے ساتھ کافی ہے۔ دیکھو مسجد کی طرف کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے (سب بند کردی جائے) سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من وقوله "ان من امن الناس على فى صحبته ولم يصاحب معه فى الهجرة الا ابوبكر رضى الله عنه وهذا بطريق الاستثناء وان كان فيه بعض بعد هذا القدر كاف فى المطابقة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص۵۵۲، ومرّ الحديث ص ۲۶ تا ص ۶۷، وص ۵۱۶۔

۳۶۴۵ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ قال ابنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِى

عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ انَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنا يومٌ اِلَّا يَاتِيْنا فِيْهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم طَرَفَيِ النَّهارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فلمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خرجَ اَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الحَبَشَةِ حتى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الغِمادِ لَقِيَهُ ابنُ الدَّغِنة وَهُوَ سَيِّدُ القَارَةِ فقالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَااَبَابَكْرٍ فقالَ اَبُوبَكْرٍ اَخْرَجَنِي قَوْمِي فأُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّي قال ابنُ الدَّغِنة فَاِنَّ مِثْلَكَ يَااَبَابَكْرٍ لايَخْرُجُ وَلاَ يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ المَعْدُوْمَ وتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الحَقِّ فاَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ واعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَه ابنُ الدَّغِنة فطافَ ابنُ الدَّغِنة عَشِيَّةً فِي اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فقالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ لايَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَايُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ المَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الحَقِّ فلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابنِ الدَّغِنَةِ وقالوا لِابنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَابَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّه فِي دارِه فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ ماشاءَ وَلَا يُؤْذِيْنا بِذٰلِكَ وَلاَ يَسْتَعْلِنْ به فاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فقالَ ذٰلِكَ ابنُ الدَّغِنة لِاَبِي بَكْرٍ فلَبِثَ اَبُوبَكْرٍ بذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّه فِي دَارِه وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِه وَلاَ يَقْرَأُ فِي غيرِ دَارِه ثُمَّ بَدَا لِاَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِه وَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ وَيَقْرَأُ القُرْآنَ فيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْه وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وكانَ اَبُوبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لايَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا قَرَأَ القُرْآنَ وَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوا اِلَى ابنِ الدَّغِنَةِ فقَدِمَ عَلَيْهِمْ فقالوا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَابَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّه فِي دَارِه فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِه فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالقِرَاءَةِ فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّه فِي دارِه فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قالتْ عَائِشَةُ فَاَتٰى ابنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ فقالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عليه فاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِي فَاِنِّي لَااُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ العَرَبُ اَنِّي اُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَه فقالَ اَبُوبَكْرٍ فَاِنِّي اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَاَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فقالَ النبيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّی اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوبَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فقالَ لَهُ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّی اَرْجُو اَنْ يُؤْذَنَ لِی فقالَ اَبُوبَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِاَبِی اَنْتَ قال نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰ رسولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ قال ابنُ شِهابٍ قال عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِی بَيْتِ اَبِی بَكْرٍ فِی نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِی بَكْرٍ هٰذَا رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَقَنِّعًا فِی سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَاْتِيْنَا فِيْهَا فقالَ اَبُوبَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ اَبِی وَاُمِّی وَاللّٰهِ مَاجَاءَ بِهِ فِی هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فقالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِی بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فقالَ اَبُوبَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِی اَنْتَ يارسولَ اللّٰهِ قال فَاِنِّی قَدْاُذِنَ لِی فِی الْخُرُوجِ فقالَ اَبُوبَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِاَبِی اَنْتَ يارسولَ اللّٰهِ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَمْ قال اَبُوبَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِی اَنْتَ يارسولَ اللّٰهِ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ هَاتَيْنِ قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَا هُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِی جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِی بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتُ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوبَكْرٍ بِغَارٍ فِی جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عبدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَايَسْمَعُ اَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ اِلَّا وَعَاهُ حتی يَاْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ فَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِی بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِی رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حتی يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِی الثَّلَاثِ وَاسْتَاْجَرَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوبَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِی الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِی عبدِ بنِ عدی هَادِيًا خِرِّيْتًا وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْغَمَسَ حِلْفًا فِی آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِیِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ

قُرَيْشٍ فَاَمِنَا فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَاَخَذَ بِهِمْ عَلٰى طَرِيْقِ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّه سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِي رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَه اَوْاَسَرَه فَبَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُم حتى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فقالَ يَاسُرَاقَةُ اِنِّي قَدْرَاَيْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اَرَاهَا محمَّدًا وَاَصْحَابَه قال سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَه اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلٰكِنَّا رَاَيْتَ فُلانًا وَفُلانًا انْطَلَقُوا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تخرج بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ به مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حتى اَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حتى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِي اِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْاَزْلامَ تُقَرِّبُ بِي حتى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ لايَلْتَفِتُ وَاَبُوبَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ حتى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلامِ فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حتى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ مَالَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ لَه اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَايُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِم الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْاَلانِي اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُه اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ اَدَمٍ ثُمَّ مَضٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال ابنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا

الزُّبَيْرُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَبَابَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَه حتى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَمَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَامَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حتى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُحَيِّيْ اَبَابَكْرٍ حتى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ حتى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَه فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حتى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صلى الله عليه وسلم بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَارسولَ اللّٰهِ فَاَبٰى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَقْبَلَه مِنْهُمَا هِبَةً حتى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ بُنْيَانِهِ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ۔

هٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالُ خَيْبَرَ ● هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ

وَيَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْآخِرَةِ ● فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِي. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ. ﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں دن کے دونوں طرف صبح شام رسول اللہ ﷺ تشریف نہ لاتے ہوں (یعنی ہمارے یہاں ہر روز دونوں وقت تشریف لاتے تھے) پھر جب (مکہ میں) مسلمانوں کو (قریش کے کافروں سے) تکلیفیں پہنچنے لگیں تو حضرت ابوبکرؓ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو ابن دغنہ (حارث بن یزید) آپ سے ملا وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے پوچھا اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ ابوبکرؓ نے فرمایا میری قوم (قریش) نے مجھ کو نکال دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں (اللہ کی) زمین کی سیر کروں گا اور (آزادی سے) اپنے رب کی عبادت کروں گا، ابن دغنہ نے کہا ابوبکر تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے تم ناداروں (محتاجوں) کی مدد کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بوجھل بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو، راہ حق میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں (اپنی پناہ میں لیتا ہوں) تم مکہ واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرو چنانچہ ابوبکرؓ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔

پھر ابن الدغنہ قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا ابوبکر جیسے (عمدہ) شخص کو نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے کیا تم ایک ایسے شخص کو نکال دو گے جو محتاجوں کی مدد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بیکسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے اور حق مصائب (حوادث) پر مدد کرتا ہے، قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ رد نہیں کی (منظور کر لی) اور سب نے ابن الدغنہ سے کہا کہ تم ابوبکر سے کہدو کہ وہ اپنے پروردگار کی عبادت اپنے گھر میں کریں اور اپنے گھر ہی میں نماز پڑھیں اور جو چاہیں تلاوت کریں اور اپنی عبادت سے ہم لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائیں اور نہ اعلانیہ یہ کام کریں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں اس بات سے کہ ہمارے عورتوں اور بچوں کو فتنہ میں ڈال دیں گے، (یعنی ہماری عورتیں اور بچے نہ بگڑ جائیں) پھر ابن الدغنہ نے یہ باتیں ابوبکرؓ سے کہہ دیں اور ابوبکرؓ اس شرط پر (کچھ دنوں مکہ میں) رہے کہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتے اور نہ نماز اعلانیہ پڑھتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کہیں قرآن پڑھتے، پھر ابوبکرؓ نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے (گھر کے باہر صحن میں) ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے اب وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا اور وہ سب اس کو پسند کرتے اور ابوبکر کو دیکھتے رہتے اور ابوبکرؓ بہت رونے والے (نرم دل) تھے جب قرآن پڑھتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔

اس صورت حال سے مشرکین قریش کے سرداروں کو گھبراہٹ ہوئی اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا تو سرداروں نے اس سے کہا ہم نے ابوبکرؓ کیلئے تمہاری پناہ اس شرط سے منظور کی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا

کریں گے لیکن انہوں نے اس شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے صحن میں (میدان میں) ایک مسجد بنالی ہے وہاں اعلانیہ نماز پڑھتے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں اور ہمیں اس کا ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے نہ بگڑ جائیں (کہ مسلمان ہو جائیں) اسلئے تم انہیں روک دو، اب اگر ابو بکرؓ یہ شرط منظور کرلیں کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں تو وہ ایسا کریں لیکن اگر وہ نہ مانیں اور اعلان واظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ وہ تمہاری پناہ واپس دے دیں کیونکہ ہم لوگ تمہاری دی ہوئی پناہ کو توڑنا پسند نہیں کرتے ہیں اور ہم ابو بکرؓ کے اس اعلان واظہار کو بھی برداشت نہیں کرسکتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ابن الدغنہ (مشرکین قریش کی تقریر سن کر) ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے آپ کے لئے جو شرط قریش سے ٹھہرائی تھی وہ آپ کو معلوم ہے اب تم اس شرط پر یا تو قائم رہو یا میری پناہ واپس کردو اس لئے کہ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی پھر اس کی پناہ (قریش کی دخل اندازی سے) توڑی گئی اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی اور خوش ہوں۔

اور نبی اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف فرما تھے نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات (اس سے پہلے) حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے اور ابو بکرؓ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تیاری شروع کردی تو رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ سے فرمایا تم ذرا ٹھہر جاؤ اس لئے کہ مجھے امید ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائیگی اس پر ابو بکرؓ نے عرض کیا کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے میرے باپ آپ پر فدا ہوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں، اب ابو بکرؓ نے آنحضور ﷺ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں کیکر (ببول) کے پتے کھلانے لگے (خبط وہ پتے جو ڈنڈے مار کر توڑے جائیں) چار مہینے تک کھلاتے رہے۔

ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دن ہم ابو بکرؓ کے گھر میں ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کہنے والا کہنے لگا (عامر بن فہیرہ یا اسماء بنت ابی بکرؓ) ابو بکرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سر چھپائے ہوئے تشریف لا رہے ہیں ایسے وقت میں جو آپ ﷺ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا ابو بکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان خدا کی قسم ایسے وقت میں تو آپ ﷺ کسی اہم کام کی وجہ سے تشریف لائے ہونگے (کوئی نیا معاملہ ہے) عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ تشریف لے آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو آپ ﷺ اندر داخل ہوئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ابو بکرؓ سے فرمایا کہ اپنے پاس سے (تھوڑی دیر کیلئے) نکال دو ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! یہاں آپ ہی کے گھر والے ہیں (یعنی عائشہ اور انکی والدہ ام رومان) آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے تو ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں رفاقت سفر (یعنی

مجھ کو ساتھ لے چلئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ساتھ چلو، ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں آپ ان دونوں اونٹنیوں میں سے ایک لے لیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے لوں گا۔

عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جلدی سے دونوں کے سفر کا سامان تیار کیا اور زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اور اسماء بنت ابی بکرؓ (میری بہن) نے اپنے پٹکے (کمر بند) کو پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑ گیا، عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ دونوں روانہ ہو کر جبل ثور کے غار میں پہنچے (جو مکہ سے تین میل پر تھا) اور تین راتیں اس میں چھپے رہے (وکان خروجھما من مكة يوم الخميس وخرجا منه يوم الاثنين) (قس) اور عبداللہ بن ابی بکرؓ رات ان دونوں کے پاس جا کر گذارا کرتے تھے اور وہ عبداللہ نوجوان ہوشیار اور بہت ذہین تھے پھر صبح (سحر کے وقت) قریش کے ساتھ مکہ میں صبح کرتا اس طرح جیسے پوری رات مکہ ہی میں گذاری پھر دن بھر دونوں حضور ﷺ اور ابو بکرؓ کو نقصان پہنچانے کی خبر سنتے اور رات کو اندھیری ہوتے ہی (غار پر آ کر) دونوں حضرات کو سنا دیتے، اور ابو بکرؓ کے مولیٰ عامر بن فہیرہ ان دونوں حضرات کیلئے ایک دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اس بکری کو غار میں لاتے تھے اور دونوں حضرات تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات گذارتے پچھلی رات عامر بن فہیرہ (گلے میں چل دیتے) بکریوں کو آواز دینا شروع کر دیتے تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے۔

اور رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنی دیل قبیلے جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی کے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط) کو راستہ بتلانے والا اجیر رکھا اور خریت اس شخص کو کہتے ہیں جو راستہ بتانے میں ماہر ہو یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا (عرب کے دستور کے مطابق ہاتھ ڈبو کر حلف کی تھی) اور کفار قریش کے دین پر تھا ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالے کر دیئے اور اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ تین راتوں کے بعد صبح کو غار ثور پر آجائے چنانچہ وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح کو دونوں اونٹ لے کر آ گیا اور عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان دونوں کے ساتھ روانہ ہوئے راستہ بتانے والے نے سواحل کا راستہ اختیار کیا۔

قال ابن شهاب: ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے خبر دی کہ اس سے اسکے باپ مالک نے بیان کیا کہ انہوں نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ ان دونوں میں سے ہر ایک کے قتل کرنے والے یا گرفتار کرنے والے کو پوری دیت (یعنی سو اونٹ) دینگے۔ (سراقہ کا بیان ہے کہ) میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان ہی کی قوم کا ایک شخص آیا اور ہمارے سامنے کھڑا ہوا اور ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل پر چند لوگوں کو دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ محمد (ﷺ) اور انکے ساتھی ہیں سراقہ نے کہا میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ وہی ہونگے لیکن اس سے میں نے کہا یہ وہ لوگ نہیں ہیں لیکن تو نے فلاں اور فلاں کو دیکھا ہوگا جو ہمارے سامنے گئے ہیں۔

اس کے بعد تھوڑی دیر مجلس میں ٹھہرا رہا پھر اٹھا اور گھر کے اندر داخل ہوا اور اپنی باندی سے کہا میرا گھوڑا نکال اور وہ ٹیلے کے پیچھے ہے اس کو روکے رہنا اور میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کی پشت سے نکل آیا اور اس کی انی (بھالا) سے زمین پر خط کھینچتا جاتا اور اس کے اوپر کے حصے کو نیچے جھکا دیا (تاکہ اس کی چمک دیکھ کر کوئی دوسرا میرے ساتھ نہ ہو جائے اور دیت کے اونٹ میں شریک ہو جائے) یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو گیا اور اسے سرپٹ دوڑایا یہاں تک کہ میں ان حضرات (حضور ﷺ) کے قریب پہنچ گیا تو میرا گھوڑا پھسل گیا اور میں گر گیا پھر میں اٹھا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور اس سے تیروں کو نکالا میں نے اس سے فال نکالنی چاہی کہ میں ان حضرات کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ تو فال وہ نکلی جو میں پسند نہیں کرتا تھا (یعنی فال میرے خلاف نکلی) مگر میں (دیت کے اونٹوں کی لالچ سے) پھر گھوڑے پر سوار ہوا اور پانسے کے خلاف عمل کیا۔

گھوڑا مجھے تیزی سے لیجا رہا تھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے تلاوت کی آواز سنی اور حضور ﷺ کسی طرف دیکھ نہیں رہے تھے اور ابو بکرؓ بکثرت اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے کہ میرے گھوڑے کے اگلے دونوں پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور میں گھوڑے سے گر پڑا پھر میں نے اسے ڈانٹا وہ کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا بمشکل اپنے پاؤں کو نکالا جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے آگے کے دونوں پاؤں سے ایک غبار اٹھا جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیلنے لگا پھر میں نے پانسے کی تیروں سے فال نکالی پھر فال وہی نکلی جو مجھے ناپسند تھی آخر میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لئے آواز دی تو وہ حضرات ٹھہر گئے پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوا، جس وقت راستے میں (بری نیت کی وجہ سے) رکاوٹیں پیش آئیں میرے جی میں یہ بات آ گئی کہ رسول اللہ ﷺ کا معاملہ غالب ہو کر رہے گا (یعنی آپ ﷺ کی دعوت عام ہو گی اور آپ ﷺ کا بول بالا ہو گا) میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے آپ کے معاملے میں دیت مقرر کر دی ہے اور میں نے ان حضرات کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی اور ان حضرات کی خدمت میں زادِ راہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضور ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ ان دونوں بزرگوں نے مجھ سے کوئی چیز طلب کی مگر یہ فرمایا کہ ہمارے معاملے کو چھپائے رکھنا پھر میں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ میرے لئے امن کی ایک سند لکھ دیجئے تو حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔

ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات (راستے میں) زبیرؓ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے تو زبیرؓ نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے (شارح بخاری علامہ کرمانیؒ لکھتے ہیں: وقیل الصحیح ان الذی کسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واابابکرؓ ہو صلحہ لا الزبیر، قال السیوطی فی التوشیح وجمع بانہما معا کانا فی الرکب وانہما معا کسیا.) (حاشیہ بخاری)۔

وسمع المسلمون بالمدینة: اور مدینہ کے مسلمانوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے نکل چکے ہیں تو یہ لوگ روزانہ صبح کو حرہ تک جا کر انتظار کرتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹاتی ایک دن طویل انتظار کے بعد یہ لوگ جب واپس آ گئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی کچھ دیکھنے کے لئے ایک ٹیلے پر چڑھا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا کہ سفید کپڑے میں تیزی سے آ رہے ہیں۔ (**یزول بھم السراب** آپ دور سے جتنا نزدیک ہو رہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریتی کا چمکنا زائل ہوتا کم ہوتا جاتا تھا) یہودی بے اختیار بلند آواز سے پکار اٹھا اے اہل عرب! یہ تمہارے پیشوا آ گئے جن کا تم انتظار کرتے تھے یہ سنتے ہی مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حرہ میں جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی آپ ﷺ ان لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے داہنی طرف مڑ گئے یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں قیام فرمایا یہ دوشنبہ کا دن اور ربیع الاول کا مہینہ تھا پھر ابو بکرؓ لوگوں سے ملاقات کے لئے کھڑے رہے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے انصار کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کو پہلے نہیں دیکھا تھا ابو بکرؓ کو (آنحضور ﷺ سمجھ کر) سلام کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابو بکرؓ سامنے آئے اور اپنی چادر سے حضور ﷺ پر سایہ کیا تو اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا اور رسول اللہ ﷺ نے بنی عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ زیادہ قیام فرمایا اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی گئی جو تقوی پر بنائی گئی (یعنی مسجد قبا) اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔

پھر (جمعہ کے دن) اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چلے اور لوگ (صحابہ) آپ ﷺ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے یہاں تک کہ مدینے میں اونٹنی مسجد نبوی کے پاس بیٹھ گئی (یعنی اونٹنی وہاں جا کر بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی ہے) اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ مقام دو یتیم بچے سہیلؓ اور سہلؓ کے کھجور سکھانے کا کھلیان تھا یہ دونوں بچے اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے، جب آپ ﷺ کی اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ یہی ہمارے رہنے کی جگہ ہوگی پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا اور ان دونوں سے کھلیان کی قیمت پوچھی تاکہ (خرید کر) اس مقام پر مسجد بنائیں، ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بطور ہبہ لینے سے انکار فرمایا یہاں تک کہ اس جگہ کو دونوں سے خریدا پھر وہاں مسجد بنائی اس کی تعمیر کے وقت خود رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اینٹ ڈھوتے اور فرماتے "یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں، یہ ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں بہت نیک کام اور پاک ہے (خیبر سے لوگ کھجور اور انگور لاد کر لایا کرتے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ کھجور انگور کا بوجھ اس بوجھ کے مقابلے میں کچھ نہیں کیونکہ وہ دنیا میں کھا پی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ ایسا ہے جس کا ثواب قائم ہے اور دائم رہے گا) اور فرماتے: اے اللہ بیشک اجر تو آخرت کا اجر ہے انصار اور مہاجر پر رحم فرما۔

آپ ﷺ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال فرمایا جس کا نام مجھ سے نہیں بیان کیا گیا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث میں ہم تک نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان اشعار کے علاوہ کبھی کوئی پورا شعر پڑھا ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ اظھر مایکون.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۲ تا ص ۵۵۵۔

۳۶۴۶ ﴿ حَدَّثَنِی عبدُ اللّٰہِ بنُ اَبِی شَیْبَۃَ قال حدثنا اَبُو اُسَامَۃَ قال حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عن اَبِیْہِ وفاطِمَۃَ عن اَسْمَاءَ صَنَعْتُ سُفْرَۃً لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاَبِی بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ الْمَدِیْنَۃَ فقلتُ لِاَبِی مَااَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُہٗ اِلَّا نِطَاقِی قال فَشُقِّیْہِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّیْتُ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ. ﴾

ترجمہ | حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ناشتہ تیار کیا پھر اپنے والد ابوبکرؓ سے کہا کہ میرے پٹکے (کمر بند) کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس ایسی نہیں ہے جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں آپؓ نے فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کرلو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اسی وقت سے میرا نام ذات النطاقین (دو پٹکوں والی) پڑ گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ من حیث انہ یتعلق بالھجرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۵۔

۳۶۴۷ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عن اَبِی اِسْحَاقَ قال سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قال لَمَّا اَقْبَلَ النبیُّ ﷺ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ تَبِعَہٗ سُرَاقَۃُ بنُ مَالِکِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَیْہِ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَسَاخَتْ بِہٖ فَرَسُہٗ قال ادْعُ اللّٰہَ لِی وَلَا اَضُرُّکَ فَدَعَا لَہٗ قال فَعَطِشَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَمَرَّ بِرَاعٍ قال اَبُوبَکْرِ الصِّدِّیْقِ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِیْہِ کُثْبَۃً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُہٗ فَشَرِبَ حتی رَضِیْتُ. ﴾

ترجمہ | حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ (غار ثور سے نکل کر) مدینہ چلے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے اس پر بددعا کی تو اس کا گھوڑا اس کو لے کر زمین میں دھنس گیا تو اس نے کہا میری خلاصی کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اور میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا کی، رسول اللہ ﷺ کو پیاس محسوس ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گذرا، ابوبکر صدیقؓ نے بیان کیا کہ میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا دودھ دوہا اور حضور ﷺ کے پاس لایا آپ ﷺ نے اتنا نوش فرمایا کہ میں خوش ہوگیا۔ (یہ روایت گذر چکی ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "اقبل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی المدینۃ واقبالہ الیھا ھو ھجرتہ الیھا.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۵، ومرَّ الحدیث ص ۳۲۹ تا ص ۳۳۰، وص ۵۱۰، وص ۵۱۵، ویاتی ص ۵۵۷، وص ۸۳۹۔

۳۶۴۸ ﴿ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بنُ يَحْيىٰ عن اَبِي اُسَامَةَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعبدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ قالتْ فخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ المَدِيْنَةَ فنزَلْتُ بِقُبَاءٍ فوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثمّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فوَضَعْتُهُ فى حَجْرِه ثمّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فمَضَغَهَا ثمّ تَفَلَ فى فِيْهِ فكانَ اَوَّلَ شَيءٍ دَخَلَ جَوفَه رِيْقُ رَسولِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثمّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثمّ دَعَا لَه وبَرَّكَ عَلَيْهِ و كانَ اَوَّلَ مَولودٍ وُلِدَ فى الإسلامِ، تَابَعَهُ خالِدُ بنُ مَخْلَدٍ عن عَلِيِّ بنِ مُسْهِرٍ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن اَسْمَاءَ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ حُبْلٰى. ﴾

ترجمہ | حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ حاملہ تھیں (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ انکے پیٹ میں تھے) اسماءؓ نے بیان کیا کہ میں (مکہ سے ہجرت کی نیت سے) اس وقت نکلی جب حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی چنانچہ میں مدینہ آئی اور قباء میں قیام کیا اور قباء ہی میں عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے پھر میں عبداللہ کو لیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اسکو آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا پھر حضور ﷺ نے ایک کھجور منگوائی اور اسے چبایا پھر اپنا تھوک انکے منہ میں ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا مبارک تھوک تھا پھر کھجور چبا کر اسکے منہ میں ڈالی پھر ان کیلئے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا (مہاجرین کا) اسلام کے زمانہ میں عبداللہ پہلے مولود ہیں جو پیدا ہوئے۔ زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا انہوں نے علی بن مسہر سے، انہوں نے ہشام سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماء سے، کہ انہوں نے جب نبی اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للجزء الثاني للترجمة وهو قوله "واصحابه اى هجرة اصحابه".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۵۵، ويأتى ص ۸۲۱ تا ص ۸۲۲۔

۳۶۴۹ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عن اَبِي اُسَامَةَ عن هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ اَوَّلُ مولودٍ وُلِدَ فى الإسلامِ عبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَيْرِ اَتَوا بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَاَخَذَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم تَمْرَةً فلَاكَهَا ثمّ اَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ فاَوَّلُ مادَخَلَ فى بَطْنِهِ رِيْقُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام میں (ہجرت کے بعد) ہوئی عبداللہ بن زبیرؓ ہیں لوگ ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ایک کھجور لی اور اس کو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں کو اس کو ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ نبی اکرم ﷺ کا مبارک لعاب تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "اول مولود ولد فى الاسلام" اى من

المهاجرين. (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے)۔

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۵۵ تا ص ۵۵۶۔

۳۶۵۰ ﴿ حَدَّثَنِي محمدٌ قال حَدَّثَنَا عبدُ الصَّمَدِ قال حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عبدُ العَزِيزِ بنُ صُهَيْبٍ قال حَدَّثَنَا اَنَسُ بنُ مالِكٍ قال اَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَى المَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اَبَابَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰه صلى الله عليه وسلم شابٌّ لايُعْرَفُ قالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ اَبَابَكْرٍ فيقول يااَبَابَكْرٍ مَنْ هٰذا الرَّجُلُ الذِى بَيْنَ يَدَيْكَ فيقولُ هٰذا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيْلَ قال فَيَحْسِبُ الحاسِبُ اَنَّه اِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيْقَ وَاِنَّمَا يَعْنِي سَبِيْلَ الخَيْرِ فالتَفَتَ اَبُوبَكْرٍ فَاِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قدلَحِقَهُمْ فقالَ يارسولَ اللّٰهِ! هٰذا فارِسٌ قدلَحِقَ بِنَا فالتَفَتَ نبيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالَ اَللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فقالَ يانَبِيَّ اللّٰهِ! مُرْنِي بِمَاشِئْتَ قال فَقِفْ مَكَانَكَ لاتَتْرُكَنَّ اَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قالَ فكانَ اَوَّلَ النَّهَارِ جاهِدًا على نبيِّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وكانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَه فنَزَلَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جانِبَ الحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الاَنْصَارِ فَجَاءُوْا اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فرَكِبَ نبيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَبُوبَكْرٍ وَحَفُّوا دُوْنَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيْلَ فِي المَدِيْنَةِ جاء نبيُّ اللّٰهِ جاء نبيُّ اللّٰه صلى الله عليه وسلم فَاَشْرَفُوا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جاءَ نبيُّ اللّٰهِ جاءَ نبيُّ اللّٰهِ فاَقْبَلَ يَسِيْرُ حتى نَزَلَ جانِبَ دَارِ اَبِي ايوبَ فَاِنَّه لَيُحَدِّثُ اَهْلَه اِذا سَمِعَ بِه عبدُ اللّٰه بنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِاَهْلِه يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجِلَ اَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ رَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ فقالَ نبيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَيُّ بُيُوْتِ اَهْلِنَا اَقْرَبُ فقالَ اَبُوْاَيُّوْبَ اَنَا يانَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذِهِ دَارِي وهٰذا بابِي قال فانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيْلًا قال قُوْمَا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ فلمَّا جاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم جاءَ عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلَامٍ فقالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسولُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُوْدُ اَنِّي سَيِّدُهُمْ وابنُ سَيِّدِهِمْ وَاَعْلَمُهُمْ وابنُ اَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَسَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ اَنْ يَعْلَمُوْا اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوا اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ قالوا فِيَّ مالَيْسَ فِيَّ فَاَرْسَلَ نبيُّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عليه فقالَ لَهُمْ رسولُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّي رسولُ اللّٰهِ حَقًّا وَاَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوا قالوا مَانَعْلَمُه قالوا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالَهَا ثَلاثَ مِرَارٍ قال فَاَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلامٍ قالوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وابنُ سَيِّدِنَا وَاَعْلَمُنَا وابنُ اَعْلَمِنَا قال اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قالوا حَاشٰى لِلّٰهِ ماكانَ لِيُسْلِمَ قال اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قالوا حاشٰى لِلّٰهِ ماكانَ لِيُسْلِمَ قال اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ قالوا حَاشٰى لِلّٰهِ ماكانَ لِيُسْلِمَ قال يَاابنَ سَلامٍ اُخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فقالَ يَامَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ رسولُ اللّٰهِ وَاَنَّه جَاءَ بِحَقٍّ فقالَ كَذَبْتَ فَاَخْرَجَهُمْ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ مدینہ کی طرف چلے اور آپ ﷺ ابوبکرؓ کو اپنے پیچھے بیٹھائے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ سفید ریش بزرگ تھے اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے (ابوبکرؓ حضور اقدس ﷺ سے دو برس کئی مہینے کے چھوٹے تھے لیکن چونکہ بال سفید ہو گئے تھے اس لئے بڑے معلوم ہوتے تھے اور ابوبکرؓ تاجر تھے اکثر اطراف وجوانب کا سفر کرتے رہتے اس لئے لوگ آپؓ کو پہچانتے تھے) اور اللہ کے نبی ﷺ جوان تھے اور آپ ﷺ کو عام طور سے لوگ پہچانتے نہ تھے اور ابوبکرؓ سے جب کوئی ملتا تو پوچھتا اے ابوبکر! یہ آپ کے آگے کون شخص ہیں؟ تو ابوبکرؓ فرماتے یہ میرے رہنما ہیں (دینی رہنما ہیں) سمجھنے والا (یعنی سننے والا) یہ سمجھتا کہ ابوبکرؓ کی مراد یھدینی سے راستہ بتانے والا ہے حالانکہ ابوبکرؓ مراد لیتے خیر کا (دین وایمان کا) راستہ۔

پھر ابوبکرؓ نے مڑ کر دیکھا کہ ایک سوار (سراقہ بن مالک) ان کے قریب پہنچ گیا تو ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سوار نے ہم کو پالیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے بھی مڑ کر دیکھا اور یہ دعا کی اے اللہ! اسے گرادے چنانچہ گھوڑے نے اسے گرادیا پھر گھوڑا کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا تو اس شخص (سراقہ بن مالک) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں (میں بجالاؤں گا) آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرا رہ اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے بیان کیا کہ یہ شخص (سراقہ) دن کے پہلے حصے (صبح کے وقت) اللہ کے نبی ﷺ سے لڑنے والا (دشمن) تھا اور دن کے آخری حصے میں آپ کا ہتھیار (حامی) بن گیا (دشمن کو آپ سے روکنے لگا)۔

پھر رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ کر حرہ کے کنارے اترے اور انصار کے پاس خبر بھیجی تو وہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے سلام کیا اور عرض کیا آپ سوار ہو کر تشریف لے چلیں آپ کی حفاظت اور اطاعت وفرمانبرداری کی جائے گی چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ اور ابوبکرؓ سوار ہو کر چلے اور حضرات انصار ہتھیار کے ساتھ دونوں بزرگوں کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے، مدینے میں شور مچ گیا اللہ کے نبی آئے، اللہ کے نبی آئے، لوگ سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور کہنے

لگے اللہ کے نبی آئے اللہ کے پیغمبر آگئے حضور ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے ایک کنارے میں اترے، حضور ﷺ ان کے گھر والوں سے بات کر ہی رہے تھے کہ عبداللہ بن سلامؓ نے آپ ﷺ کی آمد کی خبر سنی اور وہ اس وقت اپنے ایک کھجور کے باغ میں کھجور توڑ رہے تھے انہوں نے جلدی سے گھر والوں کے لئے توڑی ہوئی کھجوریں باغ میں رکھنا چاہا لیکن جب حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو کھجور ان کے ساتھ ہی تھی انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے کچھ باتیں سنیں پھر اپنے گھر لوٹ گئے، اللہ کے نبی ﷺ نے پوچھا ہمارے (ننہالی) اقارب میں سے کس کا گھر زیادہ قریب ہے؟ تو ابوایوبؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں ہوں اور یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے ارشاد فرمایا پھر تو جاؤ اور ہمارے لئے قیلولہ کی جگہ درست کرو ابوایوب نے عرض کیا آپ دونوں تشریف لے چلئے اللہ کی برکت کے ساتھ، جب آپ ﷺ ابوایوبؓ کے گھر آئے تو عبداللہ بن سلامؓ بھی (دوبارہ) آگئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور بلاشبہ آپ حق لائے ہیں (یعنی جو دین آپ لائے ہیں وہ بیشک برحق ہے) اور یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں اور ان کا بڑا عالم ہوں ان کے بڑے عالم کا بیٹا ہوں اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے متعلق انہیں معلوم ہو بلایئے اور ان سے میرے متعلق دریافت فرمایئے کیونکہ اگر انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں کہنی شروع کر دیں گے چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ نے یہودیوں کو بلوایا اور وہ لوگ آئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (آپ ﷺ نے عبداللہ بن سلامؓ کو چھپا دیا) اور یہودیوں سے فرمایا اے گروہ یہود! تمہارے لئے خرابی ہے اس اللہ سے ڈرو جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ بلاشبہ یقینی طور پر جانتے ہو کہ یقیناً اللہ کا رسول برحق ہوں اور میں تم لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہوں دیکھو تم لوگ اسلام قبول کر لو، یہود نے کہا ہم اسے نہیں جانتے (کہ آپ اللہ کے رسول ہیں) آپ ﷺ نے تین بار ان سے فرمایا، انہوں نے ہر بار یہی جواب دیا کہ ہم کو معلوم نہیں، حضور ﷺ نے دریافت کیا اچھا یہ بتاؤ کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ انہوں نے کہا وہ ہمارے سردار ہیں ہمارے سردار کے بیٹے ہیں ہمارے سب سے بڑے عالم ہیں اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں حضور ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں یہودیوں نے کہا حاشاللہ (خدا نہ کرے وہ کیوں مسلمان ہونے لگے) وہ اسلام قبول نہیں کریں گے آپ نے فرمایا دیکھو اگر وہ اسلام قبول کر لیں؟ انہوں نے پھر یہی کہا حاشاللہ وہ کبھی مسلمان نہیں ہو سکتے، حضور ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن سلام! باہر ان کے سامنے آجاؤ چنانچہ عبداللہؓ نکلے اور کہا اے گروہ یہود! اللہ سے ڈرو قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم خوب جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ دین حق لے کر آئے ہیں تو یہودیوں نے کہا تم جھوٹے ہو آخر رسول اللہ ﷺ نے ان کو نکال باہر کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | **مطابقۃ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "اقبل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ" واقبالہ الیھا ھو ھجرتہ.**

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۵۶۔

۳۶۵۱ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسٰى قال اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عن ابنِ جُرَيْجٍ قال اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عن نافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عن عُمَرَ بنِ الخطّاب قال كانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ آلافٍ في اَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابنِ عُمَرَ ثلاثةَ آلافٍ خَمْسَ مِائَةٍ فقِيْلَ له هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَه مِنْ اَرْبَعَةِ آلافٍ فقالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ اَبَوَاهُ يقولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں مہاجرین اولین کا وظیفہ چار چار ہزار چار قسطوں میں مقرر کیا اور حضرت ابن عمرؓ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار چار قسطوں میں، تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ابن عمر کا وظیفہ چار ہزار سے کم کیوں کیا؟ وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں تو فرمایا اس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ہجرت کی ہے کہتے تھے یہ اس کے مثل نہیں جس نے بذات خود ہجرت کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص ۵۵۶

۳۶۵۲ ﴿ حَدَّثَنَا محمّدُ بنُ كَثِيْرٍ قال اخبرنا سُفْيَانُ عنِ الْاَعْمَشِ عن اَبِي وَائِلٍ عن خَبَّابٍ قال هَاجَرْنَا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ح وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى عنِ الْاَعْمَشِ قال سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ قال حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قال هَاجَرْنَا مَعَ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ وَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يومَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ له شَيْئًا نُكَفِّنُهُ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَاَمَرَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ اِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَه ثَمَرَتُه فَهُوَ يَهْدِبُهَا. ﴾

ترجمہ | حضرت خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی (دوسری سند سے) حضرت خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا تھی اور ہمارا ثواب اللہ کے پاس رہا (وہ اپنے فضل سے عنایت کرے گا) پھر ہم میں سے بعض تو گذر گئے اور انہوں نے (دنیا میں) اپنا اجر کچھ نہیں پایا انہیں میں سے مصعب بن عمیرؓ تھے جو غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انکے کفن کیلئے ایک چادر کے سوا ہم کو کچھ نہیں ملا اور وہ بھی ایسا کہ اگر ہم اس چادر سے انکا سر چھپاتے تو انکے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا پھر رسول

اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ اس سے سر چھپا دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دیں اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کا میوہ پکا اور وہ اس کو چن رہے ہیں (یعنی اپنے عمل کا پھل دنیا میں بھی پایا اور وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۶ تا ص ۵۵۷، ومرّ الحدیث ص ۱۷۰، وص ۱۵۵، ویاتی ص ۵۷۹، وص ۵۸۴، وص ۹۵۲، وص ۹۵۵۔

۳۶۵۳ ﴿ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بِشْرٍ قال حدثنا رَوْحٌ قال حدثنا عَوفٌ عن مُعَاوِیَۃَ بنِ قُرَّۃَ قال حدَّثَنِی اَبُوبُرْدَۃَ بنُ اَبِی مُوسٰی الاَشْعَرِی قال قال لِی عبدُ اللّٰہِ بنُ عُمَرَ ھَلْ تَدْرِی مَاقَالَ اَبِی لِاَبِیْکَ قال قلتُ لا قال فانَّ اَبِی قال لِاَبِیْکَ یَااَبَامُوسٰی ھَلْ یَسُرُّکَ اِسْلامُنَا مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھِجْرَتُنَا مَعَہ وجِھَادُنَا مَعَہ وَعَمَلُنَا کُلُّہ مَعَہ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ عَمَلٍ عَمِلنَاہُ بَعْدَہ نَجَونَا مِنہ کَفَافًا رَاسًا بِراسٍ فقالَ اَبِی لاوَاللّٰہِ قَدْ جاھَدْنَا بعدَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا کَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ کَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِکَ فقالَ اَبِی لٰکِنِّی اَنَا وَالَّذِی نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِہ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِکَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاہُ بَعْدُ نَجَونا مِنہ کَفَافًا رَاسًا بِراسٍ فقلتُ اِنَّ اَبَاکَ وَاللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ اَبِی. ﴾

ترجمہ | ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے والد نے تمہارے والد سے کیا کہا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا میرے والد نے تمہارے والد سے یہ کہا اے ابو موسیٰ! آپ کو یہ بات خوش رکھتی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے اور ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اور ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کیا اور ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ جو عمل بھی کیا وہ ہمارے لئے باقی رہے اور جو عمل ہم نے حضور ﷺ کے بعد کئے اس میں برابر سرابر ہو کر ہم نجات پا جائیں تو میرے والد نے کہا نہیں خدا کی قسم ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد جہاد کیا اور نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت اچھے کام کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور ہم ان سب کی جزا کی امید رکھتے ہیں تو میرے والد نے فرمایا لیکن میں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ سب ہمارے لئے باقی رہے اور ہر وہ عمل جو ہم نے حضور ﷺ کے بعد کیا اس سے برابر سرابر نجات پا جائیں تو میں نے کہا خدا کی قسم آپ کے والد میرے والد سے بہتر ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "ھجرتنا معہ".

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۷۔

افادہ: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قوله "فقال ابي لا والله" كذا وقع والصواب فقال ابوك. (عمدہ)
مطلب یہ ہے کہ اس روایت میں پہلی مرتبہ جو 'فقال ابی" آیا ہے اس میں سہو ہے صحیح یہ ہے فقال ابوك اسلئے کہ ابن عمرؓ ابو بردہؓ سے کہہ رہے ہیں اور انکو بتا رہے ہیں کہ انکے والد ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا لا واللہ اسلئے صحیح یہ ہے کہ فقال ابوك ہونا چاہئے چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: وقد وقع في رواية النسفي على الصواب ولفظه فقال ابوك لا والله.

۳۶۵۴ ﴿ حَدَّثَنِي محمَّدُ بنُ الصَّبَّاحِ اَوْبَلَغَنِي عَنْهُ قال حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ عن عاصِمٍ عن اَبِي عُثمانَ سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ اِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ اَبِيهِ يَغْضَبُ قال وَقَدِمْتُ اَنَا وَعُمَرُ عَلَى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَوَجَدْنَاهُ قَائِلاً فَرَجَعْنَا اِلَى المَنْزِلِ فَاَرْسَلَنِي عُمَرُ وقال اذْهَبْ فانْظُرْ هَلِ اسْتَيقَظَ فَاَتَيْتُه فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُه ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّه قَدِاسْتَيقَظَ فَانْطَلَقْنَا اِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حتى دَخَلَ فَبَايَعَه ثُمَّ بَايَعْتُه. ﴾

ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا جب ان سے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو خفا ہو جاتے (کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپؓ کی آپؓ کے والد حضرت عمرؓ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی اس طرح کی بات کہتا تو آپ خفا ہو جاتے اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ کے ساتھ ہجرت کی تھی)۔

قال وقدمت الخ: آپؓ نے بیان کیا کہ میں اور حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے حضور ﷺ کو قیلولہ کرتے ہوئے پایا اس لئے ہم اپنی منزل پر لوٹ آئے (کچھ دیر کے بعد) پھر عمرؓ نے مجھ کو بھیجا اور کہا جاؤ دیکھو کہ کیا حضور بیدار ہو گئے؟ چنانچہ میں آیا (آنحضور ﷺ بیدار ہو چکے تھے) میں اندر چلا گیا اور میں نے حضور ﷺ سے بیعت کر لی پھر میں عمرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ حضور بیدار ہو چکے ہیں اب ہم دونوں تیزی کے ساتھ حضور کی طرف چلے خدمت میں حاضر ہوئے تو عمرؓ نے حضور ﷺ سے بیعت کی پھر میں نے بھی حضور ﷺ سے بیعت کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "هاجر".

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص ۵۵۷، ويأتي ص ۶۰۱۔

۳۶۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ عثمانَ قال حدثنا شُرَيْحُ بنُ مَسْلَمَةَ قال حَدَّثَنَا ابراهيمُ بنُ يُوسُفَ عن اَبِيهِ عن اَبِي اِسْحَاقَ قال سَمِعْتُ البَرَاءَ يُحَدِّثُ قال ابْتَاعَ اَبُوبَكْرٍ مِن عَازِبٍ رَحْلاً فَحَمَلْتُه مَعَهُ قال فَسَاَلَه عَازِبٌ عن مَسِيرِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال اُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلاً فَاَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حتى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَاَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قال فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه

وسلم فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَانْطَلَقْتُ انْفُضُ مَاحَوْلَه فَإِذَا اَنَا بِرَاعٍ قَدْ اَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي اَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ اَنْتَ يَاغُلَامُ فَقَالَ اَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَه هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قال نَعَمْ قلتُ هل اَنْتَ حَالِبٌ قال نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِه فَقُلْتُ لَه انْفُضِ الضَّرْعَ قال فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي اِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قد رَوَّأْتُهَا لِرسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَصَبَبْتُ على اللَّبَنِ حتى بَرَدَ اَسْفَلُه ثُمَّ اَتَيْتُ به النبيَّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ اِشْرَبْ يارسولَ اللهِ! فَشَرِبَ رَسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حتى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي اِثْرِنَا قال البَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ على اَهْلِه فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُه مُضْطَجِعَةٌ قد اَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَاَيْتُ اَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وقالَ كَيْفَ اَنْتِ يَابُنَيَّةُ.

ترجمہ ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ابوبکر صدیقؓ نے ان کے والد عازب سے ایک کجاوہ خریدا پھر میں اس کجاوے کو اٹھا کر ابوبکرؓ کے ساتھ چلا، براءؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ سے عازبؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سفر ہجرت کے متعلق پوچھا تو ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہم پر مشرکوں کی تاک ہو رہی تھی (نگرانی ہو رہی تھی) اس لئے ہم (غار سے) رات کو نکلے اور پوری رات اور دوسرے دن بھی تیزی کے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی تو ہم اس چٹان کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ بھی تھا ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پوستین (چمڑے کا بستر) بچھادی جو میرے ساتھ تھی پھر نبی اکرم ﷺ اس پر لیٹ گئے اور میں اس مقام کے اردگرد کوڑا کچرا صاف کرنے لگا دیکھا کہ ایک چرواہا ہے جو مختصر سی بکریاں لے کر اسی چٹان کی طرف آرہا تھا اس چٹان سے اس کا بھی ہماری طرح سایہ حاصل کرنا تھا میں نے اس سے پوچھا اے لڑکے! تمہارا تعلق کس سے ہے؟ تو اس نے بتایا کہ فلاں صاحب سے، پھر میں نے اس سے پوچھا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کیا تو دودھ سکتا ہے اس نے کہا ہاں پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری لی تو میں نے اس سے کہا کہ ذرا تھن (گرد وغبار سے) جھاڑ لے ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا اور میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا یہ پانی میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ساتھ لیا تھا پھر میں نے دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! نوش فرمایئے چنانچہ آپ ﷺ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا پھر ہم نے کوچ شروع کیا اور تلاش کرنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ براء نے بیان کیا کہ میں ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں گیا دیکھا کہ حضرت عائشہؓ ان کی صاحبزادی لیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آرہا تھا میں نے دیکھا کہ ان کے والد ابوبکرؓ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور پوچھا کیسی ہے بیٹی؟۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۷۔

۳۶۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا سُلَیمانُ بنُ عبدِ الرَّحمٰنِ قال حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ حِمیَرَ قال حَدَّثَنَا اِبراھِیمُ بنُ اَبِی عَبلَۃَ اَنَّ عُقبَۃَ بنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَہٗ عن اَنَسٍ خادِمِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلَیسَ فی اَصحَابِہٖ اَشمَطُ غَیرَ اَبِی بَکرٍ فَغَلَّفَھَا بِالحِنَّاءِ وَالکَتَمِ وَقالَ دُحَیم حَدَّثَنَا الوَلِیدُ قال حَدَّثَنَا الاَوزَاعِیُّ حَدَّثَنِی اَبُوعُبَیدٍ عن عُقبَۃَ بنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِی اَنَسُ بنُ مالِکٍ قال قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المَدِینَۃَ فکانَ اَسَنَّ اَصحَابِہٖ اَبُوبَکرٍ فَغَلَّفَھَا بِالحِنَّاءِ وَالکَتَمِ حتی قَنَا لَونُھَا. ﴾

ترجمہ | نبی اکرم ﷺ کے خادم انسؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ (مدینہ) تشریف لائے اور حضور ﷺ کے اصحاب میں حضرت ابوبکرؓ کے سوا کوئی ایسا نہیں تھا جن کے بال سفید ہو رہے ہوں چنانچہ ابوبکرؓ نے مہندی اور وسمہ کا خضاب استعمال کیا، اور دحیم (عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی) نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوعبید نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن وساج سے کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے انہوں نے بیان کیا کہ حضور ﷺ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکرؓ کی تھی انہوں نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا کہ جس سے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا مائل بسیاہی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ توخذ من قولہ "قدم النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" لان معناہ قدم من مکۃ مھاجرًا الی المدینۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۵۷ تا ص ۵۵۸۔

۳۶۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَصبَغُ قال حَدَّثَنَا ابنُ وَھبٍ عن یُونُسَ عنِ ابنِ شِھابٍ عن عُروَۃَ بنِ الزُّبَیرِ عن عائِشَۃَ اَنَّ اَبَابَکرٍ تَزَوَّجَ امرَاَۃً مِن کَلبٍ یقالُ لَھَا اُمُّ بَکرٍ فلمَّا ھَاجَرَ اَبُوبَکرٍ طَلَّقَھَا فَتَزَوَّجَھَا ابنُ عَمِّھَا ھٰذا الشَّاعِرُ الذی قال ھٰذِہِ القَصِیدَۃَ رَثٰی کُفَّارَ قُرَیشٍ۔

وَمَاذَا بِالقَلِیبِ قَلِیبِ بَدرٍ * مِنَ الشِّیزٰی تُزَیَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالقَلِیبِ قَلِیبِ بَدرٍ * مِنَ القَینَاتِ وَالشَّربِ الکِرَامِ
تُحَیّی بِالسَّلَامَۃِ اُمُّ بَکرٍ * وَھَل لِی بَعدَ قَومِی مِن سَلَامٍ
یُحَدِّثُنَا الرَّسُولَ بِاَن سَنَحیٰ * وَکَیفَ حَیَاۃُ اَصدَاءٍ وَھَامٍ

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بنی کلب کی ایک عورت سے شادی کی جس کو ام بکر کہا جاتا تھا پھر جب ابوبکرؓ نے (مدینہ کی طرف) ہجرت کی تو اس کو طلاق دے دی پھر اس سے اس کے چچا کے لڑکے شاعر نے نکاح کرلیا جس نے کفار قریش کے مرثیہ میں یہ قصیدہ کہا ہے:

۱۔ بدر کے کنویں میں کتنے مرے پڑے ہیں، عمدہ پیالے والے جو اونٹ کے کوہان سے مزین ہیں۔ (یعنی وہ بڑے بڑے لوگ جو اونٹ کے کوہان کا گوشت بھر بھر پیالے کھاتے تھے وہ پڑے ہیں)۔

۲۔ بدر کے کنویں میں کتنے پڑے ہیں، جو باعزت پینے والے اور گانے والیاں رکھنے والے تھے۔

۳۔ ام بکر سلامتی کا پیغام دیتی ہے، اور میری قوم کے مارے جانے کے بعد میرے لئے سلامتی کیا ہے؟

۴۔ رسول (ﷺ) ہم سے بیان کرتے ہیں کہ ہم زندہ کئے جائیں گے، اور کھوپڑیوں کو زندگی کیسے ملے گی؟

(مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعد الموت حشر نشر کی بات کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے مر کر بوسیدہ ہڈی کیسے زندہ ہوگی)۔

۳۶۵۸ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيْلَ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عن ثابِتٍ عن اَنَسٍ عن اَبِى بَكْرٍ رضى الله عنه قال كُنتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى الغَارِ فَرَفَعْتُ رَاسِى فاِذَا اَنَا بِاَقْدَامِ القَومِ فقُلْتُ يانَبِيَّ اللّٰهِ لَوانَّ بَعْضَهُمْ طَأطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قال اسْكُتْ يااَبَابَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا میں نے جو سر اٹھایا تو مشرکوں کے پاؤں دیکھے (وہ ہمارے سر پر کھڑے ہم کو تلاش کر رہے تھے) میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی اپنی نگاہ نیچی کی تو ہم کو دیکھ لے گا حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہ، ہم ایسے دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(ظاہر ہے کہ جس کے ساتھ اللہ کی حفاظت ہو دنیا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "فی الغار". کیونکہ یہ واقعہ ہجرت ہی کے سفر کا ہے۔

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۵۸۔

۳۶۵۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا الوَلِيْدُ بنُ مُسْلِمٍ قال حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ وقالَ مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ قال حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قال حَدَّثَنِي عَطاءُ بنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قال حَدَّثَنِي اَبُوسَعِيْدٍ قال جاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَاَلَه عَنِ الهِجْرَةِ فقالَ وَيْحَكَ اِنَّ الهِجْرَةَ شَانُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قال نَعَمْ قال فَتُعْطِي صَدَقَتَها قال نَعَمْ قال فَهَلْ تَمْنَحُ مِنهَا قال نعَمْ قالَ فتَحْلِبُهَا يَومَ وُرُودِهَا قال

نَعَمْ قال فاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ فإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شيئًا. ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس! ہجرت تو بہت مشکل کام ہے، کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں ہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کی زکوۃ دیتا ہے اس نے کہا جی ہاں دیتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کیا (محتاجوں کو پینے کے لئے) دودھ دیتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں دیتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا انہیں گھاٹ پر لے جا کر محتاجوں کے لئے دوہتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں ایسا بھی کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا پھر تم سمندروں کے پیچھے (آبادیوں کے پرے) رہ کر عمل کرتے رہو اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "فساله عن الهجرة".

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۵۸۔

﴿باب ۲۱۶۱ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ﴾

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کی مدینہ میں تشریف آوری

۳۶۶۰ ﴿ حَدَّثَنَا اَبُوالوَلِيْدِ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قال اَنْبَانَا اَبُواِسْحَاق سَمِعَ البَرَاءَ قالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بنُ عُمَيرٍ وابنُ اُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنا عَمَّارُ بنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ. ﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے (مہاجرین میں سے) ہمارے پاس مصعب بن عمیر اور عمرو بن ام مکتوم (مدینہ) آئے پھر عمار بن یاسر اور بلالؓ آئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة لان فيها مقدم اصحابه أيضًا.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۵۸، ويأتي ص۵۵۸۔

۳۶۶۱ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن اَبِي اِسْحَاق قال سَمِعْتُ البَرَاءَ بنَ عازِبٍ قال اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بنُ عُمَيْرٍ وابنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وكانوا يُقْرِءُونَ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بنُ الخطابِ فى عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَدِمَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَمَارَاَيْتُ اَهْلَ المَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حتى جَعَلَ الاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَمَاقَدِمَ حتى قَرَأْتُ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِى سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.﴾

ترجمہ حضرت برار بن عازبؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیرؓ اور عمرو ابن ام مکتوم (مدینہ) آئے اور یہ لوگوں کو قرآن پڑھاتے تھے، پھر بلالؓ اور سعدؓ اور عمار بن یاسرؓ آئے پھر حضرت عمرؓ بیس صحابہ کے ساتھ آئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لے کر) آئے میں نے اہل مدینہ کو کسی چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری پر خوش ہوئے یہاں تک کہ لونڈیاں کہنے لگیں اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے برارؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہی میں سبح اسم ربك الاعلى مفصل کی سورتوں میں سے پڑھ چکا تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديثُ هنا ص۵۵۸، ومرّ الحديث ص۵۵۸، ویاتی ص۷۳۶، وص۷۴۷۔

۳۶۶۲ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخْبَرَنا مالِكٌ عن هِشامِ بنِ عُرْوَةَ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ اَنَّهَا قالتْ لَمَّا قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم المَدِينَةَ وُعِكَ اَبُوبَكْرٍ وبلالٌ قالتْ فدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فقلتُ يااَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيابلالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قالتْ فكانَ اَبُوبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الحُمّٰى يقول ۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِى اَهْلِهِ ✽ وَالْمَوتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وكان بِلالٌ اِذَا اَقْلَعَ عَنْهُ الحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَه ويقولُ: شِعر ۔

اَلا لَيْتَ شِعْرِى هَلْ اَبِيتَنَّ لَيْلَةً ✽ بِوَادٍ وَحَولِى اِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ اَرِدَنْ يومًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ ✽ وَهَلْ يَبْدُونَ لِى شَامَةٌ وَّطَفِيلُ

قالتْ عائِشَةُ فجئتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فاَخْبَرْتُهُ فقالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْاَشَدَّ حُبًّا وَصَحِّحْهَا وَبارِكْ لَنا فى صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمّاهَا فاجْعَلْهَا بِالجُحْفَةِ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ اور بلالؓ بخار میں مبتلا ہوگئے عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں ان دونوں کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے (ابوبکرؓ) سے عرض کیا والد صاحب! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اور اے بلال! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کو جب بخار چڑھا تو یہ شعر پڑھنے لگے ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے اور موت اسکی چپل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور حضرت بلالؓ کا جب بخار اترتا تو رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے: کاش مجھے یہ علم ہوتا کہ میں ایک رات بھی ایسی وادی میں (یعنی وادی مکہ

میں) گذار سکوں گا کہ میرے اردگرد اذخر و جلیل ہوگی، اور کیا کسی دن مجنہ کے پانی پر گذر سکوں گا، اور کیا میری نظروں کے سامنے شامہ اور طفیل ہونگے؟۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے (ان دونوں کا حال) بیان کیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ محبوب و پسندیدہ بنادے اور مدینہ کو صحت افزا بنادے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کا بخار جحفہ منتقل فرمادے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۸ تا ص۵۵۹، ومرّ الحديث ص۲۵۳، ويأتي ص۸۴۴، وص۸۴۷، وص۹۴۳۔

۳۶۶۳ ﴿ حَدَّثَنِي عبدُ اللّهِ بنُ محمَّدٍ قال حَدَّثَنَا هشَامٌ اَخبَرَنا مَعمَرٌ عنِ الزُهرِيِّ حَدَّثَنِي عُروَةُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّهِ بنَ عَدِيٍّ اَخبَرَهُ دَخلتُ عَلَى عُثمانَ وقال بِشْرُ بنُ شُعَيبٍ حَدَّثَنِي اَبِي عنِ الزُّهرِيِّ حَدَّثَنِي عُروَةُ بنُ الزُّبَيرِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّهِ بنَ عَدِيِّ بنِ الخِيارِ اَخبَرَهُ قال دَخلتُ عَلَى عثمانَ فتَشَهَّدَ ثمَّ قال اَمَّابَعْدُ! فاِنَّ اللّهَ بَعَثَ محمَّدًا صلى اللّه عليه وسلم بِالحَقِّ وَكُنتُ مِمَّنِ استَجَابَ لِلّهِ وَلِرَسُولِهِ وآمَنَ بِمابُعِثَ بِه محمَّدٌ ﷺ ثمَّ هَاجَرتُ هِجرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهرَ رسولِ اللّهِ صلى اللّه عليه وسلم وبَايَعْتُه فَوَاللّهِ مَاعَصَيتُه وَلَا غَشَشْتُه حتى تَوَفَّاهُ اللّهُ تابَعَه اِسحَاقُ الكَلبِيُّ حَدَّثَنِي الزُهرِيُّ مِثلَهُ. ﴾

ترجمہ | عبیداللہ بن عدی بن خیار نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا امابعد! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا (سچا پیغمبر بنا کر بھیجا) اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا اور حضرت محمد ﷺ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جنہیں لے کر حضور ﷺ مبعوث ہوئے تھے پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف) اور رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا شرف مجھے حاصل ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے بیعت کی خدا کی قسم میں نے نہ آپ کی نافرمانی کی اور نہ آپ ﷺ سے خیانت کی یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا، شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ في قوله "ثم هاجرت هجرتين" وكان عثمان ممن رجع من الحبشة فهاجر من مكة الى المدينة ومعه زوجته رقية بنت النبي صلى الله عليه وسلم.

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۹، ومرّ الحديث ص۵۲۲، وص۵۴۶۔

۳۶۶۴ ﴿ حَدَّثَنا يَحيَى بنُ سُليمانَ حَدَّثَنِي ابنُ وَهبٍ حدثنا مالِكٌ ح قال ابنُ وَهبٍ وَاَخبَرَنِي يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخبَرَنِي عُبَيْدُ اللّهِ بنُ عبدِ اللّهِ اَنَّ ابنَ عباسٍ اَخبَرَهُ

اَنَّ عبدَ الرحمٰنِ بنَ عوفٍ رَجَعَ اِلَی اَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًی فی آخِرِحَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فوَجَدَنِی فقالَ عبدُ الرَّحمٰنِ فقلتُ یاامِیْرَ المُؤمِنِیْنَ اِنَّ المَوسِمَ یَجْمَعُ رَعَاعَ الناسِ وَاِنِّی اَرٰی اَنْ تُمْهِلَ حتی تَقْدَمَ المَدِیْنَةَ فاِنَّهَا دارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِاَهْلِ الفِقْهِ وَاَشرافِ النَّاسِ وَذَوِی رَأیِهِمْ وقالَ عُمَرُ لَاَقُومَنَّ فی اَوَّلِ مَقامٍ اَقُومُه بِالمَدِیْنَةِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے خبردی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے اہل کے پاس واپس آئے اور وہ منیٰ میں تھے حضرت عمرؓ کے آخری حج میں، عبدالرحمٰنؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہا (حضرت عمرؓ حاجیوں کو خطاب کرنے والے تھے) میں نے عرض کیا اے امیرالمؤمنین! حج کے موسم میں معمولی لوگ جمع ہوتے ہیں (شوروغل مچاتے ہیں) میں مناسب جانتا ہوں کہ آپ ٹھہر جائیں یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جائیں اس لئے کہ وہ دارالہجرۃ والسنۃ ہے اور وہاں سمجھدار اور شریف لوگ اور صاحب الرای رہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا میں مدینہ میں پہنچ کر سب سے پہلے (خطبہ کے لئے) ضرور کھڑا ہوں گا (اور لوگوں کو نصیحت کروں گا)۔

تشریح قصہ یہ ہوا تھا کہ حج کے موسم میں کسی نے منیٰ میں یہ کہا کہ جب عمر کی وفات ہوجائے گی تو میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا (یعنی خلیفہ بناؤں گا ابوبکرؓ کی بیعت بھی اچانک ہوئی تھی اور وہ کامیاب ہوگئی اس پر حضرت عمرؓ کو جلال آگیا اور فرمایا انشاء اللہ شام کو میں خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو مسلمانوں کا حق مسلمانوں سے غصب کرنا چاہتے ہیں اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے وہ مشورہ دیا جو حدیث مذکور میں ہے پوری تفصیل کتاب المحاربین میں آئے گی انشاء اللہ۔)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقةُ الحدیثِ للترجمةِ فی قولہ "فانها دار الهجرة والسنة".

تعدد موضعہ والحدیثُ هنا ص۵۵۹، ویاتی بطولہ ص۱۰۰۹۔

۳۶۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُوسَی بنُ اسْمَاعِیلَ قال حدثنا ابراهِیْمُ بنُ سَعْدٍ قال اخبرنا ابنُ شِهَابٍ عن خارِجَةَ بنِ زَیْدِ بنِ ثابِتٍ اَنَّ اُمَّ العلاءِ اِمْرأةً مِنْ نِسائِهِمْ بایَعَتِ النبیَّ صلی اللّٰہ علیه وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عثمانَ بنَ مظعُونٍ طار لَهُمْ فی السُّکْنٰی حِیْنَ اقْتَرَعَتِ الاَنْصارُ علٰی سُکْنَی المُهاجِرِیْنَ قالتْ اُمُّ العَلاءِ فاشْتَکٰی عثمانُ عندنا فمَرَّضْتُه حتی تُوُفِّیَ وَجَعَلْنَاهُ فی اَثْوابِه فدَخَلَ عَلَیْنَا النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم فقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِی عَلَیْكَ لَقَدْ اَکْرَمَكَ اللّٰه فقالَ النبیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ومَایُدْرِیْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَکْرَمَه قالتْ قُلْتُ لااَدْرِی بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یارسولَ اللّٰهِ فمَنْ قال اَمَّا هُوَ فقَدْ جاءَهُ وَاللّٰهِ الیقینُ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَرْجُو لَه الخَیْرَ وَمَا اَدْرِی وَاللّٰهِ وَاَنَا رسولُ

اللّٰهِ مايُفْعَلُ بِه قالتْ فوَاللّٰه لااُزَكِّى اَحَدًا بَعْدَه قالتْ فاَحْزَنَنِى ذٰلِكَ فنِمْتُ فاَرِيْتُ لِعُثمانَ بنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِى فجِئْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فاَخْبَرْتُه فقالَ ذٰلِكَ عَمَلُه.﴾

ترجمہ خارجہ بن زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ) امّ علاءؓ نے جو انصار کی ایک عورت تھیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن مظعون ان کے حصے میں آئے تھے (جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کے لئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعونؓ ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھے) امّ العلاءؓ نے بیان کیا کہ پھر عثمان ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے پھر میں نے ان کی پوری تیمارداری کی یہاں تک کہ وفات پا گئے اور ہم نے ان کو ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا (یعنی کفن پہنا دیا) تو ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا (یعنی میری زبان سے بے ساختہ یہ نکلا) اے ابو السائب! (حضرت عثمان کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہو تمہارے متعلق میری گواہی ہے کہ اللہ نے تم کو عزت بخشی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے ان کو عزت دی ہے؟ امّ العلاءؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! مجھے تو معلوم نہیں لیکن پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ (اگر عثمان کو عزت نہ ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا بہر حال عثمان پر تو واللہ یقینی امر (موت) آ چکا خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر و بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ (ایک روایت میں ہے مایفعل به کہ عثمان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اس صورت میں تو کوئی اشکال ہی نہیں لیکن جب یہ روایت ہو مایفعل بی تو اس صورت میں یہ معنی ہوگا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے "وَمَا اَدْرِى مايُفْعَلُ بى وَلَا بِكُمْ" الآية (احقاف آیت/۹)

جواب: یہ آیت اور حدیث مذکور اس وقت کی ہے جب تک یہ آیت نازل نہیں ہوئی "لیغفرك لك اللّٰه ماتقدّم من ذنبك وماتأخر" نیز اس وقت تک آپ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ آپ ﷺ سب سے افضل ہیں۔

قالت فو اللّٰه الخ: امّ العلاءؓ نے کہا پھر تو خدا کی قسم اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تزکیہ نہیں کروں گی امّ العلاء نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ان کا نیک عمل ہے۔ (جو آخرت میں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوا)۔

مطابقته للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ تؤخذ من قوله "حين اقترعت الانصار على سكنى المهاجرين".

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۵۹، ومرّ الحديث ص۱۶۶، وص۳۶۹ تا ص۳۷۰، ویاتی ص۱۰۳۷، وص۱۰۳۹۔

۳۶۶۶ ﴿ حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ سَعِيْدٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسامَةَ عن هشامٍ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ

كانَ يَومُ بُعاثٍ يَومًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهٖ صلى الله عليه وسلم فَقَدِمَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم المَدِينَةَ وَقَدِافْتَرَقَ مَلَؤُهُم وقُتِلَتْ سَرَاتُهُم فِى دُخولِهِم فِى الإسْلامِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ بعاث کا دن (یعنی انصار کے دونوں قبیلے اوس وخزرج کے درمیان لڑائی کا دن) اللہ نے اپنے رسول ﷺ کیلئے تمہید کے طور پر پیشتر کردیا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا کہ انکی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی انکے سردار قتل ہوچکے تھے یہ گویا انصار کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ فى قوله "فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم".

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۹، ومرّ الحديث ص۵۳۳،وص۵۴۳۔

۳۶۶۷ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ المثنّٰى قال حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن هِشام عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم عِنْدَها يَومَ فِطْرٍ اَوْاَضْحٰى وعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الاَنْصارُ يَومَ بُعاثٍ فقالَ اَبُوبَكْرٍ مِزْمارُ الشَّيطانِ مَرَّتَيْنِ فقالَ النبىُّ صلى الله عليه وسلم دَعْهُمَا يااَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَاِنَّ عِيدَنَا هٰذَا اليَومُ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن حضرت ابوبکرؓ ان کے یہاں آئے اور نبی اکرم ﷺ بھی وہیں تشریف فرما تھے اور عائشہؓ کے پاس دو لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے بعاث کے دن کہا تھا ابوبکرؓ نے دو مرتبہ کہا یہ شیطانی گانے بجانے (حضور ﷺ کے گھر میں؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابوبکر! ان دونوں کو چھوڑ دو (گانے دو) ہر قوم کا ایک دن عید کا (خوشی) کا ہوتا ہے اور یہ دن ہماری عید کا دن ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ من حيث انه مطابق للحديث السابق فى ذكر يوم بعاث والمطابق للمطابق للشئ مطابق لذلك الشئ ولم اراها من الشراح ذكر له مطابقة والذى ذكرته من الفيض الالٰهى. (عمدہ)

(مطلب یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا ہے جس میں بعاث کا ذکر ہے)

تعدد موضعہ | والحديثُ هنا ص۵۵۹، ومرّ الحديث ص۱۳۰،وص۱۳۵،وص۴۰۷،وص۵۰۰۔

۳۶۶۸ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا عبدُ الوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحاقُ بنُ مَنْصورٍ قال اَخْبَرَنا عبدُ الصَّمَدِ قال سَمِعْتُ اَبِى يُحَدِّثُ قال حدثنا اَبُوالتَّيَّاحِ يَزِيْدُ بنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِىُّ قال حدثنا اَنَسُ بنُ مالِكٍ قال قَدِمَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم المَدِيْنَةَ نَزَلَ فِى عُلْوِ المَدِيْنَةِ فِى حَىٍّ يقالُ لَهُم بَنُوعَمْرِو بنِ عوفٍ قال فاَقَامَ فِيهِم اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ

اَرْسَلَ اِلٰی مَلأِ بَنِی النَّجَّارِ قال فجاءُوا مُتَقَلِّدِی سُیُوفِهِمْ قال وَکَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰی رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم عَلٰی رَاحِلَتِه وَاَبُوبَکْرٍ رِدْفُه وَمَلَأُ بَنِی النَّجَّارِ حولَهٗ حتی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِی اَیُّوبَ قال فکانَ یُصَلِّی حَیْثُ اَدْرَکَتْه الصَّلٰوة وَیُصَلِّی فِی مَرَابِضِ الغَنَمِ قال ثُمَّ اِنَّه اَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلأِ بَنِی النَّجَّارِ فجاءُوا فقالَ یابَنِی النَّجارِ ثامِنُونِی حائِطَکُمْ هٰذا فقالوا لا وَاللّٰهِ لانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ قالَ فکانَ فِیهِ مااَقُولُ لَکُمْ کانَتْ فِیْهِ قُبورُ الْمُشْرِکِیْنَ وکانَتْ فِیهِ خِرَبٌ وکانَ فِیهِ نَخلٌ فَاَمَرَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بِقُبُورِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالخِرَبِ فَسُوِّیَتْ بِالنَّخلِ فَقُطِعَ قال فَصَفُّوا النَّخلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ قال وَجَعَلُوا عِضَادَتَیْهِ حِجَارَةً قال جَعَلُوا یَنقُلُونَ ذَاکَ الصَّخرَ وَهُمْ یَرْتَجِزُونَ وَرَسولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ یَقُولُونَ۔

اَللّٰهُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الآخِرَةِ ✿ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بالائی علاقہ (قبا) کے ایک قبیلہ میں اترے جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے وہاں چودہ دن قیام کیا پھر حضور اقدس ﷺ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا تو وہ لوگ اپنی تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انسؓ نے بیان کیا گویا میں (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں اور ابوبکرؓ آپ کے پیچھے اور بنی نجار کے لوگ آپ ﷺ کے چاروں طرف (چل رہے ہیں) یہاں تک کہ آپ ﷺ ابوایوب انصاریؓ کے صحن میں اتر پڑے حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ ابھی تک (آپ ﷺ کا قاعدہ تھا) جہاں نماز کا وقت ہوجاتا وہیں نماز پڑھ لیتے (چونکہ اس وقت تک کوئی مسجد نہیں بنی تھی) آپ ﷺ بکریوں کے تھانوں (بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے تھے) نماز پڑھ لیتے تھے، بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے بنی نجار! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو تو ان لوگوں نے عرض کیا یہ نہیں ہوگا خدا کی قسم! ہم تو اسکی قیمت اللہ تعالیٰ ہی سے لیں گے انسؓ نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کرتا ہوں اس میں مشرکین کی قبریں تھیں اور کچھ کھنڈر اور کھجور کے درخت تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی گئیں اور کھنڈر برابر کئے گئے اور درخت کاٹ ڈالے گئے انسؓ نے بیان کیا کہ کھجور کے تنے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کردیئے گئے (دیوار کا کام دینے کیلئے) اور کھجور کے دونوں طرف پتھر لگادیئے گئے مضبوطی کے لئے، انسؓ نے بیان کیا کہ صحابہ مسجد کیلئے پتھر ڈھورہے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی انکے ساتھ تھے صحابہؓ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے، ترجمہ:

فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ ✿ کر مدد انصار اور پردیسیوں کی اے خدا!

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۵۹ تا ص۵۶۰، ومرّ الحدیث ص۲۷، وص۶۱، وص۲۵۱، وص۳۸۳، وص۳۸۸، وص۳۸۹۔

﴿بَابُ [۲۱۶۲] اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ﴾

جس نے ہجرت کی اس کیلئے حج یا عمرہ کر کے پھر مکہ میں ٹھہرنا (یعنی جائز نہیں)

یعنی جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی انہیں مکہ میں ٹھہرنا جائز نہیں تھا صرف حج یا عمرہ کے لئے وہاں ٹھہر سکتا تھا وہ بھی اس قید کے ساتھ کہ منیٰ سے واپسی کے بعد صرف تین دن ٹھہرنا جائز و درست تھا۔

۳۶۶۹ ﴿ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قال حدثنا حاتِمٌ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قال سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عبدِ العَزِيْزِ يَسْئَلُ السَّائِبَ بْنَ اُخْتِ النَّمِرِ ماسَمِعْتَ فی سُكْنٰی مَكَّةَ قال سَمِعْتُ العَلاءَ بْنَ الحَضْرَمِيَّ قالَ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثلاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ. ﴾

ترجمہ | عمر بن عبد العزیزؒ نمر کے بھانجہ سائب سے پوچھا کہ تم نے مکہ میں (مہاجر کی) اقامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمیؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہاجرین کے لئے طواف صدر کے بعد تین دن تک ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ (البتہ فتح مکہ کے بعد ٹھہر سکتا ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص۵۶۰۔

﴿بَابُ [۲۱۶۳] التارِيْخِ، مِنْ اَيْنَ اَرَّخُوا التَّارِيْخَ﴾

تاریخ کی ابتدار کب سے شروع ہوئی؟

ابن جوزیؒ نے امام شعبی سے نقل کیا کہ جب بنی آدم کی کثرت ہوئی اور وہ پھیل گئے تو ہبوط آدم یعنی آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا طوفان نوح علیہ السلام تک۔ پھر طوفان نوح علیہ السلام سے، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے، پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے

سے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر سے خروج کے وقت سے، پھر حضرت داؤد علیہ السلام سے، پھر حضرت سلیمان علیہ السلام سے، اور مسلمانوں کی تاریخ آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے شروع ہوئی، ہجرت اگرچہ ربیع الاول میں ہوئی تھی مگر سال کا آغاز محرم الحرام سے رکھا اسی پر عمل درآمد ہے۔

۳۶۷۰ ﴿ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ قال حدثنا عبدُ العَزِيْزِ عن اَبِيْهِ عن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ قال مَاعَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النبيِّ ﷺ وَلاَ مِنْ وَفَاتِه ماعَدُّوا اِلاَّ مِنْ مَقْدَمِهِ المَدِيْنَةَ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ لوگوں نے تاریخ کا شمار نہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے سال سے کیا اور نہ آپ کی وفات کے سال سے، بلکہ آپ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے سال سے شروع کیا۔

مطابقة للترجمة مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ ظاهرة.

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۶۰۔

۳۶۷۱ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدثنا يَزِيْدُ بنُ زُرَيْعٍ قال حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُرْوَةَ عن عائِشَةَ قالتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَت صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُولٰى، تابَعَه عبدُ الرَّزّاقِ عن مَعْمَرٍ. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ (پہلے شب معراج میں) ہر نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو (ظہر، عصر اور عشاء میں) چار رکعتیں فرض ہوگئیں اور سفر کی نماز پہلی ہی حالت پر (دو رکعتیں) باقی رکھی گئی، یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔

مطابقة للترجمة لما كان البابان السابقان داخلين فى باب هجرة النبى صلى اللّٰه عليه وسلم جاءت المناسبة لذكر هذا الحديث هنا. (عمده)

تعدد موضعه والحديثُ هنا ص۵۶۰، ومرّ الحديث فى كتاب الصلوة ص۵۱۔

﴿بَابُ^۲۱۶۴ قولِ النبيِّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِى هِجْرَتَهُمْ﴾

نبی اکرم ﷺ کی دعا: اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت قائم رکھ

وَمَرْثِيَّتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

اور آپ کا اظہار رنج وغم اس مہاجر کے لئے جو مکہ میں انتقال کر گئے۔

۳۶۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيى بنُ قَزَعَةَ قال حدثنا اِبْرَاهِيمُ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عامِرِ بنِ سَعْدِ بنِ

مالِكٍ عن اَبِيْهِ قال عادَنِي النبيُّ صلى الله عليه وسلم عامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ مِن مَرَضٍ اَشفَيْتُ مِنهُ على المَوتِ فقلتُ يارسولَ اللّٰهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الوَجعِ ماترىٰ وَاَنَا ذُومالٍ وَلاَ يرِثُنِي اِلاَّ اِبنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَي مَالِي قال لا قال فَاَتَصدَّقُ بِشَطرِهِ قال الثُّلثُ ياسَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيتَكَ اَغنِيَاءَ خَيرٌ مِن اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قال اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ عن اِبرَاهِيمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيتَكَ وَلَسْتَ بِنافِقٍ نفقةً تَبْتَغِي بِهَا وَجهَ اللّٰهِ الاّ آجرَكَ اللّٰهُ بِهَا حتى اللُّقمَةَ تَجعَلُهَا فى فِي امْرَأَتِكَ قلتُ يارسولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعدَ اَصحَابِي قال اِنَّكَ لَن تُخَلَّفَ فَتَعمَلَ عَمَلا تَبْتَغِي به وَجهَ اللّٰهِ اِلاَّ ازدَدْتَ به دَرَجَةً وَرِفعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حتى يَنتَفِعَ بِكَ اَقوامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِي هِجرَتَهُمْ وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلىٰ اعقَابِهِمْ لٰكِنَّ البائِسَ سَعْدُ بنُ خَولَةَ يَرْثِي لَه رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يُتَوفّٰى بِمَكَّةَ وقال اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ عنِ اِبْرَاهِيمَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ.

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر (۱۰ھ میں) میں ایسا بیمار ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گیا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیماری جس حد تک پہنچ گئی آپ خود دیکھ رہے ہیں (کہ مایوس کن حال ہے) اور میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی (عائشہ) کے سوا اور کوئی وارث نہیں ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں سعدؓ نے عرض کیا کیا پھر آدھا مال صدقہ کر دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا بس ایک تہائی کا صدقہ کر دو اے سعد تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں، احمد بن یونس نے بیان کیا ان سے ابراہیم بن سعد نے کہ تو اپنی اولاد کو چھوڑ جائے، اور سعد! تو جو کچھ اللہ کی رضامندی کے لئے خرچ کرے گا تجھ کو اس پر اللہ اجر دے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی اجر دے گا جو تو اپنی بیوی کے منہ میں رکھے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے، اور تو جو نیک عمل کرے گا جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو تو تیرا درجہ اور مرتبہ اس سے بلند ہوتا جائے گا اور شاید تم ابھی زندہ رہو گے تیرے سبب سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (کافروں) کو نقصان (چنانچہ آنحضور ﷺ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ حضرت سعدؓ اس کے بعد برسہا برس زندہ رہے اور ملک عراق فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل و قید کیا اور بہت سے لوگ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے)۔

اللّٰھم امض لاصحابی الخ: اے اللہ ہمارے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کو ایڑیوں کے بل واپس نہ

کیجئے لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہیں جس کے لئے رسول اللہ ﷺ اظہار رنج وغم کر رہے تھے اس بات پر کہ مکہ میں وفات پا گئے (حالانکہ وہ مہاجر تھے) اور احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل نے ابراہیم بن سعد سے نقل کیا ان تذر الخ۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "اللّٰھم امض لاصحابی ھجرتھم" الی آخر الحدیث۔

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۶۰، ومرّ مختصرًا ص ۱۳، وص ۱۷۳، وص ۳۸۲ تا ص ۳۸۳، فی المغازی ص ۶۳۲، وص ۸۰۶، وص ۸۴۵، وص ۸۴۶، وص ۹۴۳، وص ۹۹۷۔

﴿بابٌ [۲۱۶۵] کَیْفَ آخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ﴾

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب (مہاجرین وانصار) کے درمیان کس طرح بھائی چارہ کرایا تھا

وقال عبدُ الرحمٰنِ بنُ عَوفٍ آخَی النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَیْنِی وَبَیْنَ سَعْدِ بنِ الرَّبِیْعِ لَمَّا قَدِمْنَا المَدِیْنَۃَ وَقالَ اَبُوجُحَیْفَۃَ آخَی النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ۔

(بھائی بھائی بنایا تھا) اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ کو سعد بن ربیع انصاریؓ کا بھائی بنادیا اور ابوجحیفہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے سلمان فارسیؓ اور ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔

۳۶۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ یُوسُفَ قال حدثنا سُفیانُ عن حُمَیدٍ عن اَنَسٍ قال قَدِمَ عبدُالرحمٰنِ بنُ عَوفٍ المَدِیْنَۃَ فآخَی النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَیْنَہ وَبَیْنَ سَعْدِ بنِ الرَّبِیْعِ الاَنْصَارِیِّ فعَرَضَ عَلَیْہِ اَنْ یُنَاصِفَہٗ اَھْلَہٗ وَمَالَہ فقالَ عبدُ الرحمٰنِ بارَکَ اللّٰہ لَکَ فی اَھْلِکَ وَمَالِکَ دُلَّنِی عَلَی السُّوقِ فرَبِحَ شَیْئًا مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ فرَآہُ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَعْدَ اَیَّامٍ وَعَلَیْہِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَۃٍ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَھْیَمْ یاعَبْدَ الرَّحمٰنِ قال یارسولَ اللّٰہِ! تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِنَ الاَنْصَارِ قال فَمَاسُقْتَ فِیْھَا قال وَزْنَ نَوَاۃٍ مِنْ ذَھَبٍ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَوْلِمْ وَلَو بِشَاۃٍ۔ ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مدینہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سعد بن ربیع انصاریؓ کا بھائی بنادیا (سعد بن ربیعؓ مالدار تھے) سعدؓ نے عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ میرے اہل اور مال میں سے آدھا آپ قبول فرمالیں تو عبدالرحمٰنؓ نے کہا اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے آپ مجھے تو بازار کا راستہ بتادیں انہوں نے

بتلا دیا عبد الرحمٰنؓ وہاں گئے اور تجارت شروع کر دی پہلے ہی دن کچھ پنیر اور گھی نفع ملا پھر چند دنوں کے بعد نبی اکرم ﷺ نے عبد الرحمٰن کو دیکھا کہ ان پر زردی (خوشبو) کا اثر ہے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا عبد الرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عبد الرحمٰنؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے آپ ﷺ نے پوچھا انہیں مہر میں تو نے کیا دیا ہے؟ عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا، اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ ظاھرۃ لان فیہ کیفیۃ المواخاۃ.

تعدد موضعہ | والحدیثُ ھنا ص ۵۶۱۔

مواخاۃ دو مرتبہ | علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ مواخاۃ یعنی بھائی بھائی بنانا دو مرتبہ ہوا ہے ایک مرتبہ مکہ میں ہجرت کے پہلے یعنی مہاجرین کے درمیان، اس میں ابوبکر اور عمر کو، اور حمزہ اور زید بن حارثہ کو اور حضرت عثمان اور عبد الرحمٰن بن عوف کو، اور بین الزبیر وابن مسعود، اور بین عبیدۃ بن الحارث اور بلال، بین مصعب بن عمیر اور سعد بن ابی وقاص، وبین ابی عبیدۃ وسالم مولیٰ ابی حذیفۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ مزید کے لئے قسطلانی دیکھئے۔

۲۱۶۶
باب

بالتنوین بغیر ترجمۃ.

۳۶۷۴ حَدَّثَنِی حَامِدُ بنُ عُمَرَ عن بِشْرِ بنِ المُفَضَّلِ قال حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ قال حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ عبدَ اللّٰہِ بنَ سَلَامٍ بَلَغَہ مَقْدَمُ النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المَدِیْنَۃَ فَاَتَاہُ یَسْاَلُہ عن اَشْیَاءَ فقال اِنِّی سَائِلُکَ عن ثَلاثٍ لَایَعْلَمُھُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ مااَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاکُلُہُ اَھْلُ الجَنَّۃِ وَمَا بَالُ الوَلَدِ یَنْزِعُ اِلَی اَبِیْہِ وَاِلَی اُمِّہٖ قال اَخْبَرَنِی بِہٖ جِبْرَئِیْلُ آنِفًا قال ابنُ سَلَامٍ ذَاکَ عَدُوُّ الیَھُوْدِ مِنَ المَلَائِکَۃِ قال اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُھُمْ مِنَ المَشْرِقِ اِلَی المَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاکُلُہُ اَھْلُ الجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ الحُوتِ وَاَمَّا الوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ ماءُ الرَّجُلِ مَاءَ المَرْاَۃِ نَزَعَ الوَلَدُ وَاِذَا سَبَقَ ماءُ المَرْاَۃِ ماءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الوَلَدَ قال اَشْھَدُ اَنْ لااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رسولُ اللّٰہِ قال یارسولَ اللّٰہِ! اِنَّ الیَھُودَ قومٌ بُھتٌ فَسَلْھُمْ عَنِّی قَبْلَ اَنْ یَعْلَمُوا اِسْلَامِی فَجَاءَتِ الیَھُودُ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَیُّ رَجُلٍ عبدُ اللّٰہِ بنُ سَلَامٍ فِیْکُمْ قالوا خَیْرُنَا وابنُ خَیْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابنُ اَفْضَلِنَا فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عبدُ اللّٰہِ بنُ سَلَامٍ قالوا اَعَاذَہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَعَادَعَلَیْھِمْ فقالوا مِثْلَ ذٰلِکَ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ عبدُ اللّٰہِ

فقالَ اَشهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه وَاَنَّ محمَّدًا رسولُ اللّٰهِ قالوا شَرُّنَا وابنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوهُ قالَ هٰذا كُنتُ اَخافُ يارسولَ اللّٰهِ!﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلامؓ کو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو عبداللہؓ آنحضور ﷺ سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے عرض کیا میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنھیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامتؑ کی سب سے پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اورؑ اہل جنت (جنت میں جاکر) سب سے پہلے کیا کھانا کھائیں گے؟ اورؑ بچہ کا کیا سبب ہے کہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام نے اس کا جواب مجھ کو بتایا ہے عبداللہ بن سلامؓ نے کہا فرشتوں میں یہ (جبرئیلؑ) یہودیوں کا دشمن ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو تمام انسانوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی، اور اہل جنت کا پہلا کھانا جسے جنت والے کھائیں گے مچھلی کے جگر (کلیجی) کا ٹکڑا ہوگا (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے) اب رہا بچہ کا حال؟ جب مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوجاتا ہے، یہ جواب سن کر عبداللہ بن سلامؓ نے کہا اشهد ان لا الٰه الاّ اللّٰه وانك رسول اللّٰه (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں) پھر عبداللہ بن سلامؓ نے کہا یارسول اللہ! یہودی لوگ بڑے مفتری (جھوٹے) ہیں اس لئے آپ ان سے میرے متعلق پوچھئے اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے بارے میں انہیں معلوم ہو چنانچہ چند یہودی آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلامؓ کیسا آدمی ہے؟ یہودیوں نے کہا ہم میں سب سے بہتر، سب سے بہتر کے بیٹے اور ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اچھا بتلاؤ اگر عبداللہ بن سلامؓ مسلمان ہوجائیں (تو تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے؟) کہنے لگے اللہ انہیں اپنی پناہ میں رکھے (اسلام سے بچائے رکھے) حضور ﷺ نے دوبارہ ان سے یہی کہا انہوں نے اسی طرح جواب دیا اس وقت عبداللہ بن سلامؓ باہر آگئے اور کہنے لگے اشهد ان لا الٰه الاّ اللّٰه وان محمدًا رسول اللّٰه یہ سن کر یہود کہنے لگے ہم میں سب سے بدتر ہے اور ہم میں سب سے خراب کا بیٹا، اور تنقیص شروع کردی، عبداللہ بن سلامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اسی کا مجھے ڈر تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقةُ الحديثِ للترجمةِ لبابِ هجرة النبى صلى الله عليه وسلم ظاهرة.

تعددِ موضعہ | والحديثُ هنا ص ۵۶۱، ومرّ الحديث ص ۴۶۹، ويأتى فى التفسير ص ۶۴۳۔

۳۶۷۵ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنَا سُفيانُ عن عَمرٍو سَمِعَ اَبَاالمِنهَالِ عَبدَالرحمٰنِ بنَ مُطعِمٍ قال باعَ شَرِيكٌ لِي دَراهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فقلتُ سُبحانَ اللّٰهِ ايَصلُحُ هٰذا فقالَ سُبحانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَد بِعتُهَا فِي السُّوقِ فَمَاعابَه اَحَدٌ فَسَاَلتُ

الْبَرَاءَ بنَ عَازِبٍ فقالَ قَدِمَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فقالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيسَ بِهِ بَأسٌ وماكانَ نَسِيئَةً فلايَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بنَ اَرْقَمَ فَسَلْهُ فَإنَّه كانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَالتُ زَيْدَ بنَ اَرْقَمَ فقالَ مِثْلَهُ وقالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فقالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النبيُّ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقالَ نَسِيئَةً اِلَى الْمَوسِمِ اَوِالْحَجِّ.

ترجمہ ابوالمنہال عبدالرحمن بن مطعم نے بیان کیا میرے ایک شریک (ساجھی) نے چند درہم بازار میں اُدھار (بعوض سونا یا چاندی) فروخت کیا (جو نا جائز ہے کیونکہ بیع صرف میں مجلس میں تقابض ضروری ہے) میں نے کہا سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ! خدا کی قسم میں نے یہ معاملہ بازار میں کیا اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا (یعنی اگر جائز نہ ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے) عبدالرحمن کہتے ہیں کہ آخر میں نے یہ مسئلہ حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ جب (ہجرت کر کے مدینہ) تشریف لائے تو ہم لوگ اس طرح خرید وفروخت کیا کرتے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا جو نقدا نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں (جائز ہے) اور جو (کسی طرف بھی) اُدھار ہو وہ درست نہیں ہے اور حضرت زید بن ارقمؓ سے مل کر تم پوچھ لو اس لئے کہ وہ ہم لوگوں میں بڑے تاجر تھے چنانچہ میں نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا (جیسے براء بن عازبؓ نے فرمایا تھا) اور سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یوں کہا "جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ہم اُدھار موسم یا حج کے وعدے پر بیع کیا کرتے تھے (راوی کو شک ہے کہ موسم کا لفظ کہا یا حج کا؟ مفہوم میں کوئی فرق نہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃُ الحدیثِ للترجمۃِ فی قولہ "قدم النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتبایع" الخ (یعنی حضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے)۔

تعدد موضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۶۱، ومرّ الحدیث ص۲۷۷، وص۲۹۱، وص۳۴۰۔

﴿بابُ ۲۱۶۷ اِتْيَانِ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ﴾

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس یہودیوں کے آنے کا بیان

هَادُوا صَارُوا يَهُودًا، وَاَمَّا قَوْلُه هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ.

هادوا: سورہ بقرہ آیت ۶۲ رمیں والذین ھادوا کے معنی ہیں یہودی ہوئے، اور سورہ اعراف آیت ۱۵۶ رمیں اِنَّا ھدنا الیك ہے اس کے معنی ہیں تبنا ہم نے توبہ کیا، ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا ھائد بمعنی تائب.

۳۶۷۶ ﴿ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بنُ اِبْرَاهِيمَ قال حَدَّثَنَا قُرَّةُ عن محمَّدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ عنِ النَّبِيِّ

صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لَو آمَنَ بِی عَشَرَۃٌ مِنَ الیَھُودِ لآمَنَ بِیَ الیَھُودُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر دس یہودی (یعنی احبار وعلماء) مجھ پر ایمان لے آتے تو سارے یہود مجھ پر ایمان لے آتے۔ (مسلمان ہوجاتے)

اشکال: اشکال یہ ہے کہ خود حضور اقدس ﷺ کی حیات میں دس سے بہت زیادہ یہود نے اسلام قبول کیا ہے اس اشکال کا ایک جواب یہ ہے کہ ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آتے ہی دس یہودی مسلمان ہوجاتے تو سب مسلمان ہوجاتے۔ ۲ دس سے مراد یہود کے احبار واشراف ہیں مگران احبار واشراف میں صرف عبداللہ بن سلامؓ مشرف باسلام ہوئے لیکن کعب بن اشرف، رافع بن ابی الحقیق اورحی بن اخطب وغیرہ محروم رہے اگر یہ احبار واشراف ایمان لاتے تو ان کے دیکھا دیکھی سارے متبعین مسلمان ہوجاتے۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقت مشکل ہے لیکن علامہ عینیؒ نے فرمایا ہے کہ الابواب المذکورۃ بعد باب ھجرۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کلھا تابعۃ لباب ھجرۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۶۲، واخرجہ مسلم فی التوبۃ.

۳۶۷۷ ﴿ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَوْمحمَّدُ بنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ الغُدَانِیُّ حدثنا حَمَّادُ بنُ اُسَامَۃَ اَخْبَرَنَا اَبُوعُمَیْسٍ عن قَیْسِ بنِ مُسْلِمٍ عن طَارِقِ بنِ شِھَابٍ عن اَبِی مُوسٰی قال دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المَدِیْنَۃَ وَاِذَا نَاسٌ مِنَ الیَھُودِ یُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَیَصُومُونَہ فقالَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نَحْنُ اَحَقُّ بِصَومِہِ فَاَمَرَ بِصَومِہِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن روزہ رکھتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں پھر آپ ﷺ نے صحابہ کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | سابق حدیث کی مطابقت ملاحظہ فرمائیے۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص۵۶۲۔

۳۶۷۸ ﴿ حَدَّثَنَا زِیَادُ بنُ اَیُّوبَ قال حدثنا ھُشَیْمٌ قال اخبرنا اَبُوبِشْرٍ عن سَعِیْدِ بنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابنِ عباسٍ قال لَمَّا قَدِمَ النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المَدِیْنَۃَ وَجَدَ الیَھُودَ یَصُومُونَ عاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عن ذٰلِکَ فقالوا ھٰذا ھُوَ الیَومُ الَّذِی اَظْھَرَ اللّٰہُ فِیْہِ مُوسٰی وَبَنِی اِسرَائِیلَ عَلٰی فِرْعَونَ وَنَحْنُ نَصُومُہ تَعْظِیْمًا لَہُ فقالَ رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نَحْنُ اَوْلٰی بِمُوسٰی مِنکُم ثُمَّ اَمَرَ بِصَومِہِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں تو اس کے متعلق یہودیوں سے پوچھا گیا تو ان لوگوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا (یعنی فرعونیوں کو غرق کردیا) اور ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری بہ نسبت زیادہ قریب ہیں پھر آپ ﷺ نے صحابہ کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ ملاحظہ فرمائیے حدیث ۳۶۷۶۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۶۲، ومرّ الحدیث ص۲۶۸، وص۴۸۱، ویاتی ص۶۷۷، وص۶۹۲۔

۳۶۷۹ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال حدثنا عبدُ اللّٰهِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اخبرني عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عباسٍ اَنَّ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم كانَ يَسْدِلُ شَعْرَه وكانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وكانَ اَهْلُ الكِتابِ يَسْدِلُونَ رُؤُسَهُمْ وكانَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم يُحِبُّ مُوافَقَةَ اَهْلِ الكِتابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم رَاسَه. ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے سروں کے بال پیشانی پر لٹکاتے تھے اور جن امور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نہیں ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے پھر بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے، (شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم آگیا ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی پر بال لٹکانا چھوڑ دیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ شاید مطابقت اس طرح ہو کہ "کان یسدل شعرہ" کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ شروع شروع میں مدینہ تشریف لائے تھے پس مدینہ کی آمد ہجرت سے مناسب کافی ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۶۲، ومرّ الحدیث ص۵۰۳، ویاتی ص۸۷۷۔

۳۶۸۰ ﴿ حَدَّثَنِي زِيادُ بنُ اَيُّوبَ قال حدثنا هُشَيْمٌ قال اَخْبَرَنا اَبُو بِشْرٍ عن سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ عنِ ابنِ عباسٍ قال هُمْ اَهْلُ الكِتابِ جَزَّؤُهُ اَجْزاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ. ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے قرآن مجید کے حصے بخرے کر دئے کہ بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص۵۶۲۔

باب ۲۱۶۸ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت سلمان فارسیؓ کے مسلمان ہونے کا بیان

۳۶۸۱ حَدَّثَنِی الحَسَنُ بنُ عُمَرَ بنِ شَقِیقٍ قال حدثنا مُعْتَمِرٌ قال اَبِی ح وَحَدَّثَنَا اَبُوعُثمانَ عن سَلْمَانَ الفَارِسِیِّ اَنَّہ تَدَاوَلَہ بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ.

ترجمہ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ انہیں دس سے اوپر سیدوں (آقاؤں) نے یکے بعد دیگرے لیا۔

سلمان فارسیؓ کا مختصر حال حضرت سلمانؓ پہلے مجوسی تھے دین حق کی طلب میں اپنے باپ کے پاس سے بھاگے اور پادریوں کی صحبت میں رہے سب سے آخر میں جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخرالزماں کی بشارت دی کہ عنقریب مبعوث ہونے والے ہیں پھر شہر کی نشانیاں بتائیں اور بتایا بالخصوص یہ نشانیاں ہیں کہ وہ پیغمبر صدقہ نہیں کھاتے، ہدیہ قبول کرتے ہیں اور ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ علامتیں سن کر عرب کی طرف چلے راستے میں عرب قافلہ نے ان سے دغا کی اور غلام بنا کر فروخت کر دیا پھر بکتے بکتے بنی قریظہ کے ایک یہودی نے خریدا اور مدینہ لایا۔ جب آنحضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہ نشانیاں دیکھ کر مسلمان ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا تم اپنے تئیں مکاتب کرلو، ان کے صاحب نے کہا تین سو کھجور کے درخت لگاؤ اور چالیس اوقیے سونا، حضور ﷺ نے یہ درخت لگا دیئے اور مسلمانوں سے مدد کے لئے فرمایا پھر سلمانؓ نے بدل کتابت ادا کر دیا، عمر کے بارے میں ایک قول ڈھائی سو برس، دوسرا قول تین سو پچاس برس کا ہے، ۳۶ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔

مطابقۃ للترجمۃ حق کی تلاش میں ایک پادری سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا۔

۳۶۸۲ حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ یُوسُفَ البِیْکَنْدِی قال حدَّثنا سُفْیَانُ عن عوفٍ عن اَبِی عُثمانَ قال سَمِعْتُ سَلْمَانَ یقولُ اَنَا مِنْ رَامَہُرمُز.

ترجمہ ابوعثمان نہدی نے بیان کیا میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا وہ فرماتے تھے میں رامہرمز کا ہوں (میرا وطن فارس کا ایک شہر رامہرمز ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ یعنی اصل باشندہ رامہرمز فارس کا ہوں حق کی طلب میں گھر بار چھوڑ مختلف دشواریوں کے بعد اسلام نصیب ہوا۔

تعددموضعہ والحدیثُ ھنا ص۵۶۲۔

۳۶۸۳ حَدَّثَنِی الحَسَنُ بنُ مُدْرِکٍ قال حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ حَمَّادٍ قال اَخْبَرَنَا اَبُوعَوَانَۃَ عن

عاصِمِ الاَحْوَلِ عن اَبِی عُثمانَ عن سَلْمَانَ قال فَتْرَةٌ بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ صلی اللّٰه علیه وسلم سِتِّمِائَةِ سَنَةٍ.

ترجمہ | حضرت سلمان فارسیؓ نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان انقطاع نبوت کا زمانہ چھ سو سال ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | لاتعلق له بالترجمة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص ۵۶۲۔

تشریح | مدت فترۃ میں اقوال مختلف ہیں ۲ صحیح تر قول یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آنحضور ﷺ کے درمیان کوئی رسول نہیں ہوئے اور عمدۃ القاری نے سہیلی سے نقل کیا ہے کہ زمانہ فترۃ میں ایک نبی مبعوث ہوئے تھے جن کا نام شعیب بن مہزم تھا لیکن صحیح حدیث ہے ابو ہریرہؓ نے فرمایا: سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علّاتٍ لیس بینی وبینه نبیٌّ. (بخاری ص ۴۸۹/ ایضا اخرجه مسلم)۔ ترجمہ کے لئے ملاحظہ فرمایئے حدیث ۳۲۱۲۔

بحمد اللہ پندرھواں پارہ پورا ہوا۔ جمعہ ۱۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ۔

* * * * *

وصف بہار وچلمل

بہاری اور محدث اور دوآبہ کے سنگم پر — اسے شان خدا کہیے نگاہ مصطفیٰ کہیے

فلاطوں اسکے مکتب میں ابھی ابجد پہ اٹکا ہے — وہ چلمل ہی کے ہیں جن کو ارسطو کا چچا کہیے

جمیر الصوت یعنی بیچ آواز اور ہیں شاید — بہانگ دہل اس کو وقت کی بانگ درا کہیے

بہار از روز اول جائے مردم خیز ہے اسکو — بہار جاوداں پڑھئے بہار جاں فزا کہیے

ب برکت کی ہ ہمت کی الف الفت کا ر رحمت کی — ر رحمت کی 'بہار' اس سے کتنا خوشنما کہیے

بہاری اور بھاری رسم خط کتنا مشابہ ہے — اسی سے تو رہا کرتا ہے ہر صوبہ خفا کہیے

بہار جاوداں کو زیر دے کر زیر کرتے ہیں — بے ہار ایسی شگوں فالی ہے جسے جیتنا کہیے

محبت ہی کے آب وگل سے اسکی آفرینش ہے — عناصر اسکے حسن وعشق تسلیم ورضا کہیے

یہاں ابرک، زغال وروغنِ خاکی کے چشمے ہیں — زمیں زرخیز ہے پھر بھی یہ ہے کیوں گرسنہ کہیے

وہ مخدوم بہاری یا محبّ اللہ بہاری ہوں — زمیں تا آسماں روشن ہے اسکا سلسلہ کہیے

نظام الدین سجاد اور انیس وقاسم وطاہر — مجاہد اور اکرام و ولی پُر ضیا کہیے

مناظر یا سلیماں یا ظفیر ومنت اللہ ہوں — ہراک فن کا یہاں پھول پھل لگتا رہا کہیے

وہ عالمگیری عالم ہو کہ اس سے پہلے کا عالم — جہاد حریت میں بھی علم تھامے رہا کہیے

وہ بڑھتا ہی رہا جیسے کوئی رنگین گلدستہ — سبک رفتار موج آب پر بہتا ہوا کہیے

جسے خود اپنی کشتی کا سہارا خود نہیں تھا کل — خدا کے فضل سے ملت کا اسکو ناخدا کہیے

سکندر بخت کہتے ہیں نہ جانے کس کو کس کو ہم — یہی وہ خضر ہیں جن کو شہِ آب بقا کہیے

انہیں کی یادگاروں میں حسینیہ بھی شامل ہے — کہ چلمل کے ہراک گھر میں اسی کی ہے ضیا کہیے

سمرقند وبخارا ہے اگر فانوسِ علم وفن — تو چلمل کو بھی ناموسِ سمرقند وبخا کہیے

وہ چلمل میں کبھی جھلمل تھے اب ہیں نیر تاباں — ثریا چومے جس کے پاؤں اس کا مرتبہ کہیے

کسی نے تاج بیضا قلعۂ حمرا اگر چھوڑا — تو عثماں کے قلم اور ہاتھ کو بیضا عصا کہیے

یہی عمراں ہیں لختِ دل ونور نظر ان کے — پوکھریا کا جسے محبوب درواں مقتدا کہیے

عمارت کی نفاست دیکھئے اک تاجِ ثانی ہے — جسے عمراں یا سلماں کا دولت کدہ کہیے

ضیا ارباب فن سے داد وتحسین کی طلب کیسی — مجھے تو اک غنی وقت کا مدحت سرا کہیے

مجھے مشاطۂ گیسوئے اردو گر نہیں کہتے — تو پھر سچ ہے اسیر زلفِ اردو ہے ضیا کہیے

گلہائے عقیدت

بہ بارگاہ عالی جاہ حضرت الحاج علامہ محمد عثمان غنی صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث مظاہر علوم وقف سہارنپور

از رشحہ قلم: مولانا حافظ قاری علامہ محمد ضیاء الرحمٰن ضیا نعمانی بن حضرت مولانا مفتی محمد بلال صاحبؒ مفتی اعظم بھاگلپور
(بانی مدرسہ ضیاء العلوم قادر آباد بیگوسرائے)

زبان باوضو سے رات دن حمد وثنا کہئے
درود بیکراں پڑھئے جو نعت مصطفےٰ کہئے

جو بے سایہ کے سائے میں ہے سائے کی طرح ہردم
اسے ہم سایۂ نبوی اسے ظل خدا کہئے

درودوں سے حیات جاوداں گر ملنے والی ہے
تو عثماں کی زباں کو چشمۂ آب بقا کہئے

حسین احمد کا پرتو یعنی شاگرد رشیداں کا
خلیل وقت کے گلشن میں ہے کھویا ہوا کہئے

جواں پیری کا عالم اور حدیث پاک کی خدمت
خدا بندے سے خود پوچھے کہ اب اپنی رضا کہئے

مثیل والد مرحوم یعنی دوست ابا ہیں
بلالی رنگ میں توحید کا نغمہ سرا کہئے

مظفرؒ کے خلیفہ، ہمنشیں وہم ظفر یہ ہیں
تو گویا اسعد واشرف کی امداد وعطا کہئے

اگر قبلہ کہے جاتے ہیں دیوانے مظفر کو
تو پھر علامہ عثمان کو قبلہ نما کہئے

مظاہر آپ ک انوار سے واری ایمن ہے
کلیم عصر کو سننا پڑے گر لن ترانی کہئے

خرد کی سرد محفل میں ہیں شعلہ بار تقریریں
محبت کی حسیں وادی میں نغمات وفا کہئے

وہ ہو بنگال یا گجرات جلوے اسکے بکھرے ہیں
سہارنپور کی مسند پہ جس کو جلوہ فزا کہئے

یہ اردو میں نبیؐ کا ترجمان خاص ہے گویا
شہیر از بلبل شیراز صد رشک ہما کہئے

قلم چلتا ہے جیسے ذوالفقار بوالحسن حیدر
قدم منت شناس نقش پائے مصطفےٰ کہئے

تراشے اب نہیں لیکن قلم کے ہر ترشح کو
خدا کی رحمتوں کا آب شار نور زا کہئے

بہ فیض نصر باری فتح باری ہرقدم پر ہے
بخاری کا علوم وفن کا نکتہ آشنا کہئے

قریب فتح کا ساتھی تو نصرؔ کا من اللہ ہے
عجب ترکیب نحوی ہے اسے کہئے تو کیا کہئے

جلال الدین کی تفسیر کا جب نام آتا ہے
تو اردو پوچھتی ہے کن اس میں ہے بڑا کہئے

ہوئی شہرت پذیر اردو میں یوں شرحیں بہت لیکن
بہت کم ہیں کہ جس پر ہو قبولیت فدا کہئے

یہ عثمان غنی ہم نام عثمان غنی جب ہیں
ادب کہتا ہے ان کو پیکر جود وسخا کہئے

وہی جو صوبہ صوبہ دوڑتا پھرتا رہا برسوں
دوآبہ میں رکا ہے آکے اس کا قافلہ کہئے

حدیث وفقہ وقرآں کے اذب پر مرنے والے کو
شہید فلسفہ منطق کا مشہور وفا کہئے

محدث کی جگہ شیخ الحدیث ایک لفظ شیریں ہے
عجب فرہاد ہے اس کو وہ آخر پا گیا کہئے

ہلال عید بدر علم خورشید مبین فن
ترقی ہی ترقی کا سنہرا سلسلہ کہئے

جو اردو میں حدیث پاک کا کہلائے کمپیوٹر
تو عثمان غنی کو چھوڑ کر اس کا پتہ کہئے

قلم انگشت اور چشم ودماغ وذہن وفکر ودل
ہے دربار رسالت ہی سے سب کا رابطہ کہئے

مبارک باد دینے کے لئے جبریل آتے ہیں
انہیں ہر اک نئی تالیف پر صد مرحبا کہئے

قلم کی نوک بھی ہم رتبہ تیغ شہیداں ہے
سیاہی کو بھی مثل خون مردان خدا کہئے

فصاحت جس سے روشن ہے اسی کی روشنائی ہے
قلم باغ بلاغت میں ہے اس کا ناچتا کہئے

قلم ہی قلمرو اس کی ہے سارے زمانے میں
جو ہاتھوں میں ہے اس کے ناخن عقدہ کشا کہئے

وہ اس کا حجرہ خاکی ہے گویا حجلہ نوری
کتابوں کا ہے تکیہ اور بچھونا اوڑھنا کہئے

نکلتا ہی نہیں ہے باغ فردوس بریں سے وہ
غم دنیا کبھی کیا اس کو اب چھو پائے گا کہئے

ہزروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وا کہئے

مشام سید کونین جس شاد وعاطر تھا
اسی ہندوستاں کی گل فشانی صبا کہئے

ربان فارسی کے بعد اردو ہی حوحق یہ ہے
علوم دین کا کھلتا مہکتا گل کدہ کہئے

کسے معلوم اردو ہی کو عمر خضر مل جائے
حدیث وفقہ قرآں اب ہے اس میں بولنا کہئے

جہاں لیلیٰ اردو کی ہے زلف دو تاروشن
وہاں تک نام روشن ہے یہ قدرت کی عطا کہئے

نبی کے نام لیوا کی زباں سے پھول جھڑتے ہیں
ضیا کے نغمۂ شریں سے دل ہے جھومتا کہئے

❁ ❁ ❁

فہرست مضامین نصر الباری جلد ہفتم

● ● ● ● ●
● ● ●